

أحاديث: 6412 — 7563  
كتاب الرقاق — كتاب التوحيد

(أروو)  
صحیح بخاری

6

تالیف

إمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بخاری رضى الله عنه

ترجمہ و فواید

فضیلہ الشیخ حافظ عبدالرشاد احمد رضى الله عنه

فاضل مینسٹری



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل

اجازت ہے۔

### ☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

[kitabosunnat@gmail.com](mailto:kitabosunnat@gmail.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

# صحیح بخاری (اُردو)

6

ترجمہ و تالیف

تالیف

فہمیدہ اشیح حافظ عبدالشہار الحماوی رحمۃ اللہ علیہ  
فاضل مدرسہ فیورٹی

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

طہارۃ صحیح بخاری

حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ

حافظ محمد آصف اقبال رحمۃ اللہ علیہ

مولانا ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار رحمۃ اللہ علیہ

مولانا مختار محمد ضیاء رحمۃ اللہ علیہ

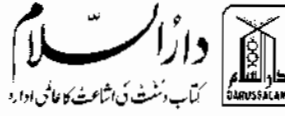
مولانا محمد عثمان منیب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com



## مجاہد حقوق اشاعت برائے دارالسلام محفوظاتیں



سعودی عرب (ہیڈ فیس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الزیوش 11416 سویس  
فون: 4021659 00966 1 4043432-4033962 فیکس: 4021659  
Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الزیوش • ممبر: فون: 4614483 00966 1 4644945 • اعلیٰ فون: 4735220 00966 1 4735221 فیکس  
• سید فون: 4286641 00966 1 4286641 • سہ فون/فیکس: 2860422 00966 1 2860422  
ہندہ فون: 6879254 2 6879254 00966 6336270 • حدیث منورہ فون: 8234446.8230038 00966 4 8151121  
انٹرنیٹ فون: 8692900 3 00966 8691551 فیکس: 8691551 3 00966 7 2207055 ٹیکس: مشرقی فون/فیکس  
شیخ البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 فیس: 0503417156 فون: 00966 6 3696124 فیکس  
امریکہ • نیویارک فون: 5925 001 718 625 001 713 722 0419 • نیو جرسی فون: 4186619 001 416 4186619  
لندن • روم ایئر پورٹ ٹیکس: فون: 77252246 20 0044 20 85394885-0044 20 77252246 • لندن فون: 7739309 0044 0121 7739309  
متحدہ عرب امارات • ابوظہبی فون: 5632623 6 00971 5632624 فیکس: 5632624 فون: 52928 01 480 0033 01 480 52997 فیکس: 0033 01 480 52997  
انڈیا • ممبئی فون: 45566249 0091 44 12041 0091 98841 • دہلی فون: 4180 0091 22 2373 4180  
• نئی دہلی فون: 2451 4892 0091 40 30850 0091 98493 • ممبئی فون: 42157847 0091 44 42157847  
سری لنکا • کولمبو فون: 358712 0094 115 0094 114 2669197 • کولمبو فون: 2669197 0094 114 2669197

### پاکستان ہیڈ فیس و مرکزی شوزروم

دور 36 • کراچی فون: 24,372 32 4 00 24,372 32 4 00 0092 42 373 240 34,372 32 4 00 فیکس: 042 373 540 72  
• غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 54 0092 42 371 200 03 فیکس: 042 373 207 03  
• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 12 (نور و ظہور) فیکس، لاہور فون: 0092 42 356 926 10  
سراپہ ٹین طارق روڈ، ڈائمن ہاٹ سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 0092 21 343 939 36 فیکس: 0092 21 343 939 37  
اسلام آباد • F-8 مرکز ایوب مارکیٹ، شاہ پور سٹریٹ فون: 0092 51 22 815 13

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com



© مکتبہ دارالسلام، ۱۴۳۴ھ

فہرستہ مکتبہ الملک فہد الوطنیہ أثناء النشر

البخاری

صحیح البخاری - مجلد ۶: اردو / البخاری، عبدالستار الحماد - الرياض، ۱۴۳۴ھ

ص: ۸۵۰ - ۲۴۱۷ سم

ردمک: ۹۷۸-۶۰۲-۵۰۰-۲۲۶-۴

۱- الحدیث الصحیح ۲- الحدیث - شرح ۱. الحماد، عبدالستار

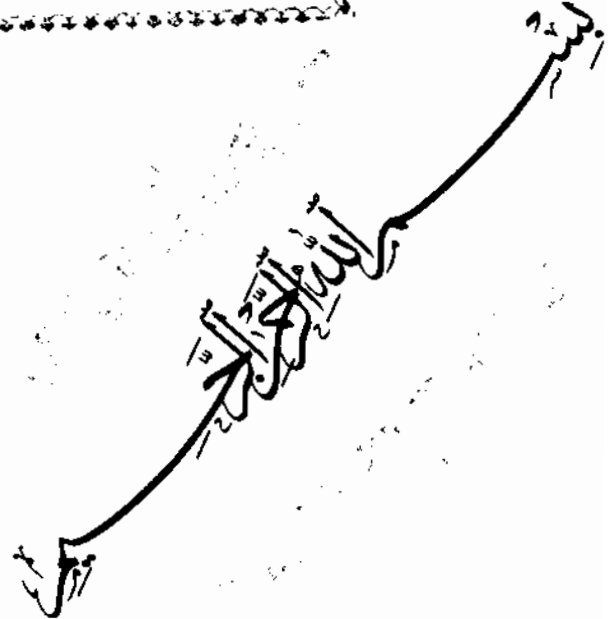
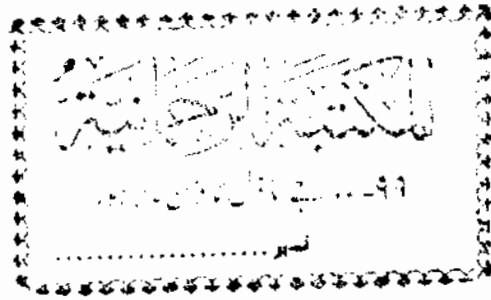
(محقق) ب. الفنون

۱۴۳۴/۳۹۹۲

دیوی ۲۳۵.۱

رقم الإیضاح: ۱۴۳۴/۳۹۹۲

ردمک: ۹۷۸-۶۰۲-۵۰۰-۲۲۶-۴



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

## فہرست مضامین (جلد ششم)

41 کتاب الزقاق ۸۱

- ۱- [بَابُ] الصَّحَّةِ وَالْفَرَاحِ، وَلَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ  
الْآخِرَةِ
- ۲- بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ
- ۳- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ  
غَرِيبٌ [أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ]»
- ۴- بَابُ: فِي الْأَمَلِ وَطَوْلِهِ
- ۵- بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْدَدَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي  
الْعُمُرِ
- ۶- بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى
- ۷- بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا
- ۸- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ  
حَقٌّ ﴿الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مَنْ أَحْصَى السَّعِيرِ﴾﴾ [فاطر:  
۶۰۵]
- ۹- بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ
- ۱۰- بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللَّهِ  
تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ﴿  
[النعاين: ۱۵]
- ۱۱- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هَذَا الْمَالُ حَضْرَةٌ  
حُلُوءَةٌ»
- باب: صحت اور فرصت کی اہمیت، نیز یہ بیان کہ ”زندگی تو  
درحقیقت آخرت کی زندگی ہے“
- باب: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال
- باب: فرمان نبوی: ”دنیا میں ایسے رہو گویا تم مسافر ہو  
راہ گیر“ کا بیان
- باب: آرزو اور اس کی رسی کا دراز ہونا
- باب: جو شخص ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے عمر  
کے بارے میں اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی  
نہیں رکھا
- باب: وہ عمل جس میں اللہ کی رضا جوئی مطلوب ہو
- باب: دنیا کی بہاریں اور ان میں دلچسپی لینے سے گریز  
کرنے کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگو! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا  
ہے..... جنہم کا ایندھن بن جائیں“ کا بیان
- باب: نیک لوگوں کا فوت ہو جانا
- باب: مال و دولت کے فتنے سے ڈرتے رہنا چاہیے ارشاد  
باری تعالیٰ ہے: ”یقیناً تمہارے اموال و اولاد  
تمہارے لیے باعث آزمائش ہیں۔“
- باب: ارشاد نبوی: ”یہ مال بہت برا بھرا اور شیریں ہے“  
کا بیان

۱۲- بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهَوَّ لَهُ

باب: آدمی کا مال تو وہی ہے جو اس نے آخرت کے لیے

54 آگے بھیج دیا

۱۳- بَابُ: الْمَكْرُورُونَ هُمْ الْمُقْمَلُونَ

باب: جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی آخرت میں

54 زیادہ نادار ہوں گے

۱۴- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَا يُسْرِي أَنْ عِنْدِي

باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ

56 مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا ذَمًّا» میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو“ کا بیان

58 باب: مال دار وہ ہے جو دل کا غمی ہو

59 باب: فقر وفاقہ کی فضیلت

باب: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی معیشت کیسی

61 تھی؟ نیز ان کا دنیاوی لذتوں سے الگ رہنا

64 باب: میانہ روی اختیار کرنا اور نیک عمل پر پختگی کرنا

68 باب: خوف کے ساتھ امید بھی رکھنی چاہیے

69 باب: اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رک جانا

باب: (ارشاد باری تعالیٰ): ”جو کوئی اللہ پر توکل کرے گا

69 تو وہ اسے کافی ہے“ کا بیان

70 باب: بے فائدہ گفتگو کرنا منع ہے

71 باب: زبان کی حفاظت کرنا

72 باب: اللہ عزوجل کے ڈر سے آبدیدہ ہونا

73 باب: اللہ عزوجل سے ڈرنا

74 باب: گناہوں سے باز رہنا

باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اگر تمہیں معلوم ہو جاتا

75 جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور روتے زیادہ“

75 کا بیان

76 باب: دوزخ کے گرد شہوات کی باڑے

باب: جنت تم سے تمہارے جوتے کے تھے سے بھی زیادہ

76 قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی



- باب: اسے دیکھنا چاہیے جو درجے میں نیچے ہے، اسے نہیں  
77 دیکھنا چاہیے جو مرتبے میں اوپر ہے
- باب: جس نے نیکی یا بدی کا ارادہ کیا  
77 حقیر اور معمولی گناہوں سے بھی بچنا چاہیے
- باب: اعمال کا دار و مدار خاتے پر ہے، لہذا اس سے ڈرنا چاہیے  
78
- باب: بری صحبت سے تمہاری بہتر ہے  
79
- باب: دنیا سے امانت کا اٹھ جانا  
80
- باب: ریا کاری اور شہرت طلبی کا بیان  
82
- باب: جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کو دبا کر رکھا  
83
- باب: فروتنی (عاجزی) اختیار کرنا  
83
- باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”میں اور قیامت دونوں  
85 ایسے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں“ کا بیان
- باب: بلا عنوان  
86
- باب: جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند  
86 کرتا ہے
- باب: موت کی سختیاں  
88
- باب: صور پھونکنے کا بیان  
90
- باب: اللہ تعالیٰ روز قیامت زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا  
92
- باب: حشر و نشر کا بیان  
93
- باب: (ارشاد باری تعالیٰ): ”قیامت کا زلزلہ ایک بڑی  
مصیبت ہوگی۔“ نیز: ”قریب آنے والی بہت قریب  
آئیگی۔“ نیز ”قیامت قریب آگئی۔“ کا بیان  
97
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”کیا انہیں یقین نہیں کہ وہ عظیم  
دن میں اٹھائے جائیں گے، جس دن لوگ رب  
العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے“ کا بیان  
98
- باب: قیامت کے دن قصاص لیا جانا  
99
- ۳۰- بَابُ: لِيَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَلَا  
يَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ
- ۳۱- بَابُ مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أَوْ سَيِّئَةٍ
- ۳۲- بَابُ مَا يُتَّقَى مِنَ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ
- ۳۳- بَابُ: الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ، وَمَا يُخَافُ مِنْهَا
- ۳۴- بَابُ: الْأَعْرَافُ رَاحَةً مِنْ خُلَاطِ السُّوءِ
- ۳۵- بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ
- ۳۶- بَابُ الرِّيَاءِ وَالشَّمْعَةِ
- ۳۷- بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ
- ۳۸- بَابُ التَّوَاضُّعِ
- ۳۹- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بِعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ
- ۴۰- بَابُ:
- ۴۱- بَابُ: مَنْ أَحَبَّ لِفَاءِ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِفَاءَهُ
- ۴۲- بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ
- ۴۳- بَابُ نَفْحِ الصُّورِ
- ۴۴- بَابُ: يَنْبُضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- ۴۵- بَابُ الْحُشْرِ
- ۴۶- بَابُ: ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾  
[الحج: ۱] ﴿أَرْفَتِ الْأَرْضُ﴾ [التج: ۵۷] ﴿أَفْتَرَّتِ  
السَّاعَةُ﴾ [التفسر: ۱].
- ۴۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا يَطَّرُ أَوْلِيكَ أَنْتُمْ  
مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾  
[المطففين: ۴-۶]
- ۴۸- بَابُ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۹- بَابُ: مَنْ نُوقِسَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

باب: جس کا باریک بینی سے حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہو گیا

100

۵۰- بَابُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

باب: جنت میں ستر ہزار خوش نصیب بلا حساب داخل ہوں گے

102

۵۱- بَابُ صِفَةِ الْحَيَّةِ وَالنَّارِ

104

باب: جنت اور جہنم کے اوصاف کا بیان

۵۲- بَابُ: الصَّرَاطُ جَسْرٌ جَهَنَّمَ

114

باب: صراط، جہنم کا پل ہے

۵۳- بَابُ: فِي الْحَوْضِ

118

باب: حوض کوثر کا بیان

## ۸۲ - كِتَابُ الْقَدْرِ

125

## تقدیر سے متعلق احکام و مسائل

۱- [بَابُ]:

125

باب: بلا عنوان

۲- بَابُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ

126

باب: اللہ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے

۳- بَابُ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

127

باب: اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے

۴- بَابُ: ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا﴾ [الاحزاب]:

128

باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): "اللہ کا حکم اٹل اور ہو کر رہتا ہے۔" کا بیان

[۳۸]

۵- بَابُ: أَلْعَمَلُ بِالْحَوَاتِيمِ

129

باب: عمل کا اعتبار خاتے پر موقوف ہے

۶- بَابُ إِلْقَاءِ الْعَبْدِ النَّذْرَ إِلَى الْقَدْرِ

131

باب: نذر، بندے کو تقدیر کی طرف لے جاتی ہے

۷- بَابُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

132

باب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کا بیان

۸- بَابُ: الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ

132

باب: معصوم وہ ہے جسے اللہ بچائے

۹- بَابُ: وَحِزْمٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا [أَنْتَهُمْ

133

باب: جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر واجب ہے کہ

لَا يَرْجِعُونَ]

اس کے باشندے دنیا میں نہیں آئیں گے

۱۰- بَابُ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا أَرْبَابًا إِلَهًا مِنْ دُونِ رَبِّكَ إِلَّا فَتْنَةً

133

باب: (ارشاد باری تعالیٰ): "وہ رویا (منظر) جو ہم نے

لِلنَّارِ﴾ [الاسراء: ۶۰]

آپ کو دکھایا اسے ہم نے لوگوں کے لیے باعث

آزمائش بنا دیا" کا بیان

134

۱۱- بَابُ: تَحَاجُّ آدَمَ وَهُوسَى عِنْدَ اللَّهِ

134

باب: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدم اور موسیٰ علیہ السلام کا

مباحثہ کرنا

۱۲- بَابُ: لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ

135

باب: جو چیز اللہ دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا

- 136 باب: جس نے بدبختی اور بری قضا سے اللہ کی پناہ مانگی  
باب: اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو  
جاتا ہے
- 136 باب: (ارشاد باری تعالیٰ): ”آپ کہہ دیں، ہمیں صرف  
وہی (نقصان) پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے  
لکھ دیا ہے“ کا بیان
- 137 باب: (ارشاد باری تعالیٰ): ”اگر اللہ ہمیں یہ راہ نہ دکھاتا تو  
ہم کبھی یہ راہ نہ پاسکتے تھے۔“ نیز: ”اگر اللہ تعالیٰ  
نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں اہل تقویٰ میں  
ہوتا۔“ کا بیان
- 138
- ۱۳- بَابٌ مِّنْ تَعَوُّذٍ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ  
۱۴- بَابٌ: يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ  
۱۵- بَابٌ:  
۱۶- بَابٌ: ﴿وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾  
[الأعراف: ۴۳] ﴿لَوْ أَنَّكَ اللَّهُ هَدَيْتَنِي لَكُنْتُ مِنَ  
الْمُتَّقِينَ﴾ [الزمر: ۵۷]

### ۸۳ - کتابُ الأيمان والنذور

### 139 قسموں اور نذروں سے متعلق احکام و مسائل

- ۱- [بَابٌ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ [الْمَائِدَةُ: ۸۹]
- ۲- بَابٌ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَأَيْمُ اللَّهِ»
- ۳- بَابٌ: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ؟
- ۴- بَابٌ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ
- ۵- بَابٌ: لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ
- ۶- بَابٌ مِّنْ حَلْفٍ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَمْ يُحْلَفْ
- ۷- بَابٌ مِّنْ حَلْفٍ بِمِلَّةٍ سِوَى [مِلَّةِ] الْإِسْلَامِ
- ۸- بَابٌ: لَا يَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ، وَهَلْ يَقُولُ: أَنَا بِاللَّهِ ثُمَّ بَلَكَ؟
- ۹- بَابٌ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ﴾ [الأنعام: ۱۰۹]
- ۱۰- بَابٌ: إِذَا قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ، أَوْ شَهِدْتُ بِاللَّهِ
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر  
تمہاری گرفت نہیں کرے گا“ کا بیان
- باب: نبی ﷺ کی قسم اٹھانا: ”وایم اللہ“
- باب: نبی ﷺ کی قسم کس طرح کی تھی؟
- باب: اپنے باپ دادا کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ
- باب: لات، عزی اور دیگر بتوں کی قسم نہ اٹھائی جائے
- باب: قسم کے مطالبے کے بغیر قسم کھانا
- باب: جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم اٹھائی
- باب: کوئی یہ نہ کہے: جو اللہ چاہے اور جو تو چاہے۔ اور کیا  
یوں کہا جاسکتا ہے کہ مجھے اللہ کا سہارا ہے پھر آپ کا؟
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور انھوں نے اپنی پختہ قسمیں  
کھاتے ہوئے اللہ کی قسم اٹھائی“ کا بیان
- باب: جب کوئی کہے: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں یا میں نے  
اللہ کو گواہ بنایا

- ۱۱- بَابُ عَهْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
- باب: اللہ عزوجل کے عہد کا اظہار کرنا
- ۱۲- بَابُ الْخَلْفِ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلَامِهِ
- باب: اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا
- ۱۳- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: نَعْمُ اللَّهُ
- باب: آدمی کا "لعمرو اللہ" کہنا
- ۱۴- بَابُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِالْفُلُوِّ فِي أَيِّنِيكُمْ﴾ الْآيَةُ [البقرة: ۲۲۵].
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرے گا" کا بیان
- ۱۵- بَابُ: إِذَا حَبِثَ نَاسِيًا فِي الْإِيْمَانِ
- باب: جب کوئی بھول کر قسم توڑ دے تو
- ۱۶- بَابُ التَّيْمِينِ الْعُمُوسِ
- باب: جھوٹی قسم کا بیان
- ۱۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمِنِهِمْ﴾ الْآيَةُ [آل عمران: ۷۷]
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: "بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو (تھوڑی سی قیمت کے عوض) بیچ ڈالتے ہیں....." کا بیان
- ۱۸- بَابُ التَّيْمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي الْمَعْصِيَةِ، وَالغَضَبِ
- باب: ایسی چیز کے متعلق قسم کھانا جس کا وہ مالک نہیں، نیز گناہ اور غصے میں قسم اٹھانا
- ۱۹- بَابُ: إِذَا قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ، فَضَلِّي أَوْ قَرَأَ أَوْ سَمِعَ أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمَدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نَيْتِهِ
- باب: جب کسی نے کہا: اللہ کی قسم! میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی یا قرآن کی تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا اله الا اللہ کہا تو وہ اپنی نیت پر ہے
- ۲۰- بَابُ مَنْ خَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
- باب: جس نے قسم کھائی کہ وہ مہینہ بھر اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور مہینہ آتیس دن کا ہو
- ۲۱- بَابُ: إِذَا خَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَيْدًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكْرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَحْتِ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَيْدِيهِ عِنْدَهُ
- باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ نبیذ نہیں پیے گا اس کے بعد اس نے طلاء، سکر یا عصیر پی لیا تو بعض لوگوں کے نزدیک وہ حاث نہیں ہو گا کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں نبیذ نہیں ہیں
- ۲۲- بَابُ: إِذَا خَلَفَ أَنْ لَا يَأْتِيَهُمْ فَأَكَلَ تَمْرًا بِحُبْرٍ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ الْأَذْمُ
- باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کے ساتھ کھجور کھائی، اور سالن کیا ہوتا ہے
- ۲۳- بَابُ النَّيَّةِ فِي الْإِيْمَانِ
- باب: قسم میں نیت کا اعتبار کرنا

170	باب: جب کوئی شخص اپنا مال نذر اور توبہ کے طور پر صدقہ کرے	۲۴- بَابُ: إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالنَّوِيَّةِ
171	باب: اگر کوئی اپنا کھانا خود پر حرام کر لے	۲۵- بَابُ: إِذَا حَرَّمَ طَعَامًا
172	باب: نذر کا پورا کرنا	۲۶- بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ
173	باب: اس شخص کا گناہ جو نذر کو پورا نہیں کرتا	۲۷- بَابُ إِثْمٍ مَنْ لَا يَبِيءُ بِالنَّذْرِ
173	باب: طاعت کے کاموں کی نذر ماننا	۲۸- بَابُ: النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ
174	باب: جب کسی نے دور جاہلیت میں نذرمانی یا قسم کھائی کہ کسی شخص سے بات نہیں کرے گا، پھر وہ مسلمان ہو گیا	۲۹- بَابُ: إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ
174	باب: جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذر کی ادائیگی باقی ہو	۳۰- بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ
175	باب: ایسی چیز کی نذر ماننا جس کا وہ مالک نہیں اور معصیت کی نذر ماننا	۳۱- بَابُ النَّذْرِ فِي مَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي مَعْصِيَةِ
176	باب: جس نے نذرمانی کہ وہ چند دن کے روزے رکھے گا اتفاقاً ان میں یوم فطر یا یومِ سُحْرٍ آ گیا	۳۲- بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا، فَوَافَقَ النَّشْرَ أَوْ الْفِطْرَ
177	باب: کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، بھتیگی اور سامان وغیرہ بھی آجاتے ہیں؟	۳۳- بَابُ: هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنَّذُورِ الْأَرْضُ وَالنَّعْمُ وَالزَّرْعُ وَالْأَشْيَعَةُ؟
179	قسموں کے کفارے سے متعلق احکام و مسائل	۸۴ کتاب کُفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ

179	باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”پھر قسم کا کفارہ دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے“ کا بیان	۱- وَ[بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَكَفَّرْنَاهُ بِطَعَامِ عَشْرَةِ سَاكِينٍ﴾ (المائدہ: ۸۹)
180	باب: مال دار اور فقیر پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟	۲- بَابُ مَنْ تَجِبُ الْكُفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ؟
181	باب: کفارے میں کسی تنگ دست کی مدد کرنا	۳- بَابُ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكُفَّارَةِ
181	باب: کفارے میں دس مساکین کو کھانا دیا جائے، خواہ وہ قریبی رشتے دار ہوں یا دور کے	۴- بَابُ: يُعْطَى فِي الْكُفَّارَةِ عَشْرَةَ سَاكِينٍ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا
181	باب: مدینہ طیبہ کا صاع اور نبی ﷺ کا مد، نیز اس میں برکت کا بیان اور اس کی وضاحت کہ ہر دور میں اہل	۵- بَابُ صَاعِ الْمَدِينَةِ، وَمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ وَبِرَكْبَتِهِ، وَمَا تَوَارَتْ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ فَرْنَا بَعْدَ

	قرن	
182	مدینہ کا پیمانہ ہی استعمال ہوتا جو انھیں نسل در نسل ورثے میں ملا	۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبٍ﴾ [المائدہ: ۸۹] وَأَيُّ الرِّقَابِ أَرْكَبِي؟
183	باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یا غلام آزاد کرنا ہے۔“ نیز کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟	۷- بَابُ عَيْتِي الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمَكَاتِبِ فِي الْكُفَّارَةِ، وَعَيْتِي وَوَلَدِ الزَّانَا
184	باب: کفارے میں مدبر، ام ولد، مکاتب اور ولد زنا کا آزاد کرنا	بَابُ: إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ
184	باب: مشترک غلام آزاد کرنے کا حکم	۸- بَابُ: إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ
184	باب: جب غلام کو کفارے میں آزاد کیا تو ولاء کس کے لیے ہوگی؟	۹- بَابُ الْأَسْتِثْنَاءِ فِي الْإِيمَانِ
185	باب: قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہنا	۱۰- بَابُ الْكُفَّارَةِ قَبْلَ الْحَنْثِ وَبَعْدَهُ
186	باب: قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے یا بعد ادا کرنا	

190	باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے..... یہ اللہ کی طرف سے ایک تاکید کی حکم ہے، اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور بڑے تجل والا ہے۔“ کا بیان	۱- وَ[بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يُؤْتِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِذَا تَرَكْتُمْ مَالًا تَرَكَتُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكُمْ لِيَتَّخِذَ الْوَالِدُ وَالْوَالِدَاتُ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ صَالِحُونَ﴾ [النساء: ۱۱، ۱۲]
190	باب: فرائض کی تعلیم	۲- بَابُ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ
191	باب: نبی ﷺ کے ارشاد: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے“ کا بیان	۳- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نَوْرَثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ»
195	باب: ارشاد نبوی: ”جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل خانہ کے لیے ہے۔“ کا بیان	۴- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ»
195	باب: والدین کی طرف سے اولاد کی وراثت	۵- بَابُ مِيرَاثِ الْوَالِدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ
196	باب: بیٹیوں کی وراثت کا بیان	۶- بَابُ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ
197	باب: پوتے کی میراث جبکہ بیٹا نہ ہو	۷- بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الْإِمْنِ إِذَا لَمْ يَكُنِ ابْنُ
198	باب: بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت کا بیان	۸- بَابُ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ

- 198 باب: باپ اور بھائیوں کے ساتھ دادے کی وراثت کا بیان
- 199 باب: اولاد وغیرہ کی موجودگی میں شوہر کی میراث
- 200 باب: اولاد وغیرہ کی موجودگی میں بیوی اور شوہر کی میراث
- باب: بہنوں کی وراثت جبکہ وہ بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بن جائیں
- 200 باب: بہنوں اور بھائیوں کی وراثت کا بیان
- 201 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگ آپ سے (کلام کے متعلق) فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمہیں کلام کے بارے میں یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو تو اسے ترکے کا نصف ملے گا اور وہ (بھائی) خود اس (بہن) کا وارث ہوگا اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر بہنیں دو ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی ملے گا اور اگر وہ کئی بھائی بہن ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“ کا بیان
- 202 باب: بچا کے دو بیٹے جن میں سے ایک میت کا مادری بھائی اور دوسرا اس کا شوہر ہو تو؟
- 202 باب: ذوی الارحام کا بیان
- 203 باب: لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان
- 204 باب: بچہ صاحب فراس کا ہے اسے جہم دینے والی خواہ آزاد ہو یا لونڈی
- 204 باب: غلام لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اسے آزاد کرے، نیز لقیط کی وراثت کا بیان
- 205
- ۹- بَابُ مِيرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِّ وَالْإِخْوَةِ
- ۱۰- بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَالِدِ وَغَيْرِهِ
- ۱۱- بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَالِدِ وَغَيْرِهِ
- ۱۲- بَابُ مِيرَاثِ الْأَخْوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً
- ۱۳- بَابُ مِيرَاثِ الْأَخْوَاتِ وَالْإِخْوَةِ
- ۱۴- بَابُ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلِمَةِ إِنَّ امْرَأَتَكَ لَأَنْثَىٰ لَبِيسٌ لَّمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ وَلَكِنْ خُلْتُ فَهَا نَضِفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ إِنْ كَانَتْ أَنْثَىٰ فَلَهُمَا الْثُلَاثَانِ بَيْنَ تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رَجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حِظِّ الْأُنثِيَيْنِ بَيْنَ اللَّهِ لَكُمْ أَنْ تَضَلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [النساء: ۱۷۶]
- ۱۵- بَابُ: إِنِّي عَمَّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِلْأُمِّ وَالْأَخْرِ زَوْجٌ
- ۱۶- بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ
- ۱۷- بَابُ مِيرَاثِ الْمَلَاعِنَةِ
- ۱۸- بَابُ: أَلْوَالِدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةٌ كَانَتْ أَوْ أَمَةٌ
- ۱۹- بَابُ: أَلْوَالِدُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَمِيرَاثُ اللَّقِيطِ

- 206 باب: سائبہ کی وراثت کا بیان
- 207 باب: اس شخص کا گناہ جو اپنے آقاؤں سے اظہار براءت کرے
- باب: جب کوئی کافر، کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو؟
- 208 باب: عورتوں کا ولاء کا وارث بننا
- 209 باب: کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے ہے اور قوم کا بھانجا بھی انہی میں داخل ہوگا
- 209 باب: قیدی کی وراثت کا بیان
- 210 باب: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ اگر ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو بھی ترکے میں اس کا حق نہیں ہوگا
- 210 باب: عیسائی غلام اور عیسائی مکاتب کی وراثت کا بیان، نیز اس شخص کے گناہ کا بیان جو اپنے بچے کی نفی کرے
- 211 باب: جو کسی شخص کے متعلق اپنے بھائی یا بھتیجے ہونے کا دعویٰ کرے
- 211 باب: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا
- 212 باب: جب کوئی عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے
- 212 باب: قیافہ شناس کا بیان
- 213
- ۲۰- بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ
- ۲۱- بَابُ اِيْتِمٍ مِّنْ نَّبْرًا مِّنْ مَّوَالِيهِ
- ۲۲- بَابُ: اِذَا اسْلَمَ عَلٰى يَدِيهِ
- ۲۳- بَابُ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ
- ۲۴- بَابُ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَبْنُ الْأَخِيَتِ مِنْهُمْ
- ۲۵- بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ
- ۲۶- بَابُ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكُافِرَ، وَلَا الْكُافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا اسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ
- ۲۷- بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَالْمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ وَإِيْتِمٍ مِّنْ اَنْتَفَى مِنْ وُلْدِهِ
- ۲۸- بَابُ مَنِ ادَّعَى اَخًا اَوْ اَبْنَ اَخٍ
- ۲۹- بَابُ مَنِ ادَّعَى اِلَى غَيْرِ اَبِيهِ
- ۳۰- بَابُ: اِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنَ
- ۳۱- بَابُ الْقَافِيَةِ

- باب: حدود والے گناہوں کا بیان، نیز زنا کاری اور شراب الخمر
- 215 نوشی کا بیان
- 215 باب: شراب پینے والے کو مارنے کا بیان
- 216 باب: جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا
- 216 باب: شرابی کو چھڑیوں اور جوتوں سے مارنا
- ۱- بَابُ مَا يُحَدَّرُ مِنَ الْخُدُودِ - بَابُ الزَّوْنِ وَشُرْبِ الْخُمْرِ
- ۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخُمْرِ
- ۳- بَابُ مَنْ اَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ
- ۴- بَابُ الضَّرْبِ بِالْحَجْرِ وَالْتَعَالِ



- باب: شرابی پر لعنت کرنا مکروہ ہے اور وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا، 218
- باب: چور، جب چوری کرتا ہے 219
- باب: چور کا نام لیے بغیر اس پر لعنت کرنا 219
- باب: حدود کفارہ ہیں 220
- باب: مومن کی پیٹھ محفوظ ہے، ہاں حد یا کسی حق میں اسے مارا جاسکتا ہے 220
- باب: حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمات کی وجہ سے انتقام لینا 221
- باب: ہر معزز و حقیر پر حد قائم کرنا 221
- باب: جب حد کا مقدمہ عدالت میں پہنچ جائے تو پھر سفارش کرنا منع ہے 222
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”چور، خواہ مرد ہو یا عورت، اس کا ہاتھ کاٹ دو“ کا بیان، نیز کئی مالیت (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟ 222
- باب: چور کی توبہ کا بیان 225
- باب: ان کفار و مرتدین کی سزا کا بیان جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں 226
- باب: نبی ﷺ نے مرتدوں کو داغ نہ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے 227
- باب: مرتد جنگجوؤں کو پانی بھی نہ پلایا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے 227
- باب: نبی ﷺ کے مرتد عسکریت پسندوں کی آنکھوں میں گرم سلانیاں پھیرنے کا بیان 228
- باب: اس شخص کی فضیلت جس نے فواحش کو چھوڑ دیا 229
- باب: زانیوں کے گناہ کا بیان 230
- باب: شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا 232
- ۵- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ، وَإِنَّ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْعَمَلَةِ
- ۶- بَابُ الشَّارِقِ جِئِن يَشْرِقُ
- ۷- بَابُ لَعْنِ الشَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ
- ۸- بَابُ: الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ
- ۹- بَابُ: ظَهَرُ الْمُؤْمِنِ جَمِي إِلَّا فِي حَدِّ أَوْ حَقِّ
- ۱۰- بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالْإِنْتِقَامِ لِحُرْمَاتِ اللَّهِ
- ۱۱- بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ
- ۱۲- بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ
- ۱۳- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ [السَّادَةُ: ۳۸] وَفِي كَمْ يُقَطَّعُ؟
- ۱۴- بَابُ تَوْبَةِ الشَّارِقِ
- ۱۵- بَابُ كِتَابِ الْمُخَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرَّذَّةِ
- ۱۶- بَابُ: لَمْ يَحْسِبِ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرَّذَّةِ حَتَّى هَلَكُوا
- ۱۷- بَابُ: لَمْ يُسَقِّ الْمُؤْمِنُونَ الْمُخَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا
- ۱۸- بَابُ سَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَعْيُنَ الْمُخَارِبِينَ
- ۱۹- بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ
- ۲۰- بَابُ إِثْمِ الزَّانَةِ
- ۲۱- بَابُ رَجْمِ الْمُحْضَنِ

- 233 باب: یاگل مرد یا عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا
- 234 باب: زنا کار کے لیے پتھروں کی سزا ہے
- 235 باب: بلاط میں رجم کرنا
- 236 باب: عمید گاہ میں رجم کرنا
- باب: جس نے ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد لگانا نہیں ہوتی اگر وہ فتویٰ پوچھنے کے لیے امام کو خبر دے تو گناہ سے توبہ کے بعد اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی
- 237 باب: جس نے غیر واضح طور پر حد کا اقرار کیا تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کر سکتا ہے؟
- 238 باب: کیا امام اقرار کرنے والے سے کہے کر توبہ ہاتھ لگایا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا
- 239 باب: اقرار کرنے والے سے قاضی کا سوال کرنا: کیا تو شادی شدہ ہے؟
- 239 باب: زنا کا اقرار کرنا
- 242 باب: زنا سے حاملہ عورت کو سنگسار کرنا جبکہ وہ شادی شدہ ہو
- باب: غیر شادی شدہ زانی مرد، عورت کو کوڑے مارے جائیں اور جلا وطن کر دیا جائے
- 248 باب: بدکاروں اور تجزروں کو جلا وطن کرنا
- 249 باب: جس نے کسی کو اپنی عدم موجودگی میں حد لگانے کا حکم دیا
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: اور جو شخص مالی طور پر آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ تمہاری کنیزوں میں سے کسی مومنہ کنیز سے نکاح کرے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تمہارے بعض، بعض کی جنس سے ہیں، لہذا تم ان کے آقاؤں کی اجازت
- ۲۲- بَابُ: لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَخْنُونَةُ
- ۲۳- بَابُ: لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ
- ۲۴- بَابُ الرَّجْمِ فِي الْبِلَاطِ
- ۲۵- بَابُ الرَّجْمِ بِالْمُضَلَّى
- ۲۶- بَابُ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَحْبَبَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَشْفِعًا
- ۲۷- بَابُ: إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ، هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ؟
- ۲۸- بَابُ: هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُفَرِّ: لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ عَمَزْتَ
- ۲۹- بَابُ سُؤَالِ الْإِمَامِ الْمُفَرِّ: هَلْ أَحْضَنْتَ؟
- ۳۰- بَابُ الْأَعْيَافِ بِالرِّزَا
- ۳۱- بَابُ رَجْمِ الْخَبَلَى فِي الرِّزَا إِذَا أَحْضَنْتَ
- ۳۲- بَابُ: أَلْيَكْرَانِ يُجَلَدَانِ وَيُنْفَتَانِ
- ۳۳- بَابُ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخْتَبِينَ
- ۳۴- بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَايِبًا عَنْهُ
- ۳۵- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْصَحَ الْمُحْضَنَةَ الْمُؤْمِنَةَ فَيَنْصَحَ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكُوهُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِيهِنَّ وَأَثُورَهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْضَنَتَيْ غَيْرِ مُسَوِّغَتَيْ - رَوَائِي - ﴿وَلَا تُنْفِتْنَ أَحَدَانِ﴾

سے انھیں نکاح میں لاسکتے ہو، پھر دستور کے مطابق انھیں ان کے حق مہر ادا کرو تا کہ وہ حصار نکاح میں آجائیں نہ وہ شہوت رانی کرتی پھریں اور نہ خفیہ طور پر آشنا بنائیں۔ پھر نکاح میں آجانے کے بعد اگر بدکاری کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا سے نصف ہے۔ یہ (سہولت) تم میں سے اس شخص کے لیے ہے جو زنا کے گناہ میں جا پڑنے سے ڈرتا ہو۔ اور اگر صبر و ضبط سے کام لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا

250 مہربان ہے“ کا بیان

251 باب: جب لونڈی زنا کرے

باب: لونڈی جب زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے

251 اور نہ جلا وطن ہی کیا جائے

باب: اہل ذمہ کے احکام، اور اگر شادی کے بعد انہوں نے زنا کیا اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس

252 کے احکام

باب: جب کوئی اپنی یا کسی دوسرے کی بیوی پر حاکم یا لوگوں کے پاس زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی کو اس عورت کے پاس

253 بھیجے جو اس سے تہمت کے متعلق باز پرس کرے؟

باب: حاکم وقت کی اجازت کے بغیر اگر کوئی اپنے گھر

254 والوں یا کسی دوسرے کو تنبیہ کرے

باب: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی دیکھے اور

255 اسے قتل کر دے تو؟

باب: اشارے یا کٹائے کے طور پر کوئی بات کہنا

256 تعزیر اور تنبیہ کی مقدار کیا ہے؟

- أَوْلَاءَ - ﴿فَإِذَا أَحْصَيْتَ فَإِنَّ أَيْتَمَ بِمَنْحَسَرَةٍ  
مَعْلُومَةٍ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ  
لِمَنْ حَسِبَى الْمَنَّتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللَّهُ  
عَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [النساء: ۲۵].

باب: إِذَا زَنَّتِ الْأَمَةُ

۳۶- بَاب: لَا يُرْتَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَّتْ وَلَا تُنْفَى

۳۷- بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذَّمِّ وَإِخْصَانِهِمْ إِذَا زَنُّوا،  
وَرَفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ

۳۸- بَاب: إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوْ امْرَأَةً غَيْرَهُ بِالزُّنَا  
عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ، هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ  
يَنْتَعِتَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ؟

۳۹- بَابُ مَنْ أَدَبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ

۴۰- بَابُ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

۴۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِضِ

۴۲- بَاب: كَمْ التَّعْرِيزُ وَالْأَدَبُ؟

- باب: گواہوں کے بغیر اگر کسی شخص کی بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی نمایاں ہو
- باب: پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا
- باب: غلاموں پر تہمت لگانا
- باب: کیا حاکم وقت کسی دوسرے کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ حاکم سے غائب شخص کو حد لگائے؟
- ۴۳- بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطِخَ وَالنُّثْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ
- ۴۴- بَابُ زَمِي الْمُحْصَنَاتِ
- ۴۵- بَابُ قَذْفِ الْعَبِيدِ
- ۴۶- بَابُ: خَلَّ بِأَمْرِ الْإِمَامِ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ؟ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ

- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”جو کسی مومن کو دانستہ قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے“ کا بیان
- باب: (ارشاد باری تعالیٰ): ”جس نے کسی کو (قتل ناحق سے) پجالیا“ کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اے ایمان والو! مقتولوں کے بارے میں تم پر قصاص فرض ہے“ کا بیان
- باب: حاکم وقت کا قاتل سے باز پرس کرنا حتیٰ کہ وہ اقرار کرے اور حدود میں اقرار کافی ہے
- باب: جب کوئی شخص پتھر یا لاش سے قتل کرے تو؟
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ“ کا بیان
- باب: جس نے پتھر سے قصاص لیا
- باب: جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں میں سے بہتر کا اختیار ہے
- باب: جو کسی کا خون ناحق کرنے کی فکر میں ہو
- باب: قتل خطا میں موت کے بعد قاتل کو معافی دینا
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی
- ۱- وَ [بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَقَدْ حَزَّأُوهُ جَهَنَّمَ﴾ [النساء: ۹۳]
- ۲- بَابُ: ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ [المائدة: ۳۲]
- ۳- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ﴾ [الآية: النقرة: ۱۷۸]
- ۴- بَابُ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ، وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ
- ۵- بَابُ: إِذَا قُتِلَ بِحَجَرٍ أَوْ بَعْضًا
- ۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ﴾ [المائدة: ۴۵]
- ۷- بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ
- ۸- بَابُ: مَنْ قُتِلَ لَهُ قَبِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ
- ۹- بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِيٍّ بِغَيْرِ حَقٍّ
- ۱۰- بَابُ الْعَمْرِ فِي الْخَطَا بَعْدَ الْمَوْتِ
- ۱۱- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ

- مومن کو قتل کرے الا یہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے  
273 ..... کا بیان
- باب: جب قاتل نے ایک بار قتل کا اقرار کر لیا تو اسے قتل  
274 کر دیا جائے گا
- باب: قاتل مرد کو عورت کے بدلے میں قتل کرنا  
274
- باب: مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں میں بھی  
274 قصاص ہوگا
- باب: جس نے اپنا حق یا قصاص حاکم وقت کی اجازت  
275 کے بغیر لے لیا
- باب: جب کوئی ہجوم میں مرجائے یا قتل کر دیا جائے تو  
276
- باب: جس نے خود کو غلطی سے قتل کر لیا اس کی کوئی دیت نہیں  
276
- باب: جب کسی انسان نے دوسرے کو کاٹا اور کاٹنے والے  
277 کے اگلے دو دانت گر گئے تو؟
- باب: دانت کے بدلے دانت  
278
- باب: انگلیوں کی دیت  
278
- باب: جب کئی لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کیا ہو تو کیا سزا  
278 قصاص میں سب برابر ہوں گے؟
- باب: قسامہ کا بیان  
280
- باب: جس نے لوگوں کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے  
285 اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کے لیے کوئی دیت نہیں
- باب: عاقلہ کا بیان  
286
- باب: عورت کے پیٹ کا بچہ  
287
- باب: عورت کے پیٹ کے بچے کا بیان، نیز دیت (قاتل  
288 کے) والد اور والد کے عصب پر ہے بچوں پر نہیں
- باب: جس نے غلام یا بچے سے تعاون لیا  
289
- باب: کان میں دب کر اور کنویں میں گر کر مر جانے والے
- يَقْتُلُ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَا \* [النساء: ۹۲]
- ۱۲- بَابُ: إِذَا أَقْرَبَ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ
- ۱۳- بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ
- ۱۴- بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجَرَاحَاتِ
- ۱۵- بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ أَقْصَصَ دُونَ السُّلْطَانِ
- ۱۶- بَابُ: إِذَا مَاتَ فِي الزُّحَامِ أَوْ قُتِلَ بِهِ
- ۱۷- بَابُ: إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَاً فَلَا دِيَّةَ لَهُ
- ۱۸- بَابُ: إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَائِيَاهُ
- ۱۹- بَابُ: أَلَسَّنُ بِالسِّنِّ
- ۲۰- بَابُ دِيَّةِ الْأَصَابِعِ
- ۲۱- بَابُ: إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ: هَلْ يُعَاقَبُ أَوْ يَقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ؟
- ۲۲- بَابُ الْقَسَامَةِ
- ۲۳- بَابُ مَنْ أَطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَّوْا وَعَيْنُهُ فَلَا دِيَّةَ لَهُ
- ۲۴- بَابُ الْعَاقِلَةِ
- ۲۵- بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ
- ۲۶- بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ. وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَضْبَةَ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَالِدِ
- ۲۷- بَابُ مَنْ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا
- ۲۸- بَابُ: الْمَعْدِينُ جُنَابًا وَالْبُرُ جُنَابًا

289	کا خون معاف ہے	
290	باب: چوپائے کا نقصان رائیگاں ہے	۲۹- بَابُ: أَلْعَجْمَاءُ جَبَارٌ
291	باب: اس شخص کا گناہ جو کسی ذمی کو بے گناہ مار ڈالے	۳۰- بَابُ: إِنْهُم مَّن قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ
291	باب: کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے	۳۱- بَابُ: لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ
	باب: جب مسلمان کسی یہودی کو غصے کی حالت میں	۳۲- بَابُ: إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ
291	طمانچہ مارے	

## ۸۸ کتاب استتابة المرتدين والمعادنين وقتالهم

293 مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرانے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

293	باب: اس شخص کا گناہ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، نیز اس کی دینی اور اخروی سزا کا بیان	۱- بَابُ إِنْهُم مَّنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ، وَعَقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
295	باب: مرد مرد اور مرد عورت کا حکم اور ان سے توبہ کرانے کا بیان	۲- بَابُ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ وَاسْتِثْنَائِهِمْ
297	باب: فرائض اسلام کے منکر اور ارتداد کی طرف منسوب کو قتل کرنا	۳- بَابُ قَتْلِ مَنْ أْبَى قَبُولَ الْفَرَائِضِ، وَمَا نَسَبُوا إِلَى الرِّدَّةِ
298	باب: اگر کوئی ذمی یا کوئی دوسرا شخص نبی ﷺ کو اشارے کنائے میں برا بھلا کہے، جیسے: السام علیکم	۴- بَابُ: إِذَا عَرَّضَ الذَّمِّيُّ أَوْ غَيْرُهُ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يُصْرِّحْ، نَحْوَ قَوْلِهِ: السَّامُ عَلَيْكُمْ
299	باب: بلا عنوان	۵- بَابُ:
300	باب: خوارج اور طغریں پر حجت قائم کرنے کے بعد انھیں قتل کرنا	۶- بَابُ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْجِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ
302	باب: جس نے خوارج کے ساتھ تالیف قلبی کی وجہ سے قتال نہ کیا تاکہ لوگوں میں نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں	۷- بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّالِفِ، وَلِتَلَا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ
303	باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دو جماعتیں برسرِ پیکار ہوں گی جن کا ایک ہی دعویٰ ہوگا“ کا بیان	۸- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَانِ دَعَاؤَهُمَا وَاحِدَةً»

باب: تاویل کرنے والوں کے متعلق احادیث میں کیا آیا ہے؟

۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأْوِيلِينَ

309

جبر و اکراہ کا بیان

۸۹ - كِتَابُ الْاِكْرَاهِ

باب: جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کیے جانے اور ذلت

۱- بَابُ: مَنْ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْمَهْوَانَ عَلَى

برداشت کرنے کو اختیار کیا

الْكُفْرِ

باب: مجبور اور اس کی طرح کسی دوسرے شخص کا اپنے حقوق

۲- بَابُ: فِي بَيْعِ الْمُكْرَهَةِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ

وغیرہ کو فروخت کرنا

باب: مجبور شخص کا نکاح جائز نہیں

۳- بَابُ: لَا يَحُوزُ نِكَاحَ الْمُكْرَهَةِ

باب: اگر کسی کو مجبور کیا گیا حتیٰ کہ اس نے غلام بہید کیا یا

۴- بَابُ: إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ

فروخت کیا تو ایسا بہید اور بیع درست نہیں

يَجُزُّ

باب: مجبور کرنے کے گناہ کا بیان

۵- بَابُ: مِنَ الْاِكْرَاهِ

باب: جب کسی عورت سے زبردستی زنا کیا جائے تو اس پر

۶- بَابُ: إِذَا اشْتَكْرَهَتْ الْمَرْأَةُ عَلَى الزَّانَا فَلَا حَدَّ

کوئی حد نہیں

عَلَيْهَا

باب: کسی آدمی کا اپنے ساتھی کے لیے قسم کھانا کہ وہ اس

۷- بَابُ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ: أَنَّهُ أَخُوهُ، إِذَا

کا بھائی ہے جبکہ اس پر قتل وغیرہ کا اندیشہ ہو

خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ

319

حیلوں کا بیان

۹۰ - كِتَابُ الْحِيلِ

باب: حیلہ سازی ترک کر دینے کا بیان، نیز ہر انسان کو

۱- بَابُ: فِي تَرْكِ الْحِيلِ، وَأَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا

وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی، نیت کا اعتبار

نَوَى فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

قسموں وغیرہ میں بھی ہوتا ہے

باب: نماز میں حیلہ کرنے کا بیان

۲- بَابُ: فِي الصَّلَاةِ

باب: زکاة میں حیلہ کرنے کا بیان اور یہ کہ جو مال اکٹھا ہو

۳- بَابُ: فِي الزَّكَاةِ وَأَنَّ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ،

اسے زکاة کے ڈر سے الگ الگ نہ کیا جائے اور جو

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ

جداجدا ہو اسے اکٹھا نہ کیا جائے

باب: نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان

۴- بَابُ الْحِيلَةِ فِي النِّكَاحِ

باب: خرید و فروخت میں حیلہ کرنا منع ہے، اسی طرح

۵- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْبَيْعِ، وَلَا

- ضرورت سے زائد پانی کے استعمال سے نہ روکا جائے تاکہ اس بہانے کا تو گھاس سے منع کیا جائے
- 324 باب: بلاوجہ قیمت بڑھانا منع ہے
- 324 باب: خرید و فروخت میں دھوکا دہی ممنوع ہے
- 325 باب: یتیم لڑکی جو سیرت و صورت کے اعتبار سے پسندیدہ ہو، نامکمل مہر کے عوض اس سے نکاح کرنے میں ولی کے لیے حیلہ سازی کرنے کی ممانعت کا بیان
- 325 باب: جب کسی نے دوسرے کی لونڈی زبردستی چھین لی، پھر کہا کہ وہ مرگئی ہے ایسے حالات میں مردہ لونڈی کی قیمت ادا کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا، اس کے بعد اصل مالک کو وہ لونڈی زندہ مل گئی تو وہ اپنی لونڈی لے لے گا اور اس کی (وصول کردہ) قیمت واپس کر دی جائے گی اور وہ قیمت ٹمن نہیں ہوگی
- 326 باب: بلا عنوان
- 327 باب: نکاح (کے متعلق جھوٹی گواہی) کا بیان
- 327 باب: عورت کا اپنے شوہر اور سوتلوں سے حیلہ کرنے کی ممانعت اور اس کے متعلق نبی ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی اس کا بیان
- 330 باب: طامون سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرنا منع ہے
- 331 باب: بہ اور شفعہ کے متعلق حیلہ کرنے کا بیان
- 332 باب: عامل کا تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا
- 335
- يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُْمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَالِ
- ۶- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ
- ۷- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ
- ۸- بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ الْاِخْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْبَيْعَةِ الْمَرْغُوبَةِ، وَانْ لَا يُكْمَلُ لَهَا صَدَقَهَا
- ۹- بَابُ: اِذَا غَضِبَ جَارِيَةٌ فَرَعَمَ اَنَّهَا مَاتَتْ، فَقُضِيَ بِقِيَمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ، ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبَتِهَا فَهِيَ لَهُ، وَتَرَدُّ الْقِيَمَةِ، وَلَا تَكُونُ الْقِيَمَةُ نَمْنًا
- ۱۰- بَابُ:
- ۱۱- بَابُ: فِي النِّكَاحِ
- ۱۲- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ اِخْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ، وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ
- ۱۳- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِخْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونَ
- ۱۴- بَابُ: فِي الْهَبَةِ وَالشُّعْفَةِ
- ۱۵- بَابُ اِخْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُتَهْدَى لَهُ

338

خوابوں کی تعبیر کا بیان

۹۱ - کتاب التفسیر

- 338 باب: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خواب سے ہوا
- ۱- بَابُ: اَوَّلُ مَا بَدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ: اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ



- 23
- 340 باب: نیک لوگوں کے خواب
- 341 باب: خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے
- 341 باب: اچھا خواب نبوت کا چھاپا لیسواں حصہ ہے
- 343 باب: میسرات کا بیان
- 343 باب: حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا بیان
- 344 باب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا بیان
- 344 باب: خواب پر اتفاق، یعنی ایک ہی خواب کئی آدمی دیکھیں
- 344 باب: قیدیوں، فساد یوں اور مشرکین کے خواب
- 345 باب: جس نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا
- 347 باب: رات کے خواب کا بیان
- 349 باب: دن کے خواب کا بیان
- 350 باب: عورتوں کا خواب دیکھنا
- 351 باب: برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اگر کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے
- 351 باب: خواب میں دودھ دیکھنا
- 351 باب: جب کوئی شخص دودھ کو خواب میں اپنے ناخنوں اور دیگر اعضاء سے پھونتا دیکھے
- 352 باب: خواب میں قمیص دیکھنا
- 353 باب: خواب میں قمیص گھسیٹ کر چلنا
- 353 باب: خواب میں سبزہ اور ہر بھرا باغ دیکھنا
- 354 باب: خواب میں عورت کا چہرہ دیکھنا
- 354 باب: خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا
- 355 باب: بحالت خواب ہاتھ میں چاہیاں دیکھنا
- 355 باب: خواب میں (خود کو) کندھے یا حلقے سے لٹکا ہوا دیکھنا
- ۲- بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ
- ۳- بَابُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ
- ۴- بَابُ: الرُّؤْيَا المصَالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ
- ۵- بَابُ الْمَيْسَرَاتِ
- ۶- بَابُ رُؤْيَا يُوسُفَ
- ۷- بَابُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ
- ۸- بَابُ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا
- ۹- بَابُ رُؤْيَا أَهْلِ الشُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشَّرِكِ
- ۱۰- بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ
- ۱۱- بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ
- ۱۲- بَابُ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ
- ۱۳- بَابُ رُؤْيَا النَّسَاءِ
- ۱۴- بَابُ: الْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
- ۱۵- بَابُ اللَّبَنِ
- ۱۶- بَابُ: إِذَا جَرَى اللَّبْنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَطْرَافِهِ
- ۱۷- بَابُ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ
- ۱۸- بَابُ جَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ
- ۱۹- بَابُ الْخَضْرِ فِي الْمَنَامِ وَالرُّؤْيَا خَضْرَاءَ
- ۲۰- بَابُ كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ
- ۲۱- بَابُ ثِيَابِ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ
- ۲۲- بَابُ الْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ
- ۲۳- بَابُ التَّغْلِيْقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

- ۲۴- بَابُ غَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وَسَادَتِهِ
- ۲۵- بَابُ الْإِسْتِزْقِ، وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ
- ۲۶- بَابُ الْقَبْرِ فِي الْمَنَامِ
- ۲۷- بَابُ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ
- ۲۸- بَابُ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبَيْرِ حَتَّى يَزُولَ النَّاسُ، رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
- ۲۹- بَابُ نَزْعِ الذُّنُوبِ وَالذُّنُوبِينَ مِنَ الْبَيْرِ بِضَعْفٍ
- ۳۰- بَابُ الْأَسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ
- ۳۱- بَابُ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ
- ۳۲- بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ
- ۳۳- بَابُ الطَّرَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ
- ۳۴- بَابُ إِذَا أُعْطِيَ فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ
- ۳۵- بَابُ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ
- ۳۶- بَابُ الْأَخْذِ عَلَى التَّيْمِينِ فِي النَّوْمِ
- ۳۷- بَابُ الْقَدْحِ فِي النَّوْمِ
- ۳۸- بَابُ إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ
- ۳۹- بَابُ إِذَا رَأَى بَقْرًا تَنْحَرُ
- ۴۰- بَابُ التَّفْحِ فِي الْمَنَامِ
- ۴۱- بَابُ: إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُفَّةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ
- ۴۲- بَابُ الْمَرْأَةِ السُّودَاءِ
- ۴۳- بَابُ الْمَرْأَةِ النَّازِلَةِ الرَّأْسِ
- ۴۴- بَابُ: إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ
- باب: خواب میں خیمے کا ستون اپنے تکیے کے نیچے دیکھنا
- باب: خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا اور جنت میں داخل ہونا
- باب: حالت خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا
- باب: خواب میں جاری چشمہ دیکھنا
- باب: خواب میں کنویں سے پانی نکالنا حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو جائیں
- باب: خواب میں کنویں سے پانی کے ایک یا دو ڈول کمزوری کے ساتھ نکالنا
- باب: خواب میں آرام کرنا
- باب: خواب میں محل دیکھنا
- باب: خواب میں وضو کرنا
- باب: خواب میں کعبہ کا طواف کرنا
- باب: جب کسی نے خواب میں اپنا بچا ہوا کسی دوسرے کو دیا
- باب: خواب میں امن اور گھبراہٹ کا دور ہونا دیکھنا
- باب: خواب میں خود کو دائیں جانب چلتے دیکھنا
- باب: خواب میں پیالہ دیکھنا
- باب: جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے
- باب: جب خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھے
- باب: خواب میں پھونک مارنا
- باب: جب خواب میں دیکھا کہ ایک چیز کو کونے سے نکال کر اسے دوسری جگہ رکھ دیا ہے
- باب: سیاہ عورت کو خواب میں دیکھنا
- باب: خواب میں پراگندہ بال عورت کو دیکھنا
- باب: خواب میں تلوار لہرانا

- 370 باب: جس نے جھوٹا خواب بیان کیا ۴۵- بَابُ مَنْ كَذَّبَ فِي حُلْمِهِ
- 371 باب: جب کوئی برا خواب دیکھے تو اس کے متعلق کسی کو خبر نہ دے اور نہ کسی سے ذکر ہی کرے ۴۶- بَابُ: إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرُ بِهَا وَلَا يَذْكُرُهَا
- 372 باب: اگر پہلی تعبیر دینے والا غلط تعبیر دے تو اس کی تعبیر سے کچھ نہ ہوگا ۴۷- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصَبِّ
- 373 باب: نماز صبح کے بعد خواب کی تعبیر بیان کرنا ۴۸- بَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

- 377 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم اس فتنے سے ڈرو جو خاص انہی لوگوں کو نہیں پہنچے گا جنہوں نے خاص طور پر تم میں سے ظلم کیا ہوگا۔“ نیز نبی ﷺ کا اپنی امت کو فتنوں سے خبردار کرنے کا بیان ۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ [الأنفال: ۲۵] وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ
- 379 باب: نبی ﷺ کا ارشاد گرامی: ”میرے بعد تم ایسے کام دیکھو گے جو تمہیں برے لگیں گے“ کا بیان ۲- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا»
- 381 باب: نبی ﷺ کے فرمان: میری امت کی تباہی چند بے وقوف لڑکوں کی حکومت سے ہوگی“ کا بیان ۳- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ أَغْلِيْمَةٍ سَفَهَاءَ»
- 381 باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”عرب کی ہلاکت ایک ایسی آفت سے ہوگی جو قریب آگلی ہے“ کا بیان ۴- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ افْتَرَبَ»
- 382 باب: فتنوں کے ظہور کا بیان ۵- بَابُ ظُهُورِ الْفِتَنِ
- 384 باب: بعد میں آنے والا دور پہلے سے بدتر ہوگا ۶- بَابُ: لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ
- 385 باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں“ کا بیان ۷- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا»
- 386 باب: ارشاد نبوی: ”میرے بعد تم کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو“ کا بیان ۸- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَزْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»
- 388 باب: ایسا فتنہ جس میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا ۹- بَابُ: نَكُونُ فِتْنَةً الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

۱۰- بَابُ: إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

باب: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو؟

389

۱۱- بَابُ: كَيْفَ الْأَمْرِ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً

390

باب: جب جماعت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

۱۲- بَابُ مِنْ كَرِهَةِ أَنْ يُكْتَرَّ سَوَادُ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

391

باب: جس نے فتنہ پرور اور ظلم پیشہ لوگوں کی جماعت بڑھانے کو مکروہ خیال کیا

۱۳- بَابُ: إِذَا بَقِيَ فِي حُضَائِلِهِ مِنَ النَّاسِ

391

باب: جب کوئی برے اور ناکارہ لوگوں میں رہ جائے تو کیا کرے؟

۱۴- بَابُ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

392

باب: فتنہ و فساد کے وقت آبادی سے باہر پناہ اختیار کرنا

۱۵- بَابُ التَّعْوِذِ مِنَ الْفِتَنِ

393

باب: فتنوں سے پناہ مانگنا

۱۶- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ»

395

باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”فتنہ، مشرق کی طرف سے اٹھے گا“ کا بیان

۱۷- بَابُ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

397

باب: وہ فتنہ جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن (ٹھانسیں مارنے والا) ہوگا

۱۸- بَابُ:

401

باب: بلا عنوان

۱۹- بَابُ: إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

403

باب: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے

۲۰- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: «إِنَّ

405

باب: حضرت حسن مجتہد کے متعلق نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی

ابني هذا لسيّد، ولعلّ الله أن يصلح به بين

فتنتين من المسلمين“

403

دو جماعتوں میں صلح کرادے گا“ کا بیان

۲۱- بَابُ: إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ

405

باب: ایک شخص قوم سے کوئی بات کہے، پھر وہاں سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے

بِخِلَافِهِ

۲۲- بَابُ: لَا تَعْمُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُعْبَطَ أَهْلُ الْقُبُورِ

406

باب: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ قبر والوں پر رشک کرنے لگیں

۲۳- بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّى تُعْبَدَ الْأَوْثَانُ

407

باب: زمانے میں تبدیلی آنا حتیٰ کہ لوگ بتوں کی عبادت کرنے لگیں گے

27		فہرست مضامین (جلد ششم)
407	باب: آگ کا نکلنا	۲۴- بَابُ خُرُوجِ النَّارِ
408	باب: بلا عنوان	۲۵- بَابٌ :
410	باب: دجال کا ذکر	۲۶- بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ
412	باب: دجال، مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا	۲۷- بَابٌ : لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ
414	باب: یاجوج و ماجوج کا بیان	۲۸- بَابُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ

415	حکومت اور قضاء سے متعلق احکام و مسائل	۹۳ کتاب الأحکام
-----	---------------------------------------	-----------------

415	باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، نیز صاحبانِ حکومت کی بات بھی مانو" کا بیان	۱- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [النساء: ۵۹]
416	باب: سربراہانِ حکومت قریش سے ہوں گے	۲- بَابٌ : الْأَمْرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ
417	باب: اس شخص کا ثواب جو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلے کرے	۳- بَابُ أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالْحُكْمَةِ
417	باب: حاکم وقت کی بات سنا اور اسے ماننا ضروری ہے بشرطیکہ وہ گناہ اور نافرمانی نہ ہو	۴- بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً
419	باب: جسے طلب کیے بغیر عہدہ ملے تو اللہ اس کی مدد کرے گا	۵- بَابٌ : مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا
420	باب: جس نے مانگ کر عہدہ حاصل کیا تو وہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا	۶- بَابٌ : مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وَكَلَّ إِلَيْهَا
420	باب: حکومتی عہدے کی حرص کرنا مکروہ ہے	۷- بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ
421	باب: جو شخص رعایا کا حاکم بنے لیکن وہ ان کی خیر خواہی نہ کرے	۸- بَابٌ مِنَ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ
422	باب: جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ اسے مصیبت میں گرفتار کر دے گا	۹- بَابٌ : مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ
423	باب: راستے میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا	۱۰- بَابُ الْقَضَاءِ وَالْمُنْتَابِ فِي الطَّرِيقِ
423	باب: اس امر کا بیان کہ نبی ﷺ کا کوئی دربان نہیں تھا	۱۱- بَابٌ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَابٌ

- باب: خلیفہ کے نوٹس میں لائے بغیر اس کا ماتحت قصاص کا فیصلہ کر سکتا ہے 424
- باب: کیا حاکم (یا مفتی) غصے کی حالت میں فیصلہ یا فتویٰ دے سکتا ہے؟ 425
- باب: قاضی کا اپنے علم کے مطابق لوگوں کے معاملات میں فیصلہ کرنا بشرطیکہ بدگمانی اور تہمت کا اندیشہ نہ ہو 426
- باب: سربراہ شرط پر گواہی دینا، نیز کون سی گواہی جائز ہے؟ حاکم کا اپنے کارندے کی طرف اور ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو خط لکھنا 427
- باب: آدمی کب قاضی بننے کا حق دار ہوتا ہے؟ 429
- باب: حکام اور صدقات پر تعینات عاملوں کا تنخواہ لینا 430
- باب: جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان کرے 432
- باب: جس نے مسجد میں حد کا فیصلہ کیا لیکن جب حد لگانے کا وقت آیا تو مجرم کو مسجد سے باہر لے جانے کا حکم دیا اور اس پر حد جاری کی 432
- باب: امام کا فریقین کو نصیحت کرنا 433
- باب: اگر قاضی خود عہدہ قضا حاصل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہو تو؟ 434
- باب: جب حاکم اعلیٰ ایک ہی علاقے میں دو کارندے تعینات کرے تو انھیں پابند کرے کہ آپس میں موافقت کریں اور اختلاف نہ کریں 437
- باب: حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے 437
- باب: امراء کے لیے تحائف اور نذرانے کا حکم 437
- باب: آزاد شدہ غلام کو حاکم یا قاضی بنانا 439
- باب: لوگوں کے منتظم مقرر کرنا 439
- باب: حاکم وقت کے سامنے خوشامد اور بیٹھ پیچھے بدخونگی 424
- ۱۲- بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجِبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ
- ۱۳- بَابٌ: هَلْ يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضَبًا؟
- ۱۴- بَابٌ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الطُّنُونَ وَالْتِهَمَةَ
- ۱۵- بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَحْتُومِ، وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَصِحُّ عَلَيْهِ، وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي
- ۱۶- بَابٌ: مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ؟
- ۱۷- بَابُ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا
- ۱۸- بَابٌ مَنْ قَضَى وَلَا عَنَ فِي الْمَسْجِدِ
- ۱۹- بَابٌ مَنْ حَكَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حَدِّ أَمْرٍ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ
- ۲۰- بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ
- ۲۱- بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَةِ الْقَضَاءِ، أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخُصْمِ
- ۲۲- بَابُ أَمْرِ الْوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَنْتَظَرَا وَعَا وَلَا يَتَعَاصِيَا
- ۲۳- بَابُ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ
- ۲۴- بَابُ هَدَايَا الْأَعْمَالِ
- ۲۵- بَابُ اسْتِقْضَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ
- ۲۶- بَابُ الْعُرْفَاءِ لِلنَّاسِ
- ۲۷- بَابٌ مَا يُكْرَهُ مِنْ نِئَاءِ السُّلْطَانِ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ

- 440 کرنا مکروہ ہے
- 440 باب: یکطرفہ فیصلہ کرنے کا بیان
- 440 باب: کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کیا گیا تو وہ اسے نہ لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا
- 442 کتوں اور اس جیسی دیگر اشیاء میں فیصلہ کرنا
- 442 باب: تھوڑے اور زیادہ مال کے متعلق فیصلہ کرنا
- 442 باب: حاکم وقت (بوقت ضرورت) لوگوں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد فروخت کر سکتا ہے
- 444 پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہونا چاہیے
- 444 باب: اس شخص کا بیان جو ہمیشہ لوگوں سے لڑتا بھڑتا رہے
- 444 باب: جب حاکم وقت کا فیصلہ ظالمانہ یا علمائے حق کے خلاف ہو تو اسے رد کر دیا جائے
- 445 کرادے
- 446 باب: فیصلہ لکھنے والا دیانت دار اور عقل مند ہونا چاہیے
- 446 باب: حاکم وقت کا اپنے کارندوں اور قاضی کا اپنے عمل کو خط لکھنا
- 448 باب: کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ معاملات کی دیکھ بھال کے لیے کسی ایک شخص کو بھیجے؟
- 449 باب: حکام وقت کی ترجمانی کرنا اور کیا ایک ترجمان کافی ہے؟
- 451 باب: حاکم وقت کا اپنے عاملوں سے حساب لینا
- 452 باب: حاکم وقت کے رازداروں اور مشیر خاص
- 452 باب: حاکم وقت لوگوں سے کس طرح اور کن باتوں کی
- غَيْرَ ذَلِكَ
- ۲۸- بَابُ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ
- ۲۹- بَابُ: مَنْ قَضَى لَهُ بِحَقِّ أُخِيهِ فَلَا يَأْخُذُهُ، فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُجِلُّ حَرَامًا، وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالَ
- ۳۰- بَابُ الْحُكْمِ فِي الْبَيْتْرِ وَنَحْوِهَا
- ۳۱- بَابُ: الْقَضَاءُ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلْبِيهِ
- ۳۲- بَابُ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ
- ۳۲- بَابُ مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنٍ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأَمْوَاءِ حَدِيثًا
- ۳۴- بَابُ الْأَلْدِ الْحَصِيمِ، وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ
- ۳۵- بَابُ: إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ، أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ
- ۳۶- بَابُ الْإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ
- ۳۷- بَابُ: يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا
- ۳۸- بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَّتَانِهِ
- ۳۹- بَابُ: هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحَدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ؟
- ۴۰- بَابُ تَرْجُمَةِ الْحُكَّامِ، وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ؟
- ۴۱- بَابُ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ
- ۴۲- بَابُ بَطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ
- ۴۳- بَابُ: كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامَ النَّاسُ؟

453	بیعت لے؟	
456	باب: جس نے دو مرتبہ بیعت کی	۴۴- بَابُ مَنْ بَاتَعَ مَرَّتَيْنِ
456	باب: دیہاتیوں کا بیعت کرنا	۴۵- بَابُ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ
457	باب: نابالغ بچے کا بیعت کرنا	۴۶- بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ
	باب: بیعت کرنے کے بعد اس کے ختم کرنے کا مطالبہ	۴۷- بَابُ مَنْ بَاتَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ
457	کرنا	
458	باب: جو کسی کی بیعت صرف دنیا کے لیے کرتا ہے	۴۸- بَابُ مَنْ بَاتَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا
458	باب: عورتوں سے بیعت لینا	۴۹- بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ
460	باب: جس نے بیعت توڑ ڈالی	۵۰- بَابُ مَنْ نَكَتَ بَيْعَهُ
460	باب: خلیفہ مقرر کرنا	۵۱- بَابُ الْأَسْتِخْلَافِ
463	باب: بلا عنوان	بَابُ:
	باب: فسق و فجور اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کو معلوم	۵۲- بَابُ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرَّيْبِ مِنَ
463	ہونے کے بعد گھروں سے نکالنا	الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ
	باب: کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ مجرموں اور	۵۳- بَابُ: هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ
464	اہل معصیت کا سوشل بائیکاٹ کر دے؟	الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةَ وَنَحْوَهُ؟

### 465 تمناؤں اور آرزوں کا بیان

### ۹۴ - کتاب التَّمَنِّي

465	باب: تمنا کا بیان اور جس نے شہادت کی آرزو کی	۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي، وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ
	باب: نیک کام کی خواہش کرنا، نیز نبی ﷺ کے فرمان:	۲- بَابُ تَمَنِّي الْخَيْرِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي
466	”اگر! میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہوتا“ کا بیان	أُحُدٌ ذَهَبًا»
	باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اگر مجھے پہلے معلوم ہو	۳- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ اسْتَفْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا
466	جاتا جو بعد میں معلوم ہوا“ کا بیان	اسْتَدْبَرْتُ»
	باب: آپ ﷺ کا ارشاد گرامی: ”کاش! ایسا اور ایسا	۴- بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: «لَيْتَ كَذَا وَكَذَا»
468	ہوتا“ کا بیان	
468	باب: قرآن مجید اور علم کی آرزو کرنا	۵- بَابُ تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ
469	باب: کون سی آرزو ممنوع ہے	۶- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي



- 31 باب: کسی آدمی کا یوں کہنا: اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے
- 470 باب: دشمن سے مذہب پھیر ہونے کی آرزو کرنا منع ہے
- 471 باب: لفظ ”اگر مگر“ کے جواز کا بیان
- ۷- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا
- ۸- بَابُ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ
- ۹- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوِّ

475 [کتاب أخبار الأحاد] ۹۵ خبر واحد کا بیان

- 475 باب: اذان، نماز، روزہ اور دیگر فرائض و احکام میں ایک سچے آدمی کی خبر پر عمل کا جائز ہونا
- 481 باب: نبی ﷺ کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو تنہا دشمن کی خبر لانے کے لیے بھیجنا
- 482 باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو الا یہ کہ تمہیں (کھانے کے لیے) اجازت دی جائے۔“
- 483 باب: نبی ﷺ کا اپنے امراء اور قاصد کے بعد دیگرے روانہ کرنا
- 484 باب: وفود عرب کو نبی ﷺ کی یہ وصیت کہ وہ اپنے بچپلوں کو احکام پہنچادیں
- 485 باب: ایک عورت کی خبر کا بیان
- ۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَيْرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصُّومِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ
- ۲- بَابُ بَعَثِ النَّبِيِّ ﷺ الرَّبِيبَ طَلِيعَةَ وَحَدَهُ
- ۳- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤَدَّكُمْ لَكُمْ﴾ [الاحزاب: ۵۳]
- ۴- بَابُ مَا كَانَ يُبْعَثُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأَمْرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ
- ۵- بَابُ وَصَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَفُودِ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ
- ۶- بَابُ خَيْرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

486 [کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة] ۹۶ کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

- 488 باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں“ کا بیان
- 489 باب: رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا
- 495 باب: کثرت سوالات اور بے فائدہ تکلفات انتہائی ناپسندیدہ ہیں
- ۱- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُعِثْتُ بِجَمَاعِ الْكَلِمِ»
- ۲- بَابُ الْأَقْبَدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ۳- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَمِنْ تَكْلُفِ مَا لَا يَنْبَغِيهِ

- 500 باب: نبی ﷺ کے افعال کی پیروی کرنا
- 500 باب: کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا مکروہ ہے اسی طرح علمی بات میں فضول جھگڑا کرنا، دین میں غلو کرنا اور بدعتیں ایجاد کرنا منع ہے
- 507 باب: اس شخص کا گناہ جو کسی بدعتی کو اپنے پاس ٹھہرائے
- 508 باب: رائے زنی اور خواہ مخواہ قیاس کرنے کی مذمت کا بیان
- 510 باب: نبی ﷺ سے اس چیز کے متعلق پوچھا جاتا جس کے متعلق وحی نہ اتری ہوئی تو آپ فرماتے: "میں نہیں جانتا۔" یا وحی اترنے تک خاموش رہتے کچھ جواب نہ دیتے۔ اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ کہتے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ کی عطا کردہ بصیرت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔"
- 510 باب: نبی ﷺ نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھی وہ رائے یا تمثیل پر مبنی نہ تھی
- 511 باب: نبی ﷺ کے فرمان: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ڈنار ہے گا اور اس کا دفاع کرے گا" کا بیان
- 512 باب: ارشاد باری تعالیٰ: "یا وہ تمہیں کئی فرقوں میں تقسیم کر دے" کا بیان
- 513 باب: ایک معلوم امر کو دوسرے واضح امر سے تشبیہ دینا جبکہ ان دونوں کا حکم نبی ﷺ نے بیان فرما دیا ہو تاکہ سائل سمجھ جائے
- 514 باب: اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایات کے مطابق فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرنا
- ۴- بَابُ الْأَفْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ ﷺ
- ۵- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ، وَالْعُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدْعِ
- ۶- بَابُ إِنْهُم مِّنْ أَوَى مُعَدِّنَاتٍ، رَوَاهُ عَلِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
- ۷- بَابُ مَا يُذَكَّرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكْلُفِ الْقِيَاسِ
- ۸- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنَزَّلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ: «لَا أَدْرِي»، أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْصُرُوا مِنَ الْإِسْلَامِ إِنَّهُ عَصَا إِبْرَاهِيمَ عَصَاكَ اللَّهُ﴾ [النساء: ۱۰۵]
- ۹- بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمَثِيلٍ
- ۱۰- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَيَّ الْحَقَّ بَقَائِلُونَ».
- ۱۱- بَابُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ يَلْسَنَكُمْ سِيحًا﴾ [الأنعام: ۶۵]
- ۱۲- بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَضْلًا مَعْلُومًا بِأَضَلِّ مُبِينٍ، وَقَدْ بَيَّنَّ النَّبِيُّ ﷺ حُكْمَهُمَا لِيُنْفِخَ السَّائِلَ
- ۱۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقَضَاءِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

- باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”تم پہلے لوگوں کے طریقوں  
515 کی ضرور پیروی کرو گے“ کا بیان
- باب: اس شخص کا گناہ جو کسی گمراہی کی دعوت دے یا کوئی  
516 بری رسم قائم کرے
- باب: نبی ﷺ نے علماء کے اتفاق کی جو ترغیب دی اور  
اس کا تذکرہ کیا، نیز علماءِ حرمین، یعنی مکہ و مدینہ  
کے علماء کے اجماع کا بیان اور مکہ و مدینہ میں جو نبی  
ﷺ، مہاجرین اور انصار کے متبرک مقامات ہیں  
517 اور نبی ﷺ کے مصلی، منبر اور قبر کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”(اے نبی!) آپ کا اس  
524 معاملے میں کوئی اختیار نہیں“ کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”انسان سب سے زیادہ جھگڑالو  
524 ہے“ کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور اسی طرح تم نے تمہیں افضل  
امت بنایا ہے“ نیز نبی ﷺ نے جماعت کو لازم  
پکڑنے کا جو حکم دیا ہے تو اس سے مراد اہل علم کی  
526 جماعت ہے کا بیان
- باب: جب کوئی کارندہ یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی میں  
حکم رسول کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ مردود  
ہے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گمراہی ہے ”جو کوئی ایسا  
عمل کرے جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم نہیں تھا تو وہ  
527 عمل مردود ہے۔“
- باب: حاکم جب اجتہاد کرے، خواہ غلط ہو یا صحیح تو اس کے  
528 ثواب کا بیان
- باب: اس شخص کی تردید جو کہتا ہے کہ نبی ﷺ کے احکام  
ہر ایک کو معلوم تھے، نیز اس کا بیان کہ بعض صحابہ
- ۱۴- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ  
قَبْلَكُمْ»
- ۱۵- بَابُ إِيْمَانٍ مَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، أَوْ سَنَّ سُنَّةَ  
سَيِّئَةٍ
- ۱۶- بَابُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ  
أَهْلِ الْعِلْمِ؛ وَمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ: مَكَّةَ  
وَالْمَدِينَةَ، وَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ  
وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ  
وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ
- ۱۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ  
شَيْءٌ» (ال عمران: ۱۲۸)
- ۱۸- بَابُ [قَوْلِهِ تَعَالَى]: «وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ  
جَدَلًا» (الكهف: ۵۴)
- ۱۹- بَابُ [قَوْلِهِ تَعَالَى]: «وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً  
وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» (البقرة: ۱۴۳)
- ۲۰- بَابُ: إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ  
خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ،  
لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ  
أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»
- ۲۱- بَابُ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ  
أَخْطَأَ
- ۲۲- بَابُ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ: إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ  
ﷺ كَانَتْ ظَاهِرَةً، وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ

- نبی ﷺ کی محافل اور امور اسلام (کی وضاحت کے وقت) سے غائب رہتے، اس لیے انھیں امور اسلام سے آگاہی نہ ہوتی تھی
- 529 باب: نبی ﷺ کا کسی کام پر خاموش رہنا حجت ہے کسی دوسرے کا سکوت حجت نہیں ہے
- 530 باب: وہ احکام جو دلائل سے معلوم کیے جاتے ہیں، نیز دلائل کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہے؟
- 531 باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”اہل کتاب سے دین کے متعلق کچھ نہ پوچھو“ کا بیان
- 534 باب: (احکام شرع میں) اختلاف اور جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان
- 536 باب: نبی ﷺ کسی کام سے منع کر دیں تو وہ حرام ہوگا مگر جس کا حلال اور جائز ہونا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے، اسی طرح آپ جس کام کے کرنے کا حکم دیں (اسے کرنا ضروری ہوتا ہے مگر جب قرینہ اس کے خلاف ہو) جیسے (حجۃ الوداع کے موقع پر) صحابہ کرام نے جب احرام کھول ڈالے تھے، آپ ﷺ کا انھیں فرمانا: ”تم اپنی بیویوں کے پاس جاؤ“
- 537 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور ان (مسلمانوں) کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے“ نیز: ”آپ معاملات میں ان (صحابہ) سے مشورہ کر لیا کریں“ کا بیان
- 539
- مَشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ
- ۲۳- بَابُ مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ النَّبِيِّ ﷺ حُجَّةً، لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ
- ۲۴- بَابُ الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالذَّلَالِ، وَكَيْفَ مَعْنَى الذَّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا؟
- ۲۵- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ»
- ۲۶- بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِخْتِلَافِ
- ۲۷- بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ بِإِباحَتِهِ، وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ، حِينَ أَحَلُّوا: «أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ»
- www.KitaboSunnat.com
- ۲۸- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأْمُرْهُمْ شُرَكَائِهِمْ﴾ [الشورى: ۲۸] ﴿وَسَأَوْرَهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ [آل عمران: ۱۵۹]

- 543 باب: نبی ﷺ کا اپنی امت کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دینا
- 543 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ (ان سے) کہہ دیں کہ
- ۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتُهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
- ۲- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿فَلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ

- 545 (اللہ تعالیٰ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر، جس نام سے بھی تم پکارو گے، اسی کے لیے سب اچھے نام ہیں“ کا بیان
- 547 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”بے شک اللہ ہی رزاق، قوت والا (اور) نہایت طاقتور ہے“ کا بیان
- 547 باب: ارشادات باری تعالیٰ: ”وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔“ اور ”بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔“ اور ”اس نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم کی بنا پر اتارا ہے۔“ اور جو بھی مادہ حاملہ ہوتی ہے یا بچہ جنمی ہے تو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔“ قیامت کا علم اسی (اللہ ہی) کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔“ کا بیان
- 547 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ سراسر سلامتی والا، امن دینے والا ہے“ کا بیان
- 549 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگوں کا بادشاہ“ کا بیان
- 549 باب: ارشادات باری تعالیٰ: ”اور وہی سب پر غالب کمال حکمت والا ہے۔“ ”آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔“ تمام تر عزت تو صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔“ کا بیان، نیز اللہ کی عزت اور اس کی صفات کی قسم اٹھانے کا حکم
- 550 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا“ کا بیان
- 551 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ سننے والا خوب دیکھنے والا ہے“ کا بیان
- 552 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”کہہ دیجیے! وہی (اللہ) قدرت
- آدْعُوا الرَّحْمَنَ أَبَا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ﴿﴾ [الاسراء: ۱۱۰]
- ۳- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ [الذاریات: ۵۸]
- ۴- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿عَلِيمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا﴾ [النجن: ۲۶] وَ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [القصص: ۲۴]، وَ ﴿أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ﴾ [النساء: ۱۶۶] وَ ﴿وَمَا تَحْصِلُ مِنْ أُنثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ﴾ [فاطر: ۱۱] ﴿إِلَيْهِ يَرْدُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [فصلت: ۴۷]
- ۵- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ﴾ [الحشر: ۲۳]
- ۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿مَلِكِ السَّمَاوَاتِ﴾
- ۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ [الصافات: ۱۸۰] ﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ﴾ [المنافقون: ۸] وَ ﴿مَنْ خَلَفَ بَعْرَةَ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ﴾
- ۸- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ﴾ [الأنعام: ۷۳]
- ۹- بَابُ [قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى] ﴿وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ [النساء: ۱۳۴]
- ۱۰- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾

- 36
- 554 والا ہے“ کا بیان [الأنعام: ۶۵]
- 555 باب: دلوں کو پھیرنے والی ذات ۱۱- بَابُ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ
- 555 باب: اللہ تعالیٰ کے ایک کم سونام ہیں ۱۲- بَابُ: إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ أَسْمٍ إِلَّا وَاحِدَةً
- 556 باب: اللہ کے ناموں کے طفیل سوال کرنا اور ان کے ذریعے سے پناہ مانگنا ۱۳- بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةَ بِهَا
- 556 باب: اللہ عزوجل کی ذات و صفات اور اللہ کے اسماء کے متعلق جو کچھ ذکر کیا جاتا ہے ۱۴- بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي الذَّاتِ وَالتَّوْبِ وَأَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
- 559 باب: ارشاد باری: ”اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے، نیز فرمان الہی: ”جو میرے نفس میں ہے وہ تو جانتا ہے اور جو تیرے نفس میں ہے میں نہیں جانتا“ کا بیان [آل عمران: ۲۸]: وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿تَعَلَّمْ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ﴾ [المائدة: ۱۱۶]
- 560 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ کے چہرے کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے“ کا بیان ۱۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ [القصاص: ۸۸]
- 561 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”تا کہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے، یعنی تیری غذا وغیرہ کا اہتمام کیا جائے، نیز ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ (نوح علیہ السلام) کی کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے تیر رہی تھی“ کا بیان ۱۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلِنُفْسٍ عَلَى عَيْنِي﴾ [طہ: ۳۹] نَعْدَى، وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿نَجْرِي بِأَعْيُنِنَا﴾ [القمر: ۱۴]
- 562 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ اللہ ہی ہے جو پیدا کرنے والا، سب کا موجد اور صورتیں عطا کرنے والا ہے“ کا بیان ۱۸- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ [الحشر: ۲۴]
- 563 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا“ کا بیان ۱۹- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَمَّا خَلَقْتُ بَدَنَكَ﴾ [ص: ۷۵]
- 564 باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں“ کا بیان ۲۰- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿لَا شَخْصَ أَعْبُدُ مِنَ اللَّهِ﴾
- 569 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ (ان سے) کہیں کہ کون سی چیز شہادت کے اعتبار سے سب سے بڑی ہے؟ ۲۱- بَابُ: ﴿قُلْ أَتَى شَيْءٌ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ﴾ [الأنعام: ۱۹]
- 569 آپ خود ہی کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ“ کا بیان

- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اس کا عرش پانی پر تھا۔“ اور  
570 وہ عرش عظیم کا رب ہے“ کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اسی کی طرف روح اور فرشتے  
چڑھتے ہیں“ اور فرمان الہی: ”پاکیزہ کلمات اسی کی  
575 طرف چڑھتے ہیں“ کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اس دن کئی چہرے تروتازہ  
ہوں گے، اپنے رب سے کی طرف دیکھتے ہوں  
578 گے“ کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یقیناً اللہ کی رحمت نیکی کرنے  
594 والوں کو قریب ہے“ کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یقیناً اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور  
زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں سرک (اپنی جگہ  
596 سے ہٹ) نہ جائیں“ کا بیان
- باب: آسمان و زمین اور ان کے علاوہ دیگر مخلوقات کی  
597 پیدائش کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور بلاشبہ یقیناً ہمارے بھیجے  
ہوئے بندوں (رسولوں) کے لیے ہماری بات پہلے  
597 سے ہو چکی“ کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”ہم جب کسی چیز کا ارادہ کر لیں  
تو اس کے لیے ہمارا کہنا صرف یہ ہوتا ہے کہ.....“  
600 کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ کہہ دیں کہ اگر میرے  
رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے  
..... اگرچہ ہم مدد کے لیے اس جیسا اور لے آئیں“  
نیز: ”زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں  
بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے، پھر اس کے
- ۲۲- بَابُ: ﴿وَكَاثَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾ [ہود: ۷۷]
- ﴿وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ [التوبة: ۱۲۹]
- ۲۳- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿تَنْزُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ [المعارج: ۴] وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الْغَلِيْبُ﴾ [فاطر: ۱۰]
- ۲۴- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَيَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْرَافُ عَنْ عِبَادِهِمْ فَأَبْهَرَهُمْ نَارًا يُنْفَخُهَا﴾ [القيامة: ۲۲، ۲۳]
- ۲۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِمَّنِ الْمُحْسِنِينَ﴾ [الأعراف: ۵۶]
- ۲۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ السَّمَكَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا﴾ [فاطر: ۴۱]
- ۲۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ
- ۲۸- بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ سَخَّفْنَا لِعِبَادِنَا الْفَرَسَيْنِ﴾ [الصافات: ۱۷۱]
- ۲۹- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ﴾ [النحل: ۴۰]
- ۳۰- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَكَلِمَاتِ رَبِّي﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ جِئْنَا بِبِشْرِهِ مَدَدًا﴾ [الكهف: ۱۰۹]، وَقَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَمٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَعَةً لَجُمِعَتْ مَا نَفَقَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ﴾ [لقمان: ۲۷]

- بعد سات مزید سند رکھی ہوں تو بھی اللہ کی باتیں  
ختم نہ ہوں گی۔“ نیز: ”یقیناً تمہارا رب وہ اللہ ہے  
جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا،  
پھر اپنے عرش پر مستوی ہوا، وہ رات سے دن کو  
ڈھانپتا ہے“ کا بیان
- 602
- 603 باب: اللہ کی مشیت اور اس کے ارادے کا بیان
- 603 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اس کے ہاں صرف اس شخص کو  
سفارش فائدہ دیتی ہے جس کے لیے وہ خود  
اجازت دے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے  
گھبراہٹ ..... کا بیان
- 611
- 614 باب: رب تعالیٰ کا حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ کلام کرنا  
اور اللہ کا دوسرے فرشتوں کو ندا دینا
- 614 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کی  
طرف اتارا ہے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے  
بھی گواہی دیتے ہیں“ کا بیان
- 615
- 617 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے  
کلام کو بدل دیں“ کا بیان
- 617 باب: اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن حضرات انبیاء علیہم السلام اور  
دیگر لوگوں سے کلام کرنا
- 624
- 630 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور اللہ تعالیٰ نے خود حقیقتاً موسیٰ  
علیہ السلام سے کلام کیا“ کا بیان
- 630
- 635 باب: رب تعالیٰ کا اہل جنت سے گفتگو کرنا
- 635
- 636 باب: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو حکم دے کر یاد کرنا اور  
بندوں کا دعا، عاجزی، بے بسی اور لوگوں کو اللہ کا  
پیغام پہنچا کر تبلیغ کر کے یاد کرنا
- 636
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ
- الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ  
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ﴿۱۵۴﴾ [الاعراف: ۱۵۴]
- ۳۱- بَابُ: فِي الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ
- ۳۲- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ [سبأ: ۲۳]
- ۳۳- بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى مَعَ جِبْرِيلَ، وَبَدَأَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ
- ۳۴- بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَنْزَلْنَاهُ يَعْزِمُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ﴾ [النساء: ۱۶۶]
- ۳۵- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ فِى الْفَتْحِ ﴿۱۵﴾
- ۳۶- بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ
- ۳۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا﴾ [النساء: ۱۶۴]
- ۳۸- بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
- ۳۹- بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ بِالْأَمْرِ، وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالذُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالتَّبْلَاغِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرة: ۱۵۲]
- ۴۰- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ



- 637 بناؤ“ کا بیان [الغیرہ: ۲۲] اُنْدَادًا ﴿﴾
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور گناہ کرتے وقت تم اس بات سے نہیں چھپتے تھے کہ کہیں تمہارے کان، تمہاری
- 639 آنکھیں..... کا بیان [فصلت: ۲۲]
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔“ نیز: ”نہیں آتی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت..... کا بیان
- 640 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے“ نبی ﷺ کا اس آیت کے نزول سے پہلے ایسا
- 641 کرنے کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم خواہ چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے، وہ تو دلوں کے راز تک جانتا ہے، بھلا وہ نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا ہے
- 642 وہ باریک بین اور ہر چیز سے باخبر ہے“ کا بیان
- باب: فرمان نبوی: ”ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی نعمت عطا کی، وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو کہتا ہے: اگر مجھے اس جیسا دیا جائے جو اس کو دیا گیا ہے تو میں
- 644 بھی وہ کروں جو وہ کرتا ہے۔“..... کا بیان
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اے رسول! آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے..... کا بیان
- 645 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”کہہ دیجیے! اگر تم سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر سناؤ“ کا بیان
- 648 باب: نبی ﷺ نے نماز کو عمل کا نام دیا ہے اور آپ نے فرمایا: ”جو شخص سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔“
- ۴۱- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَشْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَرُكُمْ﴾ الْآيَةَ [فصلت: ۲۲]
- ۴۲- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ [الرحمن: ۲۹] ﴿مَا بَأْسَ بِهِمْ مِنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ تَحَدَّثُ﴾ [الانبیاء: ۲]
- ۴۳- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّلْ بِهِ لِسَانَكَ﴾ [الصافات: ۱۶] وَفِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ
- ۴۴- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأَبْرَأُوا قَوْلَكُمْ أَوْ أَحْبَبُوا يَوْمَ إِنَّهُ عَلَيْهِمْ يَذَاتُ الشُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ [الملك: ۱۳، ۱۴]
- ۴۵- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهَوَّ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَتْ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، فَبَيَّنَّ أَنَّ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ
- ۴۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتِهِ
- ۴۷- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا﴾ [آل عمران: ۹۳]
- ۴۸- بَابُ: وَاسْمِ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ عَمَلًا

- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”انسان تھڑ دلا پیدا کیا گیا ہے، جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے مال ملتا ہے تو بخیل بن جاتا ہے“ کا بیان
- 650 باب: نبی اکرم ﷺ کا بیان اور آپ کا اپنے پروردگار سے روایت کرنا
- 651 باب: کتب الہیہ تورات وغیرہ کی عربی اور دیگر زبانوں میں تفسیر کرنے کا جواز
- 653 باب: نبی ﷺ کا ارشاد گرامی: ”قرآن کریم کی مہارت رکھنے والا قیامت کے دن کرانا کاتبین کے ساتھ ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے انتہائی فرمانبردار ہیں“ نیز ”قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے مزین کرو“ کا بیان
- 654 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو“ کا بیان
- 656 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے..... کا بیان
- 658 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے جو لوح محفوظ میں (درج) ہے“ کا بیان
- 659 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم کام کرتے ہو سب کو پیدا کیا“ نیز: ”بے شک ہم نے ہر چیز کو مقدار سے پیدا کیا۔“ کا بیان
- 661 باب: فاسق اور منافق کی تلاوت کا بیان اور یہ کہ ان کی آواز اور تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی
- 664 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”ہم قیامت کے دن عدل و انصاف پر جہنمی ترازو قائم کریں گے“ اور لوگوں کے اعمال و اقوال کو تولد جائے گا کا بیان
- 665 فہرست اطراف الحدیث
- 667
- ۴۹- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٌ خَالِدًا إِذَا مَنَّ اللَّهُ لَشْرًا جَزُوعًا ۚ وَإِذَا مَنَّ اللَّهُ الْخَيْرَ مَنُوعًا﴾ [المعارج: ۱۹-۲۱] [هَلُوعًا: ضَجُورًا]
- ۵۰- بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ
- ۵۱- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التَّوْرَةِ وَغَيْرِهَا مِنْ [كُتِبَ اللَّهُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا
- ۵۲- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ سَفَرَةٍ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ»، وَ«زَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ»
- ۵۳- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَاقْرَأُوا مَا يَسَّرَ مِنْهُ﴾ [المزمل: ۲۰]
- ۵۴- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ بَرَّنا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ﴾ [الفرع: ۱۷]
- ۵۵- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿بَدَلٌ هُوَ قُرْآنٌ نَجِيدٌ ۚ فِي نَوْجٍ مَحْمُوطٍ﴾ [البروج: ۲۱، ۲۲]
- ۵۶- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ﴾ [الصافات: ۹۶] ﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [الفرع: ۴۹]
- ۵۷- بَابُ فِرَاقَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ، وَأَصْوَاتِهِمْ وَتِلَاوَتِهِمْ لَا تُجَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ
- ۵۸- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ [الانبیاء: ۴۷] وَأَنَّ أَعْمَالَ نَبِيِّ آدَمَ وَقَوْلُهُمْ يُوزَنُ
- فہرست اطراف الحدیث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 81- کتاب الرِّقَاقِ

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

باب: 1- صحت اور فرصت کی اہمیت، نیز یہ بیان کہ  
”زندگی تو درحقیقت آخرت کی زندگی ہے“

[6412] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دونوعتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے: وہ صحت اور فراغت ہے۔“

عباس عمری نے کہا: ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا عبد اللہ بن سعید بن ابو ہند سے، انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے سنا، انھوں نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

[6413] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! آخرت کی زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں، اس لیے تو مہاجرین اور انصار کی اصلاح فرما۔“

(۱) [بَابُ] الصَّحَّةِ وَالْفَرَاعِ، وَلَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ

۶۴۱۲ - أَخْبَرَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ - هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعْمَتَانِ مَعْبُودُونَ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصَّحَّةُ وَالْفَرَاعُ».

وَقَالَ عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۶۴۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأُصَلِّحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ»

[راجع: ۲۸۳۴].

[6414] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھودتے تھے اور ہم مٹی اٹھاتے تھے۔ آپ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: ”اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، اس لیے تو انصار و مہاجرین کو معاف فرمادے۔“

اس روایت کی متابعت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

🌟 فائدہ: یہ روایت حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے، اس لیے اس کے آخر میں متابعت والا جملہ اصولی طور پر درست معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ شارحین بخاری نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔

باب: 2- آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال

ارشاد باری تعالیٰ ہے: خوب جان لو! دنیا کی زندگی محض کھیل تماشاً..... دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔“

[6415] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو چلنا بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“

باب: 3- فرمان نبوی: ”دنیا میں ایسے رہو گویا تم

مسافر ہو یا راہ گیر“ کا بیان

[6416] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ کچڑ کر فرمایا: ”دنیا میں اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راستے پر چلنے

۶۴۱۴ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ: حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ، وَبَصُرَ بِنَا فَقَالَ: «اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْأَجْرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ».

نَابِعُهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

(۲) بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَتَمَّا الْحَيَوةَ الدُّنْيَا لَعِبٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مَتَعٌ الْعُرُورِ﴾ [الحديد: ۲۰].

۶۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَوْضِعٌ سَوِّطٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَعْدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[راجع: ۲۷۹۴]

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا

كَأَنَّكَ غَرِيبٌ [أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ]

۶۴۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرٌ سَبِيلٍ».

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أُمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ. وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو۔ تندرستی کی حالت میں وہ عمل کرو جو بیماری کے دنوں میں کام آئیں اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت خیال کرو۔

☀️ فائدہ: انسان کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ وہ اللہ کے احکام اور انجامِ آخرت سے بے فکر ہو کر نفسانی خواہشات اور دنیا کی فانی لذتوں ہی کو اپنا مقصد بنا لے اور ہمیشہ اس کے لیے کوشاں رہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا کے متعلق تعلیم یہ ہے کہ اسے پرہیزی یا راہ چلتے مسافر کی طرح گزارا جائے۔ انسان کے حالات یکساں نہیں رہتے، لہذا اسے چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ اسے کچھ کام کرنے کا موقع عطا فرمائے تو اسے غنیمت خیال کرتے ہوئے اخروی کامیابی حاصل کرنے کے لیے جو کچھ کر سکتا ہو اس وقت کرے کیا خبر کہ آئندہ اسے موقع نہ مل سکے۔ واللہ المستعان۔

باب: 4- آرزو اور اس کی رسی کا دراز ہونا

(۴) بَابُ: فِي الْأَمَلِ وَطَوْلِهِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَمَنْ زُحِرَ عَيْنَ النَّكَارِ وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ الْآيَةَ (آل عمران: ۱۸۵)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا۔“

﴿بِمَرْحَمِهِ﴾ (البقرة: ۹۶) بِمَبَا عِدِهِ .

﴿بِمَرْحَمِهِ﴾ کے معنی ہیں: ”بھانے والا۔“

وَقَوْلِهِ: ﴿ذَرَهُمْ يَأْكُلُوا وَيَسْتَعْمُوا﴾ الْآيَةَ (الحجر: ۳)۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ کھاپی لیں اور مزے اڑالیں۔“

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الْأُخْرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْأُخْرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٍ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور آخرت سامنے آرہی ہے۔ ان دونوں (دنیا و آخرت) میں سے ہر ایک کے طالب ہیں۔ تم آخرت کے طلبگار بنو، دنیا کے چاہنے والے نہ بنو۔ بلاشبہ آج عمل کا موقع ہے حساب نہیں اور کل حساب ہوگا عمل کا موقع نہیں ملے گا۔

۶۴۱۷ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَحْبَبْنَا

[6417] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

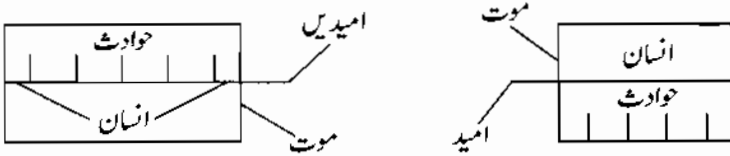
انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک مربع خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان سے ایک اور خط کھینچا جو مربع خط سے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد آپ نے درمیانے اندرونی خط کے دائیں بائیں دونوں جانب چھوٹے چھوٹے مزید خط کھینچے پھر فرمایا: ”یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے۔ چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ اگر انسان ایک مشکل سے بچ کر نکل جاتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور اگر دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔“

[6418] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے چند خطوط کھینچے پھر فرمایا: ”یہ انسان کی امید ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ انسان اسی حالت میں رہتا ہے کہ قریب والا خط (موت) اس تک پہنچ جاتا ہے۔“

يَحْيَىٰ بَنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُنَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَطَّ النَّبِيُّ ﷺ حَطًّا مُرَبَّعًا، وَحَطَّ حَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَحَطَّ حَطًّا صَغَارًا إِلَىٰ هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ، فَقَالَ: «هَذَا الْإِنْسَانُ، وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ - أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ - وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصَّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا».

٦٤١٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَطَّ النَّبِيُّ ﷺ حُطُوطًا، فَقَالَ: «هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخُطُّ الْأَقْرَبُ».

🌞 فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے جو خطوط کھینچے ان کی درج ذیل صورت بنتی ہے:



اس تمثیل سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سمجھائی ہے کہ انسان لمبی چوڑی خواہشات رکھتا ہے جو اس کی زندگی سے بھی باہر نکلی ہوتی ہیں، اچانک موت آ کر انسان کا خاتمہ کر دیتی ہے اور اس کی امیدیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور وہ ان کی تکمیل سے پہلے ہی فوت ہو جاتا ہے۔

باب: 5- جو شخص ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا

(٥) بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور تمہارے پاس خاص ڈرانے والا بھی آیا؟“

[6419] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے متعلق حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔“

ابوحازم اور ابن عجلان نے سعید مقبری سے روایت کرنے میں معن بن یزید کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: انسانی عمر کے چار حصے ہیں: \* سن طفولیت: جب تک وہ بالغ نہیں ہوتا۔ \* سن شباب: جب وہ جوان ہوتا ہے۔ \* سن کبولت: جب وہ ساٹھ برس کا ہو جائے۔ \* سن شخوخت: جب اس سے اوپر چلا جائے۔ اس عمر میں انسان کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے اور وہ انحطاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ موت بھی اس کے سر پر منڈلانے لگتی ہے۔ جب انسان ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام عذر مسترد کر دیتا ہے۔ انسان کا اس وقت یہ عذر قبول نہیں کیا جائے گا کہ اسے توبہ و استغفار کے لیے تھوڑی عمر ملی ہے کیونکہ سن بلوغ سے ساٹھ سال تک کافی وقت ہے جس میں انسان سوچ بچار کر کے صحیح راستہ اختیار کر سکتا ہے۔

[6420] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے: ان میں سے ایک دنیا کی محبت اور دوسرے ایسی امید ہے۔“

لیٹ نے یونس سے بیان کیا۔ اور ابن وہب نے بھی یونس سے بیان کیا، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے کہا: مجھے سعید اور ابوسلمہ نے خبر دی۔

[6421] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَوْلَمَ نَعْمِرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ﴾. [فاطر: ۳۷]

۶۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَعْدَرَ اللَّهُ إِلَىٰ امْرِئٍ آخَرَ أَجَلَهُ حَتَّىٰ بَلَغَهُ سِتِينَ سَنَةً».

تَابَعَهُ أَبُو حَازِمٍ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ.

۶۴۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا، وَطُولِ الْأَمَلِ».

۶۴۲۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا

قَالَ لَيْثٌ: عَنْ يُونُسَ - وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ - عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ.

۶۴۲۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بھی اس کے اندر پروان چڑھتی جاتی ہیں: ایک مال کی محبت اور دوسری درازی عمر کی خواہش۔“

فَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكْبُرُ ابْنُ آدَمَ، وَيَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَتَانِ: حُبُّ الْمَالِ، وَطُولُ الْعُمُرِ». رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ فَتَادَةَ.

### (6) بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى

باب: 6- وہ عمل جس میں اللہ کی رضا جوئی مطلوب ہو

اس میں حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث ہے۔

فِيهِ سَعْدٌ.

[6422] حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات میرے ذہن میں خوب محفوظ ہے، انھیں یہ بھی یاد ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے ایک ڈول میں سے پانی لے کر مجھ پر کھلی کی تھی۔

٦٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، وَرَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ [راجع: ٧٧]

[6423] محمود بن ربیع رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے عتبان بن مالک رضی اللہ عنہما سے سنا، جو بنو سالم کے ایک فرد ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ”جب کوئی بندہ قیامت کے دن بائیں حالت پیش ہوگا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا اور اس اقرار سے مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔“

٦٤٢٣ - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ: عَدَا عَلِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «لَنْ يُؤَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ». [راجع: ٤٢٤]

[6424] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس مومن بندے کے لیے میرے پاس جنت کے علاوہ اور کوئی بدلہ نہیں جس کی کوئی محبوب اور پیاری چیز میں دنیا سے قبض کر لوں اور وہ اس پر صبر کر کے ثواب کا طالب رہے۔“

٦٤٢٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ».



باب: 7- دنیا کی بہاریں اور ان میں دلچسپی لینے سے گریز کرنے کا بیان

(۷) بَابُ مَا يُحَذَّرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا  
وَالْتَنَافُسِ فِيهَا

[6425] حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو بنو عامر بن لوکی کے حلیف ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین میں جزیہ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علماء بن حفص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور نماز فجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آگئے۔ آپ انھیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ تم نے ابو عبیدہ کے آنے کی خبر سنی ہے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟“ انصار نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تمہیں خوشخبری ہو اور تم اس کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی، اللہ کی قسم! مجھے تمہارے فقر و تنگدستی کا اندیشہ نہیں بلکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم بھی اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کرو گے جس طرح وہ کرتے تھے اور وہ تمہیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس طرح ان لوگوں کو غافل کیا تھا۔“

۶۴۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الرُّبَيْعِ: أَنَّ الْمَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَو بْنَ عَوْفٍ - وَهُوَ خَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحِزْبَيْهَا، وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَقَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَسَمَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ وَقَالَ: «أَطْنَقُكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ؟» قَالُوا: أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَأَبْشِرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمُ كَمَا أَلْهَتْهُمْ». (راجع: ۳۱۵۸)

[6426] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر تشریف لے گئے اور احد کے شہداء پر اس طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی

۶۴۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْحَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى

ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ”میں تمھارا ”میر سفر“ ہوں گا اور تم پر گوای دوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اب اپنا حوض دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے تمھارے متعلق یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے لیکن مجھے یہ خطرہ ضرور ہے کہ تم حصول دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔“

أَهْلٍ أَحَدٍ صَلَاتُهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [راجع: ۱۳۴۴]

🌞 فائدہ: دنیا کی بہاریں اور اس کی زمینی جس پر کھول دی جائے اسے چاہیے کہ اس کے برے انجام اور سنگین نتائج سے بچنے کی کوشش کرے۔ اسے دیکھ کر خود کو مطمئن نہ کرے اور نہ اس کے متعلق کسی دوسرے سے آگے بڑھنے کی تگ و دو ہی کرے۔

[6427] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مجھے تمھارے متعلق سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے جب اللہ تعالیٰ تمھارے لیے زمین کی برکات نکال دے گا۔“ عرض کی گئی: زمین کی برکات کیا ہیں؟ فرمایا: ”دنیا کی چمک دک۔“ اس پر ایک آدمی نے پوچھا: کیا بھلائی سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ نبی ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے، حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے پیشانی سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فرمایا: ”سائل کہاں ہے؟“ اس نے کہا: میں حاضر ہوں۔ جب اس سوال کا حل سامنے آیا تو ہم نے اس آدمی کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ مال سرسبز اور میٹھا ہوتا ہے اور جو گھاس بھی موسم بہار میں پیدا ہوتی ہے وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہے یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ ہاں، وہ جانور جو پیٹ بھر کر کھائے، جب اس نے کھا لیا اور اس کی دونوں کھوپھیں بھر گئیں تو اس نے

۶۴۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ»، قِيلَ: وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: «زَهْرَةُ الدُّنْيَا». فَقَالَ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَّتِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ: «أَيُّنَ السَّائِلِ؟» قَالَ: أَنَا، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاكَ حِينَ طَلَعَ لَدَيْكَ، قَالَ: «لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِيمُ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرَةِ، أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ حَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ اجْتَرَّتْ وَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلْتُ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَمْوِهِ فَنِعِمَّ الْمَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ

كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ». [راجع: ۱۹۲۱]

سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کرنا شروع کر دی، پھر لید اور پیشاب کیا، اس کے بعد وہ پھر لوٹ کر آیا اور گھاس کھائی۔ بلاشبہ یہ مال بہت شیریں ہے لیکن اس شخص کے لیے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق ہی میں صرف کیا یہ تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور جس نے اسے ناجائز ذرائع سے حاصل کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا تو ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔“

☀ فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اعتدال کے ساتھ گھاس چرنے والے حیوان کی مثال دے کر اعتدال پسندی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور جو جانور بے اعتدالی سے اس گھاس کو کھاتا ہے وہ بدبضعی سے ہلاک ہوتا ہے یا بیماری اسے دبوچ لیتی ہے۔ دنیا کے مال و متاع کی بھی یہی مثال ہے یہاں بھی ہر حال میں اعتدال اور میانہ روی بہت ضروری ہے۔

[6428] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سب سے بہتر زمانہ میرا ہے، پھر ان لوگوں کا زمانہ ہے جو ان کے بعد ہوں گے..... حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے اس ارشاد کو دو مرتبہ دہرایا یا تین مرتبہ..... پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے لیکن ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر سے اعتماد جاتا رہے گا۔ وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان میں مونا پنا ظاہر ہوگا۔“

۶۴۲۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زُهْدَمُ بْنُ مُضَرَّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْدَرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ». [راجع: ۲۶۵۱]

[6429] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان سے متصل ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔“

۶۴۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانُهُمْ، وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتُهُمْ». [راجع: ۲۶۵۲]

[6430] حضرت قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے (بیماری کی وجہ سے) اس دن اپنے پیٹ پر سات داغ لگائے تھے، انھوں نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لیے موت کی دعا ضرور کرتا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گزر گئے لیکن دنیا نے ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ کی، البتہ ہم نے دنیا میں اس قدر مال حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کے لیے اور کوئی جگہ نہیں۔“

۶۴۳۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَابًا وَقَدْ اُكْتُوِي يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَّا أَصْبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ. [راجع: ۵۶۷۲]

[6431] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ وہ اپنے مکان کی دیوار بنا رہے تھے، انھوں نے فرمایا: ہمارے ساتھی جو گزر گئے ہیں، دنیا نے ان کے نیک اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ان کے بعد ہمیں اس قدر دولت ملی کہ ہمیں خرچ کرنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملتی، سوائے مٹی کے، یعنی عمارت بنانے میں اسے خرچ کر رہے ہیں۔

۶۴۳۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَابًا وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَإِنَّا أَصْبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا فِي التُّرَابِ. [راجع: ۵۶۷۲]

[6432] حضرت خباب رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی تھی..... اس کے بعد اپنا واقعہ بیان کیا۔

۶۴۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ أَبِي وَاوِيلٍ، عَنْ خَبَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَصَّه. [راجع: ۱۱۷۶]

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ﴿لَوْ كُنَّا يَتَقِينَا اللَّهُ كَمَا وَعَدَهُ سَجَا﴾  
ہے..... جہنم کا ایندھن بن جائیں“ کا بیان

(۸) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَتَأْتِيَا النَّاسَ إِنْ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا﴾ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مِنْ أَحْصَابِ السَّعِيرِ﴾ [فاطر: ۵-۶]

سعیر کی جمع سُعْر ہے۔ اور مجاہد نے کہا: الغرور سے مراد شیطان ہے۔

جَمَعُهُ سُعْرٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْغُرُورُ الشَّيْطَانُ.

[6433] حمران بن ابان سے روایت ہے، انھوں نے کہا

۶۴۳۳ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا جبکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے اچھی طرح وضو کرنے کے بعد فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا ہے، آپ نے اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ”جس نے اس طرح وضو کیا، پھر مسجد میں آیا اور دو رکعتیں ادا کیں، پھر وہیں بیٹھا رہا تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“ انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ بھی) فرمایا: ”اس پر مغرور نہ ہو جاؤ۔“

عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ: أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ ابْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بَطْهُورٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَهُوَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَغْتَرُوا».

[راجع: ۱۵۹]

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ انسان کو دھوکے باز شیطان کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ وہ دل میں یہ ڈال دے کہ سب گناہ تو معاف کر دیے گئے اب فکر ہی کیا ہے؟

### باب: 9- نیک لوگوں کا فوت ہو جانا

### (۹) بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

الدَّهَابُ، بَارَشٌ كَوَيْحِي كَمَا جَاءَ فِيهِ.

وَيُقَالُ: الذَّهَابُ الْمَطْرُ.

[6434] حضرت مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد کچھ لوگ جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں ہوگی۔“

۶۴۳۴ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَأَلَّوُلُ وَبَيْنِي حُفَاةٌ كَحُفَاةِ الشَّعِيرِ أَوْ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بِأَلَّةٍ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ: حُفَاةٌ وَحُفَاةٌ.

[راجع: ۴۱۵۶]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ حفاة اور حثالة کے معنی ایک ہیں۔

باب: 10- مال و دولت کے فتنے سے ڈرتے رہنا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”يَقِينًا تَحْمَارَ عِ امْوَالِ وَاَوْلَادِ تَحْمَارَ عِ لِي بَاعِثَ آ زَمَانِشْ هِيْنَ“

(۱۰) بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ [التغابن: ۱۵].

[6435] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دینار و درہم کے بندے، عمدہ ریشمی چادروں کے بندے، بہترین سیاہ اونٹنی کپڑوں کے بندے تباہ ہو گئے۔ اگر انھیں دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض رہتے ہیں۔“

۶۴۳۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالذَّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْحَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ». [راجع: ۲۸۸۶]

[6436] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر ابن آدم کے پاس مال و دولت کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوگا۔ انسان کا پیٹ تو قبر کی مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔“

۶۴۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ». [انظر: ۶۴۳۷]

[6437] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر ابن آدم کے پاس مال کی بھری ہوئی وادی ہو تو وہ خواہش کرے گا کہ اتنا ہی مال اس کے پاس مزید ہو۔ انسان کی آنکھ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔“

۶۴۳۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنْ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ ارشادات قرآن سے ہیں یا نہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ ارشادات منبر پر کہتے سنا تھا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا. قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمُنْبَرِ. [راجع: ۶۴۳۶]

[6438] حضرت عباس بن سہل بن سعد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ میں منبر پر دوران خطبہ میں بیان کرتے سنا، انھوں نے کہا: اے لوگو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”اگر ابن آدم کو سونے سے بھری ہوئی ایک وادی دے دی جائے تو وہ دوسری وادی

۶۴۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْعَسِيلِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمُنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ

کا خواہش مند رہے گا۔ اگر دوسری دے دی جائے تو تیسری کا طالب ہوگا، ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو (صدق دل سے) اس کی طرف رجوع کرے۔“

[6439] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں۔ اور اس کا منہ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو (دل کی گہرائی سے) اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔“

[6440] حضرت ابی بن کثیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اسے قرآن سے خیال کرتے تھے حتیٰ کہ آیت: ﴿الْهٰكُمُ النَّكَاتُ﴾ نازل ہوئی۔

فائدہ: الفاظ حدیث: [لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ] کو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن ہی میں سے خیال کرتے تھے لیکن جب سورہ ناکثہ نازل ہوئی تو راز کھلا کہ یہ قرآن کے الفاظ نہیں بلکہ یہ حدیث نبوی ہے۔

باب: 11- ارشاد نبوی: ”یہ مال بہت ہرا بھرا اور شیریں ہے“ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لوگوں کے لیے خواہشات نفس کی محبت بہت دلفریب بنا دی گئی ہے، یعنی عورتوں سے، بیٹوں سے.....“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہم تو سوائے اس چیز کے کچھ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ جس چیز کو تو نے ہمارے لیے مزین کیا ہے، اس سے ہم طبعی طور پر خوش ہوں۔ اے اللہ! میں دعا کرتا ہوں کہ میں اس مال کو اس کے حق میں

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان  
وَادِيًا مَّلَأً مِّنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التَّرَابُ، وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ“.

۶۴۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمَلَأَ فَاهُ إِلَّا التَّرَابُ، وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ“.

۶۴۴۰ - وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَمَادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ، عَنْ أَبِي قَالَ: كُنَّا نُرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿الْهٰكُمُ النَّكَاتُ﴾ [النَّكَاتُ: ۱].

(۱۱) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هَذَا الْمَالُ خَصْرَةٌ حُلْوَةٌ»

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿رُئِينَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ﴾ الْآيَةَ [ال عمران: ۱۴].

قَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا رَبَّنَا لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ.

خرچ کروں۔

[6441] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دیا۔ میں نے پھر سوال کیا تو آپ نے دیا۔ میں نے تیسری مرتبہ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کیا، پھر فرمایا: ”اے حکیم! دنیا کا یہ مال شیریں اور ہرا بھرا (خوشگوار) نظر آتا ہے، لہذا جو شخص اسے نیک نیتی سے حرص کے بغیر لے گا، اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور جو اسے لالچ اور طمع کے ساتھ لے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی، بلکہ وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“

۶۴۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِرَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَا الْمَالَ - وَرَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لِي: [بِأ] حَكِيمٍ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ - خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطَيْبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى». [راجع: ۱۴۷۲]

باب: 12- آدمی کا مال تو وہی ہے جو اس نے آخرت کے لیے آگے بھیج دیا

(۱۲) بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

[6442] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال کے بجائے اپنے وارث کا مال زیادہ محبوب ہو؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا ہی مال محبوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے بھیج دیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ (اپنے) پیچھے چھوڑ کر چلا گیا۔“

۶۴۴۲ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: «فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالٌ وَارِثِهِ مَا آخَرَ».

باب: 13- جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی آخرت میں زیادہ نادار ہوں گے

(۱۳) بَابُ: الْمُكْثَرُونَ هُمُ الْمُقَلُّونَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا



زینت کا طالب ہے.....“

[6443] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں ایک رات باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تنہا ہی جا رہے ہیں، اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ ﷺ اپنے ساتھ کسی کے چلنے کو پسند نہیں کرتے ہوں گے، اس لیے میں چاند کے سائے میں آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ آپ نے میری طرف توجہ فرمائی تو مجھے دیکھ کر فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے کہا: ابوذر ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے! آپ نے فرمایا: ”ابوذر! آگے آ جاؤ۔“ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی قیامت کے دن نادار ہوں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے دائیں، بائیں اور آگے پیچھے خرچ کرے اور اسے اچھے کاموں میں صرف کرے۔“ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، آپ نے فرمایا: ”یہاں بیٹھ جاؤ۔“ آپ نے مجھے ایک صاف میدان میں بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور آپ نے مجھے تاکید کی: ”یہاں بیٹھے رہو حتیٰ کہ میں تمہارے پاس واپس آؤں۔“ پھر آپ پتھر لے میدان میں چلے گئے حتیٰ کہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور مجھ سے بہت دیر تک غائب رہے۔ پھر میں نے آپ سے سنا، آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لارہے ہیں: ”اگرچہ چوری کرے یا بدکاری کرے؟“ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہ ہوسکا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے! اس پتھر لے میدان کی طرف آپ کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کسی کو آپ سے گفتگو کرتے نہیں سنا۔ آپ نے

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

وَرَيْنَهَا ﴿الْأَيْتِينَ﴾ . (ہود: ۱۶، ۱۵)

۶۴۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ، قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ. قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَمَعْتُ فَرَأَيْتِي، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ نَعَالَ»، قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُكْتَبِرِينَ هُمْ الْمُقْتَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَفَتَحَ فِيهِ نَيْمَتَهُ وَسَمَّالَهُ وَبَيَّنَّ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا»، قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي: «اجْلِسْ هَاهُنَا»، قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي: «اجْلِسْ هَاهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ»، قَالَ: فَأَنْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللَّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ: «وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟» قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، مَنْ تَكَلَّمَ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ؟ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ: «ذَلِكَ جَبْرَيْلُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا جَبْرَيْلُ، وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟

فرمایا: ”یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو پتھر لے میدان کی ایک طرف مجھے ملے اور کہا: اپنی امت کو خوشخبری سنائیں کہ جو کوئی اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس نے کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بنایا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے کہا: اے جبریل! اگرچہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے پھر کہا: اگرچہ اس نے چوری کی ہو اور بدکاری کی ہو؟ انھوں نے (جبریل نے) کہا: ہاں، اگرچہ اس نے شراب نوشی کی ہو۔“

نظر نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھیں حبیب بن ابی ثابت، اعش اور عبدالعزیز بن رفیع نے بتایا، ان سے زید بن وہب نے اسی طرح بیان کیا۔

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ ابوصالح نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے جو روایت بیان کی ہے وہ منقطع ہونے کی بنا پر صحیح نہیں۔ ہم نے یہ بیان کر دیا تاکہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہی صحیح ہے۔ کسی نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: عطا بن یسار نے بھی یہ حدیث حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے؟ انھوں نے کہا: وہ بھی منقطع ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں۔ صحیح حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، اس لیے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو نظر انداز کر دو۔

ابوعبداللہ امام بخاری کہتے ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا مطلب ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث والا ہے: جب وہ مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہہ دے، یعنی توحید پر خاتمہ ہو۔“

باب: 14- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو“ کا بیان

قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: نَعَمْ [وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ].

قَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ بِهَذَا.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ. قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ؟ قَالَ: مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

وَقَالَ: اضْرِبُوا عَلَيَّ حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ، هَذَا إِذَا مَاتَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - عِنْدَ الْمَوْتِ. [راجع: 1237]

(۱۴) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَا يَسْرُنِي أَنْ عِنْدِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا»

[6444] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے پتھریلے علاقے میں چل رہا تھا کہ ہمارے سامنے اُحد پہاڑ نمودار ہوا۔ آپ نے فرمایا: ”اے ابوذر!“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس بات سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوائے اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے چھوڑوں، مگر میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں۔“ آپ نے دائیں، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: ”بے شک زیادہ مال رکھنے والے قیامت کے دن مفلس ہوں گے سوائے اس شخص کے جس نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کیا..... آپ نے دائیں، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا..... اور ایسے بہت کم لوگ ہیں۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”تم اپنی جگہ ٹھہرو اور میرے آنے تک یہاں ہی رہو۔“ پھر آپ رات کی تاریکی میں چلے گئے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے ایک بلند آواز سنی تو مجھے خطرہ لاحق ہوا مبادا نبی ﷺ کو کوئی حادثہ پیش آ گیا ہو۔ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو مجھے آپ کا ارشاد یاد آ گیا: ”تم اپنی جگہ ٹھہرو جب تک میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں۔“ چنانچہ جب تک آپ ﷺ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا۔ (جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو) میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے ایک آواز سنی تھی جس سے مجھے خطرہ لاحق ہو گیا تھا لیکن آپ کی بات یاد آ گئی۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے کوئی آواز

۶۴۴۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : كُنْتُ أُمْسِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ : « يَا أَبَا ذَرٍّ ، قُلْتُ : لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : « مَا يَسْرُئِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْضُدُهُ لِدَيْنٍ ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَمِنْ خَلْفِهِ - . ثُمَّ مَشَى ثُمَّ قَالَ : « إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ الْمُفْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ - وَقَلِيلٌ مَا هُمْ . ثُمَّ قَالَ لِي : « مَكَانَكَ لَا تَبْرُحَ حَتَّى آتِيكَ ، ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ ، فَتَحَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي : « لَا تَبْرُحَ حَتَّى آتِيكَ ، فَلَمْ أَبْرُحْ حَتَّى آتَانِي ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَحَوَّفْتُ ، فَذَكَرْتُ لَهُ . فَقَالَ : « وَهَلْ سَمِعْتَهُ ؟ » قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : « ذَاكَ جَبْرِيلُ آتَانِي ، فَقَالَ : مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : وَإِنْ رَزَى وَإِنْ سَرَقَ ؟ قَالَ : وَإِنْ رَزَى ، وَإِنْ سَرَقَ . » (إرجع : ۱۲۳۷)

سنی تھی؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو میرے پاس آئے تھے اور انھوں نے کہا: آپ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا: اگرچہ اس نے چوری اور بدکاری بھی کی ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، اگرچہ وہ چوری اور بدکاری کا مرتکب ہوا ہو۔“

[6445] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ پسند ہے کہ تین راتیں بھی اس پر نہ گزرنے پائیں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ باقی ہو۔ اگر کسی کا قرض دور کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو الگ بات ہے۔“

۶۴۴۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ . وَقَالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ ، عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسْرُنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ» . [راجع: ۲۳۸۹]

باب :- مال دار وہ ہے جو دل کا غنی ہو

(۱۵) بَابُ : الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انھیں جو مال و اولاد دیے جا رہے ہیں..... وہ انھی کو کرنے والے ہیں۔“

سفیان بن عیینہ نے کہا: ہم لہا عَامِلُونَ سے مراد یہ ہے کہ ابھی انھوں نے وہ اعمال نہیں کیے لیکن ضرور ان کو کرنے والے ہیں۔

[6446] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تو نگری یہ نہیں کہ سامان زیادہ ہو بلکہ دولت مندی یہ ہے کہ دل غنی ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُؤْتُهُمْ مِنْ مَالٍ مَبْنُونٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿هُمْ لَهَا عَامِلُونَ﴾ [المؤمنون: ۵۵-۶۳].

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ : لَمْ يَعْمَلُوهَا : لَا بَدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا .

۶۴۴۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ : حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ» .

## باب: 16- فقر و فاقہ کی فضیلت

[6447] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھنے والے ایک شخص سے فرمایا: ”اس آدمی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟“ اس نے جواب دیا: یہ معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو پیغام نکاح بھیجے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش رہے۔ پھر ایک اور آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا: ”اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ صاحب تو مسلمانوں کے غریب طبقے سے ہیں۔ یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں یہ (محتاج) پہلے مال دار سے بہتر ہے، خواہ ایسے (مال دار) لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو۔“

☀️ **فائدہ:** رسول اللہ ﷺ نے اس مال دار کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر ساری دنیا ایسے مال داروں، متکبروں سے بھر جائے تو ان سب سے ایک مخلص مومن شخص بہتر اور اعلیٰ ہے جو بظاہر فقیر نظر آتا ہے۔

[6448] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کی تو انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ ساتھی اللہ کو پیارے ہو گئے اور انھوں نے اپنے اجر سے کچھ نہ لیا۔ ان میں سے حضرت

## (۱۶) بَابُ فَضْلِ الْفَقْرِ

۶۴۴۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: «مَا رَأَيْتُ فِي هَذَا؟» فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ فِي هَذَا؟» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا». [راجع: ۵۰۹۱]

۶۴۴۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: عُدْنَا خَبَابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَمِمَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمْرَةَ فَإِذَا عَطَيْنَا رَأْسَهُ

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ انھوں نے (ترکے میں) صرف ایک چادر چھوڑی تھی، جب ہم بطور کفن ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ان کے پاؤں چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔ اور ہم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جن کے پھل دنیا میں خوب پکے اور وہ مزے سے چن چن کر کھا رہے ہیں۔

بَدَتْ رِجَالَهُ، وَإِذَا عَطَيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نُعْطِيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ أَبْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا. [راجع: ۱۲۷۶]

[6449] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اس میں رہنے والے اکثر فقراء اور غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔“

۶۴۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». [راجع: ۳۲۴۱]

ایوب اور عوف نے اس حدیث کے بیان کرنے میں ابورجاء کی متابعت کی ہے۔ صخر اور حماد بن نجیح نے ابورجاء سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

تَابَعَهُ أَبُو بَرٍّ وَعَوْفٌ. وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَادُ ابْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

[6450] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دسترخوان (میز) پر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نہ فوت ہونے تک آپ نے کبھی باریک چپاتی ہی تناول فرمائی۔

۶۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مَرَّقًا حَتَّى مَاتَ. [راجع: ۵۳۸۶]

[6451] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرے توشہ دان میں کوئی غلہ نہ تھا جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتا، البتہ تھوڑے سے جو میرے توشہ دان میں تھے۔ میں انھی سے کھاتی رہی۔

۶۴۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا فِي رَفِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ، إِلَّا شَطْرُ

شَعِيرٍ فِي رَفِّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ آخِرُكَارِ جَبَّ بَهْتِ دِنٍ گزر گئے تو میں نے ان کا وزن کیا، فَكَلَّمْتُهُ فَصَنِي. [راجع: ۳۰۹۷]

چنانچہ وہ ختم ہو گئے۔

فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلے کا ناپ تول کیا تو وہ ختم ہو گیا جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا غلہ ناپا کرو، اس میں برکت ہوگی۔<sup>۱</sup> اس کا مطلب یہ ہے کہ خرید و فروخت کے وقت ناپ تول کرنا باعث برکت ہے۔ لیکن گھر میں خرچ کرتے وقت ناپ تول کرنے کے بجائے اللہ کا نام لے کر خرچ کیا جائے تو برکت ہوگی۔<sup>۲</sup>

باب : 17 - نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی معیشت کیسی تھی؟ نیز ان کا دنیاوی لذتوں سے الگ رہنا

(۱۷) بَابُ: كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، وَتَخْلِيهِمْ عَنِ الدُّنْيَا؟

[6452] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں بعض اوقات بھوک کے مارے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں صحابہ کرام کی آمد و رفت تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بغیر کچھ کیے وہاں سے چل دیے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق دریافت کیا اور دریافت کرنے کا مطلب صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بھی کچھ کیے بغیر چپکے سے گزر گئے۔ ان کے بعد ابو القاسم رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیے۔ میرے چہرے کو آپ نے تاز لیا اور میرے دل کی بات سمجھ گئے، پھر آپ نے فرمایا:

۶۴۵۲ - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بَنَحْوٍ مِنْ يَصْفٍ هَذَا الْحَدِيثِ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لِأَعْتَمِدَ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لِأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِشِبَعِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِشِبَعِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَيْتِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِ تَبَسَّمَ قَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ»، قُلْتُ: لَيْتَكَ رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «الْحَقُّ»، وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذِنُ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: «مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟» قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ -

”اے ابوہر!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے ساتھ آ جاؤ۔“ چنانچہ جب آپ چلنے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ جب آپ اندر گئے تو آپ کو ایک پیالے میں دودھ ملا۔ آپ نے پوچھا: ”یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟“ اہل خانہ نے کہا: یہ فلاں مرد یا عورت نے آپ کے لیے تحفہ بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوہر!“ میں نے عرض کی: بلکہ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔“ اہل صفہ اہل اسلام کے مہمان تھے۔ وہ گھر بار، اہل و عیال اور مال وغیرہ نہ رکھتے تھے اور نہ کسی کے پاس جاتے ہی تھے۔ جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو وہ ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس سے کچھ نہ کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو اس سے کچھ خود بھی کھا لیتے اور ان کے پاس بھی بھیج دیتے تھے اور انہیں اس میں شریک کر لیتے تھے۔ مجھے یہ بات ناگوار گزری۔ میں نے سوچا کہ اس دودھ کی مقدار کیا ہے جو وہ اہل صفہ میں تقسیم ہو؟ اس کا حق دار تو میں تھا کہ اسے نوش کر کے کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب (اہل صفہ) آئیں گے تو (رسول اللہ ﷺ) مجھے ہی فرمائیں گے (تو) میں ان میں تقسیم کروں گا، مجھے تو شاید اس دودھ سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور ان کے حکم کی بجا آوری کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور انہیں (آپ کی) دعوت پہنچائی۔ وہ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ آپ کے گھر میں اپنی اپنی جگہ پر فروکش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ”اے

فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ - قَالَ: «أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَيْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي»، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَأَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبْنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ؟ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَنْتَقَوِي بِهَا، فَإِذَا [جَاؤُوا] أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَلْعَنُنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ؟ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ بُدٌّ، فَاتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَحَالِسَهُمْ مِنَ النَّبِيِّ. قَالَ: «يَا أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَيْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «خُذْ فَأَعْطِيهِمْ»، فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأَعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلَّهُمْ، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَيَّ يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: «أَبَا هِرٍّ»، قُلْتُ: لَيْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ». قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «اقْعُدْ فَاشْرَبْ»، فَعَعَدْتُ فَشَرِبْتُ. فَقَالَ: «اشْرَبْ» فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: «اشْرَبْ»، حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ



مَسْلَكًا، قَالَ: «فَأَرَيْبِي»، فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَسَمَى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ. [راجع: ۱۵۳۷۵]

ابوہر! میں نے عرض کی: لَبِیک اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”پیالہ لو اور سب حاضرین کو دودھ پلاؤ۔“ میں نے وہ پیالہ پکڑا اور ایک ایک کو پلانے لگا۔ ایک شخص جب پی کر سیراب ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ پھر میں دوسرے شخص کو دیتا۔ وہ بھی سیر ہو کر پیتا، پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا، اسی طرح تیسرا پی کر پھر پیالہ مجھے واپس کر دیتا، یہاں تک کہ میں نبی ﷺ تک پہنچا جبکہ تمام اہل صفہ دودھ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آخر میں آپ ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: ”اے ابوہر!“ میں نے عرض کی: لَبِیک : اللہ کے رسول! فرمایا: ”میں اور تو باقی رہ گئے ہیں“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ اور اسے نوش کرو۔“ چنانچہ میں بیٹھ گیا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ”اور پیو۔“ آپ مجھے اور پینے کا مسلسل کہتے رہے حتیٰ کہ مجھے کہنا پڑا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! اب پینے کی بالکل گنجائش نہیں۔ اس کے لیے میں کوئی راہ نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر مجھے دے دو۔“ میں نے وہ پیالہ آپ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور بسم اللہ پڑھ کر (ہم سب کا) بچا ہوا دودھ خود نوش فرمایا۔

[6453] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں سب سے پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔ ہم نے اس حال میں وقت گزارا ہے کہ ہم جہاد کرتے تھے لیکن ہمارے پاس جملہ کے پتوں اور لیکر کے چھلکے کے علاوہ دوسری کوئی چیز کھانے کے لیے نہ تھی اور ہمیں کبریٰ کی بیگنیوں کی طرح قضاے حاجت ہوتی تھی۔ (خفگی کے سبب) اس میں کچھ بھی خلط ملط نہ

۶۴۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَأَيْتُنَا نَعْرُزُ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَضْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خَبْتُ إِذَا وَضَلَّ

سَعْيِي . [راجع: ۳۷۲۸]

ہوتا تھا۔ اب یہ بنو اسد کے لوگ مجھے اسلام سکھا کر درست کرنا چاہتے ہیں۔ پھر تو میں بد نصیب ٹھہرا اور میرا سارا کیا دھرا اکارت گیا۔

[6454] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ نے مدینہ طیبہ آنے کے بعد آپ ﷺ کی وفات تک کبھی تین راتیں برابر گیارہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

[6455] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے گھرانے نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ضرور اس میں ایک وقت صرف کھجوریں ہوتی تھیں۔

[6456] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

[6457] حضرت قتادہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، ان کا نان بائی وہیں موجود ہوتا (جو روٹیاں پکا کر دیتا تھا)، لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے: تم کھاؤ، میں نے تو کبھی نبی ﷺ کو باریک چپاتی کھاتے نہیں دیکھا اور نہ آپ نے کبھی اپنی آنکھوں سے بھونی ہوئی بکری ہی دیکھی یہاں تک کہ آپ اللہ کے پاس پہنچ گئے۔

[6458] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم پر مہینہ گزر جاتا، ہمارا چولہا نہیں جلتا تھا۔ ہم صرف

۶۴۵۴ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامٍ بُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ بِنَاعًا حَتَّى قُبِضَ . [راجع: ۵۴۱۶]

۶۴۵۵ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - هُوَ الْأَزْرَقُ - عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَكَلْتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمَّرٌ .

۶۴۵۶ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ لَيْفٌ .

۶۴۵۷ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ وَخَبَّارَهُ قَائِمًا وَقَالَ: كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مَرْقُفًا حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ، وَلَا رَأَى شَاءَةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ . [راجع: ۵۳۸۵]

۶۴۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ

پانی اور کھجوروں پر گزارا کرتے تھے۔ ہاں، کبھی کبھار تھوڑا سا گوشت کہیں سے آجاتا تھا۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللَّحْمِ. [راجع: ۲۵۶۷]

[6459] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عروہ بن زبیر سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ہمارا یہ حال تھا کہ ہم دو ماہ میں تین چاند دیکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں سلکتی تھی۔ میں نے پوچھا: پھر تمہارا گزارا کیسے ہوتا تھا؟ انھوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں پر: جو پانی اور کھجوریں ہیں۔ ہاں، آپ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیج دیتے اور آپ ہمیں وہی دودھ پلا دیتے تھے۔

۶۴۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنُ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَيْلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَارٌ فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يُمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِيَانَهُ. [راجع: ۲۵۶۷]

[6460] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ”اے اللہ! آل محمد کو صرف اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔“

۶۴۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

باب: 18- میانہ روی اختیار کرنا اور نیک عمل پر بھیگتی کرنا

(۱۸) بَابُ الْقَصْدِ وَالْمَدَاوِمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

[6461] حضرت مسروق سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کون سی عبادت نبی ﷺ کو زیادہ محبوب تھی؟ انھوں نے فرمایا: جس عبادت پر بھیگتی ہو سکتے۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ کس وقت (تہجد کے لیے) بیدار ہوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا:

۶۴۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ. قَالَ: قُلْتُ: فِي أَيِّ جِينٍ كَانَ

يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِحَ. جب مرغ کی آواز سنتے۔

[راجع: ۱۱۳۲]

[6462] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جسے آدمی ہمیشہ کرتا رہے۔

۶۴۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ. [راجع: ۱۱۳۲]

[6463] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔“ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے بھی نہیں الا یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سائے میں لے لے، لہذا تم درستی کے ساتھ عمل جاری رکھو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ صبح اور شام، نیز رات کے کچھ حصے میں نکلا کرو۔ اعتدال کے ساتھ سفر جاری رکھو اس طرح تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔“

۶۴۶۳ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ». قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ. سَدُّوْا وَقَارِبُوا، وَاعْدُوا وَرَوْحُوا، وَشَيْئًا مِنَ الدَّلِجَةِ وَالْقَصْدِ الْقَصْدَ تَبَلَّغُوا». [راجع: ۳۹]

[6464] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”درستی کا قصد کرو، افراط و تفریط کے درمیان اعتدال اختیار کرو اور یقین کرو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ کم ہو۔“

۶۴۶۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَدُّوْا وَقَارِبُوا، وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَأَنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ». [انظر:

[۶۴۶۷]

[6465] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس پر ہنگامی کی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔“ نیز آپ نے فرمایا: ”نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم میں ہمت ہے۔“

۶۴۶۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: «أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ». وَقَالَ: «اُكْلَفُوا مِنْ

الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ» .

[6466] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المؤمنین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر عبادت کرتے تھے؟ کیا آپ نے ایام میں سے کوئی خاص دن مقرر کر رکھا تھا؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ آپ کے عمل میں دوام ہوتا تھا۔ تم میں سے کون ہے جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہو جن کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم طاقت رکھتے تھے۔

۶۴۶۶ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هَلْ كَانَ يَخْصُرُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيْكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ. [راجع: ۱۹۸۷]

[6467] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”نیک عمل کرتے وقت حد سے نہ بڑھو بلکہ قریب قریب رہو، یعنی میانہ روی اختیار کرو۔ تمہیں خوشی ہونی چاہیے کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ فرمایا: ”میں بھی، مگر اس وقت جب اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور مغفرت کے سائے میں ڈھانپ لے۔“

۶۴۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَدُّوْا وَقَارِبُوا وَأَبْشُرُوا، فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ». قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمَدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ».

ایک دوسری روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میانہ روی اختیار کرو اور خوش رہو۔“

قَالَ: أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَدُّوْا وَأَبْشُرُوا».

امام مجاہد نے «قَوْلًا سَدِيدًا» کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ سدید اور سَدَاد کے معنی ہیں: سچائی۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سَدِيدًا سَدَادًا: صِدْقًا. [راجع: ۱۶۶۴]

[6468] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے مسجد

۶۴۶۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

کے قبلے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو اس وقت مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی۔ میں نے آج تک بہشت کی سی خوبصورت چیز اور جہنم کی سی ڈراؤنی شکل نہیں دیکھی۔ میں نے آج کے دن کی طرح خیر اور شر جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔“

سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَفَعِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ مِنْ قِبَلِ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «قَدْ أَرَيْتَ الْآنَ - مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ - الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمْتَلِئَتَيْنِ فِي قُبُلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». [راجع: ۹۳]

### باب: 19- خوف کے ساتھ امید بھی رکھنی چاہیے

### (۱۹) بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ

سفیان نے کہا: قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں گزری جس قدر درج ذیل آیت ہے: ”تم کسی چیز پر نہیں ہو یہاں تک کہ تورات و انجیل کو اور اس (دین) کو قائم کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے۔“

وَقَالَ سُفْيَانُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ «لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ» [المائدة: ۶۸].

☀️ فائدہ: اس آیت کے گراں ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں سخت حکم ہے کہ جب تک کتاب الہی پر پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ دراصل امید و بیم کی درمیانی کیفیت کا نام ایمان ہے۔ صرف امید ہو تو وہ انسان کو تکبر تک پہنچا دیتی ہے اور صرف خوف ہو تو ناامیدی تک لے جاتا ہے۔

[6469] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سوجھے کیے۔ پھر اس نے نانوے جھے اپنے پاس رکھے صرف ایک حصہ اپنی تمام مخلوق کے لیے دنیا میں بھیجا، لہذا اگر کافر کو اللہ کی ساری رحمت کا پتہ چل جائے تو وہ کبھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ کے ہاں ہر قسم کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ دوزخ سے کبھی بھی بے خوف نہ ہو۔“

۶۴۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ». [راجع: ۶۰۰۰]

## (۲۰) بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ

﴿ إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ [الزمر: ۱۰]

وَقَالَ عُمَرُ: وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.

[۱۰]

۶۴۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ:  
أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا  
أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ  
كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدِيهِ: «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ  
لَا أَذْخِرُهُ عَنْكُمْ، وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ بَعْضَهُ اللَّهُ،  
وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ،  
وَلَنْ تُعْطُوا عَطَاءَ خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ».

[راجع: ۱۴۶۹]

۶۴۷۱ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا  
مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ  
الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي  
حَتَّى تَرَمَ - أَوْ تَسْفَحَ - قَدَمَاهُ. فَيَقَالُ لَهُ،  
فَيَقُولُ: «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟». [راجع: ۱۱۳۰]

[۱۱۳۰]

## باب: 20- اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رک جانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بے حد و حساب اجر دیا جائے گا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے بہترین زندگی صبر ہی میں پائی ہے۔

[6470] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا۔ جس نے بھی آپ سے جو مانگا آپ نے اسے دیا حتیٰ کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا جو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا: ”جو اچھی چیز میرے پاس ہے وہ میں تم سے چھپا کر نہیں رکھتا، لیکن بات یہ ہے کہ جو تم میں سے بچتا رہے گا اللہ اس کو بچائے گا۔ جو صبر کرنا چاہے اللہ اسے صبر دے گا اور جو کوئی غنا چاہتا ہے اللہ اسے مستغنی کر دے گا۔ اور تمہیں اللہ کی نعمت صبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ملی۔“

[6471] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ اس قدر نماز پڑھتے کہ آپ کے دونوں قدموں پر روم آ جاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو آپ فرماتے: ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“

## باب: 21- (ارشاد باری تعالیٰ): ”جو کوئی اللہ پر توکل

کرے گا تو وہ اسے کافی ہے“ کا بیان

## (۲۱) بَابُ: ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ

حَسْبُهُ﴾ [الطلاق: ۳]

ربیع بن خثیم نے کہا: یہ توکل ہر اس مشکل میں ہے جو لوگوں کو پیش آئے۔

[6472] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے ستر ہزار انسان حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جہاز پھونک نہیں کراتے اور نہ شگون لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر ہی بھروسا کرتے ہیں۔“

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خَثِيمٍ: مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

٦٤٧٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ، هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ». [راجع: ٣٤١٠]

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ وہ آگ سے داغ دے کر اپنا علاج بھی نہیں کرواتے۔<sup>1</sup>

باب: 22- بے فائدہ گفتگو کرنا منع ہے

(٢٢) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ

[6473] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی حدیث جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مجھے لکھ بھیجو، چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نماز سے فراغت کے بعد یہ پڑھتے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے اور وہی حمد و ثنا کا سزاوار ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔“ یہ تین مرتبہ پڑھتے تھے، نیز آپ فضول گفتگو، زیادہ سوال کرنے، مال کے ضیاع، اپنی چیز بچا کر رکھنے، دوسروں کی چیز مانگنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کرتے تھے۔

٦٤٧٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَنبَأَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةَ وَفَلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيَّ الْمُغِيرَةَ: أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ بِحَدِيثِ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم. قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ». [ثَلَاثَ مَرَّاتٍ] قَالَ: وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلٍ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَمَنْعِ وَهَاتِ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَادِ الْبَنَاتِ.

[راجع: ٨٤٤]



ہشتم کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالملک بن عمیر نے بتایا، انھوں نے کہا: میں نے وراذ سے سنا، وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔

### باب: 23- زبان کی حفاظت کرنا

(ارشاد نبوی ہے): ”جو کوئی اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انسان جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے تو ایک نگہبان فرشتہ اسے لکھنے کے لیے تیار رہتا ہے۔“

[6474] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص مجھے اپنے دونوں جبروں کے درمیان اور دونوں ناگوں کے درمیان کی ضمانت دے دے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

[6475] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کا اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو کوئی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جس شخص کا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔“

[6476] حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ”مہمانی تین دن

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

وَعَنْ هُشَيْمٍ: أُنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وِرَّادًا يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

### (۲۳) بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

«وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عِنْدٌ﴾ [۱۸: ۱۸].

۶۴۷۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَصْمُتْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ». [انظر: ۶۸۰۷]

۶۴۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَنِيفَهُ».

[راجع: ۵۱۸۵]

۶۴۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ ﷺ

ہوتی ہے اور اس کا جائزہ بھی۔“ پوچھا گیا: اس کا جائزہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک دن ایک رات۔“ اور فرمایا: ”جو کوئی اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام و احترام کرے اور جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔“

[6477] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”بے شک بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق غور و فکر نہیں کرتا، اس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور جا گرتا ہے جس قدر مشرق اور مغرب کے درمیان مسافت ہے۔“

[6478] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے شک بندہ اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایک بات منہ سے نکالتا ہے، اسے وہ کچھ اہمیت بھی نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتا ہے، اس کے ہاں اس کی کوئی اہمیت بھی نہیں ہوتی لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔“

باب: 24- اللہ عزوجل کے ڈر سے آبدیدہ ہونا

[6479] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں پناہ دے

يَسْئَلُ: «الصَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، جَائِزَتُهُ»، قِيلَ: وَمَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: «يَوْمٌ وَكَيْلَةٌ»، قَالَ: «وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَنِيفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسُكَتُ». [راجع: 6019]

٦٤٧٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَارِمٍ عَنْ بَرِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ». [انظر:

[٦٤٧٨

٦٤٧٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَلَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَلَا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ». [راجع: ٦٤٧٧]

(٢٤) بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

٦٤٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

کا: (ان میں ایک وہ شخص بھی ہے) جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔“

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ: رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَنَاصَتْ عَيْنَاهُ».

[راجع: ۶۶۰]

باب: 25- اللہ عزوجل سے ڈرنا

(۲۵) بَابُ الْحَوْفِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

[6480] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جسے اپنے برے اعمال سے بڑا ڈر لگتا تھا۔ اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا: جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو ریزہ ریزہ کر کے سخت گرمی کے دن سمندر میں بہا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات جمع کر کے اس سے پوچھا: یہ کام تو نے کیوں کیا؟ اس شخص نے کہا: مجھے اس کام پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔“

۶۴۸۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا

جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَحَذُونِي فَذُرُونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمِ صَائِفٍ. فَفَعَلُوا بِهِ، فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا مَخَافَتُكَ، فَغَفَرَ لَهُ».

[راجع: ۳۴۵۲]

[6481] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ

نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے سابقہ امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا: آپ ہمارے اچھے باپ ہیں۔ اس نے کہا: تمہارے اس باپ نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی جمع نہیں کی ہے، اگر اسے اللہ کے حضور پیش کیا گیا تو وہ اسے ضرور عذاب دے گا۔ اب میرا خیال رکھو، جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو جلا دینا یہاں تک کہ میں کوئلہ بن جاؤں تو مجھے پیس کر کسی تیز ہوا (آندھی) والے دن مجھے اس میں اڑا دینا۔ اس نے اپنے لڑکوں سے اس کے متعلق پختہ وعدہ لیا۔ قسم ہے میرے

۶۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ:

سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ عُمَبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ذَكَرَ رَجُلًا «فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا - يَعْنِي أَعْطَاهُ. قَالَ: - فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيُّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرُ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَنْتَبِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا - فَسَرَّهَا قَتَادَةُ: لَمْ يَدَّخِرْ - وَإِنْ يَدَّمْ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُهُ، فَانظُرُوا فَإِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحِمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِي - ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَأَخَذَ مَوَائِقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ

رب کی! اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جا تو وہ آدمی کی شکل میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: تیرے خوف اور تیرے ڈرنے (آمادہ کیا)۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یوں دیا کہ اس پر رحم فرمایا (اور اسے معاف کر دیا)۔“

(راوی حدیث معتمر کے والد سلیمان تمیمی کہتے ہیں:) میں نے یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے سلمان سے سنا، اس نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: مجھے دریا میں بہا دینا۔ یا اس جیسی کوئی بات کہی۔

معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ سے قنادہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عقبہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو بیان کیا۔

وَرَبِّي فَفَعَلُوا، فَقَالَ اللَّهُ: كُنْ. فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّ عَبْدِي، مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ، فَمَا تَلَا فَا هُ أَنْ رَجَمَهُ اللَّهُ.

قَالَ: فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: فَأَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ، أَوْ كَمَا حَدَّثَ.

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۳۷۷۸]

### باب: 26- گناہوں سے باز رہنا

### (۲۶) بَابُ الْإِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

[6482] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری مثال اور اس کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے اس آدمی کی طرح ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں واضح طور پر اس سے خبردار کرنے والا ہوں، لہذا اس سے بچنے کی فکر کرو اور اس سے بچو تو ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور راتوں رات اطمینان سے کسی محفوظ جگہ پر چلے گئے اور نجات پائی جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا تو دشمن کے لشکر نے ان پر صبح کے وقت حملہ کر کے اچانک انہیں تباہ کر دیا۔“

۶۴۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُمُ الْجَيْشَ بَعَيْنِي، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالْتَجَاءَ التَّجَاءَ. فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ فَأَذْلَجُوا عَلَيَّ مَهْلِهِمْ فَتَجَوَّأُوا، وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَضَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَنَحَهُمْ». [انظر:

[6483] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری مثال اور لوگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی۔ جب اس کے چاروں طرف روشنی پھیل گئی تو پروانے اور کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں، اس میں گرنے لگے۔ وہ آدمی ان کو آگ سے دور کرتا ہے لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آتے بلکہ آگ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح میں تمھاری کمروں کو پکڑ کر آگ سے دور رکھتا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے جا رہے ہو۔“

[6484] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔“

باب: 27- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنتے اور روتے زیادہ“ کا بیان

[6485] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم وہ (حقائق) جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنتے اور زیادہ روتے۔“

[6486] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہیں معلوم ہو جائے جو میں جانتا

۶۴۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ: كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاسُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَزْعُمُهُنَّ وَيَعْلِبُهُنَّ، فَيَفْتَحِمْنَ فِيهَا، فَأَنَا أَخَذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحُمُونَ فِيهَا».

۶۴۸۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ». [راجع: ۱۰]

(۲۷) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا»

۶۴۸۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [انظر: ۱۶۳۷]

۶۴۸۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا». [راجع: 93]

ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور روتے زیادہ۔“

باب: 28- دوزخ کے گرد شہوات کی باڑ ہے

(۲۸) بَابُ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

[64871] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ کے ارد گرد نفسانی خواہشات کی باڑ لگا دی گئی ہے جبکہ جنت کو مشکلات اور دشواریوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔“

۶۴۸۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ».

فائدہ: اس حدیث کی وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا: جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ، چنانچہ وہ گئے، اسے دیکھا، پھر واپس آئے تو کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو کوئی بھی سنے گا اس میں داخل ہونا چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مکروہات کے گھیرے میں دے دیا، پھر فرمایا: اے جبریل! اب جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ، چنانچہ وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے، پھر کہا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا، جاؤ اور دوزخ کو دیکھ کر آؤ، وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے، تو کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! کوئی نہیں جو اس کے متعلق سنے اور پھر اس میں داخل ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے نفسانی خواہشات کے گھیرے میں دے دیا اس کے بعد جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ کر آؤ، وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے اور کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! تیرے جلال کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔“

باب: 29- جنت تم سے تمہارے جوتے کے تھے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی

(۲۹) بَابُ: الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَي أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ

[64881] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت تمہارے جوتے کے تھے سے بھی تم سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے۔“

۶۴۸۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَي أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ».

[6489] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بہت سچا مصرعہ جو کسی شاعر نے کہا، وہ یہ ہے: اللہ کے سوا ہر شے فانی اور باطل ہے۔“

۶۴۸۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ». (راجع: ۱۳۸۴)

باب: 30- اسے دیکھنا چاہیے جو درجے میں نیچے ہے، اسے نہیں دیکھنا چاہیے جو مرتبے میں اوپر ہے

(۳۰) بَابٌ: لِيَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَلَا يَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

[6490] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال و دولت اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کو بھی دیکھنا چاہیے جو اس سے کم درجے کا ہے۔“

۶۴۹۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ».

باب: 31- جس نے نیکی یا بدی کا ارادہ کیا

(۳۱) بَابٌ مِنْ هَمٍّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

[6491] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے اپنے رب عزوجل سے بیان کیا: آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں، پھر انھیں صاف بیان کر دیا، لہذا جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق عمل بھی کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا نیکیاں لکھ دیتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھا کر لکھتا ہے۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے برائی کے ارادے کے بعد اس پر عمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے لیے

۶۴۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا جَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هَمَّ بِهَا وَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَصْعَافٍ كَثِيرَةٍ. وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً». (نظر: ۱۷۵۰۱)

ایک برائی ہی لکھتا ہے۔“

باب: 32- حقیر اور معمولی گناہوں سے بھی بچنا چاہیے

[6492] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں جبکہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں انہیں ہلاک کر دینے والے شمار کرتے تھے۔

(۳۲) بَابُ مَا يَنْتَقَى مِنَ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

٦٤٩٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ غِيْلَانَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوْبَقَاتِ.

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: حدیث میں الموبقات کا لفظ ہلاکت خیز کے معنی میں ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ.

☀️ فائدہ: گناہ چھوٹا ہو یا بڑا، بندہ مومن کو چاہیے کہ اس سے اپنے دامن کو آلودہ نہ ہونے دے، چھوٹے اور بڑے گناہ میں بس یہ فرق ہے کہ ایک زیادہ زہریلا سانپ ہے اور دوسرا کم زہریلا ہے، جیسے ہم کم زہریلے سانپ سے بھی بھاگتے ہیں، اسی طرح چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

باب: 33- اعمال کا دار و مدار خاتے پر ہے، لہذا اس

سے ڈرنا چاہیے

(۳۳) بَابُ: الْأَعْمَالِ بِالْخَوَاتِيمِ،

وَمَا يُخَافُ مِنْهَا

[6493] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو مشرکین کے کشتوں کے پستے لگا رہا تھا، یہ آدمی لوگوں میں صاحب ثروت تھا، آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو دیکھ لے۔“ اس کے بعد ایک شخص اس کی نگرانی کرنے کے لیے اس کے پیچھے لگ گیا۔ وہ شخص مسلسل برس پیکار رہا حتیٰ کہ وہ زخمی ہو گیا۔ زخموں کی تاب نہ لا کر وہ جلدی مرنا چاہتا تھا تو اپنی تلوار کی دھارا اپنے سینے پر رکھ دی پھر اس پر اپنا بوجھ ڈالا تو وہ اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندہ لوگوں کی نظر میں

٦٤٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْأَلْهَانِيُّ الْحِمَصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ - وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءَ عَنْهُمْ - فَقَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا». فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةٍ سَيِّفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ نَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ



- فِيمَا يَرَى النَّاسُ - عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ - عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا». [راجع: 12888]

اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ایک دوسرا آدمی لوگوں کے سامنے اہل جہنم کے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔ اعمال کا دار و مدار تو ان کے خاتمے پر ہے۔“

🌟 فائدہ: بندے کو اپنے اعمال صالحہ پر مغرور نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنے سوائے خاتمہ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیے۔

### (۳۴) بَابُ: الْعَزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَاطِ الشُّوءِ

باب: 34- بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے

6494 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شَعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ، وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

[6494] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ آدمی جو اپنی جان و مال کے ذریعے سے جہاد کرے، دوسرا وہ شخص جو کسی گھائی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔“

تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَلِيمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالتُّعْمَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ.

زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ - أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ -، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

معمر نے زہری سے بیان کیا، ان سے عطاء یا عبید اللہ نے، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع:

یونس، ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت عطاء سے، انھوں نے بعض صحابہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

[6495] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں مسلمان آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں گی۔ وہ انھیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر لے جائے گا۔ وہ اس زمانے میں برپا فتنوں سے اپنے دین کو بچا کر بھاگ نکلے گا۔“

۶۴۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرٌ مَالِ الْمُسْلِمِ الْغَنَمُ يُتَّبَعُ بِهَا شَعَفُ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعُ الْقَطْرِ، يَتَّبِعُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [راجع: ۱۹]

☀️ فائدہ: واضح رہے کہ فتنوں سے مراد ایسے حالات ہیں کہ لوگوں سے ملنے کی صورت میں انسان کے دین کو خطرہ ہو، بصورت دیگر اپنے ماحول اور معاشرے میں رہنا ہی بہتر ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: ”جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان سے بچنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور نہ ان سے بچنے والی تکالیف پر صبر ہی کرتا ہے۔“<sup>۱</sup> لوگوں سے میل جول میں اچھے برے ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ معاشرے میں برائی زیادہ ہو جائے تب بھی الگ تھلگ ہو جانا اچھا نہیں بلکہ معاشرے میں رہ کر اصلاح کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ بیمار داری کا ثواب، سلام کرنے اور صلہ رحمی کا اجر اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان معاشرے میں رہے گا۔ واللہ اعلم۔

باب: 35- دنیا سے امانت کا اٹھ جانا

(۳۵) بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ

[6496] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کے منتظر رہو۔“ پوچھا: اللہ کے رسول! امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ”جب معاملات نالائق اور نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔“

۶۴۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا ضَيَعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ»، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». [راجع: ۵۹]

[6497] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

۶۴۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ. حَدَّثَنَا «أَنَّ

”امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری، پھر انھوں نے قرآن سے اس کی حیثیت کو معلوم کیا، پھر انھوں نے حدیث سے اس کی اہمیت کا پتہ چلایا۔“ آپ ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق بھی بیان کیا، فرمایا: ”آدمی ایک بار سوئے گا کہ امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی، صرف اس کا دھندلا سا نشان باقی رہے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو امانت اٹھالی جائے گی، صرف آبلے کی طرح اس کا ایک نشان باقی رہ جائے گا جیسے تو کولے کو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اور وہ پھول جائے تو اسے ابھرا ہوا دیکھے گا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ صبح کے وقت خرید و فروخت کریں گے تو ان کے ہاں کوئی بھی امانت دار نہیں ہوگا، کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امانت دار ہے۔ اور ایک آدمی کے متعلق کہا جائے گا: وہ کس قدر عقل مند ہے۔ کس قدر بلند حوصلہ اور کس قدر بہادر ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ پر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے جبکہ میں اس بات کی پروا نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کروں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے (بے ایمانی سے) روکتا تھا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کے مددگار میری طرف امانت واپس کرتے لیکن اب حالات یہ ہیں کہ میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی دوسرے سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔“

فربری نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اصمعی اور ابو عمرو وغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جَذْرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ میں جذر سے مراد ہر چیز کی جڑ اور اصل ہے۔

وَحَتَّ بَلَکْهُ اور خفیف داغ کو کہتے ہیں جبکہ کام کرتے

الْأَمَانَةُ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ. وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَنْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَطْلُ أُنْرَهَا مِثْلَ أَنْرِ الْوُكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتَنْبَضُ فَيَتَفَيَّ أَنْرَهَا مِثْلَ الْمَجَلِّ كَجَمْرِ دَخَرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَفَيْطُ، فَتَرَاهُ مُتَبَرًّا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدُهُمْ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، فَيَقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فَلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلُهُ وَمَا أَظْفَرُهُ وَمَا أَجْلَدُهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَزْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ، لَيْتُنِ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّ عَلَيَّ سَاعِيَهُ. فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا فَلَانًا وَفَلَانًا.»

قَالَ الْفَرَبْرِيُّ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: حَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ بْنَ عَاصِمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدٍ يَقُولُ: قَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو وَعَئِيْرُهُمَا: جَذْرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ. الْجَذْرُ: الْأَصْلُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

وَالْوُكْتُ: أَنْرُ الشَّيْءِ الْيَسِيرُ مِنْهُ.

وَالْمَجْلُ: أَذْرُ الْعَسَلِ فِي الْكُفِّ إِذَا غَلَطَ. وقت ہاتھ میں پڑ جانے والا چھالا جب بڑا موٹا ہو جائے تو اسے مجل کہتے ہیں۔ [منظر: ۷۰۸۶، ۷۰۸۷]

☀️ فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ امانت و دیانت بڑی تیزی سے معدوم ہوتی چلی جائے گی حتیٰ کہ جو شخص پہلے دیانت دار تھا وہی بد دیانت بن جائے گا۔ آبلے سے تشبیہ اس لیے دی ہے کہ آبلہ پھولا ہوا ہونے کی وجہ سے بظاہر اہمیت کا حامل نظر آتا ہے لیکن وہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ بظاہر نیک نظر آئیں گے لیکن ان کے دل نیکی اور دیانت سے خالی ہوں گے۔

۶۴۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمَائَةِ لَا تَكَادُ تَمُجِدُ فِيهَا رَاحِلَةٌ».

[6498] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں کی مثال تو ایسے سواٹوں کی طرح ہے، جن میں سے تو کسی ایک کو بھی سواری کے قابل نہیں پائے گا۔“

☀️ فائدہ: اس حدیث میں لوگوں سے مراد صحابہ کرام یا تابعین عظام نہیں کیونکہ ان کی فضیلت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمائی ہے بلکہ ان سے مراد مستقبل بعید کے لوگ ہیں کہ ان میں شاذ شاذ لوگ احکام شرع کی پابندی کریں گے، یعنی عوام الناس تعداد میں بہت زیادہ ہوں گے لیکن ان میں کام کے آدمی بہت کم ہوں گے۔ اکثریت، ان فرائض کو ضائع کر دے گی جو ان کے ذمے واجب الادا ہوں گے۔ آج مسلمان تقریباً ہر جگہ موجود ہیں مگر حقیقی مسلمان اگر تلاش کیے جائیں تو انتہائی مایوسی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اللہ والوں سے زمین کبھی خالی نہیں ہوئی۔ واللہ المستعان۔

### باب: 36- ریا کاری اور شہرت طلبی کا بیان

### (۳۶) بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

[6499] حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جناب رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:..... اور (حضرت جناب رضی اللہ عنہ کے بعد) میں نے کسی کو بھی یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:..... چنانچہ میں حضرت جناب رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچا تو میں نے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو انسان شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کی بندگی سب کو سنا دے گا، اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ

۶۴۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ. وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرُهُ، فَذَنُوتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - «مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ».

[۷۱۵۲]

(قیامت کے دن) اس کی ریاکاری ظاہر کر دے گا۔“

باب: 37۔ جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کو  
دبا کر رکھا

(۳۷) بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ

۶۵۰۰ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ :  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ  
ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَا أَنَا وَرَدِيفُ  
النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ ،  
فَقَالَ : « يَا مُعَاذُ ، قُلْتُ : لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَسَعْدَيْكَ ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ : « يَا مُعَاذُ ،  
قُلْتُ : لَيْتَكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ، ثُمَّ سَارَ  
سَاعَةً فَقَالَ : « يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ . قُلْتُ : لَيْتَكَ  
رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ : « هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ  
اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ ؟ » قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ .  
قَالَ : « حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا  
يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا . ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ : « يَا  
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ . قُلْتُ : لَيْتَكَ رَسُولَ اللَّهِ  
وَسَعْدَيْكَ . قَالَ : « هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ  
عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ ؟ » قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ . قَالَ : « حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا  
يُعَذِّبَهُمْ . [ راجع : ۲۸۵۶ ]

[6500] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،  
انہوں نے کہا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی سواری پر آپ کے  
پیچھے بیٹھا ہوا تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف کچاوسے  
کی گھجلی لکڑی تھی، آپ نے فرمایا: ”اے معاذ!“ میں نے  
کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر  
ہوں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے، دوبارہ فرمایا: ”اے  
معاذ!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے  
ساتھ حاضر خدمت ہوں۔ پھر آپ کچھ دیر کے لیے چلتے  
رہے، آخر فرمایا: ”اے معاذ بن جبل!“ میں نے کہا: اللہ  
کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ  
نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں کے  
ذمے کیا حق ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو  
زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق  
ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک  
نہ ٹھہرائیں۔“ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا: ”اے  
معاذ بن جبل!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت  
مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تمہیں معلوم  
ہے، جب بندے یہ کام کر لیں تو ان کا اللہ کے ذمے کیا حق  
ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ علم  
ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں  
عذاب نہ دے۔“

باب: 38۔ فروتنی (عاجزی) اختیار کرنا

(۳۸) بَابُ التَّوَاضُّعِ

وضاحت: تواضع کے معنی اپنے مرتبے سے تنزل کا اظہار ہے۔ یہ تمام اخلاق حسنا کا اصل الاصول ہے۔ اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت بار آور نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے۔

[6501] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جسے عضباء کہا جاتا تھا۔ کوئی جانور بھی اس کے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر سوار آیا اور اس سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بہت شاق گزرا اور کہنے لگے: افسوس! عضباء پیچھے رہ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے خود پر یہ لازم کر لیا ہے کہ دنیا میں وہ کسی چیز کو بلند کرتا ہے تو اسے نیچے بھی لاتا ہے۔“

۶۵۰۱ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةٌ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُسَمَّى الْعُضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسَبُّ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى فَعُودٍ لَهُ فَسَبَّهَا، فَاسْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا: سَبَّتِ الْعُضْبَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ». [راجع: (۲۸۷)]

[6502] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اس کے خلاف میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اور میرا بندہ جن جن عبادتوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، ان میں سے کوئی عبادت مجھے اتنی پسند نہیں جس قدر وہ عبادت پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے بھی مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ

۶۵۰۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ. وَمَا ذَالَ عَبْدِي يَقْرَبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطَيْتَهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي

دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ کا طالب ہو تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنے والا ہوتا ہوں جو مجھے مومن کی جان نکالتے وقت ہوتا ہے، وہ موت کی بوجہ تکلیف پسند نہیں کرتا اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا ہے۔“

لَأَعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ» .

☀️ فائدہ: اس حدیث کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ بندہ عین اللہ بن جاتا ہے، نعوذ باللہ، جس طرح حلویہ یا اتحاد یہ کہتے ہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میرا بندہ جب میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور مرتبہ محبوبیت پر پہنچ جاتا ہے تو اس کے تمام حواس ظاہری اور باطنی شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں۔ وہ ہاتھ، پاؤں کان اور آنکھ سے صرف وہی کام لیتا ہے جس میں اللہ کی مرضی ہوتی ہے۔ کوئی فعل بھی خلاف شریعت اس سے سرزد نہیں ہوتا۔

باب: 39- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”میں اور قیامت دونوں ایسے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں“ کا بیان

(۳۹) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ

(ارشاد باری تعالیٰ ہے: ) ”اور قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ جھپکنے کی طرح ہے۔“

﴿وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ﴾ الْآيَةَ [الصلح: ۷۷]

[6503] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت اس قدر نزدیک بھیجے گئے ہیں۔“ آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا، پھر ان کو پھیلا دیا۔

۶۵۰۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ» وَيُسِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّهُمَا. [راجع: ۴۹۳۶]

[6504] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔“

۶۵۰۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي النَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ» .

[6505] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

۶۵۰۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبُو

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔“ آپ کی مراد دو انگلیاں تھیں۔

اسرائیل نے ابو حصین سے روایت کرنے میں ابو بکر کی متابعت کی ہے۔

بُكَرٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ»، يَعْنِي إصْبَعَيْنِ.

تَابِعَهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

باب: 40- بلا عنوان

(٤٠) بَابُ:

[6506] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہوگا۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور سب لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کے لیے اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے قبل ایمان نہیں لایا ہوگا (یا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کیا ہوگا)۔ قیامت اس قدر جلد آ جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا کھولا ہوگا لیکن وہ خرید و فروخت نہیں کر سکیں گے اور نہ اسے پیٹ ہی سکیں گے۔ اور قیامت قائم ہو جائے گی جبکہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آ رہا ہوگا اور وہ اسے پی نہیں سکے گا۔ اور قیامت اس حال میں آ جائے گی کہ ایک شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا۔ اور قیامت آ جائے گی جبکہ ایک آدمی اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور وہ اس کو کھانے نہیں سکے گا۔“

٦٥٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ. فَذَلِكَ حِينٌ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا﴾ الْآيَةَ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَبْتَاعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بَلْبِنٍ لِحَيْتِهِ فَلَا يَطْعُمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أَكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعُمُهَا».

[راجع: ٨٥]

باب: 41- جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی

اس سے ملنا پسند کرتا ہے

(٤١) بَابُ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ

اللَّهُ لِقَاءَهُ

[6507] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص

٦٥٠٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ



اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔“ یہ سن کر امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا کسی دوسری زوجہ محترمہ نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی پسند نہیں کرتے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”نہیں یہ نہیں جو تم نے خیال کیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ہاں اکرام و احترام کی بشارت دی جاتی ہے جو اس کے آگے ہے، اس سے بہتر کوئی چیز اسے معلوم نہیں ہوتی، اس لیے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کے ہاں ملنے والی سزا کا بتایا جاتا ہے تو جو شے اس کے آگے ہے وہ اسے انتہائی ناگوار گزرتی ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، لہذا اللہ بھی اسے ملنا نہیں چاہتا۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور معمر نے شعبہ سے بیان کرنے میں اختصار کیا ہے۔ سعید نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے، انھوں نے سعد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

[6508] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔“

فائدہ: جب انسان پر نزع کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو نیک انسان اپنے انجام کو پچھتم خود دیکھ لیتا ہے اور فرشتے بھی اسے خوشخبری دیتے ہیں، اس وقت اس کا دل مچلتا ہے تاکہ جلد از جلد وہ نعمتیں حاصل کر سکے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کے لیے تیار کی ہیں۔ اور جب برے آدمی کو فرشتوں کی خوفناک کیفیت سے اپنے برے انجام کا پتہ چل جاتا ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ». قَالَتْ عَائِشَةُ - أَوْ بَعْضُ أَرْوَاجِهِ -: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: «لَيْسَ ذَلِكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ».

اِخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمَرُو عَنْ شُعْبَةَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ سَعْدِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٦٥٠٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ».

اور فرشتے بھی اسے خبر دیتے ہیں تو اسے مرنے سے وحشت ہوتی ہے، ایسے حالات میں وہ اللہ کے پاس جانا نہیں چاہتا کیونکہ اسے اپنا برا انجام نظر آ رہا ہوتا ہے۔

[6509] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب تندرست تھے تو فرمایا کرتے تھے: ”کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ جنت میں اپنا ٹھکانا نہیں دیکھ لیتے، پھر انھیں اختیار دیا جاتا ہے۔“ پھر جب آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر کچھ وقت غشی آئی، پھر جب ہوش آیا تو آپ چھت کی طرف ٹھکلے لگا کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا: ”اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔“ میں نے اس وقت (دل میں) کہا: اب آپ ہمیں اختیار نہیں کریں گے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ وہی حدیث ہے جو آپ ہمیں بیان فرمایا کرتے تھے۔ یہ آخری کلمہ تھا جو نبی ﷺ نے اپنی زبان سے ادا کیا: ”اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔“

۶۵۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُرْوَةُ بْنُ الرَّبِيعِ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبٌ: «إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ». فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي عُشْبِي عَلَيْهِ سَاعَةٌ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى»، قُلْتُ: إِذَا لَا يَخْتَارُنَا، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تِلْكَ أَحْرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَوْلُهُ: «اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى». [راجع: ۴۲۳۵]

☀️ فائدہ: رفیقِ اعلیٰ سے مراد باشندگان جنت حضرات انبیاء بیہوش، شہداء اور صالحین کی جماعت ہے جیسا کہ ایک روایت میں صراحت ہے۔

### باب: 42- موت کی سختیاں

[6510] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے سامنے لکڑی یا چمڑے کا ایک بڑا برتن تھا جس میں پانی تھا..... عمر بن سعید کو شک ہے..... آپ اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈالتے، پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بلاشبہ موت بہت سی تکلیفوں پر

### (۴۲) بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

۶۵۱۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكَرَ أَنَّ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ - أَوْ عُظْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ، شَكَ عَمْرٌ

مشتمل ہے۔“ پھر آپ نے اپنا دست مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا: ”رفیقِ اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں۔“ یہاں تک کہ آپ کی روح قبض کر لی گئی اور آپ کا ہاتھ مبارک نیچے ڈھلک گیا۔

- فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ». ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: «فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى»، حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ.

[راجع: ۱۸۹۰]

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ عقبہ لکڑی کا اور رکھوہ چمڑے کا برتن ہوتا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْعُلْبَةُ مِنَ الْخَشَبِ، وَالرَّكْهُوَةُ مِنَ الْأَدَمِ.

[6511] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عرب کے بادیہ نشین سادہ منش لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور آپ سے دریافت کرتے: قیامت کب آئے گی؟ آپ ان میں سے کس شخص کو دیکھتے اور فرماتے: ”اگر یہ زندہ رہا تو اسے بڑھاپا نہیں آئے گا حتیٰ کہ تم پر تمھاری قیامت قائم ہو جائے گی۔“

۶۵۱۱ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: «إِنْ يَعْشُرُ هَذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ».

قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي مَوْتَهُمْ.

(راوی حدیث) ہشام نے کہا: قیامت سے مراد ان کی موت تھی۔

☀️ فائدہ: ہر انسان کی موت اس کے لیے قیامت ہے، یعنی یہ اس کے لیے قیامت صغریٰ ہے اور قیامت کبریٰ وہ ہے جو مرنے کے بعد حساب و کتاب کے لیے قائم ہوگی۔ مقصد یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کے متعلق سوال کرنے کو چھوڑو وہ تو اللہ ہی جانتا ہے، تمہیں اس وقت کے متعلق سوال کرنا چاہیے جس میں تمہارا وقت ختم ہو جائے گا۔

[6512] حضرت ابو قتادہ بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے فرمایا: ”یہ مستریح یا مستراح منہ ہے، یعنی اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا۔ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! مستریح اور مستراح منہ کا کیا مطلب ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”مومن شخص دنیا کی مشقتوں اور اذیتوں سے اللہ عزوجل کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر بندے سے لوگ، شہر، درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔“

۶۵۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيِّ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ. قَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ؟ قَالَ: «الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ

عَزَّوَجَلَّ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ  
وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذُّوَابُ». [انظر: ٦٥١٣]

[6513] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”(یہ مرنے والا یا تو) خود آرام پانے والا ہے یا دوسرے بندوں کو آرام دینے والا ہے، مومن تو ہر صورت میں آرام ہی پاتا ہے۔“

٦٥١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ: الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ». [راجع: ٦٥١٢]

[6514] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں، دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کا اہل، مال اور عمل چلتا ہے، اس کے اہل خانہ اور اس کا مال تو واپس آ جاتا ہے جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔“

٦٥١٤ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ».

[6515] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا اسے دکھایا جاتا ہے، دوزخ یا جنت۔ پھر اسے کہا جاتا ہے: یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے یہاں تک کہ تو اس کی طرف اٹھایا جائے گا۔“

٦٥١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَيْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً، إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةَ، فَيَقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ إِلَيْهِ». [راجع: ١٣٧٩]

[6516] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لوگ مر گئے ہیں انہیں برا بھلا نہ کہو کیونکہ انہوں نے جو کچھ اپنے آگے بھیجا تھا، اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں۔“

٦٥١٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا». [راجع: ١٣٩٣]

باب: 43- صور پھونکنے کا بیان

(٤٣) بَابُ نَفْحِ الصُّورِ

امام مجاہد کہتے ہیں: صور، بوق (سینگ اور بگل) جیسی کوئی چیز ہے۔ زَجْرَةٌ کے معنی ہیں: چیخ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: «الناقور» کے معنی ہیں: صور۔ «الرَّاحِفَةُ» سے مراد پہلی دفعہ صور میں پھونکنا اور «الرَّادِفَةُ» سے مراد دوسری دفعہ پھونکنا ہے۔

[6517] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ دو آدمی ایک مسلمان اور ایک یہودی آپس میں جھگڑ پڑے۔ مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر بزرگی دی! اور یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں پر برتری دی ہے! مسلمان یہودی کی یہ بات سن کر خفا ہو گیا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا اور مسلمان کا واقعہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش آئے گا، اس دوران میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا کونا تھامے ہوئے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے لیکن مجھ سے پہلے ہی ہوش میں آگئے یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (بے ہوشی سے) مستثنیٰ کیا ہے۔“

[6518] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے ہوشی کے وقت تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان  
قَالَ مُجَاهِدٌ: الصُّورُ كَهَيْئَةِ البُوقِ،  
(زَجْرَةٌ) [الصافات: 19]: صَيْحَةٌ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الناقور﴾ [المدثر: 8]:  
الصُّورُ. ﴿الرَّاحِفَةُ﴾ [النازعات: 6]: النَّفْحَةُ  
الأولى، و﴿الرَّادِفَةُ﴾ [النازعات: 7]: النَّفْحَةُ  
الثَّانِيَةُ.

6517 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:  
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ  
رَجُلَانِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ  
الْيَهُودِ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اضْطَمَى  
مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ:  
وَالَّذِي اضْطَمَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، قَالَ:  
فَعَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ  
الْيَهُودِيِّ. فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى،  
فَإِنَّ النَّاسَ يَضَعِفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ  
يُفِيضُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا  
أُذْرِي أَكَانَ مُوسَى فَيَسُنُّ صَعَقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ  
كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ». [راجع: 2411]

6518 - حَدَّثَنَا أَبُو الِيمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ:  
حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَضَعِقُ النَّاسُ حِينَ  
يَضَعِفُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ

بِالْعَرْشِ فَمَا أُدْرِي أَكَانَ فَيَسُنُّ صَعِقٌ» .

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [راجع: ۲۴۱۱]

ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے، (لیکن وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے)۔“  
اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(۴۴) بَابُ: يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

باب: 44- اللہ تعالیٰ روز قیامت زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا

اس امر کو حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

۶۵۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيُّنْ مَلُوكِ الْأَرْضِ؟» [راجع: ۴۸۱۲].

16519 | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: اب میں ہوں بادشاہ، آج زمین کے بادشاہ کہاں گئے؟“

۶۵۲۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَالِلٍ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّوْهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ، كَمَا يَتَكَفَّوْ أَحَدَكُمْ خُبْرَتَهُ فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ». فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أَخْبَرُكَ بِنَزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «بَلَى». قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَظَنَرَ النَّبِيُّ

16520 | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی بن جائے گی جسے اللہ تعالیٰ اہل جنت کی میزبانی کے لیے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرے گا، جیسے کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے۔“  
پھر ایک یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے ابوالقاسم! تم پر رحمن برکت نازل فرمائے، کیا میں تمہیں قیامت کے دن اہل جنت کی سب سے پہلی ضیافت کی خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ اس نے کہا: قیامت کے دن یہ زمین ایک روٹی کی شکل اختیار کر لے گی جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔ تب نبی ﷺ نے ہماری طرف دیکھا

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

﴿إِنَّمَا نَحْنُ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ ضَحِكًا حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ: إِدَامُهُمْ بِلَا مِ وَنُونَ، قَالُوا: مَا هَذَا؟ قَالَ: تَوْرٌ وَنُونَ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا﴾

پھر اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت نمایاں نظر آنے لگے۔ پھر اس نے کہا: میں تمہیں اہل جنت کے سالن کی خبر نہ دوں؟ کہنے لگا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ کرام نے کہا: یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: تیل اور مچھلی، جن کی کلبی کے زائد کلمے سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

6521 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ». قَالَ سَهْلٌ - أَوْ غَيْرُهُ - : لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ.

[6521] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن لوگوں کو سفید اور سرخی آمیز زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جو سفید میدے کی روٹی کی طرح ہوگی۔“ سہل وغیرہ نے کہا: اس زمین پر کسی چیز کا کوئی نشان نہیں ہوگا۔

☀️ فائدہ: قرآن کریم کی بعض آیات سے زمین میں تبدیلی کی جو صورت سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ زمین میں اس دن کوئی بلندی یا پستی نہیں رہے گی۔ سب پہاڑ زمین بوس کر دیے جائیں گے اور سب کھڈے بھر دیے جائیں گے، اس طرح سطح زمین ہموار اور ندی نالوں کو ملا کر پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور سب سے اہم تبدیلی یہ ہوگی کہ سمندروں، دریاؤں اور ندی نالوں کو خشک کر دیا جائے گا۔ چونکہ سمندر کی سطح کا رقبہ خشکی کے رقبہ سے تین گنا زیادہ ہے، اس طرح موجودہ زمین سے تبدیل شدہ زمین کم از کم چار گنا بڑھ جائے گی اور دوسرا یہ کہ نشیب و فراز کے بجائے تمام زمین ہموار ہوگی۔ اس نئی زمین اور نئے آسمان کے لیے طبعی قوانین بھی موجودہ قوانین سے الگ ہوں گے اور اسی زمین پر اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہوگی۔ اعمال تو نئے کے لیے میزان بھی اسی زمین پر رکھی جائے گی، پھر لوگوں کے اعمال کے مطابق ان کی جزا و سزا کے فیصلے بھی اسی جگہ ہوں گے۔

## باب (۴۵) بَابُ الْحَشْرِ

باب: 45- حشر و نشر کا بیان

وضاحت: حشر کی چار اقسام ہیں: دو کا تعلق عالم دنیا سے ہے جبکہ دو آخرت میں ہوں گے: جو حشر دنیا میں ہوں گے ان میں سے پہلا حشر سورہ حشر میں بیان ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہی تو ہے جس نے پہلی جلا وطنی کے وقت اہل کتاب کافروں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔“ دوسرا حشر اس وقت ہوگا جب قرب قیامت میں مشرق سے آگ برآمد ہوگی جو لوگوں کو مغرب کی طرف لے جائے گی جس کا ذکر آئندہ احادیث میں آئے گا۔ جو دو حشر عالم آخرت میں ہوں گے ان میں سے پہلا حشر اس وقت ہوگا جب مردوں کو قبروں سے زندہ کر کے حساب و کتاب کے لیے میدان محشر میں پیش کیا جائے گا جس کا ذکر

قرآن مجید میں ہے: ”ہم لوگوں کو جمع کریں گے اور کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔“<sup>1</sup> آخری حشر اس وقت ہوگا جب فرشتے اہل جنت کو جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں لے جائیں گے۔ اس کا ذکر سورہ زمر آیت: 71-73 میں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ان میں پہلا حشر کوئی مستقل چیز نہیں بلکہ اس قسم کا حشر کئی مرتبہ مختلف اقوام کے متعلق ہوا ہے۔<sup>2</sup>

[6522] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا: ایک یہ کہ لوگ رغبت کرنے اور ڈرنے والے ہوں گے۔ دوسرا یہ کہ ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے، کسی پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں اور کسی پر دس ہوں گے۔ اور تیسرا یہ کہ باقی ماندہ لوگوں کو آگ جمع کرے گی۔ جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی، نیز جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی۔“

[6523] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کافر کا چہرے کے بل کیسے حشر کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں دونوں پاؤں پر چلایا ہے اسے قدرت نہیں کہ اسے قیامت کے دن چہرے کے بل چلا دے؟“

(راوی حدیث) قتادہ نے کہا: کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت و آبرو کی قسم! وہ منہ کے بل چلا سکتا ہے۔

[6524] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

۶۵۲۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ: رَاغِبِينَ وَرَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، ثَلَاثَةَ عَلَى بَعِيرٍ، أَرْبَعَةَ عَلَى بَعِيرٍ، عَشْرَةَ عَلَى بَعِيرٍ، تَحْشَرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ ثَقِيلٌ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَثَبِثٌ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَضِيعٌ مَعَهُمْ حَيْثُ أَضْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا».

۶۵۲۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُغْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّهُهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟».

قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةَ رَبَّنَا. [راجع: ۴۷۶۰]

۶۵۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ



نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم اللہ سے برہنہ پاؤں، برہنہ جسم اور غیر محتون پیدل چلتے ہوئے ملاقات کرو گے۔“

سفیان نے کہا: اس حدیث کو ہم ان (نو یادں) احادیث میں سے شمار کرتے ہیں جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے براہ راست نبی ﷺ سے سنا ہے۔

[6525] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا: ”تم اللہ تعالیٰ سے ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور غیر محتون حالت میں ملاقات کرو گے۔“

[6526] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”یقیناً تم لوگ برہنہ پاؤں، برہنہ تن اور غیر محتون اٹھائے جاؤ گے۔ جس طرح ہم نے تمہیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح تمہیں لوٹائیں گے.....“ قیامت کے دن تمام مخلوقات میں سب سے پہلے جسے پوشاک پہنائی جائے گی وہ ابراہیم خلیل اللہ ہوں گے۔ اس دوران میں میری امت میں سے کچھ لوگوں کو جن کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں ہوں گے گرفتار کر کے لایا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے تمہارے بعد کیا کیا بدعات نکالی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے نے کہا تھا: ”اے اللہ! جب تک میں ان میں موجود رہا میں ان کا نگہبان تھا.....“ مجھے کہا جائے گا: یہ لوگ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے ہی رہے (مرتد ہوتے رہے)۔“

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان .....  
عَمْرُو: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ حُفَاةَ عُرَاةٍ مُشَاةَ عُرُلًا». [راجع: ۳۳۴۹]

قَالَ سُفْيَانُ: هَذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۵۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ حُفَاةَ عُرَاةٍ عُرُلًا» [راجع: ۳۳۴۹].

۶۵۲۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُندَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ عُرُلًا \* كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُمْ \* الْآيَةَ، [الانباء: ۱۰۴] وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ، وَإِنَّهُ سَيَجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤَخِّدُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيقُولُ اللَّهُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: \* وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا \* إِلَى قَوْلِهِ: \* الْحَكِيمُ \* [السنن: ۱۱۷، ۱۱۸] قَالَ: فَيَقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ أَعْقَابِهِمْ».

[راجع: ۳۳۴۹]

[6527] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ننگے پاؤں ننگے جسم اور غیر محتون حالت میں اٹھائے جاؤ گے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا مرد، عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سنگین ہوگا، اس کا خیال بھی کوئی نہیں کر سکے گا۔“

۶۵۲۷ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عَرَاةٍ غُرْلًا » . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ؟ فَقَالَ : « الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهْمَهُمْ ذَلِكَ » .

[6528] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک خیمے میں تھے، آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا ایک چوتھائی رہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تم ایک تہائی رہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تم نصف رہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا داخل ہوں گے اور تم اہل شرک کے مقابلے میں اس طرح ہو گے جس طرح سیاہ تیل کے جسم پر سفید بال ہو یا جسے سرخ تیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔“

۶۵۲۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا عُندَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ ، فَقَالَ : « أترضون أن تكونوا ربع أهل الجنة؟ » قلنا : نعم ، قال : « أترضون أن تكونوا ثلث أهل الجنة؟ » قلنا : نعم . قال : « أترضون أن تكونوا شطر أهل الجنة؟ » قلنا : نعم ، قال : « إني لأرجو أن تكونوا شطر أهل الجنة ، وذلك أن الجنة لا يدخلها إلا نفس مسلمة وما أنتم في أهل الشرك إلا كالشعرة البيضاء في جلد الثور الأسود ، أو كالشعرة السوداء في جلد الثور الأحمر » .

[انظر: ۶۶۶۲]

[6529] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سب سے پہلے آدم کو پکارا جائے گا تو ان کی اولاد انھیں دیکھے گی، کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں۔ حضرت آدم جواب دیں گے: میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر خدمت ہوں۔ اللہ تعالیٰ

۶۵۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَيْثِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : « أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاهُ ذُرِّيَّتُهُ يَقُولُ : هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ ، يَقُولُ : لَيْتَكَ وَسَعْدَيْكَ ، يَقُولُ : أَخْرَجَ

فرمائے گا: اپنی نسل میں سے دوزخ کا حصہ الگ کر دو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: اے پروردگار! کس نسبت سے الگ کروں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سو میں سے نانوے۔“ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے نانوے فیصد نکال لیے جائیں گے تو باقی کیا بچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ میری امت سابقہ امتوں کے مقابلے میں، سیاہ تیل میں سفید بال کی طرح ہوگی۔“

بَعَثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، كَمْ أُخْرِجُ؟ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ». فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟ قَالَ: «إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَّمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثُّورِ الْأَسْوَدِ».

باب: 46- (ارشاد باری تعالیٰ): ”قیامت کا زلزلہ ایک بڑی مصیبت ہوگی۔“ نیز: ”قریب آنے والی بہت قریب آ پہنچی۔“ نیز ”قیامت قریب آگئی۔“ کا بیان

(٤٦) بَابُ: ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ

عَظِيمٌ﴾ [الحج: ١] ﴿أَزْفَتِ الْأَرْفَاقُ﴾ [النجم: ٥٧]

﴿أَقْرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ [القمر: ١].

[6530] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں، ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آگ کا لشکر الگ کر دو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے: جہنم کا لشکر کس قدر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو نانوے۔ یہی وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حمل والی عورت اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھو گے، حالانکہ وہ نشے کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔“ صحابہ کرام کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی تو انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ ایک آدمی ہم میں سے کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”تمہیں بشارت ہو، ایک ہزار یا جوج ماجوج سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک جنتی ہوگا۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ

٦٥٣٠ - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: [قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ] «يَقُولُ اللَّهُ: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ: يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعَثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعَثَ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٌ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ ﴿وَنَصَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمَلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَرَىٰ وَلَئِنَّكَ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾ [الحج: ٢] فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: «أَبْشُرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ»، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ»، قَالَ: فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ»،

اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے۔“ راوی کہتا ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ آدھا حصہ اہل جنت کا تم ہو گے۔ دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال ایسے ہے جیسے سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال ہو یا وہ سفید داغ جو گدھے کے اگلے پاؤں میں ہوتا ہے۔“

إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالرَّقَمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ. [راجع: ۳۳۴۸]

☀️ فائدہ: اس سے پہلی حدیث میں اہل جنت کی نسبت اہل جہنم کے مقابلے میں ایک فیصد تھی جبکہ اس حدیث میں ایک ہزار میں سے ایک بیان ہوئی ہے، اس تعارض کے محدثین نے کئی ایک جواب دیے ہیں: \* ایک عدد دوسرے عدد کے منافی نہیں بلکہ مقصد اہل ایمان کی قلت اور اہل کفر کی کثرت بیان کرنا ہے۔ \* تمام اولاد آدم کی نسبت ہزار میں سے ایک اور یا جوج ماجوج کے علاوہ نسبت سو میں سے ایک ہوگی۔ \* تمام مخلوق کے اعتبار سے ہزار میں سے ایک اور اس امت کے لحاظ سے سو میں سے ایک ہوگی۔ \* کفار کے اعتبار سے یہ نسبت ہزار میں سے ایک جبکہ گناہ گاروں کے لحاظ سے ایک فی صد ہوگی۔<sup>۱</sup>

باب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: ”کیا انھیں یقین نہیں کہ وہ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے“ کا بیان

(۴۷) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا يَظُنُّ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ۴-۶]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿وَوَقَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ﴾ کا مطلب بیان کیا ہے کہ دنیا کے رشتے ناتے سب ختم ہو جائیں گے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿وَوَقَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ﴾ [البقرة: ۱۶۶] قَالَ: الْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا.

[6531] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ”لوگوں میں سے کچھ نصف کانوں (کانوں کی لو) تک اپنے پسینے میں کھڑے ہوں گے۔“

۶۵۳۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: «يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ». [راجع:

[6532] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے حتیٰ کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا۔“

۶۵۳۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرْفُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ».

#### باب: 48- قیامت کے دن قصاص لیا جاتا

اسی کو الحاقہ کہتے ہیں کیونکہ اس دن بدلا ملے گا اور وہ کام ہوں گے جو مبنی بر حقیقت ہیں۔ الْحَقُّ اور الْحَاقَةُ کے ایک ہی معنی ہیں۔ الْقَارِعَةُ، الْغَاشِيَةُ اور الصَّاحَةُ بھی ہم معنی اور قیامت کے نام ہیں۔ اور تَغَابُنُ کے معنی یہ ہیں کہ اہل جنت، دوزخیوں کی جائیداد و بالیس لگے۔

#### (۴۸) بَابُ الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَهِيَ الْحَاقَةُ لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقِ الْأُمُورِ. الْحَقُّ وَالْحَاقَةُ وَاحِدٌ، وَالْقَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاحَةُ، وَالتَّغَابُنُ: غَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ.

[6533] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ ناحق خون کے متعلق ہوگا۔“

۶۵۳۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالْدمَاءِ». (انظر: ۶۸۶۴)

[6534] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ اس سے معاف کر لے کیونکہ وہاں درہم و دینار نہیں ہوں گے قبل اس کے کہ اس کے بھائی کا بدلہ چکانے کے لیے اس کی نیکیوں سے کچھ لیا جائے۔ اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔“

۶۵۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَحْلُلْهَا مِنْهَا، فَإِنَّهُ نَيْسَ ثُمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ». (راجع: ۲۴۴۹)

[6535] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل ایمان جہنم

۶۵۳۵ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ﴿وَرَوَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍ﴾

سے چھکارا پا جائیں گے تو دوزخ و جنت کے درمیان انھیں ایک پل پر روک لیا جائے گا، پھر دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم و ستم کیا ہوگا اس کا قصاص اور بدلہ لیا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو انھیں جنت میں جانے کی اجازت ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اہل جنت میں سے ہر ایک جنت میں اپنا مقام دنیا میں اپنے گھر کی نسبت زیادہ جانے والا ہوگا۔“

[الأعراف: ۴۳] قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمَهُمْ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُدُّبُوا وَنُقُوا أُذُنٌ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا».

[راجع: ۲۴۴۰]

باب: 49- جس کا باریک بینی سے حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہو گیا

(۴۹) بَابُ: مَنْ نُوْقِسَ الْحِسَابَ عُدْبٌ

[6536] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس کا حساب کے وقت مناقشہ ہوا اس کو تو ضرور عذاب ہوگا۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ”عنقریب ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد تو صرف پیشی ہے۔“

۶۵۳۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نُوْقِسَ الْحِسَابَ عُدْبٌ»، قَالَتْ: قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا بَسِيرًا﴾؟ [الانشاء: ۸] قَالَ: «ذَلِكَ الْعَرَضُ».

مجھ سے عمرو بن علی نے بیان کیا، ان سے بچی نے، ان سے عثمان بن اسود نے، انھوں نے کہا: میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے ایسا ہی سنا۔

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ. [راجع: ۱۰۳]

اس روایت کی متابعت ابن جریج، محمد بن سلیم، ایوب اور صالح بن رستم نے کی، انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے

وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمٍ، وَأَيُّوبُ، وَصَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

بیان کیا۔

[6537] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہوا۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا: جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس سے مراد تو اعمال کا پیش کیا جانا ہے، قیامت کے دن جس کا باریک بینی سے محاسبہ ہو تو اسے یقیناً عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔“

۶۵۳۷ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوَفَّ كِتَابَهُ يُسْمِعُهِهُ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا سَعِيرًا﴾؟ [الانشقاق: ۸، ۷] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَذَّبَ».

[راجع: ۱۰۳]

[6538] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”قیامت کے دن کافر کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: بھلا بتا تو سہی اگر تیرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو کیا (وہ سارے کا سارا) تو بطور فدیہ دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ (اس وقت) اسے کہا جائے گا: یقیناً تجھ سے (دنیا میں) اس سے بہت آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔“

۶۵۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ رضی اللہ عنہ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ فَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِْلُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَمْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقَالُ لَهُ: فَذُكُنْتَ سَأَلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ».

[۳۳۳۴]

[6539] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم میں ہر فرد سے اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے

۶۵۳۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي حَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ

گا تو اس کے سامنے اسے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ آگے دیکھے گا تو آگ اس کا استقبال کرے گی، لہذا تم میں سے جو آگ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور بچے، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ممکن ہو۔

[6540] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم سے بچو۔“ پھر آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور ناگواری کا اظہار کیا۔ پھر فرمایا: ”جہنم سے بچو۔“ پھر آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور ناگواری کا اظہار کیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ ہمیں اس سے خیال پیدا ہوا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: ”جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ممکن ہو۔ جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے کسی اچھی بات کہنے کے ذریعے سے ہی بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔“

تَرَجُمَانٌ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا فُدَامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. [راجع: ۱۴۱۳]

۶۵۴۰ - قَالَ الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو عَنْ حَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثُمَّ قَالَ: «إِتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «إِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». [راجع: ۱۴۱۳]

باب: 50- جنت میں ستر ہزار خوش نصیب بلا حساب داخل ہوں گے

[6541] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں۔ ایک نبی گزرا اس کے ساتھ اس کی پوری امت تھی۔ کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے۔ کوئی نبی گزرا اس کے ساتھ دس آدمی تھے جبکہ ایک نبی کے ساتھ پانچ لوگ تھے۔ ایک نبی تن تھا تھا۔ پھر میں نے دیکھا تو لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی طرف دیکھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک زبردست جماعت دکھائی دی۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کی امت ہے۔ ان کے آگے آگے جو ستر ہزار کی تعداد ہے، ان سے

(۵۰) بَابُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

۶۵۴۱ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَرَضْتُ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّصْرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشْرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحَدَهُ، فَتَنْظَرُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جَبْرِيْلُ! هُوَ لَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ انظُرْ إِلَى الْأَفْقِ، فَتَنْظَرُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ. قَالَ:



نہ حساب لیا جائے گا اور نہ انھیں عذاب ہوگا۔ میں نے پوچھا: ایسا کیوں ہوگا؟ انھوں نے کہا: یہ لوگ بدن کو نہیں دانتے، نہ دم جھاڑ کراتے ہیں اور نہ بد شکوئی ہی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔“ پھر عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کی طرف آگے بڑھے اور عرض کی: آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے دعا کی: ”اے اللہ! اسے بھی ان میں کر دے۔“ اس کے بعد ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا: ”عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔“

[6542] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت سے ایک گروہ جنت میں داخل ہوگا جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ اپنی دھاری دار کھلی اٹھائے ہوئے کھڑے ہوئے جو ان کے جسم پر تھی اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں وہ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے۔ آپ ﷺ نے دعا کی: ”اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔“ اس کے بعد ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔“

[6543] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت سے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو تعداد میں شک ہے) جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے

هؤلاء أمتك، وهؤلاء سبعون ألفاً قد أمهم لا حساب عليهم ولا عذاب. قلت: ولِمَ؟ قال: كانوا لا يكتنون، ولا يسترقون، ولا يتطيرون، وعلى ربهم يتوكلون، فقام إليه عكاشة بن محسن فقال: ادع الله أن يجعلني منهم، قال: اللهم اجعله منهم، ثم قام إليه رجل آخر قال: ادع الله أن يجعلني منهم قال: سبقك بها عكاشة. (راجع: ۳۴۱۰)

۶۵۴۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيْبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا نُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ»، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمْرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ»، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ». (راجع: ۵۸۱۱)

۶۵۴۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا - أَوْ سَبْعِمِائَةَ أَلْفٍ، شَكَ

ہوئے ہوں گے اور ان کے اگلے پچھلے سب بیک وقت داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔“

[6544] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا: اے جہنم والو! اب تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے جنت والو! تمہیں بھی موت نہیں آئے گی بلکہ ہمیشہ یہیں رہنا ہوگا۔“

[6545] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اہل جنت سے کہا جائے گا: اے اہل جنت! تم نے یہاں ہمیشہ رہنا ہے، تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ! تمہیں بھی یہاں ہمیشہ رہنا ہے، تمہیں موت نہیں آئے گی۔“

☀️ فائدہ: صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو ان کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے گا، پھر مذکورہ اعلان کیا جائے گا تا کہ اہل جنت کو انتہائی فرحت اور اہل جہنم کو انتہائی غم ہو۔<sup>1</sup>

باب: 51- جنت اور جہنم کے اوصاف کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت تناول کریں گے وہ مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا۔“

عدن کے معنی ہیں: ہمیشہ رہنا۔ کہا جاتا ہے: عَدْنْتُ

فِي أَحَدِهِمَا - مَتَمَّاسِكِينَ أَحِذْ بَعْضُهُمْ بَبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوْلَهُمْ وَأَخْرَهُمُ الْجَنَّةَ، وَوَجُوهُهُمْ عَلَى صَوِّ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ“. [راجع: ۳۲۴۷]

۶۵۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُومُ مُؤَدُّنٌ بَيْنَهُمْ: يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، خُلُودًا». [انظر: ۶۵۴۸]

۶۵۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُودًا لَا مَوْتَ، وَلِأَهْلِ النَّارِ: يَا أَهْلَ النَّارِ! خُلُودًا لَا مَوْتَ».

(۵۱) بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ».

﴿عَدْنٍ﴾ [التوبة: ۷۲]: خُلِدٍ، عَدْنْتُ بِأَرْضٍ:

1 صحیح البخاری، الرقاق، حدیث: 6548.

أَقَمْتُ، وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ. ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ﴾ :  
[الفر: ۵۵] فِي مَنْبِتِ صِدْقٍ .  
بَارِضٍ مِّنْ نَّارٍ لَّيْلِيَّةٍ يَّسْتَمِعُونَ مِنْهَا فَمَكَرُهَا لِيَدْرِئَهَا نَارًا زُلْفَىٰ ۗ  
ماخوذ ہے۔ ﴿فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ﴾ کے معنی ہیں: سچائی پیدا  
ہونے کی جگہ میں۔

۶۵۴۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا  
عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ  
ﷺ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ  
أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ  
أَهْلِهَا النِّسَاءَ». [راجع: ۳۲۴۱]

[6546] حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے جنت میں  
جھانک کر دیکھا تو اس کے رہنے والے اکثر فقراء تھے اور  
میں نے جہنم میں نظر کی تو وہاں عورتوں کی اکثریت تھی۔“

۶۵۴۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ:  
أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ  
أَسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قُمْتُ عَلَى بَابِ  
الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَةً مَّنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ،  
وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ، غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ  
النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ  
النَّارِ فِإِذَا عَامَةً مَّنْ دَخَلَهَا النِّسَاءَ». [راجع:

[6547] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میں جنت کے  
دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں عموماً داخل ہونے والے  
مسکین اور مفلس لوگ تھے جبکہ مال دار لوگوں کو (داخلے سے)  
روک دیا گیا تھا اور جو لوگ دوزخی تھے انھیں تو جہنم میں  
روانہ کر دیا گیا تھا۔ میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو  
کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔“

فائدہ: جن صاحب ثروت حضرات کو جنت کے دروازے پر داخلے سے روک دیا گیا وہ تھے جو دیندار اور جنت میں  
داخل ہونے کے قابل تھے لیکن پل صراط سے گزرنے کے بعد ایک دوسرے پل پر انھیں حساب کی وجہ سے روک لیا جائے گا۔

۶۵۴۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
أَبِيهِ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ  
النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ  
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُدْبَخُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا  
أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ،  
فَيَرْدَادُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَجِهِمْ وَيَرْدَادُ

[6548] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں  
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اہل جنت، جنت  
میں چلے جائیں گے اور اہل جہنم، دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو  
موت کو لایا جائے گا۔ پھر جنت اور دوزخ کے درمیان اسے  
ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اعلان کرنے والا  
اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تمہیں موت نہیں آئے گی  
اور اہل جہنم! اب تمہیں بھی موت نہیں آئے گی۔ اس بات  
سے اہل جنت کی خوشی میں اضافہ ہوگا اور اہل جہنم کا غم مزید

أَهْلُ النَّارِ حُزْنَا إِلَى حُزْنِهِمْ». [راجع: ٦٥٤٤]

بڑھ جائے گا۔“

[6549] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! وہ (جنتی) عرض کریں گے: ہم تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا تم لوگ اب خوش ہو گئے ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم کیوں خوش نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہیں اس سے بھی بہتر نعمت عطا کرتا ہوں۔ وہ (جنتی) کہیں گے: اے اللہ! اس سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہارے لیے اپنی رضا کو حلال کر دیا ہے اب میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“

٦٥٤٩ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أُسْحَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا». [انظر: ٧٥١٨]

[6550] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شہید ہو گئے جبکہ وہ اس وقت نو عمر تھے تو ان کی والدہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ سے مجھے کتنی محبت تھی، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور اس صبر پر ثواب کی امیدوار ہوں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”افسوس، کیا تم پاگل ہو گئی ہو، کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ جنت الفردوس میں ہے۔“

٦٥٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ غَلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَرَفْتُ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنَّ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرُ وَأَحْتَسِبُ، وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَمَّا أَصْنَعُ فَقَالَ: «وَيْحَاكَ - أَوْ هَبْتِ - أَوْ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جَنَّاتٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ». [راجع: ٢٨٠٩]

[6551] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز چلنے والے سوار کے لیے تین

٦٥٥١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا الْفُضْلُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ

دن کی مسافت کا فاصلہ ہوگا۔“

مَنْ كَبِيَ الْكَافِرِ مَسِيرُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ .

[6552] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں سوار سو سال تک چلنے کے بعد بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔“

۶۵۵۲ - قَالَ: وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَتْبَانَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا» .

[6553] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں گھوڑ دوڑ کے لیے تیار کردہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلنا رہے گا، لیکن پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔“

۶۵۵۳ - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ ابْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ الْجَوَادُ أَوْ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا» .

[6554] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے ستر ہزار..... یا سات لاکھ (راوی حدیث) ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ (استاد) سہل نے کون سا لفظ بولا تھا..... آدمی جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پڑے ہوئے ہوں گے۔ ان میں سے پہلا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا یہاں تک آخری شخص بھی اس کے ساتھ داخل ہوگا۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔“

۶۵۵۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ - أَوْ سَبْعُمِائَةَ أَلْفٍ، لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ - مُمْتَاسِكُونَ أَحَدٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أَوْلَاهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ . [راجع: ۳۲۴۷]

[6555] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اہل جنت، جنت میں بالا خانے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔“

۶۵۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبَ فِي السَّمَاءِ» .

[6556] حضرت نعمان بن ابو عیاش سے روایت ہے،

۶۵۵۶ - قَالَ أَبِي: فَحَدَّثْتُ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي

انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا اور وہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے: ”جیسے تم مشرقی اور مغربی کناروں میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔“

فائدہ: مشرقی یا مغربی افق میں جس طرح چمکنے والا ستارہ دور سے نظر آتا ہے اسی طرح جنت میں بلند درجات کے حامل اہل جنت کے بالا خانے اور مکانات بھی دور سے نظر آئیں گے۔ اے اللہ! تو ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کر دے اور ہمیں اہل و عیال اور والدین، بہن، بھائیوں سمیت جنت الفردوس میں داخل فرما دے۔ آمین یا رب العالمین۔

[6557] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب پانے والے سے پوچھے گا: اگر تجھے روئے زمین کی تمام چیزیں میسر ہوں تو کیا تو وہ فدیے میں دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ سے اس سے زیادہ آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، لیکن تو میرے ساتھ شرک پر مصر رہا۔“

[6558] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(کچھ لوگ) شفاعت کی وجہ سے جہنم سے ثعاریر کی طرح نکلیں گے۔“ (حماد کہتے ہیں کہ) میں نے (عمرو بن دینار سے) پوچھا: ثعاریر کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: اس سے مراد چھوٹی کلڑیاں ہیں۔ ہوا یہ تھا کہ عمر کے آخری حصے میں عمرو بن دینار کے دانت گر گئے تھے (اس لیے اس لفظ کا صحیح تلفظ نہ کر سکتے تھے)۔ حماد کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اے ابو محمد! کیا واقعی آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”(کچھ لوگ) شفاعت کی وجہ سے جہنم

عِيَّاشٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ: «كَمَا تَرَاءُونَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ وَالْعَرَبِيِّ». [راجع: ۳۲۵۶]

۶۵۵۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ: أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَيَّبْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي». [راجع: ۳۳۳۴]

۶۵۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الشُّعَارِيرُ»، قُلْتُ: مَا الشُّعَارِيرُ؟ قَالَ: «الضَّغَائِيسُ»، وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ! سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ؟» قَالَ: نَعَمْ.

سے نکلیں گے؟“ انھوں نے کہا: ہاں۔

[6559] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”ایک قوم جہنم سے نکلے گی جسے دوزخ کی حرارت نے جلا دیا ہوگا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت انھیں جہنمی کہیں گے۔“

[6560] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اہل جنت، جنت میں اور جہنم والے دوزخ میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اس کو بھی دوزخ سے نکال لیا جائے۔ اس وقت ایسے لوگ نکال لیے جائیں گے جو جہل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔ پھر انھیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو اس طرح اگ آئیں گے جس طرح خس و خاشاک کے سیلاب میں دانہ اگتا ہے۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم نے دیکھا نہیں کہ دانہ بیج و تاب کھاتا ہوا زرد رنگ اور شکفتہ حالت میں اگتا ہے؟“

[6561] حضرت نعمان بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن سب سے ہلکے (اور کم) عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے پاؤں تلے آگ کا انگارا رکھا جائے گا، اس کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔“

[6562] حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اہل جہنم میں عذاب کے اعتبار سے

۶۵۵۹ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمِيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنْمِيِّينَ». [النظر: ۷۴۵۰]

۶۵۶۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ حَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ قَدِ امْتَحَشُوا وَعَادُوا حَمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَسْتَبُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْجِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَوْ قَالَ: حَمِيَّةٌ». وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟».

[راجع: ۲۲]

۶۵۶۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُذْرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ التُّعْمَانَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تَوَضَّعَ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ حِمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاعُهُ». [النظر: ۶۵۶۲]

۶۵۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ التُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَنَ

ہلکا عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح کھول رہا ہوگا جس طرح ہنڈیا اور کیتلی جوش مارتی ہے۔

[6563] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جہنم کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا چہرہ انور پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی، پھر آگ کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا چہرہ انور پھیر لیا اور اس سے پناہ مانگی پھر فرمایا: ”آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ممکن ہو۔ اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ ہو تو وہ اچھی بات کہہ کر اس سے محفوظ رہے۔“

[6564] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”ممکن ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت اس کے کام آجائے تو اسے جہنم میں ٹخنوں تک رکھا جائے جس سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔“

[6565] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا۔ اس وقت لوگ کہیں گے: اگر ہم اپنے رب کے حضور کسی کی سفارش لے جائیں تو ممکن ہے کہ ہم اس حالت سے نجات پا جائیں، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: آپ ہی وہ نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا، آپ کے اندر اپنی طرف سے روح پھونکی پھر فرشتوں کو حکم دیا تو انھوں نے

أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمَرْجَلُ بِالْقَمُومِ“. [راجع: 6561]

۶۵۶۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». [راجع: ۱۴۱۳]

۶۵۶۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَمَّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبِيهِ يَغْلِي مِنْهُ أُمَّ دِمَاغِهِ». [راجع: ۳۸۸۵]

۶۵۶۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبَّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقْتَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبَّنَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ حَطِيئَتَهُ،



آپ کو سجدہ کیا، لہذا ہمارے رب کے حضور ہمارے لیے سفارش کر دیں۔ وہ کہیں گے: میں تو اس لائق نہیں، پھر وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے کہیں گے: تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا، چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ وہ اپنی ایک لغزش ذکر کر کے کہیں گے: تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ اپنی ایک خطا کا ذکر کر کے کہیں گے: تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ان سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا تھا۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی ایک لغزش ذکر کریں گے (اور کہیں گے): تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پیچھے سب گناہ معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، پھر جب اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا: اپنا سر (سجدے سے) اٹھاؤ، مانگو، تمہیں دیا جائے گا، گفتگو کرو آپ کی بات سنی جائے گی، سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جس کی اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم دی ہوگی۔ پھر سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی، پھر میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں اللہ کے حضور جاؤں گا

وَيَقُولُ: اِئْتُوا نُوحًا اَوَّلَ رَسُوْلِ بَعَثَهُ اللهُ، فَيَاْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، اِئْتُوا اِبْرَاهِيْمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ حَلِيْلًا، فَيَاْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، اِئْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ فَيَاْتُوْنَهُ، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ، اِئْتُوا عِيْسَى، فَيَاْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، اِئْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ غَفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَاْتُوْنِي فَاَسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِيْ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يَقَالُ لِيْ: اِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَسَلْ نُعْطُهُ، وَقُلْ يُسْمَعُ، وَاَسْفَعُ تُسْفَعُ، فَاَرْفَعُ رَأْسِيْ، فَاُحْمَدُ رَبِّيْ بِتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْ، ثُمَّ اَسْفَعُ فَيَحْدُ لِيْ حَدًا، ثُمَّ اُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَقْعُ سَاجِدًا مِّثْلَهُ فِي الثَّلَاثَةِ اَوْ الرَّابِعَةِ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مِنْ حَبْسَةِ الْقُرْآنِ».

اور سجدے میں گر جاؤں گا، دوسری، تیسری یا چوتھی بار اسی طرح سجدے میں گر جاؤں گا حتیٰ کہ جہنم میں وہی لوگ رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روک لیا ہوگا۔

فقارہ اس موقع پر کہا کرتے تھے: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہوگا۔

وَكَانَ فِتْنَادُهُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا: أَيُّ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ. [راجع: ۱۴۴]

☀️ فائدہ: اس حدیث کے آغاز میں جس شفاعت کا ذکر ہے اس سے مراد شفاعت کبریٰ ہے جو صرف رسول اللہ ﷺ کریں گے اور کسی نبی کو وہاں بات کرنے کی ہمت نہیں ہوگی۔

[65666] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جہنم سے ایک قوم کو حضرت محمد ﷺ کی سفارش سے نکالا جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا۔“

۶۵۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ».

[65671] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حارثہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں ایک نامعلوم طرف سے تیر لگنے کی وجہ سے شہید ہو چکے تھے۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ رضی اللہ عنہ سے مجھے کس قدر محبت تھی! اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں گی بصورت دیگر آپ دیکھیں گے کہ میں کس قدر اس پر گریہ و زاری کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو بے وقوف ہے، کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ (حارثہ) تو سب سے اونچی جنت الفردوس میں ہے۔“

۶۵۶۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ عَزْبٌ سَهْمٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَلِمْتُ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ، وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ، فَقَالَ لَهَا: «هَبْلَيْتِ، أَجَنَّةٌ وَوَأَجْدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى». [راجع: ۲۸۰۹]

[65681] اور آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ”اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک قوس یا قدم رکھنے کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے

۶۵۶۸ - وَقَالَ: «عَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدِكُمْ - أَوْ مَوْضِعٌ قَدِمَ - مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ

اس سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے لے کر زمین تک کو روشن کر دے اور اسے خوشبو سے بھر دے، اس عورت کا دو پٹا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔“

الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَضَاءَتِ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا - يَعْنِي الْخِمَارَ - خَيْرٌ مِّنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

[راجع: ۲۷۹۲]

[6569] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا مگر اسے دوزخ میں اس کی جگہ دکھائی جائے گی اگر وہ برائی کرتا تاکہ وہ زیادہ شکر کرے۔ اور کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر جنت میں اس کی جگہ اسے دکھائی جائے گی کہ اگر وہ اچھے عمل والا ہوتا (تو یہ اس کا مقام تھا) تاکہ اس کی حسرت و ندامت میں مزید اضافہ ہو۔“

۶۵۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ؛ لِيَزِدَّادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ؛ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً.»

[6570] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی سفارش کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ حدیث کے سلسلے میں میں تجھے بہت زیادہ حریص پاتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے پڑھا ہوگا۔“

۶۵۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: «لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَالِصًا مِّنْ قَبْلِ نَفْسِهِ.» [راجع: ۹۹]

☀️ فائدہ: کلمہ توحید خلوص دل سے پڑھا، پھر اس کے تقاضے کے مطابق عمل کیا۔ ساری عمر اس پر قائم رہا، کفر و شرک کی ہوا تک نہ لگے دی تو یقیناً ایسے شخص کو رسول اللہ ﷺ کی سفارش حاصل ہوگی۔ توحید کی برکت اور عملی تکدو سے اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

[6571] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

۶۵۷۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا

انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں آخری دوزخی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور آخری جنتی کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص جنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے نکلے گا، اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: جاؤ، جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس (جنت) کے پاس آئے گا تو خیال کرے گا کہ وہ تو بھری پڑی ہے، چنانچہ وہ واپس آ کر (اللہ سے) عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اسے (جنت کو) بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر (اسے) فرمائے گا: جاؤ، جنت میں داخل ہو جاؤ، تمہیں دنیا اور اس سے دس گناہ زیادہ دیا جاتا ہے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو میرا مذاق اڑاتا ہے، حالانکہ تو شہنشاہ ہے؟“ اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اس بات پر ہنس دیے اور آپ کے اگلے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ جنت میں سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔

[6572] حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچایا؟

باب: 52- صراط، جہنم کا پل ہے

[6573] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا سورج دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے جبکہ اس پر

جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْلَمُ أَحْرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَأَحْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبِيؤًا، فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! وَجَدْتُهَا مَلَأَى، فَيَقُولُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا - فَيَقُولُ: أَسْحَرُ مِنِّي أَوْ تَضَحَّكَ مِنِّي، وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟» فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ وَكَانَ يُقَالُ: ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. (انظر: ٧٥١١)

٦٥٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: «هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ؟» [راجع: ٣٨٨٣]

(٥٢) بَابُ: الصَّرَاطُ جَسْرُ جَهَنَّمَ

٦٥٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

کوئی بادل وغیرہ نہ ہو؟“ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ نے فرمایا: ”کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟“ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً تم قیامت کے دن اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔“ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور ان سے کہے گا: جو کوئی کسی کی پوجا کرتا تھا وہ اسی کے پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ اس کے پیچھے لگ جائیں گے اور جو لوگ چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچھے ہو لیں گے اور جو لوگ بتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچھے لگ جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے: تجھ سے اللہ کی پناہ! ہم اپنی جگہ پر اس وقت تک رہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے سامنے نہ آئے، جب ہمارا رب ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر حق تعالیٰ اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے واقعی تو ہمارا رب ہے، پھر اسی کے پیچھے ہو لیں گے اور جہنم پر پل رکھا جائے گا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو عبور کروں گا۔ اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی: اے اللہ! سلامتی سے گزار دے۔ اے اللہ! سلامتی سے گزار دے۔ پل صراط کے ساتھ سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟“ لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہاں، دیکھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ آئندہ“

الرُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تَصَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «هَلْ تَصَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟» قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيَتِ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبَّنَا، فَإِذَا أَنَا رَبَّنَا عَرَفْنَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبَّنَا، فَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُضْرَبُ جَسْرُ جَهَنَّمَ»، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيرُ، وَدَعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ، وَبِهِ كَلَالِيْبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟» قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَتَخَطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، مِنْهُمْ الْمُؤْتَبِقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ الْمُخْرَدَلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَّغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

سعدان کے کانوں کی طرح ہوں گے، البتہ ان کی لمبائی جوڑائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق پکڑ لیں گے۔ ان میں سے کچھ تو اپنے اعمال کی پاداش میں ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلے سے فارغ ہو گا اور جہنم سے انہیں نکالنا چاہے گا جنہیں نکالنے کی اس کی مشیت ہوگی وہ جو گواہی دیتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے تو اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالیں۔ فرشتے انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچانتے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ ابن آدم کے جسم سے سجدوں کے نشانات کو کھائے، چنانچہ جب فرشتے ان کو نکالیں گے تو وہ جل کر کونکہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان پر پانی بہایا جائے گا جسے آب حیات کہا جاتا ہے۔ وہ اس وقت اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیلاب کے خس و خاشاک میں دانہ اگتا ہے۔ ایک ایسا شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہو گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس کی بد بونے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کی تیزی نے مجھے جلا ڈالا ہے، میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف کر دے۔ وہ مسلسل اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر کار اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیرا مطالبہ پورا کر دوں تو اس کے علاوہ کوئی اور سوال تو نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ میں تجھ سے کوئی مطالبہ نہیں کروں گا، چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کے علاوہ دوسری طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے

اللَّهُ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ، فَيَعْرِفُونَهُمْ بِعَلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنْ ابْنِ آدَمَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدْ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحَيَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، وَيَنْفِي رَجُلٌ مُقْبِلٌ بَوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! قَدْ قَسَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذِكَاؤُهَا، فَاصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ فَيَقُولُ: لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ: يَا رَبِّ! قَرَّبَنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَلَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَبِئْسَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَرَكِ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتَكَ ذَلِكَ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيُعْطِي اللَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيَقْرُبُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَوَ لَيْسَ قَدْ زَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَبِئْسَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَرَكِ! فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِي أَشْفَى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ أَذِنَ لَهُ بِالْدُخُولِ فِيهَا، فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قِيلَ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنَّى، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَنَّى حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيُّ فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ.

گا: کیا تو نے یقین نہیں دلایا تھا کہ میں اس کے علاوہ کوئی مطالبہ نہیں کروں گا؟ افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن اور وعدہ فراموش ہے۔ پھر وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیری یہ دعا قبول کر لوں تو پھر اس کے علاوہ کوئی اور چیز تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کوئی چیز تجھ سے نہیں مانگوں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو مضبوط عہد و پیمان دے گا کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ پھر جب وہ جنت کی اشیاء دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے یہ یقین نہیں دلایا تھا کہ اب تو اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں مانگے گا؟ اے ابن آدم! تو کس قدر وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بڑا بد بخت نہ کر۔ وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس سے ہنس دے گا تو اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: تو ایسی ایسی چیز کی خواہش کر۔ وہ خواہش کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: تو فلاں فلاں چیز کی تمنا کر، چنانچہ وہ پھر خواہش کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: تیری یہ تمام خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی زیادہ نعمتیں مزید دی جاتی ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا. [راجع: ۸۰۶]

[6574] حضرت عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا

کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے ان کی کسی بات پر اعتراض نہیں کیا لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب حدیث کے اس کلمے پر پہنچے: ”تمھاری تمام خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی اور نعمتیں دی جاتی ہیں“ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ نے فرمایا: ”تمھاری یہ خواہشات پوری کی جاتی اور ان سے دس گنا مزید دی جاتی ہیں۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو یہی الفاظ یاد کیے ہیں کہ یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور تجھے دی جاتی ہیں۔

### باب: 53- حوض کوثر کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے۔“

حضرت عبداللہ بن زید مازنی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) فرمایا: ”تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔“

[6575] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا۔“

[6576] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میں حوض پر تمھارا پیش رو ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے، پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا

۶۵۷۴ - قَالَ عَطَاءٌ: وَأَبُو سَعِيدٍ جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُعَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِّنْ حَدِيثِهِ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ قَوْلِهِ: «هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ: «مِثْلُهُ مَعَهُ». [راجع: ۲۲]

### (۵۳) بَابُ: فِي الْحَوْضِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّا أَنْعَمْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِصْبِرُوا حَتَّىٰ تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

۶۵۷۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ».

[انظر: ۶۵۷۶، ۷۰۴۹]

۶۵۷۶ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَايِلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى



دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔“

اس روایت کی متابعت عاصم نے ابو وائل سے کی ہے، ان سے حضرت حذیفہ نے اور ان سے نبی ﷺ نے بیان فرمایا۔

[6577] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”تمہارے سامنے ہی میرا حوض ہو گا۔ وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔“

☀️ فائدہ: جرباء اور اذرح شام کے علاقے میں دو گاؤں ہیں جن میں تین دن کی مسافت ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جتنا فاصلہ ایلہ اور صنعاء میں ہے۔ تیسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ مدینہ اور صنعاء میں ہے۔ چوتھی حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عدن تک ہے۔ پانچویں حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے جھہ تک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے ان مسافتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ لوگ جو جو مقام جانتے تھے آپ وہ بیان فرماتے۔ ممکن ہے کہ کسی حدیث میں حوض کے طول اور کسی میں اس کے عرض کا بیان ہو۔ یہ سب مقام قریب قریب ایک ہی فاصلہ رکھتے ہیں، یعنی آدھے ماہ کی مسافت یا اس سے کچھ کم و بیش، پھر تیز رفتار سواری اور ست رفتار سواری کے اعتبار سے بھی مسافت میں اختلاف ہو سکتا ہے۔<sup>1</sup>

[6578] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کوثر سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی تھی۔

الْحَوْضُ، وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالَ مَنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجَنَّ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي. فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُوا بَعْدَكَ. [راجع: 1655]

تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ. وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

6577 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ».

6578 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: الْكَوْثَرُ: الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ.

(راوی حدیث) ابو بشر نے کہا: میں نے حضرت سعید بن جبیر سے کہا: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ کوثر جنت میں ایک

قَالَ أَبُو بَشِيرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: إِنَّ أَنَا سَأَلْتُ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: النَّهْرُ

نہر ہے تو انھوں نے جواب دیا: جو نہر جنت میں ہے وہ بھی خیر کثیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

[6579] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض ایک مینے کی مسافت کے برابر ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہوگی۔ اور اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔“

[6580] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ میرے حوض کی لمبائی اتنی ہوگی جتنی ایلہ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی لمبائی ہے۔ وہاں اتنی بڑی تعداد میں آبخورے ہوں گے جتنی آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔“

[6581] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میں جنت کی سیر کرتے کرتے ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: جبرئیل! یہ کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کو آپ کے رب نے دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی خوشبو یا مٹی تیز مشک جیسی تھی۔ خوشبو یا مٹی کے الفاظ میں راوی ہدبہ کو شک تھا۔

[6582] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میرے کچھ ساتھی

الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ. [راجع: 4966]

٦٥٧٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَأْوَةٌ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمُسْكِ، وَكَيْزَانُهُ كُنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا».

٦٥٨٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ: قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

٦٥٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِيَابُ النَّدْرِ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكُوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طَيِّبُهُ، - أَوْ طَيِّبُهُ - مِنْكَ أَذْفَرُ» شَكَّ هُدْبَةُ. [راجع:

[3570]

٦٥٨٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ

حوض پر میرے پاس آئیں گے اور میں انھیں پہچان بھی لوں گا لیکن پھر وہ میرے سامنے سے ہنادیے جائیں گے۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں، لیکن مجھ سے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر تھیں۔“

[6583] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ جو شخص بھی میرے پاس سے گزرے گا وہ اس کا پانی نوش کرے گا۔ جس نے اس کا پانی ایک مرتبہ نوش کر لیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ وہاں کچھ لوگ ایسے بھی آئیں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے لیکن پھر انھیں میرے سامنے سے ہنادیا جائے گا۔“

[6584] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے سنی تھی وہ اس میں کچھ اضافہ کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں کہوں گا: یہ تو مجھ سے ہیں۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ میں کہوں گا: دوری ہو اس شخص کے لیے جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سُحْقًا کے معنی ہیں: دور ہو جانا۔ ﴿سَجِيحٌ﴾ کے معنی بھی دور کے ہیں۔ عربی زبان میں سَحَقَةٌ وَ أَسْحَقَةٌ کے معنی ہیں: أَبْعَدَهُ یعنی اس نے اس کو دور کر دیا ہے۔

[6585] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِي الْحَوْضِ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ».

٦٥٨٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَّرَفٍ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرَفْتُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ». (انظر: [٧٠٥٠])

٦٥٨٤ - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي التُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا: «فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مَنِّي، فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لَمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي».

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سُحْقًا: بُعْدًا، يُقَالُ: ﴿سَجِيحٌ﴾ [الحج: ٣١]: بَعِيدٌ، سَحَقَهُ وَأَسْحَقَهُ: أَبْعَدَهُ. (انظر: [٧٠٥١])

٦٥٨٥ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ سَعِيدٍ الْجَبْطِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ

میرے ساتھیوں میں سے ایک جماعت مجھ پر پیش کی جائے گی۔ پھر انھیں حوض سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں گھڑ لی تھیں۔ بلاشبہ یہ لوگ ایڑیوں کے بل لٹے لوٹ گئے تھے۔“

[6586] حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حوض پر میرے ساتھیوں کی ایک جماعت آئے گی۔ پھر انھیں وہاں سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں معلوم نہیں کہ انھوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ یہ الٹے پاؤں اسلام سے واپس ہو گئے تھے۔“

شعیب نے امام زہری سے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ بیان کرتے تھے اور عقیل فیحَلُونَ بیان کرتے تھے۔

زبیدی نے امام زہری سے بیان کیا، انھوں نے محمد بن علی سے، وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

[6587] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ ایک جماعت میرے سامنے آئی۔ جب میں نے انھیں پہچان لیا تو ایک آدمی میرے اور ان کے درمیان سے نکلا اور ان سے کہا: ادھر آؤ۔ میں نے کہا: انھیں کدھر جانا ہے؟

شہاب، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَرُدُّ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيَجْلُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا عَلَيَّ أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى». [انظر: 6586]

6586 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَرُدُّ عَلَيَّ الْحَوْضِ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيَجْلُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا عَلَيَّ أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى».

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «فَيَجْلُونَ». وَقَالَ عَقِيلٌ: «فَيَحَلُونَ».

قَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: 6585]

6587 - حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَقَالَ:

اس نے کہا: اللہ کی قسم! جہنم کی طرف لے جانا ہے۔ میں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ یعنی کیا وجہ؟ اس نے کہا: یہ لوگ آپ کے بعد لائے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آیا۔ جب میں نے انہیں بھی پہچان لیا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان سے نکلا اور ان سے کہا: ادھر آؤ۔ میں نے پوچھا: انہیں کدھر جانا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! جہنم کی طرف۔ میں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ یعنی کیا وجہ؟ اس نے کہا: یہ لوگ آپ کے بعد اپنی ایزویوں کے بل پھر گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ان گروہوں میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچے گا مگر اکاڈ کا لوگ جو چرواہے کے بغیر بے کار اونٹوں کی طرح ہوں گے۔“

[6588] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔“

[6589] حضرت جناب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں میرا کارواں کے طور پر تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا۔“

[6590] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور شہدائے احد کے لیے اس طرح دعا کی جس طرح میت کے لیے جنازے میں دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ”میں میرا کارواں کے طور پر تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا زمین کی

هَلُمَّ، فَقُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى، ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْتِي وَيَبِينَهُمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ، قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى، فَلَا أَرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلَ هَمَلِ النَّعَمِ“.

۶۵۸۸ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حُثَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي». [راجع: ۱۱۹۶]

۶۵۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ».

۶۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انصَرَفَ عَلَى الْمَسْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ

کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں تمہارے متعلق اس امر سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، البتہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔“

[6591] حضرت حارث بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا: ”(وہ اتنا بڑا ہے) جتنی مدینہ اور صنعاء کے درمیان دوری ہے۔“

[6592] حضرت حارث کی نبی ﷺ سے سنی ہوئی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ”آپ کا حوض اتنا وسیع ہوگا جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے۔“ اس پر (راوی حدیث) مستورد نے کہا: آپ نے برتنوں والی روایت نہیں سنی؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ مستورد نے کہا: ”وہاں برتن اس طرح نظر آئیں گے جیسے آسمان پر ستارے نظر آتے ہیں۔“

[6593] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں حوض پر موجود ہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے۔ پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے آدمی اور میری امت کے لوگ ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ انھوں نے تمہارے بعد کیا کیا کام کیے تھے؟ اللہ کی قسم! یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہے۔“ ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ الٹے پاؤں لوٹ جائیں یا اپنے دین کے متعلق کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔

﴿عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ﴾ کے معنی یہی ہیں: تم اپنے دین سے ایزلیوں کے بل پھر گئے، یعنی اسلام سے مرتد ہو گئے۔

الأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا. [راجع: ۱۳۴۴]

۶۵۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهَبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: «كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ».

۶۵۹۲ - وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ»، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعَهُ قَالَ: الْأَوَانِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: «تُرَى فِيهِ الْآيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ».

۶۵۹۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي؟ فَيَقَالُ: هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللَّهِ مَا بَرَحُوا يَرْجِعُونَ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ». فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا، أَوْ نُفَسِّنَ عَنْ دِينِنَا.

﴿عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ﴾ [المومنون: ۶۶]: تَرْجِعُونَ عَلَىٰ الْعَقَبِ. [انظر: ۷۰۴۸]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 82 - كِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- بلا عنوان

(۱) [بَابُ]:

[6594] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا جو صادق و مصدوق ہیں: ”تم میں سے ہر ایک (کا مادہ تخلیق) اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے۔ پھر وہ اتنی ہی مدت میں خون بستہ (جسے ہوئے خون) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر اتنے ہی عرصے میں وہ گوشت کا ٹوٹھرا بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم ہوتا ہے: اس کی روزی، اس کی عمر، اس کا نیک یا بد ہونا یہ سب لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرنے لگتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جنت کے کام کرنے لگتا ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک یا دو ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں چلا جاتا ہے۔“

۶۵۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ عَلَقَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضَعَّجًا مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعَةٍ: بِرِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَشَقِيٍّ أَوْ سَعِيدٍ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَوَاللَّهِ إِنْ أَحَدَكُمْ أَوْ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ بَاعٍ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا».

قَالَ آدَمُ: «إِلَّا ذِرَاعٌ». [راجع: ۳۲۰۸]

(امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ) آدم بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں یوں کہا: ”جب ایک ہاتھ کا فاصلہ جاتا ہے۔“

[6595] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو کہتا رہتا ہے کہ اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے۔ اے رب! یہ خون بستہ بن گیا ہے، اے رب! یہ گوشت کے ٹوٹنے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے: اے رب! یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ نیک ہے یا بد؟ اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی مدت حیات کیا ہے؟ اسی طرح یہ سب باتیں شکرِ مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہے۔“

۶۵۹۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ [بْنِ أَنَسٍ]، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! نُطْفَةٌ، أَيُّ رَبِّ! عَلَقَةٌ، أَيُّ رَبِّ! مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ: أَيُّ رَبِّ! ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ». [راجع: ۳۱۸]

باب: 2- اللہ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے

(۲) بَابُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا۔“

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَأَصَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ﴾ [الجنانية]

[۲۳]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے، اس پر قلم خشک ہو چکا ہے۔“

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿لَهَا سَائِقُونَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ان کے لیے سعادتِ سبقت کر چکی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَهَا سَائِقُونَ﴾ [المؤمنون: ۶۱] سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

[6596] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا جنتی لوگ اہل جہنم سے پہچانے جا چکے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس نے عرض کی: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہر شخص وہی عمل کرتا ہے

۶۵۹۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّشْكِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ الشَّخْبِيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَلِمَ



يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلُّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسَّرُ لَهُ». [انظر: ٧٥٥١]

جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جو اس کے لیے آسان کیا گیا ہے۔“

🌟 فائدہ: تقدیر کے حوالے سے یہ بات ذہن میں رہے کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ازلی علم کی بنا پر یہ لکھ دیا ہے، یہ نہیں کہ لکھ کر انسان پر ٹھونس دیا ہے، اس لیے انسان محض مجبور نہیں بلکہ خیر و شر کے اختیار میں آزاد ہے۔ یہ اس کا فیصلہ ہے کہ کس کا انتخاب کرتا ہے۔ تقدیر سے اسے نا آشنا رکھا گیا ہے اور احکام الہی کی پابندی کا حکم ہے، اس لیے اسے احکام الہی کی پابندی کرنی چاہیے اور تقدیر، جس کا اسے علم نہیں، کا سہارا لے کر معصیت کی راہ اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ جو گناہ ہو جائے یا معصیت آجائے اسے اللہ کی تقدیر سمجھ کر برداشت کرنا چاہیے اور اللہ کے حضور توبہ کرنی چاہیے۔

باب: 3- اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے

(۳) بَابُ: اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

[6597] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کو خوب معلوم ہے کہ انھوں نے کیا عمل کرنا تھا۔“

٦٥٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ١٣٨٣]

[6598] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ (بڑے ہو کر) عمل کرنے والے تھے۔“

٦٥٩٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَرِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذُرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ١٣٨٤]

[6599] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا لیتے ہیں جیسا کہ تمہارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی کان کٹا ہوتا ہے؟ وہ تو تم ہی اس کا کان کاٹ دیتے ہوں۔“

٦٥٩٩ - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُتَّبِعُونَ النَّبْهِيمَةَ، هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءٍ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ

تَجَدُّعُونَهَا؟». [راجع: ۱۳۵۸]

[6600] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کا حصہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس بچے کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں فوت ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر کیا عمل کرتا۔“

۶۶۰۰ - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ۱۳۸۴]

(۴) بَابُ: ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدْرًا مَقْدُورًا﴾

[الأحزاب: ۳۸].

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کا حکم اہل اور ہو کر رہتا ہے۔“ کا بیان

[6601] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی عورت اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے پیالے کو بالکل خالی کر دے بلکہ چاہیے کہ وہ نکاح کر لے کیونکہ اس کے لیے تو وہی کچھ ہے جو اس کا مقدر ہے۔“

۶۶۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلِتَنْكِحَ، فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا». [راجع: ۲۱۴۰]

[6602] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ اچانک آپ کے پاس آپ کی کسی صاحبزادی کا قاصد آیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد، ابی بن کعب اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ قاصد نے کہا کہ ان کا بچہ نزع کی حالت میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پیغام بھیجا: ”اللہ ہی کا ہے جو وہ لے لیتا ہے اور اسی کا ہے جو وہ دے دے۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اس لیے وہ صبر کریں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔“

۶۶۰۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَسُولٌ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا: «اللَّهُ مَا أَخَذَ، وَاللَّهِ مَا أَعْطَى، كُلُّ بِأَجَلٍ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». [راجع: ۱۲۸۴]

[6603] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں قبیلہ انصار کا ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! ہم لونڈیوں سے ہم بستری کرتے ہیں لیکن

۶۶۰۳ - حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجَمَحِيُّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ

ہمیں اپنے مال سے بھی بہت پیار ہے، لہذا آپ کا عزل کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا تم ایسا کرتے ہو؟ اگر تم ایسا نہ کرو تو تمہارے لیے کچھ قباحت نہیں کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے وہ تو پیدا ہو کر رہے گی۔“

ہِيَ كَائِنَةٌ . [راجع: ۲۲۲۹]

[6604] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کوئی چیز نہ چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو، جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا، لہذا جب میں کوئی فراموش کردہ چیز دیکھتا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو جب وہ اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے۔

۶۶۰۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عِلْمَهُ مَنْ عِلْمَهُ، وَجَهْلَهُ مَنْ جَهْلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَأَاهُ فَعَرَفَهُ.

[6605] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کا جنت و جہنم میں ٹھکانا لکھا جا چکا ہے۔“ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! پھر ہم کیوں نہ اس پر بھروسہ کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں، تم عمل کرو (جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے) اس کے لیے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا..... آخر تک۔“

۶۶۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ عُوْدٌ يَتَكْتُبُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَنَكَسَ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَفْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ». فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَلَا نَتَّجِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا، اِعْمَلُوا فِكُلُّ مُسِيرٍ»، ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ [البلد: ۵] الْآيَةَ.

[راجع: ۱۳۶۲]

باب 5- عمل کا اعتبار خاتمے پر موقوف ہے

(۵) بَابُ: الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ

[6606] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں

۶۶۰۶ - حَدَّثَنَا جِبَانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا

نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ساتھ شریک جہاد اور اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا: ”یہ جہنمی ہے۔“ جب جنگ شروع ہوئی تو اس آدمی نے بہت جم کر لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا لیکن پھر بھی وہ ثابت قدم رہا۔ نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں آپ کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے؟ وہ اللہ کے راستے میں بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ نے اب بھی یہی فرمایا: ”وہ جہنمی ہے۔“ ممکن تھا کہ کچھ مسلمان شبے میں پڑ جاتے لیکن اس دوران میں اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لا کر اپنا ترکش کھولا اور اس سے ایک تیر نکالا، پھر اس سے خود کو ذبح کر لیا۔ اس کے بعد بہت سے مسلمان دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دکھائی ہے۔ اس شخص نے اپنے آپ کو ذبح کر کے خودکشی کر ڈالی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا، نیز یہ (بھی اعلان کر دو) کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کسی بے دین آدمی سے بھی لے لیتا ہے۔“

[6607] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ساتھ ایک لڑائی میں شرکت کی۔ بلاشبہ وہ بہت سے مسلمانوں سے کفایت کرتے ہوئے (کافروں کے مقابلے میں اکیلا) بڑی بہادری سے لڑ رہا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ”جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔“ چنانچہ وہ شخص جب لڑنے

عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ مَمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ: «هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَتَيْتُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَوْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَأَنْتَرَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَأَنْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رَجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، قَدْ أَنْتَحَرَ فَلَانَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا بِلَالُ، فَمَنْ فَادُنْ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». [راجع: 3062]

٦٦٠٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي عَرْوَةِ عَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا». فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ

میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت تر تکالیف میں مبتلا کر رہا تھا تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ آخر وہ زخمی ہو گیا اور جلدی سے مرنا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تلوار کی نوک سینے کے درمیان رکھی اور دباؤ دیا تو وہ تلوار اس کے شانوں کو پار کرتی ہوئی نکل گئی۔ اس کے بعد اس کا پیچھا کرنے والا شخص نبی ﷺ کی خدمت میں دوڑتا ہوا حاضر ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بات کیا ہے؟“ اس نے کہا: آپ نے فلاں شخص کے بارے میں فرمایا تھا: ”جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھ لے۔“ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی پامردی سے لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ کفر پر نہیں مرے گا لیکن جب وہ سخت زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی سے کام لیا اور خودکشی کر لی۔ نبی ﷺ نے اس وقت فرمایا: ”بلاشبہ بندہ اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے، اسی طرح دوسرا آدمی اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔ یقیناً اعمال کا اعتبار خاتمے پر موقوف ہے۔“

باب: 6- نذر، بندے کو تقدیر کی طرف لے جاتی ہے

[6608] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نذر سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ”نذر کوئی چیز رد نہیں کر سکتی۔ بس اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔“

[6609] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) نذر، بندے کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں لاتی جو

وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةً سَفِيهَةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُسْرِعًا فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: قُلْتَ لِفُلَانٍ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ»، وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا عَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَفَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ». [راجع:

[2898]

(٦) بَابُ إِلْقَاءِ الْعَبْدِ النَّذْرَ إِلَى الْقَدَرِ

٦٦٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». [انظر: ٦٦٩٢، ٦٦٩٣]

٦٦٠٩ - حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَأْتِي ابْنَ

میں نے اس کے لیے مقدر نہ کی ہو بلکہ تقدیر اسے وہ چیز دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے، البتہ میں اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکالوا لیتا ہوں۔“

أَدَمَ النَّذْرُ بَشِيءٍ لَّمْ يَكُنْ قَدْ قَدَرْتُهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَرْتُهُ لَهُ، أَشْتَخِرُجُ بِهِ مِنْ الْبَخِيلِ. [انظر: ٦٦٩٤]

### باب: 7- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَابِيَانِ

### (٧) بَابُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

[6610] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم کسی اونچی جگہ پر چڑھتے اور اس پر بلند ہوتے یا کسی وادی کے نشیب میں اترتے تو بآواز بلند اللہ اکبر کہتے۔ اس دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب آئے اور فرمایا: ”لوگو! اپنے آپ پر رحم کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے، بلکہ تم اس ہستی کو پکارتے ہو جو بہت سننے والا اور خوب دیکھنے والا ہے، پھر فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تجھے ایک کلمہ نہ سکھاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ وہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ہے۔“

٦٦١٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّهْدِي، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَضَعُهُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبُطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ: فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمًّا وَلَا غَائِبًا، إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ». [راجع: ٢٩٩٢]

### باب: 8- مَعْصُومٌ وَهُوَ جَسَعُ اللَّهِ بِجَاعِي

### (٨) بَابُ: الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ

عاصم کے معنی ہیں: روکنے والا۔ مجاہد نے کہا: سُدًّا کے معنی ہیں: حق سے آڑ، وہ گمراہی میں ڈلگا رہے ہیں۔ ﴿دَسَّاهَا﴾ کے معنی ہیں: اس نے اس کو گمراہ کر دیا۔

عَاصِمٌ: مَانِعٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ: سُدًّا عَنِ الْحَقِّ، يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ. ﴿دَسَّاهَا﴾ [الشمس: ١٠]: أَعْوَاهَا.

[6611] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب بھی کوئی شخص خلیفہ بنایا جاتا ہے تو اس کے دو خفیہ مشیر ہوتے ہیں: ایک اسے اچھے کام کا مشورہ دیتا ہے اور اس پر آمادہ

٦٦١١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا اسْتُخْلِفَ خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بَطَانَتَانِ:

کرتا ہے اور دوسرا اسے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر ابھارتا ہے۔ اور معصوم وہ ہے جسے اللہ (گناہوں سے) محفوظ رکھے۔“

بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ  
بِالشَّرِّ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ  
اللَّهُ. [انظر: ۷۱۹۸]

باب: 9- جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر واجب ہے کہ اس کے باشندے دنیا میں نہیں آئیں گے

(۹) بَابُ: وَحَرْمٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَمَلْنَاهَا [أَنْتُمْ  
لَا يَرْجِعُونَ]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے: ) ”جو لوگ تمہاری قوم سے ایمان لے آتے ہیں، ان کے علاوہ اب اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔“

﴿أَنْتُمْ لَنْ يُؤْمِنُوا مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ ءَامَنَ﴾  
[عود: ۳۶]

نیز فرمایا: ”وہ بدکردار اور کافر لوگوں ہی کو جہنم دیں گے۔“

﴿وَلَا يَلِدُونَ إِلَّا فَاكِهًا كَفَّارًا﴾ [نوح: ۲۷]

منصور بن نعمان نے عکرمہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ حرم حبشی زبان میں ضروری اور واجب کو کہتے ہیں۔

وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ: وَحَرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ: وَجَبٌ.

[6612] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں تو لہم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی اور بات نہیں جانتا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے انسان کے زنا کا کوئی نہ کوئی حصہ لکھ دیا ہے جس سے لامحالہ اسے دوچار ہونا پڑے گا۔ آکھ کا زنا نظر بازی ہے۔ زبان کا گناہ لوج دار گفتگو کرنا ہے۔ اور دل کا زنا خواہشات اور شہوات ہیں، پھر شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے اور اسے جھٹلا دیتی ہے۔“

۶۶۱۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ: حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ،  
عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا  
أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّانَا  
أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَرِزْنَا الْعَيْنَ: النَّظْرُ،  
وَرِزْنَا اللِّسَانَ: الْمَنْطِقُ، وَالتَّنْفُسُ تَمْتَى  
وَتَسْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ».

شبابہ نے کہا: ہم سے ورقاء نے بیان کیا، ابن طاووس سے، انھوں نے اپنے باپ طاووس سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو

وَقَالَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ عَنِ ابْنِ  
طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
[راجع: ۶۶۴۳]

بیان کیا۔

باب: 10 - (ارشاد باری تعالیٰ): ”وہ رویا (منظر) جو ہم نے آپ کو دکھایا اسے ہم نے لوگوں کے لیے باعث آزمائش بنا دیا“ کا بیان

(۱۰) بَابُ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾ [الإسراء: ۶۰]

[6613] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”وہ منظر جو ہم نے آپ کو دکھایا ہے اسے ہم نے لوگوں کے لیے باعث آزمائش بنایا ہے۔“ انھوں نے فرمایا: اس سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو معراج کی رات دکھایا گیا جب آپ کو بیت المقدس تک رات کے وقت سیر کرائی گئی۔ نیز فرمایا: قرآن مجید میں ﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ﴾ سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

۶۶۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ أُرِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: ﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ﴾ [الإسراء: ۶۰] قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ. [راجع:

[۳۸۸۸

☀️ فائدہ: اس حدیث میں واقعہ معراج کی طرف اشارہ ہے۔ یہ ایک خرق عادت واقعہ اور معجزہ تھا لیکن اس کا بہت مذاق اڑایا گیا۔ پھر جن کافروں نے بیت المقدس دیکھا تھا انھوں نے آپ سے سوالات پوچھنا شروع کر دیے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے تمام حجابات دور کر دیے اور آپ نے ان کو تمام سوالات کے جواب دے دیے۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ کسی حسی معجزے کے طالب کفار ایمان لے آتے لیکن کاتب ازلی نے ان کے لیے کفر ہی مقدر کیا تھا، اس لیے وہ پہلے سے بھی زیادہ سرکشی کی راہ اختیار کرنے لگے۔

باب: 11 - اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدم اور موسیٰ ﷺ کا مباحثہ کرنا

(۱۱) بَابُ: تَحَاجَّ آدَمَ وَمُوسَى عِنْدَ اللَّهِ

[6614] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حضرت آدم اور موسیٰ ﷺ نے مباحثہ کیا۔ موسیٰ ﷺ نے آدم ﷺ سے کہا: اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہی نے ہمیں محرومی سے دوچار کیا اور جنت سے باہر نکال پھینکا۔ آدم ﷺ نے موسیٰ

۶۶۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحَتَّجَّ آدَمَ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُوْنَا حَبِيبُنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ لَهُ آدَمُ:



ﷺ سے کہا: اے موسیٰ اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم کلامی کے ساتھ برگزیدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے تیرے لیے (تورات کو) لکھا، کیا تم مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ آخر آدم ﷺ اس مباحثے میں موسیٰ ﷺ پر غالب آگئے۔“ آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

سفیان نے کہا: ہم سے ابو زناد نے بیان کیا اعرج سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس جیسی حدیث بیان کی۔

باب: 12- جو چیز اللہ دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا

[6615] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام وزاد سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے نبی ﷺ کی وہ دعا لکھ بھیجو جو تم نے آپ ﷺ کو نماز کے بعد کرتے ہی ہو، چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھنے کا حکم دیا اور کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو تو دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکنا چاہے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے حضور کسی دولت مند کی دولت کچھ کام نہیں آسکتی۔“

ابن جریج نے کہا: مجھے عبدہ نے خبر دی اور انھیں وزاد نے بتایا، پھر اس کے بعد میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو یہ دعا پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

تقدیر سے متعلق احکام و مسائل

يَا مُوسَى! اضْطَفَاكَ اللهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ، اَتَلُوْمَنِي عَلَيَّ اَمْرٌ قَدَّرَ اللهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟ فَحَجَّ اَدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ اَدَمُ مُوسَى، «ثَلَاثًا. [راجع: 13409]

وَقَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

(۱۲) بَابُ: لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللهُ

٦٦١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَادِ مَوْلَى الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةَ: اَكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ. فَأَمَلِي عَلَيَّ الْمُغِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنْ وَرَادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا، ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ. [راجع: 844]

(۱۳) بَابٌ مِّنْ تَعَوُّذٍ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ  
وَسُوءِ الْقَضَاءِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ [الفلق: ۲۰۱]

۶۶۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ عَنْ  
سَمِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ،  
وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ  
الْأَعْدَاءِ». [راجع: ۶۳۴۷]

(۱۴) بَابٌ: ﴿يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ﴾

۶۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ:  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُثْبَةَ عَنْ  
سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَثِيرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ  
ﷺ يَحْلِفُ: «لَا، وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ». انظر:  
[۷۳۹۱، ۶۶۲۸]

۶۶۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَبِشْرُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِابْنِ صَبَّادٍ:  
«حَبَّأْتُ لَكَ حَبِيئًا»، قَالَ: الدُّخُّ، قَالَ:  
«أَخْسَأُ فَلَنْ تَعُدَّوْ قَدْرَكَ»، قَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي  
فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: «دَعُهُ، إِنْ يَكُنْهُ فَلَا

باب: 13- جس نے بدبختی اور بری قضا سے اللہ  
کی پناہ مانگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کہہ دیجیے! میں صبح کے رب کی  
پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا  
کی۔“

[6616] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”مصیبت کی  
شدت، بدبختی سے، برے خاتمے اور دشمن کی خوشی سے اللہ  
کی پناہ مانگا کرو۔“

باب: 14- اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان  
حائل ہو جاتا ہے

[6617] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،  
انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر طور پر یوں قسم اٹھایا کرتے  
تھے: ”نہیں، نہیں، دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!“

[6618] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں  
نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صباد سے فرمایا: ”میں نے تیرے  
لیے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے (بتا وہ کیا  
ہے؟)“ اس نے کہا: وہ دُخ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
”بدبخت، دور ہو جا! تو اپنی حیثیت سے ہرگز آگے نہیں بڑھ  
سکے گا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت  
دیں، میں اس کی گردن اڑاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ

تُطِيفُهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». دو، اگر یہ وہی ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل کرنے میں تمہیں کوئی فائدہ نہیں۔“ [راجعہ: ۱۳۵۴]

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہ وہی دجال ہے جس کا خروج اور لوگوں کو گمراہ کرنا، اللہ کے علم میں ہے تو تمہارا خالق و مالک تمہیں اس کو قتل کرنے کی قدرت نہیں دے گا بلکہ درمیان میں حائل ہو جائے گا۔ اگر تجھے اسے قتل کرنے کی قدرت دے دے تو اللہ کے علم میں تخلف آئے گا جو محال ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تقدیر کا فیصلہ قطعی اور اٹل ہے۔ اگر کہیں کسی کے لیے ٹل سکتا تو آج حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہہ کر مایوس نہ کیا جاتا کہ تم اس بچے (ابن صیاد) کو قتل کر ہی نہیں سکتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں دوبارہ آنا اور تشریف لا کر دجال کو قتل کرنا تقدیر کے ان حتمی فیصلوں میں داخل ہو چکا ہے جو اٹل ہیں۔

باب: 15- (ارشاد باری تعالیٰ:)" آپ کہہ دیں، ہمیں صرف وہی (نقصان) پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے" کا بیان

(۱۵) بَابُ: ﴿قُلْ لَنْ يُصِيبَكَ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا﴾ [التوبة: ۵۱]

کتب کے معنی ہیں: قضی، یعنی اس نے فیصلہ کیا۔ مجاہد نے کہا: ﴿يُصِيبُكَ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اسے جس کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے دوزخ لکھ دی ہے۔ اور انہوں نے ﴿قَدَرَ فَهْدَى﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس نے نیک بختی اور شقاوت دونوں تقدیر میں لکھ دیں اور جس نے جانوروں کو ان کی چراگاہ بتائی۔

قَضَى. قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يَقْدِرِينَ﴾ [الصفات: ۱۶۲]: بِمُضَلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ يَضَلِّي الْجَحِيمِ. ﴿قَدَرَ فَهْدَى﴾ [الأعلى: ۳]: قَدَرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا.

[6619] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”طاعون ایک عذاب تھا، اللہ جس پر چاہتا ہے نازل کرتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے حق میں اسے باعث رحمت بنا دیا ہے، لہذا جو شخص طاعون میں مبتلا ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ اس کے مقدر میں لکھا جا چکا ہے اس کے علاوہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی، پھر صبر کے ساتھ ثواب کی امید میں اسی شہر میں پڑا رہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔“

۶۶۱۹ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ، فَقَالَ: «كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمُوتُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ

اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ». [راجع:

[۳۴۷۴

فائدہ: طاعون کی بیماری ایک پھوڑے سے شروع ہوتی ہے جو نعل یا گردن پر نکلتا ہے۔ اس سے بخار میں مبتلا ہو کر انسان جلد ہی موت کا قدم بن جاتا ہے۔ طاعون جیسی تکلیف دہ بیماری دنیا میں اپنے اسباب ہی سے آتی ہے لیکن اس بیماری کو رسول اللہ ﷺ کی امت کے لیے چند شرائط کے ساتھ باعثِ رحمت بنا دیا گیا ہے۔

باب: 16 - (ارشاد باری تعالیٰ): ”اگر اللہ ہمیں یہ راہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ راہ نہ پا سکتے تھے۔“ نیز: ”اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں اہل تقویٰ میں ہوتا۔“ کا بیان

(۱۶) بَابٌ: ﴿وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾ [الأعراف: ۴۳] ﴿لَوْ أَنك اللَّهُ هَدَيْتَنِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ [الزمر: ۵۷]

[6620] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ کو دیکھا، آپ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور فرما رہے تھے:

۶۶۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو التُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ - هُوَ ابْنُ حَارِمٍ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ، وَهُوَ يَقُولُ:

”اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے اے اللہ! ہم پر سکینت نازل فرما اگر ہم دشمن سے لڑیں تو ہمیں ثابت قدم رکھ مشرکین نے ہم پر زیادتی کی ہے جس وقت انہوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔“

«وَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبَّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَأَقَيْنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا».

[راجع: ۲۸۳۶]

فائدہ: اس حدیث میں لَوْلَا کا استعمال اللہ کے احسان کے طور پر استعمال ہوا ہے، ایسا جائز ہے اور قرآن کریم میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، البتہ اپنے بجز کو ظاہر کرنے کے لیے یا تقدیر پر تدبیر کو حاکم بنانے کے لیے لَوْلَا کا استعمال شرعاً جائز نہیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 83- كِتَابُ الْإِيمَانِ وَالنُّذُورِ

### قسموں اور نذروں سے متعلق احکام و مسائل

(۱) [بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ﴾  
بِالْفِعْوِ فِي آيَاتِكُمْ ﴿الْآيَةُ [المائدة: ۸۹]﴾  
باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ تمہاری لغو  
قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرے گا“ کا بیان

وضاحت: مہمل اور لغو قسموں سے مراد ایسی قسمیں ہیں جو انسان تکلیف کلام کے طور پر اٹھاتا ہے، جیسے لا واللہ اور بلی واللہ، ایسی قسموں پر اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں فرمائے گا اور ان پر کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

۶۶۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَبُو بَكْرٍ صَدِيقٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَبَّهِيَ قَسْمٌ نَهَيْتُمْ تَوْرُتِي تَحْتِي يِهَاهَا تَمَّكَ كَمَا اللَّهُ تَعَالَى نَهَى قَسْمَ كَا كَفَّارَه نَازِلَ فَرَمَايَا. اس وقت وہ کہنے لگے: اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا، پھر اس کے خلاف کو اچھا اور بہتر سمجھوں گا تو میں اچھا اور بہتر کام کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

۶۶۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَحْبَبْنَا عَبْدَ اللَّهِ: أَحْبَبْنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ لَمْ يَكُنْ يَحْنُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ، وَقَالَ: لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي. [راجع: ۴۶۱۴]

۶۶۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيَتْهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنَتْ

۶۶۲۲ [6622] حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عبدالرحمن بن سمرہ! امارت طلب نہ کرنا کیونکہ اگر طلب کرنے سے تجھے امارت دی گئی تو تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر طلب کے بغیر تجھے امارت سونپ دی گئی تو تیری مدد کی جائے گی۔ اور جب تو قسم کھائے، پھر اس کی خلاف ورزی میں تجھے بہتری نظر

آئے تو اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دے دو اور جو کام بہتر ہو اسے ضرور کرو۔“

عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَرْتَ عَنْ يَمِينِكَ وَاتَّبَعْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. [انظر: ٦٧٢٢، ٦٧٤٦، ٧١٤٧]

[6623] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں چند اشعری لوگوں کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہی ہے جس پر تمہیں سوار کروں۔“ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر ہم جس قدر اللہ کو منظور تھا وہاں ٹھہرے رہے، اس دوران میں سفید کوہان والے تین اونٹ آپ ﷺ کے پاس لائے گئے تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہم نے یا ہم میں سے بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ان میں ہمارے لیے کوئی برکت نہیں ہوگی کیونکہ ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ ہمیں سواری مہیا نہیں کر سکتے پھر آپ نے ہمیں سواریاں عنایت کی ہیں، لہذا تم سب نبی ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ تا کہ ہم آپ کو قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں سواری نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری سواری کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز کے متعلق قسم نہیں اٹھاتا مگر جب اس کے خلاف کو بہتر خیال کرتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔ یا (بایں طور فرمایا کہ) بہتر کام کر لیتا ہوں، اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

٦٦٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْمَلْتُهُ فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، قَالَ: ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ نَلْبَثَ ثُمَّ أَتَيْتُ بِنَلَاثِ ذَوْدِ عُرِّ الذُّرَى فَحَمَلْنَا عَلَيْهَا، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا - أَوْ قَالَ بَعْضُنَا - : وَاللَّهِ لَا يُبَارِكُ لَنَا، أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا، فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: «مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي». [راجع: ٣١٣٣]

[6624] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہم آخری

٦٦٢٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ

امت ہیں اور قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔“

[6625] اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اپنے اہل خانہ کے معاملے میں تمہارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے ہاں اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ وہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔“

[6626] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر ازار ہے وہ بہت گناہ گار ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ نیکی کرے۔“ یعنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے۔

باب: 2- نبی ﷺ کا یوں قسم اٹھانا: ”وایم اللہ“

[6627] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ کچھ لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اگر تم اسامہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم قبل ازیں اس کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ (زید رضی اللہ عنہ) امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسامہ) ان کے بعد مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔“

قسموں اور نذروں سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثْنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَنْحُنَّ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ۲۳۸]

۶۶۲۵ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ لَأَنْ يَلِجَ أَحَدُكُمْ بَيْمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَثَمَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ». [الضر: ۶۶۲۶]

۶۶۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بَيْمِينَ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لَيْبَرًا»، يَعْنِي الْكُفَّارَةَ. [راجع: ۶۶۲۵]

(۲) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَأَيْمُ اللَّهِ»

۶۶۲۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَخَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ۳۷۳۰]

### باب: 3- نبی ﷺ کی قسم کس طرح کی تھی؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!“

ابوقادہ کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی موجودگی میں فرمایا تھا: لَا هَا لِلَّهِ إِذَا ”اللہ کی قسم! تب ایسا نہیں ہو سکتا۔“ قسم کے لیے اس طرح بھی کہا جاتا ہے: وَاللَّهِ، بِاللَّهِ اور تَا لِلَّهِ.

[6628] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی قسم: لَا وَمُقَلَّبِ الْقُلُوبِ ہوتی تھی، یعنی دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

[6629] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا اور جب کسری (شاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا۔“

[6630] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسری (شاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کیا جائے گا۔“

### (۳) بَابُ: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ؟

وَقَالَ سَعْدٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ».

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: لَا هَا لِلَّهِ إِذَا، يُقَالُ: وَاللَّهِ، وَبِاللَّهِ، وَتَاللَّهِ.

٦٦٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا، وَمُقَلَّبِ الْقُلُوبِ». [راجع: ٦٦١٧]

٦٦٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ». [راجع: ١٣١٢١]

٦٦٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ». [راجع: ٣٠٢٧]



[6631] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تمہیں ان حقائق کا علم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔“

[6632] حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اللہ کے رسول! آپ میری جان کے علاوہ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ”نہیں نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میری ذات تمہیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: ”اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اب (تیرا ایمان مکمل ہوا ہے)۔“

[6633, 6634] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں اپنا ایک مقدمہ پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: (اللہ کے رسول!) آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ دوسرا جو زیادہ سمجھ دار تھا، اس نے کہا: ہاں اللہ کے رسول! ٹھیک ہے آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کریں لیکن مجھے اجازت دیں کہ میں اس معاملے میں کچھ عرض کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں تم بات کرو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا..... امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: عسيف مزدور

٦٦٣١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَأَلْصَحْتُمْ قَلِيلًا». [راجع: ١٠٤٤]

٦٦٣٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي حَبِوَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ: «لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ». فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: «فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي». فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْآنَ يَا عُمَرُ». [راجع: ٣٦٩٤]

٦٦٣٣ ، ٦٦٣٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَائْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمُ، قَالَ: «تَكَلَّمْ». قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ - زُنِي بِأَمْرٍ أَنَّهُ

کو کہتے ہیں..... اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا تو میں نے اسے سو بکریوں اور ایک لونڈی کا تاوان دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہونا ہے، سنگساری کی سزا صرف اس کی بیوی کو ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی تمہیں واپس ملے گی۔" پھر آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلا وطن کر دیا۔ اور آپ نے حضرت انسؓ کو اس کی بیوی سے زنا کو حکم دیا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائے، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے، چنانچہ اس نے زنا کا اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنِي الرَّجْمِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ لِّي وَجَارِيَةٍ، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلِيَّ ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَعْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَيَّ امْرَأَتِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ»، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أَنْ يُسَأَلَ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْأَخْرَجِيِّ، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ، رَجَمَهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. [راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵]

[6635] حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مجھے بتاؤ اگر اسلم، غفار، مزینہ اور جبینہ کے قبائل، تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد والوں سے بہتر ہوں تو یہ تمیم، عامر، غطفان اور اسد والے گھائے میں پڑے اور نقصان میں رہے یا نہیں؟" صحابہ نے کہا: جی ہاں، یہ لوگ خسارے میں رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (پہلے) قبائل، ان (دوسروں) سے بہتر ہیں۔"

۶۶۳۵ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةٌ وَجَبِينَةٌ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغُطْفَانَ وَأَسَدٍ، خَابُوا وَخَسِرُوا؟» قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ». [راجع: ۳۵۱۵]

[6636] حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عامل مقرر فرمایا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

۶۶۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا لَكُمْ وَهَذَا

”تم اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھے رہے، پھر تم دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے، خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی، پھر فرمایا: ”اما بعد! اس عامل کا کیا حال ہے؟ ہم اسے کسی کام کے لیے تعینات کرتے ہیں، وہ ہمارے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا وصول کردہ مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، پھر وہ دیکھتا کہ اسے تحفہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اس مال میں سے کچھ بھی خیانت کرے گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنی گردن پر اٹھائے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ اس حال میں اسے لائے گا کہ وہ بلبلا رہا ہوگا۔ اگر وہ گائے ہوگی تو وہ اسے لائے گا اور اس کے ڈکارنے کی آواز آرہی ہوگی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہوگی تو وہ اسے اس حال میں لائے گا کہ وہ میاتی ہوگی۔ الغرض میں نے تمہیں اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے۔“

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس قدر اوپر اٹھایا کہ ہمیں آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا: میرے ساتھ یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے سنی تھی تم لوگ ان سے بھی پوچھ سکتے ہو۔

[6637] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان (اخروی حقائق اور قیامت کی ہولناکیوں) کا تمہیں علم ہو جائے، جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے۔“

أَهْدِي لِي، فَقَالَ لَهُ: «أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمَّكَ فَتَطَرْتُ أَيُّهُدَى لَكَ أُمٌّ لَأ؟» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَشَهِدَ وَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أُمَّا بَعْدُ! فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ: هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ، وَهَذَا أَهْدِي لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمَّهِ فَتَطَرَّ هَلْ يُهْدَى لَهُ أُمٌّ لَأ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا حَوَارٌ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَعَرٌّ، فَقَدْ بَلَغْتُ». فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُمَرَةَ إِنْطِئِهِ. قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: وَقَدْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعِيَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَوَهُ. [راجع: ۹۲۵]

www.KitaboSunnat.com

۶۶۳۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ - هُوَ ابْنُ يُوسُفَ - عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا». [راجع:

[6638] حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں آپ ﷺ تک پہنچا تو آپ کعبے کے سائے میں بیٹھے فرما رہے تھے: ”رب کعبہ کی قسم! وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! وہی سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔“ میں نے (دل میں) کہا: میری کیا حالت ہے شاید میرے متعلق کوئی چیز نظر آئی ہے؟ پھر میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور آپ مسلسل یہ فرماتے رہے تو میں خاموش نہ رہ سکا۔ اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر ایک عجیب سی بے قراری طاری ہو گئی۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے، لیکن ان سے وہ مستثنیٰ ہیں جنہوں نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح (بے دریغ اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ہوگا۔“

۶۶۳۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ : «هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ ! هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ !» ، فُلْتُ : مَا شَأْنِي ؟ أَيَّرَى فِيَّ شَيْءٌ ؟ مَا شَأْنِي ؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ - فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَشْكُتَ - وَتَعَشَّانِي مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَقُلْتُ : مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : «الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا» . [راجع : ۱۴۶۰]

[6639] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: میں آج رات توے بیویوں سے جماع کروں گا، ہر ایک بچہ جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ انھیں ان کے ساتھی نے کہا: ان شاء اللہ کہو لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا، چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے تمام عورتوں سے جماع کیا تو ان میں سے ایک عورت کے علاوہ کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ناتمام بچے کو جنم دیا۔ اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو سب بچے شہسوار بن کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔“

۶۶۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنِ [عَبْدِ الرَّحْمَنِ] الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «قَالَ سَلِيمَانُ : لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ : قُلْ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَلَمْ يَقُلْ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَائِمُّ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ» . [راجع : ۲۸۱۹]

[6640] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہدیے

۶۶۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ :

کے طور پر پیش کیا گیا تو لوگ اسے دست بدست پکڑنے لگے اور اس کی خوبصورتی، نرمی پر اظہار حیرت کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں اس پر حیرت ہے؟“ صحابہ نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت میں سعد (بن معاذ) کے رومال اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔“

شعبہ اور اسرائیل نے ابو اسحاق سے یہ روایت بیان کی تو اس میں وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[6641] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر جتنے خیمے والے ہیں، ان میں کسی کا ذلیل و خوار ہونا مجھے اتنا پسند نہیں تھا جتنا آپ کا، لیکن آج میرا یہ حال ہو گیا ہے کہ کوئی بھی اہل خیمہ مجھے اس قدر پسند نہیں جس قدر آپ کا ڈیرہ مجھے محبوب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تیری فداکاری میں مزید اضافہ ہو گا۔“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے، کیا مجھ پر کوئی حرج تو نہیں اگر میں اس کے مال سے بچوں کو کھلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، بشرطیکہ تم دستور کے مطابق خرچ کرو۔“

[6642] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ یمنی چمڑے کے خیمے سے پشت لگائے بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: ”کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ بنو؟“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ

أَهْدِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا؟» قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَتَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْحِجَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا».

لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ». [راجع: ۲۲۴۹]

۶۶۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عَتَبَةَ بِنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَجْبَاءٍ أَوْ جِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَدُلُّوا مِنْ أَهْلِ أَجْبَانِكَ - أَوْ جِبَانِكَ - شَكَّ يَحْيَى - ثُمَّ مَا أَصْحَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَجْبَاءٍ أَوْ جِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعْزُوا مِنْ أَهْلِ أَجْبَانِكَ أَوْ جِبَانِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ». قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَّسِيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ: «لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ۲۲۱۱]

۶۶۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ: حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرُوَ ابْنَ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فرمایا: ”کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو جاؤ؟“ صحابہ کرام نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔“

[6643] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے دوسرے صحابی کو قتل ہو اللہ احد پڑھتے سنا جو اسے بار بار پڑھ رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا۔ وہ صحابی اس سورت کی قراءت کو بہت کم خیال کرتا تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت، قرآن مجید کے ایک تہائی حصے کے برابر ہے۔“

[6644] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم رکوع اور سجود کو پورے طور پر ادا کیا کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو تو میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھ لیتا ہوں۔“

[6645] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کے بچے بھی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے تم دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔“ یہ الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائے۔

مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمَ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُجْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجع: 6528]

٦٦٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَفَالَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ». [راجع: ٥٠١٣]

٦٦٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ». [راجع: ٤١٩]

٦٦٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ مَعَهَا أَوْلَادُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ». قَالَتْهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ. [راجع: ٣٧٨٦]

## (۴) بَابُ : لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

## باب: 4- اپنے باپ دادا کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ

[6646] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو پایا جبکہ وہ ایک قافلے کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آگا رہو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کیا ہے، لہذا جو کوئی قسم کھائے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی کھائے یا پھر خاموش رہے۔“

[راجع: ۲۶۷۹]

۶۶۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَضْمُتْ».

[6647] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب سے میں نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے میں نے اپنے باپ دادا کی قسم نہیں اٹھائی، نہ ذاتی طور پر اور نہ کسی دوسرے کی نقل کرتے ہوئے۔

۶۶۴۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ»، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مِنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاكِرًا وَلَا آتِرًا.

امام مجاہد نے کہا: سورۃ احقاف میں جو ﴿أَوْ اثْرَةً مِنْ عِلْمٍ﴾ ہے اس کے معنی ہیں: ”پہلے لوگوں کی خبر نقل کرنا۔“

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَوْ أَثْرَةً مِنْ عِلْمٍ﴾ [الاحقاف: ۲۴]. يَأْتُرُ عِلْمًا.

حضرت امام زہری سے اس حدیث کو نقل کرنے میں عقیل، زبیدی اور اسحاق کلبی نے یونس کی متابعت کی ہے۔

تَابِعَهُ عَقِيلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

ابن عیینہ اور معمر نے امام زہری سے اس حدیث کو بائیں سند بیان کیا ہے کہ حضرت سالم، ابن عمر سے، انھوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے حضرت عمر کو غیر اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ عُمَرَ.

[6648] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے باپ دادا

۶۶۴۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

کی قسم نہ اٹھاؤ۔“

قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ». [راجع: ۲۶۷۹]

[6649] حضرت زہدؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلہ جرم اور اشعری حضرات کے درمیان محبت اور بھائی چارہ تھا۔ ہم ایک دفعہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی خدمت میں موجود تھے کہ انھیں کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغ کا گوشت تھا۔ اس وقت آپ کے پاس قبیلہ بنو تیم اللہ سے ایک سرخ رنگ کا آدی موجود تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ غلاموں میں سے ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اس کو کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا: میں نے مرغی کو گندی چیز کھاتے دیکھا تو مجھے گھن آئی، پھر میں نے قسم کھالی کہ آئندہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اس سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ! میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سنانا ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ اشعر کے چند لوگوں کے ہمراہ حاضر ہوا۔ ہم نے آپ سے سواری کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ ذاتی طور پر میرے پاس کوئی سواری ہی ہے جو تمہیں دے سکوں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت سے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے ہمارے بارے میں پوچھا: ”اشعری حضرات کہاں ہیں؟“ پھر آپ نے ہمیں سفید کوبانوں والے پانچ عمدہ اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا۔ جب ہم ان کو لے کر چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا: یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ تو قسم کھا چکے تھے کہ وہ ہمیں سواری مہیا نہیں کریں گے اور نہ اس وقت آپ کے پاس سواری موجود ہی تھی، اس کے باوجود آپ نے ہمیں سواری مہیا کر دی ہے؟ ہم نے تو رسول اللہ

۶۶۴۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زُهْدَمَ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرَمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدٌّ وَإِخَاءٌ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامَ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرٌ كَانَتْهُ مِنَ الْمَوَالِي، فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ، فَقَالَ: إِنِّي زَأَيْتُهُ يَا كُلُّ شَيْئًا فَقَدِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَكَلُهُ، فَقَالَ: فَمَ فَلَا حَدَثَنَّكَ عَنْ ذَلِكَ: إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: «أَيْنَ النَّفَرِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَمَرَ لَنَا بِخُمْسِ دَاوُدَ عُرِّ الذُّرَى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلْنَا؟ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمِينُهُ؟ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا، فَقَالَ: «إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَنْ يَمِينِ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِمَّا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُمَا». [راجع: ۳۱۳۳]



ﷺ کو قسم سے غافل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم تو اس حرکت کے بعد کبھی فلاح سے ہمکنار نہیں ہو سکیں گے، چنانچہ ہم آپ کی طرف واپس آئے اور کہا: ہم آپ کے پاس آئے تھے کہ آپ ہمیں سواریاں مہیا کریں تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ آپ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے اور درحقیقت اس وقت آپ کے پاس سواریاں موجود بھی نہ تھیں۔ آپ ﷺ نے یسن کر فرمایا: ”میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! جب میں کوئی قسم اٹھاتا ہوں، پھر اس سے بہتر کوئی معاملہ دیکھتا ہوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم سے حلال ہو جاتا ہوں۔“ یعنی اسے توڑ کر اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

باب: 5- لات، عزی اور دیگر بتوں کی قسم نہ اٹھائی جائے

(۵) بَابُ: لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ

[6650] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو کوئی قسم اٹھائے اور اپنی قسم میں کہے: لات اور عزی کی قسم تو اسے چاہیے کہ فوراً لا الہ الا اللہ پڑھے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آ، میں تیرے ساتھ جو اٹھاتا ہوں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔“

٦٦٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرُكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ». [راجع: ٤٨٦٠]

باب: 6- قسم کے مطالبے کے بغیر قسم کھانا

(۶) بَابُ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَمْ يُحْلَفْ

[6651] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اسے پہننا شروع کر دیا۔ آپ اس کا گمینہ ہتھیلی کے اندرونی حصے کی

٦٦٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ، وَكَانَ يَلْبَسُهُ، فَجَعَلَ فَصَّهُ

طرف رکھتے تھے۔ پھر لوگوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ آپ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اپنی انگوٹھی اتار کر فرمایا: ”میں اسے پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا۔“ پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ”اللہ کی قسم! اب میں اسے آئندہ نہیں پہنوں گا۔“ اس کے بعد لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

83- کتابُ الأیمان والنذور . . . . .  
فِي بَاطِنِ كَفِّهِ، فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ، ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَرَعَهُ فَقَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ، فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا»، فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. [راجع: ۱۵۸۶۵]

باب: 7- جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم اٹھائی

(۷) بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى [مِلَّةِ] الْإِسْلَامِ

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لات وعزی کی قسم اٹھائے تو وہ فوراً کلمہ طیبہ پڑھے، یعنی لا الہ الا اللہ کہے۔“ آپ ﷺ نے اسے کفر کی طرف منسوب نہیں کیا۔

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيُتْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ». وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ.

[6652] حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ اور جس نے کسی چیز کو قتل کیا اسے دوزخ کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت کرنا قتل کے مترادف ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کا الزام لگایا وہ بھی قتل کے برابر ہے۔“

٦٦٥٢ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ. وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ». [راجع: ١٣٦٣]

☀️ فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس نے دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی قسم اٹھائی، مثلاً: اگر میں نے یہ کام کیا تو میں یہودی بن جاؤں یا عیسائی ہو جاؤں، اس طرح کہنے والے کا اسلام مختل ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یہودی ہو جائے۔

باب: 8- کوئی یہ نہ کہے: جو اللہ چاہے اور جو تو چاہے۔ اور کیا یوں کہا جاسکتا ہے کہ مجھے اللہ کا سہارا ہے پھر آپ کا؟

(۸) بَابُ: لَا يَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ، وَهَلْ يَقُولُ: أَنَا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ؟

[6653] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے تین آدمیوں کا امتحان لینے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا: میرے تمام اسباب و ذرائع ختم ہو چکے ہیں، میرے لیے اب اللہ کے سوا پھر تیرے علاوہ کوئی سہارا نہیں ہے۔“ پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

٦٦٥٣ - وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: تَقَطَّعَتْ بِي الْجِبَالُ فَلَا بَلَاعَ لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ»، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ١٣٤٦٤]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور انھوں نے اپنی پختہ قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی قسم اٹھائی“ کا بیان

(٩) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ﴾ [الانعام: ١٠٩].

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آپ مجھے ضرور بتائیں جو میں نے خواب کی تعبیر میں خطا کی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم نہ دو۔“

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَتَحَدَّثَنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ: «لَا تُقْسِمُ».

[6654] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

٦٦٥٤ - حَدَّثَنَا قَيْصُ بْنُ حَدَّثَنَا شَفِيَانُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُذْرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْرَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِثْرَارِ الْمُقْسِمِ. [راجع: ١١٣٣٩]

[6655] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت اسامہ بن زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ (پیغام یہ تھا) کہ میرا

٦٦٥٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ: سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ: أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُرْسِلَتْ إِلَيْهِ - وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُسَامَةُ

بينا قریب الوفات ہے، آپ تشریف لائیں۔ آپ نے جواب میں پیغام بھیجا کہ میرا سلام کہو اور اسے کہو: ”بے شک سب اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور جو عنایت فرمایا۔ اس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، لہذا اسے چاہیے کہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے۔“ صاحبزادی نے دوبارہ پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ اسی وقت اٹھے، ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ تیار ہوئے۔ جب آپ وہاں جا کر بیٹھے تو بچہ اٹھا کر آپ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اسے اپنی آغوش میں بٹھایا جبکہ وہ دم توڑ رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ رونا رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا ہے اسے رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔“

[6656] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے ایسا ہوگا۔“

[6657] حضرت حارث بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں تمہیں بتاؤں کہ جنتی کون ہے؟ ہر وہ ناتواں جسے لوگ کمزور اور حقیر خیال کرتے ہوں، اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم اٹھائے تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے۔ اور اہل جہنم ہر وہ موٹی گردن والا، بدخلق اور تکبر کرنے والا ہے۔“

[ابن زید] وَسَعِدٌ وَأَبِي أَوْ أُبَيٍّ - : أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتَضَرَ فَأَشْهَدْنَا، فَأَرْسَلَ يَغْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسْمَى، فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَفْعَعُ فَنَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ سَعِدٌ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرَحِمُ اللَّهُ مِنَ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ». [راجع: ۱۲۸۴]

۶۶۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحَلَّهَ الْقَسَمِ». [راجع: ۱۲۵۱]

۶۶۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عُثْرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا أَدْلِكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ، وَأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ جَوَاطِظٍ عُتِلَّ مُسْتَكْبِرٍ». [راجع: ]

باب: 10- جب کوئی کہے: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں  
یا میں نے اللہ کو گواہ بتایا

[6658] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ اچھے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے قریب ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے ان کی گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجایا کرے گی اور ان کی قسم ان کی شہادت سے سبقت کرے گی۔“

ابراہیم نخعی نے کہا: جب ہم کمن تھے تو ہمارے اساتذہ ہمیں قسم اٹھانے سے منع کرتے تھے کہ ہم گواہی یا عہد میں قسم کھائیں۔

🌞 فائدہ: صرف ”میں گواہی دیتا ہوں“ کے الفاظ قسم کے لیے کافی نہیں بلکہ یوں کہا جائے کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور قسم کا ارادہ کیا تو ایسا کہنا قسم ہے۔

باب: 11- اللہ عزوجل کے عہد کا اظہار کرنا

[6659] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان یا اپنے بھائی کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔“ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق نازل فرمائی: ”بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد (اور اپنی قسموں) کو قلیل رقم میں بیچ ڈالتے ہیں۔“

(۱۰) بَابُ: إِذَا قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ، أَوْ شَهِدْتُ بِاللَّهِ

۶۶۵۸ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ». [راجع: ۲۶۵۲]

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غُلَمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ. [راجع: ۲۶۵۲]

(۱۱) بَابُ عَهْدِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

۶۶۵۹ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَادِبَةٍ لِيَمْتَنِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ - أَوْ قَالَ: أَخِيهِ - لِقِيِّ اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ»، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهُ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ﴾ [ال عمران: ۷۷].

[راجع: ۲۳۵۶]

[6660] سلیمان نے بیان کیا کہ پھر حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہما وہاں سے گزرے تو انھوں نے پوچھا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ لوگوں نے انھیں بتایا تو حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیت کریمہ میرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ان سے ایک کنویں کے متعلق جھگڑا تھا۔

☀️ فائدہ: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ کا عہد ہے کہ میں فلاں کام ضرور کروں گا اور اس نے قسم کی نیت کی ہے تو کام نہ کرنے کی صورت میں اسے کفارہ دینا ہوگا۔

باب: 12- اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھیر دے۔ تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ میں تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ ہے اور اس سے دس گنا اور زیادہ۔“

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تیری عزت کی قسم! مجھے تیری برکت سے استغنا نہیں ہے۔“

[6661] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ، ہمیشہ یہ کہتی رہے گی: کیا کچھ مزید ہے؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم

۶۶۶۰ - قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ: فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ: تَزَلَّتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبِ لِي فِي بَيْتٍ كَانَتْ بَيْنَنَا. [راجع: ۲۳۵۷]

(۱۲) بَابُ الْحَلْفِ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلَامِهِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ».

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «بِنُفْسِي رَجُلٌ بَيْنَ الْحِجَّةِ وَالنَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا».

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ».

وَقَالَ أَيُّوبُ: «وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ».

۶۶۶۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَرِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ

اس میں رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی: بس بس، مجھے تیری عزت کی قسم! اس کا ایک حصہ سزا کر دوسرے سے مل جائے گا۔“ اس روایت کو شعبہ نے قنادہ سے روایت کیا ہے۔

رَبِّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمُهُ فَتَمُولُ: قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ، وَيُزَوِّي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ. رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ. [راجع: ۴۸۴۸]

باب: 13- آدمی کا لعمر اللہ کہنا

(۱۳) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَعَمْرُ اللَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لَعَمْرُكَ کے متعلق کہا ہے کہ اس سے مراد ”تیری زندگی کی قسم“ ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾ [الحجر: ۷۲]: لَعَيْشُكَ.

[6662] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بہتان تراشوں نے ان پر طوفان باندھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پاک دامنی واضح کر دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی (رئیس المنافقین) سے انتقام کے متعلق فرمایا تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: حیات الہی (اللہ کی بقا) کی قسم! ہم اس کو ضرور قتل کریں گے۔

۶۶۶۲ - حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنِ مَنِهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَعْبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم جِئْنَا قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ، وَكُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَعْدَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبَّادَةَ: لَعَمْرُ اللَّهِ لَنَقْتُلَنَّه. [راجع: ۲۵۹۳]

[۲۵۹۳]

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ تمہاری لغو

قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرے گا“ کا بیان

(۱۴) بَابُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي

أَيْمَانِكُمْ﴾ [البقرة: ۲۲۵].

[6663] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ آیت آدمی کے کلام: لَا وَاللَّهِ اور بَلَى وَاللَّهِ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

۶۶۶۳ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ﴾ قَالَ: قَالَتْ: أَنْزَلَتْ فِي قَوْلِهِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ.

باب: 15- جب کوئی بھول کر قسم توڑ دے تو

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو تم بھول کر کرو۔“

نیز فرمایا: ”بھول چوک پر میرا مواخذہ نہ کرو۔“

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھول کر قسم توڑنے والے کے متعلق کوئی حکم بیان نہیں کیا لیکن پیش کردہ آیات و احادیث سے ان کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھول اور غلطی کے عذر کی وجہ سے اس قسم کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں کہ اس میں کوئی کفارہ نہیں۔

[6664] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دوسے اور ان کے دل کی باتوں سے درگزر فرمایا ہے، جب تک وہ ان پر عمل پیرا نہ ہوں یا انھیں زبان پر نہ لے آئیں۔“

[6665] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں ارکان کو فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا۔ پھر ایک دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں ارکان کے متعلق یونہی خیال کرتا تھا، اس کا اشارہ (حلق، رمی اور نحر) تینوں کی طرف تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یونہی کر لو (ان میں سے کسی کام کے پہلے یا بعد کرنے میں) کوئی حرج نہیں۔“ چنانچہ اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کام کے متعلق بھی دریافت کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا: ”یونہی کر لو، کوئی حرج نہیں۔“

(۱۵) بَابُ: إِذَا حَيْثُ نَاسِيًا فِي الْإِيْمَانِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ﴾ [الاحزاب: ۵]

وَقَالَ: ﴿لَا تُؤَاخِذُنِي بِمَا نَسِيتُ﴾ [الكهف: ۱۷۳].

۶۶۶۴ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسَّوَسَتْ - أَوْ حَدَّثَتْ - بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ». [راجع: ۲۵۲۸]

۶۶۶۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ - أَوْ مُحَمَّدٌ: عَنْهُ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ طَلْحَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِيَهْؤُلَاءِ الثَّلَاثِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهِنَّ كُلَّهُنَّ يَوْمَئِذٍ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: «افْعَلِ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [راجع: ۸۳]



[6666] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ ایک دوسرے نے کہا: میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے اپنا سر منڈوا دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ تیسرے نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے اپنی قربانی کو ذبح کر ڈالا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

[6667] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ شخص آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: ”لوٹ جا، دوبارہ نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی۔“ وہ واپس گیا، نماز پڑھ کر دوبارہ آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا: ”واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔“ آخر تیسری مرتبہ اس نے کہا: آپ مجھے نماز کا طریقہ سکھادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اچھی طرح سے وضو کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہو اور قرآن کا جو حصہ آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے تلاوت کرو، اس کے بعد اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ، جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تم یہ عمل اپنی پوری نماز میں کرو۔“

[6668] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوہ احد میں مشرکین شکست سے دوچار ہوئے اور

٦٦٦٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ»، قَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبِحَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ». قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ». [راجع: ١٨٤]

٦٦٦٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَارْجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: فَأَعْلَمَنِي، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَأْسَكَ، ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا». [راجع: ٧٠٧]

٦٦٦٨ - حَدَّثَنَا فَرَوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

اپنی شکست ان میں مشہور ہوگئی تو شیطان لعین زور سے چلایا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے سے دشمن کا خیال کرو، چنانچہ آگے والے لوگ پیچھے کی طرف پلٹ پڑے، پھر یہ (آگے والے) اور پیچھے والے باہم مصروف پیکار ہو گئے۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اچانک ان کے والد اس جماعت میں ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پکارنے لگے: یہ میرا باپ ہے۔ یہ میرا باپ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ پھر بھی نہ رکنے حتیٰ کہ انہیں قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ حضرت عروہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اپنے والد گرامی کی اس طرح شہادت کا آخر وقت تک افسوس رہا یہاں تک کہ وہ اپنے اللہ سے جا ملے۔

[6669] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے روزے کی حالت میں بھول چوک کر کھا لیا تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

[6670] حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھاتے رہے۔ پھر جب آپ نے اپنی نماز پوری کر لی تو لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا لیکن آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا، پھر سر مبارک اٹھایا اور اللہ اکبر کہا، اور سجدہ کیا، پھر سجدے سے اپنا سر اٹھایا اور سلام پھیر دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ، فَصَرَخَ إبْلِيسُ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ! أَخْرَأَكُمْ، فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ فَأَجْتَلَدَتْ هِيَ وَأَخْرَأَهُمْ، فَنَظَرَ حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَبِي أَبِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ! مَا أَنْحَجُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حَذِيفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. قَالَ عَرُوهُ: فَوَاللَّهِ! مَا زَالَتْ فِي حَذِيفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. [راجع: ۳۲۹۰]

۶۶۶۹ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْتَمَّ صَوْمُهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ». [راجع: ۱۹۳۳]

۶۶۷۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ، فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْتَهَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ. [راجع: ۸۲۹]

[6671] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی تو نماز میں کچھ اضافہ یا کمی کر دی..... (راوی حدیث) منصور نے کہا: معلوم نہیں ہو سکا کہ ابراہیم سے وہم ہوا ہے یا علقمہ بھول گئے ہیں..... انھوں نے کہا: پوچھا گیا: اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”اصل بات کیا ہے؟“ لوگوں نے کہا: آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ دو سجدے کیے، پھر فرمایا: ”یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے معلوم نہ ہو کہ اس نے نماز میں کمی کی ہے یا زیادتی۔ اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے اپنے ذہن پر زور ڈالے، پھر باقی ماندہ نماز کو پورا کرے، پھر سہو کے دو سجدے کرے۔“

[6672] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سنا: ”اس چیز کے متعلق مجھ سے مواخذہ نہ کرنا جو مجھ سے بھول کی بنا پر سرزد ہو، نیز میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ کرنا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلی مخالفت بھولنے کے باعث تھی۔“

[6673] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ہاں کچھ مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ مہمان اسے تناول کریں، چنانچہ انھوں نے (عید الاضحیٰ کی) نماز سے قبل اپنا جانور ذبح کر لیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ نماز کے بعد دوبارہ ذبح کریں۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے

۶۶۷۱ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَرَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا - قَالَ مَنْصُورٌ: لَا أُدْرِي إِبْرَاهِيمَ وَهَمَ أَمْ عَلِقَمَةُ - قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: «وَمَا ذَلِكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: «هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي، زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيَنْحَرِي الصَّوَابَ فَيَتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ». [راجع: ۱۴۰۱]

۶۶۷۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ﴿قَالَ لَا تُؤَاخِذُنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تَرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا﴾ [الكهف: ۷۳] قَالَ: «كَانَتْ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نَسِيَانًا». [راجع: ۱۷۴]

۶۶۷۳ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ، فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدِي عَنَاقُ

پاس دودھ پینے والا ایک بکری کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (رسول اللہ ﷺ نے وہی ذبح کرنے کی اجازت دے دی۔)

راوی حدیث کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ مذکورہ رخصت دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف ان (حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما) کے لیے تھی۔

اس روایت کو ایوب نے ابن سیرین سے، انھوں نے حضرت انس سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا ہے۔

[6674] حضرت جناب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس وقت موجود تھا جب نبی ﷺ نے نماز عید پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کر دے۔“

فائدہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما اور ان کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہما ایک ہی مکان میں رہتے تھے، اس بنا پر مذکورہ واقعے کی نسبت کبھی تو حضرت براء رضی اللہ عنہما نے اپنی طرف کی ہے اور کبھی وہ اس واقعے کو اپنے ماموں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

### باب: 16- جھوٹی قسم کا بیان

(ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنی قسموں کو باہمی معاملات میں دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناؤ، ورنہ قدم جم جانے کے بعد (اسلام سے) پھسل جائیں گے۔“ دَخَلَا کے معنی ہیں: دغا اور فریب کا ذریعہ۔

[6675] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بڑے گناہ

جَدْعٌ، عَنَاقُ لَبَنِ هَبِي خَيْرٌ مِّنْ شَاتِي لَحْمٍ.

وَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ، وَيَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ: لَا أُدْرِي أَبْلَغَتِ الرُّحْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا؟ رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: 1951]

٦٦٧٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ عِيدِهِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ فَلْيَبْدُلْ مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ». [راجع: 1985]

### (١٦) بَابُ الْيَمِينِ الْعَمُوسِ

﴿وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَزَلَ قَدَمٌ بَعْدَ ثَوْبِهَا﴾ آيَةٌ [النحل: ٢٩٤]. ﴿دَخَلًا﴾: مَكْرًا وَحِيَانَةً.

٦٦٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ: قَالَ

یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔“

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو (تھوڑی سی قیمت کے عوض) بیچ ڈالتے ہیں.....“ کا بیان

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ.....“

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ سے کیے ہوئے عہد کو تھوڑی سی قیمت کے عوض مت فروخت کرو.....“

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد مت توڑو جبکہ تم اپنے قول و اقرار پر اللہ کو ضامن بنا چکے ہو۔“

[6676] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے جھوٹی قسم بائیں طور کھائی کہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق بائیں الفاظ نازل فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

[6677] (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے) تو حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں

قسموں اور نذروں سے متعلق احکام و مسائل

الشَّعْبِيُّ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْكِبَائِرُ: الْأَشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْعُمُوسُ».

[انظر: ٦٨٧٠، ٦٩٢٠]

(١٧) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ

يَشْرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ﴾ [الْآيَةُ ٥٧]

[عمران: ٧٧]

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً

لَأَيْمَانِكُمْ﴾ [البقرة: ٢٢٤]

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿وَلَا تَشْرَوْا بِعَهْدِ اللَّهِ

ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [الْحَلْج: ٩٥]

[وَقَوْلِهِ تَعَالَى] ﴿وَلَا تَقْضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ

تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلَهُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا﴾

[الْحَلْج: ٩١]

٦٦٧٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَفْتَطِعُ بِهَا

مَالَ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ لِيَقِي اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ،

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْرُونَ بِعَهْدِ

اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. [راجع:

[٢٣٥٦]

٦٦٧٧ - فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا

حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ فَقَالُوا: كَذَا وَكَذَا،

نے پوچھا کہ ابو عبد الرحمن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ لوگوں نے کہا: انھوں نے ایسا ایسا بیان کیا ہے۔ انھوں نے کہا: یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے ایک چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کٹوا تھا، اس کے متعلق مقدمہ لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے گواہ لاؤ بصورت دیگر مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ تو جھوٹی قسم کھالے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بد نیتی کے ساتھ جھوٹی قسم اس لیے اٹھائی کہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس پر انتہائی غضبناک ہوگا۔“

قَالَ: فِيَّ أَنْزَلْتُ، كَانَ لِي بَثْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمِّ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «بَيْتُكَ أَوْ يَمِينُهُ»، فَقُلْتُ: إِذَا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ». [راجع: ۲۳۵۷]

باب: 18- ایسی چیز کے متعلق قسم کھانا جس کا وہ مالک نہیں، نیز گناہ اور غصے میں قسم اٹھانا

(۱۸) بَابُ الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي الْمَعْصِيَةِ، وَالْغَضَبِ

[6678] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے ساتھیوں نے نبی ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ میں آپ سے سواریوں کا مطالبہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمہیں کسی چیز پر سواری نہیں کروں گا۔“ اس وقت میں نے آپ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ غصے میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: اللہ تعالیٰ نے یا اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں سواریاں مہیا کی ہیں۔“

۶۶۷۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أُرْسِلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ الْخُمَلَانَ فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ»، وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: «انْطَلِقْ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ». [راجع: ۳۱۳۳]

[6679] امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ

۶۶۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح. وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ایک حدیث سنی جب ان پر بہتان تراشوں نے طوفان باندھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بہتان سے پاک قرار دیا اور ان کی باتوں سے بری کیا۔ ان میں سے ہر ایک نے مجھے حدیث کا کچھ حصہ بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ سے دس آیات تک میری براءت نازل فرمائی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں مسطح پر خرچ نہیں کروں گا، جبکہ وہ مسطح پر قربت داری کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے۔ یہ اس لیے کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے میں حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ”تم میں سے اہل فضل و وسعت قسمیں نہ کھائیں کہ وہ اپنے اقارب پر خرچ نہیں کریں گے۔“ نزول آیات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں، ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں بخش دے۔ پھر انہوں نے مسطح پر خرچ کرنا شروع کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں مسطح کا خرچہ کبھی بند نہیں کروں گا۔

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُيَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا، كُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْحَدِيثِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ﴾ [النور: ۱۱-۲۰] الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقُرَابَتِهِ مِنْهُ: وَاللَّهِ لَا أَنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَلَا يَأْتِلْ أَوْلُوا الْمَفْضِلِ مَسْكًا وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى﴾ [الآية: النور: ۲۲]. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَا حِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَيَّ مِسْطَحُ التَّفَقُّةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ! لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا. [راجع: ۲۵۹۳]

[6680] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں قبیلہ اشعر کے چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب میں آپ کے پاس آیا تو آپ بحالت غصہ تھے۔ ہم نے آپ سے سواریاں طلب کیں تو آپ نے قسم کھائی کہ آپ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اللہ نے چاہا تو میں کبھی ایسی قسم نہیں کھاتا کہ اس کے سوا دوسری چیز کو بہتر خیال کروں تو وہی کرتا ہوں جس میں بھلائی اور خیر خواہی ہے اور اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

۶۶۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضَبَانٌ فَاسْتَحْمَلْنَا، فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا، ثُمَّ قَالَ: «وَاللَّهِ! إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينِ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتَهَا». [راجع: ۱۳۱۳۳]

باب: 19- جب کسی نے کہا: اللہ کی قسم! میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی یا قرآن کی تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو وہ اپنی نیت پر ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ”افضل کلام چار ہیں: سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔“

حضرت ابوسفیان ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہرقل کو لکھا تھا: ”تم ایسی بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔“

امام مجاہد نے کہا: کَلِمَةُ التَّقْوَى سے مراد لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ ہے۔

[6681] حضرت سعید بن مسیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا: ”آپ لا الہ الا اللہ کہہ دیں، میں اس کلمے کے سبب اللہ کے پاس تمہارے لیے حجت پیش کروں گا۔“

[6682] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمے زبان پر بلکہ، ترازو میں وزنی اور اللہ کو بہت پیارے ہیں: وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ ہیں۔“

(۱۹) بَابٌ : إِذَا قَالَ : وَاللّٰهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ ، فَصَلِّ أَوْ قَرَأْ أَوْ سَبِّحْ أَوْ كَبِّرْ أَوْ حَمِدْ أَوْ هَلَلْ فَهُوَ عَلَى نَيْبِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ : سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ» .

وَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى هِرَقْلَ : ﴿ تَمَّا لَوْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ ﴾ [آل عمران: ۶۴]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿ كَلِمَةُ التَّقْوَى ﴾ [الفتح: ۲۶] : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

۶۶۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : « قُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، كَلِمَةٌ أَحَاجُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ » . [راجع: ۱۳۶۰]

۶۶۸۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ : حَدَّثَنَا عَمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ » .



[راجع: ۶۶۰۶]

[6683] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمہ کہا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔“ میں نے دوسرا کلمہ کہا: جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔

باب: 20- جس نے قسم کھائی کہ وہ مہینہ بھر اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور مہینہ انتیس دن کا ہو

[6684] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء فرمایا اور آپ کے پاؤں کو موج آگئی تھی۔ آپ اپنے بالا خانے میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے، پھر وہاں سے نیچے اترے تو صحابہ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ تک کے لیے ایلاء فرمایا تھا، یعنی آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک نہیں اتریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔“

باب: 21- اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ نبیذ نہیں پیے گا اس کے بعد اس نے طلاء، سکر یا عصیر پی لیا تو بعض لوگوں کے نزدیک وہ حائث نہیں ہوگا کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں نبیذ نہیں ہیں

[6685] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا اور

۶۶۸۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى، قَالَ: «مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ». وَقُلْتُ أُخْرَى: مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ. [راجع: ۱۲۳۸]

(۲۰) بَابٌ مِّنْ حَلْفٍ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۶۶۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتْ انْفَكَّت رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ». [راجع: ۳۷۸]

(۲۱) بَابٌ: إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشْرَبَ طِلَاءً أَوْ سَكْرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَحْنُثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ، وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَبْتَدَةٍ عِنْدَهُ

۶۶۸۵ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ سَمْعٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ:

اپنی شادی کے موقع پر انھوں نے نبی ﷺ کو دعوت دی۔  
 دلہن ہی میزبانی کا کام کر رہی تھی۔ پھر حضرت سہلؓ نے  
 لوگوں سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس دلہن نے کیا پلایا  
 تھا؟ اس نے رات ہی کو پتھر کے ایک برتن میں کھجوریں بھگو  
 رکھی تھیں حتیٰ کہ جب صبح ہوئی تو اس نے ان کا پانی ہی آپ  
 ﷺ کو پلایا تھا۔

[6686] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، وہ نبی  
 ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت سودہؓ سے بیان کرتے ہیں،  
 انھوں نے فرمایا: ہماری ایک بکری مر گئی تو اس کے چمڑے کو  
 ہم نے دباغت دی، پھر ہم اس کی مشک میں نبیذ بناتے  
 رہے حتیٰ کہ وہ پرانی ہو گئی۔

أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ أَعْرَسَ فَدَعَا  
 النَّبِيَّ ﷺ لِعُرْسِهِ، فَكَانَتْ الْعُرُوسُ خَادِمَهُمْ.  
 فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ: هَلْ تَذُرُونَ مَا سَقَتْهُ؟ قَالَ:  
 أَنْفَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرِ مِنْ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ  
 عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ. [راجع: ۵۱۷۶]

٦٦٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ  
 الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ:  
 مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَعْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ  
 حَتَّى صَارَ سَنَا.

باب: 22- اگر کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے  
 گا، پھر اس نے روٹی کے ساتھ کھجور کھائی، اور سالن  
 کیا ہوتا ہے

(٢٢) بَابُ: إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتِيَهُمْ فَأَكَلَ  
 تَمْرًا بِخُبْزٍ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ الْأَذْمُ

[6687] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے  
 فرمایا: محمد ﷺ کے اہل خانہ کبھی مسلسل تین دن تک سالن  
 کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے حتیٰ کہ آپ اللہ تعالیٰ  
 سے جا ملے۔

٦٦٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ،  
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا شَبِعَ أَلُّ  
 مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ بَرٍّ مَادُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى  
 لَجِقَ بِاللَّهِ. [راجع: ۵۴۲۳]

ابن کثیر بیان کرتے ہیں: ہمیں سفیان نے بتایا، ان سے  
 عبدالرحمن نے حدیث ذکر کی، ان سے ان کے والد نے، ان  
 سے حضرت عائشہؓ نے یہی حدیث بیان کی۔

وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ، بِهَذَا.

[6688] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے،  
 انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو طلحہؓ نے حضرت ام سلیم

٦٦٨٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ  
 ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ

جینچا سے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سنائی دی ہے۔ مجھے اس میں بھوک کے اثرات معلوم ہوتے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کے ایک طرف انھیں لپیٹ دیا، پھر وہ دے کر انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں وہ روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے کہا جو آپ کے ساتھ تھے: ”اٹھو۔“ چنانچہ وہ چلے اور میں ان کے آگے آگے چلا حتیٰ کہ ابو طلحہ ﷺ کے پاس آیا اور انھیں بتایا (کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں)۔ ابو طلحہ ﷺ نے کہا: ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں جبکہ ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ علم ہے۔ پھر حضرت ابو طلحہ ﷺ باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابو طلحہ ﷺ گھر کی طرف بڑھے حتیٰ کہ اندر داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے میرے پاس لاؤ۔“ حضرت ام سلیم ﷺ وہ روٹیاں لے کر آئیں۔ حضرت انس ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کے ٹکڑے کر دیے گئے اور حضرت ام سلیم ﷺ نے اپنی کچی سے گھی نچوڑا اور ان میں ملا دیا۔ گویا یہی سالن تھا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اللہ نے چاہا پڑھا، پھر فرمایا: ”دس دس آدمیوں کو اندر بلاؤ۔“

مَالِكٍ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَمَقُمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَأَرْسَلَكِ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: «قُومُوا»، فَاذْطَلَقُوا، وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ [وَالنَّاسُ]، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَاذْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْمِي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكَ»، فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَفَقَّتْ وَعَصَرَتْ أُمَّ سُلَيْمٍ عَكَّةً لَهَا فَأَادَمْتُهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ. ثُمَّ قَالَ: «إِئْذَنْ لِعَشْرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «إِئْذَنْ لِعَشْرَةٍ»، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. [راجع: ۴۲۲]

انہیں بلایا گیا۔ اس طرح سب لوگوں نے کھانا کھایا اور خوب سیر ہو گئے جبکہ وہ ستر (70) یا اسی (80) آدمی تھے۔

باب: 23- قسم میں نیت کا اعتبار کرنا

[6689] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ ہر انسان کو وہی حاصل ہوگا جو اس نے نیت کی۔ جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اس کی ہجرت واقعی اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔“

(۲۳) بَابُ النِّيَّةِ فِي الْإِيْمَانِ

٦٦٨٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصِ الْمَلِيشِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ١]

باب: 24- جب کوئی شخص اپنا مال نذر اور توبہ کے طور پر صدقہ کرے

[6690] عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے (وہ اپنے باپ عبداللہ بن کعب سے بیان کرتے ہیں۔)..... اور جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں سے یہی (عبداللہ بن کعب) ان کو لے کر چلا کرتے تھے..... انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان کی حدیث سنی جو ان حضرات سے متعلق تھی جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی سرگزشت کے آخر میں کہا: میں نے یہ پیش کش کی کہ اپنی توبہ کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے

(۲۴) بَابُ: إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالْتَوْبَةِ

٦٦٩٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَيْنِهِ جِبْرَئِيلُ عَمِي - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ فِي حَدِيثِهِ، «وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَفُوا»، [التوبة: ١١٨] فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ».

رسول ﷺ کے لیے صدقہ کر کے اس سے خالی ہونا چاہتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

### باب: 25- اگر کوئی اپنا کھانا خود پر حرام کر لے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے نبی! آپ کیوں اس چیز کو حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے، آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں.....“

نیز فرمایا: ”جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں، انہیں حرام مت کرو۔“

[6691] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد نوش فرماتے تھے۔ میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے پروگرام بنایا کہ جس کے پاس نبی ﷺ تشریف لائیں تو وہ کہے: میں آپ سے مغفیر کی بو پاتی ہوں۔ کیا آپ نے مغفیر کھایا ہے؟ چنانچہ جب آپ ایک کے ہاں تشریف لائے تو اس نے آپ سے یہی کہا۔ تو آپ نے فرمایا: ”میں نے مغفیر نہیں (کھایا) بلکہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں شہد نوش کیا ہے، آئندہ میں شہد بھی نوش نہیں کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”اے نبی! آپ ایسی چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟“ اس آیت کریمہ میں سے ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ﴾ سے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ ہے۔ اور ﴿وَإِذْ أَسْرَ النَّبِيِّ﴾ ..... سے مراد آپ کا یہ کہنا ہے: ”نہیں، بلکہ میں نے شہد نوش کیا ہے۔“

ایک روایت کے مطابق (آپ ﷺ نے فرمایا تھا):

### (۲۵) بَابُ: إِذَا حَرَّمَ طَعَامًا

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَأْتِيهَا النَّبِيُّ لِمَ حَرَّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ لَتَبْلُغَنِي مَرَضَاتُ أَرْوَاجِكَ﴾ [التحریم: ۱]

وَقَوْلُهُ: ﴿لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾ [المائدة: ۸۷].

۶۶۹۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَزَعَمَ عَطَاءٌ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزَعَمُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنْ آتَيْنَا دَخَلْ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغْفِيرٍ، أَكَلْتِ مَغْفِيرٍ؟ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَ: «لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَعُودُ لَهَا»، فَتَرَلْتُ: ﴿يَأْتِيهَا النَّبِيُّ لِمَ حَرَّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ﴾ [التحریم: ۴] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿وَإِذْ أَسْرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَرْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ [التحریم: ۳] لِقَوْلِهِ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا».

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ: «وَلَنْ

”اب کبھی میں شہد نوش نہیں کروں گا۔ میں نے اس بات کی قسم کھائی ہے۔ تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔“ (پھر آپ نے اس قسم کو توڑ دیا اور کفارہ ادا کیا)۔

أَعُوذَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ، فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا». [راجع: ۴۹۱۲]

### باب: 26- نذر کا پورا کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ اپنی نذر پوری کرتے ہیں۔“

[6692] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا؟ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”نذر کسی چیز کو آگے پیچھے نہیں کر سکتی، اس کے ذریعے سے تو صرف بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔“

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يُؤْتُونَ بِالَّذَرِّ﴾ [الإنسان: ۱۷]

۶۶۹۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَوْ لَمْ يُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ النَّذَرَ لَا يُقَدَّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ». [راجع: ۶۶۰۸]

[6692] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا، نیز آپ نے فرمایا: ”یقیناً وہ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی، البتہ اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکالا جاسکتا ہے۔“

۶۶۹۳ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». [راجع: ۶۶۰۸]

[6694] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نذر، ابن آدم کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدر میں نہ ہو لیکن وہ اسے (انسان کو) اس کام کی طرف لے جاتی ہے جو اس کے مقدر میں لکھ دیا ہوتا ہے، چنانچہ نذر کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بخیل سے مال نکالتا ہے، اس طرح وہ چیزیں صدقہ کر دیتا ہے جس کی اس سے پہلے اس سے امید نہیں کی جاسکتی تھی۔“

۶۶۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ أَكُنْ قَدَّرْتُهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيُسْتَخْرَجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ، فَيُؤْتِيَنِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِيَنِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ». [راجع: ۶۶۰۹]

☀️ فائدہ: لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کسی فائدے کے حصول کے لیے یا کسی نقصان کے دور ہونے کی نذر مانتے ہیں۔ اس قسم

کی نذر سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ایسا کرنا بخیلوں کا کام ہے۔ وہ صدقہ خیرات نہیں کرتے لیکن جب کسی خوف یا حرص کے باعث کوئی نذر مانتے ہیں تو مال خرچ کرتے ہیں۔ اگر خوف یا طمع نہ ہو تو ایک کوڑی خرچ کرنے کے روادار نہیں ہوتے، جبکہ سخی آدمی ایسا نہیں کرتا بلکہ وہ تو سخاوت کے ساتھ کسی طمع یا خوف کو وابستہ ہی نہیں کرتا۔

### (۲۷) بَابُ إِثْمٍ مَنْ لَا يَفِي بِالنَّذْرِ

باب: 27- اس شخص کا گناہ جو نذر کو پورا نہیں کرتا

[6695] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے متصل ہیں، پھر وہ جو ان کے متصل ہیں..... حضرت عمران رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا تھا یا تین کا..... پھر وہ لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، خیانت پیشہ ہوں گے، امانت کی حفاظت نہیں کریں گے اور گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ ان میں موٹا پانچ نمایاں طور پر ظاہر ہوگا۔“

۶۶۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ: حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرَّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، - قَالَ عِمْرَانُ: لَا أُدْرِي ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِي - ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيَخُونُونَ - وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمْنُ». [راجع: ۲۶۵۱]

**فائدہ:** واضح رہے کہ حدیث میں مذکور موٹا پے سے مراد کسی موٹا پنا ہے کیونکہ پیدائشی موٹا پنا غیر اختیاری ہوتا ہے اور یہ قابلِ خدمت نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت کے وقت لوگ عیش و عشرت کی زندگی گزاریں گے، نیز وہ حلال و حرام کی پروا نہیں کریں گے اور دنیا میں جانوروں کی طرح کھائیں گے، ان کا مقصد حیات صرف کھانا پینا ہوگا، اس بنا پر ان کے جسم پر چربی کی بہتات ہوگی اور ان میں موٹا پنا نمایاں طور پر ظاہر ہوگا۔

### (۲۸) بَابُ: النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ

باب: 28- طاعت کے کاموں کی نذر ماننا

﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ﴾ [البقرہ: ۲۷۰]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"تم جو بھی خرچ کرو کوئی خرچ یا نذر مانو کوئی نذر۔"

**فائدہ:** نذر کی چار اقسام ہیں: ○ نذر طاعت، جیسے نماز پڑھنے کی نذر ماننا۔ ○ نذر معصیت، جیسے شراب نوشی کی نذر ماننا۔ ○ نذر مباح، جیسے مباح چیزیں استعمال کرنے کی نذر ماننا۔ ○ نذر مکروہ: کسی مکروہ چیز کی نذر ماننا، جیسے نوافل ترک کرنے کی نذر ماننا۔ ان میں صرف نذر طاعت لازم ہے اور نذر معصیت کا نہ کرنا ضروری ہے اور باقی پر عمل کرنا لازم نہیں۔

[6696] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے نذر مانی کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اسے پورا کرے اور جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی نافرمانی نہ کرے۔“

٦٦٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ». [النظر: ٦٧٠٠]

باب: 29- جب کسی نے دور جاہلیت میں نذر مانی یا قسم کھائی کہ کسی شخص سے بات نہیں کرے گا، پھر وہ مسلمان ہو گیا

(٢٩) بَابُ: إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يَكَلَّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

[6697] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی نذر پوری کرو۔“

٦٦٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا عُيَيْنُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أُعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ». [راجع: ٢٠٣٢]

باب: 30- جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذری ادائیگی باقی ہو

(٣٠) بَابُ مِنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت سے کہا جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی: تو اس کی طرف سے نماز پڑھ لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی کہا تھا۔

وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمَّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقَبَاءٍ فَقَالَ: صَلَّى عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

[6698] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایک نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمے باقی تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے وفات پا گئی تھیں، تو آپ ﷺ نے انھیں فتویٰ دیا کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے نذر پوری

٦٦٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُيَيْنُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَّادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَمُتَتْ قَبْلَ أَنْ تُقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ



کریں، چنانچہ بعد میں یہی طریقہ مسنونہ قرار پایا۔

[6699] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ فوت ہو گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر اس کے ذمے کوئی قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر اللہ کے قرض کو بھی ادا کرو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“

باب: 31- ایسی چیز کی نذر ماننا جس کا وہ مالک نہیں اور معصیت کی نذر ماننا

[6700] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے چاہیے کہ وہ اطاعت کرے اور جس نے اس (اللہ) کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔“

[6701] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس سے بے پروا ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا۔

فزاری نے حمید سے بیان کیا، انھوں نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[6702] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو بیت اللہ کا طواف لگام وغیرہ کے ذریعے سے کر رہا تھا تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

يَقْضِيهِ عَنْهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدَ. (راجع: 1761)

٦٦٩٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُنِّي رَجُلُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاقْضِ اللَّهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ». (راجع: 1852)

(٣١) بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي مَعْصِيَةٍ

٦٧٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ». (راجع: 1796)

٦٧٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَعَنِي عَنِ تَعْدِيْبِ هَذَا نَفْسُهُ»، وَرَأَهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ.

وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ. (راجع: 1865)

٦٧٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ

بِالْكَعْبَةِ بِرِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ. [راجع: ۱۶۲۰]

۶۷۰۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ: أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِحِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ، فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ. [راجع: ۱۶۲۰]

۶۷۰۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ، وَيَبْصُومَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مُرُّهُ فَلْيَتَكَلَّمْ، وَلْيَسْتَظِلَّ، وَلْيَقْعُدْ، وَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ».

قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(۳۲) بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَبْصُومَ أَيَّامًا، فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوْ الْفِطْرَ

۶۷۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةٍ الْأَسْلَمِيُّ:

[6703] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، نبی ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک انسان کو کھینچ رہا تھا جس کی ناک میں رسی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے وہ کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے اس کی رہ نمائی کرے۔

[6704] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک آپ نے ایک آدمی کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے کہا: یہ ابو اسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی تھی کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں، نہ سایہ لے گا اور نہ کسی سے گفتگو ہی کرے گا، نیز روزے سے ہوگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے کہو کہ گفتگو کرے، سایہ لے، بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرے۔“

عبدالوہاب نے کہا: ہمیں ایوب نے حضرت عکرمہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے خبر دی۔

باب: 32- جس نے نذر مانی کہ وہ چند دن کے روزے رکھے گا، اتفاقاً ان میں یوم فطر یا یوم اضحیٰ آگیا

[6705] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی تھی کہ اس پر کوئی دن (فلاں دن) نہیں آئے گا مگر وہ اسی روز

روزے سے ہوگا، اگر اتفاق سے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا دن آجائے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔ آپ یوم فطر اور یوم اضحیٰ کا روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہم ان دنوں میں روزہ رکھنا جائز سمجھتے تھے۔

أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: سِئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ، فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَىٰ وَالْفِطْرِ، وَلَا نَرَىٰ صِيَامَهُمَا. [راجع: 1994]

[6706] حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے ہر منگل یا بدھ کے دن زندگی بھر روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی۔ اتفاق سے اس دن عید الاضحیٰ آگئی ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ہمیں عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے پھر اس قدر جواب دیا، اس پر کوئی اضافہ نہ کیا۔

٦٧٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَاءَ أَوْ أَرْبَعَاءَ مَا عَشْتُ، فَوَافَقْتُ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهَيْنا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ مِثْلَهُ، لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ. [راجع: 1994]

باب: 33- کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان وغیرہ بھی آجاتے ہیں؟

(٣٣) بَابُ: هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنَّذْرِ الْأَرْضُ وَالنَّعْمُ وَالزَّرْعُ وَالْأَنْعَمَةُ؟

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: مجھے ایسی زمین مل گئی ہے کہ میں نے کبھی اس سے عمدہ مال نہیں پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔“

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ، قَالَ: «إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا».

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: میرا نامی باغ مجھے اپنے تمام اموال سے زیادہ پسند ہے، یہ باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔

وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُ حَاءٍ، لِحَائِطِ لَهُ مُسْتَقْبَلَةُ الْمَسْجِدِ.

[6707] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں

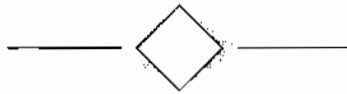
٦٧٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

نے کہا: ہم خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ہم نے سونے اور چاندی کی غنیمت نہ پائی بلکہ دیگر اموال، یعنی چوپائے، کپڑے اور سامان وغیرہ حاصل کیا۔ قبیلہ بنو ضیب کے ایک آدمی نے جسے رفاعہ بن زید کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کو ایک غلام کا ہدیہ پیش کیا جسے مدعم کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے وادی القری بھیجا۔ وادی القری پہنچ کر وہ رسول اللہ ﷺ کا کجاوا اتار رہا تھا کہ اس کی پشت پر اچانک ایک تیر لگا جس کے مارنے والے کا علم کا نہ ہو سکا۔ اس تیر نے مدعم کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ لوگوں نے کہا: اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ کبل جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت سے چرایا تھا اس پر آگ بن کر بھڑک رہا ہے۔“ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص چپل کا ایک تسمہ یادو تسمے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آگ کے ایک یادو تسمے ہیں۔“

تَوْرِبْنِ زَيْدِ الدِّيَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَعْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ الْمَتَاعَ وَالنِّيَابَ، فَأَهْدَى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ: رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَلَامًا يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ، فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى، بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحْطُ رَحَلًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَيْبًا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلًّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ السَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَعَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارًا». فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ، أَوْ شِرَاكَانِ مِّنْ نَّارٍ». (راجع:

[۴۲۳۴]

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ مال کا اطلاق کپڑوں اور سامان پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں وہاں مال غنیمت کے طور پر سونا چاندی نہیں بلکہ اموال، یعنی مویشی کپڑے اور دیگر سامان ملا تھا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 84- كِتَابُ كَفَّارَاتِ الْإِيمَانِ

قسموں کے کفارے سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”پھر قسم کا کفارہ دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے“ کا بیان

درج ذیل آیت جب نازل ہوئی: ”پھر روزے، صدقہ یا قربانی کا فدیہ دینا ہے۔“ تو نبی ﷺ نے (حضرت کعب بن علقمہ کو) کیا حکم دیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عطاء اور حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں اُو، اُو کا لفظ آیا ہے تو وہاں کفارہ دینے والے کو اختیار ہوتا ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے حضرت کعب بن علقمہ کو فدیے کے معاملے میں اختیار دیا تھا۔

[6708] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”قربیب ہو جاؤ۔“ پھر میں قریب ہوا تو آپ نے پوچھا: ”کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر روزے رکھو، یا صدقہ دو یا قربانی کا فدیہ دو۔“

ابن عوف کے طریق سے ایوب نے کہا: روزے تین دن

(۱) وَ [بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿مَكَفَّرَتُهُ﴾  
إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ ﴿[المائدة: ۸۹]

وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ۱۸۶] وَيَذَكَّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ «أُو، أُو» فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ، وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ.

۶۷۰۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُهُ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - فَقَالَ: «ادْنُ»، فَدَنَوْتُ، فَقَالَ: «أَبُذِيكَ هَوَامُكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ».

وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ:

کے ہوں گے، قربانی ایک بکری کی اور کھانا چھ مساکین کے لیے ہوگا۔

الصَّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَالنُّشُكُ: شَاةٌ، وَالْمَسَاكِينُ: سِتَّةٌ. [راجع: ۱۸۱۴]

(۲) بَابُ مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ؟

باب: 2- مال دار اور فقیر پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے..... سب کچھ جاننے والا، ہر چیز سے باخبر ہے۔“

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحَلُّةً أُيْمِنَ عَلَيْكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ﴾ [التحریر: ۲]

[6709] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا: میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو طلاق رکھتا ہے کہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: ”کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ۔“ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں..... عرق ایک بڑے ٹوکڑے کو کہتے ہیں..... آپ نے فرمایا: ”یہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو۔“ اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے حتیٰ کہ آپ کے سامنے والے دانت دکھائی دینے لگے، پھر آپ نے فرمایا: ”اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔“

۶۷۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: «وَمَا شَأْنُكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «تَسْتَطِيعُ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «اجْلِسْ»، فَجَلَسَ فَأَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، - وَالْعَرَقُ: الْمَكْتَلُ الصَّخْمُ - قَالَ: «خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ: عَلَى أَفْقَرٍ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: «أَطْعِمُهُ عِيَالَكَ». [راجع: ۱۹۳۶]

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد اس حدیث سے یہ ہے کہ جس طرح حدیث میں مذکور شخص نے روزے کے منافی کام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفارہ دینے کی تلقین کی، اسی طرح قسم میں بھی اگر کوئی شخص قسم کے منافی کام کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔

## (۳) بَابُ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكُفَّارَةِ

۶۷۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «تَجِدُ رَقَبَةً؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِينَ مَسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ - وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ - فَقَالَ: «أَذْهَبَ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ: أَعْلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلٌ بَيْنَ أَحْوَجَ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: «أَذْهَبَ فَأَطْعِمَهُ أَهْلَكَ». [راجع:

[۱۹۳۶]

## باب: 3- کفارے میں کسی تنگ دست کی مدد کرنا

[6710] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا: میں تو تباہ ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا: میں رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تیرے پاس کوئی غلام ہے (جسے تو آزاد کر سکے)؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم متواتر دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ اس دوران میں ایک انصاری کھجوروں سے بھرا ہوا ایک ”عرق“ لے کر حاضر ہوئے..... عرق بڑے ٹوکڑے کو کہتے ہیں..... آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مدینہ طیبہ کے ان دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی اور محتاج نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔“

☀️ فائدہ: کفارہ ہر شخص پر واجب ہے جو قسم کے منافی کام کرتا ہے، اگرچہ وہ تنگ دست ہی کیوں نہ ہو۔ تنگ دستی اس کی معافی کا سبب نہیں بن سکتی۔

## (۴) بَابُ يُعْطَى فِي الْكُفَّارَةِ عَشْرَةَ

## مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

۶۷۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمِيدِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:

## باب: 4- کفارے میں دس مساکین کو کھانا دیا جائے،

## خواہ وہ قریبی رشتے دار ہوں یا دور کے

[6711] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا: میں نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تیرے پاس کوئی غلام ہے جسے تو آزاد کر سکے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تو متواتر دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟“ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟“ اس نے کہا نہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔“ اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ جبکہ مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر کار آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔“

هَلَكْتُ، قَالَ: «وَمَا شَأْنُكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟»، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: «خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، فَقَالَ: أَعْلَى أَفْقَرٍ مَنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مَنَّا، ثُمَّ قَالَ: «خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [راجع: ۱۹۳۶]

باب: 5- مدینہ طیبہ کا صاع اور نبی ﷺ کا مد، نیز اس میں برکت کا بیان اور اس کی وضاحت کہ ہر دور میں اہل مدینہ کا پیمانہ ہی استعمال ہوتا جو انھیں نسل در نسل ورثے میں ملا

(۵) بَابُ صَاعِ الْمَدِينَةِ، وَمَدُّ النَّبِيِّ ﷺ وَبَرَكَتِهِ، وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ

[6712] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع تمھارے ہاں رائج الوقت  $1\frac{1}{3}$  مد کے برابر ہوتا تھا، پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کے دور حکومت میں اس کے اندر اضافہ کر دیا گیا۔

۶۷۱۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُرَزِيُّ: حَدَّثَنَا الْجَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مَدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمْ الْيَوْمَ، فَرِيدٌ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ. [راجع: ۱۸۵۹]

[6713] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک کا فطرانہ نبی ﷺ ہی کے پہلے مد سے دیتے تھے اور قسم کا کفارہ بھی نبی ﷺ ہی

۶۷۱۳ - حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو فُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ



قسموں کے کفارے سے متعلق احکام و مسائل

بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ، الْمُدُّ الْأَوَّلُ، وَفِي كَفَّارَةِ  
الْيَمِينِ بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ.

ابو قتیبہ کا بیان ہے کہ امام مالک نے ہم سے کہا: ہمارا اہل مدینہ کا مد تمہارے مد سے زیادہ باعظمت ہے اور ہم تو اسی مد کو افضل جانتے ہیں جو نبی ﷺ کا مد ہے۔ امام مالک نے مجھ سے (دوبارہ) کہا: (فرض کرو) اگر ایک حاکم آجائے اور نبی ﷺ کے مد سے چھوٹا مد رائج کر دے تو تم فطرانہ وغیرہ کس مد سے ادا کرو گے؟ میں نے کہا: ایسے حالات میں تو ہم نبی ﷺ کے مد ہی سے ادا کریں گے تو انھوں نے فرمایا: آخر کار نبی ﷺ ہی کے مد کا اعتبار کیا جائے گا (تو اب بھی اسی مد کا حساب رکھو، تمہیں بنو امیہ کے مد سے کیا غرض ہے؟)

قَالَ أَبُو قَتَيْبَةَ: قَالَ لَنَا مَالِكُ: مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ، وَلَا تَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ لِي مَالِكُ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَضْعَفَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ، بِأَيِّ شَيْءٍ كُنتُمْ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ: كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ ﷺ؟

[6714] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بایں الفاظ دعا فرمائی: ”اے اللہ! ان کے بیانے، ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرما۔“

٦٧١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدَّهُمْ». [راجع: ٢١٣٠]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ”یا غلام آزاد کرنا ہے۔“  
نیز کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟

(٦) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ﴾ [المائدة: ٨٩] وَأَيُّ الرِّقَابِ أَرْحَمِي؟

[6715] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ (غلام کے) ایک ایک عضو کے بدلے اس کا ایک ایک عضو جنم سے آزاد کر دے گا حتیٰ کہ اس (غلام) کی شرمگاہ کے عوض اس (آزاد کرنے والے) کی شرمگاہ بھی دوزخ سے آزاد ہو جائے گی۔“

٦٧١٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَسَانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مَنَّهُ

عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتَّىٰ فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ». [راجع: ]

[۲۵۱۷]

(۷) بَابُ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ  
فِي الْكُفَّارَةِ، وَعِتْقِ وَلَدِ الرَّثَا

باب: 7- کفارے میں مدبر، ام ولد، مکاتب اور ولد

زنا کا آزاد کرنا

وَقَالَ طَاوُوسٌ: يُجْزِي الْمُدَبَّرَ وَأُمَّ الْوَلَدِ

امام طاووس نے کہا: کفارے میں مدبر اور ام ولد کا آزاد کرنا کافی ہے۔

وضاحت: مدبر وہ غلام ہے جسے اس کے مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے۔ ام ولد وہ لونڈی ہے جس کا اس کے مالک سے بچہ پیدا ہو چکا ہو۔ ایسی لونڈی بھی مالک کی موت کے بعد خود بخود آزاد ہو جاتی ہے۔ مکاتب وہ غلام ہے جس نے اپنے آقا سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معاہدہ طے کر لیا ہو۔ ان تمام صورتوں میں وہ نہ تو مکمل غلام ہے اور نہ مکمل آزاد ہے۔

[6716] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۃ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر بنایا جبکہ اس کے پاس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: ”یہ غلام مجھ سے کون خریدتا ہے؟“ نعیم بن نعام نے آٹھ سو درہم کے عوض اسے خرید لیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ ایک قبلی غلام تھا جو پہلے ہی سال مر گیا۔

۶۷۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ. [راجع: ۲۱۴۱]

باب: - مشترک غلام آزاد کرنے کا حکم

بَابُ: إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ

وضاحت: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کی جس کی شارحین نے کئی توجیہات ذکر کی ہیں۔

باب: 8- جب غلام کو کفارے میں آزاد کیا تو ولا

کس کے لیے ہوگی؟

(۸) بَابُ: إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكُفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ

[6717] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

۶۷۱۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے آقاؤں نے شرط عائد کی کہ ولا ان کی ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے خرید کر آزاد کر دو، ولا تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔“

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اشْتَرَيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ».

[راجع: ۴۵۶]

### باب: 9- قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہنا

[6718] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں اشعری قبیلے کے چند آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جس پر میں تمہیں سوار کروں۔“ پھر جس قدر اللہ نے چاہا ہم وہاں ٹھہرے۔ اس دوران میں آپ کے پاس اونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم اونٹ لے کر چلے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا: اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں کوئی برکت نہ دے گا کیونکہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری لینے کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ وہ ہمیں سواریاں مہیا نہیں کریں گے، اس کے بعد آپ نے ہمیں سواریاں دے دی ہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور آپ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ اگر میں کسی چیز کے متعلق قسم کھا لیتا ہوں، پھر اس سے بہتر کوئی چیز دیکھتا ہوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

### (۹) بَابُ الْأَسْتِثْنَاءِ فِي الْإِيمَانِ

۶۷۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي زَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَيْتَنِي بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ دَوْدٍ، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: لَا يُبَارِكُ اللَّهُ لَنَا، أَتَيْتَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَخَلَفَ [أَنْ] لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَأَتَيْتَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ، بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينِ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ اللَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ». [راجع: ۳۱۳۳]

[6719] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔“ یا (بایں الفاظ فرمایا): ”میں بہتر کام کر گزرتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

٦٧١٩ - حَدَّثَنَا أَبُو التُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَقَالَ: «إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَنْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَنْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ». [راجع: ٣١٣٣]

☀️ فائدہ: اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ قسم کا کفارہ پہلے دے دے اور قسم کے منافی کام بعد میں کرے یا اس کے برعکس قسم پہلے توڑے بعد میں اس کا کفارہ دے، دونوں صورتیں جائز ہیں۔

[6720] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ”حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں ضرور ایک رات اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ان میں سے ہر ایک بچہ بنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی ”فرشتے“ نے کہا: ان شاء اللہ کہہ دیں۔ لیکن وہ بھول گئے، چنانچہ وہ تمام بیویوں کے پاس گئے اور ان میں سے کسی بیوی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا مگر ایک عورت نے ناقص بچہ جنم دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو حادثہ نہ ہوتے اور اپنا مقصد حاصل کر لیتے۔“

٦٧٢٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ: لِأَطْوَفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّ تِلْذُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الْمَلِكُ - قُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَتَسِي، فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشَقِّ غُلَامٍ»، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرَوِيهِ: قَالَ: «لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنُثْ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ».

بعض اوقات رسول اللہ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے: ”اگر وہ استثناء“ کہہ لیتے۔“

وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ اسْتُنِّي».

ہم سے ابو زناد نے بیان کیا، انھوں نے اعرج سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح حدیث بیان کی۔

قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ. [راجع: ٢٨١٩]

باب: 10- قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے یا بعد ادا کرنا

(١٠) بَابُ الْكُفَّارَةِ قَبْلَ الْحَنْثِ وَبَعْدَهُ

[6721] حضرت زہد جری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔

٦٧٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ

ہمارے اور اس قبیلہ جرم کے درمیان بھائی چارہ اور احسان شناسی کے تعلقات تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس کھانے میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ ان لوگوں میں بنو تیم اللہ سے ایک سرخ رنگ کا آدمی تھا، وہ بظاہر غلام معلوم ہوتا تھا۔ وہ کھانے کے قریب نہ آیا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: کھانے کے قریب ہو کر کھاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا: میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا ہے، اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے اور میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں تمہیں قسم کے متعلق آگاہ کرتا ہوں۔ ہم قبیلہ اشعر کے لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آپ سے سواری کا جانور طلب کیا۔ اس وقت آپ صدقے کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے۔ میرے خیال کے مطابق اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمہیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جو تمہیں مہیا کر سکوں۔“ اس وقت ہم واپس چلے گئے، پھر آپ کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو آپ نے دریافت فرمایا: ”یہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں چلے گئے ہیں؟“ چنانچہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں پانچ سفید کوبانوں والے عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو اس دوران میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور آپ سے سواری مہیا کرنے کا مطالبہ کیا تھا تو آپ

التَّمِيمِيَّ، عَنْ زُهْدَمِ الْجَرَمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرَمِ إِخَاءٍ وَمَعْرُوفٍ، قَالَ: فَقَدَّمْ طَعَامَهُ، قَالَ: وَقَدَّمْ فِي طَعَامِهِ لَحْمَ دَجَاجٍ، قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ - أَحْمَرٌ كَأَنَّهُ مَوْلَى - قَالَ: فَلَمْ يَدُنْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: اذْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَدِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ: اذْنُ أَخْبِرَكَ عَنْ ذَلِكَ، أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ اسْتَحْمَلُهُ وَهُوَ يَسْمُ نَعْمًا مِّنْ نَّعَمِ الصَّدَقَةِ - قَالَ أَيُّوبُ: أَحْسِبُهُ قَالَ: وَهُوَ غَضَبَانٌ - قَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، قَالَ: فَأَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِنَهَبِ إِبِلٍ، فَقِيلَ: «أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَتَيْنَا، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ عُرِّ الذَّرَى، قَالَ: فَأَنْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمَلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا، نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينَهُ؟ وَاللَّهِ لَئِنْ تَعَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمِينَهُ لَا نَفْلُحُ أَبَدًا، إِرْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَنْذَكِّرَهُ يَمِينَهُ، فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنْنَا - أَوْ فَعَرَفْنَا - أَنَّكَ نَسَيْتَ يَمِينَكَ، قَالَ: «انْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمْ اللَّهُ، إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ

نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے، پھر ہمیں بلا بھیجا اور سواری کے جانور عنایت فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو قسم کے متعلق غفلت میں رکھا تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ چلو ہم سب آپ کے پاس واپس چلیں اور آپ کو قسم کی یاد دہانی کرائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! ہم پہلے آئے تھے اور آپ سے سواری مہیا کرنے کے متعلق عرض کی تھی تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے۔ ہم نے خیال کیا شاید آپ اپنی قسم بھول گئے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ تمہیں اللہ ہی نے سوار کیا ہے۔ واللہ! اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھا لوں، پھر دوسری کسی چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرنے میں اسماعیل بن ابراہیم کی متابعت کی ہے۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبدالوہاب نے، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلظہ اور قاسم تمیمی نے اور ان سے زہد بن یحییٰ حدیث بیان کی۔ ہم سے ابو معمر نے، ان سے عبدالوارث نے، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے، ان سے زہد بن یحییٰ نے یہ حدیث بیان کی۔

[6722] حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”از خود امارت کا سوال نہ کرو کیونکہ اگر تجھے یہ امارت مانگے بغیر مل جائے تو اس پر تیری مدد کی جائے گی اور اگر تجھے مانگنے سے دی جائے تو تجھے اس کے سپرد کر دیا جائے گا، نیز جب تو کسی چیز پر قسم اٹھائے، پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھے تو وہ کرو

فَأَرَىٰ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا». [راجع: ۳۱۳۳]

تَابَعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمِ الْكَلْبِيِّ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زُهْدَمِ بِهِذَا. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زُهْدَمِ بِهِذَا.

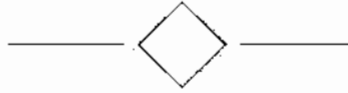
۶۷۲۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عُمَمَانُ بْنُ عَمَرَ بْنِ فَارِسٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ

عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَنْتَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ". [راجع: ٦٦٢٢]

جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔“

تَابِعَهُ أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، وَتَابِعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحَمِيدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهَشَامٌ وَالرَّبِيعُ.

اشہل نے ابن عون سے روایت کرنے میں عثمان بن عمر کی متابعت کی ہے۔ اور یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قتادہ، منصور، ہشام اور ربیع نے بھی ابن عون کی متابعت کی ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 85- کتاب الفرائض

### وراثت سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے..... یہ اللہ کی طرف سے ایک تاکید کی حکم ہے، اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور بڑے متخل والا ہے۔“ کا بیان

(۱) و [بَاب] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِي لِلرَّحْمَةِ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ﴾ [النساء: ۱۱، ۱۲].

[6723] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما پیدل چل کر میری عیادت کے لیے آئے۔ یہ دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا۔ مجھے جب ہوش آیا تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا کیا کروں؟ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں؟ (یہ سن کر) آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

۶۷۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] يَقُولُ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَأَتَيْتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَقْفْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. [راجع: ۱۹۴]

باب: 2- فرائض کی تعلیم

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گمان سے گفتگو کرنے والوں سے پہلے پہلے تم علم حاصل کرو۔

(۲) بَابُ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

وَقَالَ عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ: تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّنِّ، يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ.



☀️ فائدہ: اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت لوگ ظن و تخمین سے اجتناب کرتے تھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے آگے نہیں بڑھتے تھے۔ اس قول میں اگرچہ تمام علوم آجاتے ہیں لیکن علم فرائض اس میں بطور خاص داخل ہے کیونکہ اس کے مسائل و احکام میں رائے اور قیاس کو قطعاً کوئی دخل نہیں، جبکہ دوسرے علوم میں رائے وغیرہ کا بہت عمل دخل ہے۔<sup>1</sup>

[6724] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گمان سے اجتناب کرو کیونکہ بد ظنی انتہائی جھوٹی بات ہوتی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو (ایک دوسرے کی برائی کی تلاش نہ کرو) اور نہ ایک دوسرے سے بغض ہی رکھو، نیز پیٹھ پیچھے کسی دوسرے کی برائی بیان نہ کرو۔ اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔“

۶۷۲۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسُّوْا وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا». [راجع: ۱۰۱۴۳]

☀️ فائدہ: جس وقت علم اور علماء نہیں رہیں گے تو جہالت عام ہوگی۔ اس وقت گفتگو کا دار و مدار صرف ظن و تخمین پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کی زبانوں پر جھوٹ جلدی جاری ہوتا ہے۔ جب کسی کو قرآن و حدیث کا علم نہیں ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلے کرے گا، اس طرح علم فرائض بھی ان کی بھیئت چڑھ جائے گا۔

باب: 3- نبی ﷺ کے ارشاد: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے“ کا بیان

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

[6725] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنا وراثتی حصہ طلب کرتے تھے، یعنی یہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتے تھے۔

۶۷۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمَا حِينِيذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَ[سَهْمَهُمَا] مِنْ خَيْبَرَ. [راجع: ۳۰۹۲]

[6726] حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں نے

رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔“

۶۷۲۶ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ». قَالَ أَبُو

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ صرف اسی مال میں سے اپنے اخراجات پورے کریں گے۔“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جو کام کرتے دیکھا میں بھی وہی کچھ کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے مفارقت اختیار کر لی اور اپنی موت تک ان سے کلام نہ کیا۔

[6727] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔“

[6728] حضرت امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہما کی ایک حدیث بیان کی، پھر میں خود حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو ان سے مذکورہ حدیث کے متعلق دریافت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا دربان یرفان کے پاس آیا اور کہا: حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں اور وہ اجازت طلب کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: اچھا انھیں آنے دو، چنانچہ اس نے انھیں اندر آنے کی اجازت دی۔ اس نے پھر کہا: کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو بھی اندر آنے کی اجازت دیں گے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: امیر المؤمنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے!

بَكَرٍ: وَاللَّهِ لَا أَدْعُ أُمَّرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرْتُهُ فَاطِمَةَ، فَلَمْ تُكَلِّمَهُ حَتَّى مَاتَتْ. [راجع: ۳۰۹۳]

۶۷۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ». [راجع: ۴۰۲۴]

۶۷۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخَلْتُ عَلَى عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرَفًا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عَبَّاسٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَفْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، قَالَ: أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ، فَقَالَ: هَلْ

کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب اللہ کی راہ میں صدقہ ہوتا ہے۔“ اس سے رسول اللہ ﷺ کی خود اپنی ذات ہی مراد تھی؟ جو حضرات وہاں موجود تھے سب نے کہا: ہاں رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا۔ پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے ضرور ایسا فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس معاملے میں گفتگو کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے مال نے میں سے کچھ حصہ مخصوص فرمایا جو آپ کے سوا کسی اور کو نہیں ملتا تھا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ... وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ یہ حصہ خالص رسول اللہ ﷺ کا تھا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تمہارے سوا کسی کے لیے اسے محفوظ نہیں کیا اور نہ تم پر کسی دوسرے کو ترجیح ہی دی۔ یقیناً آپ ﷺ نے وہ زمین تمہیں دی اور تم میں ہی تقسیم کی حتیٰ کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا۔ نبی ﷺ اس میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سال بھر کا خرچہ لیتے تھے، اس کے بعد جو کچھ باقی بچتا اسے ان مصارف میں خرچ کرتے جو اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ طرز عمل زندگی بھر قائم رہا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ لوگوں کو اس کا علم ہے؟ حاضرین نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں تمہیں بھی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ لوگ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں ہمیں اس کا علم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت

تَعْلَمَانِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَ: قَدْ قَالَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أَحَدُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ فِي هَذَا النَّبِيِّ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿قَدِيرٌ﴾ فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاللَّهُ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمْوهُ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ نَفَقَةً سَنِيَّةً، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلِ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيَاتِهِ، أَنْشَدَكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ وَعَبَّاسٍ: أَنْشَدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، فَتَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَبَصْتُهَا، فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ [وَلِيِّ] رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَبَصْتُهَا سَتَيْنِ أَعْمَلَ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلْنِي نَصِيكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَنَا بِي هَذَا تَسْأَلْنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ: إِنْ سِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قِضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ الَّذِي يَأْذِينَهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قِضَاءَ غَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوَمَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنَّا أَكْفِيكُمَاهَا. [راجع:

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے کاروبار) کا متولی ہوں اور انھوں نے وہ مال اپنے قبضے میں کر لیا اور اس طرز عمل کو جاری رکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سرانجام دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وفات دی تو میں نے کہا: اب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کا نائب ہوں۔ میں بھی دو سال تک اس پر قابض رہا اور اس مال میں وہی کچھ کرتا رہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے، آپ دونوں کی بات بھی ایک تھی اور معاملہ بھی ایک تھا۔ آپ میرے پاس اپنے بھتیجے کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے اور یہ اپنی بیوی کے حصے کے طلبگار تھے جو ان کے والد کی طرف سے انھیں ملتا۔ میں نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں تم دونوں کو یہ مال دے دیتا ہوں (اس شرط پر کہ تم یہ مال انھیں مصارف میں خرچ کرو گے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے) لیکن اب تم مجھ سے اس کے علاوہ فیصلہ چاہتے ہو (کہ ان کو آدھا آدھا تقسیم کر دوں؟) اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے تو وہ جائیداد مجھے واپس کر دیں میں (جہاں دوسرے سارے انتظامات کرتا ہوں اس کا بھی بندوبست کر لوں گا)۔

[6729] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے وارث کوئی دینار تقسیم نہ کریں۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچے اور عاملین کی تنخواہوں کے بعد جو چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔“

۶۷۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا، مَا تَرَكَتْ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْوَنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ». [راجع: ۲۷۷۶]

[6730] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب

۶۷۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ،

رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو آپ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجیں تاکہ ان سے اپنی وراثت کا مطالبہ کریں۔ (اس وقت) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (انہیں یاد دلاتے ہوئے) کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: ”ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔“

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْدَنَ أَنْ يَبْعَثَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُهُ مِيرَاثَهُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً»؟ [راجع: ٤٠٣٤]

☀️ فائدہ: ہمارے رجحان کے مطابق ان احادیث کو حسب ذیل دو مقاصد کے لیے پیش کیا گیا ہے: ○ حضرات انبیاء ﷺ بالخصوص رسول اللہ ﷺ کا ترکہ ایک قومی صدقہ ہے، اس میں ضابطہ وراثت جاری نہیں ہوگا، اگر ان کی طرف کسی مقام پر لفظ وراثت منسوب ہے تو اس سے علمی اور دینی ورثہ مراد ہے جس کے حق دار تمام اہل اسلام ہیں۔ ○ جو مال وقف ہوتا ہے وہ بھی ضابطہ وراثت سے مستثنیٰ ہے کیونکہ جس مال میں ضابطہ میراث جاری ہوتا ہے اس کا ذاتی ملکیت ہونا ضروری ہے۔ حضرت انبیاء ﷺ کا مال وقف ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

باب: 4- ارشاد نبوی: ”جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل خانہ کے لیے ہے۔“ کا بیان

(٤) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ»

[6731] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے زیادہ تعلق دار ہوں، چنانچہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو اور اس کی ادائیگی کے لیے اس نے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اس کا ادا کرنا ہمارے ذمے ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔“

٦٧٣١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرِكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قِضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ». [راجع:

[٢٢٩٨]

باب: 5- والدین کی طرف سے اولاد کی وراثت

(٥) بَابُ مِيرَاثِ الْوَالِدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب کوئی مرد یا عورت ایک بیٹی چھوڑے تو اس کا نصف مال ہے، اگر دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں تو انہیں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر ان سے

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوْ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ، وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بَدِئًا بِمَنْ

ساتھ کوئی بیٹا بھی ہو تو پہلے وراثت کا آغاز دوسرے شرکاء سے کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا اس میں سے بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

شَرِكُهُمْ فَيُؤْتِي فَرِيضَتَهُ، فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ.

[6732] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”مقررہ حصے، ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ میت کے سب سے زیادہ قریبی مرد کے لیے ہے۔“

٦٧٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهَوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ». (انظر: ٦٧٣٤، ٦٧٣٧، ٦٧٤٦)

### باب: 6- بیٹیوں کی وراثت کا بیان

### (٦) بَابُ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

**وضاحت:** دور جاہلیت میں عربوں کے ہاں ترکے کے وارث صرف وہ بیٹے خیال کیے جاتے تھے جو دشمنوں سے لڑنے اور ان سے انتقام لینے کے اہل ہوتے، عورتوں کو بطور خاص وراثت میں شامل کرنے کا دستور نہیں تھا بلکہ عورت خود ترکہ شمار ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس ذلت کے مقام سے نکال کر وراثت میں حصہ دار بنایا۔

[6733] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں ایسا بیمار ہوا کہ مجھے موت نظر آنے لگی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سا مال ہے جبکہ میری وارث صرف میری بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہ۔“ میں نے پوچھا: پھر نصف مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: ”نہ۔“ میں نے عرض کی: کیا ایک تہائی کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، گو تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے بچوں کو مال دار چھوڑو تو یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انھیں تنگ دست چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو بھی خرچ کرو گے اس پر تمہیں ثواب ملے گا یہاں تک کہ اگر تو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو یہ بھی موجب اجر و

٦٧٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوَيْبَانَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ [قَالَ]: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ بِيْرْتِي إِلَّا ابْنَتِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِبَنَاتِي مَالِي؟ قَالَ: «لَا»، قَالَ: قُلْتُ: فَالْشُّطْرُ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: «الثُّلُثُ كَبِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ حَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَتْرَكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللَّقْمَةَ تَرَفَعَهَا إِلَيَّ فِي امْرَأَتِكَ». فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُحْلَفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ فَقَالَ: «لَنْ تُحْلَفَ بَعْدِي

ثواب ہوگا۔“ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تو میرے بعد پیچھے رہ بھی گیا تب بھی جو عمل کرے گا اور اس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہوگی تو اس کے ذریعے سے تیرا درجہ اور مرتبہ بلند ہوگا۔ میرے بعد تم یقیناً زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچے گا جبکہ بہت سے لوگ ضرر اٹھائیں گے۔ قابل افسوس تو سعد بن خولہ ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں اس لیے اظہار افسوس کیا کہ ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ہی ہو گئی۔

سفیان نے کہا: سعد بن خولہ قبیلہ بنو عامر بن لوئی کے فرد تھے۔

[6734] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمارے پاس یمن میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ معلم یا امیر کی حیثیت سے آئے، ہم نے ان سے ایک ایسے شخص کے ترکے کے متعلق دریافت کیا جس کی وفات ہوئی ہو اور اس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی ہو تو انھوں نے بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا۔

باب: 7- پوتے کی میراث جبکہ بیٹا نہ ہو

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹوں کی اولاد بیٹوں کے درجے میں ہے۔ اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو تو ایسی صورت میں پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہوں گی۔ انھیں اسی طرح وراثت ملے گی جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کو ملتی ہے۔ ان کی وجہ سے کچھ رشتے دار اسی طرح حق وراثت سے محروم ہوں گے جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کی موجودگی میں محروم ہو جاتے ہیں، البتہ اگر بیٹا ہو تو پوتا وراثت میں سے کچھ نہیں پائے گا۔

فَتَعْمَلْ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا اِزْدَدَتْ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُونَ، وَلٰكِنْ الْبَاسِ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ «يُرِي لِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ».

قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ. [راجع: ۵۶]

۶۷۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانٌ عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَنَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَآمِيرًا، فَسَأَلَنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوْفِيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ، فَأَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْاُخْتَ النِّصْفَ. [انظر: ۶۷۴۱]

(۷) بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الْاَبْنِ اِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنٌ

وَقَالَ ابْنُ ثَابِتٍ: وَلَدُ الْاَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ ذُوْنَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ، ذَكَرَهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَاُنْتَاهُمْ كَاُنْتَاهُمْ، يَرِثُوْنَ كَمَا يَرِثُوْنَ وَيَحْجُبُوْنَ كَمَا يَحْجُبُوْنَ، وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْاَبْنِ مَعَ الْاَبْنِ.

[6735] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مقررہ حصے ان کے حق داروں کو دو اور جو باقی رہ جائے وہ اس (میت) کے قریبی مذکر رشتے دار کے لیے ہے۔“

۶۷۳۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ». [راجع: ۶۷۳۲]

### باب: 8- بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت کا بیان

[6736] حضرت ہذیل بن شریحیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کی وراثت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف اور بہن کے لیے بھی نصف ہے۔ تم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی اس مسئلے میں میری موافقت کریں گے۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور انھیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی بات پہنچائی گئی تو انھوں نے فرمایا: اگر میں ایسا فتویٰ دوں تو یقیناً میں گمراہ ہو گیا اور ٹھیک راستے سے بھٹک گیا۔ میں اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ بیٹی کو نصف ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ دیا جائے گا، اس طرح دو تہائی پورے ہو جائیں گے اور جو باقی بچے گا وہ بہن کو دیا جائے گا۔ ہم دوبارہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انھیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتویٰ سے آگاہ کیا تو انھوں نے فرمایا: جب تک علم کا یہ سمندر تم میں موجود ہے مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو۔

### (۸) بَابُ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنِ مَعَ ابْنَةٍ

۶۷۳۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ: سَمِعْتُ هُرَيْلَ بْنَ شَرْحَبِيلَ قَالَ: سئِلَ أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ، فَقَالَ: لِلْابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَاتَتْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَسَيِّئًا بَعْثِي، فَسئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْابْنَةِ الْإِبْنِ الشُّدُسُ تَكْمَلَةَ الثَّلَاثِينَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ، فَأْتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأُخْبِرْنَا بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ. [انظر: ۶۷۴۲]

باب: 9- باپ اور بھائیوں کے ساتھ دادے کی وراثت

کا بیان

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت

### (۹) بَابُ مِيرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِّ وَالْإِخْوَةِ

وقال أبو بكرٍ وَاِبْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ:



عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دادا، باپ کی طرح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بطور دلیل یہ آیات پڑھیں: ”اے آدم کے بیٹو!۔“ (حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا: ”میں نے اپنے باپ ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے مسلک کو اختیار کیا ہے۔“ اس امر کا کہیں ذکر نہیں ہے کہ اس وقت کسی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ان کے زمانے میں اختلاف کیا ہو، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعداد اس وقت بہت زیادہ تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مزید کہا: میرے وارث میرے پوتے ہوں گے بھائی نہیں ہوں گے لیکن میں اپنے پوتوں کا وارث نہیں ہوں گا۔ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے اس مسئلے میں مختلف اقوال منقول ہیں۔

[6737] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مقررہ حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی رہ جائے وہ میت کے سب سے زیادہ قریب والے مرد کے لیے ہے۔“

[6738] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے: اگر میں اس امت میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی دوستی افضل یا بہتر ہے۔“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دادے کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہے، یا انھوں نے فیصلہ دیا ہے کہ دادا، باپ کی جگہ پر ہے۔

أَلْحَدُّ: أَب. وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿يَكْفَىٰ مَادَمَ﴾ [الأعراف: ۲۶] ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ﴾ [يوسف: ۳۸] وَلَمْ يُذَكَّرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُتَوَافِرُونَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَرُّنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي، وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي، وَيُذَكَّرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ أَقَابِيلٍ مُخْتَلِفَةً.

۶۷۳۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْحُقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ». [راجع: ۶۷۳۲]

۶۷۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ وَلَكِنْ أُخُوَّةَ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، أَوْ قَالَ: خَيْرٌ»، فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبَا أَوْ قَالَ: قَضَاهُ أَبَا. [راجع: ۴۶۷]

باب : 10- اولاد وغیرہ کی موجودگی میں شوہر کی میراث

(۱۰) بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَالِدِ وَغَيْرِهِ

[6739] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: پہلے سارا مال اولاد کے لیے ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا اور لڑکوں کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا، نیز والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دیا۔ اس کے علاوہ بیوی کے لیے آٹھواں اور چوتھا حصہ مقرر فرمایا اور شوہر کو نصف یا چوتھائی حصے کا حق وادار قرار دیا۔

٦٧٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَالِدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ، فَنَسَخَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأَبْوَيْنِ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمْنَ وَالرُّبْعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبْعَ. [راجع: ١٧٤٧]

باب: 11- اولاد وغیرہ کی موجودگی میں بیوی اور شوہر کی میراث

(١١) بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَالِدِ وَغَيْرِهِ

[6740] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولیمان کی ایک عورت کے جنین کے متعلق فیصلہ فرمایا جو مردہ پیدا ہوا تھا کہ مارنے والی عورت ایک غلام یا لونڈی خون بہا کے طور پر ادا کرے، پھر وہ عورت جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا مرگئی تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور شوہر کے لیے ہے جبکہ دیت اس کے کنبہ والوں کو ادا کرنا ہوگی۔

٦٧٤٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي إِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا، بِعُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أُمَّةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْعُرَّةِ تُوَفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا. [راجع: ٥٧٥٨]

باب: 12- بہنوں کی وراثت جبکہ وہ بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بن جائیں

(١٢) بَابُ مِيرَاثِ الْأَخْوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً

[6741] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ آدھا بیٹی کو ملے گا اور آدھا بہن کو۔ پھر سلیمان نے یہ حدیث بیان کی تو

٦٧٤١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضَى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: النِّصْفَ

لِلْإِبْنَةِ، وَالتَّصْفُ لِلْأُخْتِ. ثُمَّ قَالَ سَلِيمَانُ: اتنا ہی کہا کہ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے) ہمارے درمیان فیصلہ قَضَى فِينَا، وَلَمْ يَذْكَرْ عَلَيَّ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [راجع: ۶۷۳۴]

نہیں کیا۔

☀️ فائدہ: علمائے امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بہنیں، بیٹیوں کے ہمراہ عصبہ ہوتی ہیں، یعنی بیٹیوں کا حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ بہنوں کو ملے گا، اس کی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۶۷۴۲ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُرَيْبٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا أَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقِضَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: لِلْإِبْنَةِ النَّصْفُ، وَالْإِبْنَةُ الْإِبْنُ السُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ. [راجع: ۶۷۳۶]

[6742] حضرت بذیل سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اس معاملے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا، آپ نے بیٹی کو نصف، پوتی کو چھٹا حصہ اور جو باقی بچا وہ بہن کو دیا تھا۔

باب: 13 - بہنوں اور بھائیوں کی وراثت کا بیان

(۱۳) بَابُ مِيرَاثِ الْأَخْوَاتِ وَالْإِخْوَةِ

وضاحت: بہن بھائیوں کی تین اقسام ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ حقیقی بہن بھائی، جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہوں۔ ○ پدری: جن کا باپ ایک اور مائیں مختلف ہوں۔ ○ مادری بہن بھائی: جن کی ماں ایک اور باپ مختلف ہوں۔ اس عنوان سے مراد پہلی دو اقسام ہیں۔

۶۷۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوءِهِ فَأَقْفَتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ، فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

[6743] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا۔ آپ نے پانی منگوا لیا اور وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری بہنیں ہیں، اس پر فرائض سے متعلقہ آیت نازل ہوئی۔

[راجع: ۱۹۴]

باب: 14- ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگ آپ سے (کلالہ کے متعلق) فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمہیں کلالہ کے بارے میں یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو تو اسے تر کے کا نصف ملے گا اور وہ (بھائی) خود اس (بہن) کا وارث ہوگا اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر بہنیں دو ہوں تو انہیں تر کے کا دو تہائی ملے گا اور اگر وہ کئی بھائی بہن ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتے والا ہے۔“ کا بیان

(۱۴) بَابُ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ أَمْرُهُا هَلْكَ لَيْسَ لَكَ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا أُخْتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّلْثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [النساء: ۱۷۶]

[6744] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سورہ نساء کا خاتمہ ہے اور وہ یہ ہے: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾

۶۷۴۴ - حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةَ سُورَةِ النِّسَاءِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾. [راجع: ۴۳۶۴]

باب: 15- چچا کے دو بیٹے جن میں سے ایک میت کا مادری بھائی اور دوسرا اس کا شوہر ہو تو؟

(۱۵) بَابُ: إِنِّي عَمَّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِلْأُمِّ وَالْآخِرُ زَوْجٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاوند کو نصف ملے گا اور مادری بھائی کو  $\frac{1}{2}$  دیا جائے گا اور باقی  $(\frac{1}{3})$  ان دونوں (خاوند اور مادری بھائی) میں برابر، برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔

وَقَالَ عَلِيُّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ، وَالْآخِ مِنَ الْأُمِّ الشُّدُسُ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

[6745] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اہل ایمان کا خود

۶۷۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

## باب: 17- لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان

## (۱۷) بَابُ مِيرَاثِ الْمَلَاعَةِ

وضاحت: اگر خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور اس کے پاس مدعا ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ نہ ہو تو وہاں بیوی اور خاوند کے درمیان لعان ہوتا ہے جس کی تفصیل سورۃ النور آیت: 4 تا 9 میں بیان کی گئی ہے۔ اس لعان کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا اسے ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ وہ بچہ ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس بچے کی وارث ہوگی۔ لعان کرنے والی عورت کا خاوند اس بچے کے مال کا وارث نہیں ہوگا۔

[6748] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق (منسوب) کر دیا۔

۶۷۴۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقَّ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. [راجع: ۴۷۴۸]

## باب: 18- بچہ صاحب فراش کا ہے اسے جنم دینے والی خواہ آزاد ہو یا لونڈی

## (۱۸) بَابُ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

[6749] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبہ، اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا تھا کہ زموہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے، اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لینا چاہا اور کہا: یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زموہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے، نیز اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر یہ دونوں اپنا معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے جبکہ اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی۔ حضرت عبد بن زموہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی

۶۷۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عْتَبَةُ عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ ابْنَ وَوَلِيدَةَ زَمْعَةَ مِنِّي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهْدٌ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَوَلِيدَةَ أَبِي، وَوَلَدَ عَلِيٍّ فِرَاشِهِ: فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَوَلِيدَةَ أَبِي وَوَلَدَ عَلِيٍّ فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»، ثُمَّ

## باب: 17- لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان

## باب (۱۷) مِيرَاثِ الْمَلَاعِنَةِ

وضاحت: اگر خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور اس کے پاس مدعا ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ نہ ہو تو وہاں بیوی اور خاوند کے درمیان لعان ہوتا ہے جس کی تفصیل سورۃ النور آیت: 4 تا 9 میں بیان کی گئی ہے۔ اس لعان کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا اسے ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ وہ بچہ ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس بچے کی وارث ہوگی۔ لعان کرنے والی عورت کا خاوند اس بچے کے مال کا وارث نہیں ہوگا۔

[6748] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق (منسوب) کر دیا۔

۶۷۴۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَرَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لَا عَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. [راجع: ۴۷۴۸]

## باب: 18- بچہ صاحب فراش کا ہے اسے جہم دینے والی خواہ آزاد ہو یا لونڈی

## باب (۱۸) الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً

[6749] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عتبہ، اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا تھا کہ زعمہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے، اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لینا چاہا اور کہا: یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زعمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے، نیز اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر یہ دونوں اپنا معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے جبکہ اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی۔ حضرت عبد بن زعمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی

۶۷۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَتَبَةُ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ ابْنَ وَوَلِيدَةَ رَمَعَةَ مِنِّي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: ابْنُ أَخِي عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَوَلِيدَةَ أَبِي، وَوَلَدَ عَلِيٍّ فِرَاشِهِ: فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَوَلِيدَةَ أَبِي وَوَلَدَ عَلِيٍّ فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ»، ثُمَّ

لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے (بیانات سن کر) فرمایا: ”اے عبد بن زعمہ! یہ تمہارے پاس رہے گا۔ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہو اور زانی کے لیے تو پتھر ہیں۔“ پھر آپ نے ام المومنین حضرت سودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”اس سے پردہ کیا کرو۔“ اس وجہ سے کہ آپ نے اس کی مشابہت عتبہ سے دیکھی، چنانچہ اس لڑکے نے پھر حضرت سودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا کو نہ دیکھا حتیٰ کہ فوت ہو گیا۔

67501 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بچہ صاحب فراش کا ہوگا۔“

قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: «إِحْتَجِبِي مِنْهُ» لِمَا رَأَى مِنْ شَبْهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. [راجع: ۲۰۵۳]

۶۷۵۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ». [راجع: ۶۸۸۸]

باب: 19- غلام لونڈی کا ترک وہی لے گا جو اسے آزاد کرے، نیز لقیط کی وراثت کا بیان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لقیط آزاد ہے۔

(۱۹) بَابُ: الْوَلَاءِ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَبِمِرَاثِ اللَّقِيطِ

وَقَالَ عُمَرُ: اللَّقِيطُ حُرٌّ.

وضاحت: لقیط اس بچے کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑا ہوا ملے اور اسے اٹھا لیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اسے غلام بنا لینا جائز نہیں، وہ آزاد ہے۔ لا وارث ہونے کی وجہ سے اس کا ترک بیت المال میں جمع کر دیا جائے کیونکہ اس کی ولایت تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

67511 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے خرید لو، ولا تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔“ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ایک بکری بطور صدقہ ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس کے لیے صدقہ تھی لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

۶۷۵۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِشْتَرَيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَأَهْدِي لَهَا شَاةً، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ».

حکم نے کہا: بریرہ کا شوہر آزاد تھا لیکن حکم کا قول مرسل

قَالَ الْحَكَمُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، وَقَوْلُ

طور پر منقول ہے۔

الْحَكَمَ مُرْسَلٌ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اسے غلام دیکھا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : رَأَيْتُهُ عَبْدًا . [راجع: ۴۵۶]

[6752] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”ولا تو اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔“

۶۷۵۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» .

[راجع: ۲۱۵۶]

باب: 20- سائبہ کی وراثت کا بیان

(۲۰) بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ

وضاحت: سائبہ سے مراد وہ غلام ہے جسے اس کا آقا کہتا کہ تجھ پر کسی کی ولایت نہیں اور تو سائبہ ہے۔ اس سے مراد اس کی آزادی ہوتی تھی۔ ایسا غلام اگر مر جائے تو اس کا ترکہ کسے ملے گا؟ جمہور کا موقف ہے کہ اس کا ترکہ آزاد کرنے والے کو ملے گا۔<sup>۱</sup>

[6753] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: مسلمان سائبہ نہیں بناتے (بتوں کے نام پر جانور نہیں چھوڑتے۔) دور جاہلیت میں مشرکین (بتوں کے نام پر) آزاد کرتے تھے۔

۶۷۵۳ - حَدَّثَنَا قَيْصُ بْنُ عُبَيْدَةَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُرَيْثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ .

[6754] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا تو اس کے آقاؤں نے شرط عائد کر دی کہ اس کی ولا ان کے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا لیکن اس کے آقاؤں نے اپنے لیے اس کی ولا کو مشروط کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اس کو آزاد کر دے، ولا تو آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔“ یا فرمایا: ”قیمت ادا کرنے والے کے

۶۷۵۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ : أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَوَلَاءُهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا ، وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَوَلَاءُهَا فَقَالَ : «أُعْتِقْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ، أَوْ قَالَ : أَعْطَى الثَّمَنَ» ، قَالَ : فَاشْتَرَيْتُهَا فَأُعْتَقْتُهَا ، قَالَ : وَخَيْرٌ فَاخْتَارَتْ



لیے ولا ہوتی ہے۔“ راوی کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے خرید کر آزاد کر دیا، پھر اسے اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں اور اس سے علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں، چنانچہ انھوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا: اگر مجھے اتنا اتنا مال دیا جائے تو بھی اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کروں گی۔ اسود نے کہا: اس کا شوہر آزاد تھا۔ ان کا قول منقطع ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول صحیح تر ہے کہ میں نے اسے غلام دیکھا ہے۔

نَفْسَهَا وَقَالَتْ: لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ. قَالَ الْأَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ، وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا، أَصَحُّ. [راجع: ۱۵۰۶]

باب: 21- اس شخص کا گناہ جو اپنے آقاؤں سے اظہار براءت کرے

(۲۱) بَابُ إِنْ مَن تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ

167551 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے علاوہ اور کوئی نوشتہ نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، ہاں یہ ایک صحیفہ بھی ہے، چنانچہ آپ نے وہ صحیفہ نکالا تو اس میں زعموں کے قصاص اور اذنیوں کی زکاۃ کے مسائل تھے۔ اس میں یہ بھی تھا: ”مدینہ عمر پہاڑ سے ٹور تک حرم ہے۔ اس میں جس نے کسی بدعت کو ایجاد کیا یا کسی بدعت کو جگہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نفل یا فرض قبول نہیں کیا جائے گا اور جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے مولات قائم کر لی، اس پر اللہ کی لعنت، نیز فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نفل یا فرض قبول نہیں ہوگا۔ مسلمانوں کا عہد ذمہ ایک ہی ہے۔ ادنیٰ مسلمان بھی اس کی تکمیل میں کوشش کرے۔ جس نے مسلمانوں کے عہد کو پامال کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل

۶۷۵۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقَرُوهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ: فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءٌ مِنَ الْجَرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ، قَالَ: وَفِيهَا: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ أَوَى مُحَدِّثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ». [راجع: ۱۱۱]

فرض یا نقل قبول نہیں کیا جائے گا۔“

☀️ فائدہ: اس حدیث میں ”اجازت کے بغیر“ کے الفاظ محض اتفاقی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر آقا اپنے غلام کو کسی دوسرے کی طرف نسبت کرنے کی اجازت دے دے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

[6756] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کی خرید و فروخت اور اس کے بہرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۶۷۵۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبَيْتِهِ. [راجع: ۲۵۳۵]

(۲۲) بَابُ: إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ

باب: 22- جب کوئی کافر، کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو؟

امام حسن بصری اس کے ساتھ تعلق ولا کو درست نہیں سمجھتے تھے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”ولا صرف آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔“ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے: ”وہ شخص زندگی اور موت دونوں حالتوں میں دیگر لوگوں سے اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“ لیکن اس روایت کی صحت میں اختلاف ہے۔

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وَلَايَةً. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، وَيَذْكَرُ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: «هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ». وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ.

[6757] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی (بریرہ) خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو لونڈی کے آقاؤں نے کہا: ہم آپ کو لونڈی اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ اس کی ولا ہمارے لیے ہوگی۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”ان کی شرط تمہیں خریدنے سے منع نہ کرے کیونکہ ولا کا حق دار تو وہی ہوتا ہے جو اسے آزاد کرتا ہے۔“

۶۷۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِّعُكَهَا عَلَى أَنْ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ۲۱۵۶]

[6758] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے

۶۷۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ

آقاؤں نے ولا اپنے لیے رکھنے کی شرط عائد کی۔ میں نے اس امر کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم اسے خرید کر آزاد کر دو، ولا تو اس کے لیے ہوتی ہے جو روپے خرچ کرے، چنانچہ میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور اپنے خاوند کی زوجیت میں رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دیا، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر وہ مجھے اتنا اتنا مال بھی دے تو میں پھر بھی اس کے پاس نہ رہوں گی، چنانچہ انھوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَأَشْرَطَ أَهْلُهَا وَلَائَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَعْتَقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أُعْطِيَ الْوَرِقَ»، قَالَتْ: فَأَعْتَقْتُهَا، قَالَتْ: فَدَعَاَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ: لَوْ أُعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بَتُّ عِنْدَهُ، فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا. [راجع: ۴۵۶]

### باب: 23- عورتوں کا ولا کا وارث بننا

[6759] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ سے کہا: اس کے آقا اپنے لیے دلا کی شرط لگاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم بریرہ کو خرید لو، ولا اسی کے لیے ہے جو آزاد کرتا ہے۔“

### (۲۳) بَابُ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ

۶۷۵۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُمْ يَشْرَطُونَ الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ». [راجع: ۲۱۵۶]

[6760] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ولا تو اس کا حق ہے جو قیمت دے اور (اسے آزاد کر کے) احسان کرے۔“

۶۷۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْطِيَ الْوَرِقَ وَوَلِي النِّعْمَةِ». [راجع: ۴۵۶]

باب: 24- کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انھی میں سے ہے اور قوم کا بھانجا بھی انھی میں داخل ہوگا

### (۲۴) بَابُ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَبْنُ الْأَخْتِ مِنْهُمْ

[6761] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کسی

۶۷۶۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

گھرانے کا آزاد کردہ غلام اسی کا ایک فرد ہوتا ہے۔“ اَوْ كَمَا قَالَ.

[6762] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کسی گھرانے کا بھانجا انھی میں سے ہے۔“

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ» أَوْ كَمَا قَالَ.

٦٧٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ». (راجع: [٣١٤٦

[٣١٤٦

### باب: 25- قیدی کی وراثت کا بیان

قاضی شریح دشمن کے ہاتھوں قیدی کو ترکے سے حصہ دلاتے تھے اور کہتے تھے: وہ تو اور زیادہ اس کا محتاج ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: قیدی کی وصیت، اس کی آزادی اور جو کچھ وہ اپنے مال میں تصرف کرے وہ جائز اور نافذ ہے جب تک وہ اپنے دین سے برگشتہ نہ ہو کیونکہ وہ مال اسی کا ہے، وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

[6763] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض یا محتاج اہل و عیال چھوڑا وہ ہمارے ذمے ہے۔“

### (٢٥) بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ

قَالَ: وَكَانَ شَرِيحٌ يُورِثُ الْأَسِيرَ فِي أُيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ: هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَجْزُ وَصِيَّةِ الْأَسِيرِ وَعَقَاقَتُهُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ.

٦٧٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِي حَارِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلِإِنَّا». (راجع: [٢٢٩٨

[٢٢٩٨

باب: 26- مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ اگر ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو بھی ترکے میں اس کا حق نہیں ہوگا

[6764] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر کسی مسلمان ہی کا وارث بنتا ہے۔“

(٢٦) بَابُ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ

٦٧٦٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ». [راجع: ۱۵۸۸]

باب: 27- عیسائی غلام اور عیسائی مکاتب کی وراثت کا بیان، نیز اس شخص کے گناہ کا بیان جو اپنے بچے کی نفی کرے

(۲۷) بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ  
وَالْمُكَاتِبِ النَّصْرَانِيِّ، وَإِثْمِ مَنْ  
انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ

وضاحت: مکاتب وہ غلام ہوتا ہے جو اپنے آقا سے تحریری معاہدہ کرتا ہے کہ وہ ایک طے شدہ مدت میں مقررہ رقم ادا کر کے آزاد ہو جائے گا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق کوئی حدیث پیش نہیں کی ہے کیونکہ اس کا حکم سابقہ حدیث سے اخذ کیا جاسکتا ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کا مال بطور وراثت نہیں لے سکتا۔

باب: 28- جو کسی شخص کے متعلق اپنا بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے

(۲۸) بَابُ مَنْ ادَّعى أَخًا أَوْ ابْنَ أَخٍ

[6765] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما کا ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ لڑکا میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ آپ اس کی شکل و صورت پر نظر فرمائیں۔ عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کی شکل و صورت دیکھی تو اس کی عتبہ سے واضح طور پر مشابہت تھی، چنانچہ آپ نے فرمایا: ”اے عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے لیے ہے کیونکہ بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں، اور اے سوہہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرو۔“ چنانچہ پھر اس لڑکے نے حضرت سوہہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

۶۷۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدُ: هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أُخِي عُبَيْةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُ، انظُرْ إِلَيَّ شَبِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أُخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! وُلِدَ عَلَيَّ فِرَاشِ أَبِي مِنْ وِلْدَانِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ شَبِيهِ فَرَأَى شَبِيهَا بَيْنًا بَعْتَبَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، أَوْلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْغَايِرِ الْحَجَرِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ»، قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ بَعْدُ. [راجع:

## (۲۹) بَابٌ مِّنْ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ

باب: 29- جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا

[6766] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف کی، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔“

[6767] میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما سے کیا تو انھوں نے کہا: اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ (یاد) رکھا ہے۔

[6768] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اپنے باپ دادا سے اعراض نہ کرو۔ جس نے اپنے باپ سے روگردانی کی، اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔“

فائدہ: دور جاہلیت میں لوگ جب کسی کو منہ بولا بیٹا بنا لیتے تو وہ بیٹا خود کو اپنے باپ کے علاوہ اسی کی طرف منسوب کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں اس بات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ امتناعی حکم کے باوجود آج اکثر لوگ لے پالک کو اپنی طرف ہی منسوب کرتے ہیں۔ شریعت میں اس کی قطعاً اجازت نہیں۔

## (۳۰) بَابٌ : إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

باب: 30- جب کوئی عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے

[6769] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو عورتیں تھیں۔ ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے بھی تھے۔ بھینڑیا آیا اور ان میں سے ایک بیٹا اٹھا کر لے گیا۔ اس نے اپنی سہیلی سے کہا کہ بھینڑیا تیرا بیٹا لے گیا

۶۷۶۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ - : حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ ادَّعَى إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ» . [راجع : ۴۳۲۶]

۶۷۶۷ - فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ : وَأَنَا سَمِعْتُهُ أُذْنَيَّ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . [راجع : ۴۳۲۷]

۶۷۶۸ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْبَعَةَ ، عَنْ عِرَالِكِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ» .

۶۷۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ [قَالَ] : حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «كَانَتْ امْرَأَتَانِ ، مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا ، جَاءَ

ہے۔ دوسری عورت نے کہا: وہ تو تیرا بیٹا لے گیا ہے۔ دونوں حضرت داود علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے گئیں تو انھوں نے فیصلہ بڑی کے حق میں دے دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے گئیں اور واقعہ سے انھیں آگاہ کیا تو انھوں نے فرمایا: میرے پاس چھری لاؤ، میں اس بچے کو تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، چھوٹی عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ ایسا نہ کریں، یہ اس (بڑی) کا ہی بیٹا ہے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس دن سے پہلے کبھی سبکین کا لفظ نہیں سنا تھا۔ ہم تو چھری کے لیے مدیہ کا لفظ بولتے تھے۔

الذُّبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتَيْهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، فَقَالَتْ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ، فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَحَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسَّكِينِ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمُكَ اللَّهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا: الْمُدْيَةَ.

[راجع: ۳۴۲۷]

### باب: 31- قیافہ شناس کا بیان

### (۳۱) بَابُ الْقَائِفِ

**ظ** وضاحت: قیافہ کے معنی ہیں: آثار کی جان پہچان، اصطلاح میں قائف اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مشابہت کو پہچانے اور آثار میں نظر کرے، ایسے شخص کو قائف اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اشیاء کی تمییز و تلاش کرتا ہے، اسے کتاب الفرائض میں اس لیے بیان کیا ہے کہ قیافہ شناسی کی بنا پر بعض اوقات ملحق اور ملحق بہ میں وراثت جاری ہوتی ہے۔ اس سے کوئی حکم تو ثابت نہیں ہوتا البتہ تائید کے لیے اسے پیش کیا جاسکتا ہے۔

[6770] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ایک دفعہ بہت خوش خوش تشریف لائے، آپ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! تم نے نہیں دیکھا کہ حجر زید (قیافہ شناس) نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھا تو کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔“

۶۷۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبَرُّقَ أَسَارِيرٍ وَوَجْهِهُ فَقَالَ: «أَلَمْ تَرَيِ إِلَى مُجَزِّزٍ نَظَرَ أَنْفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ».

[راجع: ۳۵۵۵]

[6771] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے

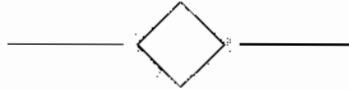
۶۷۷۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں بہت خوش خوش تشریف لائے اور فرمایا: ”اے عائشہ! تم نے نہیں دیکھا کہ مجز مدحی آیا اور اس نے حضرت اسامہ اور زید کو دیکھا جبکہ ان دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے دونوں کے سروں کو چھپا رکھا تھا، ان کے صرف پاؤں کھلے تھے تو اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔“

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَشْرُورٌ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَلَمْ تَرَيَّ أَنَّ مُجَزَّزًا الْمُدَلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أَسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ فَذَغَطَبَا رُؤُسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ

بَعْضٍ». [راجع: ۳۵۵۵]

☀️ فائدہ: زمانہ جاہلیت میں لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے نسب میں بہت طعن کرتے تھے کیونکہ ان کا رنگ انتہائی سیاہ تھا، جبکہ ان کے والد گرامی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ سفید تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اس لیے سیاہ تھے کہ ان کی والدہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سیاہ فام تھی۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 86- كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- حدود والے گناہوں کا بیان، نیز زنا کاری اور شراب نوشی کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: زنا کرتے وقت اس (زانی) سے نور ایمان اٹھایا جاتا ہے۔

[6772] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بھی کوئی زنا کرتا ہے تو زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی شراب نوشی کرتا ہے تو شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی چوری کرتا ہے تو چوری کرتے وقت وہ ایمان سے نہیں ہوتا۔ اور جب بھی کوئی لوٹنے والا لوٹتا ہے کہ لوگ اپنی نظریں اٹھا اٹھا کر اسے دیکھتے ہیں تو وہ مومن نہیں رہتا۔“

ابن شہاب نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے لوٹ مار کے الفاظ کے بغیر اسے بیان کرتے ہیں۔

باب: 2- شراب پینے والے کو مارنے کا بیان

(۱) بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ - بَابُ الزَّانَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُتْرَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيمَانِ فِي الزَّانَا.

٦٧٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

وَعَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا التَّهْبَةَ. [راجع: ٢٤٧٥]

(۲) بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

[6773] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کرنے پر کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے مارنے کا حکم دیا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (شرابی کو) چالیس کوڑے مارے تھے۔

٦٧٧٣ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ. [النظر: ٦٧٧٦]

باب: 3- جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا

(٣) بَابُ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ

[6774] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو نشے کی حالت میں لایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو ماریں، چنانچہ لوگوں نے اسے مارا۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے جوتوں سے مارا تھا۔

٦٧٧٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، قَالَ: فَضْرَبُوهُ، فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنَّعَالِ. [راجع: ٢٣١٦]

باب: 4- شرابی کو چھڑیوں اور جوتوں سے مارنا

(٤) بَابُ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ

[6775] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نعیمان یا اس کے بیٹے کو حاضر کیا گیا جبکہ وہ شراب کے نشے میں دھت تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حالت بہت ناگوار گزری تو آپ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو ماریں، چنانچہ انھوں نے کھجور کی چھڑیوں اور جوتوں سے اس کو مارا۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اسے مارا تھا۔

٦٧٧٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانٌ، فَسَقَّ عَلَيْهِ، وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، فَضْرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ، وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ. [راجع: ٢٣١٦]

[6776] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی پر چھڑی اور جوتوں سے مارا، اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

٦٧٧٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ.

☀️ فائدہ: شرابی کو کوڑے لگائے جائیں یا ویسے ہی مارا جائے، اس کے متعلق تین موقف ہیں۔ راجح مذہب یہ ہے کہ اسے کوڑے بھی لگائے جاسکتے ہیں اور چھڑیوں اور جوتوں سے بھی اس کی مرمت کی جاسکتی ہے۔

[6777] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ابھی ابھی شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے مارو۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم میں سے بعض نے اسے مکوں سے مارا۔ کچھ نے جوتوں اور کچھ نے کپڑوں سے اس کی مرمت کی۔ جب وہ جانے لگا تو کسی نے کہا: اللہ تجھے رسوا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا مت کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔“

۶۷۷۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبِي النَّبِيِّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: «اضْرِبُوهُ»، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِتَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْرَأَكَ اللَّهُ، قَالَ: «لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ». [انظر: ۶۷۸۱]

[6778] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

میں کسی پر حد قائم نہیں کرتا جس سے وہ مر جائے، پھر مجھے اس کا رنج ہو سوائے شرابی کے۔ اگر وہ حد قائم کرنے سے مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔

۶۷۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ: سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدِ النَّخَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْئَلْهُ.

[6779] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور حکومت میں شراب پینے والے کو ہمارے پاس لایا جاتا تو ہم اسے اپنے ہاتھوں، جوتوں اور کپڑوں سے مارتے تھے۔ آخر

۶۷۷۹ - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَعْفِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِمْرَةَ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَتَقَوْمُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنَعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا، حَتَّى كَانَ

آخرُ إِمْرَةٍ عَمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ. حَتَّى إِذَا عَتَوْا  
 وَمَقْتَمُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ.  
 کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری دور خلافت میں شراب  
 پینے والوں کو چالیس کوڑے لگوائے۔ پھر جب لوگوں نے  
 مزید سرکشی کی اور فسق و فجور کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
 اسی (80) کوڑے مارے۔

☀️ فائدہ: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شرابی کو حد لگانے کے متعلق علمائے امت کی مختلف آراء ہیں۔ راجح یہ ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ شرابی کے حسب حال صرف زد و کوب کیا جاتا تھا اور اسے شرمسار کیا  
 جاتا، نیز عار دلانے پر اکتفا کیا جاتا تھا۔ اگر اس سلسلے میں کوئی حد مقرر کی جاتی تو اسے وضاحت سے بیان کیا جاتا۔ جب حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں یہ دبا زیادہ ہوئی تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا اور چالیس (40)، پھر اسی (80) کوڑے  
 مقرر کیے۔ جن سے مشورہ لیا گیا انھوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد یا عمل پیش نہیں کیا بلکہ عقل و رائے سے کام لے کر  
 انھیں مشورہ دیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی رجحان معلوم ہوتا ہے کیونکہ انھوں نے کوڑوں کی تعداد کے متعلق کوئی عنوان نہیں قائم  
 کیا اور نہ تعداد کے تعین میں کوئی مرفوع حدیث ہی ذکر کی ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ امر پر اکتفا کیا جائے یا  
 زیادہ سے زیادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر عمل کیا جاسکتا ہے تاکہ لوگ اس ام النجاشہ کو منہ لگانے سے اجتناب کریں۔<sup>1</sup>

(۵) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ،  
 وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ

باب: 5- شرابی پر لعنت کرنا مکروہ ہے اور وہ ملت  
 اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا

[6780] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کا نام عبد اللہ اور اس کا  
 لقب حمار تھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اسے شراب پینے پر مارا تھا، ایک دن اس کو لایا گیا تو  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے مارا گیا۔ حاضرین میں سے  
 ایک آدمی نے کہا: اللہ اس پر لعنت کرے! اسے بکثرت اس  
 سلسلے میں لایا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر لعنت نہ  
 کرو، اللہ کی قسم! میں تو اس کے متعلق یہی جانتا ہوں کہ یہ  
 اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔“

٦٧٨٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ  
 [قَالَ]: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
 أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
 عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ  
ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ، وَكَانَ يَلْقُبُ حِمَارًا،  
 وَكَانَ يَضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ  
 قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأَتَى بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ  
 فَجَلَدَ، قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعَنَّهُ، مَا  
 أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْعَنُوهُ،  
 فَإِنَّ اللَّهَ مَا عَلِمْتُ، أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ».

[6781] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نئے کی حالت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا، چنانچہ ہم میں کچھ لوگ اسے ہاتھوں سے پیٹنے لگے اور بعض حضرات نے اسے جوتے مارے جبکہ کچھ لوگوں نے کپڑوں (کوٹ) سے اس کی مرمت کی۔ جب وہ چلا گیا تو ایک شخص نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔“

٦٧٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَيْتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ، فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِتَعْلِيهِ، وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِتَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ: مَا لَهُ أَحْزَاهُ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَىٰ أَحِبِّكُمْ».

[راجع: ٦٧٧٧]

🌞 فائدہ: جب کوئی اپنے جرم کی سزا بھگت لے تو اسے برا بھلا کہنا یا اس پر لعنت کرنا درست نہیں بلکہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے لیے اللہ سے بخشش اور رحم کی دعا کرو۔“<sup>1</sup>

### باب: 6- چور، جب چوری کرتا ہے

[6782] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور چور بھی جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔“

### (٦) بَابُ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ

٦٧٨٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

[النظر: ٦٨٠٩]

### باب: 7- چور کا نام لیے بغیر اس پر لعنت کرنا

[6783] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ وہ ایک انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، ایک رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔“

### (٧) بَابُ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

٦٧٨٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ،

١ سنن [بی داود، الحدود، حدیث: 4478.

وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعَ يَدُهُ».

حضرت اعمش نے کہا: اہل علم کے خیال کے مطابق بیضہ سے مراد لوہے کا خود ہے اور حبل سے مراد ایسی رسی جو کئی دراہم کے مساوی ہو۔

قَالَ الْأَعْمَشُ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ وَالْحَبْلُ، كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يُسَاوِي دَرَاهِمَ. (انظر: 6799)

### باب: 8- حدود کفارہ ہیں

[6784] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک مجلس میں تھے تو آپ نے فرمایا: ”مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے اور نہ زنا ہی کے مرتکب ہو گے۔ پھر آپ نے پوری آیت پڑھی۔ تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا، اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہیں اور جس نے ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کیا، پھر اس پر اسے سزا ہوئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی غلطی کر گزرا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تو اگر اللہ چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اس پر عذاب دے گا۔“

فائدہ: ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ حدود کفارہ ہیں۔“ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرمایا کہ حدود کفارہ ہیں اور گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہیں۔

باب: 9- مومن کی پیٹھ محفوظ ہے، ہاں حد یا کسی حق میں اسے مارا جاسکتا ہے

[6785] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”بتاؤ تم کس مہینے کو حرمت میں عظیم تر جانتے ہو؟“ صحابہ نے کہا: اسی مہینے (ذوالحجہ) کو۔ آپ نے فرمایا: ”بتاؤ تم

### (۸) بَابُ: الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ

٦٧٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: «بَابِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا - وَقَرَأَ هَذِهِ آيَةَ كَلَّمَهَا - فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، إِنْ شَاءَ عَفَرَلَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ» . [راجع: ٦١٨]

(۹) بَابُ: ظَهَرَ الْمُؤْمِنِ حِمِّي إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ

٦٧٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَبِي: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَلَا أَيُّ

کس شہر کو سب سے زیادہ حرمت والا خیال کرتے ہو؟“ لوگوں نے جواب دیا: اسی شہر (مکہ) کو۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: ”تم کس دن کو سب سے زیادہ عزت والا سمجھتے ہو؟“ صحابہ کرام نے کہا: اپنے اسی دن (یوم نحر) کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے حق شرع کے سوا تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام کر دی ہیں جیسا کہ اس دن کی حرمت اس شہر اور اس مینے میں ہے۔“ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ”کیا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے؟“ صحابہ کرام نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ ہاں پہنچا دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”تمہاری خرابی ہو! میرے بعد تم کفار جیسے نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔“

شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَكْثَرَ حُرْمَةٍ؟“، قَالُوا: أَلَا شَهْرُنَا هَذَا، قَالَ: «أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَكْثَرَ حُرْمَةٍ؟»، قَالُوا: أَلَا بَلَدُنَا هَذَا، قَالَ: «أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَكْثَرَ حُرْمَةٍ؟»، قَالُوا: أَلَا يَوْمُنَا هَذَا، قَالَ: «فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُونَهُ: أَلَا نَعَمْ، قَالَ: «وَيَحْكُمُ أَوْ وَيَلْكُمُ، لَا تَرْجِعَنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». (راجع: ۱۷۴۲)

باب: 10- حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمتوں کی وجہ

سے انتقام لینا

[6786] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار کرتے، بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے بہت دور رہتے۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے کبھی اپنے ذاتی معاملے میں کسی سے بدلہ نہیں لیا، البتہ (جب) اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ کے لیے ضرور انتقام لیتے تھے۔

(۱۰) بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالْإِنْتِقَامِ

لِحُرْمَاتِ اللَّهِ

۶۷۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْتُمْ، فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ، وَاللَّهِ! مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تَنْتَهَكَ حُرْمَاتُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ. (راجع: ۳۵۶۰)

(۱۱) بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ

وَالْوَضِيعِ

[6787] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت

۶۷۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کے متعلق سفارش کی تو آپ نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہوئے کہ وہ کمزور و حقیر پر تو حد قائم کرتے تھے اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر (میری بیٹی) فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہ (چوری) کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔“

ابن شہاب، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُعْصِمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرَكُونَ عَلَى الشَّرِيفِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ فَاطِمَةُ فَعَلَتْ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا». [راجع: ٢٦٤٨]

باب: 12- جب حد کا مقدمہ عدالت میں پہنچ جائے تو پھر سفارش کرنا منع ہے

(١٢) بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

[6788] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مخزومیہ عورت نے قریش کو پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ قریش نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس عورت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو نہیں کر سکتا اور نہ کسی میں جرأت ہی ہے کہ وہ آپ سے اس قسم کی بات کرے، چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اسامہ! کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرنے آئے ہو؟“ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا، پھر فرمایا: ”اے لوگو! تم سے پہلے لوگ صرف اس لیے گمراہ ہوئے کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا نے بھی چوری کی ہوتی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے۔“

٦٧٨٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَلِيمَانَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتَهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَتَسْمَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدُّودِ اللَّهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ. وَإِنَّهُمُ اللَّهُ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ مُحَمَّدًا يَدَهَا». [راجع: ٢٦٤٨]

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ”چور، خواہ مرد ہو یا عورت، اس کا ہاتھ کاٹ دو“ کا بیان، نیز کفئی مالیت (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟

(١٣) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾ [المائدة: ٣٨] وَفِي كَيْفِ كَيْفٍ يُقَطَّعُ؟



حضرت علیؓ نے ہتھیلی سے ہاتھ کاٹا تھا۔ حضرت قتادہ نے چوری کرنے والی عورت کے متعلق کہا جبکہ اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا: نیز یہی سزا کافی ہے۔

[6789] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ مالیت چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔“

عبدالرحمن بن خالد، امام زہری کے جتیبہ اور معمر نے زہری سے روایت کرنے میں ابراہیم بن سعد کی متابعت کی ہے۔

[6790] حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”چور کا ہاتھ ربع دینار کی مالیت چوری کرنے پر کاٹ دیا جائے گا۔“

[6791] حضرت عائشہؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”ربع دینار کی مالیت چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔“

☀️ **فائدہ:** اعشاری نظام کے مطابق دینار کا وزن 4.374 گرام، یعنی 4 ماشے 4 رتی کے برابر ہے اور ربع دینار 1.0935 گرام، یعنی ایک ماشہ ایک رتی کے مساوی سونا ہوگا، جس کی مالیت راجح الوقت سونے کے بازاری بھاؤ سے بنائی جائے۔

[6792] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال یا عام

وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِّنَ الْكَفِّ. وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا: لَيْسَ إِلَّا ذَلِكَ.

٦٧٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، وَابْنُ أَحْيَى الزُّهْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٦٧٩٠، ٦٧٩١]

٦٧٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ». [راجع: ٦٧٨٩]

٦٧٩١ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَتْهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ». [راجع: ٦٧٨٩]

٦٧٩٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

ڈھال کی چوری ہی پر کاٹا جاتا تھا۔

أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقَطَّعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ .

عثمان کہتے ہیں کہ ہمیں حمید بن عبد الرحمن نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح بیان کیا۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ . [انظر: ٦٧٩٣، ٦٧٩٤]

[6793] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال سے کم چوری پر نہیں کاٹا جاتا تھا اور یہ دونوں ڈھالیں قیمتی ہوتی تھیں۔

٦٧٩٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تُقَطَّعُ يَدَ السَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنِ . [راجع: ٦٧٩٢]

یہ حدیث کعبہ اور ابن ادریس نے ہشام سے، انہوں نے اپنے والد عروہ سے مرسل طور پر بیان کی ہے۔

رَوَاهُ وَكَيْعٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا .

[6794] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا، اور ان میں سے ہر ایک ڈھال قیمتی ہوتی تھی۔

٦٧٩٤ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تُقَطَّعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ: تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنِ . [راجع: ٦٧٩٢]

[6795] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کے چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

٦٧٩٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ .

محمد بن اسحاق نے مالک بن انس کی متابعت کی ہے اور لیث نے نافع سے ثمنہ کی جگہ قیمتہ کے الفاظ ذکر

تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قِيمَتُهُ . [انظر: ٦٧٩٦، ٦٧٩٧، ٦٧٩٨]

کیے ہیں۔

[6796] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹنا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

[6797] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹنا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

[6798] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مزید روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ ایک ڈھال چوری کرنے پر کاٹنا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

محمد بن اسحاق نے نافع سے روایت کرنے میں موسیٰ بن عقبہ کی متابعت کی ہے۔ لیث نے کہا: مجھ سے نافع نے ثمنہ کے بجائے قیمتہ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

[6799] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ ایک بیضہ چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور ایک رسی چوری کرنے پر بھی اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔“

٦٧٩٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ. [راجع: ٦٧٩٥]

٦٧٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ. [راجع: ٦٧٩٥]

٦٧٩٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ.

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قِيمَتُهُ. [راجع: ٦٧٩٥]

٦٧٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَنْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ». [راجع: ٦٧٨٣]

باب: 14- چور کی توبہ کا بیان

[6800] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(١٤) بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ

٦٨٠٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

نے ایک عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ عورت اس کے بعد بھی آتی تھی اور میں اس کی ضروریات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرتی تھی۔ اس عورت نے توبہ کر لی تھی اور اچھی توبہ کا ثبوت دیا تھا۔

حَدَّثَنِي أَبُو وَهَبٍ عَنْ ثِيَابِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَأْتِ وَحَسَنْتُ تَوْبَتَهَا. [راجع: ۲۶۴۸]

[6801] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو گے، نہ چوری کے مرتکب ہو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل ہی کرو گے اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے کسی کے خلاف بہتان نہیں اٹھاؤ گے، نیز بھلے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے اپنے اس عبد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان میں کوئی غلطی کر گزرے گا اور دنیا میں اسے سزا دے دی گئی تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ اور اس کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا، اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے۔“

۶۸۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: «أَبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَاخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهْرٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ، فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَّرَ لَهُ». [راجع: ۱۸]

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے پھر وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول ہوگی، نیز ہر وہ شخص جس پر حد لگائی گئی ہو جب وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَمَا قَطَعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذَلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ. [راجع: ۱۸]

باب: 15- ان کفار و مرتدین کی سزا کا بیان جو مسلمانوں

سے لڑتے ہیں

(۱۵) بَابُ: كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ

مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرَّدَّةِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ

سے جنگ کرتے ہیں ان کی جزا یہی ہے.....“

[6802] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ عکمل کے چند آدمی آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم صدقے کے اونٹوں کے پاس رہائش رکھو اور ان کا پیشاب اور دودھ نوش کرو۔ انھوں نے (ایسا) کیا تو صحت یاب ہو گئے، لیکن اس کے بعد وہ دین سے برگشتہ ہو گئے اور اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں سوار بھیجے تو وہ انھیں گرفتار کر کے لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں (مخالف سمت سے) کاٹنے کا حکم دیا، نیز ان کی آنکھیں بھی پھوڑ دی گئیں، پھر آپ نے ان کے زخموں پر داغ نہ دیا حتیٰ کہ وہ سسک سسک کر مر گئے۔

يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﴿الآيَةَ﴾. [المائدة: ۲۳].

۶۸۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِنْ عَكْلٍ فَأَسْلَمُوا، فَاجْتَبَوْا الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَسْرُبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَفَعَلُوا فَصَحَّحُوا، فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَطَمَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِنَهُمْ حَتَّى مَاتُوا. [راجع: ۲۳۳]

باب: 16- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتد ڈاکوؤں کو داغ نہ دیا  
حتیٰ کہ وہ مر گئے

[6803] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عربینہ کے ہاتھ پاؤں (مخالف سمت سے) کاٹنے کا حکم دیا لیکن انھیں داغ نہیں دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

(۱۶) بَابُ: لَمْ يَحْسِنِ النَّبِيُّ ﷺ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا

۶۸۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ الْعُرَبِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِنَهُمْ حَتَّى مَاتُوا. [راجع: ۲۳۳]

[۲۳۳]

باب: 17- مرتد جنگجوؤں کو پانی بھی نہ پلایا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے

[6804] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

(۱۷) بَابُ: لَمْ يُسَقِّ الْمُرْتَدُونَ الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا

۶۸۰۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

کہا: قبیلہ عکل کے چند لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انھوں نے صف میں رہائش رکھی لیکن مدینہ طیبہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہ آئی تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے کہیں سے دودھ کا بندوبست کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے یہ انتظام تو مشکل ہے، البتہ تم رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کے پاس جا کر رہو، چنانچہ وہ اونٹوں کے پاس آئے اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پینے لگے۔ پھر صحت مند ہو کر خوب موٹے تازے ہو گئے آخر کار انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس ان کی خبر دینے والا آیا تو آپ نے ان کی تلاش میں چند سواروں کو روانہ کیا۔ ابھی دھوپ زیادہ نہیں پھیلی تھی کہ انھیں گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے حکم سے لوہے کی سلنیاں گرم کی گئیں جنھیں آپ نے ان کی آنکھوں میں پھیر دیا، نیز ان کے ہاتھ اور پاؤں بھی کاٹ دیے اور انھیں داغ بھی نہ دیا، پھر انھیں گرم پتھر لی زمین پر پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہیں دیا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

(راوی حدیث) ابو قلابہ نے کہا: (ان کے ساتھ یہ برتاؤ اس لیے کیا گیا کہ) انھوں نے چوری کی، چرواہے کو قتل کیا اور اللہ اور اس کے رسول کے خلاف مسلح واردات کی۔

وَهُيْب، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِّنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، كَانُوا فِي الصُّفَّةِ، فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبْعَثْنَا رَسُولًا، فَقَالَ: «مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِأَبْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ»، فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا، وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَأْفُوا الدَّوْدَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ الصَّرِيخُ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا تَرَ جَلَ النَّهَارِ حَتَّى أَتَى بِهِمْ، فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأَحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ، ثُمَّ أُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْفُونَ فَمَا سُفُوا حَتَّى مَاتُوا.

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ. [راجع: ۲۳۳]

### (۱۸) بَابُ سَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَعْيُنَ

#### الْمُحَارِبِينَ

باب: 18- نبی ﷺ کے مرتد عسکریت پسندوں کی

آنکھوں میں گرم سلنیاں پھیرنے کا بیان

[6805] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل کے چند آدمی مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے لیے دودھ دینے والی اونٹیوں کا بندوبست کر دیا اور فرمایا کہ وہ اونٹوں کے گلے میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ نوش

۶۸۰۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَهْطًا مِّنْ عُكْلٍ - أَوْ قَالَ: عُرَيْبَةَ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: مِنْ عُكْلٍ - قَدِمُوا

کریں، چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کے پاس یہ خبر صبح کے وقت پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں سوار دوڑائے۔ ابھی دھوپ زیادہ نہیں پھیلی تھی کہ انھیں گرفتار کر کے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں لوہے کی گرم سلانیاں پھیری گئیں۔ پھر انھیں پتھر پیلے گرم میدان میں پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہ پلایا گیا۔

الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِلِقَاحِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا، فَيَسْرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَيَسْرِبُوا حَتَّى إِذَا بَرُّوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَأْفُوا التَّعَمَّ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ غُدُوَّةَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ، فَمَا ارْتَمَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ، فَأَلْقُوا بِالْحَرَّةِ يَسْتَشْفُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ. [راجع: ۲۳۳]

ابو قلابہ نے کہا: یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے چوری کی، قتل کیا اور ایمان کے بعد کفر اختیار کیا تھا، نیز انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف باغیانہ کاروائی کی تھی۔

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

فائدہ: وہ تک حرام انتہائی احسان فراموش نکلے۔ ان کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ انہی کا کیا دھرا تھا۔ انھوں نے اونٹوں کے چرواہے کے ساتھ اسی قسم کا برتاؤ کیا تھا۔

### باب: 19- اس شخص کی فضیلت جس نے فواحش کو چھوڑ دیا

### (۱۹) بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

[6806] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سات آدمی ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے تلے جگہ دے گا۔ اس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا: عادل حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، وہ شخص جس نے تمہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، وہ شخص جسے کوئی بلند مرتبہ اور خوبرو عورت اپنی

۶۸۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَبَا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ إِلَى نَفْسِهَا

طرف بلائے لیکن وہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ شخص جس نے اس قدر پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں ہاتھ نے کتنا اور کیا صدقہ کیا ہے۔“

[6807] حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) اور اپنے دونوں جبرؤں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

قَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ [بِصَدَقَةٍ] فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ سِمَاهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ. [راجع: ٦٦٠]

٦٨٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ». [راجع: ٦٤٧٤]

### باب: 20- زانیوں کے گناہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ زنا نہیں کرتے۔“ نیز فرمایا: ”تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ بلاشبہ وہ ہمیشہ سے بے حیائی اور برارستہ ہے۔“

### (٢٠) بَابُ إِثْمِ الزَّانَاةِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَزْنُونَ﴾ [الفرقان: ٦٨] ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزَّيْفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ [الاسراء: ٣٢]

[6808] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث سنا رہا ہوں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور یہ حدیث میرے بعد تمہیں اور کوئی بھی بیان نہیں کرے گا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی..... یا فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے..... کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی، شراب کا دور دورہ ہوگا، زنا عام ہوگا، مرد کم ہوتے جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا انتظام کرنے والا ایک شخص ہوگا۔“

٦٨٠٨ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ: لِأَحَدِنَاكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْوه أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ - وَإِنَّمَا قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيُظْهَرَ الزَّانَا، وَيَقِلَّ الرَّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيْمُ الْوَاحِدُ». [راجع: ٨٠]

فائدہ: زنا کے قریب نہ جانے کا مقصد اس کے مقدمات سے پرہیز کرنا ہے، مثلاً: نظر بازی کرنا، ہاتھ لگانا یا بوس و کنار کرنا، یہ ایسے کام ہیں جو زنا تو نہیں لیکن زنا تک پہنچاتے ہیں۔ قرب قیامت کے وقت زنا عام ہو جائے گا کہ اسے چھپا کر نہیں کیا



جائے گا بلکہ علانیہ گلی کوچوں میں اس کا ارتکاب ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت کے وقت ایسی چیزیں بکثرت دستیاب ہوں گی جو زنا اور بدکاری کا پیش خیمہ ہوں گی، جس سے زنا کی وبا عام ہو جائے گی۔

[6809] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا، جب وہ چوری کرتا ہے تو اس وقت مومن نہیں رہتا، جب وہ شراب نوشی کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا اور جب قتل ناحق کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔“

عکرمہ نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ایمان اس سے کیسے نکال لیا جاتا ہے؟ انہوں نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھر انہیں الگ کیا اور فرمایا: اس طرح۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے، پھر انہوں نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا کہ اس طرح واپس آجاتا ہے۔

[6810] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ اور شرابی جب شراب نوشی کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ پھر ان سب آدمیوں کے لیے توبہ کا دروازہ بہر حال کھلا رہتا ہے۔“

🌟 فائدہ: ان روایات میں زنا کی سنگینی کو بیان کیا گیا ہے کہ حالت زنا میں انسان نور ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ اگر اسی حالت میں مرجائے تو ایمان سے محروم ہو کر مرتا ہے۔

[6811] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

۶۸۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ بْنُ عَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

قَالَ عِكْرِمَةُ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يَنْزِعُ مِنْهُ الْإِيمَانُ؟ قَالَ: هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. [راجع: ۶۷۸۲]

۶۸۱۰ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَزْنِي الرَّأْيِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ». [راجع: ۲۴۷۵]

۶۸۱۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

انھوں نے کہا: میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔“ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ عظیم تر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھانے میں شریک ہوں گے۔“ میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارا اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنا۔“

ابن سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ [مِنْ] أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ». [راجع: ٤٤٧٧]

یحییٰ نے بیان کیا: ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے واصل نے بیان کیا، ان سے ابو وائل نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! پھر اس حدیث کی طرح بیان کیا۔

قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِثْلَهُ.

عمر نے کہا: پھر میں نے اس حدیث کا ذکر عبدالرحمن بن مہدی سے کیا، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے اعمش، منصور اور واصل سے، ان سب نے ابو وائل سے، انھوں نے ابو میسرہ سے بیان کیا۔ عبدالرحمن بن مہدی نے کہا: تم اس سند کو جانے دو، اسے چھوڑ دو۔

قَالَ عَمْرُو: فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ: دَعَاهُ دَعَاهُ.

### باب: 21- شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا

حسن بصری نے کہا: جس نے اپنی بہن سے زنا کیا، اس کی حد بھی زنا کی حد ہے۔

### (۲۱) بَابُ رَجْمِ الْمُحْصَنِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: مَنْ زَانِيَ بِأَخْتِهِ فَحَدُّهُ حَدُّ الزَّانِي.

فائدہ: احسان، یعنی شادی شدہ سے مراد وہ عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان ہے جو نکاح صحیح کے بعد اپنی بیوی سے ہم بستری ہو چکا ہو، ایسا آدمی جب بدکاری کا ارتکاب کرے تو اسے رجم کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے شارح بخاری ابن بطلال کے حوالے سے لکھا ہے: اس امر پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ عظام رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے کہ شادی شدہ مرد یا عورت جب دیدہ دانستہ اپنے اختیار سے بدکاری کرے تو اس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔

[6812] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب انھوں

۶۸۱۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا

نے جمعہ کے دن ایک عورت کو رجم کیا تو فرمایا: میں نے اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق رجم کیا ہے۔

[6813] سلیمان شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: سورہ نور کے نازل ہونے سے پہلے یا بعد؟ انھوں نے فرمایا: یہ مجھے معلوم نہیں۔

فائدہ: حقیقت یہ ہے کہ جن آیات میں صرف سو کوڑوں کا ذکر ہے ان کا نزول مزائے رجم سے پہلے ہے کیونکہ یہ سورت 6 ہجری میں نازل ہوئی ہے اور رجم کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں جو فتح خیبر کے موقع پر سات ہجری میں مسلمان ہوئے تھے۔ اس طرح رجم سے متعلقہ واقعے کی روایت حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے۔<sup>1</sup> اور حضرت ابن عباسؓ اپنی والدہ کے ہمراہ نو ہجری میں مدینہ طیبہ تشریف لائے تھے۔<sup>2</sup>

[6814] حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہا کہ اس نے زنا کیا ہے اور اپنے آپ پر چار شہادتیں پیش کیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق رجم کا حکم دیا، چنانچہ اسے سنگسار کیا گیا جبکہ وہ شادی شدہ تھا۔

باب : 22- پاگل مرد یا عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا

حدود سے متعلق احکام و مسائل : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ [يُحَدِّثُ] عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَجِمَ الْمَرْأَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ: قَدْ رَجِمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۸۱۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: هَلْ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. (المنظر: ۶۸۴۰)

۶۸۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فُرِجِمَ وَكَانَ قَدْ أَحْصَنَ. (راجع: ۵۲۷۰)

(۲۲) بَابُ: لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ

۱ صحیح البخاری، حدیث: 6824، 2 فتح الباری: 147/12.

حضرت علیؓ نے سیدنا عمرؓ سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ دیوانہ، ہوش آنے تک، بچہ، بالغ ہونے تک اور سونے والا، بیدار ہونے تک مرفوع القلم ہے۔

وَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُنْبِتَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ؟

فائدہ: حضرت عمرؓ کے پاس ایک دیوانی زنا کار عورت لائی گئی جو زنا سے حاملہ تھی تو انھوں نے اسے رحم کرنے کا حکم دیا، اس وقت حضرت علیؓ نے یہ مذکورہ بالا الفاظ کہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دیوانہ مرد یا عورت حالت دیوانگی میں زنا کریں تو بالا جماع انھیں رحم نہیں کیا جائے گا۔

[6815] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ پھر اس نے یہ بات چار دفعہ دہرائی۔ جب اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی تو نبی ﷺ نے اسے بلایا اور دریافت فرمایا: ”کیا تو دیوانہ ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔“

٦٨١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَيَّ نَفْسِي أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَبِكَ جُنُونَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ». [راجع:

[٥٢٧١]

[6816] حضرت جابرؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اسے رحم کیا تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رحم کیا تھا۔ جب اس کو پتھر پڑے تو بھاگ نکلا، لیکن ہم نے حرہ کے پاس اسے پالیا اور وہیں سنگسار کر دیا۔

٦٨١٦ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَّمَهُ، فَرَجَّمْنَاهُ بِالْمُصْلَى، فَلَمَّا أَذْلَقْنَاهُ الْحِجَارَةَ هَرَبَ، فَأَذْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَّمْنَاهُ. [راجع:

[٥٢٧٠]

باب: 23- زنا کار کے لیے پتھروں کی سزا ہے

(٢٣) بَابُ: لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

[6817] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما نے (ایک بچے کے متعلق) جھگڑا کیا تو نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا: ”اے عبد بن زمعہ! بچہ تم لے لو کیونکہ بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے۔ اے سودہ! تم اس سے پردہ کیا کرو۔“

قتیبہ سے لیٹ نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ”زانی کے حصے میں پتھروں کی سزا ہے۔“

[6818] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”بچہ صاحب فراش کا ہے اور حرام کار کے لیے پتھروں کی سزا ہے۔“

۶۸۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ».

زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ: «وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». [راجع: ۲۰۵۳]

۶۸۱۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ».

[راجع: ۶۷۵۰]

### باب: 24- بلاط میں رجم کرنا

[6819] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ”تم اپنی کتاب (تورات) میں اس کی سزا کیا پاتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ہمارے علماء نے اس جرم کی سزا چہرے کو کالا کرنا اور گدھے پر اٹھا سوار کرنا تجویز کر رکھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! انہیں تورات لانے کا کہیں۔ تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک شخص نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کے آگے پیچھے کی آیات پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ، کیا دیکھتے ہیں کہ آیت رجم اس کے ہاتھ کے نیچے تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

### (۲۴) بَابُ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

۶۸۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ [بْنِ كَرَامَةَ]: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحَدْنَا جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمْ: «مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ؟» قَالُوا: «إِنْ أَحْبَبْنَا أَحَدُنَا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ». قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: «أَدْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالتَّوْرَةِ، فَأْتِي بِهَا فَوَضِعْ أَحَدَهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلْ يَفْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: «ارْفَعْ يَدَكَ، فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتِ يَدِهِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَجِمَا». قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرَجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ، فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ

أَجْنَأً عَلَيْهَا . [راجع : ۱۳۲۹]

انھیں بلاط کے پاس رجم کیا گیا تھا۔ میں نے یہودی آشنا کو دیکھا کہ وہ اپنی داشتہ کو بچانے کے لیے اس پر جھک جھک پڑتا تھا۔

☀️ فائدہ: مسجد نبوی کے دروازے کے سامنے بازار تک ایک میدانی علاقہ تھا جس پر پتھر وغیرہ بچھے ہوئے تھے اسی جگہ کا نام بلاط تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ رجم کی سزا دینے کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر نہ تھی بلکہ کبھی عید گاہ میں رجم کیا جاتا اور کبھی مقام بلاط میں زانی کو سنگسار کر کے نیست و نابود کیا جاتا۔

باب: 25- عید گاہ میں رجم کرنا

(۲۵) بَابُ الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى

[6820] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا حتیٰ کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے عید گاہ میں سنگسار کر دیا گیا۔ جب اس پر پتھر پڑے تو بھاگ نکلا لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کلمہ خیر کہا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا۔

۶۸۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّانَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبِكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «أَخْصَنْتُ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَدْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأَذْرَكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ.

یونس اور امین جریج نے امام زہری سے نماز جنازہ پڑھنے کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

وَلَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَصَلَّى عَلَيْهِ . [راجع : ۵۲۷۰]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا گیا کہ نماز جنازہ پڑھنے کے الفاظ ثابت ہیں یا نہیں؟ تو انھوں نے فرمایا: معمر نے انھیں بیان کیا ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا: معمر کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے بھی ان الفاظ کو بیان کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں۔

سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَلْ قَوْلُهُ: فَصَلَّى عَلَيْهِ يَصِحُّ أَمْ لَا؟ قَالَ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ، قِيلَ لَهُ: هَلْ رَوَاهُ غَيْرُ مَعْمَرٍ؟ قَالَ: لَا.

باب: 26- جس نے ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد لاگو نہیں ہوتی اگر وہ فتویٰ پوچھنے کے لیے امام کو خبر دے تو گناہ سے توبہ کے بعد اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی

حضرت عطاء نے کہا: نبی ﷺ نے ایسی صورت میں کوئی سزا نہیں دی تھی۔ ابن جریج نے کہا: آپ ﷺ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی جس نے بحالت روزہ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حالت احرام میں ہرن شکار کرنے والے کو کوئی سزا نہیں دی تھی۔ اس مسئلے میں ابو عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے ایک روایت بھی بیان کی ہے۔

[6821] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان المبارک میں (بحالت روزہ) اپنی بیوی سے جماع کر لیا، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو غلام پاتا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر تو ساٹھ ماسکین کو کھانا کھلا۔“

[6822] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد نبوی میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ”میں تو جل بھن گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کی تلافی کے لیے) صدقہ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ وہ بیٹھ گیا۔ اس دوران میں ایک آدمی اپنا گدھا ہانکتا ہوا آیا، اس کے پاس

(۲۶) بَابُ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ  
الإمامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ  
مُسْتَفْتِيًا

قَالَ عَطَاءٌ: لَمْ يُعَاقِبَهُ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَالَ ابْنُ  
جُرَيْجٍ: وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ،  
وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظُّبْيِ، وَفِيهِ عَنْ أَبِي  
عُثْمَانَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۸۲۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ  
شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِأَمْرَأَتِهِ  
فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ:  
«هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «هَلْ  
تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ:  
«فَأَطْعِمْ سِتِينَ مَسْكِينًا». (راجع: ۱۹۳۶)

۶۸۲۲ - وَقَالَ اللَّيْثُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ  
الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا النَّبِيَّ  
ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ، قَالَ: «وَمِمَّ  
ذَاكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ بِأَمْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ  
لَهُ: «تَصَدَّقْ»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَجَلَسَ

غلہ تھا..... راوی حدیث عبدالرحمن نے کہا: مجھے معلوم نہیں، اس پر کون سا غلہ تھا..... وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ”جلنے والا کہاں ہے؟“ اس نے کہا: میں ادھر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور صدقہ کرو۔“ اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ میرے اہل و عیال کے پاس کھانا نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلو تم ہی کھا لو۔“

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: پہلی حدیث (حدیث ابو ہریرہ) زیادہ واضح ہے، اس میں ہے: ”اپنے اہل و عیال کو کھلا دو۔“

باب: 27- جس نے غیر واضح طور پر حد کا اقرار کیا تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کر سکتا ہے؟

[6823] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہو چکی ہے، آپ اسے مجھ پر جاری فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق مزید پوچھ پگچھ نہیں کی، پھر نماز کا وقت ہو گیا تو اس شخص نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص آپ کے پاس گیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے، آپ کتاب اللہ کے مطابق اسے مجھ پر جاری کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟“ اس نے کہا: ہاں پڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ معاف کر دیا ہے، یا فرمایا: تیری حد معاف کر دی ہے۔“

فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يُّسُوِقُ جِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ - فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: مَا أَدْرِي مَا هُوَ؟ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَيُّنَ الْمُحْتَرِقِ؟» فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: «خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي؟ مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ: «فَكُلُوا».

[راجع: ۱۹۳۵]

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبِينُ: قَوْلُهُ: «أَطْعِمْ أَهْلَكَ».

(۲۷) بَابُ: إِذَا أَقْرَبَ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ، هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ؟

۶۸۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمِ الْكِلَابِيِّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ، قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللَّهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، أَوْ قَالَ: حَدَّكَ».



(۲۸) بَابُ: هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقَرَّرِ: لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ عَمَزْتَ

باب: 28- کیا امام اقرار کرنے والے سے کہے کہ تو نے ہاتھ لگایا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا

۶۸۲۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا أَتَى مَا عَزُّ ابْنُ مَالِكٍ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهُ: «لَعَلَّكَ قَبِلْتَ أَوْ عَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «أَنْكَبْتَهَا؟» لَا يَكْفِي، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ.

[6824] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب حضرت معز بن مالک رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: "شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا یا نظر بازی کی ہوگی؟" انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ نے فرمایا: "کیا تو نے اس سے جماع کیا ہے؟" آپ نے اس مرتبہ اشارے یا کنائے سے کام نہیں لیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ قاضی کے لیے زنا کا اقرار کرنے والے کو تلقین کرنا جائز ہے تاکہ وہ اپنا دفاع کر سکے کیونکہ زنا کا اطلاق نظر بازی اور بوس و کنار پر بھی ہوتا ہے، پھر دونوں الفاظ میں زنا کرنے کی وضاحت کرائے کیونکہ اشارات و کنایات سے حدود ثابت نہیں ہوتیں۔

(۲۹) بَابُ سُؤَالِ الْإِمَامِ الْمُقَرَّرِ: هَلْ أَحْصَنْتَ؟

باب: 29- اقرار کرنے والے سے قاضی کا سوال کرنا: کیا تو شادی شدہ ہے؟

۶۸۲۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُنَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ - يُرِيدُ نَفْسَهُ - فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحَّى لِيَشُقَّ وَجْهَهُ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِيَشُقَّ وَجْهَهُ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ،

[6825] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس عام لوگوں میں سے ایک آدمی آیا جبکہ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آپ کو باواز بلند پکارا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ اس کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ نبی ﷺ نے اس سے اپنا منہ پھیر لیا۔ وہ بھی اسی طرف مڑا جس طرف آپ کا رخ انور تھا۔ اس نے پھر کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا چہرہ انور دوسری طرف کر لیا۔ وہ نبی ﷺ کے چہرہ انور کے اس طرف سے آیا جس طرف آپ

نے چہرہ پھیرا تھا۔ جب اس نے چار مرتبہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیا تو نبی ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا: ”کیا تو پاگل ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں، پاگل نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔“

[6826] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے سنگسار کیا۔ ہم نے اسے عید گاہ میں رجم کیا۔ جب اس پر پتھروں کی بارش ہوئی تو بھاگ کھڑا ہوا لیکن ہم نے اسے مدینہ منورہ کی پتھر پٹی زمین میں جالیا اور وہیں اس کو سنگسار کر دیا۔

فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَبْكَ جُنُونٌ؟»، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «أَحْصَنْتُ؟»، قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «أَذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ». [راجع: ۱۵۲۷]

۶۸۲۶ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلِيِّ، فَلَمَّا أَدْلَقْتُهُ الْحِجَارَةَ جَمَرًا، حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ. [راجع: ۱۵۲۷]

### باب: 30- زنا کا اقرار کرنا

### (۳۰) بَابُ الْاِعْتِرَافِ بِالزَّنَا

[6828, 6827] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران میں ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ پھر اس کا مخالف کھڑا ہوا..... وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا..... اس نے بھی کہا: واقعی آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں اور مجھے گفتگو کی اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بات کرو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے اس کی طرف سے سو بکری اور ایک خادم بطور فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم حضرات سے دریافت کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا واجب ہے۔

۶۸۲۷، ۶۸۲۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْشُدْكَ اللَّهُ إِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ حَضَمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ: أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَائْذَنْ لِي، قَالَ: «قُلْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ هَذَا، فَرَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ، فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنِي جَلَدَ مِائَةَ وَتَعَرَّبَ عَامًا، وَعَلَى أَمْرَاتِهِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ،

اور اس کی بیوی کو سنگسار کرنا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، سو بکریاں اور خادم تجھے واپس ملیں گے، نیز تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے اسے جلا وطن کیا جائے گا۔ اے انیس! کل صبح تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دو۔“ چنانچہ وہ صبح کے وقت اس عورت کے پاس گئے تو اس نے زنا کا اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

علی بن سفیان کہتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: اس شخص نے یہ نہیں کہا کہ مجھے اہل علم نے بتایا ہے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے۔ انھوں نے کہا: مجھے اس کے متعلق شک ہے کہ زہری سے میں نے سنا ہے یا نہیں، اس لیے میں اسے کبھی بیان کر دیتا ہوں اور کبھی خاموشی اختیار کرتا ہوں۔

[6829] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مبادا کوئی شخص کہہ دے کہ کتاب اللہ میں تو ہمیں رجم کا حکم کہیں نہیں ملتا، اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فریضے کو ترک کرنے کے باعث گمراہ ہو جائے گا۔ آگاہ رہو! رجم کا قانون ہر اس شخص پر لاگو ہے جو زنا کرے اور شادی شدہ ہو بشرطیکہ گواہی سے ثابت ہو جائے، یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اقرار کرے۔

سفیان نے کہا: مجھے اس طرح یاد ہے کہ آگاہ رہو! رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا ہے۔

حدود سے متعلق احکام و مسائل

الْمِائَةُ شَاةٌ وَالْخَادِمُ رَدٌّ [عَلَيْكَ]، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَاعْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمْنَاهَا، فَعَدْنَا عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمْنَاهَا .

قُلْتُ لِسُفْيَانَ، لَمْ يَقُلْ: فَأَخْبِرُونِي أَنْ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَقَالَ: أَشْكُ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ، فَرُبَّمَا قُلْتُمَا وَرُبَّمَا سَكَتُ. (راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵)

۶۸۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَيَضْلُوا بِتَرْكِ فَرِيضَةِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ.

قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا حَفِظْتُ، أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ. (راجع: ۲۴۶۲)

### (۳۱) بَابُ رَجْمِ الْحُبْلَى فِي الزَّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ

۶۸۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ، عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أُفْرِي رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَيَسْتَمَا أَنَا فِي مَتْرَلِهِ بِمَنَى وَهُوَ عِنْدَ عَمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْيَوْمَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ: لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا؟ فَوَاللَّهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ، فَغَضِبَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَقَائِمُ الْعَشِيَّةِ فِي النَّاسِ فَمَحَذَرُهُمْ هُوَ لِأَنَّ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْضِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَغَوَاةَهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَحْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطْطِرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطْطِرٍ، وَأَنْ لَا يَعُوهَا وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا فَأَمْهَلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ وَالسُّنَّةِ، فَتَحْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا، فَيَعِي أَهْلَ الْعِلْمِ

باب: 31- زنا سے حاملہ عورت کو سنگسار کرنا جبکہ وہ شادی شدہ ہو

[6830] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں مہاجرین کو (قرآن) پڑھایا کرتا تھا، جن میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میں ایک دن منیٰ میں ان کے گھر بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری حج میں ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: کاش! تم آج اس شخص کو دیکھتے جو امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ فلاں شخص سے باز پرس کریں گے جو کہتا ہے: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں شخص کی بیعت کر لوں گا کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک مکمل ہو گئی تھی، کسی کو سوچ بچار کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت غضب ناک ہوئے، پھر فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں آج شام لوگوں سے خطاب کروں گا اور انہیں ان لوگوں سے خبردار کروں گا جو مسلمانوں سے ان کے حقوق غضب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! ایسا نہ کیجیے کیونکہ موسم حج میں برے بھلے ہر قسم کے عوام جمع ہوتے ہیں اور جب آپ خطاب کے لیے کھڑے ہوں گے تو اسی قسم کے عامی لوگ آپ کے قریب کریں گے تو وہ چاروں طرف پھیل جائے گی لیکن پھیلانے والے اسے صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکیں گے اور اسے غلط معنی پہنائیں گے۔ آپ مدینہ طیبہ پہنچنے تک انتظار کریں کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا مقام ہے، وہاں آپ کو خالص دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے شریف الطبع لوگ میسر آئیں گے، وہاں

آپ جو کہنا چاہتے ہیں اعتماد کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل علم وہاں آپ کے فرمودات کو یاد بھی رکھیں گے اور ان کا جو صحیح مطلب ہے وہی آگے بیان کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اللہ کی قسم! میں مدینہ طیبہ پہنچ کر سب سے پہلے یہی بیان کروں گا ان شاء اللہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم آخر ذوالحجہ میں مدینہ طیبہ پہنچے۔ جمعہ کے دن میں نے سورج ڈھلتے ہی مسجد نبوی پہنچنے میں جلدی کی۔ وہاں پہنچ کر میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما کو منبر کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا جبکہ میرا گھٹنا ان کے گھٹنے سے لگا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ جب میں نے انہیں آتے دیکھا تو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما سے کہا: آج حضرت عمر رضی اللہ عنہما ضرور ایسی بات کہیں گے جو انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد اب تک نہیں کہی۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما نے میری بات کا انکار کرتے ہوئے کہا: مجھے امید نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جو قبل ازیں کبھی نہیں کہی؟ اس دوران میں حضرت عمر رضی اللہ عنہما منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ جب مؤذن اذان دے کر فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: اما بعد! آج میں تم سے ایسی بات کہوں گا جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا ہوا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ شاید وہ میری موت سے پہلے آخری بات ہو، لہذا جو شخص اسے سمجھے اور اسے یاد رکھ سکے تو اسے چاہیے کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری اسے لے جاسکتی ہے اور جس کو اندیشہ ہو کہ وہ اسے نہیں سمجھ سکے گا تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے

مَقَالَتِكَ وَيَضَعُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا. فَقَالَ عُمَرُ: أَمَّ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَأَهْوَمَنَّ بِذَلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقَبِ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَجَلْتُ الرِّوَاخَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتَّى أَجِدَ سَعِيدَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلَى رُكْنِ الْمِنْبَرِ، فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ: لِيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالََةَ لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِيفَ قَطُّ قَبْلَهُ، فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ؟ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَدِّثُونَ قَامَ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالََةَ قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا، لَا أُدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيِ أَجَلِي، فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاَهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أَجَلَ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ. إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الرَّجْمِ فَفَرَّأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا، رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: وَاللَّهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةِ

کر مبعوث کیا ہے اور آپ پر یہ قرآن نازل فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل فرمایا اس میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور یاد رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر لوگوں پر طویل عرصہ گزر گیا تو کوئی کہنے والا یہ کہے گا: اللہ کی قسم! ہم اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پاتے اور اس طرح وہ اس فریضے کو چھوڑ کر گمراہ ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یقیناً رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں اس شخص کے لیے ثابت ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا ہو، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ان پر گواہی ثابت ہو جائے یا عورت کو (ناجائز) حمل ہو جائے یا وہ خود اقرار کرے، پھر ہم اللہ کی کتاب میں یہ بھی پڑھتے تھے کہ تم اپنے حقیقی باپ دادا کے علاوہ دوسروں کی طرف خود کو منسوب نہ کرو کیونکہ اپنے باپ سے اعراض کرنا کفر ہے۔ یا فرمایا: تمہارا باپ دادا سے روگردانی کرنا کفر ہے۔ آگاہ رہو! رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے: ”میری ستائش میں اس قدر مبالغہ نہ کرو جیسے عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا گیا ہے۔ میرے حق میں تم صرف یہ کہو کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔“

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کسی نے کہا ہے: اللہ کی قسم! اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں کی بیعت کر لوں گا۔ دیکھو تم میں سے کسی کو یہ دھوکا نہ لگے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت یکا یک ہو گئی تھی، پھر وہ چل بھی گئی۔ بات یہ ہے کہ بلاشبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو شر سے بچالیا اور تم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثل کوئی شخص ایسا نہیں جس کی طرف گردنیں جھکی ہوں۔ خرددار! تم میں سے کوئی شخص مسلمانوں کے صلاح و مشورے، اتفاق رائے کے

أَنْزَلَهَا اللَّهُ، وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ رَزَى إِذَا أَحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَبْلُ، أَوْ الْإِعْتِرَافُ، ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَنْ لَا تَرْعَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْعَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْعَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ. أَلَا تَنْتَهُونَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُطْرَبُونِي كَمَا أُطْرِبُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ».

ثُمَّ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِّنْكُمْ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْ قَدَّ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فَلَانًا، فَلَا يَعْزُرَنَّ أَمْرًا أَنْ يَقُولَ: إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلَنَّهُ وَتَمَّتْ، أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذَلِكَ، وَلَكِنَّ اللَّهَ وَفَى سَرَّهَا، وَلَيْسَ فِيكُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مِّنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايِعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَعَرَّةً أَنْ يُقْتَلَا، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبْرِنَا جِئِنَ تَوْفَى

بغیر کسی کی بیعت نہ کرے۔ جو کوئی ایسا کرے گا اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ بیعت کرنے والا اور بیعت لینے والا دونوں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ واضح رہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بہتر تھے، البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضرت علی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی، تاہم مہاجرین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے۔ اس وقت میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: ابو بکر! ہمیں آپ اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس لے چلیں، چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے لیے چل پڑے، پھر جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ہمیں ان کے دو نیک آدمی ملے۔ انھوں نے وہ چیز ذکر کی جس پر انصار کا اتفاق ہوا تھا۔ انھوں نے کہا: اے مہاجرین کی جماعت! تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: آپ حضرات وہاں ہرگز نہ جائیں بلکہ از خود جو کرنا ہے اسے عملی جامہ پہنا دیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم وہاں ضرور جائیں گے، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس سقیفہ بنو ساعدہ میں پہنچے۔ مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے سارے جسم پر لپیٹے درمیان میں بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے پوچھا: انھیں کیا ہوا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ انھیں بخار ہے۔

جب ہم تھوڑی دیر وہاں بیٹھے تو ان کے خطیب نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا کی، پھر گویا ہوئے: ہم دین الہی کے مددگار اور لشکر اسلام ہیں۔ اے مہاجرین کی جماعت! تم ایک گروہ ہو۔ تمھاری یہ تھوڑی سی

اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ إِلَّا أَنْ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا، وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ! انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاَنْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ، فَلَمَّا دَخَلْنَا مِنْهُمْ لَقِينَا [مِنْهُمْ] رَجُلَانِ صَالِحَانِ، فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالَا: أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقُلْنَا: نُرِيدُ إِخْوَانِنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَا: لَا، عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرُبُوهُمْ، اِقْضُوا أَمْرَكُمْ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لِنَأْتِيَهُمْ، فَاَنْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ مَزْمَلٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ، فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ قَالُوا: يُوعَكُ.

فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ، فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ، وَقَدْ دَفَعْتُ دَافَةً مِّنْ قَوْمِكُمْ،

تعداد اپنی قوم سے نکل کر ہمارے پاس آئی ہے۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری بیخ کنی کر کے خود خلیفہ بن جاؤ اور ہمیں اس سے محروم کر دو، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ جب وہ اپنی تقریر پوری کر چکے تو میں نے ارادہ کیا کہ گفتگو کروں۔ میں نے ایک عمدہ تقریر اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی۔ میری انتہائی خواہش تھی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بات کرنے سے پہلے ہی میں اپنی تقریر کا آغاز کروں اور انصار کی باتوں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جو غصہ آیا ہے میں اس کو دور کر دوں، تاہم جس وقت میں نے تقریر کرنے کا ارادہ کیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خاموش رہو۔ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو غصہ نہیں دلانا چاہتا تھا۔ آخر انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ اللہ کی قسم! وہ مجھ سے زیادہ زیرک، بردبار اور باوقار تھے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے کوئی بات نہ چھوڑی جو میں نے بہترین پیرائے میں سوچ رکھی تھی مگر انہوں نے فی البدیہہ اس (میری سوچی ہوئی تقریر) جیسی بلکہ اس سے بھی بہترین تقریر کی، پھر وہ خاموش ہو گئے۔ ان کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا: ”انصار بھائیو! تم نے اپنی فضیلت اور بزرگی میں جو کچھ کہا ہے وہ سب درست ہے۔ یقیناً تم اس کے سزاوار ہو مگر خلافت قریش کے علاوہ کسی دوسرے خاندان کے لیے نہیں ہو سکتی کیونکہ قریش از روئے نسب اور از روئے خاندان تمام عرب قوموں سے بڑھ کر ہیں۔ اب تم لوگ ایسا کرو کہ ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرا اور حضرت ابو سعید بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا جو ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی ساری گفتگو میں صرف یہی آخری بات مجھے ناگوار گزری۔ اللہ کی قسم! مجھے آگے کر دیا جاتا اور میری گردن اڑادی جاتی تو یہ مجھے اس گناہ سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا

فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُخْتَرُوا مِنَّا مِنْ أَصْلَابِنَا، وَأَنْ يَخْتَصُّونَا مِنَ الْأَمْرِ، فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَكُنْتُ قَدْ زَوَّزْتُ مَقَالَةَ أَعْجَبْتَنِي أَرَدْتُ أَنْ أَقْدَمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ، وَكُنْتُ أَدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَي رِسْلِكَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ، فَتَكَلَّمْتُ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْفَرَ، وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِن كَلِمَةٍ أَعْجَبْتَنِي فِي تَرْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهِتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ [مِنْهَا] حَتَّى سَكَتَ، فَقَالَ: مَا ذَكَّرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ، وَلَكِنْ يُعْرَفُ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا، وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، فَبَايَعُوا أَيُّهُمَا شِئْتُمْ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا، فَلَمْ أَكْرَهُ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا، كَمَا وَاللَّهِ أَنْ أَقْدَمَ فَتَضَرَّبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذَلِكَ مِنْ إِيْتِمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَي قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوَّلَ لِي نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ.



جس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ میرا اب تک یہی خیال ہے الّا یہ کہ مجھے میرا نفس بہکا دے اور میں کوئی دوسرا خیال کروں جو میرے دل میں نہیں۔

پھر انصار میں سے ایک کہنے والے نے کہا: خبردار! میں ایک ایسی لکڑی ہوں جس سے خارش اونٹ اپنا بدن رگڑ کر شفا پاتے ہیں اور میں وہ باڑ ہوں جو درختوں کے ارد گرد ان کی حفاظت کے لیے لگائی جاتی ہے، میں تمہیں ایک عمدہ تدبیر بتاتا ہوں کہ تم دو خلیفے بنا لو: ایک ہماری قوم کا اور ایک قریش والوں کا۔ پھر شور وغل زیادہ ہو گیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ مجھے ڈر لگا کہ مبادا مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے۔ بالآخر میں نے کہا: اے ابو بکر! اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ انہوں نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان سے بیعت کی، پھر مہاجرین نے بھی بیعت کی، اس کے بعد انصار نے بیعت کی۔ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انصار میں سے کسی نے کہا: تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا ہے۔ میں نے کہا: اللہ نے اس کا خون کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے خطبے میں) یہ بھی فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے پیش آمدہ امر سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ کوئی اور معاملہ اہم نہ پایا کیونکہ ہمیں اندیشہ تھا کہ اگر ہم اسی حالت میں لوگوں سے جدا ہو گئے اور ہم نے کسی کی بیعت نہ کی تو لوگ ہمارے بعد کسی شخص کی بیعت کر لیں گے تو پھر ہم ایسے شخص کی بیعت کرتے جس سے ہم خوش نہ تھے یا ان کی مخالفت کرتے تو فساد برپا ہوتا۔ (میں پھر یہی کہتا ہوں کہ) جو شخص کسی دوسرے کی مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت کرے گا تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کریں اور نہ اس کی بات مانی جائے جس سے بیعت کی گئی ہے کیونکہ وہ دونوں قتل کر دیے جائیں گے۔

فَقَالَ قَائِلٌ [مِنْ] الْأَنْصَارِ: أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ، وَعُدْتُ بِهَا الْمَرْحَبَ، مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ! فَكَثُرَ اللَّعْطُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ، حَتَّى فَرِقْتُ مِنَ الْإِخْتِلَافِ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعْتُهُ الْأَنْصَارُ، وَتَرَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ، فَقُلْتُ: قَتَلَ اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ. قَالَ عُمَرُ: وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا فِيهَا حَضْرًا مِنْ أَمْرِ أَهْوَى مِنْ مَبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينًا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةً أَنْ يُبَايَعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا، فِيمَا بَايَعْنَاهُمْ عَلَى مَا [لَا] نَرْضَى وَإِنَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادًا، فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُتَابِعْ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغْرَةً أَنْ يُقْتَلَ. [راجع: ۲۴۶۲]

## (۳۲) بَابُ : الْبِخْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

باب: 32- غیر شادی شدہ زانی مرد، عورت کو کوڑے مارے جائیں اور جلا وطن کر دیا جائے

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ ﴿۲۰﴾ [النور: ۲۰]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”زانی عورت ہو یا مرد، ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اگر تم اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں تمہیں ان دونوں پر کبھی ترس نہیں آنا چاہیے۔“

سفیان بن عیینہ نے رَأْفَةً کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا: حد قائم کرنے میں رحم نہ کرو۔

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: رَأْفَةٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ.

[6831] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ حکم دے رہے تھے کہ جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور سال بھر کے لیے جلا وطن کیا جائے۔

۶۸۳۱ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنَ: جَلْدَ مِائَةٍ وَتَعْرِيبَ عَامٍ. [راجع: ۲۳۱۴]

[6832] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زانی کو جلا وطن کیا تھا، پھر یہ طریقہ جاری رہا۔

۶۸۳۲ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السَّنَةَ.

[6833] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ اسے حد لگانے کے ساتھ ایک سال تک ملک بدر بھی کیا جائے۔

۶۸۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُثَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنَ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ. [راجع: ۲۳۱۵]

☀️ فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کنوارے مرد اور کنواری عورت جب زنا کریں تو ان کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے، لیکن کچھ لوگ جلاوطنی کی سزا کو نہیں مانتے، ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں صرف سو کوڑوں کا ذکر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ جس ہستی کے ذریعے سے ہمیں قرآن پہنچا ہے، اسی نے زانی کو جلاوطنی کی سزا دی۔ حدیث بھی قرآن کی طرح واجب

اعمل ہے۔ جلا وطنی سے مراد ملک بدر کرنا نہیں بلکہ اتنے فاصلے پر بھیجنا ہے جس کو شرعی اصطلاح میں سفر کہہ سکتے ہیں۔ اور اس جلا وطنی کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ کم از کم زانی جوڑے کے ملاپ کی راہ بند کر دی جائے اور اس کی امکانی صورتوں کو ختم کر دیا جائے اور یہ مقصد قید میں ڈالنے سے بھی پورا ہو سکتا ہے۔

باب: 33- بدکاروں اور بیخودوں کو جلا وطن کرنا

(۳۳) بَابُ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخْتَلِينَ

[6834] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عنث بنتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کا روپ دھارتی ہیں، نیز آپ نے فرمایا: ”انہیں اپنے گھروں سے نکال دو، چنانچہ آپ نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی فلاں کو نکالا تھا۔“

۶۸۳۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخْتَلِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجَّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ»، وَأَخْرَجَ فَلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فَلَانًا.

فائدہ: مختلین کی دو اقسام ہیں: ○ پیدائشی ○ بناوٹی۔ پیدائشی وہ ہوتے ہیں جن کا پیدائش کے وقت ہی سے معاملہ مشتبہ ہو اور ان کی تذکیر و تانیث کا پتہ نہ چل سکے۔ بناوٹی وہ ہوتے ہیں جو بناوٹ اور تکلف سے مردوں اور عورتوں کی چال ڈھال اختیار کر لیتے ہیں۔ حدیث میں ایسے بیخودے مراد ہیں جو بناوٹی ہوں اور اپنی حرکات و سکنات سے دوسروں کے اخلاق و کردار کو خراب کرتے ہوں یا وہ عنث جو فحش کلامی اور گندی حرکات کا ارتکاب کریں۔

باب: 34- جس نے کسی کو اپنی عدم موجودگی میں حد

لگانے کا حکم دیا

(۳۴) بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ

غَايِبًا عَنْهُ

[6835, 6836] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے، اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! (ہمارے درمیان) اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ اس کا مخالف کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس نے صحیح کہا ہے۔ اس کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں۔ بات یہ ہے کہ میرا لڑکا اس کے ہاں ملازم تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا ہے۔ لوگوں نے مجھے

۶۸۳۵، ۶۸۳۶ - حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِفْضِ بِي كِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَضْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، إِفْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِي كِتَابِ اللَّهِ، إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ هَذَا فَرَزْنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبِرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنِي الرَّجْمِ

بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا، چنانچہ میں نے اس سزا کے بدلے سو بکریاں اور ایک لونڈی کا فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی لازمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ بکریاں اور کثیر تجھے واپس ملیں گی اور تمہارے لڑکے کو سو کوڑوں اور ایک سال جلا وطنی کی سزا دی جائے گی۔ اے انیس! تم صبح اس عورت کے پاس جاؤ اور اسے رجم کرو۔“ چنانچہ انیس ﷺ گئے اور انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ مِّنَ الْعَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْعَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدُّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتِ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَيَّ امْرَأَةً هَذَا فَارْجُمِيهَا»، فَعَدَا أُنَيْسُ فَرَجَمَهَا.

[راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵]

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: اور جو شخص مالی طور پر آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ تمہاری کنیزوں میں سے کسی مومنہ کنیز سے نکاح کرے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تمہارے بعض، بعض کی جنس سے ہیں، لہذا تم ان کے آقاؤں کی اجازت سے انھیں نکاح میں لاسکتے ہو، پھر دستور کے مطابق انھیں ان کے حق مہر ادا کرو تا کہ وہ حصار نکاح میں آجائیں نہ وہ شہوت رانی کرتی پھریں اور نہ خفیہ طور پر آشنا بنائیں۔ پھر نکاح میں آجانے کے بعد اگر بدکاری کی مرتکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا سے نصف ہے۔ یہ (سہولت) تم میں سے اس شخص کے لیے ہے جو زنا کے گناہ میں جا پڑنے سے ڈرتا ہو۔ اور اگر صبر و ضبط سے کام لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا

مہربان ہے“ کا بیان

(۳۵) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكَحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنَ فَيْسِكِتِكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُم مِّنَ بَعْضٍ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَءَأْتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسْفَحَاتٍ ﴿۳۵﴾ - زَوَانِي - ﴿وَلَا مُتَّخَذَاتٍ أَعْدَانٍ﴾ - أَخِلَاءٍ - ﴿فَإِذَا أَحْصَيْتُمْ فَإِنَّ أَتَيْنَ بِفَحِشَةٍ قَلْبَهُنَّ نَصَفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ حَسَمَى الْعَمَتِ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْرَبُوا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النساء: ۲۵].

**وضاحت:** اس آیت کریمہ میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے منکوحہ لونڈی کی سزا بیان کی ہے جبکہ وہ زنا کی مرتکب ہو۔ اس میں صرف آیت کریمہ کا حوالہ دیا ہے جو درجہ اول کی دلیل ہے۔ واضح رہے کہ احسان (زنا سے بچاؤ) دو طرح سے ہوتا ہے: ایک تو آزادی سے کہ آزاد عورت خاندان کی حفاظت میں ہوتی ہے اور اگر لونڈی آزاد ہو جائے تو اسے بھی احسان میسر آجاتا ہے، دوسرا احسان نکاح سے ہوتا ہے کہ خاوند بھی زنا سے حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس طرح محصولات کا ترجمہ آزاد عورتیں بھی ہو سکتا ہے اور شادی شدہ عورتیں بھی۔ اور جب دونوں قسم کے احسان جمع ہو جائیں تو آزاد شادی شدہ عورتیں مراد ہوتی ہیں۔

### باب:- جب لونڈی زنا کرے

[6838,6837] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ غیر شادی شدہ لونڈی زنا کرے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ، پھر اسے فروخت کر دو، خواہ ایک رسی ہی قیمت میں ملے۔“

ابن شہاب نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ تیسری بار کے بعد فرمایا یا چوتھی بار کے بعد۔

### باب: 36- لونڈی جب زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور نہ جلاوطن ہی کیا جائے

[6839] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو اسے (مالک کو) چاہیے کہ کوڑے مارے لیکن طعن و ملامت نہ کرے، پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگائے، اسے زجر و توبیخ نہ کرے۔ پھر اگر تیسری بار زنا کرے تو اسے فروخت کر دے، خواہ بالوں کی ایک رسی ہی کے بدلے میں ہو۔“

### باب: إِذَا زَنَّتِ الْأَمَةُ

٦٨٣٧ ، ٦٨٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَّتْ وَلَمْ تُحْصَن، قَالَ: «إِذَا زَنَّتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنَّ زَنَّتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنَّ زَنَّتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ يَبْعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ».

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أُدْرِي بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ. [راجع: ٢١٥٢، ٢١٥٤]

### (٣٦) بَاب: لَا يُتْرَبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَّتْ وَلَا تُنْفَى

٦٨٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا زَنَّتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُتْرَبْ، ثُمَّ إِنَّ زَنَّتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُتْرَبْ، ثُمَّ إِنَّ زَنَّتِ الثَّلَاثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِّنْ شَعِيرٍ».

اسماعیل بن امیہ نے سعید سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے میں لیٹ کی متابعت کی ہے۔

تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

### (۳۷) بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِخْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا، وَرَفْعُوا إِلَى الْإِمَامِ

باب: 37- اہل ذمہ کے احکام، اور اگر شادی کے بعد انھوں نے زنا کیا اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام

[6840] حضرت شیبانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے رجم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا تھا۔ میں نے کہا: سورہ نور کے نزول سے پہلے یا بعد میں؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

۶۸۴۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْتُ: أَقْبَلَ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. [راجع: ۶۸۱۳]

علی بن مسہر، خالد بن عبداللہ، محارب بن عبدیہ بن حمید نے شیبانی سے روایت کرنے میں عبدالواحد کی متابعت کی ہے۔ ان میں سے کچھ نے سورہ مائدہ کا ذکر کیا اور پہلی بات صحیح تر ہے۔

تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَالْمَحَارِبِيُّ، وَعَبِيدَةُ [بْنُ حَمِيدٍ] عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمَائِدَةُ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ. [راجع: ۶۸۱۳]

[6841] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی آئے اور انھوں نے ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”رجم کے متعلق تم اپنی کتاب میں کیا پاتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم انھیں ذلیل و خوار کرتے ہیں اور انھیں کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ تورات میں تو رجم کی سزا موجود ہے، چنانچہ وہ تورات لے آئے۔ جب اسے کھولا تو ایک شخص نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کا ما قبل اور ما بعد پڑھ دیا۔ حضرت

۶۸۴۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟» فَقَالُوا: نَفْضُحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَةِ فَفَشَّرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو دیکھا کہ اس میں آیت رجم موجود تھی۔ یہودیوں نے کہا: یا محمد! اس نے سچ کہا ہے۔ اس میں آیت رجم موجود ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (زانی اور زانیہ) کے متعلق حکم دیا تو انھیں سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ مرد، اپنی داشتہ کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

سَلَام: اِرْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَاِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، قَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ. [راجع: ۱۳۲۹]

☀️ فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب ذی، اہل اسلام کی طرف رجوع کریں تو اہل اسلام اپنی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کے پابند ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے تورات کا حکم اس لیے پوچھا تھا تاکہ انھیں الزام دے کر خاموش کر دیا جائے۔

باب: 38- جب کوئی اپنی یا کسی دوسرے کی بیوی پر حاکم یا لوگوں کے پاس زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی کو اس عورت کے پاس بھیجے جو اس سے تہمت کے متعلق باز پرس کرے؟

(۳۸) بَابُ: اِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ اَوْ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزَّانَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ، هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ اَنْ يَبْعَثَ اِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ؟

[6843,6842] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اور دوسرے نے جو ذرا زیادہ سمجھ دار تھا کہا: ہاں اللہ کے رسول! آپ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کریں لیکن مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں تم بات کرو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں عسیف تھا..... راوی حدیث مالک نے کہا: عسیف نوکر کو کہتے ہیں..... میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی

۶۸۴۲، ۶۸۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فاقض بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأَثَدُنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمُ، قَالَ: «تَكَلَّمْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا - قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ - فَرَضَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي الرَّجْمُ،

بطور فدیہ دی۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا بھگتنا ہوگی، رجم صرف اس کی بیوی پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنو! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہی کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی تمہیں واپس ہوگی۔“ پھر اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا۔ اور آپ نے حضرت انس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مذکورہ عورت کے پاس جائے: ”اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دے۔“ چنانچہ اس نے اپنے جرم کا اعتراف کیا تو انھوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

فَأْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةِ لَيٍّ، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَيَّ ابْنِي جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيْبٌ عَامٌ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَيَّ امْرَأَتِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَبِجَارِيَتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ»، وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَوَعَرَّبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أَنْ يُسَأَلَ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْأَخْرَجِيِّ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا»، فَأَعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا. (راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵)

☀️ فائدہ: اس حدیث میں دوسرے کی عورت پر زنا کی تہمت لگانے کا ذکر ہے اور اپنی عورت پر تہمت لگانے کا مسئلہ اس طرح ثابت ہوا کہ گفتگو کے وقت اس عورت کا خاوند بھی موجود تھا، اس نے اس واقعے کا انکار نہیں کیا، گویا وہ بھی اس تہمت میں شریک تھا۔

باب: 39- حاکم وقت کی اجازت کے بغیر اگر کوئی اپنے گھر والوں یا کسی دوسرے کو تنبیہ کرے

(۳۹) بَابُ مَنْ أَدَبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ  
دُونَ السُّلْطَانِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ”اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا چاہیے۔ اگر وہ نہ رکے تو اس سے لڑے۔“ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے یہی کام کیا تھا۔ (وہ ایک ایسے شخص سے لڑے تھے۔)

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا صَلَّى فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ». وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ.

[6844] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر رکھے ہوئے تھے۔ انھوں نے آتے ہی کہا: تو

۶۸۴۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ



نے رسول اللہ ﷺ اور دیگر لوگوں کو روک رکھا ہے، حالانکہ یہاں پانی وغیرہ کا بندوبست نہیں ہے، چنانچہ وہ مجھ پر سخت ناراض ہوئے اور اپنے ترچھے ہاتھ سے میری کونکھ کو مارنے لگے مگر میں نے اپنے جسم میں کسی طرح کی حرکت نہ ہونے دی کیونکہ رسول اللہ ﷺ (میری گود میں سر رکھے) محو استراحت تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔

[6845] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے آتے ہی مجھے زور سے گھونسا رسید کیا اور کہا کہ تو نے ایک بار کی وجہ سے تمام لوگوں کو روک رکھا ہے۔ مجھے اس قدر درد ہوا کہ مرنے کے قریب ہو گئی لیکن کیا کر سکتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ (امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: لَكَزَ اور وَكَزَ دونوں الفاظ ہم معنی ہیں۔

ﷺ وَاصِعُ رَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي، فَقَالَ: حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحْرُكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمُمِ. [راجع: ۳۳۴]

۶۸۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْرَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: حَبَسْتَ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ، فِيهِ الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَوْجَعَنِي، نَحْوَهُ. لَكَزَ، وَوَكَزَ وَاحِدٌ. [راجع: ۳۳۴]

باب: 40- جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی دیکھے اور اسے قتل کر دے تو؟

[6846] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ (مصروف) دیکھوں تو درگزر کیے بغیر اسے تلوار سے قتل کر دوں گا۔ نبی ﷺ کو ان کے یہ جذبات پہنچے تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔“

(۴۰) بَابُ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

۶۸۴۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسِّيفِ غَيْرَ مُصَفَّحٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ! لَأَنَا أَعْيَزُ مِنْهُ، وَاللَّهِ أَعْيَزُ مِنِّي». [انظر: ۷۴۱۶]

باب: 41- اشارے یا کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا

[6847] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

(۴۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيفِ

۶۸۴۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ

اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”ان کے رنگ کیسے ہیں؟“ اس نے کہا: وہ سرخ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا ان میں کوئی سیاہ بھی ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ سیاہ کیسے ہو گیا؟“ اس نے کہا: میرے خیال کے مطابق کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔“

ابن شہاب، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «فِيهَا [مِنْ] أَوْزَقٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَأَتَى كَانَ ذَلِكَ؟»، قَالَ: أُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ، قَالَ: «فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ». [راجع: ۵۳۰۵]

باب: 42- تعزیر اور تنبیہ کی مقدار کیا ہے؟

(۴۲) بَابُ: حَمِّ التَّعْزِيرِ وَالْأَدْبِ؟

وضاحت: حد، تعزیر اور تہدید میں فرق یہ ہے کہ جو امر شارع ﷺ کی طرف سے معین ہو اسے حد کہا جاتا ہے اور جو شارع ﷺ کی طرف سے معین نہ ہو بلکہ حاکم کی صوابدید پر موقوف ہو اسے تعزیر کہا جاتا ہے اور یہ دس کوڑوں سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

[6848] حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حدود اللہ میں کسی مقررہ حد کے علاوہ کسی اور سزا میں دس کوڑوں سے زیادہ تعزیر نہیں ہے۔“

۶۸۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ». [انظر: ۶۸۴۹، ۶۸۵۰]

[6849] حضرت عبدالرحمن بن جابر سے روایت ہے، وہ اس صحابی سے بیان کرتے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے علاوہ مجرم کو دس کوڑوں سے زیادہ سزا نہ دی جائے۔“

۶۸۴۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ ابْنِ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرِ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرْبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ». [راجع: ۶۸۴۸]

[6850] حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

۶۸۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي

انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”حدود اللہ میں سے کسی حد کے علاوہ مجرم کو دس کوڑوں سے زیادہ کوڑے مت لگاؤ۔“

ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو: أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ». [راجع:

[٦٨٤٨

[6851] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو ایک مسلمان صحابی نے کہا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون میرے جیسا ہے؟ میں رات بسر کرتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔“ جب لوگ وصال کے روزوں سے باز نہ آئے تو آپ ﷺ نے ایک دن وصال کا روزہ رکھا، دوسرے دن پھر وصال کا روزہ رکھا، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاند دکھائی نہ دیتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا۔“ یہ آپ نے بطور تشبیہ فرمایا کیونکہ لوگ وصال کے روزے رکھنے پر مصر تھے۔

٦٨٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي آيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي»، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَيْلَالَ، فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ لِرِدَّتِكُمْ»، كَالْمُنْكَلِ بِهِمْ جِئْنَا أَبَوْا.

شعیب، یحییٰ بن سعد اور یونس نے زہری سے روایت کرنے میں عقیل کی متابعت کی ہے، نیز عبدالرحمن بن خالد نے ابن شہاب سے، انہوں نے سعید سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

تَابَعَهُ شُعَيْبٌ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَيُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٩٦٥]

فائدہ: وصال کے معنی ہیں: دو روزوں کو اس طرح ملانا کہ ان کے درمیان کچھ کھایا پیا نہ جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے تشبیہ کے طور پر لوگوں کے ساتھ مذکورہ برتاؤ کیا۔

[6852] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ان لوگوں کو پینا جاتا تھا جو غلہ اندازے سے خریدتے اور دوسری جگہ منتقل کیے بغیر وہیں فروخت کر دیتے تھے۔ ہاں، اگر وہ غلہ اٹھا کر اپنے ٹھکانے پر لے جاتے، پھر فروخت کرتے تو کچھ سزا نہ ہوتی۔

[6853] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملے میں کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ ہاں، جب اللہ کی قائم کردہ حدود کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ اللہ کے لیے بدلہ لیتے تھے۔

باب: 43- گواہوں کے بغیر اگر کسی شخص کی بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی نمایاں ہو

[6854] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے دولعان کرنے والوں کو دیکھا تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی تھی۔ شوہر نے کہا تھا: اگر اب بھی میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے یہ روایت بائیں الفاظ محفوظ رکھی: اگر اس عورت کے ہاں ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ہاں ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا جیسے چھپکلی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے۔ میں نے زہری سے سنا، وہ کہتے تھے کہ اس عورت نے مکروہ حال والے بچے کو جنم دیا تھا۔

[6855] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں

۶۸۵۲ - حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ. [راجع: ۲۱۲۳]

۶۸۵۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُنْتَهَكَ مِنْ حُرْمَاتِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ. [راجع: ۳۵۶۱]

(۴۳) بَابٌ مِّنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطَخَ  
وَالتُّهْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

۶۸۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمَتْلَاعَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ زَوْجُهُمَا: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهُمَا، قَالَ: فَحَفِظْتُ ذَلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ: إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهَوَّ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحَرَّةٌ، فَهَوَّ. وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ. [راجع: ۴۲۳]

۶۸۵۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا

نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”اگر میں کسی عورت کو بلا ثبوت سنگسار کرتا تو اسے ضرور کرتا؟“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں، یہ بات آپ نے اس عورت کے متعلق کہی تھی جس کا بدکاری کے متعلق عام چرچا تھا۔

[6856] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس لعان کا ذکر ہوا تو اس کے متعلق حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے کوئی بات کہی۔ پھر وہ چلے گئے۔ اس کے بعد اس کی قوم میں سے ایک آدمی شکایت لے کر ان کے پاس آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھا ہے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خود اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں۔ پھر وہ اس شخص کو لے کر نبی ﷺ کی مجلس میں آئے اور آپ کو اس حالت کی اطلاع دی جس پر اس نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ وہ آدمی زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے خلاف دعویٰ کیا تھا کہ اس نے اسے اپنی بیوی کے پاس پایا ہے، وہ گندی رنگ، موٹا تازہ اور پر گوشت آدمی تھا۔ نبی ﷺ نے دعا مانگی: ”اے اللہ! اس معاملے کو ظاہر کر دے۔“ چنانچہ اس عورت کے ہاں اس شخص کا ہم شکل بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔

اس مجلس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ”اگر میں کسی عورت کو بلا ثبوت سنگسار کرتا تو اسے سنگسار

سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الرِّثَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتْلَاعَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ؟» قَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أُعْلِنْتُ. [راجع: ۵۳۱۰]

۶۸۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ الْمُتْلَاعَيْنِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتَلَيْتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُضْفَرًا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَذَلًا، كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ»، فَوَضَعَتْ شَبِيهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ رَجِمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجِمْتُ هَذِهِ؟»، فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ

کرتا؟“ انھوں نے فرمایا: نہیں، یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام لانے کے بعد علانیہ طور پر فسق و فجور کرتی تھی۔

كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ الشُّوْءَ . [راجع: ۵۳۱۰]

#### باب: 44- پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انھیں (اسی کوڑے) لگاؤ.....“ نیز فرمایا: ”جو لوگ پاک دامن اور بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر (دنیا میں بھی لعنت اور آخرت میں بھی) لعنت ہے۔“ نیز فرمایا: ”اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس گواہ بھی کوئی نہ ہو.....“

#### (۴۴) بَابُ رَمِي الْمُحْصَنَاتِ

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ﴾ الْآيَةَ . [النور: ۴] ،  
﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْفَاضِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعُنُوا﴾ [۲۳] ، وَقَوْلِ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ﴾ الْآيَةَ . [۶]

[6857] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سات مہلک گناہوں سے اجتناب کرو۔“ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناسخ کسی کی جان لینا جسے اللہ نے حرام کیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔“

۶۸۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْعَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «الشُّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّخَرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ». [راجع: ۲۷۶۶]

#### باب: 45- غلاموں پر تہمت لگانا

[6858] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جبکہ وہ اس تہمت سے بری ہو تو اسے قیامت کے دن کوڑے مارے

#### (۴۵) بَابُ قَذْفِ الْعَبِيدِ

۶۸۵۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَزْرَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ

جائیں گے۔ ہاں، اگر غلام ایسا ہو جیسا اس نے کہا تو سزا نہیں ہوگی۔“

بَرِيءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ.

باب: 46- کیا حاکم وقت کسی دوسرے کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ حاکم سے غائب شخص کو حد لگائے؟

(۴۶) بَابُ: هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ؟

حضرت عمرؓ نے ایسا کیا تھا۔

وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ.

[6860,6859] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں، اس کا مد مقابل کھڑا ہوا اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اس نے کہا: ہاں یہ سچ کہتا ہے۔ بلاشبہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کریں، تاہم اللہ کے رسول! مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: ”کہو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے گھر خدمت گار تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے اس کے عوض ایک سو بکریاں اور خادم بطور فدیہ ادا کیا۔ میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی واجب ہے اور اس شخص کی بیوی پر حد رجم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق ہی فیصلہ کرتا ہوں: سو بکریاں اور خادم تجھے واپس کر دیا جائے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے۔ اے انیس! صبح تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے باز پرس کرو، اگر وہ اقبال جرم کرے تو اسے سنگسار کر دو۔“ چنانچہ اس عورت نے اعتراف کر لیا تو انھوں نے اسے رجم کر دیا۔

۶۸۵۹، ۶۸۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَنْشَدُكَ اللَّهُ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ حَضْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، إِفْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُلْ»، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هَذَا، فَرَزْنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَفْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا الرَّجْمِ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ: الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَيَا أُنَيْسُ! أُغْذِ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَسَلِّهَا، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَارْجَمَهَا». [راجع: ۲۳۱۴،

☀ فائدہ: اس طرح کا ایک عنوان (34) پہلے بھی گزر چکا ہے۔ ابن بطلال نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اس تکرار کی ضرورت نہیں لیکن ان میں کچھ فرق ہے۔ پہلے عنوان کا تقاضا ہے کہ حاکم وقت جسے سنگسار کا حکم دے، یعنی مامور اس سے غائب ہو۔ اور دوسرے عنوان کا مطلب ہے کہ جسے سنگسار کرنا ہے وہ حاکم وقت سے غائب اور دور ہو۔ اگرچہ دونوں کا نتیجہ ایک ہے، تاہم کچھ فرق ضرور ہے۔<sup>1</sup>





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 87- كِتَابُ الدِّيَاتِ

دیتوں سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”جو کسی مومن کو دانستہ قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے“ کا بیان

(۱) وَابَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾

[النساء: ۹۳]

[6861] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔“ اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔“ اس نے پوچھا: پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔“ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ”اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ کسی ایسے انسان کی جان ناحق لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سخت گناہوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔“

۶۸۶۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَإِثْلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلَقَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ حَشِيئَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ». فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ آيَةٌ [الفرقان: ۶۸]. [راجع: ۴۴۷۷]

[6862] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں

۶۸۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن آدمی اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے جب تک خون ناحق نہ کرے۔“

سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِي فَسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا». [انظر: ٦٨٦٣]

☀️ فائدہ: مومن کا سینہ کشادہ رہتا ہے اور اسے ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے لیکن جب وہ بلاوجہ کسی کو قتل کر دے تو تنگی میں پڑ جاتا ہے کیونکہ بلاوجہ قتل کرنے کے متعلق بہت سخت وعید آئی ہے، اتنی سنگین وعید کسی دوسرے جرم کے متعلق نہیں، اس وجہ سے اس کا دین اس پر تنگ ہو جاتا ہے۔

[6863] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہلاکت کا بھنور جس میں گرنے کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ ایسا ناحق خون کرنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

٦٨٦٣ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا: سَفَكَ الدَّمَ الْحَرَامِ بَعِيرٍ حَلَهُ. [راجع: ٦٨٦٢]

[6864] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے قتل کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔“

٦٨٦٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ مَا يُفْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ». [راجع: ٦٥٣٣]

[6865] حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... یہ نوزہرہ کے حلیف اور غزوہ بدر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے..... انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر دوران جنگ میں میری کسی کافر سے مڈ بھینٹ ہو جائے، پھر ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں، پھر وہ کافر میرے ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر اسے کاٹ دے، پھر کسی درخت کی آڑ لے کر کہے: میں اللہ کے تابع ہو گیا ہوں، تو کیا میں اس اقرار کے بعد اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل مت کرنا۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہے۔ میرا ہاتھ کاٹنے

٦٨٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ: أَنَّ الْمِقْدَادَ ابْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ - وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتُلْنَا فَضْرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَطَعَمَهَا ثُمَّ لَأَدَّ بِشَجَرَةٍ وَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، أَقْتُلْهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيْ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا،

کے بعد اس نے یہ کلمات کہے ہیں، کیا اب بھی اسے قتل نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اسے قتل نہ کرنا۔ اگر تو نے اسے قتل کیا تو وہ تیرے مرتبے میں ہو گا جو تمہارا اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تم اس کے مقام میں ہو گے جو اس کا اس اقرار سے پہلے تھا۔“

أَقْتُلُهُ؟ قَالَ: «لَا تَقْتُلُهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ». [راجع: ۴۰۱۹]

[6866] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اگر کوئی آدمی کافروں کے ساتھ رہتے ہوئے اپنا ایمان چھپاتا رہے پھر وہ اپنا ایمان ظاہر کر دے اور تو اس کو مار ڈالے (تو کیونکر درست ہو سکتا ہے) کیونکہ تو بھی مکہ میں پہلے اپنا ایمان چھپائے پھرتا تھا۔“

۶۸۶۶ - وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُقَدَّادِ: «إِذَا كَانَ رَجُلٌ مَمَّنْ يُخْفِي إِيْمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيْمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ، فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيْمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ».

فائدہ: اس حدیث کا آغاز اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا لشکر بھیجا جس میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب یہ لشکر کافروں کی طرف بڑھا تو وہ منتشر ہو گئے لیکن ایک مال دار شخص وہیں رہا اور اس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اسے آگے بڑھ کر قتل کر دیا۔ جب لوگوں نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہے جس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تھا۔“

باب: 2- (ارشاد باری تعالیٰ): ”جس نے کسی کو (قتل ناحق سے) بچا لیا“ کا بیان

(۲) بَابُ: ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ [المائدة: ۳۲]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے معنی یوں کیے ہیں: جس نے ناحق خون کرنا حرام رکھا تو گویا اس نے اس عمل سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَوْقٍ ﴿فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ [المائدة: ۳۲].

[6867] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”دنیا میں کوئی قتل ناحق نہیں ہوتا مگر اس کے گناہ کا کچھ حصہ آدم ﷺ کے پہلے بیٹے کو ملتا ہے۔“

۶۸۶۷ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا». [راجع: ۱۳۳۵]

[6868] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میرے بعد کافروں جیسے نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔“

[6869] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حجۃ الوداع کے دن فرمایا: ”لوگوں کو خاموش کراؤ۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“

اس حدیث کو حضرت ابو بکرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

[6870] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔“ یا فرمایا: ”جھوٹی قسم اٹھانا۔“ راوی حدیث شعبہ نے شک کیا ہے۔

معاذ نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا: ”کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کا شریک بنانا، جھوٹی قسم اٹھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔“ یا فرمایا: ”کسی کی ناحق جان لینا۔“

[6871] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سب

۶۸۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ: سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يُضْرَبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ۱۷۴۲]

۶۸۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اسْتَنْصَبِ النَّاسَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يُضْرَبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ۱۷۲۱]

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۸۷۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكِبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ - أَوْ قَالَ: الْيَمِينُ الْعَمُوسُ، شَكُّ شُعْبَةَ -».

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: «الْكِبَائِرُ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَالْيَمِينُ الْعَمُوسُ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، أَوْ قَالَ: وَقَتْلُ النَّفْسِ». [راجع: ۱۶۷۵]

۶۸۷۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

سے بڑے گناہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی کی ناحق جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا۔“ یا فرمایا: ”جھوٹی گواہی دینا ہیں۔“

أَبِي بَكْرٍ: سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْكِبَائِرُ». وَحَدَّثَنَا عَمْرُو: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَكْبَرُ الْكِبَائِرِ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَوْلُ الزُّورِ، أَوْ قَالَ: وَشَهَادَةُ الزُّورِ». [راجع: ۲۶۵۳]

[۲۶۵۳]

🌞 فائدہ: ان گناہوں میں شرک ایسا جرم ہے جو توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔ اگر انسان توبہ کے بغیر مرے گا تو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہے گا کیونکہ شرک پر جنت حرام ہے۔

[6872] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ حرقہ کی طرف روانہ کیا۔ ہم نے ان لوگوں کو صبح صبح ہی جالیا اور شکست سے دوچار کر دیا، چنانچہ میں اور انصار کا ایک آدمی ان کے ایک شخص تک پہنچے۔ جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا۔ انصاری نے تو (یہ سن کر) اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے اپنے نیزے سے اس کا کام تمام کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو نبی ﷺ کو اس واقعے کی اطلاع ملی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اے اسامہ! کیا تو نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے صرف جان بچانے کے لیے اقرار کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟“ آپ ﷺ اس جملے کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی: کاش! میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

۶۸۷۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحَرْقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، قَالَ: فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَرَمْنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِيَانَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنَتْهُ بِرُمُحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لِي: «يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟»، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: «أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟»، قَالَ: فَمَا زَالَ يَكْرُرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ. [راجع: ۴۲۶۹]

[6873] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ان نقیبوں میں سے تھا جنھوں نے

۶۸۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْحَخِيرِ، عَنْ

رسول اللہ ﷺ سے (عقبہ کی رات) بیعت کی تھی۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ ہم زنا نہیں کریں گے، ہم چوری نہیں کریں گے۔ قتل ناحق نہیں کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ ہم لوٹ کھسوٹ نہیں کریں گے اور اگر ہم نے ان کاموں کی پابندی کی تو ہمارے جنت جانے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی اور اگر ہم نے ان امور میں کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔

16874 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم سے نہیں ہے۔“

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

16875 حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے کے لیے نکلا تو مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ملے۔ انھوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: اس صاحب کی مدد کرنے جا رہا ہوں۔ انھوں نے فرمایا: واپس چلے جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان تلوار سنت کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔“ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! قاتل تو جہنمی ہوا، مقتول کو یہ سزا کیوں ملے گی؟ آپ نے فرمایا: ”وہ بھی اپنے حریف کے قتل پر آمادہ تھا۔“

الصَّنَابِجِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا نَزْنِي، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَلَا نَنْهَبَ، وَلَا نَعْصِي، بِالْجَنَّةِ إِنْ [فَعَلْنَا ذَلِكَ]، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءَ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ. [راجع: 18]

٦٨٧٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. [نظر: ٧٠٧٠]

رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٦٨٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُوسُفُ عَنْ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَخْنَفِ [بْنِ قَيْسٍ] قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْضُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقَيْتَنِي أَبُو بَكْرَةَ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْضُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: أَرْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بِالْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ». [راجع: ٣١]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ”اے ایمان والو! مقتولوں

کے بارے میں تم پر قصاص فرض ہے“ کا بیان

(٣) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ

عَلَيْكُمْ الْقَصَاصُ فِي الْقَتْلِ﴾ ﴿الْبَقَرَةُ: ١٧٨﴾

**نقطہ** وضاحت: دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کسی قبیلے کا کوئی معزز آدمی دوسرے قبیلے کے کسی عام آدمی کے ہاتھوں مارا جاتا تو وہ اصلی قاتل سے قصاص لینے کو کافی خیال نہیں کرتے تھے بلکہ وہ قتل کے لیے قاتل کے قبیلے کے معزز آدمی کا انتخاب کرتے یا اس قبیلے کے کئی آدمی موت کے گھاٹ اتار دیتے۔ اس کے برعکس مقتول اگر کوئی ادنیٰ آدمی اور قاتل معزز ہوتا تو مقتول کے بدلے قاتل کے قتل کو گوارا نہ کرتے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت ہی کو کافی سمجھا اور اس کے لیے کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ آئندہ جو بھی عنوانات یا احادیث ہیں وہ اسی آیت کی تشریح ہیں۔ واللہ اعلم۔

باب: 4- حاکم وقت کا قاتل سے باز پرس کرنا حتیٰ کہ وہ اقرار کرے اور حدود میں اقرار کافی ہے

[6876] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ برتاؤ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا)۔ پھر اس یہودی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ اس سے مسلسل پوچھتے رہے حتیٰ کہ اس نے اقرار کر لیا تو اس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔

(۴) بَابُ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ، وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ

٦٨٧٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفْلَانٌ أَوْ فُلَانٌ؟ حَتَّى سَمِيَ الْيَهُودِيَّ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقْرَأَ، فَرَضَّ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ.

[راجع: ٢٤١٣]

باب: 5- جب کوئی شخص پتھر یا لانچی سے قتل کرے تو؟

[6877] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مدینہ طیبہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیورات پہنے باہر نکلی۔ ایک یہودی نے اسے پتھر مارا۔ اس میں آخری سانس تھے کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟“ لڑکی نے (انکار کرتے ہوئے) اپنا سر اٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ نے پوچھا: ”کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟“ لڑکی نے پھر (انکار کرتے ہوئے) اپنا سر اوپر کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری مرتبہ پوچھا: ”کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟“ تو اس

(۵) بَابُ: إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بَعْضَا

٦٨٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْصَاحٌ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجِئْتُ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَوْا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فُلَانٌ قَتَلَكَ؟»، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَأَعَادَ عَلَيْهَا، قَالَ: «فُلَانٌ قَتَلَكَ؟»، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَقَالَ لَهَا فِي الثَّلَاثَةِ: «فُلَانٌ قَتَلَكَ؟»، فَحَنَضَتْ رَأْسَهَا،

نے (ہاں کرتے ہوئے) اپنا سر نیچے کر لیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس (یہودی) کو بلایا اور اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔

فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ .  
[راجع: ۲۴۱۳]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ”جان کے بدلے جان  
ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ“ کا بیان

(۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَنَّ النَّفْسَ  
بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ﴾ [المائدة: ۴۵]

[6878] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو تین امور کے سوا اس کا خون کرنا جائز نہیں: ایک جان کے بدلے جان، دوسرا شادی شدہ زانی اور تیسرا دین سے نکلنے والا، جماعت کو چھوڑنے والا۔“

۶۸۷۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَشْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذِي ثَلَاثٌ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيْبُ الزَّانِي، وَالْمُعَارِقُ لِدِينِهِ النَّارُكَ لِلْجَمَاعَةِ».

☀️ فائدہ: واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں قتل کی تین صورتیں بیان ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اور بھی صورتیں ہیں جن میں قتل کرنا جائز ہے اگرچہ تکلف کے ساتھ باقی صورتوں کو ان تین صورتوں میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: 7- جس نے پتھر سے قصاص لیا

(۷) بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

[6879] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کو اس کے زیورات کے لالچ میں آکر پتھر سے قتل کر دیا۔ وہ لڑکی نبی ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں پتھر جان باقی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟“ اس نے سر کے اشارے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا تو اس مرتبہ بھی اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا، چنانچہ نبی ﷺ نے اس (قاتل یہودی) کو دو پتھروں سے کچل کر قتل کر دیا۔

۶۸۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْصَاحٍ لَهَا فَفَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ: «أَقْتَلْتِكِ؟» فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّلَاثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ، فَفَقَتَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِحَجَرَيْنِ . [راجع: ۲۴۱۳]



باب: 8- جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں میں سے بہتر کا اختیار ہے

(۸) بَابُ: مَنْ قُتِلَ لَهُ قَبِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ

[6880] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ خزاعہ نے بنو لیت کا ایک شخص اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلے میں قتل کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کے لشکر کو روک دیا تھا اور وقتی طور پر اپنے رسول اور اہل ایمان کو اس پر مسلط کیا۔ آگاہ رہو! مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں کیا گیا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی صرف دن کے ایک حصے کے لیے حلال ہوا، اب اس وقت اس کی حرمت پھر قائم ہوگئی ہے۔ اس کا کاٹنا نہ توڑا جائے اور نہ اس کا کوئی درخت ہی کاٹا جائے۔ اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی دوسرا اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائے۔ جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے: چاہے تو قصاص لے لے یا دیت قبول کر لے۔“ اس دوران میں ابو شاہ نامی ایک یمنی کھڑا ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! مجھے یہ خطبہ لکھ دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابو شاہ کو یہ لکھ دو۔“ اس کے بعد ایک قریشی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دیں، اسے ہم اپنے گھروں اور قبروں میں بچھاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اذخر کاٹ سکتے ہیں۔“

۶۸۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ خُرَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُرَاعَةُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ حَسَنَ عَنِ مَكَّةَ الْفَيْلِ وَسَلَطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِّنْ نَّهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَبِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا يُوَدَىٰ وَإِمَّا يُقَادُ»، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ»، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا الْأَذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِلَّا الْأَذْخِرَ».

عبداللہ نے شیبان سے ہاتھی کا واقعہ بیان کرنے میں ابو نعیم کی متابعت کی ہے۔

وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي «الْفَيْلِ».

بعض نے ابو نعیم سے الفیل کے بجائے القتل کا لفظ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ: «الْقَتْلُ».

بیان کیا ہے۔

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ «إِنَّمَا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَبِيلِ» .  
عبداللہ نے بیان کیا: ”یا مقتول کے ورثاء کو قصاص دیا جائے۔“ (راجع: ۱۱۲)

فائدہ: امام بخاری نے جمہور کی تائید میں یہ عنوان اور حدیث پیش کی ہے کہ قتل عمد میں بھی مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ وہ قصاص لیں یا دیت لیں۔ بنی اسرائیل میں قصاص ہی لازم تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیت لینے کی سہولت دی ہے اور اسے اپنی طرف سے تخفیف قرار دیا ہے۔

۶۸۸۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ، فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ﴾ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أُجْرِهِ شَيْءٌ﴾ [6881] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص تھا، دیت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا: ”اے ایمان والو! قتل کے مقدمات میں تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ پھر اگر قاتل کو اس کا بھائی کوئی چیز (قصاص) معاف کر دے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عفو یہ ہے کہ مقتول کے وارث قتل عمد میں دیت پر راضی ہو جائیں۔ اور اتباع بالمعروف یہ ہے کہ مقتول کے وارث دستور کے مطابق قاتل سے دیت کا مطالبہ کریں اور قاتل اچھی طرح خوش دلی سے دیت ادا کرے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالْعَمُو أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَّةَ فِي الْعَمْدِ، قَالَ: ﴿فَأَنْبَاءٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [البقرة: ۱۷۸] أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ. (راجع: ۴۴۹۸)

### (۹) بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِيٍّ بَعِيرٍ حَقًّا

باب: 9- جو کسی کا خون ناحق کرنے کی فکر میں ہو

۶۸۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُتَّبِعٌ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَلِّبٌ دَمَ امْرِيٍّ بَعِيرٍ حَقًّا لِيُهْرَبَ دَمَهُ» . [6882] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ تین طرح کے لوگ ہیں: حرم میں زیادتی کرنے والا، دوسرا جو اسلام میں جاہلیت کی رسوم کا خوگر ہو اور تیسرا وہ جو کسی کا خون ناحق کرنے کے لیے اس کا پچھا کرے۔“

## (۱۰) بَابُ الْعَفْوِ فِي الْخَطَا بَعْدَ الْمَوْتِ

۶۸۸۳ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ [بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ]:  
 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
 عَائِشَةَ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ. وَحَدَّثَنِي  
 مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ  
 أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ  
 فِي النَّاسِ: يَا عِبَادَ اللَّهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ  
 أَوْلَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ، فَقَالَ  
 حُذَيْفَةُ: أَبِي أَبِي، فَقَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: عَفَرَ  
 اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ أَنْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى  
 لَحِقُوا بِالطَّائِفِ. [راجع: ۳۲۹۰]

## باب: 10- قتل خطا میں موت کے بعد قاتل کو معافی دینا

[6883] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ غزوہ احد میں مشرکین نے پہلے مسلمانوں سے شکست کھائی تھی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: غزوہ احد میں ابلیس لوگوں میں باواز بلند چلایا: اے اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں کو قتل کرو۔ اس کے بعد آگے والے اپنے پیچھلوں پر ٹوٹ پڑے حتیٰ کہ انھوں نے حضرت یمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں، لیکن لوگوں نے انھیں قتل کر کے دم لیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگ بھاگ کر طائف تک پہنچ چکے تھے۔

## (۱۱) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَتْ

لِلْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً﴾ آيَةً

[النساء: ۹۲]

## باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ”کسی مومن کا یہ کام

نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے الا یہ کہ غلطی سے ایسا

ہو جائے.....“ کا بیان

وضاحت: قتل کی اقسام ہم پہلے بیان کر آئے ہیں، وہاں ہم نے قتل خطا کی تعریف اور اس کی صورتوں کو بیان کیا تھا۔ یہ آیت دیت کے احکام اور قتل خطا کے مسائل میں بنیادی حیثیت کی حامل ہے، اس میں دو دیتیں اور تین کفاروں کو بیان کیا گیا ہے، جنھیں ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں: ○ اگر مقتول کے وارث مسلمان ہیں اور قاتل نے دارالسلام میں کسی کو قتل کیا ہے تو کفارہ کے طور پر ایک غلام، خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد کرنا ہوگا اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا بھی ادا کرنا ہوگا جو سواونت یا ان کی قیمت کے برابر ہوگا اور اگر قاتل کو غلام میسر نہ آئے تو اسے متواتر دو ماہ کے روزے رکھنا ہوں گے۔ ○ اگر مقتول مومن ہو مگر دارالہرب میں دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو اور وہ مشرکین کے ساتھ صف میں ہو تو اس صورت میں خون بہا تو نہیں دیا جائے گا البتہ کفارے کے طور پر ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا ہوگا اور اگر غلام میسر نہ ہو تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے، درمیان میں کسی عذر کے بغیر ناہ نہ کرے۔ ○ اگر مقتول کا تعلق کسی معاهد قوم سے ہو، تو اس صورت میں قاتل کو کفارے کے طور پر ایک مومن غلام آزاد کرنا ہوگا، اس کے ساتھ اس کے ورثاء کو دیت بھی دینی ہوگی، یعنی اس کے وہی احکام ہیں جو پہلی صورت میں بیان ہو چکے

ہیں۔ قتلِ خطا کے کفارے اور دیت کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے لیکن قتلِ عمد کا دنیا میں کفارہ ممکن نہیں، اس لیے اللہ نے اسے بیان نہیں کیا بلکہ اللہ کے غضب اور اس کی لعنت کے الفاظ سے اس جرم کی شدت واضح ہو جاتی ہے۔

### (۱۲) بَابُ : إِذَا أُقْرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

۶۸۸۴ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ : أَخْبَرَنَا حَبَّانُ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ، فَقَبِلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا: أَفْلَانٌ؟ أَفْلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرَضَّ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ.

وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ : بِحَجْرَيْنِ . [راجع: ۲۴۱۳]

### (۱۳) بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

۶۸۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ، قَتَلَهَا عَلَى أَوْصَاحِ لَهَا . [راجع: ۲۴۱۳]

### (۱۴) بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْحَرَاحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ : يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ . وَيُذَكَّرُ عَنْ عُمَرَ : تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي

### باب: 12- جب قاتل نے ایک بار قتل کا اقرار کر لیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا

[6884] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سردو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ برتاؤ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ پھر اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، چنانچہ نبی ﷺ کے حکم سے اس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔

راوی حدیث ہم نام نے کہا: اس یہودی کا سردو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

### باب: 13- قاتل مرد کو عورت کے بدلے میں قتل کرنا

[6885] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی کو ایک لڑکی کے بدلے میں قتل کر دیا تھا کیونکہ یہودی نے اس لڑکی کو اس کے زیورات کے لالچ میں قتل کر دیا تھا۔

### باب: 14- مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں میں بھی قصاص ہوگا

اہل علم نے کہا ہے: مرد کو عورت کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر قتلِ عمد یا اس سے کم

زخموں میں عورت کے بدلے میں مرد سے قصاص لیا جائے۔ یہی قول عمر بن عبدالعزیز، ابراہیم، ابو زناد رضی اللہ عنہم کا اپنے اصحاب سے منقول ہے، چنانچہ ربیع کی بہن نے ایک انسان کو زخمی کر دیا تو نبی ﷺ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا تھا۔

[6886] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی بیماری میں آپ کے منہ میں آپ کی مرضی کے خلاف دوائی ڈالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے حلق میں دوائی نہ ڈالو۔“ لیکن ہم نے خیال کیا کہ آپ بیمار ہونے کی وجہ سے دوائی کو پسند نہیں کر رہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ”تم جتنے لوگ گھر میں موجود ہو سب کے حلق میں زبردستی دوا ڈالی جائے، سوائے عباس کے کیونکہ وہ اس وقت تمہارے ساتھ شامل نہیں تھے۔“

باب: 15- جس نے اپنا حق یا قصاص حاکم وقت کی اجازت کے بغیر لے لیا

[6887] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ”ہم آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والے ہیں۔“

[6888] پہلی سند ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں تمہاری اجازت کے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں۔“

[6889] ایک دوسری روایت کے مطابق ایک آدمی نبی

كُلَّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ، وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ. وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرَّبِيعِ إِنْسَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْقِصَاصُ».

٦٨٨٦ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ: «لَا تَلْدُونِي»، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «لَا يَنْفِي أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِلَّا لَدَّ غَيْرِ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ». [راجع: ٤٤٥٨]

(١٥) بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ

٦٨٨٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْأَجْرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ١٢٣٨]

٦٨٨٨ - وَبِإِسْنَادِهِ: «لَوْ أَطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأَتْ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ». [انظر: ٦٩٠٢]

٦٨٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

حُمَيْدٌ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ تِيرًا كَا بَهِلٍ سِيدَا كِيَا۔ (بچی نے کہا: میں نے (حمید سے) پوچھا: یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: حقوق کی دو اقسام ہیں: ○ مالی حقوق ○ بدنی حقوق۔ مالی حقوق کے متعلق اجازت ہے کہ انسان انہیں حاکم وقت کے نوٹس میں لائے بغیر وصول کر سکتا ہے لیکن بدنی حقوق قصاص وغیرہ کا از خود نوٹس نہیں لینا چاہیے کیونکہ یہ حکومت کا کام ہے، البتہ شریعت نے اس قدر اجازت دی ہے کہ اگر کوئی انسان کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکتا ہے تو اگر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہوگا۔

باب: 16- جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو

(۱۶) بَابُ: إِذَا مَاتَ فِي الرَّحَامِ أَوْ قُتِلَ بِهِ

[6890] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب احد کے دن مشرکین شکست کھا گئے تو ابلیس بلند آواز سے چلایا: اللہ کے بندو! پیچھے لوگوں کی طرف سے اپنا بچاؤ کرو، چنانچہ آگے والے، پیچھے والوں کی طرف پلٹے، پھر آگے والے پیچھے والوں سے بھڑ گئے۔ اس دوران میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اچانک اپنے والد کو دیکھا تو انہوں نے کہا: اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، یہ تو میرے باپ ہیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: اللہ کی قسم! مسلمانوں نے انہیں قتل کر کے ہی دم لیا۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔

۶۸۹۰ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ [يَوْمَ] أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إبْلِسُ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ! أَخْرَأَكُمُ، فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأَخْرَأَهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةَ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ، فَقَالَ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ! أَبِي أَبِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: عَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ.

حضرت عروہ نے کہا: آخر وقت تک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے یہی جذبات رہے، یعنی مسلمانوں سے محبت میں کمی نہ آئی۔

قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ. [راجع: ۳۲۹۰]

باب: 17- جس نے خود کو غلطی سے قتل کر لیا اس کی کوئی دیت نہیں

(۱۷) بَابُ: إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَّةَ لَهُ

[6891] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اے عامر! ہمیں اپنے رجز سناؤ، حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے انھیں رجز پڑھ کر سنایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حدی خوانی کے ساتھ اونٹوں کو چلانے والا کون ہے؟“ لوگوں نے کہا: حضرت عامر رضی اللہ عنہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اس پر رحم کرے!“ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں اس (عامر رضی اللہ عنہ) سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا، چنانچہ وہ اس رات کی صبح کے وقت شہید ہو گئے۔ لوگوں نے کہا: عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے، اس نے خود کو قتل کر لیا ہے۔ جب میں واپس آیا تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے اعمال برباد ہو گئے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے عمل برباد ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے یہ کہا ہے غلط کہا ہے۔ عامر کو تو دو ثواب حاصل ہیں: وہ اللہ کے راستے میں مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے ہیں، اس سے کون سا قتل افضل ہوگا؟“

باب: 18- جب کسی انسان نے دوسرے کو کاٹا اور کاٹنے والے کے اگلے دو دانت گر گئے تو؟

[6892] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹا۔ دوسرے نے اپنا ہاتھ، کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کے اگلے دو دانت نکل گئے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امر کا مقدمہ لے کر گئے تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت سے کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے! تمہیں

۶۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرٌ مِنْ هُنَيَاتِكَ، فَحَدَا بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ السَّائِقُ؟»، قَالُوا: عَامِرٌ، فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللَّهُ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَّا أُمَّتَعْتَنَا بِهِ؟ فَأَصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَبِطَ عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، فَقَالَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ لَهُ لِأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ: إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ، وَأَيُّ قَتْلِ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ». [راجع: ۱۲۴۷۷]

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) بَابُ: إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَائِيَاهُ

۶۸۹۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَتَرَغَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنَائِيَاهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «يَعِضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعِضُّ الْفَحْلُ! لَا دِيَةَ لَهُ».

اس کی کوئی دیت وغیرہ نہیں ملے گی۔“

[6893] حضرت صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے، وہ اپنے باپ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں ایک غزوے میں نکلا تو ایک آدمی نے دوسرے کو دانت سے کاٹا اور اس نے اس کے اگلے دانت نکال دیے۔ نبی ﷺ نے اس کی دیت باطل قرار دی۔

باب: 19- دانت کے بدلے دانت

[6894] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نصر رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا اور اس کے دانت توڑ دیے۔ وہ نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لائے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

باب: 20- انگلیوں کی دیت

[6895] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”یہ اور یہ، یعنی چھنگلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔“

(ایک دوسری سند سے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے اس طرح سنا ہے۔

☀️ فائدہ: دیت میں چھوٹی بڑی انگلیاں برابر ہیں۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے، نیز ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں، کسی کو دوسری پر برتری حاصل نہیں۔

باب: 21- جب کئی لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کیا ہو تو کیا سزایا قصاص میں سب برابر ہوں گے؟

٦٨٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَصَّرَ رَجُلٌ فَاَنْتَزَعَ نَيْبَتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ١٧٨٨]

(١٩) بَابُ: أَلْسِنُ بِالْسِّنِّ

٦٨٩٤ - حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ نَيْبَتَهَا، فَأَتَوَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ. [راجع: ٢٧٠٣]

(٢٠) بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ

٦٨٩٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ»، يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ.

(٢١) بَابُ: إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ: هَلْ يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلُّهُمْ؟



مطرف نے امام شعی سے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے ایک آدمی کے متعلق گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی (اصل میں چور یہ تھا)۔ تو آپ نے ان کی گواہی کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا خون بہا لیا اور فرمایا: اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم لوگوں نے دانستہ ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

وَقَالَ مُطَرَفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا [عَلَى] رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَفَطَعَهُ عَلِيٌّ، ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالَا: أَخْطَاْنَا، فَأَبْطَلُ شَهَادَتَهُمَا وَأَخَذَ بِدِيَّةِ الْأَوَّلِ، وَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَفَطَعْتُكُمَا.

[6896] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس قتل میں صنعاء کے تمام لوگ شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

٦٨٩٦ - وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غَيْلَةً، فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ اشْتَرَكُ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ.

مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد سے بیان کیا کہ چار مردوں نے مل کر ایک بچے کو قتل کر دیا تو اس موقع پر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی تھی۔

وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ: إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ... مِثْلَهُ.

حضرت ابو بکر، ابن زبیر، علی اور سوید بن مقرن رضی اللہ عنہم نے طمانچہ مارنے کی وجہ سے قصاص دلایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درہ مارنے کا قصاص لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑے مارنے کا قصاص لیا۔ قاضی شریح نے کوڑے مارنے اور خراش لگانے کی سزا دی تھی۔

وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ، وَعَلِيٌّ، وَسُوَيْدُ بْنُ مَقْرَانَ مِنْ لَطْمَةٍ، وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالذَّرَّةِ، وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ، وَأَقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ.

فائدہ: یمن کے دار الحکومت صنعاء میں ایک عورت کا خاندان کہیں باہر گیا اور اپنے ایک بچے کو، جو اس آدمی کی دوسری بیوی سے تھا، موجودہ بیوی کی گود میں چھوڑ گیا تاکہ وہ اس کی نگہداشت کرے۔ اس کے باہر جانے کے بعد عورت نے اپنا ایک آشنا بنایا اور اسے کہا کہ پہلے اس بچے کو ٹھکانے لگاؤ کیونکہ یہ ہمیں کسی وقت بھی ذلیل کر سکتا ہے۔ اس آشنا نے پہلے تو انکار کیا لیکن پھر مان گیا۔ اس بچے کے قتل میں عورت کا آشنا، ایک دوسرا شخص، وہ عورت اور اس کا خادم شریک ہوئے۔ اسے قتل کرنے کے بعد انھوں نے اسے گلے نکلے کیا اور بوری میں بند کر کے ایک ویران کنویں میں پھینک دیا۔ بعد ازاں اس کے آشنا کو گرفتار کر لیا گیا تو اس نے اقرار جرم کر لیا۔ باقی قاتل بھی مان گئے۔ حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت صنعاء کے حاکم تھے، انھوں نے اس مقدمے

کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ مزید فرمایا: اگر تمام اہل صنعاء اس قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرنے کا حکم دیتا۔<sup>۱</sup>

[6897] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے وقت آپ کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا: ”تم ایسا نہ کرو۔“ ہم نے سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منع کرنا اس لیے ہے کہ بیمار کو دوا سے ناگواری ہوتی ہے، چنانچہ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں دوائی ڈالنے سے روکا نہیں تھا؟“ ہم نے کہا: ہم یہ سمجھے تھے کہ دوا کی ناپسندیدگی کی وجہ سے آپ ایسا فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوائی ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا، البتہ عباس کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا جائے کیونکہ وہ تمہارے ساتھ شامل نہیں تھے۔“

٦٨٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُسِيرُ إِلَيْنَا: «لَا تَلْدُونِي»، قَالَ: فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالذَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنهَكُنَّ أَنْ تَلْدُونِي؟». قَالَ: قُلْنَا: كَرَاهِيَةُ لِلذَّوَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْتَعِي مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدًّا، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ». [راجع: ٤٤٥٨]

### باب: 22- قسامہ کا بیان

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے دو گواہ لاؤ بصورت دیگر اس (مدعی علیہ) کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔“

ابن ابوملیکہ نے کہا: قسامت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصاص نہیں لیا (صرف دیت دلائی)۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے بصرہ کے امیر عدی بن ارطاة کو ایک مقتول کے بارے میں لکھا جو گھسی بیٹنے والوں کے محلے میں ایک گھر کے پاس پایا گیا تھا، اگر مقتول کے وارث کوئی گواہی پیش کریں تو ٹھیک بصورت دیگر لوگوں پر ظلم نہ کرنا کیونکہ ایسے معاملے کے متعلق قیامت تک فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

### (٢٢) بَابُ الْقَسَامَةِ

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينَهُ».

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: لَمْ يُعَدَّ بِهَا مُعَاوِيَةُ.

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ، وَكَانَ أَمْرُهُ عَلَى الْبُصْرَةِ، فِي قَتِيلٍ وَجَدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَانِيِّينَ: إِنْ وَجَدَ أَصْحَابَهُ بَيْتَهُ وَإِلَّا فَلَا تَطْلِمِ النَّاسَ، فَإِنَّ هَذَا لَا يُفْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

[6898] حضرت بشیر بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: انصار کے ایک صاحب حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کی قوم کے چند لوگ خیبر گئے اور وہاں جا کر اپنے اپنے کام کے لیے جدا جدا ہو گئے۔ پھر وہاں انھوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو مقتول پایا۔ جہاں مقتول ملا تھا وہاں کے لوگوں سے انھوں نے کہا: تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہم قاتل ہی کو جانتے ہیں۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! ہم خیبر گئے تھے، وہاں ہم نے اپنے میں سے ایک مقتول کو پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو بڑا ہے وہ بات کرے۔“ نیز آپ نے فرمایا: ”تم اس پر گواہ پیش کرو جس نے قتل کیا ہے۔“ انھوں نے کہا: ہمارے پاس اس کے متعلق کوئی گواہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ فرمایا: ”(اگر تمہارے پاس گواہ نہیں) تو وہ (یسودی) قسم کھائیں گے۔“ انھوں نے کہا: ان (یسودی) کی قسم پر ہمیں اعتماد نہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے تو آپ نے صدقے کے اونٹوں میں سے سواونٹ دیت میں دیے۔

[6899] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ایک دن دربار عام منعقد کیا۔ سب لوگوں کو شال ہونے کی اجازت دی۔ لوگ آئے تو انھوں نے پوچھا: قسامت کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا: قسامت کے ذریعے سے قصاص برحق ہے کیونکہ خلفاء نے اس کے ذریعے سے قصاص لیا ہے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے کہا: اے ابو قلابہ! تمہاری کیا رائے ہے؟ مجھے انھوں نے عوام کے سامنے لاکھڑا کیا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کے پاس عرب کے بڑے

۶۸۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ - يُقَالُ لَهُ: سَهْلُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ - أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَمَرَّقُوا فِيهَا، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ: قَدْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا، قَالُوا: مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَاَنْطَلَقُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا، فَقَالَ: «الْكُبْرُ الْكُبْرُ»، فَقَالَ لَهُمْ: «تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَيَّ مِنْ قَتْلِهِ؟» قَالُوا: مَا لَنَا بَيِّنَةٌ، قَالَ: «فِيحْلِفُونَ»، قَالُوا: لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُطَلَّ دَمُهُ، فَوَدَّاهُ مِائَةٌ مِّنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ. [راجع: ۲۷۰۲]

۶۸۹۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِّنْ آلِ أَبِي قَلَابَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَدِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ قَالُوا: نَقُولُ: الْقَسَامَةُ الْقَوْدُ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْحُلَفَاءُ، قَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قَلَابَةَ؟ وَنَصَّبَنِي لِلنَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ

بڑے لوگ اور سردار موجود ہیں، آپ ہی بتائیں اگر ان میں سے پچاس آدمی دمشق میں رہنے والے کسی شادی شدہ شخص کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے زنا کیا ہے جبکہ ان لوگوں نے اسے دیکھا ہی نہیں تو کیا ان کی گواہی پر آپ اس شخص کو سنگسار کر دیں گے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: آپ ہی بتائیں اگر ان میں سے پچاس آدمی حمص میں رہنے والے کسی شخص کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے، حالانکہ انھوں نے اسے چوری کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: نہیں (ایسا تو نہیں ہو سکتا)۔ پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے علاوہ قتل نہیں کیا: ایک وہ شخص جس نے کسی دوسرے کو ناحق قتل کیا ہو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ دوسرا وہ جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا ہو۔ تیسرا وہ جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی اور دین اسلام سے برگشتہ ہو گیا (انھیں قتل کر دیا جائے گا)۔

یہ بات سن کر لوگوں نے کہا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چوری کے معاملے میں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تھے اور مجرموں کی آنکھوں میں گرم سلانیاں پھیر کر انھیں دھوپ میں ڈال دیا تھا؟ حضرت ابو قلابہ نے کہا: میں تمھیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سنا تا ہوں: مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ انھیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی اور وہ بیمار ہو گئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: ”کیا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں کے

المؤمنین! عِنْدَكَ رُؤُسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافِ الْعَرَبِ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَيَّ رَجُلٍ مُّحْصَنٍ يَدْمَسُقُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، لَمْ يَرَوْهُ، أَكُنْتُ تَرَجُمُهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَيَّ رَجُلٍ بِحِمْنٍ أَنَّهُ سَرَقَ، أَكُنْتُ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ حِصَالٍ: رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةٍ نَفْسِهِ فَقُتِلَ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ.

فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوْ لَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي السَّرْقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنِ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي السَّمْسِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفْرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَّةً قَدِمُوا عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعُوا عَلَيَّ الْإِسْلَامَ، فَاسْتَوْحَمُوا الْأَرْضَ فَسَقَمَتِ أَجْسَامُهُمْ، فَسَكَوْا ذَلِكَ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَنَا فِي إِلَيْهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا؟» قَالُوا: بَلَى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا، فَتَلُّوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَطْرَدُوا

باڑے میں نہیں چلے جاتے، پھر تم وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے؟“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، چنانچہ وہ گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا تو صحت یاب ہو گئے۔ اس کے بعد انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدی بھیجی، چنانچہ انھیں گرفتار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ، پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروادیں، پھر انھیں دھوپ میں پھینک دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

میں نے کہا: ان کے عمل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے؟ وہ اسلام سے پھر گئے، انھوں نے قتل کیا اور چوری کے مرتکب ہوئے۔ حضرت عنبسہ بن سعید نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی۔ میں نے کہا: اے عنبسہ! کیا تو میری بیان کردہ حدیث مسترد کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ تم نے یہ حدیث حقیقت حال کے مطابق بیان کی ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لشکر اس وقت تک خیر و عافیت سے رہے گا جب تک یہ شیخ ان میں موجود رہیں گے۔

میں نے کہا: قسامت کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس انصار کے کچھ لوگ آئے اور آپ سے باتیں کرتے رہے، پھر ان کے سامنے ان کا ایک شخص باہر نکلا اور وہاں قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد دوسرے لوگ باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا ساتھی خون میں تڑپ رہا ہے۔ ان لوگوں نے واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کو اس واقعے کی خبر دی اور کہا: اللہ کے رسول! ہمارا ساتھی ابھی ابھی ہمارے ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔ وہ ہمارے سامنے باہر نکلا تو اب ہم نے دیکھا ہے کہ وہ خون میں لت پت ہے۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور پوچھا: ”تمہیں

النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأَدْرِكُوا فَجَاءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَفَطَعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا.

قُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ؟ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا، فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، فَقُلْتُ: أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ جِئْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ، وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ.

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، دَخَلَ عَلَيْهِ نَمْرٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقَتَلَ، فَخَرَجُوا بَعْدَهُ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَسَحَّطُ فِي دَمِهِ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَاحِبُنَا كَانَ يَتَحَدَّثُ مَعَنَا، فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا إِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَسَحَّطُ فِي الدَّمِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «بِمَنْ تَطْنُونَ أَوْ تُرَوْنَ قَتَلَهُ؟»، قَالُوا: نُرَى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ الْيَهُودَ فَدَعَاهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتُمْ

کس پر شبہ ہے؟“ انھوں نے عرض کیا: ہمارے خیال کے مطابق اسے یہودیوں نے قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے انھیں پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور ان سے پوچھا: ”کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟“ انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انھوں نے قتل نہیں کیا؟“ انھوں نے کہا: وہ تو یہ بھی پروا نہیں کرتے کہ ہم سب کو قتل کر دیں، پھر قسمیں کھا جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھائیں اور خون بہا کے مستحق ہو جائیں۔“ انھوں نے کہا: ہم بھی قسم اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا کر دی۔

(ابو قلابہ کہتے ہیں:) میں نے کہا: زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو قبیلے سے نکال دیا تھا، پھر وہ رات کے وقت وادی بطناء میں ایک یمنی کے گھر آیا، اس دوران میں ان میں سے ایک شخص بیدار ہوا اور اس نے تلوار سے وار کر کے قبیلہ ہذیل کے آدمی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد ہذیل کے لوگ آئے اور قاتل یمنی کو گرفتار کر کے حج کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں پیش کر دیا اور کہا: اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ یمنی نے کہا: انھوں نے اسے اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب قبیلہ ہذیل کے پچاس آدمی قسم اٹھائیں کہ اسے انھوں نے نہیں نکالا تھا، چنانچہ ان میں سے انچاس آدمیوں نے قسمیں کھائیں، پھر اس قبیلے کا ایک شخص شام سے آیا تو انھوں نے اس سے بھی قسم دینے کا مطالبہ کیا لیکن اس نے اپنی قسم کے عوض ایک ہزار درہم ادا کر کے قسم سے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اس کی جگہ ایک

قَتَلْتُمْ هَذَا؟“ قَالُوا: لَا، قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ نَقْلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ؟»، فَقَالُوا: مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ، ثُمَّ يَقْتُلُونَ، قَالَ: أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِإِيمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟ قَالُوا: مَا كُنَّا لِنُحْلِفَ، فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ.

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَتْ هَذِيلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْنَاءِ فَأَنْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَحَدَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ هَذِيلٌ، فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَّ فَرَفَعُوهُ إِلَى عَمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوا: قَتَلَ صَاحِبَنَا، فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ، فَقَالَ: يُسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هَذِيلٍ مَا خَلَعُوا، قَالَ: فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا، وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُسِمَ، فَأَفْتَدَى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِالْفِ بَرِّهِمْ، فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ، فَدَفَعَهُ إِلَى أُخِي الْمَقْتُولِ، فَقَرَنْتَ يَدَهُ بِيَدِهِ، قَالَ: قَالُوا: فَاذْهَبْنَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَحْلَةَ، أَخَذَتْهُمْ السَّمَاءُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا

دوسرے آدمی کو تیار کر لیا، پھر انھوں نے قاتل مقتول کے بھائی کے حوالے کر دیا اور اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ انھوں نے بیان کیا: پھر ہم اور وہ پچاس آدمی جنھوں نے قسم اٹھائی تھی روانہ ہوئے۔ جب مقام نخلہ پر پہنچے تو وہاں انھیں بارش نے آیا، چنانچہ سب لوگ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے۔ غار ان پچاس آدمیوں کے اوپر گر پڑی جنھوں نے قسمیں اٹھائی تھیں اور وہ سب کے سب مر گئے، البتہ جن دو آدمیوں نے ہاتھ باندھے تھے وہ بچ گئے۔ ان کے پیچھے بھی ایک پتھر لڑھک کر گرا اور اس نے مقتول کے بھائی کا ٹخنہ توڑ دیا۔ اس کے بعد وہ ایک سال زندہ رہا، پھر مر گیا۔

میں نے کہا: حضرت عبدالملک بن مروان نے ایک آدمی سے قسامت کی بنیاد پر قصاص لیا تھا، پھر انھیں اپنے کیے پر ندامت ہوئی تو انھوں نے ان پچاس آدمیوں کے متعلق جنھوں نے قسم اٹھائی تھی حکم دیا کہ ان کے نام رجسٹر سے کاٹ دیے جائیں، پھر انھیں شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔

جَمِيعًا وَأَفْلَتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجْرٌ فَكَسَرَ رَجُلٌ أَخِي الْمَقْتُولِ، فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ .

قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَمَا صَنَعَ، فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ [الَّذِينَ أَقْسَمُوا] فَمَحُوا مِنَ الدِّيَوَانِ وَسَبَّرَهُمْ إِلَى الشَّامِ. (راجع: ۲۳۳)

باب: 23- جس نے لوگوں کے گھر میں جھانکا اور انھوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کے لیے کوئی دیت نہیں

(۲۳) بَابُ مَنْ اِطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَقَقُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ

[6900] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ایک حجرے میں جھانکنے لگا تو آپ ﷺ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف گئے۔ آپ چاہتے تھے کہ خفیہ طور پر اسے مار دیں۔

۶۹۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمَشْقَصٍ أَوْ مَسَاقِصٍ وَجَعَلَ يَخْتَلُهُ لِيَطْعَنَهُ. (راجع: ۶۲۴۲)

[6901] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۶۹۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے دروازے کے ایک سوراخ سے اندر جھانکنے لگا جبکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس سر کھلانے کا ایک آلہ تھا جس سے اپنا سر کھلا رہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں اس کے ساتھ تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”کسی کے گھر آنے کے لیے اجازت لینے کا حکم اس لیے مشروع ہے کہ نظر نہ پڑے۔“

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدْرَى يَحْكُ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ»، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصْرِ». [راجع: ۵۹۲۴]

[6902] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص تمھاری اجازت کے بغیر تمھیں جھانک کر دیکھے تو تم کنکری سے اس کی آنکھ پھوڑ دو، اس پر تجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔“

۶۹۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ [بْنُ عَبْدِ اللَّهِ]: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَحَدَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأَتْ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ». [راجع:

[۶۸۸۸]

### باب: 24- عاقلہ کا بیان

### (۲۴) بَابُ الْعَاقِلَةِ

**وضاحت:** عاقلہ، عاقل کی جمع ہے۔ اس کے معنی ہیں: دیت دینے والا۔ دیت کو عقل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ دیت کے اونٹ مقتول کے ورثاء کے گھر باندھے جاتے ہیں۔ عقل کے معنی روکنا اور باندھنا ہیں۔ عقل بھی انسان کو فواحش و منکرات سے روکتی ہے۔ کثرت استعمال کی وجہ سے عقل کا استعمال دیت پر کیا جاتا ہے، اگرچہ دیت اونٹ کی صورت میں نہ ہو۔ چونکہ برادری، قاتل سے قتل کو روکتی ہے، اس لیے اسے عاقلہ کہا جاتا ہے۔ یہ برادری سے اس لیے لی جاتی ہے کہ شاید قاتل کے سارے مال سے پوری نہ ہو سکے اور اگر دیت کے بغیر قاتل کو چھوڑ دیا جائے تو مقتول کا خون رائیگاں جاتا ہے۔

[6903] حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمھارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں یا لوگوں کے پاس نہیں ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ پھاڑا اور انسان کو پیدا کیا! ہمارے پاس قرآن مجید

۶۹۰۳ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: قَالَ مُطَرِّفٌ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً: مَّا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي



کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ہاں، ہمیں بصیرت ملی ہے جو قرآن  
نہی کے لیے ہوتی ہے، نیز ہمارے پاس وہ کچھ ہے جو اس  
صحیفے میں ہے۔ میں نے کہا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے  
فرمایا: دیت اور قیدیوں کو چھڑانے کے مسائل ہیں، نیز اس میں  
ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

فَلَقَّ الْحَبَّ وَبَرَآ السَّيْمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي  
الْقُرْآنِ إِلَّا فَهَمَا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي  
الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ:  
الْعُقْلُ وَفِكَاكَ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ  
بِكَافِرٍ. [راجع: ۱۱۱]

☀️ **فائدہ:** قتل کرنے والے کے عصبہ رشتہ داروں پر دیت کی ادائیگی واجب ہوتی ہے کیونکہ (صحیح البخاری، حدیث:  
6910) میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: دیت، قاتل کے عصبہ رشتہ داروں پر لازم ہے۔

### باب: 25- عورت کے پیٹ کا بچہ

### (۲۵) بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

[6904] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ  
ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا تو  
اس کا بچہ گرا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک غلام یا کنیز  
دینے کا فیصلہ کیا۔

۶۹۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ  
امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ رَمَتَا إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى  
فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا  
بِعُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [راجع: ۵۷۵۸]

[6905] حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے  
لوگوں سے عورت کا حمل گرا دینے کی دیت کے متعلق مشورہ  
کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ نے غرہ،  
یعنی غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

۶۹۰۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا  
وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ  
شُعْبَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ  
فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ  
ﷺ بِالْعُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [انظر: ۶۹۰۷، ۶۹۰۸، ۷۳۱۷]

[6906] حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کوئی آدمی لاؤ جو یہ  
گواہی دے کہ آپ ﷺ نے واقعی یہ فیصلہ کیا ہے تو حضرت  
محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہما نے بھی گواہی دی کہ جب نبی ﷺ نے  
اس کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا تو وہ اس وقت وہاں حاضر تھے۔

۶۹۰۶ - قَالَ: ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ، فَشَهِدَ  
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِهِ.  
[انظر: ۶۹۰۸، ۷۳۱۸]

[6907] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما

۶۹۰۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ

نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا: کس نے نبی ﷺ سے حمل کرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ سنا ہے؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

هَشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي السُّقْطِ؟ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بَغْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [راجع: ۶۹۰۵]

[6908] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات پر اپنا کوئی گواہ پیش کرو تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

۶۹۰۸ - قَالَ: ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ: أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا. [راجع: ۶۹۰۶]

[6908] (۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے لوگوں سے عورت کا حمل گرا دینے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا تھا۔

۶۹۰۸ م - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ، مِثْلَهُ. [راجع: ۶۹۰۵]

باب: 26- عورت کے پیٹ کے بچے کا بیان، نیز دیت (قاتل کے) والد اور والد کے عصبہ پر ہے بچوں پر نہیں

(۲۶) بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصْبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ

[6909] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لحيان کی ایک عورت کے بچے کے متعلق ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر وہ عورت جس کے خلاف آپ نے دیت دینے کا فیصلہ کیا تھا مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی دھیال والوں کو کرنی ہوگی۔

۶۹۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ بَغْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْعُرَّةِ تُوَفِّتُ فَتَقْضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ مِيرَاتَهَا لِسَيِّهَا وَرَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصْبَتِهَا. [راجع: ۵۷۵۸]

[6910] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بنو ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری عورت پر پتھر پھینک مارا جس سے وہ

۶۹۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا

عورت اپنے پیٹ کے بچے سمیت مرگئی۔ مقتولہ کے رشتے دار، نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام یا کنیر ہے اور عورت کی دیت قاتلہ عورت کے دوھیال والوں پر واجب قرار ہے۔

هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا عُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضَى أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا. [راجع: ۵۷۵۸]

☀️ **فائدہ:** اگرچہ ان احادیث میں والد کا ذکر نہیں ہے لیکن اس حدیث کے دوسرے طرق میں والد کی صراحت ہے، یعنی مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ کے والد اور اس کے دیگر عصبات کے ذمے ہے، اس کے لڑکوں پر نہیں ہوگی۔

باب: 27- جس نے غلام یا بچے سے تعاون لیا

(۲۷) بَابُ مَنْ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مدرسہ کے معلم کو پیغام بھیجا کہ اون صاف کرنے کے لیے میرے پاس کچھ غلام بچے بھیجیں، کسی آزاد کو نہ بھیجنا۔

وَيَذَكُرُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكِتَابِ: ابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا يَتَمَشُّونَ صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا.

[6911] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور کہا: اللہ کے رسول! انس ذہین بچہ ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا۔

۶۹۱۱ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيْسٌ فَلْيَخُذْكَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفر و حضر میں آپ ﷺ کی خدمت گزاری کا فریضہ ادا کیا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے متعلق جو میں نے کیا یہ نہیں کہا: تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی کام کے متعلق جو میں نے نہ کیا، یہ کہا کہ تو نے وہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَوَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ: لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هُكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ: لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هُكَذَا؟. [راجع: ۲۷۶۸]

باب: 28- کان میں دب کر اور کنویں میں گر کر مر

جانے والے کا خون معاف ہے

(۲۸) بَابُ: الْمَمْعِدِينَ جُبَارًا وَالْبِئْرُ جُبَارًا

[6912] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۶۹۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

اللہ ﷻ نے فرمایا: ”حیوانات کا کسی کو زخمی کرنا قابل معافی ہے۔ کنویں میں گر کر مر جانے پر کوئی دیت نہیں۔ کان میں دب کر مرنے پر کوئی تاوان نہیں۔ اور مدفون خزانہ ملنے پر پانچواں حصہ دینا ہے۔“

### باب: 29- چوپائے کا نقصان رائیگاں ہے

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: علماء، جانور کے لات مارنے کے نقصان پر کوئی تاوان نہیں دلاتے تھے، ہاں لگام موڑتے وقت نقصان کی صورت میں تاوان دلاتے تھے۔

حماد نے کہا: جانور کے لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی جانور کو اسائے تو نقصان ہونے پر تاوان ہے۔

قاضی شریح نے کہا: اگر کوئی چوپائے کو مارے، پھر چوپایہ اسے لات مار دے تو اس میں بھی کوئی تاوان نہیں۔

حکم اور حماد نے کہا: اگر کوئی مزدور گدھے کو ہانک رہا ہو جس پر عورت سوار تھی، پھر وہ عورت گر جائے تو مزدور پر کوئی تاوان نہیں۔

امام شعبی نے کہا: جب کوئی شخص جانور کو ہانک رہا ہو، پھر اسے تھکا دے تو اس وجہ سے اگر نقصان پہنچا تو وہ ضامن ہوگا اور اگر کوئی جانور کے پیچھے رہ کر آہستگی سے ہانک رہا ہو تو اس صورت میں ہانکنے والا ضامن نہ ہوگا۔

[6913] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”جانور کسی کو زخمی کرے تو اس کی کچھ دیت نہیں۔ اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے یا کنویں میں گرنے سے کوئی نقصان آئے تو اس میں بھی کوئی تاوان نہیں۔ اگر کہیں سے مدفون خزانہ ہاتھ آئے تو اس میں پانچواں حصہ بحق سرکار لیا جائے گا۔“

اللَيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبَيْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدُنُ جُبَارٌ، وَفِي الرَّكَازِ الْخُمْسُ». [راجع: ۱۴۹۹]

### (۲۹) بَابُ: الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: كَانُوا لَا يُضْمَنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ، وَيُضْمَنُونَ مِنْ رَدِّ الْعِيَانِ.

وَقَالَ حَمَادٌ: لَا تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يُنْحَسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ.

وَقَالَ شُرَيْحٌ: لَا يُضْمَنُ، مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا.

وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَادٌ: إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا، عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ، لَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَاتَّعَبَهَا فَهَوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ، وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتْرَسَلًا لَمْ يُضْمَنَ.

۶۹۱۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ، وَالْبَيْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدُنُ جُبَارٌ، وَفِي الرَّكَازِ الْخُمْسُ». [راجع: ۱۴۹۹]

باب: 30- اس شخص کا گناہ جو کسی ذمی کو بے گناہ مار ڈالے

[6914] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس کسی نے ایسے شخص کو مارا جس سے عہد کیا گیا تھا، وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔“

☀️ فائدہ: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معاہدہ سے مراد وہ غیر مسلم ہے جس کی حفاظت کا ذمہ مسلمانوں پر عائد ہوتا ہو، یعنی وہ اسلامی حکومت کا شہری ہو جسے سربراہ مملکت کی طرف سے جزیے یا صلح پر امان دی گئی ہو یا کسی مسلمان نے اسے پناہ دے رکھی ہو۔ ان سب صورتوں میں کسی کافر کو مارنا جائز نہیں۔ (فتح الباری: 323/12)

باب: 31- کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے

[6915] حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ لوگوں کے پاس کوئی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو یا جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے غلہ اگایا اور مخلوقات کو پیدا کیا! ہمارے پاس وہی ہے جو اس قرآن میں ہے۔ ہاں، وہ فہم و فراست ہے جو اللہ تعالیٰ کسی کو قرآن کے متعلق عطا کرتا ہے اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے، میں نے کہا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس میں دیت اور قیدی چھڑانے کے احکام ہیں اور یہ (بھی ہے) کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

باب: 32- جب مسلمان کسی یہودی کو غصے کی حالت میں طمانچہ مارے

(۳۰) بَابُ: اِنَّمَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ

۶۹۱۴ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدًا لَمْ يَرُوحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا». (راجع: ۳۱۶۶)

(۳۱) بَابُ: لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

۶۹۱۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا مَطْرَفٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَحِيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ، فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِكَالُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. (راجع: ۱۱۱)

(۳۲) بَابُ: إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْعَضْبِ

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

[6916] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”انبیاء ﷺ کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔“

[6917] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ اسے کسی نے طمانچہ لگایا تھا۔ اس نے کہا: یا محمد! تمہارے اصحاب میں سے ایک انصاری نے مجھ کو طمانچہ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے بلاؤ۔“ لوگوں نے اس کو بلایا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے اس کو چہرے پر طمانچہ مارا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے سنا کہ یہ (یہودی) کہہ رہا تھا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے! میں نے کہا: کیا وہ حضرت محمد ﷺ سے بھی افضل ہیں؟ مجھے اس وقت غصہ آیا تو میں نے اس کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے دوسرے انبیاء ﷺ پر برتری نہ دیا کرو کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے، پھر مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو اچانک موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے، نہ معلوم وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا کوہ طور پر جو بے ہوش ہو چکے تھے اس کے بدلے وہ آخرت میں بے ہوش ہی نہ ہوئے ہوں۔“

☀ فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انبیاء ﷺ کے درمیان ایک کو دوسرے پر اس طرح فضیلت دینے سے منع فرمایا ہے جس سے کسی پیغمبر کی توہین یا حقارت کا پہلو نمایاں ہوتا ہو۔ ویسے تو برتری کا انداز قرآن کریم سے ثابت ہے: ”یہ رسول (جو بھیجے گئے) ہم نے انھیں ایک دوسرے پر فضیلت دی۔“ اللہ تعالیٰ نے از خود بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے، تاہم ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ انبیاء ﷺ کے درجات متعین کرنا تمہارا کام نہیں۔ ان کے باہمی تقابلیں سے کسی نبی کی حقیر کا امکان ہے۔

٦٩١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : « لَا تَحْتَرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ » . [راجع: ٢٤١٢]

٦٩١٧ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ لَطَمَ وَجْهِي ، قَالَ : « ادْعُوهُ » فَدَعَاؤُهُ ، فَقَالَ : « أَلَطَمْتَ وَجْهَهُ ؟ » قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَاللَّهِ اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَعَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ ؟ قَالَ : فَأَخَذْتَنِي غَضَبَةً فَلَطَمْتُهُ ، قَالَ : « لَا تُحَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَضَعِفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُبْقَى ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِي بِضَعْفَةِ الطُّورِ » . [راجع: ٢٤١٢]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## 88- کتاب استتابة المرتدین و المعاندين و قتالهم

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرانے اور ان سے  
جنگ کرنے کا بیان

باب: 1- اس شخص کا گناہ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا  
ہے، نیز اس کی دنیوی اور اخروی سزا کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“  
نیز فرمایا: ”اگر آپ نے شرک کیا تو یقیناً آپ کا عمل  
ضائع ہو جائے گا اور آپ ضرور بالضرور خسارہ پانے والوں  
میں سے ہو جائیں گے۔“

[6918] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،  
انہوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”جو لوگ ایمان  
لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے ملوث نہ کیا۔“ تو یہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر بہت گراں گزری، انہوں نے کہا: اللہ  
کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم  
سے آلودہ نہ کیا ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دراصل یہ  
بات نہیں، کیا تم نے حضرت لقمان کی بات نہیں سنی، انہوں  
نے کہا تھا: ”یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

(۱) بَابُ اِنَّمْ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ، وَغُفُوْبَتِهٖ فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ  
عَظِيْمٌ﴾ [لقمان: ۱۳] وَ ﴿لَئِنْ اَشْرَكَتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ  
وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [الزمر: ۶۵]

۶۹۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ: اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ  
عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرٰهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ  
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ  
الآيَةُ: ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾  
[الانعام: ۸۲] شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا: اَيْنَا لَمْ يَلْبَسْ اِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ، اَلَا تَسْمَعُوْنَ  
اِلٰى قَوْلِ لُقْمٰنَ: ﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ  
عَظِيْمٌ﴾». [راجع: ۳۲]

[6919] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے، پھر والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے اور جھوٹی گواہی دینا ہے..... یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی..... یا فرمایا: جھوٹی بات کرنا ہے۔“ پھر بار بار یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم نے آرزو کی: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

[6920] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا شریک بنانا۔“ اس نے پوچھا: اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”والدین کی نافرمانی کرنا۔“ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جھوٹی قسم اٹھانا۔“ میں نے پوچھا: یحییٰ بن عموس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جان بوجھ کر اس کے ذریعے سے کسی کا مال تھمیلے، حالانکہ وہ اس (قسم) میں جھوٹا ہے۔“

[6921] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم نے جو گناہ زمانہ جاہلیت میں کیے ہیں کیا ان کا مواخذہ بھی ہم سے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے تو جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہیں ہوگا اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی برے کام کرتا رہا اس سے پہلے اور بعد والے دونوں گناہوں کے

۶۹۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَكْبَرُ الْكِبَايِرِ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ - ثَلَاثًا - أَوْ قَوْلُ الزُّورِ». فَمَا زَالَ يُكْرَرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. [راجع: ۲۶۵۴]

۶۹۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْكِبَايِرُ؟ قَالَ: «الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ»، قَالَ: «ثُمَّ مَاذَا؟» قَالَ: «ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ»، قَالَ: «ثُمَّ مَاذَا؟» قَالَ: «الْيَمِينُ الْعَمُوسُ»، قُلْتُ: وَمَا الْيَمِينُ الْعَمُوسُ؟ قَالَ: «الَّذِي يَفْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ». [راجع: ۶۶۷۵]

۶۹۲۱ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنُصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُنْوَخِدُ بِمَا عَمَلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: «مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ».



متعلق باز پرس ہوگی۔“

باب: 2- مرد مرد اور مرد عورت کا حکم اور ان سے توبہ

کرانے کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، امام زہری اور ابراہیم نخعی کہتے ہیں: مرد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے جو اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے؟ حالانکہ وہ گواہی دے چکے ہیں کہ یقیناً یہ رسول سچا ہے..... یقیناً اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کا راستہ اختیار کیا، پھر اس کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔“

نیز فرمایا: ”اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے ایک فریق کی بات مان لو گے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں کافر بنا کے چھوڑیں گے۔“

نیز فرمایا: ”بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (پھر ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشنے گا اور نہ انہیں) سیدھا راستہ ہی دکھائے گا۔“

نیز فرمایا: ”(اے ایمان والو!) تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ عنقریب ایسے لوگ لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اس (اللہ) سے محبت کرتے ہوں گے۔“

نیز فرمایا: ”اور لیکن جو کفر کے لیے (اپنا) سینہ کھول دے..... اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ پکی

(۲) بَابُ حُكْمِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ وَاسْتِثْنَائِهِمْ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ: تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَاهَدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَفْوٌ رَجِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ أَزْدَادُوا كُفْرًا لَنْ نُقَبِّلَ تَوْبَتَهُمْ وَأَوْلَاتِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [آل عمران: ۸۶-۹۰]

وَقَالَ: ﴿يَكْفُرُ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَإِنْ تُطِيعُوا قَرِيبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يُرُدُّكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ﴾ [آل عمران: ۱۰۰]

وَقَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا﴾ إِلَى ﴿سَبِيلًا﴾ [النساء: ۱۳۷]

وَقَالَ: ﴿مَنْ رَدَّدَ مِنْكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ [السائدة: ۵۴]

وَقَالَ: ﴿وَلَكِنَّ مَن سَخَّ بِالْكَفْرِ صَدْرًا﴾ إِلَى ﴿وَأَوْلَاتِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ لَا جُزْمَ أَنَّهُمْ فِي

بات ہے یقیناً یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں..... بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔“

نیز فرمایا: ”یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں..... یہی لوگ جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

[6922] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت علیؓ کے پاس زندیق لائے گئے تو انھوں نے انھیں جلادیا۔ یہ بات حضرت ابن عباسؓ تک پہنچی تو انھوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو انھیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے فرمایا ہے: ”اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو۔“ بلکہ میں انھیں قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو شخص اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔“

[6923] حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک میری دائیں جانب اور دوسرا بائیں طرف تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے۔ انھوں نے آپ ﷺ سے عہدے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، انھوں نے اپنے دل کی بات سے مجھے مطلع نہیں کیا تھا اور نہ مجھے ہی معلوم ہو سکا کہ یہ دونوں عہدہ طلبی کے لیے آئے ہیں، گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مسواک آپ کے ہونٹوں تلے دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی ہم سے عہدہ طلب کرتا ہے ہم اسے وہ عہدہ نہیں

الْآخِرَةَ هُمْ الْخَاسِرُونَ﴾ إِلَى: ﴿لَعَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النحل: ۱۰۶-۱۱۰]

﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَعُوا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ [البقرة: ۲۱۷].

۶۹۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقَهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ»، وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». [راجع: ۳۰۱۷]

۶۹۲۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ قُرَّةَ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ: أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي، وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ، فَكَلَاهُمَا سَأَلَ فَقَالَ: «يَا أَبَا مُوسَى! أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ!»، قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطَّلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكَ تَحْتَ شَفِيهِ قَلَصْتُ، فَقَالَ: «لَنْ - أَوْ لَا - نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلَكِنْ أَذْهَبَ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى - أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ - إِلَى الْيَمَنِ».

مرتدین، دشمنان اسلام سے تو بہ کرانے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

دیتے ہیں لیکن اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! تم (خدمت کی بجا آوری کے لیے) یمن جاؤ۔“ اس کے بعد آپ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کیا۔ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انھوں نے ان کے لیے گدا بچھا دیا اور کہا: سواری سے اترو اور گدے پر تشریف رکھو۔ اس وقت ان کے پاس ایک آدمی تھا جس کی مشکلیں بندھی ہوئی تھیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، اب پھر یہودی ہو گیا ہے۔ انھوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دوبارہ بیٹھنے کے لیے کہا۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق اسے قتل نہ کر دیا جائے۔ یہ بات انھوں نے تین مرتبہ دہرائی، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حکم پر اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں نے آپس میں رات کے قیام کا تذکرہ کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھے وہی اجر ملے گا، جو رات کے وقت عبادت کرنے میں ملتا ہے۔

ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْفَى لَهُ وَسَادَةً قَالَ: انْزِلْ، فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوتَوٌّ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ نَهَوَدًا، قَالَ: اجْلِسْ، قَالَ: لَا أُجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَضَاءَ اللَّهُ وَرَسُولِهِ، ثَلَاثَ مَرَاتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فُقْتِلَ، ثُمَّ تَذَاكِرًا قِيَامَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَمَا أَنَا فَأَقُومُ وَأَنَا، وَأَرْجُو فِي نَوْمِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمِي. [راجع: ۲۲۶۱]

باب: 3- فرائض اسلام کے منکر اور ارتداد کی طرف

منسوب کو قتل کرنا

[6924] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے کچھ قبائل کفر کی راہ پر چل پڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو بکر! آپ ان لوگوں سے کیسے جنگ کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(۳) بَابُ قَتْلِ مَنْ أَبِي قَبُولِ الْفَرَايِضِ، وَمَا

نُسِبُوا إِلَى الرِّدَّةِ

۶۹۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوَفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَسْخُلِفَ أَبُو بَكْرٍ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! كَيْفَ

”مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں، پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو بچالیا۔ ہاں، اسلام کا حق وصول کرنے کے لیے اس کی جان یا مال کو نقصان پہنچایا جاسکتا ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے؟“

تَقَاتِلِ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، غَضَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ؟» . [راجع: ۱۳۹۹]

[6925] حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو اس شخص سے ضرور بالضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکاة میں فرق کرے گا کیونکہ زکاة مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ سے بکری کا بچہ روک لیں جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس بات کے بعد میں سمجھ گیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں جو لڑائی کا ارادہ پیدا ہوا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور میں نے پہچان لیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی رائے برحق ہے۔

۶۹۲۵ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. [راجع: ۱۴۰۰]

☀️ فائدہ: جو شخص فرائض، مثلاً: زکاة وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے، اس کے متعلق تحقیق کی جائے۔ اگر وہ وجوب کا قائل ہے لیکن دینے سے انکار کرتا ہے تو اس سے جبراً زکاة وصول کی جائے اور اس سے جنگ نہ کی جائے اور اگر منع کرنے کے ساتھ ساتھ لڑائی کرنے پر آمادہ ہے تو پھر ایسے شخص کو معاف نہ کیا جائے بلکہ ایسے شخص سے قتال کیا جائے۔

باب: 4- اگر کوئی ذمی یا کوئی دوسرا شخص نبی ﷺ کو اشارے کنائے میں برا بھلا کہے، جیسے: السام علیکم

(۴) بَابُ: إِذَا عَرَّضَ الذَّمِّيُّ أَوْ غَيْرُهُ سَبَّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يُصْرِّحْ، نَحْوَ قَوْلِهِ: السَّامُ عَلَيْكُمْ

[6926] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: تم پر ہلاکت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس کے جواب میں) فرمایا: ”تجھ پر بھی۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام سے) پوچھا: ”تمہیں معلوم ہے کہ

۶۹۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ»،

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرانے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَذَرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: «لَا، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ». [راجع: ۶۲۵۸]

اس نے کیا کہا تھا؟ اس نے السام عليك کہا تھا۔ صحابہ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! اسے ہم قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، جب تمہیں اہل کتاب سلام کہیں تو تم جواب میں یہ کہہ دیا کرو: وعلیکم“ تم پر بھی ہو۔“

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی ذمی یا معاہدہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق اعلانیہ سب و شتم نہ کرے بلکہ تعریض و اشارے کے ذریعے سے اپنے دل کی بھڑاس نکالتا رہے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اس حدیث میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ یہودی کے متعلق قتل کرنے کی اجازت نہیں دی۔

۶۹۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ»، قُلْتُ: أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: «قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ». [راجع: ۶۲۳۵]

[6927] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: چند یہودیوں نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ (جب وہ آئے) تو انھوں نے کہا: السام عليك ”تم پر موت ہو۔“ میں نے جواب میں کہا: بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے وہ نہیں سنا جو انھوں نے کہا تھا؟ آپ نے فرمایا: ”میں نے کہہ تو دیا تھا کہ ”تم پر بھی ہو۔“

۶۹۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ: سَامَ عَلَيْكَ، فَقُلْ: عَلَيْكَ». [راجع: ۶۲۵۷]

[6928] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی لوگ جب تم میں سے کسی کو سلام کرتے ہیں تو سام عليك ”تم پر موت ہو“ کہتے ہیں۔ تم جواب میں یہی کہہ دیا کرو: تم پر بھی یہی کچھ ہو۔“

### باب: 5- بلا عنوان

[6929] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: گویا میں اب نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ایک پیغمبر کی حکایت بیان کر رہے تھے جسے اس کی قوم نے

### (۵) باب:

۶۹۲۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا

مار مار کر لہو لہان کر دیا تھا۔ وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے اور اللہ کے حضور دعا کرتے تھے: ”اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ وہ نادان ہیں۔“

مَنْ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرْبَهُ قَوْمُهُ فَأَدَمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. (راجع: ۳۴۷۷)

باب: 6- خوارج اور ملحدین پر حجت قائم کرنے کے بعد انہیں قتل کرنا

(۶) بَابُ قَتْلِ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے یہاں تک کہ ان کے لیے وہ چیزیں واضح کر دے جن سے انہوں نے بچنا ہے۔“

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ حَتَّىٰ بُيِّنَ لَهُمَّا يَتَّقُونَ﴾ [التوبة: ۱۱۵]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (خارجی) لوگوں کو اللہ کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: یہ لوگ ان آیات کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انہیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے تھے۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللَّهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

☀️ فائدہ: خوارج، خارجہ کی جمع ہے۔ یہ ایک گروہ ہے جو دین سے نکل گیا تھا۔ انہیں خوارج اس لیے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے نیک لوگوں پر خروج کیا تھا۔ ہر وہ شخص جو امام حق کے خلاف خروج کرے وہ خارجی ہے، اگرچہ وہ صحابہ کرام کے زمانے میں ہو۔ اس گروہ کی ابتدا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آخری دور خلافت میں ہوئی۔ یہ لوگ بظاہر بڑے عابد، زاہد اور قاری قرآن تھے لیکن ان کے دلوں میں ذرا بھر بھی قرآن کا نور نہیں تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو شروع شروع میں یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے، جنگ صفین کے بعد جب حکیم کی رائے پر اتفاق ہوا تو اس وقت یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے الگ ہو گئے اور انہیں بھی برا بھلا کہنے لگے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو انہیں سمجھانے کے لیے بھیجا اور خود بھی انہیں سمجھاتے رہے مگر انہوں نے کسی کی بات نہ سنی، بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں نہروان میں قتل کر دیا۔ یہ کم بخت حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تکفیر کرتے اور حیض کی حالت میں عورت پر نماز واجب قرار دیتے تھے۔

[6930] حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو اللہ کی قسم! میرا آسمان سے گرنا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں۔ اور جب میں تم سے وہ بات کروں جو میرے اور تمہارے

۶۹۳۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا خَيْثَمَةُ: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا، فَوَاللَّهِ لَأَنْ أُخِرَ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرانے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

درمیان ہے تو بلاشبہ لڑائی دھوکے کا نام ہے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”عقرب آخر زمانے میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو نوخیز، کم عقل لوگوں پر مشتمل ہوگی۔ ظاہر میں تو تمام مخلوق میں بہتر کلام (قرآن مجید) کو پڑھیں گے لیکن ایمان کا نور ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے آرا پار ہو جاتا ہے۔ تم جہاں بھی ان سے ملو ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے دن بہت ثواب ملے گا۔“

أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتَكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خُذَعَةٌ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفْهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانَهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. فَأَيْنَمَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[راجع: ۳۶۱]

فائدہ: امام بخاری رضی اللہ عنہ کا مقصود یہ ہے کہ خوارج اور ملحدین پر حجت قائم کرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کیا۔ اسی طرح آئندہ بھی اگر ایسے لوگ پیدا ہوں تو انہیں ابتدا ہی میں قتل نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان پر پہلے حجت قائم کی جائے، حق واضح کیا جائے اور ان کے شبہات دور کیے جائیں۔ جب وہ حق قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ایسے لوگوں کو قتل کرنا مباح ہے کیونکہ ان کا وجود دین حق کی نشر و اشاعت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

[6931] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور عطاء بن یسار سے روایت ہے، وہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حروریہ (خوارج) کے متعلق سوال کیا کہ تم نے ان کے متعلق نبی ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حروریہ کے متعلق تو میں کچھ نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں، البتہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی..... یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ظاہر ہوگی..... تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں بہت حقیر خیال کرو گے۔ وہ قرآن کی تلاوت بھی خوب کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق یا گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ تیر انداز اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو دیکھتا ہے، اس کے پروں کو دیکھتا ہے، اس کی جڑ کو دیکھتا ہے،

۶۹۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ بَحْبَحِيَّ بْنَ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ: أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحُرُورِيَّةِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَا الْحُرُورِيَّةُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْتَرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلَى سَهْمِهِ، إِلَى نَضْلِهِ، إِلَى رِصَافِهِ، فَيَسْمَارِي فِي الثُّقُوفِ: هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ؟» . [راجع: ۳۳۴۴]

اس کو شک ہوتا ہے کہ شاید اس پر کچھ خون لگا ہو؟ (مگر وہ بھی صاف ہوتا ہے)۔

[6932] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے ایک مرتبہ حروریہ کا ذکر کیا اور کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا تھا: ”وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے باہر ہو جاتا ہے۔“

۶۹۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ، وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

باب: 7- جس نے خوارج کے ساتھ تالیف قلبی کی وجہ سے قتال نہ کیا تاکہ لوگوں میں نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں

(۷) بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأْلِيفِ،  
وَلِئَلَّا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْهُ

[6933] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مال تقسیم کر رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی خویصرہ تمبی آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ انصاف کریں۔ آپ نے فرمایا: ”تیری ہلاکت ہو! اگر میں نے انصاف نہ کیا تو اور کون کرے گا؟“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں، اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم ان کی نماز، روزے کے مقابلے میں اپنی نماز اور روزے کو حقیر خیال کرو گے لیکن وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پر کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نہیں ہوتا۔ اس کے پھل کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اس کے پیکان کو دیکھا جائے تو وہاں خون کا دھبہ نہیں ہوتا۔ اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کوئی نشان نہیں ہوتا، حالانکہ وہ شکار کی غلاظت اور خون سے گزر کر گیا

۶۹۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَتَسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوَيْرِصَةَ التَّمِيمِي، فَقَالَ: اُعِدْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «وَيْحَاكَ! وَمَنْ يَّعِدُّ إِذَا لَمْ اُعِدْ؟» قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ائِذْنُ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: «دَعُهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدَكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ فِي قُدِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضْيِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفُرْتُ وَالِدَمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ - أَوْ قَالَ:



ہے۔ ان کی نشانی ایک آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ یا چھاتی عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح حرکت کرتا ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں میں پھوٹ کے وقت پیدا ہوں گے۔“

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (علاقہ نہروان میں) ان سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں آپ کے ہمراہ تھا جبکہ ان لوگوں کے ایک آدمی کو لایا گیا تو اس میں وہ تمام چیزیں تھیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ (راوی نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نے اعتراض کیا تو) اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ”ان میں سے وہ شخص بھی ہے جو آپ پر تقسیم صدقات کے متعلق حرف گیری کرتا ہے۔“

[6934] حضرت یسیر بن عمرو سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کے متعلق کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے عراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”وہاں سے ایک قوم نکلے گی۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے۔“

تُدَيْبِهِ - مِثْلُ ثُدْيِ الْمَرْأَةِ - أَوْ قَالَ: مِثْلُ الْبُضْعَةِ - تَذَرُذُرٌ. يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ.

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، جِيءَ بِالرَّجُلِ عَلَى الثَّعْبِ الَّذِي نَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: فَتَرَكْتُ فِيهِ: ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ﴾ [التوبة: ٥٨]. [راجع: ٣٣٤٤]

٦٩٣٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ الْعِرَاقِ: «يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّيْمِيَّةِ». [راجع: ٣٣٤٤]

باب: 8- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دو جماعتیں برسر پیکار ہوں گی جن کا ایک ہی دعویٰ ہوگا“ کا بیان

(٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعَاؤَهُمَا وَاحِدَةٌ»

۶۹۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْبَلَ فِتْنَانِ دَعَاؤَهُمَا وَاحِدَةً».

[راجع، ۸۵]

[6935] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسے گروہ آپس میں جنگ نہ کریں جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔“

☀️ فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان جنگ عظیم ہوگی۔<sup>۱</sup> ان دونوں بڑی جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی جماعتیں ہیں اور جنگ عظیم سے مراد جنگ صفین ہے۔ ان دونوں کا دعویٰ ایک، یعنی اسلام تھا۔ ان میں ہر گروہ یقین رکھتا تھا کہ وہ حق پر ہے۔

باب 9- تاویل کرنے والوں کے متعلق احادیث میں کیا آیا ہے؟

(۹) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأْوِلِينَ

[6936] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورہ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ میں نے ان کی قراءت کی طرف کان لگایا تو وہ بہت سی ایسی قراءتوں کے ساتھ پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھیں۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے انتظار کیا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی یا اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور کہا: یہ سورت تمہیں کس نے پڑھائی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط بیانی کرتے ہو۔ یہ سورت مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے پڑھتے سنی ہے، چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے انہیں سورہ فرقان ایک

۶۹۳۶ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْمَسُورَ بْنَ مَحْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَخْبَرَاهُ: أَنَّهِمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَذَلِكَ، فَكَدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَانْتَهَرْتُهُ حَتَّى سَلَمْتُ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ أَوْ بِرِدَائِي، فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ لَهُ، كَذَبْتَ، فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا، فَانْطَلَقْتُ أَقُوْدُهُ إِلَى رَسُولِ

1 صحیح البخاری، الفتن، حدیث: 7121.

اور انداز سے پڑھتے ہوئے سنا ہے، حالانکہ آپ نے مجھے اس انداز سے وہ سورت نہیں پڑھائی جبکہ آپ ہی نے مجھے وہ سورت پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اسے چھوڑ دو۔ اے ہشام! تم اس سورت کو پڑھو۔“ انھوں نے اسی انداز سے پڑھا جس طرح میں نے انھیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اب تم پڑھو۔“ میں نے اسے پڑھا تو آپ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”بے شک یہ قرآن سات حروف میں نازل ہوا ہے، جو قراءت تمہیں آسان ہو، اس میں پڑھ لیا کرو۔“

[6937] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ”جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا.....“ تو نبی ﷺ کے صحابہ کو بہت پریشانی ہوئی۔ انھوں نے کہا: ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہ کیا ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا وہ مطلب نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، بلکہ یہ تو ایسے ہے جیسے حضرت لقمان نے اپنے لخت جگر سے کہا تھا: ”اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔“

[6938] حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس صبح صبح تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا: مالک بن دشمن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: وہ منافق ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا۔ نبی ﷺ نے

اللہ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تَقْرَأِ بِهَا، وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرْسِلُهُ يَا عُمَرُ! اِقْرَأْ يَا هِشَامُ»، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَكَذَا أَنْزِلْتُ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ»، فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: «هَكَذَا أَنْزِلْتُ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَيَّ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ، فَأَقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ۲۴۱۹]

۶۹۳۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ۸۲] سَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالُوا: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمَ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِأَبْنِهِ: ﴿يَبْنَى لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّكَ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾». [راجع: ۳۲]

۶۹۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: سَمِعْتُ عِثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: عَدَا عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْسَنِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مَنَا ذَلِكَ

فرمایا: ”اسے تم یوں کیوں نہیں کہتے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اور اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا جوئی ہے؟“ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک جو بندہ بھی قیامت کے دن اس کلمے کو لے کر آئے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔“

[6939] سعد بن عبیدہ سلمی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو عبد الرحمن اور حبان بن عطیہ کا آپس میں اختلاف ہوا۔ اس دوران میں ابو عبد الرحمن نے حبان سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ آپ کے ساتھی کو کس چیز نے خون ریزی پر دلیر کیا ہے۔ اس سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ حبان نے کہا: تیرا باپ نہ ہو! وہ کیا ہے؟ ابو عبد الرحمن نے کہا: میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہم کو ایک مہم کے لیے بھیجا جبکہ ہم گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اور روضہ حاج پہنچو..... ابو سلمہ نے کہا: ابو عوانہ نے اسی طرح (روضہ خاخ کے بجائے روضہ) حاج کہا ہے..... وہاں ایک عورت ہے، اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مشرکین مکہ کے نام لکھا ہے۔ تم وہ (خط) میرے پاس لاؤ۔“ ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر دوڑ پڑے، چنانچہ ہم نے اسے اسی جگہ پایا جہاں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا۔ وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار ہو کر جا رہی تھی۔ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ کی آمد کی اطلاع دی تھی۔ ہم نے اس عورت سے کہا: تمہارے پاس وہ خط کہاں ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی خط وغیرہ نہیں۔ ہم نے اس کا اونٹ بٹھا دیا اور اس کے کجاوے کی تلاشی لی لیکن ہمیں اس میں کوئی خط نہ ملا۔ میرے ساتھی نے کہا: اس کے پاس تو کوئی خط معلوم نہیں ہوتا۔ (حضرت

مُنافِقُو، لَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا تَقُولُونَهُ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ؟» قَالَ: بَلَى، قَالَ: «فَإِنَّهُ لَا يُؤَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ». [رِوَاغ: ٤٢٤]

٦٩٣٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ فُلَانٍ قَالَ: تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَبَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِحَبَّانَ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدَّمَاءِ، يَعْنِي عَلِيًّا، قَالَ: مَا هُوَ لَا أَبَالُكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالزُّبَيْرُ وَأَبَا مَرْثَدَةَ وَكُلُّنَا فَارِسٌ، قَالَ: «انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: هَكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: حَاجٍ - فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، فَأَتُونِي بِهَا»، فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْبِيرٌ عَلَى بَعِيرِ لَهَا، وَكَانَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَقُلْنَا: أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ؟ قَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَأَنْحَنَّا بِهَا بَعِيرَهَا فَابْتَعَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا، فَقَالَ صَاحِبِي: مَا نَرَى مَعَهَا كِتَابًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ حَلَفَ عَلَيَّ: وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأَجْرَدَنَّكَ، فَأَهْوَتْ إِلَيَّ

علیؑ کہتے ہیں: میں نے کہا: ہمیں یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بات نہیں کہی، پھر حضرت علیؑ نے قسم اٹھائی کہ اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے! خط نکال دے بصورت دیگر میں تجھے ضرور بالضرور ننگا کر دوں گا۔ پھر وہ عورت اپنی چادر کے بند کی طرف جھکی۔ اس نے ایک چادر اپنی کمر پر باندھ رکھی تھی۔ اس نے وہاں سے خط نکالا، چنانچہ وہ لوگ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے یہ حالات دیکھ کر عرض کی: اللہ کے رسول! یقیناً اس نے اللہ سے، اس کے رسول اور تمام مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے حاطب! جو کچھ تو نے کیا ہے، اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟“ حاطبؓ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا مجھ سے یہ ممکن ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان نہ رکھوں۔ اس (خط لکھنے) سے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ میرا اہل مکہ پر ایک احسان ہو جائے جس کی وجہ سے میں اپنی جائیداد اور اپنے بال بچوں کو محفوظ کر لوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے مکہ مکرمہ میں ان کی قوم سے ایسے لوگ نہ ہوں جن کی وجہ سے اللہ ان کے بچوں اور جائیداد پر کوئی آفت نہیں آنے دیتا، البتہ میرا ایسا عزیز وہاں کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حاطب نے سچ کہا ہے۔ اسے بھلائی کے علاوہ کچھ نہ کہو۔“ حضرت عمرؓ نے دوبارہ عرض کی: اللہ کے رسول! اس نے اللہ سے، اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان سے خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس کی گردن ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ اہل بدر سے نہیں؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے

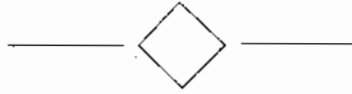
حُجِرَتْهَا وَهِيَ مُحْتَجِرَةٌ بِكَسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الصَّحِيفَةَ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا حَاطِبُ! مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يُدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ هُنَالِكَ مِنْ قَوْمِهِ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ، قَالَ: «صَدَقَ، وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا حَيْرًا». قَالَ: فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَلَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: «أَوْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ وَمَا يُذْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اَعْمَلُوا مَا سِئْتُمْ فَقَدْ أُوجِبْتُ لَكُمْ الْحَيَّةَ؟»، فَأَعْرُورَفَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[راجع: ۳۰۰۷]

واقف تھا، اس نے ان کے متعلق فرمایا ہے: تم جو چاہو کرو، میں نے تمہارے لیے جنت لکھ دی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی حقیقت حال سے زیادہ واقف ہیں۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: حدیث میں خاخ ہی زیادہ صحیح ہے لیکن ابو عوانہ نے حاج ہی کہا ہے۔ اور لفظ حاج تھیف ہے۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے۔ راوی حدیث ہشیم نے ”خاخ“ ہی بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: خَاخٌ أَصَحُّ وَلَكِنْ كَذًا  
قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: حَاجٌ. وَحَاجٌ تَصْحِيفٌ وَهُوَ  
مَوْضِعٌ وَهَشِيمٌ يَقُولُ: خَاخٌ.



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 89- كِتَابُ الْإِكْرَاهِ

### جبر و اکراہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (جس شخص نے ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کیا) سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو یہ معاف ہے) مگر جس نے برضا و رغبت کفر قبول کیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“

نیز فرمایا: (اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ہرگز دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کوئی واسطہ نہیں) الا یہ کہ تمہیں ان (کافروں) سے بچنے کے لیے اس قسم کا طرز عمل اختیار کرنا پڑے۔“ آیت کریمہ میں نفاق کے معنی تقیہ ہیں۔

نیز ارشاد گرامی ہے: ”یقیناً جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں: تم کس حال میں بتلا تھے؟ وہ کہتے ہیں، ہم اس سرزمین میں بالکل کمزور تھے..... بے حد معاف کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔“

نیز فرمایا: ”جبکہ کئی کمزور مرد، عورتیں اور بچے ایسے ہیں جو یہ فریاد کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكَفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [النحل: ۱۰۶]

وَقَالَ: ﴿إِلَّا أَنْ تَكْفُرُوا مِنْهُمْ تَقَنَّةً﴾ [ان  
عمران: ۲۸] وَهِيَ تَقِيَّةٌ

وَقَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْتُمْ الْمَلَائِكَةُ طَالِبِينَ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيهِمْ كُفْرًا قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَمُومًا عَفُورًا﴾ [النساء: ۹۷]

[۹۹]

وَقَالَ: ﴿وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانَ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ

سے نکال لے جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی جناب سے ہمارے لیے کوئی حامی اور مددگار پیدا فرمادے۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کمزور لوگوں کو اللہ کے احکام نہ بجالانے سے معذور رکھا اور جس کے ساتھ جبر کیا جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس کام سے منع کیا ہے وہ اس کے کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

امام حسن بصری نے کہا: تقیہ کرنے کا جواز قیامت تک کے لیے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس کے ساتھ چوروں نے زبردستی کی ہو، پھر اس نے ان کے جبر کرنے پر اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ واقع نہیں ہوگی۔ ابن زبیر، شعبی اور حسن بصری کا بھی یہی موقف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”اعمال نیت پر موقوف ہیں۔“

[6940] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (ان الفاظ کے ساتھ) دعا کرتے تھے: ”اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید رضی اللہ عنہم کو نجات دے۔ اے اللہ! تو بے بس اور مجبور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی گرفت سخت کر اور ان پر ایسا قحط مسلط کر جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانے میں آیا تھا۔“

الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ﴿النساء: ۷۵﴾

فَعَدَّرَ اللَّهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ، وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا مُسْتَضْعَفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا أَمَرَ بِهِ.

وَقَالَ الْحَسَنُ: النَّفِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلَّقُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ».

۶۹۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ هَلَالِ بْنِ أُسَامَةَ: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: «اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلْمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ». [راجع:

[۷۹۷]

باب: 1- جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کیے جانے اور ذلت برداشت کرنے کو اختیار کیا

(۱) بَابُ: مَنْ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ



[6941] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین خصالتیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ ایمان کی مٹھاس (اور لذت) چکھ لیتا ہے: اللہ اور اس کے رسول، اسے سب سے زیادہ پیارے اور محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ کسی سے محبت صرف اللہ کے لیے کرے۔ تیسرے یہ کہ اسے کفر میں لوٹ جانا اتنا برا لگے جیسے وہ آگ میں ڈالے جانے کو برا خیال کرتا ہے۔“

۶۹۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَتَّوَدَّ فِي الْكُفْرِ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَدَّفَ فِي النَّارِ». [راجع: ۱۶]

☀️ فائدہ: اگرچہ جبر و اکراہ کے وقت کفریہ کام یا کفریہ بات کرنے کی رخصت ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے رخصت پر عمل پیرا ہونے کے بجائے عزیمت کو اختیار کیا اور کفار کے مصائب و آلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا لیکن کلمہ کفر کہہ کر اہل کفر کے کلیجے کو ٹھنڈا نہیں کیا۔

[6942] حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے اسلام لانے کی پاداش میں باندھ دیا کرتے تھے۔ اور اب تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے اس پر اگر احد پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو اسے ایسا ہونا ہی چاہیے۔

۶۹۴۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ: سَمِعْتُ قَيْسًا: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عَمَرَ مُؤْتِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ، وَلَوْ انْقَضَ أَحَدٌ مِمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقُضَ. [راجع: ۳۸۶۲]

☀️ فائدہ: حضرت سعید بن زید اور ان کی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ذلت و رسوائی اور مار پیٹ کو گوارا کر لیا لیکن اسلام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے باغیوں کے ہاتھوں قتل ہونا گوارا کر لیا لیکن ان کا کہنا نہ مانا تو کفر پر بطریق اولیٰ وہ قتل ہو جانا گوارا کرتے۔

[6943] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی حالت زار بیان کی جبکہ اس وقت آپ کعبے کے سائے میں اپنی چادر اوڑھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ ہمارے لیے

۶۹۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ: شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقُلْنَا: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا؟ أَلَا تَدْعُو لَنَا؟ فَقَالَ: «قَدْ كَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ

دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا، زمین میں اس کے لیے گڑھا کھود کر اس میں اسے بٹھادیا جاتا، پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشت اور ہڈیوں کو الگ الگ کر دیا جاتا لیکن یہ آزمائشیں اسے اپنے دین سے برگشتہ نہ کرتی تھیں۔ اللہ کی قسم! یہ (اسلام کا) کام ضرور مکمل ہو گا حتیٰ کہ صنعاء سے حضرموت کا سفر کرنے والا شخص اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا اور نہ بھیڑیے کے علاوہ بکریوں کو کسی سے خطرہ ہو گا لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔“

يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيَجْعَلُ فِيهَا، فَيُجَاهُ بِالنِّشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيَجْعَلُ نَصْفَيْنِ، وَيَمْسُطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مِنْ دُونَ نَحْمِهِ وَعَظْمِهِ، فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ! لَيَتَمَنَّى هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّايِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذَّبَّ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ.

[راجع: ۳۶۱۲]

(۲) بَابُ: فِي بَيْعِ الْمُكْرَهَةِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ

باب: 2- مجبور اور اس کی طرح کسی دوسرے شخص کا اپنے حقوق وغیرہ کو فروخت کرنا

وضاحت: اس شخص کا اپنی ملوکہ اشیاء فروخت کرنا جس پر جبر کیا جا رہا ہو یا وہ شخص جو مفلسی کی وجہ سے اپنا مال بیچے، ان دونوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ پہلے کو مجبور اور دوسرے کو مضطر کہتے ہیں۔

[6944] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”یہودیوں کے پاس چلو۔“ ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم بیت المدراس پہنچے تو نبی ﷺ نے ان کو آواز دی: ”اے قوم یہود! اسلام قبول کر لو تم سلامتی میں رہو گے۔“ انھوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہی میرا ارادہ تھا۔“ پھر آپ نے دوبارہ فرمایا تو انھوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے تبلیغ کر دی۔ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر آپ نے انھیں وارنگ دی اور فرمایا: ”تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ زمین اللہ

۶۹۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمُدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَاهُمْ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلَبُوا تَسْلَمُوا»، فَقَالُوا: قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ: «ذَلِكَ أُرِيدُ»، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوا: قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: «اعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِبِكُمْ، فَمَنْ

اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں، تم میں سے جس کے پاس مال ہو اسے چاہیے کہ جلا وطن ہونے سے پہلے پہلے اسے فروخت کر دے بصورت دیگر تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔“

وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاَعْلَمُوا أَنَّ  
الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ». [راجع: ۳۱۶۷]

### باب: 3- مجبور شخص کا نکاح جائز نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو..... بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔“

### (۳) بَابُ: لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهَةِ

﴿وَلَا تُكْرَهُوا فَيَنْبَغُ عَلَيْكُمْ عَلَى الْإِعَاءِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ  
﴿عَفْوَرٌ رَّحِيمٌ﴾ [النور: ۳۳]

[6945] حضرت خنساء بنت خدام انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی جبکہ وہ شوہر دیدہ تھیں۔ انہوں نے اس نکاح کو ناپسند کیا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اس نکاح کو مسترد کر دیا۔

۶۹۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعِ ابْنِي بَرِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ خَنْسَاءِ بِنْتِ خِدَامِ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ نَيْبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا.

[راجع: ۵۱۳۸]

[6946] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلے میں اجازت لی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:) میں نے کہا: اگر کنواری لڑکی سے پوچھا جائے تو وہ شرم کرے گی اور خاموش رہے گی۔ آپ نے فرمایا: ”اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔“

۶۹۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو - هُوَ ذَكْوَانٌ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَإِنَّ الْبِكْرَ يُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحِي فَتَسْكُتُ، قَالَ: «سَكَاتُهَا إِذْنُهَا». [راجع: ۵۱۳۷]

باب: 4- اگر کسی کو مجبور کیا گیا حتیٰ کہ اس نے غلام ہبہ کیا یا فروخت کیا تو ایسا ہبہ اور بیع درست نہیں

(۴) بَابُ: إِذَا أُكْرَهَ حَتَّى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ  
بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ

بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کوئی مجبور سے کوئی چیز خریدے، پھر خریدار نے اس میں نذر مانی۔ اسی طرح خریدار نے اس غلام کو مدبر کر دیا تو ایسا کرنا بھی اس کے خیال کے مطابق درست ہوگا۔

وَبِهِ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ قَالَ: فَإِنْ نَذَرَ الْمُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا فَهُوَ جَائِزٌ بِرِغْمِهِ، وَكَذَلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ.

**حکم** وضاحت: اگر کسی شخص کو اس کے غلام کی بیع یا اسے کسی دوسرے کو بیہ کرنے پر مجبور کیا گیا، اس طرح کہ مجبور شخص کو قتل کی دھمکی دی گئی اور اس نے اپنا غلام فروخت کر دیا یا کسی کو بیہ کر دیا تو اس کا تصرف غیر نافذ ہے اور وہ غلام بدستور مجبور شخص کی ملکیت میں رہے گا۔

[6947] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے اپنے ایک غلام کو مدبر کر دیا جبکہ اس کے پاس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ”مجھ سے یہ غلام کون خریدتا ہے؟“ نعیم بن نحاس نے اسے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ غلام حبشی قبلی تھا جو پہلے ہی سال فوت ہو گیا تھا۔

٦٩٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟»، فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ، قَالَ: فَسَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلِ رَاجِعِ:

[٢١٤١]

### باب: 5- مجبور کرنے کے گناہ کا بیان

كُرِّهًا اور كُرْهًا کے ایک ہی معنی ہیں۔

[6948] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ”اے ایمان والو! تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ“ کے متعلق فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جب کوئی مر جاتا تو اس کے وارث اس کی عورت کے حق دار بنتے۔ ان میں سے اگر کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا۔ اگر چاہتا تو اس کا کسی دوسرے سے نکاح کر دیتا۔ اور اگر چاہتے تو اسے شادی کے بغیر ہی

### (٥) بَابُ: مِنَ الْإِكْرَاهِ

﴿كُرْهًا﴾ [النساء: ١٩] و﴿كُرْهًا﴾ [الاحقاف:

[١٥]: وَاحِدٌ.

٦٩٤٨ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَشْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ قَيْرُوزٍ عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَقَالَ الشَّيْبَانِيُّ: وَحَدَّثَنِي عَطَاءُ أَبُو الْحَسَنِ السَّوَائِي، وَلَا أَظُنُّهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرْثُوا النِّسَاءَ كُرْهًا﴾ [النساء: ١٩]

رہنے دیتے، یعنی وہ عورتوں کے گھر والوں سے زیادہ حق دار ہوتے، اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

قَالَ: كَانُوا إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أَوْلِيَاؤُهُ أَحَقَّ بِأَمْرَاتِهِ، إِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَرَوَّجَهَا، وَإِنْ شَاؤُوا رَوَّجُوهَا وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُرَوَّجُوهَا، فَهُمْ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ.

[راجع: ۴۵۷۹]

باب: 6- جب کسی عورت سے زبردستی زنا کیا جائے تو اس پر کوئی حد نہیں

(۶) بَابُ: إِذَا اسْتَكْرَهَتْ الْمَرْأَةُ عَلَى الزَّانَا فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا

ارشاد باری تعالیٰ: ”جو کوئی انھیں مجبور کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد بے حد معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔“

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَكْرِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [النور: ۳۳]

[6949] حضرت نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابو عبید نے بتایا: ایک مرتبہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک غلام نے تمس کی ایک لونڈی سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی بکارت توڑ ڈالی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حد کے طور پر غلام کو کوڑے لگائے اور شہر بدر کر دیا لیکن باندی پر حد جاری نہیں کی کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی۔

۶۹۴۹ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَبْدًا مِّنْ رَّقِيقِي الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِّنَ الْخُمْسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَاهَا، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ وَنَفَاهُ، وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَالِدَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا.

امام زہری نے اس لونڈی کے متعلق کہا جس کے ساتھ آزاد مرد نے ہم بستری کر لی ہو: حاکم وقت کو چاہیے کہ وہ کنواری لونڈی کی بکارت زائل ہونے سے جو قیمت کم ہوگی ہے وہ زبردستی کرنے والے سے وصول کرے اور اسے کوڑے لگائے اور شیبہ لونڈی سے زنا کرنے کی صورت میں ائمہ فقہ کے فیصلے میں تاوان نہیں صرف اس پر حد لگائے۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبِكْرُ يَنْتَرَعُهَا الْحُرُّ: يُقِيمُ ذَلِكَ الْحَكْمَ مِنَ الْأَمَةِ الْعَدْرَاءِ بِقَدْرِ ثَمَنِهَا وَيُجَلَدُ، وَلَيْسَ فِي الْأَمَةِ الثَّيْبُ فِي قَضَاءِ الْأَيْمَةِ غَرْمٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

[6950] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

۶۹۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت سارہ کو ساتھ لے کر ہجرت کی تو ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں ظالم بادشاہوں میں سے ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس ظالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ میرے پاس سارہ کو بھیج دو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کو اس کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ ان کے پاس گیا تو وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں، انھوں نے دعا کی: ”اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ کر۔“ پھر ایسا ہوا کہ اس ظالم کا دم گھٹنے لگا اور گر کر زمین پر پاؤں مارنے (ایڑیاں رگڑنے) لگا۔“

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا فَرِيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَّارَةِ، فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ أَنْ أُرْسِلَ إِلَيَّ بِهَا، فَأُرْسِلَ بِهَا فَتَمَّ إِلَيْهَا فَتَمَّتْ تَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَعُطِّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلَيْهِ». (راج: ۲۲۱۷)

(۷) بَابُ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ: أَنَّهُ أَخُوهُ، إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلَ أَوْ نَحْوَهُ

باب: 7- کسی آدمی کا اپنے ساتھی کے لیے قسم کھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے جبکہ اس پر قتل وغیرہ کا اندیشہ ہو

ایسے ہی ہر مجبور جو ڈرتا ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ظالم کے ظلم کو اس سے روکے۔ اسے بچانے کے لیے ظالم سے جنگ کرے اور اسے رسوا نہ ہونے دے۔ پھر اگر اس نے مظلوم کی حمایت کرتے ہوئے ظالم کو ماری ڈالا تو اس پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت کا ادا کرنا واجب ہے۔ اگر اسے کہا جائے کہ تو شراب پی یا مردار کھا یا اپنا غلام فروخت کر یا اتنے قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز بہہ کر یا کوئی عقد توڑ بصورت دیگر تو اپنے والد یا کسی اسلامی بھائی کو قتل کر بیٹھے گا (یعنی ہم اسے قتل کر دیں گے) تو مجبور انسان کو یہ کام کرنے جائز ہو جائیں گے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔“

وَكَذَلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الظَّالِمَ وَيَقَاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَحْدُلُهُ، فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمَظْلُومِ فَلَا قَوْدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ، وَإِنْ قِيلَ لَهُ: لَتَشْرَبَنَّ الخمرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الميتَةَ، أَوْ لَتَبِعَنَّ عَبْدَكَ، أَوْ لَتَمُرَّ بِدِينِ، أَوْ تَهَبُ حَبِيَّةً، أَوْ تَحُلَّ عُقْدَةً، أَوْ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الإسلامِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ، وَسِعَهُ ذَلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ».

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر مجبور شخص سے کہا جائے کہ تو شراب پی یا مردار کھا بصورت دیگر تو اپنے بیٹے یا باپ یا کسی رشتہ دار کو مروا بیٹھے گا تو اسے یہ کام بجالانے کی اجازت نہیں کیونکہ یہ شخص درحقیقت مجبور نہیں، پھر خود ہی

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَوْ قِيلَ لَهُ: لَتَشْرَبَنَّ الخمرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الميتَةَ، أَوْ لَتَقْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ أَوْ ذَا رَجِمَ مُحْرَمٌ لَمْ يَسْعَهُ، لِأَنَّ هَذَا لَيْسَ بِمُضْطَرٍّ. ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ: إِنْ قِيلَ لَهُ:

اس کے برعکس کہتا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کر دیں گے، بصورت دیگر تو اپنا یہ غلام فروخت کر یا قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر دے تو قیاس کے مطابق یہ سب معاملے صحیح اور نافذ ہوں گے لیکن ہم استحسان پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں بیع، ہبہ اور عقد اقرار باطل ہوگا۔ ان حضرات نے رشتے دار اور غیر رشتے دار میں بھی فرق کیا ہے جس پر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا تھا: یہ میری بہن ہے۔ یہ اللہ کے راستے میں ایسا کیا تھا۔“ امام غنئی نے کہا: اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور قسم لینے والا مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت معتبر ہوگی۔

لَتَفْتُلَنَّ أَبَاكَ أَوْ ابْنَكَ أَوْ لَتَبِعَنَّ هَذَا الْعَبْدَ، أَوْ لَتَفَرَّنَّ بَدَيْنَ، أَوْ تَهَبَّ يَلْزُمُهُ فِي الْقِيَاسِ، وَلَكِنَّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقُولُ: الْبَيْعُ، وَالْهَبَةُ وَكُلُّ عَقْدَةٍ فِي ذَلِكَ بَاطِلٌ، فَفُرُقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَلَا سَنَّةٍ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ إِبرَاهِيمُ لِامْرَأَتِهِ هَذِهِ أُخْتِي، وَذَلِكَ فِي اللَّهِ»، وَقَالَ النَّحَّعِيُّ: إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنَيْتَةُ الْحَالِفِ، وَإِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَنَيْتَةُ الْمُسْتَحْلِفِ.

وضاحت: اہل کوفہ نے صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے استحسان کا قاعدہ بنایا ہے۔ وہ اسے قیاس خفی کا نام دیتے ہیں جس کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں۔ اس کی آڑ میں وہ جس مسئلے کے متعلق اپنے اصول و قواعد کے خلاف کرنا چاہتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ قیاس جلی تو یہ چاہتا تھا کہ اس کے اصول و ضوابط کے مطابق یہ حکم دیا جاتا مگر استحسان، یعنی قیاس خفی کے پیش نظر ہم نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ان لوگوں کے متعلق بتانا چاہتے ہیں کہ یہ حضرات ایک قاعدہ خود مقرر کرتے ہیں پھر جب چاہتے ہیں استحسان کے بہانے اس قاعدے کو توڑ ڈالتے ہیں۔ یہ شریعت کی پیروی نہیں بلکہ اپنی من مانی ہے جو ایک قبیح حرکت ہے۔

16951 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے کسی دوسرے کے حوالے ہی کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی دوسری ضروریات پوری کرے گا۔“

٦٩٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ». (راجع: ٢٤٤٢)

16952 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے

٦٩٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا

کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! جب وہ مظلوم ہوگا تو میں اس کی مدد کروں گا، آپ کے خیال کے مطابق میں ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت اسے ظلم سے باز رکھنا ہی اس کی مدد کرنا ہے۔“

سَعِيدُ بْنُ سَلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُهَسَّبُ بْنُ أَحْبَرَةَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنَ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْصُرُ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا، كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: «تَحْجُزْهُ أَوْ تَمْنَعْهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ». [راجع: ۲۴۴۳]



www.KitaboSunnat.com



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 90- كِتَابُ الْحَيْلِ

### حیلوں کا بیان

باب: 1- حیلہ سازی ترک کر دینے کا بیان، نیز ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی، نیت کا اعتبار قسموں وغیرہ میں بھی ہوتا ہے

(۱) بَابٌ: فِي تَرْكِ الْحَيْلِ، وَأَنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فِي الْإِيمَانِ وَغَيْرِهَا

[6953] حضرت علقمہ بن وقاص سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دورانِ خطبہ میں کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اے لوگو! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کو وہی کچھ ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا، لہذا جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو یقیناً اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے اور کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔“

۶۹۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَهِيَ جَرَّتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا، فَهِيَ جَرَّتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ».

[راجع: ۱]

باب: 2- نماز میں حیلہ کرنے کا بیان

(۲) بَابٌ: فِي الصَّلَاةِ

[6954] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

۶۹۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرِّزْقِ عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ  
إِذَا أُحْدِثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ». [راجع: 135]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تم  
میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ بے وضو ہو جائے  
حتیٰ کہ وہ وضو کرے۔“

☀️ فائدہ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آخری تشہد میں اگر کوئی تشہد مکمل کرنے کے بعد دانستہ طور پر کوئی ایسا فعل سرانجام دے جو نماز کے منافی ہو اور سلام نہ پھیرے تو نماز مکمل ہے جیسا کہ شرح و قایہ میں ہے کہ سلام کے وقت دانستہ بے وضو ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔<sup>1</sup> امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات کی تردید کی ہے۔ یہ حدیث لا کر وہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز سے باہر ہونا بھی نماز کا رکن ہے جو سلام پھیرنے سے پورا ہوتا ہے، اگر اس آخری رکن کو بے وضو ہو کر ادا کیا گیا تو نماز نہیں ہوگی۔

باب: 3- زکاة میں حیلہ کرنے کا بیان اور یہ کہ جو مال اکٹھا ہوا سے زکاة کے ڈر سے الگ الگ نہ کیا جائے اور جو جدا جدا ہوا سے اکٹھا نہ کیا جائے

(۳) بَابُ: فِي الزَّكَاةِ وَأَنَّ لَا يُفْرَقُ بَيْنَ  
مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ  
خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ

[6955] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انھیں زکاة کے متعلق ایک حکم نامہ لکھ کر بھیجا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض قرار دیا تھا: ”زکاة کے خوف سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جمع شدہ چیزوں کو الگ الگ نہ کیا جائے۔“

٦٩٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، «وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشِيَةَ الصَّدَقَةِ». [راجع: 1448]

☀️ فائدہ: حدیث میں ترک زکاة کے متعلق جس حیلہ سازی کی ممانعت ہے اس کی دو صورتیں حسب ذیل ہیں: ○ دو آدمیوں میں سے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس بکریاں ہیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک پر ایک ایک بکری زکاة ہے۔ وہ دونوں شراکت کر لیں تو اس بہانے ان بکریوں پر صرف ایک بکری زکاة دینا ہوگی۔ اس حیلہ گری سے منع کیا گیا ہے۔ ○ دو شریکوں کے پاس پچاس بکریاں ہیں اور اس تعداد میں ایک بکری زکاة دینی پڑتی ہے۔ وہ زکاة سے بچنے کے لیے اپنی بکریاں الگ الگ کر لیں تو اس صورت میں کوئی زکاة نہیں ہوگی۔ اس قسم کی حیلہ سازی کی ممانعت ہے۔

[6956] حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بائیں حالت

٦٩٥٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهْمِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

1 شرح و قایہ، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ: 510/1.

حاضر ہوا کہ اسکے بال پرانگندہ تھے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ ہاں، اگر نوافل پڑھو تو الگ بات ہے۔“ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ماہ رمضان کے روزے فرض کیے ہیں الایہ کہ تم نفل روزے رکھ لیا کرو۔“ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکاۃ فرض کی ہے؟ آپ ﷺ نے اسے زکاۃ کے مسائل سے آگاہ کیا۔ اس (دیہاتی) نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ عزت بخشی ہے! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو فرض کیا ہے میں اس سے نہ زیادہ کروں گا اور نہ اس میں کسی کمی کا مرتکب ہوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس نے صحیح کہا ہے تو نجات پا گیا۔“ یا فرمایا: ”جنت میں داخل ہو گیا۔“

بعض لوگوں نے کہا: ایک سو بیس اونٹوں میں دو حقے دینے پڑتے ہیں۔ اگر کسی نے اونٹوں کو دانستہ ہلاک کر دیا یا کسی کو بہہ کر دیے یا زکاۃ سے فرار کرتے ہوئے کوئی حیلہ کیا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ اگر اس نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ احکام و فرائض میں کوتاہی نہیں کرے گا اور حلیوں بہانوں کے ذریعے سے فرائض و احکام میں کمی کا مرتکب نہیں ہوگا تو کامیابی کا حق دار ہوگا، اس لیے انسان کو احکام کی بجا آوری میں حیلے بہانے نہیں کرنے چاہئیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے اسقاط زکاۃ کے لیے حیلہ سازی یا بہانہ گری سے کام لیا تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی۔

[6957] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر آئے گا۔ خزانے کا مالک اس سے بھاگے گا لیکن وہ سانپ اسے تلاش کر رہا ہوگا

عَبِيدُ اللَّهِ: أَنْ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «الصَّلَوَاتُ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا»، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ قَالَ: «شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا»، قَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَأَخْبِرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَنْطَوِّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ».

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: فِي عِشْرِينَ وَمِائَةً بَعِيرٍ: حِقَّتَانِ، فَإِنْ أَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا، أَوْ وَهَبَهَا، أَوْ ائْتَمَلَ فِيهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكَاةِ، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. [راجع: 186]

٦٩٥٧ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا

اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں۔ اللہ کی قسم! وہ اس کو تلاش کرتا رہے گا یہاں تک کہ خزانے کا مالک اپنا ہاتھ لمبا کرے گا تو وہ سانپ اسے اپنے منہ کا لقمہ بنا لے گا۔“

أَفْرَعُ يَفْرُ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ: أَنَا كَنْزُكَ، قَالَ: وَاللَّهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَبْسُطَ يَدَهُ فَيَلْقِمَهَا فَاؤَهُ. [راجع: ۱۴۰۳]

[6958] رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: ”جب حیوانات کا مالک ان کا شرعی حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ جانور اس پر مسلط کر دیے جائیں گے اور وہ اپنے کھروں سے اس کے چہرے کو نوچیں گے۔“

۶۹۵۸ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَا رَبَّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلِّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا».

بعض لوگوں نے ایسے شخص کے متعلق کہا ہے کہ جس کے پاس اونٹ ہیں اور اسے اندیشہ ہے کہ اس پر زکاۃ واجب ہو جائے گی تو اگر اس نے ان اونٹوں کو ان کی مثل دوسرے اونٹوں کے عوض یا بکریوں کے عوض یا گایوں کے عوض یا درانم کے عوض سال پورا ہونے سے ایک دن قبل زکاۃ سے بچنے کے لیے فروخت کر دیا تو اس پر کوئی زکاۃ نہیں، حالانکہ یہی لوگ کہتے ہیں کہ اگر سال گزرنے سے ایک دن یا چھ دن پہلے زکاۃ ادا کر دی جائے تو جائز ہے، یعنی اس سے زکاۃ ادا ہو جائے گی۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بَعْتُمْ أَوْ بَيَّعْتُمْ أَوْ بَدَرَاهُمْ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ يَوْمَ احْتِيَالًا: فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: إِنْ رَكَّتِي إِبِلُهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسِتَّةِ جَارَتْ عَنْهُ. [راجع: ۱۴۰۲]

☀️ فائدہ: اس حدیث میں زکاۃ نہ دینے کی سزا ذکر کی گئی ہے۔ یہ سزا اس شخص کے لیے بھی ہے جو کوئی حیلہ نکال کر زکاۃ کو اپنے ذمے سے ساقط کر دے۔ امام محمد رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اگر کوئی حرام سے بچنے یا حلال تک پہنچنے کے لیے حیلہ کرتا ہے تو ایسا حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کسی کا حق باطل کرنے کے لیے یا کسی باطل کو ثابت کرنے کے لیے حیلہ کرتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے اور ان کے نزدیک مکروہ حرام کے قریب ہے۔<sup>۱</sup> اس کے باوجود یہ حضرات زکاۃ سے بچنے کے لیے لوگوں کو مختلف حیلوں کی تلقین کرتے ہیں۔

[6959] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک نذر کے متعلق سوال کیا جو ان کی والدہ کے ذمے تھی، اور ان کی وفات نذر پورا کرنے سے پہلے ہو گئی

۶۹۵۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اسْتَفْتَيْ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي

تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کی طرف سے نذر پوری کر دو۔“

بعض لوگ کہتے ہیں: جب اونٹوں کی مقدار بیس ہو جائے تو ان میں چار بکریاں دینا ضروری ہیں۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے کسی کو اونٹ بہہ کر دے یا اسے فروخت کر دے، یہ حیلہ زکاۃ سے راہ فرار اختیار کرنے کے لیے اختیار کرے تو اس پر کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر وہ ان کو تلف کر دے اور خود فوت ہو جائے تو اس کے مال میں کوئی چیز واجب نہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی نے نذر مانی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے مر گیا تو اس کے وراثہ پر نذر کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح زکاۃ کا حکم ہے کہ صاحب زکاۃ کے مرنے کے بعد وہ ساقط نہیں ہوگی بلکہ وراثہ کو چاہیے کہ وہ اس کے مال سے پہلے زکاۃ ادا کریں، پھر اس کا ترکہ تقسیم کریں۔ جب نذر موت سے ساقط نہیں ہوتی تو زکاۃ بطریق اولیٰ ساقط نہیں ہوگی۔

#### باب: 4- نکاح میں حیلہ کرنے کا بیان

[69601] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ (راوی حدیث عبید اللہ نے کہا) میں نے حضرت نافع سے شغار کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا: کوئی آدمی دوسرے کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور وہ اس کے نکاح میں اپنی بیٹی دیتا ہے، اس (تبادلے) کے علاوہ اور کوئی حق مہر نہیں ہوتا۔ اور مہر کے بغیر کسی آدمی کی بہن سے نکاح کرے اور وہ اس کو اپنی بہن کا نکاح حق مہر کے بغیر کر دے۔

بعض لوگوں نے کہا: اگر کسی نے حیلہ کر کے نکاح شغار کر لیا تو عقد نکاح درست، البتہ شرط باطل ہے۔ پھر نکاح متعہ کے متعلق کہا کہ یہ نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل

#### (۴) بَابُ الْحَيْلَةِ فِي النِّكَاحِ

۶۹۶۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشُّغَارِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشُّغَارُ؟ قَالَ: يَنْكِحُ ابْنَةُ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتُهُ بَعِيرٍ صَدَاقٍ، وَيَنْكِحُ أُخْتِ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بَعِيرٍ صَدَاقٍ.

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ أَحْتَالَ حَتَّى تَزَوَّجَ عَلَى الشُّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ، وَقَالَ فِي الْمُتَعَةِ: النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ نکاح متعہ اور نکاح شغار دونوں جائز ہیں، البتہ شرط باطل ہوگی۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمُتَعَةُ وَالشَّغَارُ جَائِزَانِ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. [راجع: ۵۱۱۲]

[6961] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان سے کہا گیا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عورتوں کے متعہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا۔

۶۹۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِمَا: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتَعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے حیلہ کر کے متعہ کر لیا تو نکاح فاسد ہے جبکہ کچھ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ نکاح جائز ہے، البتہ (میعاد کی) شرط باطل ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ اِحْتَالَ حَتَّى تَمْتَعَ فَالْنِّكَاحُ فَاسِدٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. [راجع: ۴۲۱۶]

باب: 5- خرید و فروخت میں حیلہ کرنا منع ہے، اسی طرح ضرورت سے زائد پانی کے استعمال سے نہ روکا جائے تاکہ اس بہانے فالتو گھاس سے منع کیا جائے

(۵) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِخْتِيَالِ فِي الْبَيْعِ، وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَالِ

[6962] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ضرورت سے زائد پانی سے منع نہ کیا جائے تاکہ اس بہانے فالتو گھاس بھی محفوظ رہے۔“

۶۹۶۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُمنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَالِ». [راجع: ۲۳۵۳]

فائدہ: اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کنویں کا مالک ہے، اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ کنویں کے ارد گرد گھاس کی چراگاہ ہے جو ہر ایک کے لیے مباح ہے۔ کنویں کا مالک چاہتا ہے کہ کوئی شخص گھاس نہ چرائے تو وہ اپنے کنویں کے زائد پانی پر پابندی لگا دے تاکہ لوگوں کے چار پائے پانی پی کر گھاس نہ چریں۔

باب: 6- بلاوجہ قیمت بڑھانا منع ہے

(۶) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

۶۹۶۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى  
عَنِ النَّجْشِ. [راجع: ۲۱۴۲]

[6963] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے بلاوجہ قیمت بڑھانے سے منع کیا ہے۔

🌞 فائدہ: نجش یہ ہے کہ کسی چیز کی قیمت بڑھانا، جبکہ اسے خریدنے کا ارادہ نہ ہوتا کہ اس طرح دوسرے لوگوں کو وہ چیز  
خریدنے پر آمادہ کیا جائے۔ چونکہ ایسا کرنا قیمت زیادہ کرنے کا حیلہ ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

### (۷) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

باب: 7- خرید و فروخت میں دھوکا دہی ممنوع ہے

وَقَالَ أَبُو بَرٍّ: يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَمَا  
يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا، لَوْ أُنْوَا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ  
عَلَيْهِ.

حضرت ابوبختیانی نے کہا: وہ کم بخت اللہ تعالیٰ کو اس  
طرح دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں جس طرح کسی آدمی کو  
(خرید و فروخت میں) دھوکا دیتے ہیں۔ اگر وہ صاف صاف  
بات کھول کر کہہ دیں تو یہ میرے نزدیک آسان ہے۔

۶۹۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ  
فِي الْبَيْعِ فَقَالَ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا  
خِلَابَةَ». [راجع: ۲۱۱۷]

[6964] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا کہ اسے خرید و فروخت میں  
دھوکا دیا جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم خرید و  
فروخت کرو تو کہہ دیا کرو: اس میں کوئی دھوکا نہیں ہونا  
چاہیے۔“

🌞 فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ حیلہ سازی بھی دھوکے کی ایک قسم ہے، اس بنا پر مسلمان کی شان نہیں کہ وہ حیلہ  
سازی کر کے شرعی احکام سے پہلو تہی کرے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کا عند اللہ مواخذہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

### (۸) بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ الْإِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي النِّيَمَةِ الْمَرْغُوبَةِ، وَأَنْ لَا يُكْمَلَ لَهَا صَدَاقُهَا

باب: 8- یتیم لڑکی جو سیرت و صورت کے اعتبار سے  
پسندیدہ ہو، نامکمل مہر کے عوض اس سے نکاح کرنے  
میں ولی کے لیے حیلہ سازی کرنے کی ممانعت کا بیان

۶۹۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ عَرُوهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ  
عَائِشَةَ «وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَمَنِ فَانْكِحُوا مَا

[6965] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے درج ذیل آیت کی تفسیر کے متعلق  
پوچھا: ”اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے متعلق

انصاف نہ کر سکو گے تو پھر دوسری عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہوں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد ایسی یتیم بچی ہے جو اپنے سرپرست کی کفالت میں ہو اور وہ اس کے مال و متاع اور حسن و جمال کی وجہ سے اس میں شوق رکھتا ہو۔ پھر دوسری عورتوں کے معروف مہر سے کم حق مہر دے کر اس سے نکاح کرے۔ ایسے سرپرستوں کو ان لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں، اگر وہ (سرپرست) پورا حق مہر دے کر انصاف کرے تو جائز ہے۔ اس کے بعد لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت نازل فرمائی: ”اور لوگ آپ سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں۔“ پھر انھوں نے بقیہ حدیث ذکر فرمائی۔

طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ﴿النساء: ۳﴾ قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرٍ وَلَيْهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَذْنِي مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا، فَهُوَ عَنِ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ يُقْسَطُوا لَهُمْ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَسَتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ﴾ [النساء: ۱۲۷]، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع:

[۲۴۹۴

باب: 9- جب کسی نے دوسرے کی لونڈی زبردستی چھین لی، پھر کہا کہ وہ مرگئی ہے ایسے حالات میں مردہ لونڈی کی قیمت ادا کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا، اس کے بعد اصل مالک کو وہ لونڈی زندہ مل گئی تو وہ اپنی لونڈی لے لے گا اور اس کی (وصول کردہ) قیمت واپس کر دی جائے گی اور وہ قیمت شمن نہیں ہوگی

(۹) بَابُ: إِذَا غَضِبَ جَارِيَةٌ فَرَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ، فَقُضِيَ بِقِيَمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ، ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ، وَتُرِدُّ الْقِيَمَةَ، وَلَا تَكُونُ الْقِيَمَةُ ثَمَنًا

بعض لوگوں نے کہا ہے: وہ لونڈی چھیننے والے کی ہو جائے گی کیونکہ مالک اس کی قیمت وصول کر چکا ہے، گویا جس لونڈی کی کسی آدمی کو خواہش ہو اور مالک اسے بیچنا نہ چاہتا ہو تو اس کو حاصل کرنے کے لیے یہ حیلہ سازی ہے کہ وہ اس لونڈی کو زبردستی چھین لے۔ جب مالک اس کے خلاف دعویٰ کرے تو وہ اس کے مرجانے کا بیان دے گا اور اس کی قیمت مالک کو ادا کر دے گا، اس کے بعد وہ پرانی لونڈی سے مزے اڑاتا رہے گا کیونکہ اس کے خیال کے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيَمَةَ مِنْهُ، وَفِي هَذَا اِحْتِيَالٌ لَمَنْ اسْتَهَى جَارِيَةً رَجُلٌ لَا يَبِيعُهَا فَغَضِبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيَمَتَهَا فَتَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةٌ غَيْرُهُ.



مطابق لوٹدی اس کے لیے حلال ہوگئی ہے، حالانکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ایک دوسرے کے مال تم پر حرام ہیں، نیز قیامت کے دن ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔“

[6966] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہر دھوکا دینے والے کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے سے وہ پہچانا جائے گا۔“

### باب: 10 - بلا عنوان

[6967] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں ایک انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا لاتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں کوئی دوسرا اپنے فریق مخالف کے مقابلے میں زیادہ چالاک سے بولنے والا ہو، اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں جو میں اس سے سنتا ہوں، لہذا ایسے حالات میں جس شخص کے لیے بھی اس کے بھائی کے حق میں کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیتا ہوں۔“

### باب: 11 - نکاح (کے متعلق جھوٹی گواہی) کا بیان

[6968] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور کسی بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا امر نہ معلوم کر لیا جائے۔“ پوچھا گیا: اللہ کے رسول! کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، وَلِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

٦٩٦٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرِفُ بِهِ». [راجع: ٣١٨٨]

### (١٠) بَابُ:

٦٩٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، وَأَقْضَى لَهُ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ». [راجع: ٢٤٥٨]

### (١١) بَابُ: فِي النِّكَاحِ

٦٩٦٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَلَا النَّيْبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «إِذَا سَكَتَتْ».

ﷺ نے فرمایا: ”اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔“  
 بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کنواری لڑکی سے اجازت نہ لی  
 گئی اور نہ اس کا نکاح ہی کیا گیا لیکن کسی شخص نے حیلہ  
 سازی کر کے دوجھوٹے گواہ بنا لیے کہ اس نے لڑکی سے اس  
 کی رضامندی سے نکاح کر لیا ہے اور قاضی نے اس نکاح  
 کے متعلق فیصلہ دے دیا، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ گواہی  
 جھوٹ پر مبنی اور باطل ہے، اس کے باوجود اس لڑکی سے  
 جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ نکاح صحیح ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ لَمْ تُسْتَأْذِنِ الْبِكْرُ  
 وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْنِ زُورًا  
 أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا، فَأَثَبَتِ الْقَاضِي  
 نِكَاحَهَا، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ، فَلَا  
 بَأْسَ أَنْ يَطَّأَهَا، وَهُوَ تَزْوِيجٌ صَحِيحٌ. [راجع: ۵۱۳۶]

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان میں حیلہ سازوں کی مکاری اور فریب دہی سے پردہ اٹھایا ہے کہ ان کے نزدیک  
 ایک معصوم کنواری لڑکی کے متعلق جھوٹے گواہ پیش کر دینے کے بعد اگر کسی نے عدالت سے اپنے حق میں فیصلہ لے لیا تو وہ  
 کنواری لڑکی اس کی بیوی بن جائے گی اور عند اللہ بھی اس ”حرام کاری“ پر اس سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا، حالانکہ حدیث کی  
 رو سے نکاح کے لیے لڑکی کی اجازت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ سرپرست کی رضامندی اور اجازت کی حیثیت بھی تسلیم شدہ ہے  
 لیکن حیلہ سازی کے ذریعے سے فریب کاری پر مبنی نکاح میں نہ سرپرست کی اجازت حاصل کی گئی اور نہ لڑکی کی اجازت ہی کو  
 پیش نظر رکھا گیا، صرف دوجھوٹے گواہوں کی گواہی کی بنا پر عدالت سے فیصلہ حاصل کر کے معصوم لڑکی کو بیوی بنا لیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ  
 اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

[6969] حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت جعفر  
رحمہ اللہ کی اولاد میں سے ایک خاتون کو اس امر کا خطرہ ہوا کہ  
 اس کا سرپرست ایسے شخص سے اس کا نکاح کر دے گا جسے  
 وہ ناپسند کرتی ہے، چنانچہ اس نے انصار کے دو بزرگوں  
 عبدالرحمن بن جاریہ اور مجع بن جاریہ کو پیغام بھیجا۔ انھوں  
 نے تسلی دی کہ اس سلسلے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں  
 کیونکہ خنساء بنت خدام کا نکاح ان کے والد نے ان کی  
 ناپسندیدگی کے باوجود کر دیا تھا تو نبی ﷺ نے اس نکاح کو  
 مسترد کر دیا تھا۔

۶۹۶۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ:  
 أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يَزَوَّجَهَا  
 وَلَيْتُهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى شَيْخَيْنِ مِنَ  
 الْأَنْصَارِ: عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعِ ابْنِي جَارِيَةَ،  
 قَالَا: فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتُ خِدَامٍ  
 أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ  
 ذَلِكَ.

سفیان نے کہا: عبدالرحمن کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا،  
 وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ خنساء (کا نکاح اس

قَالَ سُفْيَانُ: وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَمِعْتُهُ  
 يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ، إِنَّ خَنْسَاءَ. [راجع: ۵۱۳۸]

کے والد نے کر دیا تھا)۔

[6970] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا امر نہ معلوم کر لیا جائے اور کسی کنواری کا نکاح نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے اجازت لے لی جائے۔“ لوگوں نے پوچھا: اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔“

اس حدیث کے باوجود کچھ لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعے سے یہ حیلہ کیا کہ کسی بیوہ سے اس کی اجازت سے نکاح کر لیا اور قاضی نے بھی اس کے حق میں نکاح کا فیصلہ کر دیا، حالانکہ مرد کو بخوبی علم ہے کہ اس نے عورت سے نکاح نہیں کیا، اس کے باوجود یہ نکاح جائز ہے اور اس مرد کے لیے اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

[6971] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جائے گی۔“ میں نے کہا: کنواری لڑکی تو شرمائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔“

اس کے باوجود بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کوئی یتیم بچی یا کنواری لڑکی سے نکاح کرنا چاہے لیکن لڑکی نکاح پر رضا مند نہ ہو تو یہ حیلہ کرے کہ دو جھوٹے گواہ لائے جو گواہی دیں کہ اس مرد نے اس عورت سے نکاح کیا ہے، جب لڑکی کو خبر پہنچی تو وہ بھی راضی ہو گئی، قاضی نے بھی جھوٹی گواہی قبول کر لی، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ اس نے نکاح نہیں کیا، اس کے باوجود اس کا عورت سے جماع کرنا جائز ہے۔

۶۹۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ ، قَالُوا : كَيْفَ إِذْنُهَا ؟ قَالَ : « أَنْ تَسْكُتَ . » [راجع: ۵۱۳۶]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنْ اِخْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدِي زُورٍ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ تَيْبٍ بِأَمْرِهَا ، فَأَثَبَتِ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجَهَا قَطُّ ، فَإِنَّهُ يَسْعَهُ هَذَا النِّكَاحُ ، وَلَا بَأْسَ بِالْمَقَامِ لَهُ مَعَهَا .

۶۹۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ ذُكْوَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ ، قُلْتُ : إِنْ الْبِكْرُ تَسْتَحِي ؟ قَالَ : « إِذْنُهَا صَمَاتُهَا . » [راجع: ۵۱۳۷]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنْ هَوِيَ إِنْسَانٌ جَارِبَةً يَتِيمَةً أَوْ بَكْرًا فَأَثَبَتْ فَاخْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدِي زُورٍ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فَأَذْرَكَتْ فَرَضِيَتْ الْيَتِيمَةُ ، فَقَبِلَ الْقَاضِي بِشَهَادَةِ الزَّوْرِ ، وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ : حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ .

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حیلہ سازی کی برائی کو بیان کرنے کے لیے مختلف اسلوب اختیار کیے ہیں۔ پہلی صورت کنواری لڑکی کے متعلق تھی، دوسری شوہر دیدہ کے بارے میں اور تیسری صورت میں گواہی کے بعد اعتراف ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود سب صورتوں میں ایک ہی موقف کو بار بار بیان کرنا ہے کہ عدالت کا فیصلہ ظاہری طور پر تو نافذ ہو سکتا ہے لیکن باطنی اعتبار سے اس کی کوئی حیثیت نہیں بلکہ ایسا شخص قیامت کے دن اللہ کے ہاں قابل مواخذہ ہوگا۔

باب: 12- عورت کا اپنے شوہر اور سونکوں سے حیلہ کرنے کی ممانعت اور اس کے متعلق نبی ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی اس کا بیان

(۱۲) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ اخْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ، وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ

[69721] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میٹھی چیز اور شہد کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہوتے۔ ایک مرتبہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور ان کے ہاں اس سے زیادہ قیام فرمایا جتنی دیر قیام کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ اس کی قوم سے ایک عورت نے انھیں ایک کچی شہد بطور ہدیہ بھیجا ہے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا شربت پلایا تھا۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اللہ کی قسم! اب میں آپ کے متعلق ضرور کوئی حیلہ کروں گی، چنانچہ میں نے اس کا ذکر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور انھیں کہا: جب تمہارے پاس آپ ﷺ تشریف لائیں تو آپ کے قریب بھی آئیں گے۔ اس وقت تم نے یہ کہنا ہوگا: اللہ کے رسول! (کیا) شاید آپ نے مغایر کھلایا ہے؟ آپ فرمائیں گے: نہیں۔ تم کہنا: پھر یہ بوکیسی ہے؟ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصے سے بو آئے، چنانچہ آپ ﷺ اس کا یہ جواب دیں گے کہ حفصہ نے مجھے شہد پلایا تھا، اس پر ان سے کہنا کہ شاید شہد کی کھبوں نے عرْفَط کا رس چوسا ہوگا۔

۶۹۷۲ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحُلُوءَ، وَيُحِبُّ الْعَسَلَ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ أَجَازَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذْنُو مِنْهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ، فَاحْتَسَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَسِسُ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ، فَقِيلَ لِي : أَهَدْتُ لَهَا امْرَأَةً مِّنْ قَوْمِهَا عَكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَّتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ : أَمَا وَاللَّهِ لَنُحْتَالَنَّ لَهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسُودَةَ، وَقُلْتُ لَهَا : إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَذْنُو مِنْكَ، فَقَوْلِي لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَكَلْتُ مَغَايِرًا؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ : لَا، فَقَوْلِي لَهُ : مَا هَذِهِ الرَّيْحُ؟ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرَّيْحُ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ : سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ، فَقَوْلِي لَهُ : جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفَطُ، وَسَأَقُولُ ذَلِكَ، وَقَوْلِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سُودَةَ قُلْتُ : تَقُولُ سُودَةُ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَذَبْتُ أَنْ

میں بھی (رسول اللہ ﷺ سے) یہی بات کہوں گی اور صفیہ! تم نے بھی یہی کہا ہوا، چنانچہ آپ ﷺ جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو ان کا بیان ہے: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! تمہارے خوف کی وجہ سے قریب تھا کہ میں اس وقت آپ ﷺ سے یہ بات جلدی میں کہہ دوں جبکہ آپ ابھی دروازے ہی پر تھے۔ آخر جب رسول اللہ ﷺ قریب آئے تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے کہا: پھر یہ بو کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے تو حصہ نے شہد پلایا ہے۔“ میں نے کہا: اس شہد کی کمیوں نے عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسے ہی کہا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے بھی یہی کہا۔ پھر جب آپ حضرت حصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو شہد کا شربت نہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔“ اس پر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سبحان اللہ! ہم نے آپ کو شہد سے محروم کر دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا: خاموش رہو۔

أَبَادَتْهُ بِاللَّيْلِ قُلْتُ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِّنْكَ، فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَكَلْتَ مَغَافِيرَ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ قَالَ: «سَقَمْتَنِي حَفْصَةُ شَرِبَتْ عَسَلًا»، قُلْتُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ، قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَدَخَلَ عَلَيَّ صَفِيَّةٌ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ حَفْصَةُ قَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي بِهِ»، قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَا، قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي. [راجع: ۴۹۱۲]

باب: 13- طاعون سے بھاگنے کے لیے حیلہ کرنا  
منع ہے

(۱۳) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِخْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ  
مِنَ الطَّاعُونِ

[6973] حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام (کا علاقہ فتح کرنے کے لیے) روانہ ہوئے۔ جب مقام سرغ پر پہنچے تو انھیں اطلاع ملی کہ شام وبائی بیماری کی لپیٹ میں ہے۔ اس دوران میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہیں پتہ چلے کہ کسی سرزمین میں وبا پھیلی

۶۹۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا جَاءَ بِسَرِغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا

ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ اور اگر کسی مقام پر وبا پھوٹ پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو راہ فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے نقل مکانی نہ کرو۔“ چنانچہ حضرت عمرؓ کا مقام سرخ سے واپس آگئے۔

ابن شہاب سالم بن عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی حدیث سن کر واپس ہوئے تھے۔

[6974] حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعے سے بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا جو کبھی آتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے۔ جو کوئی کسی سرزمین میں اس کے پھیلنے کے متعلق سنے تو وہاں نہ جائے، لیکن اگر کوئی کسی مقام پر ہو اور وہاں یہ وبا پھوٹ پڑے تو وہاں سے بھاگنے کی کوشش نہ کرے۔“

عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ». فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرِّحَ. [راجع: 05729]

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا أَنْصَرَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

٦٩٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ: «رَجُزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذَّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يُقَدِّمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِّنْهُ». [راجع: ١٣٤٧٣]

فائدہ: اللہ کی تقدیر تو واقع ہو کر رہتی ہے، پھر وبائی امراض سے احتیاطی تدابیر کے کیا معنی؟ کہ وہاں سے مت نکلو جہاں وبا پھیلی ہو اور وہاں مت جاؤ جہاں وبا پھیلی ہو! اس کا بہترین جواب حضرت عمرؓ نے دیا تھا۔ جب ان سے حضرت عبیدہ بن جراحؓ نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ اللہ کی تقدیر سے فرار ہونا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف فرار ہوتے ہیں۔ اگر تم ایسی وادی میں پڑاؤ کرو جہاں سرسبز اور خشک علاقہ ہو، اگر سرسبز علاقے میں اپنے اونٹ چراؤ تو یہ اللہ کی تقدیر ہے اور اگر خشک علاقے میں اونٹ چریں تو بھی اللہ کی تقدیر ہے۔<sup>1</sup>

#### (١٤) بَابُ: فِي الْهَبَةِ وَالشُّفْعَةِ

#### باب: 14- ہبہ اور شفیعہ کے متعلق حیلہ کرنے کا بیان

بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کسی نے ایک ہزار یا اس سے زیادہ درہم کسی دوسرے کو ہبہ کیے حتیٰ کہ وہ اس کے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ وَهَبَ هَبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ وَاحْتَالَ

1 صحیح البخاری، الطب، حدیث: 5729.

پاس کئی سال رہے، پھر ان میں اس طرح حیلہ کیا کہ ہبہ کرنے والے نے وہ درہم اس سے واپس لے لیے تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی زکاۃ واجب نہیں۔ ان حضرات نے ہبہ کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی کھلی مخالفت کی ہے، مزید برآں انھوں نے زکاۃ بھی ساقط کر دی ہے۔

[6975] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی تے کو خود چاٹ جاتا ہے۔ ہمارے لیے اس طرح کی بری مثال مناسب نہیں۔“

[6976] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے شفعہ کا حق ہر اس چیز میں دیا ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ کر دیے جائیں تو پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

اس کے باوجود بعض لوگوں نے کہا ہے: شفعہ کا حق پڑوسی اور ہمسائے کو بھی ہوتا ہے۔ پھر جس چیز (ہمسائے کے حق شفعہ) کو مضبوط کیا تھا اسے خود ہی باطل قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا، پھر اسے خطرہ محسوس ہوا کہ اس کا پڑوسی شفعے کی بنیاد پر اس سے گھر لے لے گا تو اسے چاہیے کہ وہ مکان کے سوحصوں میں سے پہلے ایک حصہ خرید لے، پھر باقی حصے خرید کرے۔ ایسی صورت میں پڑوسی کو صرف پہلے خرید کردہ حصے میں شفعے کا حق ہوگا۔ مکان کے باقی حصوں میں اسے حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا۔ خریدار اس مکان کے متعلق اس قسم کا حیلہ کر سکتا ہے۔

فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا، فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاجِدٍ مِّنْهُمَا، فَخَالَفَ الرَّسُولَ ﷺ فِي الْمِهْمَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ.

۶۹۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْعَائِدُ فِي هَبَّتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ، لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوَاءِ».

[راجع: ۲۵۸۹]

۶۹۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الشَّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسِّمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شَفْعَةَ. [راجع: ۲۲۱۳]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الشَّفْعَةُ لِلْجَوَارِ، ثُمَّ عَمِدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ، وَقَالَ: إِنْ اشْتَرَى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَهَا الْجَارُ بِالشَّفْعَةِ فَاشْتَرَى سَهْمًا مِّنْ مَّائَةِ سَهْمٍ، ثُمَّ اشْتَرَى الْبَاقِي، وَكَانَ لِلْجَارِ الشَّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شَفْعَةَ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ، وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ.

[6977] حضرت عمرو بن شرید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، پھر میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن مالک کے پاس گیا۔ (وہاں) ابورافع نے حضرت مسور سے کہا: کیا تم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے میری سفارش نہیں کرتے کہ وہ میرا مکان خرید لیں جو میری حویلی میں ہے؟ انھوں نے کہا: میں تو چار سو درہم سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں ادا کروں گا۔ ابورافع نے کہا: مجھے تو اس کے پانچ سو نقد مل رہے تھے لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا: ”ہمسایہ اپنے قرب کے باعث زیادہ حق دار ہے۔“ تو میں تمہیں یہ مکان فروخت نہ کرتا یا تجھے نہ دیتا۔

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ معمر نے تو اس طرح بیان نہیں کیا۔ سفیان نے کہا: لیکن مجھے تو ابراہیم بن میسرہ نے یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں: جب کوئی اپنا مکان فروخت کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حیلہ کرے اور حق شفعہ کو غیر موثر کرے۔ وہ اس طرح کہ بیچنے والا، خریدار کو وہ مکان ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے حوالے کر دے۔ پھر خریدار، اس ہبہ کے معاوضے میں مالک کو ایک ہزار بطور معاوضہ ادا کر دے اس طرح شفعہ کرنے والے کو اس میں شفعہ کرنے کا حق نہیں رہے گا۔

[6978] حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کے ایک مکان کی چار سو مثقال قیمت لگائی۔ انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ ”ہمسایہ اپنی ہمسائیگی کی وجہ سے زیادہ

۶۹۷۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ قَالَ: جَاءَ الْمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمَسُورِ: أَلَا تَأْمُرُ هَذَا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّي بَيْتِي الَّذِي فِي دَارِي؟ فَقَالَ: لَا أَزِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةٍ، إِمَّا مُقَطَّعَةً وَإِمَّا مُنَجَّمَةً، قَالَ: أُعْطِيتُ خَمْسِمِائَةَ نَقْدًا فَمَنْعْتُهُ، وَلَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ» مَا بَعْتُكَ أَوْ قَالَ: مَا أُعْطِيتُكَ.

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرًا لَمْ يَقُلْ هَكَذَا، قَالَ: لَكِنَّهُ قَالَهُ لِي هَكَذَا. [راجع: ۲۲۵۸]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَ الشُّفْعَةَ فَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ، فَيَهَبُ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحْدُهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ، وَيَعَوِّضُهُ الْمَشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَا يَكُونُ لِلشُّفْعِ فِيهَا شُفْعَةٌ.

۶۹۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَهُ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ، فَقَالَ: لَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ



حق دار ہے، تو میں یہ مکان تمہیں نہ دیتا۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ لِمَا أَعْطَيْتُكَ». [راجع: ۲۲۵۸]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْتَطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ مَا اشْتَرَاهُ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ، وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ.

(اس کے باوجود) بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے مکان کا کچھ حصہ خریدا اور وہ چاہتا ہے کہ حق شفیعہ کو باطل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے نابالغ بیٹے کو بیہ کر دے، اس صورت میں نابالغ پر قسم نہیں ہوگی۔

### (۱۵) بَابُ اخْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهْدَى لَهُ

باب: 15- عامل کا تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا

۶۹۷۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللَّثْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ قَالَ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمَّكَ حَتَّى تَأْتِيكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ حَطَبْنَا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي اسْتَعْمَلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَانِي اللَّهُ فَيَأْتِيَنِي يَقُولُ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ؟ وَاللَّهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بَعِيرٍ حَقَّهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَا عَرَفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقْرَةً لَهَا خُورٌ، أَوْ شَاةً تَبَعْرُ»، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رُبِّيَ بِيَاضُ إِبْطِهِ، يَقُولُ: «اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي. [راجع: ۹۲۵]

[6979] حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بنو سلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا جسے ابن لثیبہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ صدقات لے کر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے حساب کتاب لیا۔ اس نے کہا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ (میرا) ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، وہیں یہ تحائف تیرے پاس آجاتے۔“ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ”اما بعد! میں تم میں سے کسی کو اس کام پر عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے، پھر وہ شخص میرے پاس آکر کہتا ہے: یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہتا کہ وہیں اسے ہدایا پہنچ جائیں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی حق کے بغیر کوئی چیز لے گا، وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہوگا۔ میں تم میں سے ہر اس شخص کو پہچان لوں گا جو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اونٹ اٹھائے ہوئے ہوگا جو بلبل رہا ہوگا یا گائے اٹھائے ہوئے ہوگا جو اپنی آواز نکال رہی ہوگی یا

بکری اٹھائے ہوئے ہوگا جو میا رہی ہوگی۔“ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں نے تیرا حکم لوگوں تک پہنچا دیا ہے؟“ راوی کہتا ہے: یہ منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور میرے کانوں نے ان باتوں کو سنا۔

[6980] حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پڑوسی اپنی ہمسائیگی کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔“

۶۹۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ  
أَبِي رَافِعٍ قَالَ : قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ : «الْجَارُ  
أَحَقُّ بِسَقَمِهِ» . (راجع : ۲۲۵۸)

(اس کے باوجود) بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کسی نے بیس ہزار درہم میں مکان خریدا تو (اسقاط حق شفعہ کے لیے) حیلہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں کہ بیس ہزار درہم کا سودا کرے لے، پھر مکان کے مالک کو نو ہزار نو سو نانوںے درہم نقد دے دے اور بیس ہزار میں سے باقی (دس ہزار ایک) درہم کے عوض اسے ایک دینار دے۔ اس صورت میں اگر شفعہ کرنے والا اس مکان کو لینا چاہے گا تو اسے بیس ہزار ہی میں لینا ہوگا ورنہ اسے مکان کے سلسلے میں کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ پھر اگر مکان کا کوئی اور حق دار نکل آیا تو خریدار، فروخت کرنے والے سے وہی رقم واپس لے گا جو اس نے دی ہے اور وہ نو ہزار نو سو نانوںے درہم اور ایک دینار ہے کیونکہ اس گھر کا جب اور کوئی حق دار نکل آیا تو بیع صرف جو دینار کے متعلق ہوئی تھی ختم ہوگئی۔ اور اگر اس گھر میں کوئی عیب ثابت ہوا اور اس کا کوئی دوسرا حق دار نہ نکلا تو وہ اسے بیس ہزار درہم کے عوض واپس کرے گا۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنْ اشْتَرَى دَارًا  
بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى  
يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُذَهُ تِسْعَةَ  
أَلْفِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةَ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ ،  
وَيَنْقُذَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ أَلْفَ ، فَإِنْ  
طَلَبَ الشَّفِيعُ أَحَدَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا  
فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ ، فَإِنْ اسْتَحَقَّتِ الدَّارُ  
رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ  
تِسْعَةُ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةَ وَتِسْعَةَ وَتِسْعُونَ  
دِرْهَمًا وَدِينَارًا ، لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتَحَقَّ انْتَقَضَ  
الصَّرْفُ فِي الدَّارِ ، فَإِنْ وَجَدَ بِهِذِهِ الدَّارِ عَيْبًا  
وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا .

ابو عبد اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان لوگوں نے مسلمانوں کے درمیان مکر و فریب کو جائز رکھا، حالانکہ نبی

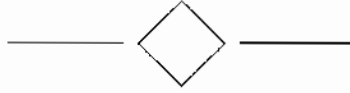
قَالَ : فَأَجَارَ هَذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ،  
قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَيْعُ الْمُسْلِمِ لَا دَاءَ وَلَا

ﷺ نے فرمایا ہے: ”ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کی خرید و فروخت میں کوئی عیب، خباثت اور آفت نہیں ہونی چاہیے۔“

حَبِئَةٌ وَلَا عَائِلَةٌ» .

[6981] حضرت عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک گھر چار سو مثقال میں فروخت کیا اور فرمایا: اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ ”پڑوسی ہمسائیگی کا زیادہ حق دار ہے“ تو میں آپ کو یہ گھر فروخت نہ کرتا۔

۶۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيدِ: أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَأَوَّمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ، قَالَ: وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْيِهِ» مَا أُعْطَيْتُكَ. [راجع. ۲۲۵۸]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 91- كِتَابُ التَّعْبِيرِ

### خوابوں کی تعبیر کا بیان

باب: 1- رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خواب سے ہوا

(۱) بَابُ: أَوَّلُ مَا بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ

[6982] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز بحالت نیند سچے خواب کے ذریعے سے ہوا۔ آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح سامنے آجاتا۔ آپ عارحراء میں تشریف لاتے اور اس میں تنہا چند راتیں عبادت کرتے۔ ان چند راتوں کا توشہ بھی ساتھ لاتے۔ پھر جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس تشریف لے جاتے تو وہ اتنا ہی توشہ آپ کے ہمراہ کر دیتیں حتیٰ کہ اچانک آپ کے پاس حق آگیا جبکہ آپ عارحراء میں تھے، چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: پڑھیے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبایا جس کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ پھر اس نے اس طرح دبایا کہ میں بے قابو ہو گیا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے! میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں

۶۹۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرَّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَنَزْوُدُهُ لِمِثْلِهَا حَتَّىٰ فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءَ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ»، فَأَخَذَنِي فَعَطَّنِي حَتَّىٰ بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ، ثُمَّ أُرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي فَعَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّىٰ بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ،

ہوں تو اس نے مجھے تیسری مرتبہ پکڑا اور خوب دبا یا یہاں تک کہ میں نے بے حد تکلیف محسوس کی۔ آخر چھوڑ کر اس نے مجھ سے کہا: اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا حتیٰ کہ مائِمَ يَعْلَمُ تک پہنچا۔ آپ ﷺ ان آیات کو ساتھ لے کر وہاں سے واپس آئے، اس وقت آپ کی گردن اور کندھے کے درمیان کا گوشت حرکت کر رہا تھا حتیٰ کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ”مجھے چادر اوڑھا دو۔ مجھے چادر اوڑھا دو۔“ انھوں نے آپ کو چادر میں لپیٹ دیا، پھر جب آپ کا خوف و ہراس دور ہوا تو آپ نے فرمایا: ”خدیجہ! میرا حال کیا ہو گیا ہے؟“ پھر آپ نے اپنی سرگزشت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔“ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ شادر ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں آنے والی مصیبتوں میں مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی کے پاس لائیں جو ان کے چچا زاد تھے اور وہ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور وہ عربی لکھ لیتے تھے، اور اللہ کی توفیق سے وہ عربی میں انجیل کا ترجمہ لکھا کرتے تھے، نیز وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے حتیٰ کہ ان کی بیٹائی بھی جاتی رہی تھی۔ ان سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: برادرم! اپنے بھتیجے کی بات غور سے سنیں۔ ورقہ نے پوچھا: بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ نبی ﷺ نے جو دیکھا تھا اسے ذکر کر دیا۔ ورقہ نے سن کر کہا: یہ تو وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش! میں ایام نبوت میں نوجوان ہوتا اور زندہ رہتا جب تمہیں تمہاری

ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِيءٍ، فَأَخَذَنِي فَعَطَّنِي الثَّلَاثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِأَسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ حَتَّى بَلَغَ﴾ ﴿مَا لَوْ يَعْلَمُ﴾ [العلق: ۱-۵] فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمَلُونِي زَمَلُونِي»، فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: «يَا خَدِيجَةَ! مَا لِي؟» وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ: «قَدْ خَشِيتُ عَلَيَّ» فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا أَبْشِرْ. فَوَاللَّهِ! لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى آتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ قُصَيٍّ - وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنْصَرَفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ - فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيُّ ابْنِ عَمٍّ! إِسْمَعُ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنُ أَخِي! مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنزِلَ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدَعًا أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجَكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوْ مُخْرِجِي هُمْ؟» فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا عُودِي، وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْسَبْ وَرَقَةَ أَنْ تُوْفِّي وَفَتَرَ الْوَحْيِ فِتْرَةً حَتَّى حَزَنَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا بَلَغْنَا

قوم یہاں سے نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟“ ورقہ نے کہا: ہاں، جب بھی آپ جیسا کوئی پیغام لے کر آیا تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اور اگر میں نے تمہارے وہ دن پالے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ (راوی کہتا ہے کہ) ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ کو اس وجہ سے اس قدر غم تھا کہ آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے خود کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تاکہ اس پر سے خود کو گرا دیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نمودار ہو کر فرماتے: یا محمد! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں، اس سے آپ ﷺ کو سکون ملتا اور واپس آجاتے، لیکن جب سلسلہ وحی زیادہ دنوں تک رکا رہا تو ایک مرتبہ آپ نے دوبارہ ایسا ارادہ کیا۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے آئے اور انھوں نے آپ ﷺ سے اسی طرح کی بات پھر کہی۔

حُزْنَا غَدًا مِنْهُ مِرَارًا كَثِيرًا تَبَدَّى مِنْ رُؤْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكَلَّمَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لَكَيْ يُلْقِي مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدَّى لَهُ جَبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِيَذَلِكَ جَأْشُهُ وَيَقْرُ نَفْسَهُ فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فِتْرَةُ الْوَحْيِ، غَدًا لِيَمِثِلَ ذَلِكَ، فَإِذَا أَوْفَى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدَّى لَهُ جَبْرِيْلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. [راجع: ۳]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فَالِقُ الْإِصْبَاحِ سے مراد ہے: دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت چاند کی روشنی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿فَالِقُ الْإِصْبَاحِ﴾: [الأنعام: ۹۶] ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ.

### باب: 2- نیک لوگوں کے خواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دکھایا، ایک حقیقت تھی کہ تم ان شاء اللہ مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہو گے..... ایک قریبی فتح تمہیں عطا فرمادی۔“

[6983] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

### (۲) بَابُ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ السَّجْدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَتَمَعًا قَرِيبًا﴾ [النح: ۲۷].

۶۹۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ،

ﷺ نے فرمایا: ”کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہوتا ہے۔“

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ». [انظر: ٦٩٩٤]

### باب 3- خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے

### (٣) بَابُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

[6984] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”چھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے دکھائے جاتے ہیں۔“

٦٩٨٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ». [راجع: ٣٢٩٢]

[6985] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، لہذا وہ اس وقت اللہ کی حمد و ثنا کرے اور اسے کسی سے بیان کرے۔ اور اگر اس کے برعکس کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہذا وہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے، اس طرح یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

٦٩٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ، فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَنْصُرُهُ». [انظر: ٦٩٨٩، ٧٠٤٥]

### باب 4- اچھا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے

### (٤) بَابُ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ

[6986] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی دراندازی

٦٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ - وَأَنَا عَلَيْهِ خَيْرًا، لَقِيْتَهُ بِالْيَمَامَةِ - عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ

کا نتیجہ ہوتا ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو اس سے (اللہ کی) پناہ مانگے اور اپنی بائیں جانب تھوک دے، پھر یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

ایک روایت میں عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے باپ ابو قادہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[6987] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

یہ روایت ثابت، حمید، اسحاق بن عبد اللہ اور حضرت شعیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

[6988] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔“

[6989] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔“

أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [راجع: ۳۲۹۲]

وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۶۹۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَرُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ».

رَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۹۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فَرْعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ». [انظر: ۷۰۱۷]

۶۹۸۹ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ». [راجع:



فائدہ: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد یہ دعویٰ کرنا کہ نبوت کے کچھ اجزا ابھی باقی ہیں بہت مشکل امر ہے، اس لیے مذکورہ حدیث کی تشریح میں مندرجہ ذیل توجیہات کی گئی ہیں: ○ اگر نبی خواب دیکھتا ہے تو حقیقی طور پر نبوت کا جز ہے اور اگر کوئی امتی اچھا خواب دیکھتا ہے تو اس کے مجازی معنی مراد ہوں گے۔ ○ اس سے مراد حضرات انبیاء علیہم السلام کے خوابوں کے موافق خواب دیکھنا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ نبوت کا کوئی حصہ باقی ہے۔ ○ اچھا خواب علم نبوت کا حصہ ہے، نبوت کا جز نہیں کیونکہ علم نبوت تو قیامت تک باقی رہے گا۔ ○ پسندیدہ اور سچا خواب صداقت کے اعتبار سے نبوت سے مشابہت رکھتا ہے۔<sup>۱</sup> کچھ حضرات نے اس کی توجیہ بایں طور بیان کی ہے کہ وحی کی ابتدا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک تیس سال کی مدت ہے، ان میں تیرہ سال مکہ مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں وحی نازل ہوتی رہی اور ابتدائی زمانہ نبوت میں چھ ماہ تک خواب میں وحی نازل ہوتی رہی۔ یہ نصف سال ہے۔ اس طرح تیس سال کا نصف چھالیس ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے اچھے خواب کو نبوت کا چھالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

### باب 5- مبشرات کا بیان

[6990] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”نبوت میں سے اب صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔“ صحابہ کرام نے پوچھا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”(مبشرات) اچھے خواب ہیں۔“

### (۵) بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ

۶۹۹۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ»، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ».

### باب 6- حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا تھا: ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں..... سب کچھ جاننے والا کمال حکمت والا ہے۔“

### (۶) بَابُ رُؤْيَا يُوسُفَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ ابْنِي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ [يوسف: ۴-۷]

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(یوسف علیہ السلام نے کہا: ابا جان! یہ ہے میرے اس خواب کی تعبیر جو میں نے بہت پہلے دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حقیقت بنا دیا..... اور مجھے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَتَابِتْ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ فَدَجَّلَهَا رَبِّي حَقًّا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَالْحَقِيقِي بِالصَّلٰحِيْنِ﴾ [يوسف: ۱۰۰-۱۰۱]

تیک لوگوں میں شامل کر لے۔“ تک۔

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فاطر، مدبغ، مبدع، باری اور خالق ہم معنی ہیں۔ اور بدء اور باده سے ہے کے معنی جنگل اور دیہات ہیں۔

باب: 7- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”پھر جب وہ (بیٹا) ان کے ہمراہ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ گیا..... ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح صلہ دیتے ہیں۔“

مجاہد نے کہا: اَسْلَمًا کے معنی ہیں: دونوں اس حکم کے سامنے جھک گئے جو انھیں دیا گیا تھا۔ تَلَدًا کے معنی ہیں: انھوں نے اس کی پیشانی زمین پر رکھی، یعنی اسے اوندھا لٹا دیا۔

باب: 8- خواب پر اتفاق، یعنی ایک ہی خواب کئی آدمی دیکھیں

[6991] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں کو خواب میں شب قدر سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی جبکہ کچھ لوگوں کو دکھائی گئی کہ وہ آخری دس تاریخوں میں ہوگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اسے آخری سات تاریخوں میں تلاش کرو۔“

باب: 9- قیدیوں، فسادیوں اور مشرکین کے خواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید خانے میں داخل ہوئے..... تم اپنے مالک

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فَاطِرٌ وَالْمُبْدِعُ وَالْمُبْدِعُ وَالْبَارِيُّ وَالْمَخْلِقُ وَاحِدٌ، مِنَ الْبَدْءِ وَبَادِيِهِ.

(۷) بَابُ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعَى﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿بَعَثْنَا الْمُسْتَسِينِ﴾ [الصافات: ۱۰۲-۱۰۵]

قَالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمًا: سَلَمًا مَا أَمْرًا بِهِ. وَتَلَدًا: وَضَعُ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ.

(۸) بَابُ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

٦٩٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَنَسًا أَرَوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّ أَنَسًا أَرَوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ». [راجع: ١١٥٨]

(۹) بَابُ رُؤْيَا أَهْلِ الشُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشَّرْكِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أَرْجِعْ إِلَيَّ رَيْكَ﴾ [يوسف: ٣٦-٥٠]

کے پاس جاؤ۔“

حضرت فضیل نے اپنے پیروکاروں میں سے کسی کو کہا: اے عبداللہ! کیا متفرق رب بہتر ہیں یا ایک ہی اللہ جو سب پر غالب ہے؟ واذکر یہ لفظ ذکرت سے باب افتعال ہے۔ اُمّۃ کے معنی ہیں: قرن، یعنی زمانہ۔ اسے اُمّۃ بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی ہیں: بھول۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یَعَصِرُونَ کے معنی ہیں: انگور نچوڑیں گے اور تیل نکالیں گے۔ تُحْصِنُونَ کے معنی ہیں: جس کی تم حفاظت کرو گے۔

وَقَالَ الْمُضَيَّلُ لِبَعْضِ الْأَتْبَاعِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَرَبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمْ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ؟ وَادَّكَّرَ: افْتَعَلَ، مِنْ ذَكَرْتُ، بَعْدَ أُمَّةٍ: قَرْنٍ، وَيُقْرَأُ: أُمَّةٍ: نِسْيَانٍ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَعْصِرُونَ الْأَعْنَابَ وَالذَّهْنَ. تُحْصِنُونَ: تُحْرَسُونَ.

فائدہ: ان آیات سے خواب کے متعلق درج ذیل نکات اخذ کیے جاسکتے ہیں: ○ قیدیوں، فسادوں اور بے دین لوگوں کے خواب بھی بعض اوقات سچے اور قابل تعبیر ہوتے ہیں۔ ○ کاروباری مصروفیات اور ذہنی رجحانات کا خواب پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ ○ خواب کی تعبیر کے لیے کسی نیک سیرت، بااخلاق اور تجربہ کار آدمی کا انتخاب کرنا چاہیے جو ضرورت پڑنے پر حفاظتی تدابیر بھی بتا سکے۔ ○ خوابوں کی تعبیر بتانا بہترین ذریعہ تبلیغ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس ذریعے کو استعمال کرتے تھے۔ ○ جو خواب پرانگندہ خیالات کی پیداوار ہوں وہ قابل تعبیر نہیں ہوتے لیکن یہ معلوم کرنے کے لیے گہری بصیرت کی ضرورت ہے۔ ○ جس خواب کی تعبیر کے متعلق شرح صدر نہ ہو، اس کے متعلق جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ اس سے صاف صاف معذرت کر لی جائے۔

[6992] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں اتنے دن قید میں رہتا جتنے دن حضرت یوسف علیہ السلام ٹھہرے رہے، پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو میں اس کی دعوت کو فوراً قبول کر لیتا۔“

٦٩٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ مَا لَبِثَ يَوْسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لِأَجْبَتُهُ». [راجع: ١٣٣٧٢]

باب: 10- جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا

(١٠) بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

[6993] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو (کسی دن) وہ مجھے بیداری

٦٩٩٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ

میں بھی دیکھ لے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے بیان کیا: جب کوئی شخص آپ ﷺ کو آپ کی اپنی اصلی صورت میں دیکھے۔

[6994] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔“

[6995] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، لہذا جو شخص کوئی برا خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اس طرح یہ خواب اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہوگا۔ اور شیطان کبھی میری شکل میں نہیں آ سکتا۔“

[6996] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔“

زبیدی کی زہری سے روایت کرنے میں یونس اور زہری کے بھتیجے نے متابعت کی ہے۔

رَأَيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَّرَانِي فِي الْيَقَظَةِ ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي .

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : قَالَ ابْنُ سِيرِينَ : إِذَا رَأَاهُ فِي صُورَتِي . [راجع: 1110]

٦٩٩٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَائِي عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ» . [راجع: ٦٩٨٣]

٦٩٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْتُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاغَى بِي» . [راجع:

[٣٢٩٢]

٦٩٩٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ : قَالَ أَبُو سَلَمَةَ : قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ» .

تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ . [راجع: ٣٢٩٢]

[6997] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا۔“

٦٩٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي».

☀️ فائدہ: یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ شیطان خواب کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روپ دھار کر در اندازی نہیں کر سکتا مگر یہ ممکن ہے کہ وہ کسی دوسری شکل میں آکر یہ باور کرائے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس صورت حال میں وہ شخص تو دھوکا نہیں کھا سکتا جس نے آپ کو زندگی میں پچشم خود دیکھا تھا یا وہ آپ کے حلیے مبارک سے واقف ہے لیکن عام آدمی جسے آپ کے حلیے سے کوئی آشنائی نہیں وہ یقیناً دھوکا کھا سکتا ہے۔ اس صورت میں اگر بحالت خواب ایسا حکم دیا جائے جو ظاہری طور پر اسلامی تعلیمات سے ٹکراتا ہے تو اس کی طرف قطعاً التفات نہیں کیا جائے گا کیونکہ اسلام مکمل ہو چکا ہے اور اس قسم کا خواب شرعی طور پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ واضح رہے کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کی دل آویزی اور حسن و رعنائی کو الفاظ میں دیکھنے کا خواہش مند ہو تو وہ شیخ ابراہیم بن عبد اللہ حازمی کی تالیف ”الرسول كأنك تراه“ کا مطالعہ کرے جسے راقم الحروف نے ”آئینہ جمال نبوت“ کے نام سے اردو میں ڈھالا ہے اور دارالاسلام نے اسے انتہائی خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔

### باب: 11- رات کے خواب کا بیان

### (١١) بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

اس سے متعلقہ حدیث حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔

رَوَاهُ سَمُرَةٌ.

[6998] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے جو ام کلمات دیے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔ میں گزشتہ رات سویا ہوا تھا کہ اچانک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں حتیٰ کہ انھیں میرے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔“

٦٩٩٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِي».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُونَهَا. [راجع: ٢٩٧٧]

[6999] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے آج رات خود کو کعبہ کے پاس دیکھا، پھر میں نے وہاں ایک گندی رنگ کے آدمی کو دیکھا۔ وہ گندی رنگ کے سب سے خوبصورت آدمی کی طرح تھے۔ اس کے لمبے بال تھے جیسے تم خوبصورت لمبے بالوں والے آدمی دیکھتے ہو۔ اس نے بالوں میں کنگھی کر رکھی تھی جبکہ ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ دو آدمیوں کے سہارے یا ان کے شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا: یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر اچانک میں نے سخت گھنگریا لے بالوں والے آدمی کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کالی تھی، گویا وہ خشک انگور کی طرح اوپر اٹھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔“

[7000] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے، پھر اس حدیث کو بیان کیا۔

اس روایت کی متابعت سلیمان بن کثیر، زہری کے بھیجے اور سفیان بن حسین نے زہری سے کی ہے، انھوں نے عبید اللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

زبیدی نے زہری سے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

شعیب اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے بیان کیا کہ

۶۹۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا أَدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَذْمِ الرَّجَالِ، لَهُ لَيْمَةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ اللَّيْمِ، قَدْ رَجَلَهَا نَقَطُ مَاءٍ، مُتَكِنًا عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ - يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعِدٍ قَطَطٍ أَغْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ الدَّجَالُ». [راجع: ۳۴۴۰]

۷۰۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ.

وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ أَحْمَرَ الزُّهْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ - أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَقَالَ شُعَيْبٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔

حضرت معمر پہلے اسے سند کے ساتھ بیان نہیں کرتے تھے لیکن اس کے بعد سند کے ساتھ ذکر کرنے لگے تھے۔

الرُّهْرِيُّ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَهُ. [انظر:

[۷۰۴۶]

### باب: 12- دن کے خواب کا بیان

ابن عون نے امام ابن سیرین سے نقل کیا ہے کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہیں۔

[7001] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، چنانچہ ایک دن آپ ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اور (عورتوں کی عادت کے مطابق) آپ ﷺ کے سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگیں۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔

[7002] انہوں نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں، وہ سمندر کے وسط میں اس طرح سوار ہیں، گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے بادشاہ ہیں۔“ ام ملحان کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے، پھر جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس

### (۱۲) بَابُ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ.

۷۰۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ، وَكَانَتْ تَحْتِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطَعَمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَقْلِبِي رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ. [راجع: ۲۷۸۸]

۷۰۰۲ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ نَجْعَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ، أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ»، شَكَتُ إِسْحَاقُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ» - كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى - قَالَتْ:

رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں۔“ جیسا کہ آپ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! دعا فرمائیں مجھے بھی اللہ ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی۔“ چنانچہ ام حرامؓ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں سمندری سفر پر روانہ ہوئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں تو سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ»، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَضَرَعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

[راجع: ۲۷۸۹]

### باب: 13- عورتوں کا خواب دیکھنا

[7003] حضرت خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ام العلاء نامی انصاری عورت جس نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انھوں نے مجھے بتایا کہ جب انصار نے مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے سے تقسیم کیا تو ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعونؓ آئے۔ ہم نے انھیں اپنے گھر میں ٹھہرایا، پھر وہ بیمار ہو گئے اور ان کی وفات ہو گئی۔ جب وہ فوت ہوئے تو انھیں غسل دے کر ان کے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابوسائب! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو! تیرے لیے میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ضرور عزت دی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں عزت بخشی ہے؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، پھر اللہ کس کو عزت دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! ان پر موت تو آچکی ہے اور اللہ کی قسم! میں بھی ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود (حتی طور پر یہ) نہیں جانتا کہ

### (۱۳) بَابُ رُؤْيَا النِّسَاءِ

۷۰۰۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَخْبَرْتُهُ أَنَّهُمْ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِينَ قُرْعَةً، قَالَتْ: فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَأَنْزَلَنَا فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجَعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوْفِّي فِيهِ، فَلَمَّا تُوْفِّي غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: فَقُلْتُ: رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ يَكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَوَاللَّهِ مَا أُدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ - مَاذَا يُفْعَلُ بِي». فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أُرْزُقِي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا. [راجع: ۱۲۴۳]



میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے گا۔“ اس (انصاری عورت) نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی کسی کی براءت نہیں کروں گی۔

[7004] ایک دوسری روایت کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟“ تو مجھے بہت رنج ہوا، چنانچہ میں سو گئی تو میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہما کا چشمہ دیکھا جو جاری تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: ”یہ ان (عثمان رضی اللہ عنہما) کا نیک عمل ہے۔“

باب: 14- برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔  
اگر کوئی برا خواب دیکھے تو بائیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے

[7005] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو نبی ﷺ کے صحابی اور آپ کے شہسواروں سے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”مجھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے آتے ہیں، لہذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

باب: 15- خواب میں دودھ دیکھنا

[7006] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں میرے پاس دودھ کا

۷۰۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا، وَقَالَ: «مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ؟» قَالَتْ: وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «ذَلِكَ عَمَلُهُ». [راجع: ۱۲۴۳]

(۱۴) بَابُ: الْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۷۰۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَفُرْسَانِهِ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ الْحُلْمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ». [راجع: ۳۲۹۲]

(۱۵) بَابُ اللَّبَنِ

۷۰۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عَمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیاتھی کہ اس کی سیرابی کا اثر اپنے ناخنوں میں ظاہر ہوتا دیکھا۔ اس کے بعد میں نے بچا ہوا دودھ عمر کو دیا۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس کی آپ نے کیا تعبیر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی تعبیر علم ہے۔“

ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ بِمَدْحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيِّ يَخْرُجُ فِي أَظْفِيرِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي - يَعْنِي - عُمَرَ»، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ». [راجع: ۸۲]

### (۱۶) بَابُ: إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظْفِيرِهِ

باب: 16- جب کوئی شخص دودھ کو خواب میں اپنے  
ناخنوں اور دیگر اعضاء سے پھوٹا دیکھے

[7007] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے نوش کیا یہاں تک کہ میں نے سیرابی کا اثر جسم کے اطراف میں نمایاں دیکھا۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔“ آپ کے جو صحابہ کرام وہاں موجود تھے، انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس سے مراد علم ہے۔“

۷۰۰۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ بِمَدْحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيِّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي، فَأُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ»، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمَ».

[راجع: ۸۲]

### باب: 17- خواب میں قمیص دیکھنا

[7008] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ میں سو رہا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور وہ قمیصیں پہنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ کی قمیصیں تو ان کے سینے تک ہیں اور کچھ لوگوں کی اس سے بڑی ہیں۔ اس دوران میں عمر بن خطاب میرے پاس

### (۱۷) بَابُ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

۷۰۰۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ

سے گزرے تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”اس سے مراد ”دین“ ہے۔“

### باب: 18- خواب میں قمیص گھسیٹ کر چلنا

[7009] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا، اس دوران میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ قمیصیں پہنے ہوئے تھے۔ ان میں کچھ کی قمیصیں تو سینے تک تھیں اور کچھ کی ان سے بڑی تھیں۔ پھر میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا تو ان کی قمیص زمین پر گھسٹ رہی تھی۔“ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی تاویل دین ہے۔“

الثَّدْيِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ، قَالُوا: مَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الَّذِينَ». [راجع: ۲۳]

### (۱۸) بَابُ جَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

۷۰۰۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُمَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرْضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قَمُصٌ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ، وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ»، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الَّذِينَ». [راجع: ۲۳]

☀️ **فائدہ:** قمیص بدن کو چھپاتی ہے اور سردی گرمی سے بچاتی ہے، اسی طرح دین بھی روح کی حفاظت کرتا ہے اور اسے برائی سے بچاتا ہے۔ خواب میں قمیص کو زمین پر گھسیٹ کر چلنا دین میں صلابت اور پختگی کی علامت ہے۔ یہ امر خواب میں تو قابل تعریف ہے لیکن عالم بیداری میں مذموم ہے کیونکہ احادیث میں اس کی ممانعت اور سخت وعید ہے۔

### باب: 19- خواب میں سبزہ اور ہر بھرا باغ دیکھنا

[7010] حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا: یہ آدمی جنتی ہے۔ میں نے ان سے کہا: یہ لوگ آپ کے متعلق اس طرح کی باتیں کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ان کو

### (۱۹) بَابُ الْخُضْرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضِرَاءِ

۷۰۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا الْحَرَمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرِينَ: قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ: كُنْتُ فِي حَلْفَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عَمَرَ، فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا،

یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسی باتیں کریں جن کا انھیں علم نہیں۔ میں نے تو صرف ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک ستون، سرسبز و شاداب باغ میں نصب کیا ہوا ہے۔ اس کے سرے پر ایک کنڈا (کڑا) لگا ہوا تھا، اس کے نیچے منصف ہے، منصف خادم کو کہتے ہیں۔ مجھے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں اس پر چڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے کنڈا پکڑ لیا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ کا جب انتقال ہوگا تو وہ عروہ دثلی کو پکڑے ہوئے ہوگا۔“

قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وَضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِصْفٌ، - وَالْمِصْفُ: الْوَصِيفُ - فَقِيلَ: اذْقَهُ، فَرَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَكَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى». (راجع: ۳۸۱۳)

### باب: 20- خواب میں عورت کا چہرہ دیکھنا

[7011] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔ ایک آدمی تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے مجھ سے کہہ رہا تھا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے اسے کھولا تو وہ تو تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے، تو وہ خود ہی اسے انجام تک پہنچائے گا۔“

### (۲۰) بَابُ كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ

۷۰۱۱ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتَ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمِضِهِ». (راجع: ۳۸۹۵)

### باب: 21- خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا

[7012] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دکھائی گئی۔ میں نے فرشتے کو دیکھا وہ تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اسے کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا، پھر تم

### (۲۱) بَابُ نِيَابِ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ

۷۰۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرَيْتُكَ قَبْلَ أَنْ أَنْزِجَكَ مَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَكْشِفْ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتَ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمِضِهِ،

مجھے دکھائی گئیں۔ وہ (فرشتہ) تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اسے کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔“

ثُمَّ أَرَيْتُكَ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ: اكشِفْ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنَّ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِيهِ. [راجع: ۲۸۹۵]

### باب: 22- بحالت خواب ہاتھ میں چابیاں دیکھنا

[7013] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے جوامع الکلم دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ ایک وقت میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر انھیں رکھ دیا گیا۔“

### (۲۲) بَابُ الْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ

۷۰۱۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدِي».

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: جوامع الکلم سے مراد یہ ہے کہ بہت سے امور جو آپ ﷺ سے پہلے کتابوں میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک یادو امور وغیرہ میں جمع کر دیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ. [راجع: ۲۹۷۷]

### باب: 23- خواب میں (خود کو) کندھے یا حلقے سے

لنکا ہوا دیکھنا

[7014] حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان ایک ستون ہے اور ستون کے اوپر ایک کڑا ہے۔ مجھے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا: مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ اس دوران میں میرے پاس ایک خادم آیا۔ اس نے میرے کپڑے اٹھائے تو میں

### (۲۳) بَابُ التَّغْلِيْقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

۷۰۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عَبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ، وَسَطَ الرِّوْضَةِ عُمُودٌ، فِي أَعْلَى الْعُمُودِ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي:

اوپر چڑھ گیا اور میں نے کڑے کو پکڑ لیا۔ میں اسے پکڑے ہوئے تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ باغ، اسلام کا باغ تھا، وہ ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ ”عروہ وثقی“ تھا۔ تم ہمیشہ اسلام پر مضبوطی سے جمے رہو گے یہاں تک کہ تمہاری وفات ہو جائے گی۔“

ارْقَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي وَصِيفَ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَفَضَّضْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «تِلْكَ الرُّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ، وَذَلِكَ الْعُمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى، لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ». [راجع: 3813]

باب: 24- خواب میں خیمے کا ستون اپنے نچکے کے نیچے دیکھنا

(۲۴) بَابُ عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وَسَادَتِهِ

فائدہ: دراصل امام بخاری نے اس عنوان کے ذریعے ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو ان کی شرط کے مطابق نہ تھی، اس لیے عنوان سے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں عمود الکتاب، یعنی قرآن کے متن کو دیکھا کہ اسے میرے نچکے کے نیچے سے نکالا جا رہا ہے۔ میں نے اسے دیکھا تو ستون کی شکل میں ایک بلند نور تھا جسے علاقہ شام میں گاڑ دیا گیا۔ یقیناً جب فتنے برپا ہوں گے تو شام کی سرزمین میں ایمان اور امان ہوگا۔“<sup>1</sup>

باب: 25- خواب میں ریشم کی کپڑے دیکھنا اور جنت میں داخل ہونا

(۲۵) بَابُ الْإِسْتَبْرَاقِ، وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ

فائدہ: خواب میں ریشم دیکھنا بزرگی اور شرافت کی دلیل ہے کیونکہ ریشم تمام لباسوں سے اعلیٰ اور اسی طرح دین کی تعلیم تمام علوم سے افضل ہے، نیز جنت میں داخل ہونا اسلام میں داخل ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اسلام دخول جنت کا سبب اور ذریعہ ہے۔<sup>2</sup>

[7015] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشم کا کلاڑا ہے اور میں جنت کے جس مقام کی خواہش کرتا ہوں وہ مجھے اس طرف اڑا لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب

۷۰۱۵ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي ثَيْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي

الْحَجَّةَ إِلَّا طَارَتْ بِبِي إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى  
حَفْصَةَ. [راجع: ۴۴۰]

۷۰۱۶ - فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ  
فَقَالَ: «إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
رَجُلٌ صَالِحٌ». [راجع: ۱۱۲۲]

[7016] حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ تمہارے بھائی نیک سیرت آدمی ہیں۔“ یا فرمایا: ”عبداللہ نیک آدمی ہے۔“

☀️ فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد گرامی اس خواب کا حصہ ہے جس میں انہیں آگ سے ڈرایا گیا تھا اور ایک فرشتے نے انہیں تسلی دی تھی کہ گھبرانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ آپ نماز تہجد پڑھنے کا اہتمام کیا کریں۔ واللہ اعلم۔

### باب: 26- حالت خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا

[7017] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت (دن رات کا) زمانہ قریب ہو جائے تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا کیونکہ مومن کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور جو نبوت سے ہو وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔“ محمد بن سیرین کہتے ہیں: میں بھی یہی کہتا ہوں۔

کہا جاتا ہے کہ خواب تین طرح کے ہیں: دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ جس نے خواب میں کسی بری چیز کو دیکھا تو چاہیے کہ اسے کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن سیرین نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خواب میں طوق کو ناپسند کرتے تھے اور بیڑیاں دیکھنے کو اچھا سمجھتے تھے کیونکہ اس سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

### (۲۶) بَابُ الْقَيْدِ فِي الْمَنَامِ

۷۰۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيرِينَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبٌ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوءَةِ وَمَا كَانَ مِنَ النَّبُوءَةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَنَا أَقُولُ هَذِهِ - قَالَ:

وَكَانَ يُقَالُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَحْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْضُهُ عَلَى أَحَدٍ وَلَيْقَمٌ فَلْيُضَلِّ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ: الْقَيْدُ بَنَاتٌ فِي الدِّينِ.

قنادہ، یونس، ہشام اور ابوالہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔ کچھ راویوں نے یہ تمام باتیں حدیث میں شمار کی ہیں لیکن عوف کی مذکورہ روایت زیادہ واضح ہے۔

یونس نے کہا: بیڑی کے متعلق روایت کو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی خیال کرتا ہوں۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: طوق ہمیشہ گردنوں میں ہوتے ہیں۔

### باب: 27- خواب میں جاری چشمہ دیکھنا

[7018] حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، جو انصاری عورتوں سے ہیں اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، فرماتی ہیں: جب انصار نے مہاجرین کے قیام کے لیے قرعہ اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا قرعہ ہمارے نام نکلا۔ وہ ہمارے ہاں آکر بیمار ہو گئے۔ ہم نے ان کی تیمارداری کی لیکن وہ اس بیماری میں وفات پا گئے۔ ہم نے انھیں ان کے کپڑوں میں کفن دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے کہا: ابوسائب! تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ میری گواہی ہے کہ تمہیں اللہ نے عزت بخشی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟“ میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ اسے موت آپکی ہے اور میں اس کے لیے خیر و برکت کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ خود میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا

وَرَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهَشَامٌ وَأَبُو هَلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الْحَدِيثِ، وَحَدِيثُ عَوْفِ أَبِيْنُ.

وَقَالَ يُونُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَا تَكُونُ الْأَغْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْتَاقِ.

### (27) بَابُ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ

٧٠١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ نَسَائِهِمْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنَى حِينَ افْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ، فَاسْتَكْنَى فَمَرَّضَنَاهُ حَتَّى تُوْفِيَ، ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَنْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ أبا السَّائِبِ، فَشَهِدْتَنِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ. قَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ؟» قُلْتُ: لَا أَدْرِي وَاللَّهِ، قَالَ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْبَقِيْعُ، إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللَّهِ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ - مَا يُفْعَلُ بِهِ وَلَا بِكُمْ». قَالَتْ: أُمُّ الْعَلَاءِ: فَوَاللَّهِ لَا أُرْكَئِي أَحَدًا بَعْدَهُ. قَالَتْ: وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَجِئْتُ



سلوک ہوگا؟“ حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی کا تزکیہ نہیں کروں گی۔ انہوں نے مزید کہا: میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے ایک جاری چشمہ دیکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ ان کا نیک عمل ہے جس کا ثواب ان کے لیے جاری رہے گا۔“

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «ذَلِكَ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ». [راجع: ۱۲۴۳]

باب: 28- خواب میں کنویں سے پانی نکالنا حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو جائیں

(۲۸) بَابُ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبُئْرِ حَتَّى يَرَوِيَ النَّاسُ

اس مضمون کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

**وضاحت:** امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو خود ہی اس عنوان کے تحت متصل سند سے بیان کیا ہے جس کی صراحت آئندہ ہوگی۔<sup>1</sup>

[7019] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ اچانک میرے پاس ابوبکر اور عمر آئے اور پھر ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول پانی نکالا۔ ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے ابوبکر کے ہاتھ سے ڈول لے لیا اور وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں کسی ماہر کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو حتیٰ کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لیے پانی سے حوض بھر لیے۔“

۷۰۱۹ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا عَلَى بئرٍ أَنْزَعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَتَرَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَضَبَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ عَرَبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَفْرِي قَرِيْبَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بَعْطَنَ». [راجع: ۳۶۳۴]

**فائدہ:** اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ایک خواب بیان ہوا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا خواب وحی ہوتا ہے۔ اس کی تعبیر

1: صحیح البخاری، التعبير، حدیث: 7021.

خلافت و امارت کا عمل ہے۔ پانی نکالنا لوگوں کے لیے اجتماعی خدمات سرانجام دینا ہے۔ خلافت کا عمل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دو یا تین سال کیا۔ ان کے دور خلافت میں داخلی انتشار کی وجہ سے فتوحات نہ ہو سکیں جس کی طرف کمزوری کی صورت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو سنبھالا تو انہوں نے پوری قوت کے ساتھ اس عمل کو سرانجام دیا، فتوحات ہوئیں، اسلامی حکومت خوب وسیع ہوئی، مال غنیمت سے لوگوں میں آسودگی آئی اور داخلی طور پر بھی استحکام پیدا ہوا۔ اس خواب میں واضح اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کا عمل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چلائیں گے۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس منصب پر فائز ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

باب: 29- خواب میں کنویں سے پانی کے ایک یا دو ڈول کمزوری کے ساتھ نکالنا

(۲۹) بَابُ نَزْعِ الذُّنُوبِ وَالذُّنُوبِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ

170201 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ جمع ہو گئے ہیں۔ اس دوران میں ابو بکر کھڑے ہوئے، انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی نکالا۔ ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر ابن خطاب کھڑے ہوئے تو ڈول ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے لوگوں میں کسی کو اتنی مہارت کے ساتھ پانی نکالتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے حوض بھر لیے۔“

۷۰۲۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رُوَيْبِنَةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبِينَ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَمَا رَأَيْتُ فِي النَّاسِ مَنْ يَغْفِرُ لَهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنِ». [راجع: ۳۶۳۴]

170211 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سو رہا تھا کہ اس دوران میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا۔ وہاں ایک ڈول بھی تھا۔ جس قدر اللہ کو منظور تھا میں نے اس سے پانی نکالا۔ پھر اس ڈول کو ابن ابوقحافہ نے لے لیا۔ انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کرے۔ پھر وہ ڈول ایک بڑا ڈول بن گیا

۷۰۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَحَدَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَزَعَ مِنْهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبِينَ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ

استَحَالَتْ غَرَبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِّنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ بِعَطَنِ. [راجع: ۳۶۶۴]

اور اسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھالیا۔ میں نے کسی ماہر کو عمر کی طرح پانی کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لیے حوض بھر لیے۔“

[۳۶۶۴]

🌞 فائدہ: حدیث میں جس کمزوری کا ذکر ہے اس سے مراد مدت خلافت کی کمی ہے، اس میں سیدنا صدیق کی خدمت یا آپ کو نیچا دکھانا مقصود نہیں بلکہ حقیقت حال کو ظاہر کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے، یہ کلمات بھی عرب کے ہاں رائج اسلوب کے پیش نظر استعمال ہوئے ہیں۔

### باب: 30- خواب میں آرام کرنا

### (۳۰) بَابُ الْأَسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ

[7022] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حوض پر ہوں اور لوگوں کو سیراب کر رہا ہوں، پھر میرے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور مجھے آرام دینے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا، تاہم انھوں نے دو ڈول بھینچے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انھیں معاف کرے، پھر عمر بن خطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور وہ دیر تک ڈول نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر چلے گئے جبکہ حوض برابر جوش مار رہا تھا۔“

۷۰۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ، فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيحَنِي فَزَعَّ دَلْوَتَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، فَأَتَى ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَتَفَجَّرُ». [راجع: ۳۶۶۴]

### باب: 31- خواب میں محل دیکھنا

### (۳۱) بَابُ الْقَصْرِ فِي الْمَنَامِ

[7023] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ”میں ایک وقت سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں خود کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے

۷۰۲۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا

پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آگئی تو میں وہاں سے لوٹ آیا۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ، قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَبَكَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ: أَعَلَيْكَ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغَارُ؟ [راجع: ۳۲۴۲]

[7024] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں (بحالت خواب) جنت میں داخل ہوا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ سونے کے ایک محل میں داخل ہو رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ محل ایک قریشی مرد کا ہے۔ اے ابن خطاب! مجھے اس کے اندر جانے سے تمھاری غیرت نے روک دیا جسے میں خوب جانتا ہوں۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں؟

۷۰۲۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ»، قَالَ: وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟

[راجع: ۳۶۷۹]

### باب: 32- خواب میں وضو کرنا

[7025] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران آپ نے فرمایا: ”ایک وقت میں سورہا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا، وہاں ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے کہا: یہ محل کس کا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ محل عمر کا ہے۔ مجھے اس کی غیرت یاد آگئی تو میں وہاں سے واپس چلا آیا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے آپ پر غیرت کرنی تھی؟

### (۳۲) بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

۷۰۲۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا»، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: عَلَيْكَ - يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ - أَغَارُ؟ [راجع: ۳۲۴۲]

## باب: 33- خواب میں کعبہ کا طواف کرنا

[7026] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خود کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ اس دوران میں نے ایک گندم گوں آدمی دیکھا جس کے بال سیدھے تھے، وہ دو آدمیوں کے درمیان اس حالت میں تھا کہ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ پھر میں جانے لگا تو اچانک ایک سرخ، بھاری جسم والے پر نظر پڑی جس کے بال ٹھنکریا لے تھے اور وہ دائیں آنکھ سے کانٹا تھا، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگوڑی طرح تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ دجال ہے۔ اس کی شکل و صورت ابن قطن سے ملتی جلتی تھی۔“ ابن قطن خزاعہ قبیلے سے: بمصطلق کا ایک فرد تھا۔

## باب: 34- جب کسی نے خواب میں اپنا بچا ہوا کسی دوسرے کو دیا

[7027] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں ایک دفعہ سو رہا تھا، اچانک میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے خوب سیر ہو کر نوش کیا حتیٰ کہ میں نے سیرابی کو ہر رگ و پے میں پایا۔ پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔“ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”علم۔“

## (۳۳) بَابُ الطَّوْفِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ

۷۰۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعَدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الدَّجَالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهٍ شَبَهًا ابْنُ قَطَنِ، وَابْنُ قَطَنِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُضْطَلِقِ مِنْ خُرَاعَةَ. [راجع: ۳۴۴۰]

## (۳۴) بَابُ: إِذَا أُعْطِيَ فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ

۷۰۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حَمْرَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَجْرِي، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلَهُ عُمَرَ»، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمُ». [راجع: ۸۲]

## (۳۵) بَابُ الْأَمْنِ وَدَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ

باب: 35- خواب میں امن اور گھبراہٹ کا دور

ہوتا دیکھنا

[7028] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ صحابہ کرام خواب دیکھتے، پھر اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تو رسول اللہ ﷺ اس کی تعبیر کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا۔ میں اس وقت نو عمر لڑکا تھا۔ نکاح کرنے سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھ میں کوئی خیر ہوتی تو تجھے بھی ان لوگوں کی طرح کے خواب آتے، چنانچہ ایک دفعہ جب میں لینا تو دل میں کہا: اے اللہ! اگر تو مجھ میں کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے کوئی خواب دکھا۔ سونے کے بعد اچانک میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ہر ایک کے پاس لوہے کا ہتھوڑا تھا۔ وہ مجھے دوزخ کی طرف لے گئے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے جا رہا تھا: اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر مجھے یہ دکھایا گیا کہ مجھے ایک فرشتہ ملا۔ اس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا ہتھوڑا تھا۔ اس نے مجھے تسلی دی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم اچھے آدمی ہو اگر تم زیادہ نماز پڑھنے کا اہتمام کرو۔ بہر حال وہ مجھے لے گئے اور دوزخ کے کنارے پر مجھے کھڑا کر دیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ جہنم، کنویں کی طرح گول ہے۔ اس کی لکڑیاں ہیں جیسا کہ کنویں کے اوپر لکڑیاں گاڑی ہوتی ہیں۔ ہر دو لکڑیوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھوڑا تھا۔ میں نے دوزخ میں ایسے لوگ دیکھے جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ان کے سر نیچے تھے۔ میں نے اس سے کچھ قریش کے لوگ دیکھے جنہیں میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ

۷۰۲۸ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَقْضُونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكَحَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَّرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هَؤُلَاءِ، فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَانِ بِي إِلَى جَهَنَّمَ، وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ: اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أَرَانِي لَقَيْتَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: لَمْ تَرَعْ، نَعَمْ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تَكْثِرُ الصَّلَاةَ، فَانْطَلَقُوا بِي حَتَّى وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّئِ الْبِئْرِ لَهُ فُرُوقٌ كَفُرُوقِ الْبِئْرِ، بَيْنَ كُلِّ قَرْنَيْنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ. وَأَرَى فِيهَا رِجَالًا مُّعَلَّقِينَ بِالسَّلَاسِلِ رُؤُوسُهُمْ أَسْفَلَهُمْ، عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ، فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ. [راجع: ٤٤٠]

(فرشتے) مجھے دائیں جانب لے کر چلے۔

[7029] میں نے اس خواب کا ذکر (اپنی ہمشیرہ ام المومنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ اچھا آدمی ہے (اگر وہ تہجد کا اہتمام کرے)۔“ (راوی حدیث) حضرت نافع نے کہا: اس خواب کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز (تہجد) کا بہت خیال کرتے تھے۔

۷۰۲۹ - فَقَصَّصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّصَهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ». فَقَالَ نَافِعٌ: لَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ. [راجع: ۱۱۲۲]

☀ فائدہ: ابن بطال کہتے ہیں کہ کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر نہیں کی جاتی، جیسا نیند میں دکھایا جاتا ہے بیداری میں وہ اسی طرح ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ خواب میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی تعبیر نہیں کی بلکہ جو کچھ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا اسے بیان کر دیا۔ خواب میں فرشتے نے انہیں کہا تھا کہ تم اچھے آدمی ہو کاش کہ نماز تہجد کا اہتمام کر لو۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی الفاظ ادا فرمائے ہیں۔

باب: 36- خواب میں خود کو دائیں جانب چلتے دیکھنا

(۳۶) بَابُ الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ

[7030] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کنوارہ نوجوان تھا۔ رات کو میں مسجد میں سوتا تھا۔ جو شخص بھی کوئی خواب دیکھتا وہ اسے نبی ﷺ سے بیان کرتا تھا۔ میں نے ایک دن اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر تیرے ہاں میری کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا، رسول اللہ ﷺ اس کی تعبیر کریں، چنانچہ میں سویا تو میں نے خواب میں دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ ان دونوں سے ایک تیسرا فرشتہ بھی آ ملا اور اس نے مجھ سے کہا: مت گھبراؤ تم نیک آدمی ہو۔ بہر حال وہ مجھے دوزخ کی طرف لے گئے۔ اس کی کنویں کی طرح منڈیر بنی ہوئی تھی۔ میں نے اس میں کچھ لوگوں کو دیکھا۔ ان میں سے بعض کو میں پہچانتا ہوں۔ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس

۷۰۳۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا شَابًا عَرَبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْتُ أَيْتٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مَنْ رَأَى مِنَّا قَصَّهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَأَرِنِي مِنَّمَا يُعْبَرُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيْانِي فَأَنْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرَ فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ، إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَأَنْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ السُّرِّ، فَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذَانِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ. [راجع: ۴۴۰]

خواب کا ذکر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔

[7031] ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ نیک آدمی ہے اگر وہ رات کو بکثرت نماز پڑھے۔“

امام زہری نے کہا: اس (فرمان رسول) کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات میں نفل نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

☀️ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر بحالت خواب چلتے وقت دائیں جانب اختیار کرتا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اصحاب الیمین، یعنی اہل جنت سے ہوگا۔<sup>1</sup>

### باب: 37- خواب میں پیالہ دیکھنا

[7032] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں ایک وقت سو رہا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے (دودھ) پیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی تعبیر علم ہے۔“

### باب: 38- جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے

[7033] حضرت عبید اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے متعلق دریافت کیا جو انھوں نے بیان کیا تھا۔

### (۳۷) بَابُ الْفَدْحِ فِي النَّوْمِ

۷۰۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ بِمَدْحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ». قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمُ». [راجع: ۸۲]

### (۳۸) بَابُ: إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ

۷۰۳۳ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ نَشِيطٍ قَالَ: قَالَ عُيَيْنَةُ اللَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ



ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي ذَكَرَ . (راجع: ۳۶۲۰)

[7034] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرے پاس اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا، اس دوران میں میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے ہیں تو مجھے ان سے تکلیف پہنچی اور انتہائی ناگواری محسوس ہوئی۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان پر پھونک ماری، چنانچہ وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یوں کی کہ دو کذاب ظاہر ہوں گے۔“

(راوی حدیث) عبید اللہ نے کہا: ان میں سے ایک تو اسود غنسی تھا جسے یمن میں فیروز نے قتل کیا تھا اور دوسرا مسیلہ کذاب تھا۔

۷۰۳۴ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنَّهُ وُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفَطَعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا، فَأُذِنَ لِي فَفَضَحْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوْلَتْهُمَا كَذَابَيْنِ يَخْرُجَانِ» .

فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ الَّذِي قَتَلَهُ فَيْرُوزٌ بِالْيَمَنِ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ . (راجع: ۳۶۲۱)

### (۳۹) بَابُ: إِذَا رَأَى بَقْرًا تَنْحَرُ

باب: 39- جب خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھے

[7035] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں تو میرا ذہن اس طرف گیا کہ وہ مقام یمامہ یا ہجر ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مدینہ، یعنی یشرب ہے۔ اور میں نے خواب میں گائے دیکھی، اور اللہ کے ہاں خیر ہی خیر ہے، تو اس کی تعبیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگ احد میں شہید ہوئے، اور خیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مال وغیرہ دیا اور سچائی کا بدلہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بدر کے بعد عنایت فرمایا۔“

۷۰۳۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلَبِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ الْهَجْرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ، فَإِذَا هُمْ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصَّدَقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ [بِهِ] بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ» .

(راجع: ۳۶۲۲)

☀ فائدہ: اس حدیث میں اگرچہ گائے کے متعلق ذبح ہونے کا ذکر نہیں، تاہم امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس طریق کی طرف اشارہ

فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”میں نے خواب دیکھا گویا اس محفوظ قلعے میں ہوں اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ گائے ذبح کی جارہی ہے۔“<sup>(۱)</sup>

باب: 40- خواب میں پھونک مارنا

(۴۰) بَابُ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

[7036] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہم سب امتوں میں سے آخری امت ہیں اور (جنت میں جانے کے اعتبار سے) سب امتوں میں سے پہلی امت ہوں گے۔“

۷۰۳۶ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ». [راجع: ۱۲۳۸]

[7037] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ اس دوران میں زمین کے خزانے مجھے پیش کیے گئے، نیز میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے جو مجھے بہت ناگوار گزرے اور انھوں نے مجھے پریشان کر دیا۔ چنانچہ میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک مار دوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے کی، جن کے درمیان میں ہوں: ایک صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ ہے۔“

۷۰۳۷ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَيْتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ، فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ سِوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرَا عَلَيَّ وَأَهْمَانِي، فَأَوْجِحِي إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا، فَتَمَخَّطُهُمَا فَطَارَا، فَأَوْلَتْهُمَا الْكُذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ». [راجع: ۳۶۲۱]

باب: 41- جب خواب میں دیکھا کہ ایک چیز کو کونے سے نکال کر اسے دوسری جگہ رکھ دیا ہے

(۴۱) بَابُ: إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُوَّةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

[7038] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سیاہ عورت، جس کے بال پراگندہ تھے، مدینہ طیبہ سے نکلی یہاں تک مہیجہ میں جا کر اس نے پڑاؤ کیا۔ مہیجہ جھک کا مقام ہے۔ میں نے اس کی تعبیر کی کہ مدینہ طیبہ کی وبا جھک

۷۰۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى

کی طرف منتقل کر دی گئی ہے۔“

قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوْلَتْ أَنَّهُ وَبَاءَ  
الْمَدِينَةَ نُقِلَ إِلَيْهَا». [انظر: ۷۰۳۹، ۷۰۴۰]

باب: 42- سیاہ عورت کو خواب میں دیکھنا

(۴۲) بَابُ الْمَرْأَةِ السُّودَاءِ

[7039] حضرت سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مدینہ کے متعلق آپ ﷺ کا خواب بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ایک پراگندہ بالوں والی کالی عورت دیکھی جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور مہیجہ میں جا کر ٹھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ طیبہ کی واپس مہیجہ یعنی جھہ منتقل ہو گئی ہے۔“

۷۰۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا  
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنِي  
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا  
النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سُودَاءَ  
ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ  
بِمَهْيَعَةٍ فَأَوْلَتْهَا أَنْ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ يُنْقَلُ إِلَى  
مَهْيَعَةٍ» وَهِيَ الْجُحْفَةُ. [راجع: ۷۰۳۸]

باب: 43- خواب میں پراگندہ بال عورت کو دیکھنا

(۴۳) بَابُ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ

[7040] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں ایک کالی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ طیبہ سے نکلی اور مہیجہ میں جا کر ٹھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ طیبہ کی واپس مہیجہ یعنی جھہ منتقل کر دی جائے گی۔“

۷۰۴۰ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي  
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سُودَاءَ ثَائِرَةَ  
الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ  
بِمَهْيَعَةٍ، فَأَوْلَتْ أَنْ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ يُنْقَلُ إِلَى  
مَهْيَعَةٍ» وَهِيَ الْجُحْفَةُ. [راجع: ۷۰۳۸]

باب: 44- خواب میں تلوار لہرانا

(۴۴) بَابُ: إِذَا هَرَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ

[7041] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں خود کو تلوار لہراتے ہوئے دیکھا تو وہ درمیان

۷۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ  
جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ

سے لوٹ گئی۔ اس کی تعبیر غزوہ اُحد میں مسلمانوں کے شہید ہونے کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر میں نے اسے دوبارہ لبرایا تو وہ تلوار پہلے سے بھی اچھی حالت میں لوٹی تو اس کی تعبیر فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی صورت میں سامنے آئی۔“

﴿رَأَيْتَ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ﴾. [راجع: ۱۳۶۲۲]

باب: 45- جس نے جھوٹا خواب بیان کیا

(۴۵) بَابُ مَنْ كَذَّبَ فِي حُلْمِهِ

[7042] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہ دیکھا ہو تو قیامت کے دن اسے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی جسے وہ ہرگز نہیں کر سکے گا۔ اور جس شخص نے کسی قوم کی باتوں پر کان لگایا، حالانکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہوں یا وہ اس سے راہ فرار اختیار کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اور جو کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جو وہ نہیں کر سکے گا۔“

۷۰۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُفِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفْرُونَ مِنْهُ صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذْبٍ وَكُفِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ».

سفیان نے کہا: ہم سے ایوب نے یہ حدیث متصل سند سے بیان کی ہے اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے عکرمہ سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے کہ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے۔ شعبہ نے ابو ہاشم رمانی سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے عکرمہ سے سنا، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ان کا یہ قول بیان کیا: جو شخص تصویر بنائے، جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اور جو شخص کان لگا کر دوسروں کی بات سنے۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ. وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَوْلُهُ: مَنْ كَذَّبَ فِي رُؤْيَاةٍ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمِ الرُّمَانِيِّ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، قَوْلُهُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ اسْتَمَعَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جس شخص نے کسی دوسرے کی بات کان لگا کر سنی، جس نے غلط خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی۔

ہشام نے عکرمہ سے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کا قول نقل کرنے میں خالد حذاء کی متابعت کی ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ. نَحْوَهُ.

تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ. [راجع: ۲۲۲۵]

[7043] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھا ہو۔“ یعنی وہ جھوٹا خواب بیان کرے۔

۷۰۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَفْرَى الْفِرْيِ أَنْ يَرِي عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ».

باب: 46- جب کوئی برا خواب دیکھے تو اس کے متعلق کسی کو خبر نہ دے اور نہ کسی سے ذکر ہی کرے

(۴۶) بَابُ: إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرُ بِهَا وَلَا يَذْكُرُهَا

[7044] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایسے خوفناک خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھے بیمار کر دیتے حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو وہ صرف اس سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اور جب کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اس کے شر اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، تین بار تھو تھو کرے اور وہ کسی سے بیان نہ کرے۔ ایسا کرنے سے وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے سکے گا۔“

۷۰۴۴ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فْتُمْرُضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا تُمْرُضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتَقَلَّبْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ». [راجع: ۳۲۹۲]

[7045] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم

۷۰۴۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْدَّرَّأَوْرَدِيُّ عَنْ بَزِيدٍ، عَنْ عَبْدِ

میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یقیناً وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اسے بیان کرے۔ اور اگر اس کے سوا دیکھے جسے وہ برا خیال کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اسے چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ اس طرح وہ اسے ہرگز کوئی نقصان نہیں دے گا۔“

باب: 47- اگر پہلی تعبیر دینے والا غلط تعبیر دے تو اس کی تعبیر سے کچھ نہ ہوگا

[7046] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ بادل کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے ہاتھوں میں لے رہے ہیں، کچھ زیادہ اور کچھ کم۔ پھر اچانک ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین کی طرف لٹک رہی ہے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر ایک اور صاحب آئے وہ بھی رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ اس کے بعد تیسرے صاحب نے اسے پکڑا تو رسی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اجازت دیں میں اس کی تعبیر کروں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، آپ اس کی تعبیر کریں۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بادل سے مراد دین اسلام ہے۔ جو گھی اور شہد ٹپک رہا تھا وہ قرآن کریم کی حلاوت اور مٹھاس ہے، کچھ لوگ اسے زیادہ لینے والے ہیں اور کچھ لوگوں کی قسمت میں تھوڑا حصہ ہے۔ اور آسمان سے زمین تک لٹکنے والی رسی سے مراد وہ سچا طریق حق ہے جس پر

اللہ بنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ، فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ».

(۴۷) بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصَبِّ

۷۰۴۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ طَلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقْبَلُ، وَإِذَا سَبَبَ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِأبي أنت والله لتدعني فأعبرها، فقال النبي ﷺ له: «اعبرها». قال: أما الطلَّةُ فالإسلام، وأما اللذي ينطف من العسل والسمن فالقرآن، خلاوته تنطف، فالْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْبَلُ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ

آپ کا مزن ہیں اور آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسی کے ساتھ آپ کو باہم عروج تک لے جائے گا۔ پھر آپ کے بعد اسے ایک اور آدمی پکڑے گا۔ پھر اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا، پھر اس کو جب تیسرا آدمی پکڑے گا تو رسی ٹوٹ جائے گی، پھر جڑ جائے گی تو وہ بھی چڑھ جائے گا۔ اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اس تعبیر کے متعلق بتائیں صحیح ہے یا غلط ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کچھ تعبیر تو صحیح ہے اور کچھ غلط ہے۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (اللہ کے رسول!) آپ کو اللہ کی قسم ہے آپ میری غلطی کو ضرور ظاہر کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم قسم نہ دو۔“

تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يَوْصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِأَيِّ أُنْتِ: أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا»، قَالَ: فَأَوَّاهُ لِتُحَدِّثَنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ، قَالَ: «لَا تُقْسِمُ». (راجع: ۷۰۰۰)

باب: 48- نماز صبح کے بعد خواب کی تعبیر بیان کرنا

(۴۸) بَابُ تَعْبِيرِ الرَّؤْيَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

[70471] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بکثرت صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے: ”کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟“ جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کو بیان کرتا۔ آپ ﷺ نے ایک صبح فرمایا: ”آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انھوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا: (ہمارے ساتھ) چلو۔ میں ان کے ساتھ چل دیا، چنانچہ ہم ایک آدمی کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی اس کے پاس ایک پتھر لیے کھڑا تھا۔ اچانک وہ اس کے سر پر پتھر مارتا تو اس کا سر توڑ دیتا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔ وہ پتھر کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھا لاتا۔ اس کے واپس آنے سے پہلے پہلے دوسرے کا سر صحیح ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا ہوا شخص پھر اسی طرح مارتا اور وہی صورت پیش آتی جو پہلے آئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! کیا ماجرا ہے؟ یہ دونوں شخص کون ہیں؟ انھوں نے کہا: آگے چلو، آگے

۷۰۴۷ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي مِمَّا يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟» قَالَ: فَيَقْصُرُ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُرَ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَنَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: ائْتَلِقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخِرُ قَائِمٍ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَتَلَعُ رَأْسَهُ فَيَتَذَهَّدُ الْحَجَرَ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْصَحَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ مَرَّةَ الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟

چلو۔ ہم چل دیے تو ایک آدمی کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل چپت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے پاس لوہے کا آکڑا لیے کھڑا تھا۔ وہ اس کے چہرے کے ایک طرف آتا اور اس کے جڑے کو گدی تک، اس کے نتھے کو گدی تک اور اس کی آنکھ کو گدی تک چیر دیتا۔ پھر چہرے کے دوسری طرف جاتا تو ادھر بھی اسی طرح چیرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی صحیح حالت میں آ جاتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: آگے چلو، آگے چلو، چنانچہ ہم آگے چلے۔ پھر ہم ایک تور جیسی چیز پر آئے۔ اس میں شور و غل کی آواز تھی۔ ہم نے جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں۔ جب ان کے پاس نیچے سے آگ کا شعلہ آتا تو وہ چلانے لگتے۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انھوں نے کہا: آگے چلو آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی۔ اس میں ایک تیرنے والا آدمی تیر رہا تھا۔ نہر کے کنارے اور آدمی تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا آدمی اس شخص کے پاس پہنچتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو وہ اس کا منہ کھول دیتا اور زور سے پتھر مار کر اسے پیچھے دھکیل دیتا اور وہ پھر تیرنے لگتا۔ پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا جیسے پہلے آیا تھا تو وہ اس کا منہ کھول دیتا اور منہ پر زور سے پتھر مار کر اسے پیچھے دھکیل دیتا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: آگے چلو، آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک انتہائی بد صورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بد صورت تم نے دیکھے ہوں گے وہ ان سب سے زیادہ بد صورت تھا۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے خوب تیز کر رہا تھا اور اس کے ارد گرد دوڑ رہا تھا۔ میں نے

قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقِ، فَاَنْطَلَقْنَا فَاْتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّسْتَلْقٍ لِّقَفَاہُ وَاِذَا اٰخَرَ قَانِمٌ عَلَيْهِ بِكُلُوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ، وَاِذَا هُوَ يَأْتِيْ اَحَدَ شَقِيّ وَجْهِهِ فَيُسْرِسِرُهُ شِدْقَهُ اِلَى قَفَاہُ، وَمَنْخِرَهُ اِلَى قَفَاہُ، وَعَيْنَهُ اِلَى قَفَاہُ - قَالَ: وَرَبِّمَا قَالَ أَبُو رَجَاہٍ: فَيَسْقُوْ - قَالَ: ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرَ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَبْصَحَ ذٰلِكَ الْمَجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرْءُ الْاَوَّلٰى، قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقِ، فَاَنْطَلَقْنَا فَاْتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُوْرِ - قَالَ: وَاَحْسِبُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: - فَاِذَا فِيْهِ لَعَطٌ وَاَصْوَاتٌ، قَالَ: فَاَطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رَجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ، وَاِذَا هُمْ يَأْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِّنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ، فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللّٰهَبُ ضَوْضَوْا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقِ، قَالَ: فَاَنْطَلَقْنَا فَاْتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ - حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: - اَحْمَرٌ مِثْلَ الدَّمِ، وَاِذَا فِي النّٰهْرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَّسْبَحُ، وَاِذَا عَلٰى شَطِّ النّٰهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيْرَةً، وَاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ سَبَحَ مَا سَبَحَ، ثُمَّ يَأْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْعَرُّ لَهٗ فَاَہُ فَيَلْقَمُهُ حَجْرًا فَيَنْطَلِقُ يَّسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ، كَلَّمَا رَجَعَ اِلَيْهِ فَعَرَّ لَهٗ فَاَہُ فَاَلْقَمَهُ حَجْرًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَ: قَالَا لِي: انْطَلِقِ انْطَلِقِ، قَالَ: فَاَنْطَلَقْنَا فَاْتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ



ان دونوں سے پوچھا: یہ کیا ماجرا ہے؟ انھوں نے مجھے کہا: آگے چلو، آگے چلو۔ ہم آگے بڑھے تو ایک ایسے باغ میں پہنچے جو سرسبز و شاداب تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان ایک لمبے قد والا آدمی تھا، اتنا لمبا کہ میرے لیے اس کا سر دیکھنا مشکل ہو گیا گویا وہ آسمان سے باتیں کر رہا تھا۔ اس کے ارد گرد بہت سے بچے تھے۔ میں نے اتنے بچے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ کون ہے؟ اور بچوں کی حقیقت کیا ہے؟ انھوں نے کہا: آگے چلیے۔ ہم آگے بڑھے تو ہم ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے۔ میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا: اس پر چڑھیے۔ جب ہم اس پر چڑھے تو وہاں ایک ایسا شہر دکھائی دیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی۔ ہم اس شہر کے دروازے پر آئے اور ہم نے اسے کھلوا دیا تو وہ ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں داخل ہوئے تو ہمارا استقبال ایسے لوگوں نے کیا جن کے جسم کا نصف حصہ انتہائی خوبصورت اور دوسرا حصہ انتہائی بدصورت تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا: اس نہر میں کود جاؤ۔ وہاں ایک نہر بہ رہی تھی جس کا پانی انتہائی سفید اور صاف شفاف تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کود پڑے، پھر جب وہ ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی جاتی رہی اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھے کہا: یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، جب میری نظر اوپر اٹھی تو سفید بادل کی طرح وہاں مجھے ایک محل نظر آیا۔ انھوں نے مجھے کہا: اس جگہ آپ کا مقام ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے! مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس محل کے اندر داخل ہو جاؤں۔ انھوں نے کہا: اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن آئندہ آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ میں نے ان سے کہا: آج

الْمَرَاةُ كَأَكْرَهٍ مَا أَنْتَ رَاءِ رَجُلًا مَرَاةً، فَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يُحْسِنُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَ لِي: إِنِّطَلِقُ انْطَلِقُ، فَإِنِّطَلِقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي الرِّوْضَةَ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ مَا هُوَ لَآءٍ؟ قَالَ: قَالَ لِي: إِنِّطَلِقُ انْطَلِقُ، قَالَ: فَإِنِّطَلِقْنَا فَأَتَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرِ رَوْضَةً قَطُ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ، قَالَ: قَالَ لِي: إِزِقْ، فَإِرْتَمَيْتُ فِيهَا، قَالَ: فَإِرْتَمَيْتُنَا فِيهَا فَأَتَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْفِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءِ، وَشَطْرٌ كَأَفْجَحٍ مَا أَنْتَ رَاءِ، قَالَ: قَالَ لَهُمْ: أَذْهَبُوا فَمَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، قَالَ: وَإِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ مِنَ الْبَيَاضِ، فَذْهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ: قَالَ لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنَزِلُكَ، قَالَ: فَسَمَا بَصْرِي صُعْدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ: قَالَ لِي: هَذَاكَ مَنَزِلُكَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا، ذَرَانِي فَأَدْخَلَهُ، قَالَ: أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالَ

رات میں نے بہت عجیب و غریب چیزیں دیکھیں ہیں۔ بہر حال جو کچھ میں نے دیکھا ہے ان کی حقیقت کیا ہے؟ انھوں نے مجھ سے کہا: ہم ابھی آپ سے بیان کرتے ہیں، پہلا آدمی جس کے پاس آپ گئے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا، پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔ اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور اس کا جبراً گدی تک، اس کے نتھے گدی تک اور اس کی آنکھیں گدی تک چیری جا رہی تھیں وہ ایسا شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا اور سارا دن جھوٹ بولتا رہتا حتیٰ کہ دو دراز تک اس کا جھوٹ پہنچ جاتا۔ اور وہ ننگے مرد اور ننگی عورتیں جو تنور میں آپ نے دیکھے وہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں تھیں۔ اور آپ جس آدمی کے پاس آئے اور وہ خونئی نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر مارے جا رہے تھے وہ سوخور تھا۔ اور وہ بدصورت شخص جو آگ بھڑکا رہا تھا اور اس کے ارد گرد دوڑ رہا تھا، وہ جہنم کا داروغہ مالک نامی فرشتہ ہے۔ اور باغ میں لمبے قد والے آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ارد گرد وہ بچے تھے جو پیدا ہو کر فطرت اسلام پر فوت ہو گئے۔ اس پر کچھ صحابہ گرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں شامل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں، اب رہے وہ لوگ جن کا نصف بدن خوبصورت اور نصف بدصورت تھا! تو یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا اور انھیں معاف کر دیا۔“

لِي: أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُبْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَتَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَا الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُبَشِّرُ شُرْشُرُهُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخَرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكُذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ، وَأَمَا الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُورِ فَهُمْ الزُّنَاةُ وَالرَّوَانِي، وَأَمَا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبُحُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقِمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرَّبَا، وَأَمَا الرَّجُلُ الْكَرْبِيُّ الْمَرْأَةُ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ حَازِنٌ جَهَنَّمَ، وَأَمَا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرِّوَضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَمَا الْوُلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ، وَأَمَا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرًا مِّنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرًا مِّنْهُمْ فَبِيحٍ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، نَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ».

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 92- کتاب الفتن

### فتنوں کا بیان

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم اس فتنے سے ڈرو جو خاص انھی لوگوں کو نہیں پہنچے گا جنہوں نے خاص طور پر تم میں سے ظلم کیا ہو گا۔“ نیز نبی ﷺ کا اپنی امت کو فتنوں سے خبردار کرنے کا بیان

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :  
﴿وَأَنْقَرُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ [الأنفال: ۲۵] وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ  
يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

[7048] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں اپنے حوض پر ان لوگوں کا انتظار کروں گا جو میرے پاس آئیں گے۔ پھر کچھ لوگوں کو میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا: آپ نہیں جانتے یہ لوگ تو (دین اسلام سے) الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔“

۷۰۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ : حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «أَنَا عَلَى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ ، فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُونِي فَأَقُولُ : أُمَّتِي ، فَيَقُولُ : لَا تَدْرِي مَسُوا عَلَيَّ الْقَهْقَرَى» .

ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ایڑیوں کے بل پھر جائیں یا کسی فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ . [راجع: 7۰۹۳]

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام میں سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ انسان، کسی بدعت کا مرتکب ہو اور اس طرح وہ دین اسلام سے پھر جائے۔ اس جرم کی پاداش میں انسان رسول اللہ ﷺ کی سفارش سے محروم ہو سکتا ہے اور اس کے نیک اعمال ضائع ہو سکتے ہیں۔

[7049] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں گے۔ جب میں انہیں پانی دینے کے لیے جھکوں گا تو انہیں میرے سامنے سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی (امتی) ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا نئی نئی باتیں نکال لی تھیں۔“

[7051,7050] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں حوض پر تمہارا انتظار کروں گا جو کوئی وہاں آئے گا، وہ اس سے پانی پیے گا اور جس نے اس (حوض) سے پانی پی لیا اس کے بعد وہ کبھی پیسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس وہاں ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔“

ابوحازم نے کہا کہ نعمان بن ابو عیاش نے مجھے بیان کرتے سنا تو کہا: تم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت اسی طرح سنی ہے، البتہ وہ اس میں اضافہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ لوگ مجھ سے ہیں۔ آپ کو کہا جائے گا: تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا تبدیلیاں کر دی تھیں۔ اس وقت میں کہوں گا: دوری ہو، دوری ہو ان کے لیے جنہوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلیاں کر دیں۔“

۷۰۴۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُعِينَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلْيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالُ مَنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتَ لِأَنَاءِ لِنَهُمْ اخْتَلَجُوا ذُوْنِي، فَأَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثُوا بَعْدَكَ». [راجع: ۶۵۷۵]

۷۰۵۰، ۷۰۵۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ [بَعْدَهُ] أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يَحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ».

قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي التَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَبَّاشٍ وَأَنَا أَحَدَثُهُمْ هَذَا فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ: قَالَ: «إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لَمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي». [راجع: ۶۵۸۳، ۶۵۸۴]

(۲) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَتَرُونَ بَعْدِي  
أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا»

باب: 2- نبی ﷺ کا ارشاد گرامی: ”میرے بعد تم ایسے کام دیکھو گے جو تمہیں برے لگیں گے“ کا بیان

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ» .  
حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم (ان کاموں پر) صبر کرو حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔“

۷۰۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمَّرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُّوا اللَّهَ حَقَّكُمْ». (راجع: ۳۶۰۳)

[7052] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”تم میرے بعد اپنے خلاف ترجیحات اور ایسے امور دیکھو گے جو تمہیں پسند نہیں ہوں گے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! (ایسے حالات میں) ہمارے لیے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم انہیں ان کے حقوق ادا کرتے رہو اور اپنے حقوق کا اللہ سے سوال کرو۔“

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو حقوق کے معاملے میں اقربا پروری کریں گے اور انہیں دوسروں پر ترجیح دیں گے اور ان کے حقوق پامال کریں گے اور امور دین کے متعلق ان کا یہ حال ہوگا کہ وہ ایسے کام کریں گے جنہیں دین دار طبقہ پسند نہیں کرے گا۔ ایسے حالات میں رسول اللہ ﷺ کی ہدایت ہے کہ ہم لوگ شرعی واجبات، مثلاً: زکاۃ کی ادائیگی اور جہاد کے وقت ان کے ساتھ شامل ہوں اور ان کے خلاف بغاوت نہ کریں اور جہاں تک اپنے حقوق کا تعلق ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ انہیں عدل کرنے اور انصاف پسندی کی توفیق دے۔

۷۰۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنِ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيُضِرِّهِ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً». (انظر: ۷۰۵۴، ۷۱۴۳)

[7053] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے کیونکہ اگر کوئی اپنے امیر کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔“

۷۰۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

[7054] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے

اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے چاہیے کہ صبر کرے، اس لیے کہ جس نے جماعت سے باشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔“

الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيُصْبِرْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً».

[راجع: ۷۰۵۳]

[7055] حضرت جنادہ بن امیہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی عطا کرے! آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کریں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع پہنچائے اور جسے آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ کی بیعت کی۔

۷۰۵۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقُلْنَا: أَصْلَحَكَ اللَّهُ، حَدَّثَ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعَنَا. [راجع:

۱۸]

[7056] انہوں نے مزید کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جن باتوں کا عہد لیا تھا وہ یہ تھیں کہ ہم خوش و ناگوار، تنگی و کشادگی اور اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینے کی صورت میں بھی اپنے امیر کی بات سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اور حکمرانوں کے ساتھ حکومتی معاملات میں کوئی جھگڑا نہیں کریں گے: ”الایہ کہ تم انہیں اعلانیہ کفر کرتے دیکھو اور تمہارے پاس اس کے متعلق کوئی واضح دلیل ہو۔“

۷۰۵۶ - فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ «إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنْ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ». [انظر: ۷۲۰۰]

[7057] حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے فلاں آدمی کو عہدہ دیا ہے لیکن مجھے کوئی عہدہ نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے، ایسے حالات میں صبر کرنا حتیٰ کہ تم قیامت کے دن مجھ سے آلو۔“

۷۰۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَعَرَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي». [راجع: ۳۷۹۲]

باب:3- نبی ﷺ کے فرمان: ”میری امت کی تباہی چند بے وقوف لڑکوں کی حکومت سے ہوگی“ کا بیان

[7058] حضرت عمرو بن یحییٰ بن سعید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے دادا نے بتایا کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ کی مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے صادق و مصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت کی تباہی قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھوں سے ہوگی۔“ مروان نے کہا: ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ان کے خاندان سمیت ان کے نام بتانا چاہوں تو ان کی نشان دہی کر سکتا ہوں۔ پھر جب بنو مروان شام کی حکومت پر قابض ہو گئے تو میں اپنے دادا کے ہمراہ ان کی طرف جاتا تھا، انھوں نے جب وہاں ان کے چھوکروں کو دیکھا تو کہا: شاید یہ انھی میں سے ہوں۔ ہم نے کہا: ان کے متعلق تو آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔

باب:4- نبی ﷺ کے فرمان: ”عرب کی ہلاکت ایک ایسی آفت سے ہوگی جو قریب آگئی ہے“ کا بیان

[7059] حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ انور سرخ تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عربوں کی تباہی اس آفت سے ہوگی جو قریب ہی آگئی ہے۔ آج یا جوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔“ سفیان نے نوے یا سو کا اشارہ کر کے بتایا: پوچھا کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ أُغَيْلِمَةَ سُفَهَاءَ»

۷۰۵۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: «هَلَاكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ»، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ غِلْمَةٌ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكَوا بِالشَّامِ فإِذَا رَأَهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَانًا قَالَ لَنَا: عَلَسِي هُوَ لِأَنَّ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ، قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ. [راجع: ۳۶۰۴]

(۴) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ»

۷۰۵۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَقْبَطَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ النَّوْمِ مُحَمَّرًا وَجْهَهُ وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ»

مِثْلُ هَذِهِ» وَعَقَدَ سُمْبَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً. قِيلَ: نِيكَ لَوْكَ بَعِي هَوْنٌ؟ أَمْ لَمْ يَأْتِ بِهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كُنَّ الْخَبْتُ». [راجع: ۳۳۴۶]

نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں جب بدکاری اور خباثت زیادہ بڑھ جائے گی۔“

فائدہ: عربوں کے ہاں نوے کی گنتی اس طرح ہے کہ شہادت والی انگلی کا سر انگوٹھے کی جڑ پر رکھیں پھر انگوٹھے کو انگلی کے ساتھ ملا دیں کہ اندر گول دائرے کا نشان بن جائے۔

۷۰۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَطْمِ مَنْ أَطَامَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ تَفْعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ». [راجع: ۱۸۷۸]

[7060] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا: ”میں جو کچھ دیکھتا ہوں کیا تم بھی دیکھتے ہو؟ صحابہ نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں فتنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔“

### باب 5- فتنوں کے ظہور کا بیان

[7061] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”زمانہ قریب ہوتا جائے گا، عمل کم ہو جائیں گے، لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا۔ فتنے زیادہ ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہو گی۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قتل، قتل۔“

یونس، شعیب، لیث اور امام زہری کے بھتیجے نے امام زہری سے بیان کیا، انہوں نے حمید سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

### (۵) بَابُ ظُهُورِ الْفِتَنِ

۷۰۶۱ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الرِّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُبْلَغُ الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّمَا هُوَ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ الْقَتْلُ». [راجع: ۸۵]

وَقَالَ يُونُسُ وَشُعَيْبُ وَاللَيْثُ وَابْنُ أَحْيَى الزُّهْرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.



[7063,7062] حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابومویٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک قیامت سے کچھ وقت پہلے جہالت عام ہو جائے گی اور علم اٹھایا جائے گا۔ اس زمانے میں ہرج بکثرت ہوگا۔ اور ہرج قتل ہے۔“

۷۰۶۲، ۷۰۶۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيبِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ»، وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ. [انظر: ۷۰۶۴، ۷۰۶۵، ۷۰۶۶]

[7064] حضرت شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابومویٰ رضی اللہ عنہما بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت ابومویٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھایا جائے گا، جہالت اتر پڑے گی اور ہرج کی کثرت ہوگی۔“ اور ”ہرج“ کے معنی ہیں: قتل۔

۷۰۶۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثْنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ»، وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ. [راجع: ۷۰۶۳]

[7065] حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابومویٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت ابومویٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ اسی (سابقہ حدیث) کی مثل (بیان کیا)۔ حبشی زبان میں ”ہرج“ کے معنی ہیں: قتل۔

۷۰۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ. وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشِيِّ: الْقَتْلُ. [راجع: ۷۰۶۳]

[7066] حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں..... میرا (ابووائل کا) خیال ہے کہ انھوں نے یہ حدیث مرفوع بیان کی تھی..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ہرج کے دن ہوں گے۔ ان (دنوں) میں علم ختم ہو جائے گا جبکہ جہالت کا غلبہ ہوگا۔“ حضرت ابومویٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حبشی زبان میں ”ہرج“ کے معنی ہیں: قتل۔

۷۰۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ - قَالَ: «بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ الْهَرْجُ، يَزُولُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ». قَالَ أَبُو مُوسَى: وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشِيِّ. [راجع: ۷۰۶۲]

[7067] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ وہ حدیث جانتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام ہرج کے متعلق بیان فرمائی تھی؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں میں بدترین اور شریر وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔“

باب: 6- بعد میں آنے والا دور پہلے سے بدتر ہوگا

[7068] حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج سے پہنچنے والی تکلیفوں کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا: صبر کرو کیونکہ، بعد میں آنے والا دور پہلے دور سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

[7069] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبرا کر بیدار ہوئے تو فرمایا: ”سبحان اللہ! اس رات اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے خزانے اتارے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کیے ہیں؟ کوئی شخص ہے جو ان حجروں میں محو استراحت (سوئی ہوئی) خواتین (آپ کی بیویوں) کو جگائے تاکہ یہ اٹھ کر نماز پڑھیں؟ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔“

۷۰۶۷ - وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: تَعْلَمُ الْأَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَيَّامَ الْهَرْجِ؟ نَحْوَهُ.

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ».

(۶) بَابُ: لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

۷۰۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَدِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: «اضْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ أَشْرُ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ»، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

۷۰۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفَرَّاسِيَّةِ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً فَرَعَا يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْقَمَرِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجْرَاتِ - يُرِيدُ أَرْوَاجَهُ - لِكَيْ يُصَلِّيْنَ؟ رَبُّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ».

باب: 7- نبی ﷺ کے فرمان: ”جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں“ کا بیان

[7070] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔“

[7071] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے ہم مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔“

[7072] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ (اس کے انجام کو) نہیں جانتا ممکن ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے وار کر دے، پھر وہ (اس وجہ سے) دوزخ کے گڑھے میں جا گرے۔“

[7073] حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا: اے ابو محمد! آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ انھوں نے کہا: ایک صاحب تیر لے کر مسجد سے گزرے تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیر کی نوک کا خیال رکھو؟“ عمرو نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

[7074] حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے تیر لے کر گزرا جن کے پھل باہر نکلے ہوئے

(۷) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا»

۷۰۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». [راجع: ۶۸۷۴]

۷۰۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

۷۰۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُسِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أُخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ».

۷۰۷۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسَهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ۴۵۱]

۷۰۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا

تھے۔ اسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھل پکڑ رکھو، ایسا نہ ہو وہ کسی کو زخمی کر دیں۔

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ بَدَأَ نُصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا. [راجع: ۴۵۱]

[۴۵۱]

[7075] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو ان کی نوک کا خیال رکھے.....“ یا فرمایا..... ”انہیں اپنے ہاتھ میں تھامے رکھے، ایسا نہ ہو اس سے کسی مسلمان کو نقصان پہنچے۔“

۷۰۷۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيَمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا - أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ - أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ» [راجع: ۴۵۲].

باب: 8- ارشاد نبوی: ”میرے بعد تم کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو“ کا بیان

(۸) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَرْجِعُوا

بِعَدِي كُفَارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

[7076] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔“

۷۰۷۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ». [راجع: ۴۸]

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عنوان میں ”کفار“ کے معنی متعین کرنے کے لیے یہ حدیث بیان کی ہے کہ کفر، کفر کی اقسام ہیں اور اس مقام پر کفر کبیرہ گناہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے دین اسلام سے خروج مراد نہیں۔

[7077] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔“

۷۰۷۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ۱۷۴۲]

[7078] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم

۷۰۷۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ

ہے کہ آج کون سا دن ہے؟“ صحابہ کرام نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا: ”کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! پھر آپ نے فرمایا: ”یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں؟“ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزت اور تمہارے بدن تم پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔ خبردار! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ یہاں موجود لوگ میرا یہ پیغام غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں کیونکہ بسا اوقات سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے حکم پہنچایا جائے۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“

پھر جب وہ دن آیا جب عبد اللہ بن عمرو بن حفصیؓ کو جلادیا گیا تھا، انھیں جاریہ بن قدامہ نے جلایا تو اس (جاریہ) نے کہا: ابوبکرؓ کو دیکھو (وہ کس خیال میں ہے؟) لوگوں نے کہا: یہ ابوبکرؓ موجود ہیں اور تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ عبد الرحمن نے کہا: مجھے میری والدہ نے بتایا کہ اس وقت ابوبکرؓ نے کہا: اے لوگ (جاریہ کے لشکر والے) میرے گھر میں گھس آئیں تو میں انہیں بانس کی چھری بھی نہ ماروں۔

[7079] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میرے بعد اٹنے پاؤں

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ - هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَلَا تَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هَذَا؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ - قَالَ: حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ - فَقَالَ: «أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ أَلَيْسَتْ بِالْبَلَدَةِ الْحَرَامِ؟» قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّهُ رَبُّ مَبْلُغٍ يُبْلِغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ». فَكَانَ كَذَلِكَ. قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ حُرْقِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ، حِينَ حَرَقَهُ جَارِيَةٌ بِنِ قُدَامَةَ، قَالَ: أَشْرَفُوا عَلَيَّ أَبِي بَكْرَةَ. فَقَالُوا: هَذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَحَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصِيَّةٍ. [راجع: 167]

۷۰۷۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ

پھر کر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“

[7080] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”لوگوں کو خاموش کراؤ۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“

ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُرْتَدُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ۱۷۳۹]

۷۰۸۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ، عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اسْتَنْصِتِ النَّاسَ»، ثُمَّ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ۱۷۲۱]

باب: 9- ایسا فتنہ جس میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا

(۹) بَابٌ: تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

[7081] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ ان میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا وہ (فتنے) اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ ایسے حالات میں جس کسی کو کوئی بھی جائے پناہ یا تحفظ کی جگہ مل جائے وہ اس میں چلا جائے۔“

۷۰۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَتَّرَفَهُ، فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيُعِذْ بِهِ». [راجع: ۳۶۰۱]

[7082] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا

۷۰۸۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ

دور نے والے سے بہتر ہوگا۔ اگر کوئی ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا تو وہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ ایسے حالات میں اگر کوئی محفوظ جگہ یا جائے پناہ پائے تو اسے اس میں پناہ لے لینی چاہیے۔“

الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُدْ بِهِ. (راجع: ۳۶۰۱)

باب: 10 - جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو؟

(۱۰) بَابُ: إِذَا تَعَيَّ الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا

[7083] حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے (احنف بن قیس سے بیان کیا، انھوں نے) کہا: میں فسادات کے زمانے میں اپنے ہتھیار لے کر نکلا تو راستے میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ انھوں نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔“ کہا گیا: یہ تو قاتل تھا لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس نے بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔“

۷۰۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلَاحِي لِيَالِي الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ نَصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنَ أَهْلِ النَّارِ»، قِيلَ: فَهَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

حماد بن زید نے کہا: میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے ذکر کی۔ میرا مقصد یہ تھا کہ وہ دونوں بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں۔ ان دونوں نے کہا: یہ حدیث حضرت حسن بصری نے احنف بن قیس سے، انھوں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قَالَ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عَبِيدٍ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ فَقَالَا: إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا: (انھوں نے کہا): ہم سے حماد بن زید نے یہی حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ بِهَذَا.

اور مؤمل بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حماد بن زید نے کہا، ہمیں ایوب، یونس، ہشام اور معلى بن زیاد نے حسن بصری سے، انھوں نے احنف سے، انھوں نے ابوبکرہ

وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهَشَامٌ وَمَعْلَى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ

ﷺ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

معمّر نے بھی ایوب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور بکار بن عبدالعزیز اپنے والد کے طریق سے ابو بکرہ سے بیان کرتے ہیں۔

غندر نے کہا: ہم سے شعبہ نے منصور سے بیان کیا، انھوں نے ربیع بن حراش سے، وہ حضرت ابو بکر ﷺ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ سفیان نے بھی منصور سے بیان کیا ہے لیکن مرفوع ذکر نہیں کیا۔

وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ. وَرَوَاهُ بَكَارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ.

وَقَالَ غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ [بْنِ حِرَاشٍ]، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سَفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ. [راجع: ۳۱]

باب: 11- جب جماعت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۱) بَابُ: كَيْفَ الْأَمْرِ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً

[7084] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں اس ڈر سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا کہیں میری زندگی ہی میں شر پیدا نہ ہو جائے، چنانچہ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے پوچھا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، لیکن اس میں کچھ ”دخن“ ہوگا۔“ میں نے پوچھا: اس کا دخن کیا ہوگا۔“ آپ نے فرمایا: ”کچھ لوگ ہوں گے جو میرے بتائے ہوئے طریقے کے برعکس چلیں گے۔ ان کی کچھ باتیں اچھی ہوں گی اور بعض باتوں میں تم برائی دیکھو گے۔“ میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، جنہم کے دروازوں پر اس کی دعوت دینے والے لوگ ہوں گے۔ جو ان کی دعوت قبول کرے گا وہ اسے جنہم میں پھینک دیں گے۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان کی صفات بیان

۷۰۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ: أَنَّهُ سَمِعَ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانَ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخْنٌ»، قُلْتُ: وَمَا دَخْنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هُدًى تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَحَابَهُمْ إِلَيْهَا قَدَفُوهُ فِيهَا». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا». قُلْتُ:



کریں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے۔“ میں نے پوچھا: اگر مجھے اس دور سے واسطہ پڑے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔“ میں نے کہا: اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا امام ہی ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ”ایسے حالات میں تم تمام فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تجھے درخت کی جڑیں چبانا پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہیں موت آجائے۔“

فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ بِتِلْكَ الْفِرْقِ كُلِّهَا وَلَوْ أَنْ تَعْضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ». [راجع: ۳۶۰۶]

باب: 12- جس نے فتنہ پرور اور ظلم پیشہ لوگوں کی جماعت بڑھانے کو مکروہ خیال کیا

(۱۲) بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكْتَرَّ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

[7085] حضرت ابو اسود سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا تو میرا بھی اس میں نام لکھا گیا۔ میں حضرت عکرمہ سے ملا تو میں نے انھیں بتایا۔ انھوں نے بڑی سختی سے اس میں شرکت سے منع کیا۔ پھر انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ کچھ مسلمان جو مشرکین کے ساتھ رہتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کی تعداد بڑھانے کا باعث بنے، پھر کوئی تیر آتا تو تیر لگنے سے وہ قتل ہو جاتا یا انھیں کوئی تلوار سے مار دیتا تو ایسے حالات میں یہ آیت نازل ہوئی: ”بے شک وہ لوگ جنہیں فرشتے اس حالت میں فوت کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔“

۷۰۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةٌ وَغَيْرُهُ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعَثُ فَأَكْتَبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكْتَرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمَى بِهِ فَيَصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ، فَانزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ﴾ [النساء: ۹۷]. [راجع: ۴۵۹۶]

باب: 13- جب کوئی برے اور ناکارہ لوگوں میں رہ جائے تو کیا کرے؟

(۱۳) بَابُ: إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ

[7086] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو احادیث بیان کی تھیں، ان میں سے ایک کا تو میں نے مشاہدہ کر لیا ہے اور دوسری کا انتظار ہے۔ ہم سے آپ نے بیان کیا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی، پھر انھوں نے اسے قرآن سے سیکھا، اس کے بعد سنت سے اس کی حقانیت کو معلوم کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہم سے اس (امانت) کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا: ”آدمی ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی اور اس کا نشان ایک دھبہ جتنا باقی رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو امانت اٹھا لی جائے گی، دل میں اس کا اثر ابھرے ہوئے آبلے کی طرح رہ جائے گا جس طرح آگ کے انگارے کو پاؤں پر لڑھکا دیا جائے اور وہ یوں اثر انداز ہو کر ابھرنے والا آبلہ بن جائے جس میں کوئی چیز نہ ہو۔ لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن ان میں کوئی امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا، پھر کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ کسی مرد کے متعلق کہا جائے گا: وہ کس قدر عقل مند، خوش طبع اور دلاور آدمی ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہوگا۔“ یقیناً مجھ پر ایک ایسا زمانہ گزرا ہے میں پر و انہیں کرتا تھا کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرا حق ادا کرنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کے حکمران اسے ایمانداری پر مجبور کرتے لیکن آج کل تو میں صرف فلاں فلاں ہی سے لین دین کرتا ہوں۔

۷۰۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ. حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرَّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ. وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيَطْلُ أَثَرَهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرِ دَخَرَجْتَهُ عَلَى رَجُلِكَ فَتَقِطُ، فَتَرَاهُ مُتَبَرِّجًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيُضِيحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ». وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُمْ لِيْنِ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا. [راجع: ۶۴۹۷]

#### (۱۴) بَابُ التَّعَرُّبِ فِي الْفِتْنَةِ

باب: 14 - فتنہ و فساد کے وقت آبادی سے باہر رہائش اختیار کرنا

[7087] حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ وہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے تو اس نے کہا: اے ابن اکوع! تم اٹے پاؤں پھر گئے ہو، تم نے آبادی سے باہر رہائش رکھ لی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ایسا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی ہے۔

۷۰۸۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقْبَيْكَ، تَعَرَّيْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبُدُوِّ.

یزید بن ابوعبید نے کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ربذہ میں رہائش رکھ لی، انھوں نے وہاں ایک عورت سے شادی کی اور ان کے بچے بھی پیدا ہوئے۔ وہاں ربذہ میں ہی رہے یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ طیبہ آ گئے تھے۔

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلْمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتَّى قَبِلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَبْيَالِ نَزْلِ الْمَدِينَةِ.

[7088] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لیے (آبادی سے) بھاگ نکلے گا۔“

۷۰۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ عَنَّمْ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفْرُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ». [راجع: ۱۹]

فائدہ: انسان کے لیے اس کا دین ہی سب سے قیمتی چیز ہے۔ اگر آبادی میں رہتے ہوئے اسے نقصان کا خطرہ ہو تو ایسی آبادی کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔ اگرچہ جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ فتنوں کے دور میں لوگوں کی اصلاح کرنے کے لیے آبادی میں رہنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے کیونکہ وہاں نیکی کے بہت سے کام کرنے کا موقع ملتا ہے، تاہم فتنوں کے دور میں اگر ایمان کو خطرہ ہو تو علیحدگی اختیار کرنے میں ہی عافیت ہے۔

باب: 15- فتنوں سے پناہ مانگنا

(۱۵) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

[7089] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کیے اور جب سوالات کرنے میں مبالغے سے کام لیا تو آپ ایک دن منبر پر

۷۰۸۹ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ

تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ”آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تمہیں اس کا جواب دوں گا۔“ پھر میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص اپنا سراپے کپڑے میں لپیٹ کر رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو اسے اس کے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب کیا جاتا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا والد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا والد حذافہ ہے۔“ پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہا: ہم اللہ پر اس کے رب ہونے کے اعتبار سے، اسلام پر اس کے دین ہونے کے لحاظ سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم برے فتنوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خیر و شر جو آج دیکھی ہے، اس جیسی کبھی نہ دیکھی تھی، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو دیوار کے قریب دیکھا۔“

حضرت قتادہ نے کہا: یہ حدیث درج ذیل آیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے: ”ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔“

[7090] حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے یہ حدیث بیان کی تو ہر شخص اپنے کپڑے میں سر لپیٹے رو رہا تھا اور فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں کہہ رہا تھا: میں فتنوں کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

[7091] حضرت انسؓ ہی سے ایک اور روایت ہے،

ﷺ ذَاتِ يَوْمِ الْمُنْبَرِ فَقَالَ: «لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ»، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ بِيَمِينَا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأَسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَمَا إِذَا لَأَحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ حَذَافَةٌ». ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صَوَّرَتْ [لِي] الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ».

قَالَ قَتَادَةُ: يُذَكِّرُ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بُدِّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۱]. [راجع: ۹۳]

۷۰۹۰ - وَقَالَ عَبَّاسُ النَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ بِهِذَا، وَقَالَ: كُلُّ رَجُلٍ لَأَفَا رَأَسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، وَقَالَ: عَائِدًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ، أَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ. [راجع: ۹۳]

۷۰۹۱ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَّيْعٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا، وَقَالَ: عَائِدًا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ. [راجع: ۹۳]

انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث نقل کی، اس میں ”فتنوں کی برائی“ کے بجائے ”فتنوں کے شر“ کا لفظ ہے۔

باب: 16- نبی ﷺ کے فرمان: ”فتنہ مشرق کی طرف سے اٹھے گا“ کا بیان

(۱۶) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ»

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کی سرزمین کے لیے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور مدینہ طیبہ سے مشرق کی طرف عراق وغیرہ کا علاقہ پڑتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ سرزمین عراق ہمیشہ سے فتنوں کی تخم ریزی کے لیے بڑی زرخیز واقع ہوئی ہے۔ ہم مختصر طور پر ان فتنوں کی نشاندہی کرتے ہیں جنہوں نے عراق کے علاقے سے جنم لیا یا آئندہ ادھر سے ظاہر ہوں گے۔ \* حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت توحید کے مقابلے میں ود، سواع، یغوث، یحوق اور نسر جیسے بتوں کو سرزمین عراق میں نصب کیا گیا تھا کہ شیطان کی عبادت کو رواج دیا جائے۔ \* حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب ڈنکے کی چوٹ اللہ کی توحید بیان کی تو حکومتی سطح پر ان کی مخالفت کی گئی، انہیں زندہ جلانے کے لیے آگ کا جولاؤ تیار کیا گیا تھا وہ بھی عراق میں تھا۔ \* سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والے پھر انہیں شہید کرنے والے بھی عراقی تھے جنہوں نے طرح طرح کے الزامات بھی آپ پر لگائے تھے۔ \* حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدینہ طیبہ کے بجائے جب کوفہ کو اپنا دارالخلافہ قرار دیا تو اہل کوفہ نے آپ کو اس قدر پریشان کیا کہ آپ ساری عمر ایہوں سے نبرد آزما رہے۔ \* پارسائی اور دینداری کے روپ میں اٹھنے والا خوارج کا فتنہ تکفیر بھی سرزمین عراق سے پیدا ہوا جنہوں نے اسلام کے نبی شاہد صحابہ کرام تک کو کافر قرار دے ڈالا۔ \* حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی ہمدردیوں کا جھانسہ دے کر جام شہادت نوش کرنے پر مجبور کرنے والے عراقی ہی تھے، امت مسلمہ اس فتنے کی ٹیس ابھی تک محسوس کر رہی ہے۔ \* تاتاریوں کا فتنہ بھی اسی طرف سے شروع ہوا جنہوں نے مسلمانوں کا سرمایہ علم و ادب دریائے دجلہ کی نذر کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے اسلامی ملکوں کو تہس نہس کر ڈالا۔ \* کتاب و سنت کی روشنی میں تحریک آزادی فکر کے مقابلے میں رائے اور قیاس کا فتنہ بھی کوفہ سے اٹھا۔ انہوں نے صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے عجیب و غریب اصول وضع کیے۔

[7092] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ

نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک مرتبہ منبر کے ایک جانب کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے جدھر سے شیطان کا سینگ یا قرن ٹکس طلوع ہوگا۔“

۷۰۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «الْفِتْنَةُ هُنَا، الْفِتْنَةُ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ، أَوْ قَالَ: قَرْنُ

الشَّمْسِ». [راجع: ۳۱۰۴]

[7093] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ مشرق کی طرف منہ کیے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے: ”آگاہ رہو! فتنہ اسی طرف سے رونما ہوگا جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔“

۷۰۹۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ۳۱۰۴]

فائدہ: قرن کے معنی قوت کے ہیں، یعنی مشرق کی طرف سے شیطانی قوت کا ظہور ہوگا۔

[7094] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرما۔“ صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرما۔“ میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: ”وہاں زلزلے اور فتنے رونما ہوں گے، نیز وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔“

۷۰۹۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ فَأَظَنُّهُ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: «هُنَاكَ الرَّزَالِزُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ۱۰۳۷]

[7095] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس آئے تو ہم نے امید کی کہ وہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں گے۔ اس دوران میں ایک آدمی ہم سے پہلے ان کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمن! ہمیں فتنے کے دور میں جنگ و قتال کے متعلق کوئی حدیث بیان کریں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے۔“ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تجھے تیری ماں روئے! کیا تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہوتا ہے؟ حضرت محمد ﷺ تو فتنہ ختم کرنے کے لیے مشرکین سے جنگ کرتے

۷۰۹۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَائِسِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانَ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: حَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا، قَالَ: فَبَادَرْنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ﴾ [البقرة: ۱۹۳] فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ تُكَلِّتُكَ أُمَّكَ؟ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى

تھے، ان کے نزدیک مسلمانوں کا دین اسلام میں داخل ہونا باعث فتنہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ تمھاری طرح ملک گیری کے لیے نہ تھی۔

المُلْكِ . [راجع: ۳۱۳۰]

☀️ فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ فتنے کے زمانے میں مسلمانوں کا آپس میں جنگ کرنا جائز نہیں۔ آیت کریمہ میں ”فتنہ“ سے مراد کفر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ کفر ختم کرنے کے لیے تھی اور اب اسلام کا غلبہ ہے، کفر مغلوب ہو چکا ہے لیکن تمھاری جنگ کفر کے خاتمے کے لیے نہیں بلکہ ملک گیری اور لوگوں میں فساد برپا کرنے کے لیے ہے۔ میرے نزدیک ایسی جنگ جائز نہیں، اس لیے میں اس میں حصہ نہیں لیتا، لیکن جمہور اہل علم کا موقف ہے کہ جب ایک گروہ کے متعلق پتہ چل جائے کہ وہ باغی ہے تو ایسے حالات میں اسے اطاعت کی طرف لانے کے لیے جنگ کرنا فتنہ نہیں۔

باب: 17- وہ فتنہ جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن  
(ٹھانھیں مارنے والا) ہوگا

(۱۷) بَابُ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

سفیان بن عیینہ نے خلف بن حوشب سے بیان کیا کہ سلف فتنے کے زمانے میں درج ذیل اشعار کی مثال دینا پسند کرتے تھے جنھیں امرء القیس نے کہا ہے:

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلْفِ بْنِ حَوْشَبٍ:  
كَانُوا يَسْتَحْجِبُونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهِذِهِ الْأَيَّاتِ عِنْدَ  
الْفِتَنِ، قَالَ امْرَأُ الْقَيْسِ:

ابتدا میں ایک جواں عورت کی صورت ہے یہ جنگ دیکھ کر ناداں اسے ہوتے ہیں عاشق اور دنگ جبکہ بھڑکے شعلے اس کے پھیل جائیں ہر طرف تب وہ ہو جاتی ہے بوڑھی اور بدل جاتی ہے رنگ ایسی بد صورت کو رکھے کون چونڈا ہے سفید سو گھنٹے اور چونسنے سے اس کے سب ہوتے ہیں تنگ

الْحَرْبِ أَوْلُ مَا تَكُونُ فِتْيَةً  
تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولٍ  
حَتَّى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا  
وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلٍ  
شَمْطَاءَ يُنْكِرُ لَوْنَهَا وَتَغَيَّرَتْ  
مَكْرُوهَةً لِّلْسَمِّ وَالْتَّمَبِيلِ.

وضاحت: مندرجہ بالا منظوم ترجمہ مولانا وحید الزمان نے کیا ہے۔

[7096] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے اچانک دریافت کیا: تم میں سے کون ہے جو فتنے کے متعلق نبی ﷺ کا فرمان یاد رکھتا ہو؟ حضرت

۷۰۹۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ:  
حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقُ:  
سَمِعْتُ حَذِيفَةَ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ  
عُمَرَ إِذْ قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

حدیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”انسان کی آزمائش اس کی بیوی، اس کے مال، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی کے معاملات میں ہوتی ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیتا ہے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں نہیں پوچھتا بلکہ میں اس فتنے کے بارے میں پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! تم پر اس کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا اسے کھولا جائے گا؟ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: توڑ دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ تو کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا: جی ہاں (وہ بند نہیں ہو سکے گا)۔ ہم نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، جس طرح وہ جانتا ہے کہ کل سے پہلے رات آئے گی اور یہ اس لیے کہ میں نے ان سے ایک ایسی بات بیان کی تھی جو پہیلی یا چیتاں نہیں تھی۔ بہر حال ہمیں ان سے یہ پوچھتے ہوئے ڈر محسوس ہوا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا۔ جب اس نے پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی تھی۔

الْفِتْنَةُ؟ قَالَ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفَرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ»، قَالَ: لَيْسَ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ، وَلَكِنْ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: عَمْرُ أَيْكَسْرُ الْبَابِ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ عُمَرُ: إِذَا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا. قُلْتُ: أَجَلٌ، قُلْنَا لِحَدِيثِهِ: أَكَانَ عَمْرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ لَيْلَةٍ، وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَاطِ، فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مَنْ الْبَابُ؟ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنْ الْبَابُ؟ قَالَ: عُمَرُ. [راجع: ۱۵۲۵]

[7097] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے (دل میں) کہا: آج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چوکیدار بنوں گا، حالانکہ آپ

۷۰۹۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطُ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ



نے مجھے حکم نہیں دیا تھا، چنانچہ نبی ﷺ تشریف لے گئے، اپنی حاجت کو پورا کیا پھر واپس آ کر کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت طلب کی۔ میں نے ان سے کہا: آپ یہیں رہیں، میں آپ کے لیے اجازت لے کر آتا ہوں، چنانچہ وہ (وہیں) ٹھہر گئے۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”انھیں اجازت دے دو اور انھیں جنت کی بشارت سنا دو۔“ چنانچہ وہ اندر گئے اور نبی ﷺ کی دائیں جانب آ کر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر انھیں کنویں میں لٹکا لیا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے کہا: ٹھہرو، میں آپ کے لیے اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان کو بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو۔“ چنانچہ وہ بھی آئے، کنویں کی منڈیر پر نبی ﷺ کی بائیں جانب بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ اب کنویں کی منڈیر بھر گئی اور وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے، میں نے ان سے بھی کہا: آپ ذرا ٹھہریں یہاں تک کہ میں آپ ﷺ سے آپ کے متعلق اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو لیکن اس کے ساتھ ایک آزمائش ہوگی جو انھیں پہنچے گی۔“ چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آئے۔ پھر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا لیے۔ پھر میرے دل میں اپنے بھائی کے متعلق خواہش پیدا ہوئی تو میں اللہ سے

الْيَوْمَ بَوَّابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَأْمُرَنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قَفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ. فَقَالَ: «إِذْنُ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْحِجَّةِ». فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْنُ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْحِجَّةِ». فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَاُمْتَلَأَ الْقَفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْنُ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْحِجَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ»، فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَجَعَلْتُ أَمْنِي أَخَالِي وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَأْتِي.

ان کے آنے کی دعا کرنے لگا۔

ابن مسیب نے کہا: میں نے اس سے ان حضرات کی قبروں کی تاویل کی جو ایک جگہ موجود ہوں گی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قبر ان سے الگ ہوگی۔

قَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ: فَتَأَوَّلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ. [راجع: ۱۳۶۴]

[7098] حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے کسی فتنے کا دروازہ کھولے بغیر ان سے گفتگو کی ہے۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ سب سے پہلے کسی فتنے کا دروازہ کھولنے والا ہوں۔ میں کسی کی اس حد تک خوشامد نہیں کرتا کہ اگر اسے دو آدمیوں پر امیر بنا دیا جائے تو اسے کہوں: تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں گدھے کی طرح چلی پیسے گا، یعنی وہ اپنی انتڑیوں کے گرد چکر لگائے گا۔ اہل جہنم اس کے گرد جمع ہو کر پوچھیں گے: اے فلاں! کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں اچھی بات کے لیے لوگوں کو ضرور کہتا تھا لیکن اس پر خود عمل نہیں کرتا تھا اور بری بات سے لوگوں کو منع کرتا تھا لیکن خود اس کا مرتکب ہوتا تھا۔“

۷۰۹۸ - حَدَّثَنِي بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: قِيلَ لِأَسَامَةَ: أَلَا تُكَلِّمُ هَذَا؟ قَالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ - بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ - : أَنْتَ خَيْرٌ، بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيَطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ: أَيُّ فُلَانٍ! أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ، وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ». [راجع: ۳۲۶۷]

☀️ فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مادر زاد ولید بن عقبہ نے شراب نوشی کی تو آپ نے تحقیق مکمل ہونے تک اس پر حد لگانے سے سکوت کیا۔ اس تاخیر میں لوگوں کے اندر شکوک و شبہات نے جنم لیا۔ سازشی گروہ نے اس بات کو بہت اچھالا، چنانچہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں میں ولید بن عقبہ کی شراب نوشی کا بہت چرچا ہو رہا ہے، آپ اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا: تم میرے متعلق یہ گمان نہ کرو کہ میں حضرت عثمان کو اچھی بات کہنے کے لیے سستی یا مداحت سے کام لیتا ہوں اور نہ میں خوشامدی ہی ہوں کہ ان کے حاکم ہونے کی وجہ سے ان کی بے جا تعریف کروں۔ میں نے ان سے مصلحت، ادب و احترام اور رازداری کے طور پر بات کی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ برسر عام ان سے گفتگو کروں جس سے فتنے کی آگ مزید بھڑک اٹھے اور سب سے پہلے میں فتنہ اٹھانے والا بن جاؤں۔

## (۱۸) بَابُ :

## باب: 18 - بلا عنوان

[7099] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایامِ جمل کے دوران میں ایک ہی بات کے ذریعے سے فائدہ پہنچایا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا سربراہ بنایا لیا ہے تو آپ نے فرمایا: ”وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جنہوں نے اپنے (حکومتی) معاملات ایک عورت کے حوالے کر دیے ہیں۔“

[7100] حضرت ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرے کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ یہ دونوں بزرگ ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ پر تھے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ان سے نیچے کی سیڑھی پر تھے۔ ہم ان کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی طرف روانہ ہو چکی ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم صرف اسی کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہنا مانتے ہو۔

[7101] حضرت ابووائل سے روایت ہے کہ کوفہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کی روانگی کا ذکر کیا اور فرمایا: بے شک وہ

۷۰۹۹ - حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْحَجَمِ، لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ فَارِسًا مَلَكَوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ: «لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ». [راجع: ۴۴۲۵]

۷۱۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرِيَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادِ الْأَسَدِيُّ قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ، فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ، وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ: إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَرُؤُوحَةٌ نَبِيكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمَ هِيَ. [راجع: ۳۷۷۲]

۷۱۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَيْنَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ: قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مَنبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ:

دنیا و آخرت میں تمہارے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں لیکن تمہیں ان کے متعلق آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔

[7104, 7103, 7102] حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہما دونوں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جبکہ انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کی طرف بھیجا تھا کہ وہ انہیں مدد کے لیے نکلنے پر آمادہ کریں۔ ان دونوں نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) کہا: جب سے تم مسلمان ہوئے ہو ہم نے کوئی بات اس سے زیادہ بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں جلد بازی دکھا رہے ہو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب دیا: میں نے بھی جب سے تم مسلمان ہوئے ہو تمہاری کوئی بات اس سے بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں دیر کر رہے ہو۔ حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو ایک ایک نیا جوڑا پہنایا، پھر وہ (تینوں مل کر) مسجد میں تشریف لے گئے۔

[7107, 7106, 7105] حضرت شقیق بن سلمہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں حضرت ابوسعود انصاری، ابوموسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوسعود نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) کہا: تمہارے ساتھ جتنے لوگ ہیں اگر میں چاہوں تو تمہارے علاوہ ہر ایک کے متعلق کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں لیکن جب سے تم نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمہارا کوئی عیب نہیں دیکھا بس یہی ایک بات ہے کہ تم اس معاملے میں جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوسعود! جب سے تم دونوں نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمہارے اور تمہارے اس ساتھی کے متعلق کوئی عیب نہیں دیکھا سوائے اس بات کے

إِنَّهَا زَوْجَةٌ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتَلَيْتُمْ. [راجع: ۳۷۷۲]

۷۱۰۲، ۷۱۰۳، ۷۱۰۴ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيُّ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ. فَقَالَ عَمَّارٌ: مَا رَأَيْتُ مِنْكُمْ مُنْذُ أَسْلَمْتُمْ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، وَكَسَاهُمَا حُلَّةً، [حُلَّةٌ] ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ. [انظر: ۷۱۰۵، ۷۱۰۶، ۷۱۰۷]

۷۱۰۵، ۷۱۰۶، ۷۱۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَمَّارٍ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ، غَيْرَكَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ ﷺ. أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِسْتِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ. قَالَ عَمَّارٌ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ! وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ ﷺ. أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هَذَا الْأَمْرِ.

کہ تم اس معاملے میں دیر کر رہے ہو۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما چونکہ صاحب ثروت تھے، انھوں نے اپنے غلام سے کہا: دو جوڑے لاؤ، چنانچہ انھوں نے ایک جوڑا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو دیا اور دوسرا حضرت عمار رضی اللہ عنہما کو دیا، پھر ان دونوں سے فرمایا: انھیں زیب تن کر کے جمعہ ادا کرنے کے لیے جاؤ۔

فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ - وَكَانَ مُوسِرًا - يَا غُلَامُ! هَاتِ حُلَّتَيْنِ، فَأَعْطَى إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسَى وَالْأُخْرَى عَمَارًا، وَقَالَ: رُوْحًا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ. [رايح: ۷۱۰۲، ۷۱۰۳، ۷۱۰۴]

باب: 19- جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے

(۱۹) بَابُ: إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

[7108] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو جوان میں موجود ہوتے ہیں ان تمام کو عذاب اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ پھر انھیں قیامت کے دن ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

۷۱۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ».

☀️ فائدہ: اس حدیث کے پیش کرنے سے امام بخاری رضی اللہ عنہما کا مقصود یہ ہے کہ جنگ جمل یا جنگ صفین میں شامل تمام لوگ فریقین کے مخالف یا طرفدار نہیں تھے۔ یقیناً کچھ ایسے بھی ہوں گے جنھیں مجبوراً اس جنگ میں دھکیل دیا گیا۔ اگر وہ جنگ میں لقمہ اجل بن گئے ہوں تو قیامت کے دن ان کے ساتھ ان کی نیت کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔

باب: 20- حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے متعلق نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرا دے گا“ کا بیان

(۲۰) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: «إِنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ»

[7109] حضرت حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما اپنے لشکر لے کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے خلاف لڑنے کے لیے نکلے تو حضرت عمرو بن

۷۱۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى، وَلَقِيْتَهُ بِالْكُوفَةِ، جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرَمَةَ فَقَالَ: أَدْخِلْنِي

عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو واپس نہیں ہوگا یہاں تک کہ اپنے مقابل کو بھگانہ دے۔ اس پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسے حالات میں مسلمانوں کے اہل و عیال کی کون کفالت کرے گا؟ انہوں نے کہا: ان کی میں کفالت کروں گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمن بن سمرہ نے کہا: ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرتے ہیں اور انہیں صلح پر آمادہ کرتے ہیں۔

عَلَى عَيْسَى فَأَعْطَهُ، فَكَانَ ابْنُ شُبْرَمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بِنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرَى كَيْبِيَّةَ لَا تُؤَلِّي حَتَّى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا، قَالَ مُعَاوِيَةَ: مَنْ لِيذْرَارِي الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمْرَةَ: نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ: الصَّلْحَ.

حضرت حسن بصری نے کہا: میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ خطبہ دے رہے تھے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ میرا بیٹا سید ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دو لشکروں کے درمیان صلح کرا دے گا۔“

قَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّحَ بِهِ بَيْنَ فَتْنَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ». (راجع: ۲۷۰۴)

[7110] حضرت حرمہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ تم سے میرے متعلق ضرور پوچھیں گے کہ تیرا ساتھی کیوں پیچھے رہا ہے؟ تو انہیں کہنا: اسامہ آپ کے متعلق کہتے ہیں: اگر آپ شریکی ڈاڑھوں میں پھنسے ہوتے تو ضرور آپ کی رفاقت کو پسند کرتا لیکن مسلمانوں کے باہمی جنگ و قتال کو میں پسند نہیں کرتا۔

۷۱۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا شُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرُو: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَرَمَةَ مَوْلَى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ. قَالَ عَمْرُو: وَقَدْ رَأَيْتُ حَرَمَةَ قَالَ: أُرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ: مَا خَلَفَ صَاحِبِكَ؟ فَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ: لَوْ كُنْتُ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ لِأَخْبَيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ، وَلَكِنْ هَذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ، فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا.

حضرت حرمہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کچھ نہ دیا۔ پھر میں حضرت حسن، حضرت حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انہوں نے ساز و سامان سے میری سواری خوب لدوادی۔

فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنِ وَحُسَيْنِ وَابْنِ جَعْفَرٍ، فَأَوْقَرُوا لِي رَاجِلَتِي.

باب: 21- ایک شخص قوم سے کوئی بات کہے، پھر وہاں سے نکل کر دوسری بات کہنے لگے

[7111] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خادموں اور بیٹوں کو جمع کیا اور کہا: بے شک میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔“ ہم نے اس شخص کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کی ہے۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غدار ہی نہیں کہ ایک شخص سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بیعت کی جائے، پھر اس کے خلاف لڑائی کھڑی کر دی جائے۔ دیکھو! تم میں سے جو کوئی اس کی بیعت توڑے گا اور کسی دوسرے کی بیعت کرے گا تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

[7112] حضرت ابو منہال سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے، ادھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں اٹھ کھڑے تھے اور خارجیوں نے بصرہ پر قبضہ کر رکھا تھا تو میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو بزرہ سلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو وہ ایک کمرے کے سائے میں تشریف فرما تھے جو بالاس کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور میرے والد نے ان سے سلسلہ گفتگو چھیڑنے کے لیے کہا: اے ابو بزرہ! آپ دیکھتے نہیں لوگوں نے کیا کر رکھا ہے؟ پہلی بات جو میں نے آپ کے منہ سے سنی وہ یہ تھی: میں ان قریش والوں سے اللہ کی خاطر ناراض ہوں، اللہ تعالیٰ اس پر مجھے اجر دے

(۲۱) بَابُ : إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخَلْفِهِ

۷۱۱۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ» ، وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْضَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ . [راجع: ۳۱۸۸]

۷۱۱۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ : وَلَمَّا كَانَ ابْنُ زَيْدٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ ، وَوَتَّبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ ، وَوَتَّبَ الْفُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ ، فَأَنْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عَلَيْهِ لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ : يَا أَبَا بَرَزَةَ! أَلَا تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ؟ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ : إِنِّي اخْتَسَبْتُ عِنْدَ اللَّهِ أَنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ ، إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى

گا۔ عرب کے باشندو! تم جانتے ہو کہ تم ذلت و قلت اور ضلالت کے کس عالم میں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے نجات دی یہاں تک کہ تم اس مرتبہ تک پہنچ گئے جو تمہارے سامنے ہے، پھر اسی دنیا نے تمہیں تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیضا ہے اللہ کی قسم! وہ محض دنیا کے لیے شمشیر بکف ہے۔ اور یہ خارجی لوگ جو تمہارے درمیان ہیں واللہ! یہ بھی حصول دنیا کے لیے لڑ رہے ہیں اور وہ صاحب (ابن زبیر رضی اللہ عنہما) جو مکہ میں ہیں اللہ کی قسم! ان کے لڑنے کی غرض بھی محض دنیا ہے۔

[7113] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: آج کل کے منافق رسول اللہ ﷺ کے دور کے منافقین سے زیادہ بدتر ہیں۔ وہ اپنی شرارتوں کو چھپا کر عمل میں لاتے تھے اور یہ لوگ علانیہ ان کا ارتکاب کرتے ہیں۔

[7114] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: منافقت تو نبی ﷺ کے عہد مبارک میں تھی، آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا ہے۔

الْحَالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذَّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ، وَهَذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالسَّامِ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلْ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلْ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا. [انظر: ٧٢٧١]

٧١١٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَخْذَبِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرُّ مَنْهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانُوا يَوْمئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ.

٧١١٤ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَيْبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ التَّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ.

باب: 22- قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ قبر والوں پر رشک کرنے لگیں

(٢٢) بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُغْبَطَ أَهْلُ الْقُبُورِ

[7115] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کے

٧١١٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ



الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ» .

[راجع: ۸۵]

باب: 23- زمانے میں تبدیلی آنا حتیٰ کہ لوگ بتوں کی عبادت کرنے لگیں گے

[7116] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ذوالخلصہ کے مقام پر قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین (طواف کرتے ہوئے) ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں گے۔“

ذوالخلصہ، قبیلہ دوس کا بت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے۔

[7117] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان سے ایک آدمی (بادشاہ بن کر) نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لائھی سے ہانکے گا۔“

باب: 24- آگ کا نکلنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی یہ ہے کہ ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک ہانک کر لے جائے گی۔“

[7118] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصری شہر کے اونٹوں

بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّى تُعْبَدَ الْأَوْثَانُ

۷۱۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ الْبَيَاتُ نِسَاءً دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلْصَةِ» .

وَدُو الْخَلْصَةِ: طَاعِيَةُ دَوْسِ التِّي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .

۷۱۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْعَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بَعْضَهُ» . [راجع: ۳۵۱۷]

بَابُ خُرُوجِ النَّارِ

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَخْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ» .

۷۱۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ: أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ

السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ  
تُضِيءُ أَغْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى» .  
کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔“

7119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ :  
حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ  
حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ  
عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ : «يُوشِكُ الْفِرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ  
ذَهَبٍ ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا» .

[7119] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں  
نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب دریائے  
فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا جو کوئی وہاں موجود ہو وہ  
اس سے کچھ نہ لے۔“

قَالَ عُقْبَةُ : وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ : حَدَّثَنَا  
أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : «يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ  
مِّنْ ذَهَبٍ» .

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سونے کا پہاڑ ظاہر ہو  
گا۔

### باب: 25- بلا عنوان

### (۲۵) بَابُ :

7120 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
شُعْبَةَ : حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ قَالَ : سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ  
وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :  
«تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي  
الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا» .

[7120] حضرت حارث بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،  
انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے  
سنا: ”صدقہ کرو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے  
گا کہ ایک شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی اسے قبول  
کرنے والا نہیں ملے گا۔“

قَالَ مُسَدَّدٌ : حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
لِأُمِّهِ . قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ . [راجع: 1411]

مسدد نے کہا: حارث، عبید اللہ بن عمر کا مادری بھائی ہے۔  
یہ بات ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کی ہے۔

فاکہہ: بڑی بڑی فتوحات کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں یہ صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اسی طرح حضرت  
عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی یہی حالت تھی کہ مال و دولت کی اس قدر فراوانی تھی کہ کوئی صدقہ لینے والا نہیں ملتا تھا۔

7121 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ :  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي  
[7121] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی

جب تک دو بڑی جماعتیں باہم سخت لڑائی نہ کریں۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریز لڑائی ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ اور یہاں تک کہ تمیں کے قریب جھوٹے دجال ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی، نیز زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنوں کا ظہور ہوگا۔ ہرج، یعنی قتل و غارت عام ہوگی۔ اور یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہوگی بلکہ وہ بہہ پڑے گا حتیٰ کہ مال دار کو فکر دامن گیر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور مال دار اپنا صدقہ کسی پر پیش کرے گا تو وہ کہے گا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اور یہاں تک کہ لوگ بڑے بڑے محلات پر فخر کریں گے۔ اور یہاں تک کہ آدمی دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! یہ جگہ اس کی ہوتی۔ اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا اور جب مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب: ”کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے عمل نہ کیے۔“ اور بلاشبہ قیامت اچانک اس طرح قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور وہ اس کی خرید و فروخت نہ کر سکے ہوں گے اور نہ اسے لپیٹ ہی پائیں گے۔ اور قیامت اس طرح برپا ہوگی کہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر گھر کی طرف لوٹے گا اور اس کو نوش نہیں کر سکے گا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ آدمی اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی نہیں پی سکے گا اور یقیناً قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک آدمی نے اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھایا ہوگا اور وہ اسے

هُرَيْرَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتِيلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّى يُفْبِضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَفَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفْبِضَ حَتَّى يُهَمَّ رَبُّ الْمَالِ مِنْ قَبْلِ صَدَقَتِهِ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَنْطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُيُوتِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ! وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ [يَعْنِي] آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ جِئِن ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَوَ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ [الانعام: ١٥٨]، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِفَحْتِهِ فَلَا يَطْعُمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلْبِطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعُمُهَا». [راجع:

کھا نہیں سکے گا۔“

باب: 26- دجال کا ذکر

(۲۶) بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ

وضاحت: لفظ دجال، دحل سے مأخوذ ہے جس کے معنی ہیں: دھوکا دینا، حق کو چھپانا، ملمع سازی کرنا اور شعبدہ بازی دکھانا۔ ہر وہ شخص جس میں یہ اوصاف ہوں اسے دجال کہا جا سکتا ہے، لیکن دجال اکبر وہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔

[7122] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: دجال کے متعلق جس قدر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: ”اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا؟“ میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں: اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔“

[7123] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”(دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گویا وہ انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہے۔“

[7124] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دجال آئے گا اور مدینہ طیبہ کے ایک کنارے پر ٹھہرے گا۔ اس کے بعد مدینہ تین مرتبہ بھونچال سے دوچار ہوگا۔ اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس (دجال) کی طرف چلا جائے گا۔“

[7125] حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اہل مدینہ پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت (مدینہ طیبہ کے) سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر

۷۱۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِي الْمَغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ: مَا سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: «مَا يَصْرُكَ مِنْهُ؟» قُلْتُ: لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خَبِيزٌ وَنَهْرٌ مَاءٍ، قَالَ: «بَلْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ».

۷۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ - أَرَاهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَعْوُرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنَةٌ طَافِيَةٌ» [راجع: ۳۰۵۷].

۷۱۲۴ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَجِيءُ الدَّجَالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ» . [راجع: ۱۸۸۱]

۷۱۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ

سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانٍ. [راجع: ہوں گے۔“

[۱۸۷۹]

[7126] حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ پر مسیح دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت اس کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔“

۷۱۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعبُ الْمَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانٍ».

ابراہیم بن عبدالرحمن کہتے ہیں: میں بھرے آیا تو مجھ سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

[قَالَ] وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهَذَا. [راجع:

[۱۸۷۹]

[7127] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی، پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ”میں تمہیں دجال سے خبردار کرتا ہوں۔ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو، البتہ میں تمہیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی: وہ یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔“

۷۱۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: «إِنِّي لَأُنذِرُكُمْوه وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنذِرَهُ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: إِنَّهُ أَعْوَرٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ». [راجع: ۳۰۰۷]

[7128] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے ایک دفعہ نیند میں دیکھا کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اچانک ایک گندمی رنگ والا آدمی میرے سامنے آیا جس کے بال سیدھے تھے اور اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابن مریم ہیں۔ پھر میں

۷۱۲۸ - حَدَّثَنَا بَحْيِيُّ بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَالِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطَفُ - أَوْ يَهْرَاقُ - رَأْسُهُ مَاءً. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ ذَهَبَتْ أَلْتَفِتُ

نے اچانک ایک طرف التفات کیا تو ایک سرخ جسم آدمی دیکھا جس کے سر کے بال سخت گھنگھر یا لے تھے اور وہ آنکھ سے کانٹا تھا، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انکور کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا: یہ دجال ہے۔ وہ لوگوں میں ابن قطن کے بہت مشابہ تھا، یہ قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی تھا۔

[7129] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنی نماز میں دجال سے پناہ مانگتے تھے۔

[7130] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دجال کے متعلق فرمایا: ”یقیناً اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی۔“

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[7131] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو نبی بھی مبعوث ہوا اس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ضرور خبردار کیا ہے۔ آگاہ رہو وہ کانٹا ہے جبکہ تمہارا رب کانٹا نہیں۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہو گا۔“ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعَدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيئةٍ، قَالُوا: هَذَا الدَّجَالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهَا ابْنُ قَطْنٍ، رَجُلٌ مِّنْ خَزَاعَةَ. [راجع: ۳۴۴۰]

۷۱۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا] قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعِيدُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ. [راجع: ۸۳۲]

۷۱۳۰ - حَدَّثَنَا عِدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الدَّجَالِ: «إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَتَارُهُ مَاءً بَارِدًا وَمَاؤُهُ نَارٌ».

قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [راجع: ۳۴۵۰]

۷۱۳۱ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، إِلَّا أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ». فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ۷۴۰۸]

باب: 27- دجال، مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

(۲۷) بَابٌ: لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ

[7132] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان فرمائی۔ آپ کے ارشادات میں سے یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا: ”دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ وہ مدینہ طیبہ کے راستوں میں داخل ہو، چنانچہ مدینہ طیبہ کے قریب کسی شوریلی زمین پر قیام کرے گا۔ اس دن اس کے پاس ایک مرد مومن جائے گا جو سب لوگوں سے بہتر ہوگا: وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی تھی۔ اس پر دجال کہے گا: تم ہی بتاؤ اگر میں اسے قتل کر دوں، پھر اسے زندہ کروں تو کیا تمہیں میرے معاملے میں کوئی شک و شبہ باقی رہے گا؟ لوگ کہیں گے: نہیں، چنانچہ دجال اس کو قتل کر دے گا، پھر اسے زندہ کر لے گا۔ اب وہ آدمی کہے گا: اللہ کی قسم! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملے میں پہلے اتنی بصیرت کبھی حاصل نہ تھی۔ اس کے بعد دجال اسے قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔“

[7133] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں، نہ تو یہاں طاعون آسکتا ہے اور نہ دجال ہی کو آنے کی ہمت ہوگی۔“

[7134] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”دجال مدینہ طیبہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا، چنانچہ اگر اللہ نے چاہا تو دجال اس کے قریب نہیں آسکے گا اور نہ یہاں طاعون ہی پھیلے گا۔“

۷۱۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: «يَأْتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السَّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ [وَ] هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فَيْكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ». [راجع: ۱۸۸۲]

۷۱۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ». [راجع: ۱۸۸۰]

۷۱۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمَدِينَةُ بِأَتْيِهَا الدَّجَالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرُبُهَا الدَّجَالُ، وَلَا الطَّاعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ». [راجع: ۱۸۸۱]

## باب: 28- یاجوج و ماجوج کا بیان

[7135] حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے۔ آپ فرما رہے تھے: ”عربوں کے لیے اس برائی کی وجہ سے تباہی ہے جو بالکل قریب آگئی ہے۔ آج یاجوج و ماجوج کی دیوار سے اتنا کھل گیا ہے۔“ اور آپ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے قریب والی انگلی کو ملا کر ایک حلقہ سا بنایا۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی ہلاک کر دیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، جب بدکاری بہت بڑھ جائے گی۔“

[7136] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”سد، یعنی یاجوج و ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔“ (راوی حدیث) حضرت وہیب نے نوے کا اشارہ کر کے بتایا، یعنی گرہ لگائی۔

## باب (۲۸) یاجوج و ماجوج

۷۱۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الیَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَرِغًا يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُّ لَلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ» - وَحَلَقَ بِإِضْبَاعِيهِ: الْإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا - قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَنَهْلُكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبْثُ». [راجع: ۳۳۶۶]

۷۱۳۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُفْتَحُ الرَّدْمُ - رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ - مِثْلُ هَذِهِ»، وَعَقَدَ وَهَيْبٌ تِسْعِينَ. [راجع: ۳۳۶۷]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 93- كِتَابُ الْأَحْكَامِ

حکومت اور قضاء سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، نیز صاحبانِ حکومت کی بات بھی مانو“ کا بیان

(۱) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [النساء: ۵۹]

[7137] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے میرے امیر کی خلاف ورزی کی اس نے گویا میری خلاف ورزی کی۔“

۷۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي». [راجع: ۲۹۵۷]

فائدہ: اطاعت سے مراد احکام کی بجا آوری اور منہیات سے رک جانا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت یعنی اللہ کی اطاعت اس لیے ہے کہ آپ وہی حکم دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے۔ اس طرح حکومت کا نظم و نسق قائم رکھنے کے لیے حکام وقت کی بات ماننا ضروری ہے اور ان کی اطاعت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اطاعت قرار دی ہے لیکن اگر کوئی حاکم وقت قرآن و حدیث کے خلاف حکم دے تو اسے ترک کر کے قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہوگا تاکہ شریعت کی بالادستی قائم رہے۔

۷۱۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ [7138] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَلَا كُتِلْكُمْ رَاعٍ، وَكُتِلْكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَإِلَّا مِمَّا الْأَعْظَمُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ رَوْحِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُتِلْكُمْ رَاعٍ، وَكُتِلْكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ».

[راجع: ۱۸۹۳]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حاکم وقت لوگوں کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے اپنی نگہبانی کے متعلق سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے اہل خانہ اور اولاد کی نگران ہے، اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اسے اس کی نگرانی کے متعلق سوال ہو گا۔ آگاہ رہو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔“

☀️ فائدہ: مقصد یہ ہے کہ ذمہ داری کا دائرہ حکومت و امارت سے ہٹ کر ہر ادنیٰ ذمہ دار کو بھی شامل ہے۔ ہر ذمہ دار اپنے حلقے کا مسؤل ہے۔ اس ذمہ داری سے ناجائز فائدہ اٹھانا بھی گناہ ہے۔

باب: 2- سربراہان حکومت قریش سے ہوں گے

(۲) بَابُ: الْأَمْرَاءِ مِنْ قُرَيْشٍ

۷۱۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مَعَاوِيَةَ - وَهُمْ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ - أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ، فَعَضِبَ فَقَامَ فَاتُّنِيَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْتَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَأَوْلَيْكَ جَهْلُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ فِي

[7139] حضرت محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں قریش کے ایک وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، انھیں معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قبیلہ قحطان کا بادشاہ ہوگا۔ اس بیان پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بہت غصہ آیا اور انھوں نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی پھر کہا: اما بعد! تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ ہی سے منقول ہیں۔ یہ تم میں سے جاہل لوگ ہیں۔ تم ایسے خیالات سے خود کو محفوظ رکھو جو تمہیں گمراہ کر دیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”یہ امر خلافت قریش میں رہے گا۔ اگر کوئی ان سے اس

معاہدے میں دشمنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مزہ کے بل گرا دے گا۔ یہ اس وقت تک ہوگا جب تک قریش دین کو قائم رکھیں گے۔“

النَّارِ عَلَىٰ وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ“ . [راجع: ۳۵۰۰]

نعیم نے ابن مبارک کے ذریعے سے عن معمر، عن زہری محمد بن جبیر سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

تَابَعَهُ نَعِيمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ.

[7140] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ امر خلافت قریش میں اس وقت تک رہے گا جب تک ان کے دو شخص بھی باقی رہیں گے۔“

۷۱۴۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ». [راجع: ۳۵۰۱]

☀️ فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ جب تک قریش موجود رہیں گے خلافت کے لائق ہوں گے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین اسلام کے علمبردار اور اس کے نفاذ کے لیے عملاً اقدام کریں بصورت دیگر انہیں اس خلافت سے محروم کر دیا جائے گا۔

باب: 3- اس شخص کا ثواب جو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلے کرے

(۳) بَابُ أَجْرِ مَنْ قَضَىٰ بِالْحِكْمَةِ

ارشاد باری ہے: ”جس نے اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو ایسے لوگ ہی فاسق ہیں۔“

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ [المائدة: ۴۷]

[7141] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قابل رشک دو آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے راستے میں بے دریغ خرچ کرے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے سرفراز کیا وہ اس کے مطابق فیصلے کرے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دے۔“

۷۱۴۱ - حَدَّثَنَا شَيْبَابُ بْنُ عُبَادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَسَلَطَهُ عَلَىٰ هَلْكَيْهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا». [راجع: ۷۳]

باب: 4- حاکم وقت کی بات سننا اور اسے ماننا ضروری ہے بشرطیکہ وہ گناہ اور نافرمانی نہ ہو

(۴) بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

[7142] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر کسی ایسے حبشی کو حاکم اور سربراہ مقرر کر دیا جائے جس کا سر منقہ کی طرح چھوٹا ہو۔“

۷۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنْ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسُهُ رَيْبِيَّةً». [راجع: ۶۹۳]

☀️ فائدہ: ادنیٰ سے ادنیٰ امیر کی بھی اطاعت ضروری ہے بشرطیکہ وہ معصیت کا حکم نہ دے۔ عرب لوگ نظام امارت نہیں جانتے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے امراء کی اطاعت اور فرمانبرداری کی رغبت دی ہے تاکہ وہ صلح و جنگ میں اپنے امراء کے تابع رہیں اور افراتفری پھیلا کر اسلام کے اتحاد کو پارہ پارہ نہ کریں۔

[7143] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھی جسے وہ پسند نہیں کرتا تو اسے چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ اگر کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔“

۷۱۴۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَيْئًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». [راجع: ۷۰۵۳]

☀️ فائدہ: جماعت سے الگ ہونے سے مراد ملی نظام کو توڑ کر حاکم اسلام سے بغاوت کرنا ہے۔ ایسا آدمی عہد جاہلیت کی سی خود سری میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں مرنا جاہلیت کی موت مرنا ہے جو مسلمان کی شان کے شایان نہیں۔ اس حدیث میں امیر سے مراد ہماری خود ساختہ تنظیموں کے امیر نہیں بلکہ خلیفہ اسلام ہے جو صحیح معنوں میں صاحب اقتدار اور اختیارات کا مالک ہو۔ ایسے امیر کی اطاعت ضروری ہے۔ معمولی باتوں کا بہانہ بنا کر بغاوت کا راستہ ہموار کرنا جاہلیت کی یاد تازہ کرنے کے مترادف ہے۔

[7144] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ایک مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ یہ اطاعت پسندیدہ اور ناپسندیدہ دونوں باتوں میں ہے بشرطیکہ اسے کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ بات سنی جائے اور نہ اطاعت ہی

۷۱۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ». [راجع: ۲۹۵۵]

کی جائے۔“

[7145] حضرت علیؑ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک دستہ بھیجا اور اس پر انصار کے ایک آدمی کو امیر بنایا۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ پھر وہ امیر ان لشکریوں پر ناراض ہو گیا اور کہنے لگا: کیا تمہیں نبی ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! اس امیر نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم لکڑیاں جمع کر کے آگ جلاؤ پھر اس میں کود جاؤ۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی۔ پھر جب انھوں نے اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ کچھ لوگوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی فرمانبرداری تو آگ سے بچنے کے لیے کی تھی تو کیا پھر ہم خود ہی آگ میں کود جائیں؟ وہ اسی سوچ بچار میں تھے کہ اس دوران میں آگ ٹھنڈی ہو گئی اور امیر کا غصہ بھی جاتا رہا، پھر جب نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر وہ آگ میں کود جاتے تو پھر اس سے کبھی نہ نکل سکتے۔ اطاعت صرف اچھے کاموں اور اچھی باتوں میں ہے۔“

۷۱۴۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوا ، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ : أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا : بَلَى . قَالَ : قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا ، فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا نَارًا ، فَلَمَّا هَمُّوا بِالذُّخُولِ فَقَامُوا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِرَارًا مِّنَ النَّارِ ، أَفَنَدْخُلُهَا؟ فَيَنْتَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ حَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : «لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ» . [راجع : ۴۳۰]

باب: 5- جسے طلب کیے بغیر عہدہ ملے تو اللہ اس کی مدد کرے گا

(۵) بَابُ : مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللَّهُ عَلَيْهَا

[7146] حضرت عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے عبدالرحمن! تم حکومت کا عہدہ مت طلب کرو کیونکہ اگر تمہیں طلب کرنے پر حکومت کی ذمہ داری دینی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر تمہیں طلب کے بغیر کوئی عہدہ دیا گیا تو اللہ کی طرف سے اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم قسم اٹھاؤ پھر اس کے خلاف میں کوئی بہتری دیکھو تو اپنی قسم کا

۷۱۴۶ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ : «يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلَتْ إِلَيْهَا . وَإِن أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَعِنْتُ عَلَيْهَا ، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفَرْ عَنْ يَمِينِكَ

کفارہ ادا کر دو اور جو بہتر ہے اسے کر گزرو۔“

وَأَتَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. [راجع: ۶۶۲۲]

باب: 6- جس نے مانگ کر عہدہ حاصل کیا تو وہ اس کے سپرد کر دیا جائے گا

(۶) بَابُ: مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وَكَلَّ إِلَيْهَا

[7147] حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے عبدالرحمن! حکومتی عہدہ مت طلب کرنا کیونکہ اگر تجھے طلب کرنے پر کوئی عہدہ ملا تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے اور اگر تمہیں طلب کیے بغیر کوئی ذمہ داری ملی تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم کسی بات پر قسم اٹھاؤ، پھر اس کے سوا کسی دوسری چیز میں بہتری دیکھو تو اسے کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔“

۷۱۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلَّتْ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى بَيِّنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ بَيِّنِكَ». [راجع:

[۶۶۲۲]

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ حاکم اعلیٰ قابل ترین افراد تلاش کر کے امور حکومت ان کے حوالے کرے۔ جو لوگ خود لالچی اور حریص ہوں انھیں کوئی منصب نہ دیا جائے، ایسے لوگ اسے چلانے میں ناکام رہیں گے۔ ہاں، اگر کوئی اپنے اندر صلاحیت پاتا ہے اور حکومتی منصب سے عہدہ برآ ہونے کی ہمت پاتا ہے اور اسے یہ بھی احساس ہے کہ اگر میں نے اسے حاصل نہ کیا تو نالائق آدمی اس پر قابض ہو جائے گا تو اس صورت میں عہدہ طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت یوسف رضی اللہ عنہ نے وزارت مال کا قلمدان مانگ کر لیا تھا۔

باب: 7- حکومتی عہدے کی حرص کرنا مکروہ ہے

(۷) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

[7148] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”یقیناً تم عنقریب حکومتی عہدے کا لالچ کرو گے اور ایسا کرنا تمہارے لیے قیامت کے دن باعث ندامت ہوگا۔ دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری محسوس ہوتی ہے۔“

۷۱۴۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنعَمُ الْمُرْضِعَةُ وَيَبْسُتِ الْفَاطِمَةُ».

ایک دوسری سند کے مطابق حضرت سعید مقبری، عمر بن

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

حکم کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کا اپنا قول نقل کرتے ہیں۔

حُمْرَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ.

[7149] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ کے رسول! ہمیں کہیں کا حاکم بنا دیں۔ دوسرے نے بھی اسی قسم کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم ایسے شخص کو حکومتی عہدہ نہیں دیتے جو اسے طلب کرے اور نہ اسے دیتے ہیں جو اس کا حریص ہو۔“

۷۱۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: أَمْرَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ، فَقَالَ: «إِنَّا لَا نُؤَلِّي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ». [راجع: ۲۲۶۱]

باب: 8- جو شخص رعایا کا حاکم بنے لیکن وہ ان کی خیر خواہی نہ کرے

(۸) بَابُ مِنَ اسْتَرْعَى رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ

[7150] حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی اس مرض میں عیادت کے لیے آیا جس میں وہ فوت ہوئے تھے۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رعایا کا حاکم بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہداشت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔“

۷۱۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحْطُهَا بِنُصْحِهِ [إِلَّا] لَمْ يَجِدْ رَاحَةَ الْجَنَّةِ». [النظر: ۷۱۵۱]

[7151] حضرت حسن بصری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے ان کے ہاں حاضر ہوئے۔ وہاں عبید اللہ بن زیاد آیا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تجھے ایک ایسی

۷۱۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ: قَالَ زَائِدَةُ: ذَكَرَهُ هِشَامٌ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُوذُهُ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: أَحَدَّثُكَ

حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”جو بادشاہ مسلمانوں کا حاکم بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملات میں خیانت کی پھر وہ اسی حالت میں مر گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔“

حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا مِنْ وَاٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ».

[راجع: ۷۱۵۰]

### (۹) بَابُ: مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ

باب: 9- جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ اسے مصیبت میں گرفتار کر دے گا

[7152] حضرت طریف ابو تمیمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں صفوان، ان کے ساتھیوں اور حضرت جناب رضی اللہ عنہم کے پاس موجود تھا جبکہ وہ ان کو وصیت کر رہے تھے، پھر ان ساتھیوں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ کو فرماتے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا بھید کھول دے گا اور جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔“ پھر ان لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وصیت کریں تو انھوں نے فرمایا: سب سے پہلے (قبر میں) انسان کا پیٹ خراب ہوگا، لہذا جو شخص حلال و پاکیزہ چیز کھانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ ضرور حلال اور پاک چیز کھائے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون حائل نہ ہو جو اس نے ناحق بہایا ہو تو وہ ایسا ضرور کرے۔

۷۱۵۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ طَرِيفِ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ سَمَعَ سَمَعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالُوا: أَوْصِنَا، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتَنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمَلَاءٍ كَفَّ مِنْ دَمٍ هَرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ.

(فہریری نے کہا:) میں نے ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) سے پوچھا: کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، کیا جناب کہتے ہیں؟ تو انھوں نے کہا: ہاں جناب ہی کہتے ہیں۔

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: مَنْ يَقُولُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ جُنْدَبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، جُنْدَبٌ.

[راجع: ۷۲۹۹]



## باب: 10- راستے میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

حضرت یحییٰ بن یعمر نے راستے میں فیصلہ سنایا اور امام شععی نے اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے کھڑے ایک فیصلہ کیا۔

[7153] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص ہمیں مسجد کے دروازے پر ملا اور اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“ یہ سن کر وہ شخص خاموش سا ہو گیا، پھر کہا: اللہ کے رسول! میں نے زیادہ روزے، زیادہ نمازیں اور زیادہ صدقہ و خیرات تو جمع نہیں کیا، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت ضرور رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) تو ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے۔“

باب: 11- اس امر کا بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دربان نہیں تھا

[7154] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے اپنے خاندان کی ایک عورت سے کہا: کیا تو فلاں عورت کو جانتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اس کے پاس سے گزرے تو وہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ سے ڈر اور صبر کر۔“ اس نے جواب دیا: آپ میرے پاس سے چلے جائیں، آپ پر مجھ جیسی مصیبت نہیں پڑی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے آگے بڑھے اور تشریف لے گئے اس دوران

## (۱۰) بَابُ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ

وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ.

۷۱۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَعَدَدْتُ لَهَا؟» فَكَانَ الرَّجُلُ اسْتِكَانًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَعَدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةَ وَلَا صَدَقَةَ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». [راجع: ۳۶۸۸]

(۱۱) بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَابٌ

۷۱۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَائِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا: تَعْرِفِينَ فَلَانَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ: «اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي»، فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ خَلَوْتَ مِنِّي مُصِيبَتِي. قَالَ: فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ: مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ

میں وہاں سے ایک آدمی گزرا تو اس نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے کیا فرمایا تھا؟ اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پہچانا۔ اس شخص نے کہا: وہ تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ پھر وہ عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی دیکھا کہ وہاں کوئی دربان نہ تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”صبر تو صدمے کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔“

اللہ ﷺ؟ قَالَتْ: مَا عَرَفْتُهُ. قَالَ: إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَابًا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ». [راجع: ۱۲۵۲]

باب: 12- خلیفہ کے نوٹس میں لائے بغیر اس کا ماتحت  
تفصیلات کا فیصلہ کر سکتا ہے

(۱۲) بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقِتْلِ عَلَى مَنْ  
وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ

[7155] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کی حیثیت نبی ﷺ کے سامنے اس طرح تھی جیسے امیر کے ساتھ کو تو ال رہتا ہے۔

۷۱۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذَّهَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطَةِ مِنَ الْأَمِيرِ.

[7156] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں (یعنی) بھیجا تھا اور ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کیا تھا۔

۷۱۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةِ ابْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمَعَاذٍ. [راجع: ۲۲۶۱]

[7157] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اسلام لایا، پھر یہودی ہو گیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے تو وہ شخص حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے کہا: یہ اسلام لانے کے بعد یہودی بن گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں، اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا

۷۱۵۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هَلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَاهُ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ - وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى - فَقَالَ: مَا لِهَذَا؟ قَالَ: أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتَلَهُ، فَوَضَّاءَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﷺ. [راجع: ۲۲۶۱]

یہی فیصلہ ہے۔

🌟 فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال یہ ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مرتد یہودی کو قتل کیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع نہ دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماتحت حاکم اپنے حاکم اعلیٰ کے نوٹس میں لائے بغیر حدود اور قصاص کے فیصلے کر سکتا ہے اور ایسا کرنا شریعت کے خلاف نہیں۔

باب: 13- کیا حاکم (یا مفتی) غصے کی حالت میں فیصلہ یا فتویٰ دے سکتا ہے؟

(۱۳) بَابُ: هَلْ يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانٌ؟

[7158] حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو لکھا جبکہ وہ جحستان میں تھا کہ بحالت غصہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”کوئی حاکم، بحالت غصہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔“

۷۱۵۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ - وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ - بَأَنَّ لَا تَقْضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانٌ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانٌ».

[7159] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے شرکت نہیں کرتا کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ میں اس دن سے زیادہ غصے کی حالت میں نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو نفرت دلاتے ہیں، لہذا تم میں سے جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ اختصار کرے کیونکہ جماعت میں بوڑھے، کمزور اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔“

۷۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَاللَّهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا. قَالَ: فَمَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنْكُمْ مُتَنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوَجِّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَدَا الْحَاجَةَ». [راجع: ۹۰]

[7160] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ اس

۷۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا

بات کا ذکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خفا ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرے اور اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر جب وہ حائضہ ہو اور پاک ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے۔“

يُونُسُ: قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَعَبَّطَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «لِيَرَا جَعَهَا ثُمَّ يَمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ فَتَطْهَرُ، فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا». [راجع: ٤٩٠٨]

باب: 14- قاضی کا اپنے علم کے مطابق لوگوں کے معاملات میں فیصلہ کرنا بشرطیکہ بدگمانی اور تہمت کا اندیشہ نہ ہو

(١٤) بَابُ مَنْ رَأَى لِلْقَاضِي أَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُونَ وَالتَّهْمَةَ

جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہند رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا: ”تم (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مال سے) اس قدر لے سکتی ہو جو دستور کے مطابق تجھے اور تیری اولاد کو کافی ہو۔“ اور یہ بھی مشہور معاملات میں ہے۔

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِهِنْدٍ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ»، وَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَمْرًا مَشْهُورًا.

[7161] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا آئیں اور کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کے متعلق میں اس حد تک ذلت کی خواہش مند ہوتی جتنا آپ کے گھرانے کی ذلت اور رسوائی کی خواہش مند تھی اور اب میں سب سے زیادہ اس امر کی خواہش مند ہوں کہ روئے زمین کے تمام گھرانوں میں آپ کا گھرانہ عزت و سر بلندی میں سب سے زیادہ اونچا ہو۔ پھر انھوں نے کہا: ابوسفیان انتہائی بخیل آدمی ہیں تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ بلا اجازت ان کے مال میں سے اپنے اہل و عیال کو کھلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”تم انھیں دستور کے مطابق کھلاؤ تو تم پر کوئی حرج نہیں۔“

٧١٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ أَهْلُ خِيبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِيبَاتِكَ، وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَيَّ ظَهْرُ الْأَرْضِ أَهْلُ خِيبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعْزُوا مِنْ أَهْلِ خِيبَاتِكَ، ثُمَّ قَالَتْ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَسِيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ، عِيَالَنَا؟ قَالَ لَهَا: «لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تُطْعِمِيَهُمْ مِنْ مَعْرُوفٍ». [راجع: ٢٢١١]

(۱۵) بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ،  
وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِ،  
وَكِتَابُ الْحَاكِمِ إِلَى عَمَلِهِ وَالْقَاضِي  
إِلَى الْقَاضِي

باب: 15- سر بمبر خط پر گواہی دینا، نیز کون سی گواہی  
جائز ہے؟ حاکم کا اپنے کارندے کی طرف اور ایک  
قاضی کا دوسرے قاضی کو خط لکھنا

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حاکم جو اپنے کارندوں کو خط  
لکھتا ہے اس پر عمل ہو سکتا ہے مگر حدود میں نہیں ہو سکتا، پھر  
خود ہی کہا کہ قتل خطا میں پروانے پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ یہ  
ان کے گمان کے مطابق یہ مالی معاملہ ہے، حالانکہ قتل خطا  
مالی معاملوں کی طرح نہیں بلکہ ثبوت قتل کے بعد مالی معاملہ  
بنتا ہے، لہذا قتل خطا اور قتل عمد کا حکم ایک ہی رہنا چاہیے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو حدود کے متعلق پروانہ  
لکھا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے دانت  
توڑنے کے مقدمے میں ایک پروانہ لکھا (اور اسے اپنے  
عامل کی طرف روانہ کیا)۔

ابراہیم نخعی نے کہا: ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو خط  
لکھنا (اور اس کے مطابق عمل کرنا) جائز ہے بشرطیکہ دوسرا  
اس کی مہر اور خط کو پہنچاتا ہوں۔

امام شعبی مہر شدہ خط جس میں ایک قاضی کا فیصلہ ہو  
جائز قرار دیتے ہیں اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی ایسا ہی  
منقول ہے۔

معاویہ بن عبدالکریم ثقفی نے کہا: میں بصرہ کے قاضی  
عبدالملک بن یعلیٰ، ایاس بن معاویہ، حسن بصری، ثمامہ بن  
عبداللہ بن انس، بلال بن ابورودہ، عبداللہ بن بریدہ اسلمی،  
عامر بن عبید اور عباد بن منصور سے ملا ہوں، یہ سب حضرات  
ایک قاضی کا خط دوسرے کے نام گواہوں کے بغیر قبول

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ  
إِلَّا فِي الْحُدُودِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً  
فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هَذَا مَالٌ بِرِغْمِهِ، وَإِنَّمَا صَارَ  
مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ، فَالْخَطُّ وَالْعَمْدُ  
وَاحِدٌ.

وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِنِّ كُيُورَتِ،

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي  
جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتِمَ.

وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا  
فِيهِ مِنَ الْقَاضِي. وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ.

وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ:  
شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ،  
وَإِيَّاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، وَالْحَسَنَ، وَثَمَامَةَ بْنَ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ  
ابْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ، وَعَامِرَ بْنَ [عَيْدَةَ]،

کرتے تھے اور اگر مدعی علیہ جس کے خلاف خط کی شہادت قائم کی گئی ہے وہ کہے: یہ جھوٹ ہے تو اسے کہا جائے گا: جاؤ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کر لاؤ، یعنی اسے تحقیق کا موقع دیا جائے گا۔ سب سے پہلے جس نے قاضی کی تحریر پر دلیل طلب کی وہ ابن ابی لیلیٰ اور سواری بن عبد اللہ تھے۔

ابو نعیم نے ہم سے کہا: ہم سے عبد اللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی موسیٰ بن انس سے خط لے کر آیا اور ان کے پاس گواہ پیش کیے کہ میرا فلاں شخص کے پاس اتنا مال ہے، حالانکہ وہ کوفہ میں تھا، میں اس فیصلہ کی تحریر قاسم بن عبد الرحمن کے پاس لایا تو انھوں نے اسے نافذ کیا۔

امام حسن بصری اور ابو قلابہ نے وصیت نامے پر اس وقت تک گواہ بنا کر وہ خیال کیا جب تک اس کا مضمون نہ سمجھ لیا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ظلم اور خلاف شرع ہو۔

خود نبی ﷺ نے اہل خیبر کو خط بھیجا: ”اپنے ساتھی مقتول کی دیت دو بصورت دیگر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔“

امام زہری نے کہا: اگر عورت پردے کی آڑ میں ہو، پھر اگر تم سے بچھانتے ہو تو گواہی دو بصورت دیگر گواہی نہ دو، یعنی اس کو دیکھنا ضروری نہیں۔

[7162] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ نے اہل روم کو خط لکھنا چاہا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اہل روم صرف سر بہر خط قبول کرتے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی، گویا میں اس کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ اس پر ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کندہ تھے۔

وَعَبَادَ بَنٍ مَّنْصُورٍ: يُجِيزُونَ كُتُبَ الْقَضَاةِ بِعَيْرِ مَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ، فَإِنْ قَالَ الَّذِي جِيءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ: إِنَّهُ زُورٌ. قِيلَ لَهُ: أَذْهَبَ فَالْتَمَسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ. وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي النَّبِيَّةِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْرِرٍ: جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ النَّبِيَّةَ أَنَّ لِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ، وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَجَارَهُ.

وَكِرَةَ الْحَسَنِ وَأَبُو قَلَابَةَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيَّ وَصِيَّةً حَتَّى يَعْلَمَ مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا.

وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ: «إِنَّمَا أَنْ تَدُوا صَاحِبِكُمْ، وَإِنَّمَا أَنْ تُوذِنُوا بِحَرْبٍ».

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ [وَرَاءِ] السُّرِّ: إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا تَعْرِفْهَا فَلَا تَشْهَدْ.

٧١٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالُوا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِهِ، وَنَفْسُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ

## (۱۶) بَابٌ: مَتَى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوَى وَلَا يَخْشَوْا النَّاسَ، وَلَا يَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا جَعَلْنَاكَ حَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾ [ص: ۲۶] وَقَرَأَ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالزَّبَّانُونَ وَالْأَخْبَارُ بِمَا اسْتَحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِي وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ [المائدة: ۴۴] بِمَا اسْتَحْفِظُوا: اسْتَوْدِعُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ الْآيَةَ.

## باب: 16- آدمی کب قاضی بننے کا حق دار ہوتا ہے؟

امام حسن بصری نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حکام وقت سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ خواہشات نفس کی پیروی نہ کریں، لوگوں سے نہ ڈریں اور نہ میری آیات کو معمولی قیمت کے عوض فروخت ہی کریں، پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ”اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے، لہذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور خواہش نفس کی پیروی نہ کر، ورنہ وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے کیونکہ انھوں نے یوم حساب کو بھلا دیا تھا۔“ پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت کی: ”بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے حضرات انبیاء علیہم السلام ان لوگوں کے لیے فیصلے کیا کرتے تھے جو یہودی بن گئے تھے، نیز اللہ والے اور علماء بھی ایسا ہی کرتے تھے کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کے ذمہ دار بنائے گئے تھے اور وہ اس پر گواہ تھے، لہذا تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو اور میری آیات کو معمولی معاوضے کی خاطر فروخت نہ کرو اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔“ بِمَا اسْتَحْفِظُوا کے معنی ہیں: انھیں اللہ کی کتاب کی حفاظت سونپی گئی۔

پھر انھوں نے یہ آیت پڑھی: ”داؤد اور سلیمان کو (یاد کرو) جب وہ ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں ایک قوم کی بکریاں رات کو چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت حاضر تھے۔ تو ہم نے وہ (فیصلہ) سلیمان کو سچھا دیا اور ہم نے ہر ایک کو حکم اور علم عطا کیا۔“

وَقَرَأَ ﴿وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَسَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكَلَّمَا آدَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا﴾ [الانبیاء: ۷۸، ۷۹]

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعریف کی اور حضرت داود علیہ السلام کو قابل ملامت نہیں ٹھہرایا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کردہ دو انبیاء علیہم السلام کا حال بیان نہ ہوتا تو میرے خیال کے مطابق قاضی حضرات تباہ ہو چکے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعریف ان کے علم کی وجہ سے کی اور ان حضرت داود علیہ السلام کو ان کے اجتہاد کی وجہ سے معذور قرار دیا۔

مزاحم بن زفر کہتے ہیں: ہم سے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی میں ان میں سے ایک خصلت بھی نہ ہو تو اس کے لیے باعث عیب ہے، وہ یہ کہ قاضی سمجھ دار ہو، بردبار ہو، باکردار ہو، طاقتور، صاحب علم اور دین کے متعلق دوسروں سے معلومات حاصل کرنے والا ہو۔

فَحَمِيدَ سَلِيمَانَ وَلَمْ يَلْمِ دَاوُدَ، وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ الْقَضَاءَ هَلَكَوا، فَإِنَّهُ أَثْنَى عَلَى هَذَا بِعِلْمِهِ وَعَدَرَ هَذَا بِاجْتِهَادِهِ.

وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ حُطَّةٌ كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ، أَنْ يَكُونَ فِيهِمَا حَلِيمًا عَفِيمًا صَلِيبًا عَالِمًا سَوُولًا عَنِ الْعِلْمِ.

باب: 17- حکام اور صدقات پر تعینات عاملوں کا  
تنخواہ لینا

قاضی شریح، عہدہ قضاء پر تنخواہ لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یتیم کے مال کا نگران اپنے کام کے مطابق خرچہ لے سکتا ہے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیت المال سے تنخواہ لے کر گزر اوقات کرتے تھے۔

[7163] حضرت عبداللہ بن سعدی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا مجھ سے جو کہا گیا ہے وہ صحیح ہے کہ لوگوں کے کام تمہارے سپرد کیے جاتے ہیں اور جب تمہیں اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینا ناپسند کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: یہ بات صحیح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا اس سے کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا: میرے

(۱۷) بَابُ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا

وَكَانَ شَرِيحَ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَأْكُلُ الْوَصِي بِقَدْرِ عَمَلِيَّتِهِ، وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۷۱۶۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ: أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُرَى أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدِّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتِ الْعُمَّالَةَ كَرِهْتَهَا؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ



پاس بہت سے گھوڑے اور غلام ہیں، نیز میں خوشحال ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میری تحوہ مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے بھی ایک دفعہ اس بات کا ارادہ کیا تھا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطا فرماتے تو میں کہہ دیتا: آپ یہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطا کر دیں۔ آپ نے مجھ سے ایک بار مال عطا کیا اور میں نے وہی بات دہرائی کہ آپ یہ ایسے شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے لے لو اور اس کا مالک بننے کے بعد اسے صدقہ کر دو۔ یہ مال تمہیں جب اس طرح ملے کہ تم اس کے نہ خواہش مند ہو اور نہ تم نے یہ مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ لگا کرو۔“

عُمَرُ: مَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبَدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عَمَلَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ. قَالَ عُمَرُ: لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذْهُ فْتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ - وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ - فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». [راجع: ۱۷۷۳]

**فائدہ:** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حکومت اور قضا کی تحوہ بقدر کفایت لینا جائز ہے کیونکہ وہ لوگوں کے کاموں اور ان کے متعلق فیصلے کرنے میں مصروف ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمارے مدارس کے لیے چندہ جمع کرنے پر جو سفیر مقرر ہوتے ہیں وہ عالمین کی فہرست میں آتے ہیں، ان کی تحوہ ہیں مقرر ہونی چاہئیں اور یہ حضرات مال دار لوگوں سے جو کچھ وصول کریں اسے دیا ننداری کے ساتھ مدرسے کے بیت المال میں جمع کر دیں لیکن ہمارے ہاں جمع شدہ چندے سے شرح فیصد ملے ہوتا ہے۔

[7164] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ مال عطا کرتے تو میں کہتا: آپ یہ اسے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو حتیٰ کہ آپ نے مجھے ایک مرتبہ مال دیا تو میں نے کہا: آپ یہ مال اس شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے لے لو اور اس کا مالک بننے کے بعد اسے صدقہ کر دو۔ یہ مال جب تمہیں اس طرح ملے کہ تم اس کے خواہش مند نہ ہو اور نہ تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔“

۷۱۶۴ - وَعَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذْهُ فْتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ - وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ - فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». [راجع: ۱۷۷۳]

باب: 18- جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان کرائے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں منبر نبوی کے پاس لعان کرا دیا تھا۔ قاضی شریح، امام شععی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلے کیے، نیز مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں منبر کے پاس قسم اٹھانے کے متعلق کہا۔ امام حسن بصری اور زراره بن اوفیٰ دونوں مسجد کے باہر ایک دالان میں بیٹھ کر فیصلے کیا کرتے تھے۔

[7165] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میری عمر پندرہ سال تھی کہ میں نے دولعان کرنے والوں کو دیکھا، پھر ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی گئی تھی۔

[7166] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ جو بنو ساعدہ قبیلے کے ایک فرد ہیں، انھوں نے بتایا کہ ایک انصاری شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے اگر ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر سکتا ہے؟ پھر مسجد میں ان دونوں کے درمیان لعان کرایا گیا جبکہ میں وہاں موجود تھا۔

باب: 19- جس نے مسجد میں حد کا فیصلہ کیا لیکن

جب حد لگانے کا وقت آیا تو مجرم کو مسجد سے باہر لے جانے کا حکم دیا اور اس پر حد جاری کی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مجرم کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور اسے حد لگاؤ۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا منقول ہے۔

[7167] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

(۱۸) بَابُ مَنْ قَضَى وَلَا عَنَ فِي الْمَسْجِدِ

وَلَا عَنَ عُمَرُ عِنْدَ مَنبَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَضَى شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَضَى مَرْوَانُ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْمَنْبَرِ، وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحْبَةِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ.

۷۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِيَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً وَفُرُقَ بَيْنَهُمَا. [راجع: ۴۲۳]

۷۱۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ. [راجع: ۴۲۳]

(۱۹) بَابُ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى

إِذَا أَتَى عَلَى حَدٍّ أَمَرَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ

الْمَسْجِدِ قِيَامًا

وَقَالَ عُمَرُ: أَخْرَجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَضَرَبَهُ. وَيَذَكَّرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ.

۷۱۶۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے آپ کو آواز دی اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا لیکن جب اس نے اپنی ذات کے خلاف چار مرتبہ اقرار کر لیا تو آپ نے فرمایا: ”تم پاگل ہو؟“ اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔“

عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُنِّي رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَيَّ نَفْسِي أَرْبَعًا قَالَ: «أَبَاكَ جُنُونٌ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ». [راجع: ۵۲۷۱]

[7168] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں بھی ان لوگوں میں تھا جنھوں نے اس شخص کو عید گاہ میں رجم کیا تھا۔

۷۱۶۸ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلَّى.

اس روایت کو یونس، معمر اور ابن جریج نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے رجم کے متعلق بیان کیا۔

رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجْمِ. [راجع: ۵۲۷۰]

### باب: 20- امام کا فریقین کو نصیحت کرنا

### (۲۰) بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْمُخْضَمِ

[7169] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بس میں تو صرف ایک انسان ہوں، تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو، ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنا مقدمہ پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اس کی باتیں سن کر اس کے حق میں فیصلہ کروں تو میں نے جس کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ وہ تو میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔“

۷۱۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». [راجع: ۲۴۵۸]

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قاضی فیصلہ کرتے وقت فریقین کو وعظ و نصیحت کرے کہ کوئی دوسرے کے حق پر ڈاکا نہ مارے

بلکہ صرف اپنا حق لینے کے لیے تگ و دو کرے، نیز اس حدیث سے پتہ چلا کہ قاضی کا فیصلہ صرف ظاہر میں نافذ ہوتا ہے کہ اس سے جھگڑا ختم ہو جاتا ہے لیکن اس فیصلے سے جو چیز حرام ہو وہ حلال نہیں ہو جاتی اور نہ حلال چیز حرام ہی ہوتی ہے۔

باب: 21- اگر قاضی خود عہدہ قضا حاصل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے ایک امر کا گواہ ہوتو؟

قاضی شرح سے ایک آدمی نے کہا کہ تم اس مقدمے میں گواہی دو تو انھوں نے کہا: تم بادشاہ کے پاس جا کر کہو، میں وہاں تیرے لیے گواہی دوں گا۔

عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تم خود کسی کو زنا کرتے دیکھو یا وہ تمہارے سامنے چوری کا ارتکاب کرے اور تم خود فیصلہ کرنے والے ہو تو؟ انھوں نے کہا: یہ ایک عام مسلمان کی گواہی کی طرح ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے اس امر کا اندیشہ نہ ہو کہ لوگ کہیں گے: عمر نے اللہ کی کتاب میں کچھ اضافہ کر دیا تو میں آیت رجم اپنے ہاتھ سے اس میں لکھ دیتا۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اقرار کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا لیکن یہ منقول نہیں کہ آپ نے اس اقرار پر حاضرین کو گواہ بنایا ہو۔

حماد نے کہا: اگر زنا کرنے والا حاکم کے سامنے ایک دفعہ بھی اقرار کرے تو وہ رجم کیا جائے گا لیکن حکم نے کہا: جب تک چار مرتبہ اقرار نہ کر لے سگسا نہیں ہو سکتا۔

[7170] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن فرمایا: ”جس کے پاس کسی مقتول کے بارے میں گواہی ہو جسے اس نے قتل کیا ہو تو اس کا سامان اسے ملے گا۔“ چنانچہ میں ایک مقتول کے

(۲۱) بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَةِ الْقَضَاءِ، أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْحَضْمِ

وَقَالَ شَرِيحُ الْقَاضِي، وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ: اثْبَتِ الْأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ.

وَقَالَ عِكْرَمَةُ: قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدِّ - زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ - وَأَنْتَ أَمِيرٌ؟ فَقَالَ: شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: صَدَقْتَ.

وَقَالَ عُمَرُ: لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ: زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي.

وَأَقْرَأَ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالزَّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَلَمْ يُذَكَّرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ.

وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا أَقْرَأَ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ. وَقَالَ الْحَكَمُ: أَرْبَعًا.

۷۱۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: «مَنْ لَهٗ بَيْتَةٌ عَلَى قَبِيلٍ قَتَلَهُ

متعلق گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو میں نے کسی کو نہ دیکھا جو میرے لیے گواہی دے، اس لیے میں بیٹھ گیا۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کر دیا۔ وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا: جس مقتول کا انھوں نے ذکر کیا ہے اس کا سامان میرے پاس ہے، آپ اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما گویا ہوئے: ہرگز نہیں، وہ قریش کے بدرنگ (معمولی) آدمی کو سامان دے دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر دیں جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جہاد کرتا ہے۔ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اس نے وہ ہتھیار مجھے دے دیے، پھر میں نے ان کے عوض ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام کے بعد) حاصل کیا تھا۔

(امام بخاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) مجھ سے عبد اللہ بن صالح نے بیان کیا ہے، ان سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہ پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور مجھے وہ سامان دلا دیا۔

اہل حجاز نے کہا: حاکم اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہ کرے، خواہ وہ اس معاملے پر عہدہ قضا حاصل ہونے کے بعد مطلع ہوا ہو یا اس سے پہلے باخبر ہوا ہو۔ اگر مجلس قضا میں اس کے پاس کوئی فریق دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بھی کچھ علماء کا خیال ہے کہ وہ اس بنیاد پر کوئی فیصلہ نہ کرے یہاں تک کہ دو گواہوں کو بلائے اور ان کی موجودگی میں ان سے اقرار کرائے جبکہ اہل عراق کا کہنا ہے کہ قاضی مجلس قضا میں جو سنے یا دیکھے تو اس کے مطابق فیصلہ کر دے لیکن جو کچھ عدالت کے باہر دیکھے تو وہ دو گواہوں کی گواہی کے بغیر فیصلہ نہ کرے اور انھیں میں سے کچھ حضرات نے کہا ہے کہ

فَلَمْ سَلْبُهُ. فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيْنَهُ عَلَى قَتِيلٍ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَأَ لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: مِنْ جُلَسَائِهِ: سِلَاحُ هَذَا الْقَتِيلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي، قَالَ: فَأَرَضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أُصْبِغَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعَ أَسَدًا مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ، فَاسْتَرَيْتُ مِنْهُ خِرَافًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَالٍ تَأْتَلْتُهُ.

قَالَ [لِي] عَبْدُ اللَّهِ، عَنِ اللَّيْثِ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَدَّاهُ إِلَيَّ.

وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ: أَلْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ، شَهِدَ بِذَلِكَ فِي وَلَايَتِهِ أَوْ قَبْلَهَا، وَلَوْ أَقَرَّ خَضَمٌ عِنْدَهُ لِأَخْرَجَ بِحَقِّ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتَّى يَدْعُو بِشَاهِدَيْنِ فَيُحْضِرُهُمَا إِقْرَارَهُ. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ: مَا سَمِعَ أَوْ رَأَاهُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ قَضَى بِهِ، وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ يُحْضِرُهُمَا إِقْرَارَهُ. وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ: بَلْ يَقْضِي بِهِ لِأَنَّهُ مُؤْتَمَنٌ، وَإِنَّهُ يَرَادُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَعْرِفَةَ الْحَقِّ، فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنَ

وہ اس بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ امانت دار ہے اور شہادت کا مقصد بھی تو حق کا جاننا ہے، لہذا قاضی کا ذاتی علم گواہی سے بڑھ کر ہے۔ اور کچھ حضرات کا خیال ہے کہ مالی معاملات کے متعلق تو اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے اور دوسرے معاملات میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

حضرت قاسم نے کہا: حاکم کے لیے درست نہیں کہ وہ اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کرے اور دوسرے کے علم کو نظر انداز کر دے اگرچہ قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر حیثیت رکھتا ہے لیکن چونکہ اس میں عام مسلمانوں کے نزدیک تہمت کا اندیشہ ہے اور انہیں بدگمانی میں مبتلا کرنا ہے جبکہ نبی ﷺ نے بدگمانی کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”یہ میری بیوی صفیہ ہے“ (لہذا اسے اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے)۔

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی حاکم یا قاضی کسی شخص کو زنا یا چوری یا خون کرتے دیکھ لے تو صرف اپنے علم کی بنیاد پر مجرم کو سزا نہیں دے سکتا جب تک باضابطہ شہادت سے اسے ثابت نہ کیا جائے۔

[7171] حضرت علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس حضرت صفیہ بنت حبیبہ آئیں۔ جب وہ واپس جانے لگیں تو آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ چلے۔ اس وقت دو انصاری آپ کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں بلا کر فرمایا: ”یہ صفیہ ہیں۔“ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! (ہمیں بدگمانی کیسے ہو سکتی ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان، انسان کے اندر اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے۔“

اس حدیث کو شعیب، ابن مسافر، ابن ابی عتیق اور اسحاق بن یحییٰ نے امام زہری سے، انہوں نے علی بن حسین سے، انہوں نے حضرت صفیہ بنت حبیبہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

الشَّهَادَةُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَقْضِي بَعْلِمِهِ فِي الْأَمْوَالِ وَلَا يَقْضِي فِي غَيْرِهَا.

وَقَالَ الْقَاسِمُ: لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِيَ قَضَاءً بَعْلِمِهِ دُونَ عِلْمِ غَيْرِهِ مَعَ أَنْ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ غَيْرِهِ وَلَكِنَّ فِيهِ تَعَرُّضًا لَتَهْمَةِ نَفْسِهِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ، وَإِقَامًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ، وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ الظَّنَّ فَقَالَ: «إِنَّمَا هَذِهِ صَفِيَّةُ». [راجع: ۲۱۰۰]

۷۱۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُبَيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَتْ انْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ». قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ. قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ».

رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ - يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ - عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۲۰۳۵]

## (۲۲) بَابُ أَمْرِ الْوَالِي إِذَا وَجَّهَ أَمِيرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصِبَا

۷۱۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَبِي وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: «يَسْرًا وَلَا تُعَسِّرَا، وَيَسْرًا وَلَا تُنْفِرَا، وَتَطَاوَعَا».

فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: إِنَّهُ يُضْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبَيْعُ. فَقَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». وَقَالَ النَّضْرُ وَأَبُو دَاوُدَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۲۲۶۱]

## (۲۳) بَابُ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ

وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَبْدًا لِلْمُعِيرَةِ ابْنَ شُعْبَةَ.

۷۱۷۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَكُّوا الْعَانِي وَأَجِيبُوا الدَّاعِي». [راجع: ۳۰۴۶]

## (۲۴) بَابُ هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: 22- جب حاکم اعلیٰ ایک ہی علاقے میں دو کارندے تعینات کرے تو انھیں پابند کرے کہ آپس میں موافقت کریں اور اختلاف نہ کریں

[7172] حضرت سعید بن ابو بردہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے میرے والد گرامی (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا اور ان سے فرمایا: ”آسانی پیدا کرنا، جنگی نہ کرنا، خوشخبری دینا، نفرت نہ دلانا اور آپس میں اتفاق پیدا کرنا۔“

آپ ﷺ سے حضرت ابوموسیٰ اشعری نے پوچھا: ہمارے ملک میں شہد سے نبید (بغ) بنایا جاتا ہے، یعنی اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“ نضر، ابوداؤد، یزید بن ہارون اور وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے ان کے دادا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

باب: 23- حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی دعوت قبول کی تھی۔

[7173] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قید یوں کورہا کرو اور رضیافت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔“

باب: 24- امراء کے لیے تحائف اور نذرانے کا حکم

۷۱۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ الْأَثِيْبَةِ، عَلَى صَدَقَةٍ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذَا أُهْدِي لِي. فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: فَصَعِدَ الْمُنْبَرِ - فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبَعْتُهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ، وَهَذَا لِي؟ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى لَهُ أَمْ لَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقْرَةً لَهَا خَوَارٌ، أَوْ شَاةٌ تَبَعُرُ - ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتِي إِنْطَبَهَ - أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ» ثَلَاثًا.

[7174] حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسد کے ایک شخص کو صدقات کی وصولی کے لیے تحصیل دار مقرر کیا۔ اسے ”ابن اثیبہ“ کہا جاتا تھا۔ جب وہ صدقات لے کر آیا تو اس نے کہا: یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے..... (راوی حدیث) سفیان نے کہا: منبر پر چڑھے..... اللہ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: ”اس عامل کا کیا حال ہے جسے ہم (صدقات وصول کرنے کے لیے) بھیجتے ہیں تو وہ واپس آ کر کہتا ہے: یہ مال تمہارا ہے اور یہ میرا ہے؟ کیوں نہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر بیٹھا رہا، پھر دیکھا جاتا کہ اس کے پاس نذرانے آتے ہیں یا نہیں؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ عامل جو چیز بھی اپنے پاس رکھ لے گا قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہوگا تو وہ اپنی آواز نکالتا آئے گا۔ اگر گائے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکالتی ہوئی آئے گی۔ اگر وہ بکری ہوگی تو وہ میاتی ہوئی آئے گی۔“ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بظلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ کہے: ”خبردار! میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے۔“

سفیان بن عیینہ نے کہا: یہ حدیث ہم سے زہری نے بیان کی ہے۔ ہشام نے اپنے والد کے ذریعے سے ابو حمید سے کچھ اضافہ بیان کیا، انھوں نے فرمایا: میرے کانوں نے سنا، میری آنکھوں نے دیکھا اور تم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو، انھوں نے یہ حدیث میرے ہمراہ سنی تھی۔ (سفیان نے کہا: زہری نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: میرے کانوں نے اسے سنا۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ، وَزَادَ هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعَ أَدْنَاهُ، وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنِي وَسَلُّوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِي. وَكَمْ يَقُلِ الزُّهْرِيُّ: سَمِعَ أُذُنِي.



امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حدیث میں خوار کے معنی ہیں: آواز اور جوار، تَجَاوَرُونَ سے ماخوذ ہے۔ اپنی آوازیں بلند کریں گے، یعنی گائے کی طرح آوازیں نکالتے ہوں گے۔

﴿خَوَارٌ﴾ [الاعراف: ۱۴۸، وطہ: ۸۸]: صَوْتُ وَالْجَوَارُ: مِنْ ﴿تَجَاوَرُونَ﴾ [النحل: ۵۳]، كَصَوْتِ الْبَقَرَةِ. [راجع: ۹۲۵]

### باب: 25- آزاد شدہ غلام کو حاکم یا قاضی بنانا

[7175] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت ابوہذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ اولین مہاجرین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ کرام کی مسجد قباء میں امامت کراتے تھے۔ ان اصحاب میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابوسلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم بھی ہوتے تھے۔

### (۲۵) بَابُ اسْتِثْقَاءِ الْمَوَالِي وَاسْتِعْمَالِهِمْ

۷۱۷۵ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَلَاحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ يَوْمَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَزَيْدٌ وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ. [راجع: ۶۹۲]

### باب: 26- لوگوں کے منتظم مقرر کرنا

[7177, 7176] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن کے قیدی آزاد کر دینے کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی، اب تم واپس چلے جاؤ یہاں تک کہ تمہارے نمبردار تمہارا معاملہ ہم تک پہنچائیں۔“ چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے ذمہ داران نے ان سے گفتگو کی۔ پھر انھوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ لوگوں نے اپنے دل کی خوشی سے اجازت دے دی ہے۔

### (۲۶) بَابُ الْعُرْفَاءِ لِلنَّاسِ

۷۱۷۶، ۷۱۷۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقَبَةَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ حِينَ أُذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عَتَقِ سَبْيِ هَوَازِنَ فَقَالَ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَنْ أُذِنَ فِيكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنَ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، فَارْجِعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَبَّبُوا وَأَذِنُوا». [راجع: ]

باب: 27- حاکم وقت کے سامنے خوشامد اور پیٹھ پیچھے بد خوئی کرنا مکروہ ہے

[7178] حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو ان کے سامنے ایسی باتیں کہتے ہیں کہ باہر آ کر اس کے خلاف کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔

[7179] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ لوگوں میں بدترین وہ شخص ہے جو دو رخا ہو، ان کے ساتھ ایک بات کرتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اور بات کرتا ہے۔“

باب: 28- یکطرفہ فیصلہ کرنے کا بیان

[7180] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ابوسفیان رضی اللہ عنہ بہت کجوں آدمی ہیں اور مجھے ان کے مال سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دستور کے مطابق تمہیں اتنا لینے کی اجازت ہے جو تمہارے لیے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہے۔“

باب: 29- کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کیا گیا تو وہ اسے لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا

(۲۷) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ

۷۱۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ: قَالَ أَنَسُ بْنُ لَابِنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا.

۷۱۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوْلَاءَ بِوَجْهِهِ، وَهُوْلَاءَ بِوَجْهِهِ». [راجع: ۳۴۹۴]

(۲۸) بَابُ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ

۷۱۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا]: «أَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَأَحْتَاغُ أَنْ أَخَذَ مِنْ مَالِهِ، قَالَ ﷺ: «أَخْذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ۲۲۱۱]

(۲۹) بَابٌ: مَنْ قَضَى لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذُهُ، فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُجِلُّ حَرَامًا، وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا

[71811] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر تشریف لائے، پھر آپ نے فرمایا: ”میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ اپنے مقدمے لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان میں سے ایک فریق دوسرے کی نسبت اپنا مقصد واضح کرنے میں زیادہ ماہر ہو، میں یقین کر لوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، ایسے حالات میں جس شخص کے لیے بھی میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ خالص دوزخ کا ٹکڑا ہے، وہ چاہے تو اسے لے لے یا چھوڑ دے۔“

[7182] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عقبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو یہ وصیت کی تھی کہ زعمہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے، تم اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور مجھے میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ اس دوران میں عبد بن زعمہ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے اور انھی کے بستر پر پیدا ہوا ہے، چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ اور عبد بن زعمہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کی لونڈی کا لڑکا ہے اور اسی کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عبد بن زعمہ! یہ تمہارا (بھائی) ہے۔“ اس کے

۷۱۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةَ بِنَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْحَضَمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ. فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيُتْرَكْهَا». (راجع: ۲۴۵۸)

۷۱۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ ابْنَ وَليدَةَ زَمَعَةَ مِنِّي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَليدَةَ أَبِي، وَوَلِدَ عَلِيٍّ فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَأَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْنُ أَخِي كَانَ عَهْدَ إِلَيَّ فِيهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَليدَةَ أَبِي، وَوَلِدَ عَلِيٍّ فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ». ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمَعَةَ: «اِخْتَجِبِي مِنِّي»، لِمَا

بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زانی بدکار کے لیے تو پتھر ہیں۔“ آپ نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”تم اس (لڑکے) سے پردہ کیا کرو“ کیونکہ آپ نے عتبہ سے اس کی مشابہت دیکھ لی تھی، چنانچہ اس نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مرنے تک نہیں دیکھا۔“

رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى. [راجع: ۲۰۵۳]

باب: 30- کنواں اور اس جیسی دیگر اشیاء میں فیصلہ کرنا

[7183] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے سے دوسرے کا مال ہتھیالے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں.....“

(۳۰) بَابُ الْحُكْمِ فِي الْبَيْرِ وَنَحْوِهَا

۷۱۸۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَحْبَبْنَا سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَمْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ»، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ الْآيَةَ. [راجع:

[۲۳۵۶]

[7184] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جب مذکورہ حدیث بیان کر رہے تھے تو حضرت اشعث رضی اللہ عنہما آئے اور انہوں نے کہا: میرے اور ایک دوسرے شخص کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ میرا اس سے ایک کنویں کے متعلق جھگڑا ہوا تو نبی ﷺ نے (مجھے) فرمایا: ”تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟“ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر فریق مخالف کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔“ میں نے کہا: اس وقت تو وہ جھوٹی قسم اٹھالے گا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد (اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا).....“

۷۱۸۴ - فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بَيْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَيْكَ بَيْتَةٌ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَلْيَحْلِفْ». قُلْتُ: إِذَا يَحْلِفُ، فَتَزَلْتُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ۷۷].

[راجع: ۲۳۵۷]

باب: 31- تھوڑے اور زیادہ مال کے متعلق فیصلہ کرنا

(۳۱) بَابُ الْقَضَاءِ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ

ابن عیینہ نے ابن شبرمہ سے بیان کیا کہ دعویٰ تھوڑے مال کا ہو یا زیادہ کا، فیصلے کے اعتبار سے دونوں کی حیثیت ایک جیسی ہے۔

[7185] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دروازے پر بھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی تو ان کی طرف تشریف لے گئے، پھر آپ نے ان سے فرمایا: ”میں تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں۔ میرے پاس لوگ مقدمات لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک فریق دوسرے کے مقابلے میں عمدہ بات کرنے کا ماہر ہو اور میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ بات کرنے میں سچا ہے تو ایسے حالات میں اگر میں کسی دوسرے کے حق کا فیصلہ کر دوں تو بلاشبہ وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔“

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شَبْرَمَةَ: الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ.

۷۱۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخِصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَفْضِي لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعُهَا». [راجع: ۲۴۵۸]

باب: 32- حاکم وقت (بوقت ضرورت) لوگوں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد فروخت کر سکتا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو نعیم بن نحام کے ہاتھ فروخت کیا تھا۔

[7186] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غلاموں کے لیے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے اپنا غلام بنا دیا۔ اس کے پاس غلام کے علاوہ کوئی جائیداد بھی نہیں۔ اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کر کے اس کی قیمت مالک کو بھجوا دی۔

(۳۲) بَابُ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَبِّرًا مِنْ نَعِيمِ بْنِ النَّحَامِ.

۷۱۸۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ بِثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَانِيَةِ إِلَيْهِ. [راجع: ۲۴۵۸]

باب: 33- حاکم وقت کو اپنے کارندوں کے متعلق غلط  
پرہیزگندے سے متاثر نہیں ہونا چاہیے

(۳۳) بَابُ مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا  
يَعْلَمُ فِي الْأَمْرَاءِ حَدِيثًا

[71871] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تشکیل دیا اور اس پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا لیکن جب ان کی امارت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم اس کی امارت پر طعن کرتے ہو تو اس سے پہلے تم نے اس کے والد کی امارت کو بھی مطعون کیا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کے لائق تھے اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور ان کے بعد اسامہ بھی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہے۔“

۷۱۸۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْنًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، فَطَعْنُ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ : «إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعْنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ ، وَإِيْمُ اللَّهِ ! إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِلْإِمْرَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ» . [راجع : ۳۷۳۰]

باب: 34- اس شخص کا بیان جو ہمیشہ لوگوں سے لڑتا  
بھڑتا رہے

(۳۴) بَابُ الْأَلَدِّ الْخَصِمِ ، وَهُوَ الدَّائِمُ  
فِي الْخُصُومَةِ

لُدَّا کے معنی ہیں: کجی اور ٹیڑھا پن۔

لُدَّا عَوْجًا

[71888] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑا ہو۔“

۷۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِيمُ» . [راجع : ۲۴۵۷]

☀ فائدہ: لڑنا جھگڑنا، بات بات پر پھٹا ڈالنا اور سینگ پھنسانا کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ حکومتی معاملات کے لیے ایسا رویہ انتہائی مہلک اور نقصان دہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے اجتماعیت کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

باب: 35- جب حاکم وقت کا فیصلہ ظالمانہ یا علمائے حق  
کے خلاف ہو تو اسے رد کر دیا جائے

(۳۵) بَابُ : إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ ، أَوْ  
خِلَافَ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ

[7189] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جزیمہ کی طرف بھیجا تو وہ اپنے اسلام لانے کا اظہار اچھی طرح نہ کر سکے۔ انھوں نے ”ہم اسلام لائے“ کے بجائے ”ہم اپنے دین سے پھر گئے“ کہنا شروع کر دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انھیں قتل کرنا اور قیدی بنانا شروع کر دیا۔ اور انھوں نے ہم میں سے ہر ایک کو اس کے حصے کا قیدی دیا اور حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنا قیدی قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں ہی میں سے کوئی اپنا قیدی قتل کرے گا۔ پھر (واپسی پر ہم) نے اس واقعے کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! جو کچھ خالد بن ولید نے کیا ہے میں اس سے اظہار براءت کرتا ہوں۔“ یہ الفاظ آپ نے دو مرتبہ فرمائے۔

۷۱۸۹ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدًا؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَعِيمٌ بْنُ حَمَادٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَقَالُوا: صَبَأْنَا صَبَأَنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِمَّا أُسِيرَهُ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِمَّا أَنْ يَقْتُلَ أُسِيرَهُ. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أُسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أُسِيرَهُ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ» مَرَّتَيْنِ. راجع:

[۴۳۳۹]

باب: 36- حاکم وقت لوگوں کے پاس جائے اور ان میں صلح کرادے

(۳۶) بَابُ الْإِمَامِ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ

[7190] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلہ بنو عمرو میں باہم لڑائی ہو گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر ان کے ہاں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں، چنانچہ آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز ہی میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور حضرت ابو بکر

۷۱۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ [الْمَدَنِيُّ] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِإِلَاءٍ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ حَلْفٌ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي بِيَدِهِ، قَالَ: وَصَفَّحَ الْقَوْمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي

ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور اس صف میں تشریف لے گئے جو ابو بکر ﷺ کے قریب تھی۔ حضرت سہل ﷺ نے کہا: لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا، لیکن حضرت ابو بکر ﷺ جب نماز شروع کرتے تو ختم کرنے سے پہلے کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ لوگوں کی تالیاں بند نہیں ہو رہیں تو ادر متوجہ ہوئے اور نبی ﷺ کو اپنے پیچھے دیکھا۔ نبی ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ نماز کو جاری رکھیں اور اس طرح آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا۔ حضرت ابو بکر ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے اور نبی کے حکم کی تعمیل میں اللہ کی حمد و ثنا کرتے رہے، پھر آپ الٹے پاؤں پیچھے آ گئے۔ جب نبی ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد آپ نے فرمایا: ”ابو بکر! جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو تمہیں نماز پوری پڑھانے میں کیا چیز مانع تھی؟“ انھوں نے کہا: ابو قحافہ کے بیٹے کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ نبی ﷺ کی امامت کرائے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”جب (نماز میں) کوئی معاملہ پیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔“

الصَّلَاةَ لَمْ يَلْتَمِثْ حَتَّى يَفْرُغَ، فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمَسِّكُ عَلَيْهِ التَّمْتَّعَ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ خَلْفَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ اْمْضِهِ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا - وَكَلِمَةُ أَبُو بَكْرٍ هُنِيئَةً فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضِيئًا؟» قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَّ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ لِلْقَوْمِ: «إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرَّجَالَ، وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءَ». [راجع: 684]

باب : 37- فیصلہ لکھنے والا دیانت دار اور عقل مند ہونا چاہیے

(۳۷) بَابُ : يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا

[7191] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل بیادمت جنگ میں بکثرت شہادت کی بنا پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا۔ اس وقت ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنگ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور مجھے ڈر ہے اگر اسی طرح

۷۱۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو ثَابِتٍ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شَيْبَانَ، عَنِ عَبْدِ بْنِ السَّبَّاحِ، عَنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتُلَ أَهْلِ الْبَيْتَامَةِ وَعِنْدَهُ عَمْرٌ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّ عَمْرَ أَتَانِي فَقَالَ : إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحْرَ يَوْمَ الْبَيْتَامَةِ بِقِرَاءِ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي



قرآن کے قاری دوسری جنگوں میں قتل ہوتے رہے تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن جمع کرنے کا اہتمام کریں۔ میں نے (انھیں) کہا: میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو کارخیر ہے۔ اور وہ مسلسل میرے ساتھ اس مسئلے میں تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کے لیے کھول دیا جس کے لیے عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی وہی مناسب خیال کرنے لگا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مناسب سمجھتے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جوان ہو، عقل مند ہو، ہم تمھیں کسی معاملے میں متہم بھی نہیں خیال کرتے۔ تم رسول اللہ ﷺ کی وحی لکھا کرتے تھے، لہذا تم قرآنی آیات کو تلاش کرو، پھر انھیں ایک جگہ جمع کر دو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے پہاڑوں میں سے کوئی پہاڑ اٹھالانے کی تکلیف دیتے تو اس کا بوجھ مجھے اتنا محسوس نہ ہوتا جتنا قرآن مجید کو جمع کرنے کے حکم سے محسوس ہوا۔ میں نے ان حضرات سے کہا: آپ کس طرح ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کارخیر ہے، چنانچہ وہ مجھے اس کام کے لیے آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لیے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی وہی مناسب خیال کرنے لگا جسے وہ مناسب سمجھتے تھے۔ بہر حال میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی۔ میں اسے کھجور کی شاخوں، چمڑے کے ٹکڑوں، سفید پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنے لگا۔ میں نے سورۃ توبہ کی آخری آیت: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ

أَخْشَىٰ أَنْ يَسْتَحِجَّ الْقَتْلُ بَقَرَاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا، فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَىٰ أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّىٰ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَىٰ عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌ عَاقِلٌ لَا نَهْمُكَ، فَذُكُوتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَسْبَعُ الْقُرْآنَ وَاجْمَعُهُ. قَالَ زَيْدٌ: فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ بِأَثْقَلٍ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفَنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ يَحُثُّ مُرَاجِعَتِي حَتَّىٰ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَيْتُ، فَتَسْبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسْبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ إِلَىٰ آخِرِهَا مَعَ حُزَيْمَةَ - أَوْ أَبِي حُزَيْمَةَ - فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا، فَكَانَتْ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتِهِ حَتَّىٰ تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتِهِ حَتَّىٰ تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. [راجع: ۲۸۰۷]

أَنْفُسِكُمْ ..... الْحَجَّ حضرت خزیمہ یا ابو خزیمہ رضی اللہ عنہما کے پاس پائی اور اسے سورت میں شامل کر دیا۔ اس کے بعد یہ مرتب صحیفے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں فوت کر دیا۔ اس کے بعد وہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رہے۔

محمد بن عبید اللہ نے کہا: الخاف سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ: اللَّخَافُ: يَعْنِي الْخَرْفُ.

باب: 38- حاکم وقت کا اپنے کارندوں اور قاضی کا اپنے عملے کو خط لکھنا

(۳۸) بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عَمَالِهِ  
وَالْقَاضِي إِلَى أَمَنَائِهِ

[7192] حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کے بڑے بڑے فضلاء سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ عبد اللہ بن سہل اور حمیصہ رضی اللہ عنہما خیبر کی طرف گئے کیونکہ وہ ان دنوں تنگ دستی میں مبتلا تھے۔ حمیصہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ عبد اللہ کو قتل کر کے گڑھے یا پانی کے چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ وہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم نے عبد اللہ کو قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ، ان کے بڑے بھائی حمیصہ اور عبد الرحمن بن سہل آئے۔ حمیصہ نے بات کرنا چاہی کیونکہ وہی خیبر میں موجود تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”بڑے کو آگے کرو۔“ یعنی جو عمر میں تم سے بڑا ہے، چنانچہ حمیصہ نے بات کا آغاز کیا، پھر حمیصہ نے بھی گفتگو کی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے متعلق فرمایا: ”وہ تمہارے ساتھی کی دیت ادا کریں یا لڑائی کے لیے تیار ہو جائیں۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف

۷۱۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى: ح:

وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلِ وَمُحَبِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمْ، فَأُخْبِرَ مُحَبِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي قَبْرِ - أَوْ عَيْنٍ - فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: مَا قَتَلْنَاهُ وَاللَّهِ. ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فذَكَرَ لَهُمْ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ، فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ - وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ - فَقَالَ [التَّبِيُّ رضی اللہ عنہ] لِمُحَبِّصَةَ: «كَبُرَ كَبْرًا»، يُرِيدُ السَّرَّ. فَتَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَبِّصَةُ. فَقَالَ

اس مضمون کا خط بھیجا تو انھوں نے جواب میں یہ لکھا: ہم نے اسے قتل نہیں کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا: ”کیا تم قسمیں اٹھاتے ہو تاکہ تم اپنے ساتھی کی دیت کے حق دار بن سکو؟“ انھوں نے کہا: ہم قسم نہیں اٹھائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا آپ لوگوں کے لیے یہودی قسم اٹھائیں؟“ انھوں نے کہا: وہ تو مسلمان نہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹ بطور دیت ادا کر دیے، چنانچہ ان کو حویلی میں داخل کر دیا گیا۔ سہل بن زید نے کہا: ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبِكُمْ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ». فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ بِهِ، فَكَتَبَ: مَا قَتَلْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَوَيْصَةَ وَمُحَيصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: «أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» فَقَالُوا: لَا، قَالَ: «أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودٌ؟» قَالُوا: لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتِ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ: فَكَرَّضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ. [راجع: ۲۷۰۲]

باب: 39- کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ معاملات کی دیکھ بھال کے لیے کسی ایک شخص کو بھیجے؟

(۳۹) بَابُ: هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَاحِدًا لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ؟

[7194,7193] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمادیں، پھر دوسرا فریق کھڑا ہوا اور اس نے بھی کہا: وہ صحیح کہتے ہیں واقعی ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ پھر دیہاتی نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا تو مجھے لوگوں نے کہا: تیرے بیٹے پر رجم ہے، لیکن میں نے اپنے لڑکے کی طرف سے سو بکریوں اور ایک لونڈی کا فدیہ دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انھوں نے کہا: تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلا وطنی ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ لونڈی اور بکریاں تو تمہیں واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے کی

۷۱۹۳، ۷۱۹۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذئبٍ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَا: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزْنِي بِأَمْرَاتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةِ مَنَ الْعَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَعْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْعَنَمُ فَرَدُّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَعْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةٍ

سزا سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلا وطن ہونا ہے۔ اور اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ (اگر وہ اعتراف کر لے تو) اسے رجم کر دو۔“ چنانچہ حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور (اس کے اعتراف کے بعد) اسے سنگسار کر دیا۔

هَذَا فَارْجُمَهَا، فَعَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.  
[راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵]

باب: 40- حکام وقت کی ترجمانی کرنا اور کیا ایک ترجمان کافی ہے؟

(۴۰) بَابُ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ، وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجَمَانٌ وَاحِدٌ؟

[7195] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ یہودیوں کی تحریر لیکھیں یہاں تک کہ میں ہی یہودیوں کے نام نبی ﷺ کے خطوط لکھتا تھا اور جب وہ آپ کو خط لکھتے تو میں وہ خط پڑھ کر آپ کو سنا تا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جبکہ آپ کے پاس حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن حاطب اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے: یہ عورت کیا کہتی ہے؟ عبدالرحمن بن حاطب نے کہا: یہ آپ کو اس آدمی کے متعلق آگاہ کرنا چاہتی ہے جس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔

۷۱۹۵ - وَقَالَ خَارِجَةُ بِنُ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ - وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعُثْمَانُ - : مَاذَا تَقُولُ هَذِهِ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ: فَقُلْتُ: تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا.

ابو جرمہ نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کرتا تھا۔  
بعض لوگوں نے کہا ہے: حاکم وقت کے لیے دو مترجم ہونے چاہئیں۔

وَقَالَ أَبُو جَرْمَةَ: كُنْتُ أترجمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ.  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُترجمَيْنِ.

[7196] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہرقل نے انھیں قریش کی جماعت کے ہمراہ اپنے ہاں بلا بھیجا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے کہو: میں اس شخص (نبی ﷺ) کے متعلق پوچھنے والا ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ کہے تو آپ

۷۱۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرْقَلًا أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجَمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي

اسے جھٹلا دیں۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ آخر میں اس نے ترجمان سے کہا: اس سے کہو: اگر تمہاری باتیں جی برحقیقت ہیں تو وہ شخص اس ملک کا سربراہ ہوگا جو اس وقت میرے قدموں کے نیچے ہے۔

سَائِلٌ هَذَا فَإِنْ كَذَّبَنِي فَكَذَّبُوهُ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ. [راجع: ۷]

### باب: 41- حاکم وقت کا اپنے عاملوں سے حساب لینا

[7197] حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لہیعہ کو بنو سلیم سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا۔ جب وہ (صدقات وصول کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے حساب طلب فرمایا۔ اس نے کہا: یہ تو آپ حضرات کا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، اگر تو سچا ہے تو وہاں بھی نذرانے آتے رہتے؟“ اس کے بعد آپ اٹھے اور لوگوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ”اما بعد! میں تم میں سے کچھ لوگوں کو ان امور پر عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپے ہیں، پھر تم میں سے ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ اگر وہ شخص سچا ہے تو اپنے ماں باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا حتیٰ کہ اس کے پاس نذرانے آئیں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے اگر کوئی اس مال میں سے کوئی چیز لے گا..... ہشام کے یہ الفاظ ہیں: حق کے بغیر رکھے گا..... تو قیامت کے دن اسے اٹھا کر اللہ کے حضور پیش ہوگا۔ خبردار! جو وہ اللہ کے پاس لائے گا میں اسے پہچان لوں گا۔ وہ اونٹ لے کر آئے گا جو بلبلاتا ہوگا یا گائے ہوگی جو ڈکارتی ہوگی یا بکری میمانی ہوگی۔“ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی

### (۴۱) بَابُ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عَمَّالَهُ

۷۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ اللَّهَيْبِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، فَلَمَّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاسَبَهُ قَالَ: هَذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي اسْتَعْمَلُ رَجُلًا مِّنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مِّمَّا وَلَانِي اللَّهَ، فَيَأْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا؟ فَوَاللَّهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا - قَالَ هِشَامٌ: بِعَيْرِ حَقِّهِ - إِلَّا جَاءَ اللَّهُ بِحِمْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَلَا فَلَا عَرِفَنَّ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِبَعِيرٍ لَهُ رِعَاءٌ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا حُوزَارٌ، أَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ - ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ - أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» [راجع: ۹۲۵].

دیکھی اور فرمایا: ”خبردار! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے؟“

باب: 42- حاکم وقت کے رازداں اور مشیر خاص

بطانہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اندرونی اسرار و رموز سے مطلع ہوں۔

[7198] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اس کے دوران میں ہوتے ہیں: ایک اسے نیکی کے لیے کہتا اور اس پر ابھارتا ہے اور دوسرا اسے برائی کے لیے کہتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔“ سلیمان نے نیکی سے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے ابن شہاب نے یہ حدیث سنائی۔ ابن ابوعتیق اور موسیٰ بن عقبہ نے بھی ابن شہاب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

شعیب نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ان کا قول بیان کیا۔

امام اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے کہا: انھیں زہری نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی۔

ابن ابوحسین اور سعید بن زیاد نے کہا: انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوسعید سے ان کا قول نقل کیا ہے۔

عبید اللہ بن ابوجعفر نے کہا: مجھے صفوان نے ابوسلمہ سے بیان کیا، انھوں نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

(۴۲) بَابُ بَطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشُورَتِهِ

الْبَطَانَةُ: الدُّخَلَاءُ.

۷۱۹۸ - حَدَّثَنَا أَصْبَعُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْبِرِّ، فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى». وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهَذَا. وَعَنْ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ.

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ.

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ.

وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانٌ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ۶۶۱۱]

باب: 43- حاکم وقت لوگوں سے کس طرح اور کن باتوں کی بیعت لے؟

[7199] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں آپ کی بات سننے اور اسے ماننے پر بیعت کی۔

[7200] اور اس شرط پر بیعت کی کہ جو شخص حکومت کے لائق ہوگا، اس کی سرداری قبول کریں گے اور اس سے جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں بھی ہوں حق کہیں گے اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔

[7201] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ سخت سردی میں صبح کے وقت باہر نکلے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے اللہ! یقیناً خیر تو آخرت ہی کی خیر ہے، اس لیے تو انصار و مہاجرین کو بخش دے۔“

اس کا جواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان الفاظ میں دیا:

”ہم وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ سے ہمیشہ کے لیے جہاد پر بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے۔“

[7202] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

(۴۳) بَابُ: كَيْفَ يَبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ؟

۷۱۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فِي الْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ. [راجع: ۱۸]

۷۲۰۰ - وَأَنْ لَا تُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ تَقُومَ، أَوْ تَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. [راجع: ۷۰۶]

۷۲۰۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَخْفِرُونَ الْخَنْدَقَ. فَقَالَ:

«اللَّهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ» فَأَجَابُوا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا [راجع: ۲۸۳۴]

۷۲۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

انہوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سماع و اطاعت کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے: ”جتنی تمہیں طاقت ہو۔“ یعنی اپنی ہمت کے مطابق اسے بجالائیں گے۔

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: «فِيَمَا اسْتَطَعْتُمْ».

[7203] حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب عبدالملک بن مروان کی بیعت پر لوگوں کا اتفاق ہوا تو میں اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، انہوں نے لکھا: میں اپنی ہمت کے مطابق، اللہ کے دین اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے موافق اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کی سماع و طاعت کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے بیٹے بھی اسی طرح کا اقرار کرتے ہیں۔

۷۲۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: كَتَبَ: إِنِّي أُفِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِمِثْلِ ذَلِكَ. [انظر: ۷۲۰۵، ۷۲۷۲]

[7204] حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سننے اور بات ماننے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی: ”جتنی مجھ میں ہمت ہو گی، نیز ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کروں گا۔“

۷۲۰۴ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنِي: «فِيَمَا اسْتَطَعْتُ» وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [راجع: ۵۷]

[7205] حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انہوں نے کہا: لوگوں نے عبدالملک کی بیعت کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں لکھا: اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کے نام، میں اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ اقرار اللہ کے دین اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق ہوگا اور جتنی مجھ میں طاقت ہوگی اور میرے بیٹے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

۷۲۰۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي أُفِرُّ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيَمَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنَّ بَنِيَّ قَدْ أَقَرُّوا بِذَلِكَ. [راجع: ۷۲۰۳]

[7206] حضرت یزید بن ابو عبیدہ سے روایت ہے،

۷۲۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا



انہوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے حدیبیہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: موت پر بیعت کی تھی۔

[7207] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: وہ لوگ جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ مقرر کرنے کا اختیار دیا تھا وہ جمع ہوئے اور باہم مشورہ کیا۔ ان سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خلافت کے سلسلے میں آپ لوگوں سے مقابلہ نہیں کروں گا لیکن اگر تم چاہتے ہو تو تم ہی میں سے کسی کو تمہارے لیے خلیفہ مقرر کر دوں، چنانچہ سب نے خلافت کا معاملہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ جب انہوں نے انتخاب کی ذمہ داری ان کے سپرد کر دی تو سب لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے یہاں تک کہ میں نے کسی کو نہ دیکھا جو باقی حضرات کا پیچھا کرتا ہو یا ان کی ایزی روئندا ہو۔ تمام لوگوں کا میلان حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف ہو گیا اور وہ انہیں ان راتوں میں مشورہ دیتے رہے حتیٰ کہ جب وہ رات آگئی جس کی صبح ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ رات گزر جانے کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا حتیٰ کہ میں بیدار ہو گیا۔ انہوں نے کہا: میرا خیال ہے آپ سو رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میں ان راتوں میں بہت کم سو سکا ہوں، آپ ابھی جاؤں۔ حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہما کو بلا لائیں۔ میں ان دونوں بزرگوں کو بلا لایا تو انہوں نے ان دونوں سے مشورہ کیا۔ مجھے پھر بلایا اور فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ، میں گیا اور انہیں بلا لایا تو آپ ان کے ساتھ مشورہ کرتے رہے حتیٰ کہ آدھی رات گزر گئی۔ پھر حضرت علی اس حالت میں اٹھ کر گئے کہ وہ خلافت کے

حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِسَلْمَةَ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. [راجع: ۲۹۶۰]

۷۲۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَشْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمُسَوْرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الَّذِينَ وَلَاَهُمْ عُمَرُ اجْتَمَعُوا فَتَشَاوَرُوا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَسْتُ بِالَّذِي أَنْافِسُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، وَلَكِنِّيكُمْ إِنْ شِئْتُمْ اخْتَرْتُ لَكُمْ مِنْكُمْ، فَجَعَلُوا ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَلَمَّا وَلَّوْا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَمْرَهُمْ، فَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا أَرَى أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يَتَّبِعُ أَوْلِيكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ، وَمَالَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشَاوِرُونَهُ تِلْكَ اللَّيَالِي حَتَّى إِذَا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَصْبَحْنَا مِنْهَا فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ، قَالَ الْمُسَوْرُ: طَرَفَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَقَالَ: أَرَأَيْكَ نَائِمًا، فَوَاللَّهِ مَا ائْتَحَلْتُ هَذِهِ الثَّلَاثَ بِكَثِيرِ نَوْمٍ، انْطَلِقْ فَادْعُ الزُّبَيْرَ وَسَعْدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ فَشَاوَرَهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ: ادْعُ لِي عَلِيًّا فَدَعَوْتُهُ فَتَاجَاهُ حَتَّى انْبَهَرَ اللَّيْلُ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ مِّنْ عِنْدِهِ وَهُوَ عَلَى طَمَعٍ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَخْشَى مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَتَاجَاهُ حَتَّى فَرَّقَ بَيْنَهُمَا الْمَوْدُنَ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ

خواہشمند تھے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے دل میں ان کے متعلق کچھ کھٹک بھی تھی۔ پھر انھوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ، میں انھیں بلا لایا تو آپ ان سے سرگوشی کرتے رہے حتیٰ کہ مؤذن نے صبح کی اذان دے دی اور دونوں جدا جدا ہو گئے۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز ادا کی اور وہ منبر کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے وہاں موجود انصار و مہاجرین اور لشکروں کے قائدین کو بلایا۔ ان سب حضرات نے اسامیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تھا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اما بعد! اے علی! میں نے لوگوں کے خیالات معلوم کیے ہیں، میں نے دیکھا ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقدم سمجھتے ہیں اور ان کے برابر کسی کو خیال میں نہیں لاتے، اس لیے آپ اپنے دل میں کوئی میل پیدا نہ کریں۔ پھر فرمایا: اے عثمان! میں اللہ کے دین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے دو خلفاء کے طریق کے مطابق آپ کی بیعت کرتا ہوں، چنانچہ پہلے ان سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیعت کی، پھر سب لوگوں، یعنی مہاجرین و انصار، فوجوں کے قائدین اور دیگر اہل اسلام نے بیعت کی۔

وَاجْتَمَعَ أَوْلِيكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمَيْبَرِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَأَرْسَلَ إِلَى أُمَّرَاءِ الْأَجْنَادِ - وَكَانُوا وَافُوا بِتِلْكَ الْحِجَّةِ مَعَ عُمَرَ - فَلَمَّا اجْتَمَعُوا تَشَهَّدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ! يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرَهُمْ يَغْدِلُونَ بِعُثْمَانَ، فَلَا تَجْعَلَنَّ عَلِيَّ نَفْسِكَ سَبِيلًا. فَقَالَ: أَبَايَعُكَ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَبَايَعَهُ النَّاسُ: الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، وَأُمَّرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ. [راجع: ۱۳۹۲]

#### باب: 44- جس نے دومرتبہ بیعت کی

[7208] حضرت سلمہ بن اوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا: ”اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے پہلے بیعت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”دوسری مرتبہ بھی کر لو۔“

#### (۴۴) بَابُ مَنْ بَايَعَ مَرَّتَيْنِ

۷۲۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلْمَةَ قَالَ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لِي: «يَا سَلْمَةُ! أَلَا تُبَايِعُ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ، قَالَ: «وَفِي الثَّانِي». [راجع: ۲۹۶۰]

#### باب: 45- دیہاتوں کا بیعت کرنا

#### (۴۵) بَابُ بَيْعَةِ الْأَعْرَابِ

[7209] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، پھر اسے بخار ہو گیا تو اس نے کہا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں، یعنی فسخ کر دیں۔ آپ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ آخر وہ خود ہی (مدینہ طیبہ سے) چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے، یہ میل کچیل دور کر دیتا ہے اور خالص کو رکھ لیتا ہے۔“

۷۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكَ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَبْتَهَا، وَتَنْصَعُ طَيْبَهَا». [راجع: ۱۸۸۲]

[۱۸۸۲]

### باب: 46- نابالغ بچے کا بیعت کرنا

[7210] حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا تھا، ان کی والدہ حضرت زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس سے بیعت لے لیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ ابھی کسن ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے ایک ہی بکری ذبح کرتے تھے۔

### (۴۶) بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ

۷۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ صَغِيرٌ» فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ، وَكَانَ يُضْحِي بِالشَّاةِ الْوَّاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ.

[راجع: ۲۵۰۱]

### باب: 47- بیعت کرنے کے بعد اس کے ختم کرنے

#### کا مطالبہ کرنا

[7211] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر قائم رہنے کی بیعت کی۔ پھر اسے مدینہ طیبہ میں سخت بخار آ گیا تو وہ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:

### (۴۷) بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

۷۲۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكَ بِالْمَدِينَةِ،

اللہ کے رسول! میری بیعت ختم کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہنے لگا: میری بیعت واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ پھر وہ آخر خود باہر نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ بھٹی کی مانند ہے، میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور خالص مال کو رکھ لیتا ہے۔“

فَأَتَى الْأَعْرَابِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْلِنِي بَيْعِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَبْنَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا». [راجع: ۱۸۸۳]

باب: 43- جو کسی کی بیعت صرف دنیا کے لیے کرتا ہے

(۴۸) بَابُ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا لَا بِيَاعَهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا

[7212] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو، اس سے مسافروں کو منع کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو امام سے صرف دنیا کے لیے بیعت کرتا ہے، اگر وہ اسے کچھ دے تو وفاداری کرتا ہے اگر نہ دے تو بیعت توڑ دیتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد سامان فروخت کرتا ہے اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی رقم مل رہی تھی، خریدار اسے سچا سمجھ کر اس سے مال خرید لیتا ہے، حالانکہ اسے اس کی اتنی رقم نہیں مل رہی تھی۔“

۷۲۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا بِيَاعَهُ إِلَّا لِدُنْيَاهُ، إِنْ أُعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ، وَإِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخَذَهَا وَلَمْ يُعْطُ بِهَا». [راجع: ۲۳۵۸]

www.KitaboSunnat.com

باب: 49- عورتوں سے بیعت لینا

(۴۹) بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

اس مضمون کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[7213] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

۷۲۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جبکہ ہم ایک مجلس میں موجود تھے: ”تم میری اس شرط پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر ایسا کوئی بہتان نہیں لگاؤ گے جو تم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے گھڑا ہوگا اور اچھے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس کسی نے اس عہد کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو یہ اس کے لیے کفارہ ہو گا۔ اور جس نے ان میں سے کوئی برا کام کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے“ چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کی اس شرط پر بیعت کی۔

[7214] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ عورتوں سے زبانی طور پر اس آیت کے احکام کی بیعت لیتے تھے: ”وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔“ نیز انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا سوائے اس عورت کے جس کے آپ مالک تھے۔

[7215] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی بیعت کی تو آپ نے ہم پر یہ آیت پڑھی: ”وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔“ اور آپ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ چھپے کر لیا اور کہا: فلاں عورت نے (نوحہ کرنے میں) میری مدد کی تھی اور میں اسے اس کا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے کچھ نہ کہا تو وہ

عَنِ الرَّهْرِيِّ . وَقَالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ : أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ - «تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تُسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَاقِبُهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، فَبَايَعَنَا عَلَى ذَلِكَ» . [راجع: ۱۸]

۷۲۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا] قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلامِ بِهَذِهِ الْآيَةِ ﴿لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ قَالَتْ : وَمَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةٌ يَمْلِكُهَا . [راجع: ۲۷۱۳]

۷۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : بَايَعَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا ﴿أَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ وَنَهَانَا عَنِ النِّبَاحَةِ ، فَفَبَضَّتْ امْرَأَةٌ مَنَا يَدَهَا فَقَالَتْ : فُلَانَةٌ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا ، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَمَا وَفَّتْ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ

گئی، پھر واپس آئی۔ (میرے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں میں سے) کسی عورت نے اس بیعت کو پورا نہ کیا سوائے ام سلیم، ام علاء، معاذ رضی اللہ عنہما کی بیوی بنت ابو سبرہ یا ابو سبرہ کی بیوی اور معاذ رضی اللہ عنہما کی بیوی کے۔

أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةٌ مُعَاذٍ، أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةٌ مُعَاذٍ. [راجع: ۱۳۰۶]

### باب: 50- جس نے بیعت توڑ ڈالی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔“ [7216] حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ مجھے اسلام پر بیعت کر لیں، آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے دن بخار کی حالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میری بیعت واپس کر لیں۔ آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ بھیجی کی طرح ہے جو گندگی اور ناپاکی کو دور کر دیتا ہے، خالص اور پاکیزہ کورکھ لیتا ہے۔“

### (۵۰) بَابُ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةَ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِي يَبْعُوكَ يَا مُعَاذُ لَمَّا يَبْعُوكَ اللَّهُ﴾ [الفتح: ۱۰]

۷۲۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ: سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَاةَ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَقْلِنِي، فَأَقْلِنِي، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: «الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثِهَا، وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا». [راجع: ۱۸۸۳]

### باب: 51- خلیفہ مقرر کرنا

[7217] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے ایک مرتبہ کہا: ہائے سر پھٹا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لیے مغفرت مانگوں گا اور دعائے خیر کروں گا۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: افسوس! آپ تو میری موت کے طالب ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دن کے آخری حصے میں ضرور کسی دوسری عورت سے شادی کر لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایسا نہیں بلکہ میں تو اپنے سردرد کا اظہار کرتا ہوں۔ میرا

### (۵۱) بَابُ الْإِسْتِخْلَافِ

۷۲۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَارَأَسَا! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَلِكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَعْفِرُ لَكَ، وَأَدْعُو لَكَ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَائْكَلِيَا. وَاللَّهِ إِنِّي لَأَطْنُكَ نُجْبٌ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظَلَلْتُ آخِرَ يَوْمِكَ مُعْرَسًا بِنَعِصِ أَرْوَاجِكَ.

ارادہ ہوا تھا کہ میں ابوبکر اور اس کے بیٹے کو بلاؤں اور انھیں خلیفہ بنا دوں تاکہ کسی دعویٰ کرنے والے یا اس کی خواہش رکھنے والے کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ رہے لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ خود کسی دوسرے کی خلافت کا انکار کرے گا اور مسلمان بھی اسے دفع کریں گے..... یا فرمایا..... اللہ دفع کرے گا اور مسلمان کسی اور کو خلیفہ نہیں بننے دیں گے۔“

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَارْأَسَاءُ، لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ فَأَعْهَدَ؛ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ، أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنِّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا أَبَى اللَّهِ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ».

[راجع: ۵۶۶۶]

[7218] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ کسی کو خلیفہ کیوں نہیں نامزد کر دیتے؟ انھوں نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کرتا ہوں تو اس شخص نے خلیفہ نامزد کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اگر میں اسے مسلمانوں کی رائے پر چھوڑتا ہوں تو اس بزرگ نے اسے مسلمانوں کی صوابدید پر چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی۔ لوگوں نے اس موقف پر ان کی تعریف کی تو انھوں نے فرمایا: کوئی تو میری دل سے تعریف کرتا ہے اور کوئی ڈرتے ہوئے ایسا کرتا ہے۔ اب میں تو یہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ خلافت کی ذمہ داریوں سے برابر برابر نجات پا جاؤں، نہ مجھے اس کا کوئی ثواب ملے اور نہ مجھ سے اس کے متعلق کوئی باز پرس ہی ہو، میں نے خلافت کا بوجھ زندگی بھراٹھایا لیکن مرتے وقت اس بار کو نہیں اٹھاؤں گا۔

۷۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا شَفِيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ: أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفُ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي: أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَنْزَلْتُ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَيْنَا عَلَيْهِ. فَقَالَ: رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ وَوَدِدْتُ أَنِّي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لِي وَلَا عَلَيَّ، لَا أَتَحْمَلُهَا حَيًّا وَمَيِّتًا.

[7219] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سنا جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ واقعہ نبی ﷺ کی وفات سے دوسرے دن کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے اور کوئی بات نہ کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر نے کہا: مجھے امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ زندہ رہیں گے اور ہمارے کاموں

۷۲۱۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ حُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَلِكَ الْعَدَا، مِنْ يَوْمِ تُوْفِيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَتَشْهَدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، قَالَ: كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ

کی تدبیر و انتظام کرتے رہیں گے۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ حضرت محمد ﷺ ان سب سے آخر میں وفات پائیں گے۔ اگر محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے نور (قرآن) کو باقی رکھا ہے جس کے ذریعے سے تم ہدایت حاصل کرتے رہو گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے حضرت محمد ﷺ کی رہنمائی فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے ہیں۔ وہ مسلمانوں میں بہترین شخص ہیں جو تمہارے امور سرانجام دیں، لہذا اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ ان میں سے ایک جماعت پہلے ہی سقیفہ بنو ساعدہ میں آپ کی بیعت کر چکی تھی، پھر عام لوگوں نے منبر نبوی پر بیعت کی۔

زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس دن کہہ رہے تھے: آپ منبر پر تشریف لائیں۔ وہ ان سے مسلسل کہتے رہے حتیٰ کہ وہ تشریف لے آئے اور سب لوگوں نے آپ سے بیعت کر لی۔

**فائدہ:** سقیفہ بنو ساعدہ ایک پچاسیت گھر تھا، جس میں خاص لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تھی۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتماع عام میں اعلان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کے لیے موزوں اور اس کے سزاوار ہیں۔ اس سے آپ نے حاضرین کو ان سے بیعت کرنے کی ترغیب دلائی۔ پھر عام لوگوں نے ان کی بیعت کی۔ یہ بیعت ثانیہ تھی جو پہلی بیعت سے عام اور زیادہ مشہور ہے۔

[7220] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک خاتون آئی اور کسی معاملے کے متعلق آپ سے گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ وہ دوبارہ آئے، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کا اشارہ آپ کی وفات کی طرف تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَدْبُرْنَا - يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ - فَإِنَّ بَكَ مُحَمَّدٌ ﷺ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ بِمَا هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَانِيَّ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ، فَقومُوا فَبَايعُوهُ، وَكَانَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قَدْ بَايعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمُنْبَرِ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ: اصْعِدِ الْمُنْبَرِ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى صَعِدَ الْمُنْبَرِ فَبَايعَهُ النَّاسُ عَامَةً. [انظر: ٧٢٦٩]

٧٢٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ، إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ - كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ - قَالَ: «إِنْ



نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی آنا۔“

لَمْ تَجِدْنِي فَأَتَيْتِي أَبِي بَكْرٍ. [راجع: ۳۶۵۹]

7221 حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بزازہ کے وفد سے فرمایا تھا: تم لوگ اونٹوں کی دموں کے پیچھے پیچھے جنگلوں میں گھومتے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو کوئی بات دکھا دے جس کی وجہ سے وہ تمہارا قصور معاف کر دیں۔

۷۲۲۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لَوْ فِدَ بَزَاخَةَ: تَتَّبِعُونَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْذَرُونَكُمْ

باب: بلا عنوان

باب:

7222, 7223 حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں بارہ امیر ہوں گے۔“ پھر آپ نے کوئی ایسی بات کہی جو میں نہ سن سکا۔ بعد میں میرے والد گرامی نے بتایا کہ آپ نے فرمایا تھا: ”وہ سب کے سب قریش کے خاندان سے ہوں گے۔“

۷۲۲۲، ۷۲۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا» - فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا - فَقَالَ أَبِي: إِنَّهُ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ».

فائدہ: ان خلفاء کی تعیین کے متعلق بہت اختلاف ہے، اس لیے ہم نے دانستہ اس سے پہلو تہی کی ہے، البتہ شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ ان سے مراد ان کے مزمومہ بارہ امام ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر محمد بن حسن مہدی پر ختم ہوتے ہیں لیکن یہ اس لیے غلط ہے کہ ان کے دور حکومت میں اسلام کو کوئی شان و شوکت نہیں ملی بلکہ ان میں سے اکثر اپنی جان بچانے کے لیے چھپے رہے، ہمارے نزدیک شیعہ کا یہ موقف جتنی برہنہ ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: 52- فسق و فجور اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کو

معلوم ہونے کے بعد گھروں سے نکالنا

(۵۲) بَابُ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرَّيْبِ

مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہن کو اس وقت گھر سے نکال دیا جب وہ نوحہ کر رہی تھیں۔

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ.

7224 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

۷۲۲۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

میری جان ہے! میرا ارادہ ہوا کہ میں ایندھن جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لیے اذان دینے کا کہوں، پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے) اور انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کسی کو اگر امید ہو کہ وہاں مسجد میں سے موٹی ہڈی یا اچھے پائے ملیں گے تو وہ ضرور عشاء میں بھی حاضر ہو۔“

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنْ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمَرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ، ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَدَّنَ لَهَا، ثُمَّ أَمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمُّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رَجُلٍ فَأَحْرَقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.»

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: بکری کے کھر کے درمیان گوشت کو مرماتہ کہتے ہیں۔ یہ منساة اور ميصاة کی طرح میم کی زیر کے ساتھ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: قَالَ يُوسُفُ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: مِرْمَاةٌ بَيْنَ ظِلْفِ الشَّاةِ مِنَ اللَّحْمِ، مِثْلُ مَنَسَاةٍ وَمَيْصَاةٍ، الْأَيْمُ مَخْفُوضَةٌ. [راجع: ٦٤٤]

### (٥٣) بَابُ: هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالرِّبَاةَ وَنَحْوَهُ؟

باب: 53- کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ مجرموں اور اہل معصیت کا سوشل بائیکاٹ کر دے؟

٧٢٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - فَذَكَرَ حَدِيثَهُ - وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَأَذَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا.

[7225] حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے، جس وقت حضرت کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں سے یہی ان کے قائد تھے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے پیچھے رہ گئے..... پھر انھوں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا..... اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ گفتگو کرنے سے روک دیا تو ہم پچاس راتیں اسی حالت میں رہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔

[راجع: ٢٧٥٧]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 94- كِتَابُ التَّمَنِّي

### تمناؤں اور آرزوں کا بیان

باب: 1- تمنا کا بیان اور جس نے شہادت کی  
آرزو کی

[7226] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے بعد مجھ سے پیچھے رہنا ناپسند کریں گے جبکہ میرے پاس انھیں مہیا کرنے کے لیے سواریاں نہیں ہیں تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ میری تو خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔“

[7227] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔“

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَنِّي، وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

۷۲۲۶ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُمَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي، وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفْتُ، لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ.» [راجع: ۳۶]

۷۲۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! وَدِدْتُ أَنِّي أَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا.»

(راوی حدیث کہتے ہیں کہ) میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے تھے۔

فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُهُنَّ ثَلَاثًا، أَشْهَدُ بِاللَّهِ.

[راجع: ۳۶]

باب: 2- نیک کام کی خواہش کرنا، نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ”اگر! میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہوتا“ کا بیان

(۲) بَابُ تَمَنِّيِ الْحَيْرِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:  
«لَوْ كَانَ لِي أُحُدٌ ذَهَبًا»

[7228] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ اگر لینے والے مل جائیں تو تین دن گزرنے سے پہلے ہی میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی نہ بچے، سوائے اس کے جسے میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے روک لوں۔“

۷۲۲۸ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كَانَ عِنْدِي أُحُدٌ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، لَيْسَ شَيْءٌ أَرْضُدُهُ فِي ذَيْنِ عَلَيَّ، أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ». [راجع: ۲۳۸۹]

باب: 3- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی: ”اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا“ کا بیان

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ»

[7229] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا تو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جس وقت لوگوں نے احرام کھولا میں بھی ان کے ساتھ ضرور احرام کھول دیتا۔“

۷۲۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَقَطَ الْهُدْيُ، وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوْا». [راجع: ۲۹۴]

[7230] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور ہم نے حج کے لیے احرام باندھا اور تلبیہ کہا۔ جب ہم چار زوالحج کو مکہ مکرمہ پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیت اللہ کے طواف اور صفا مروہ کی سعی کا حکم دیا، نیز یہ (بھی فرمایا) کہ ہم حج کو عمرہ

۷۲۳۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَبِينَا بِالْحَجِّ، وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ خَلْوَنٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا

بنالیں اور اس کے بعد احرام کھول دیں سوائے ان لوگوں کے جن کے پاس قربانی ہے۔ نبی ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی قربانی کے جانور تھے۔ انھوں نے احرام باندھتے وقت یہ کہا تھا: میرا احرام وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ لوگوں نے کہا: کیا ہم منیٰ کی طرف اس حالت میں جائیں گے کہ ہم سے منیٰ ٹپک رہی ہوگی؟ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بات مجھے اب معلوم ہوئی ہے اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو یقیناً میں بھی حلال ہو جاتا۔“ اس دوران میں حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ملے جبکہ وہ جمرہ عقبہ کو پتھر مار رہے تھے، انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مکہ مکرمہ آئیں تو وہ حیض کی حالت میں تھیں۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا کہ وہ حج کے تمام ارکان ادا کریں لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کریں اور نہ نماز ہی پڑھیں حتیٰ کہ پاک ہو جائیں۔ جب لوگ بطحاء میں آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ لوگ توج اور عمرہ کر کے واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹ رہی ہوں؟ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تحسیم جائیں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایام حج کے بعد ذوالحجہ میں عمرہ کیا۔

وَالْمَرَّةَ، وَأَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَلَنَجِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِّنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ، وَجَاءَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا: أَنْتَ تَطْلُقُ إِلَيَّ مِنِّي، وَذَكَرَ أَحَدُنَا يَقْطُرُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ». قَالَ: وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعُقَبَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَأَنَا هَذِهِ خَاصَّةٌ؟ قَالَ: «لَا بَلْ لِأَيِّدٍ».

قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَعَهُ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَتَّسِكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهَرَ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَأَنْتَ تَطْلُقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ. [راجع: ۱۵۵۷]

فائدہ: دور جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے، اسی اصول کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مدینہ طیبہ سے حج کا احرام باندھا، مکہ پہنچ کر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حج کے احرام کو عمرہ کے احرام میں بدل لیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیں۔

## (۴) بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: «لَيْتَ كَذَا وَكَذَا»

باب: 4- آپ ﷺ کا ارشاد گرامی: ”کاش! ایسا اور ایسا ہوتا“ کا بیان

[7231] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک رات نیند نہ آئی تو آپ نے فرمایا: ”کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرے ہاں پہرہ دے۔“ اس دوران میں اچانک ہم نے ہتھیاروں کی چھنکار سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کون صاحب ہیں؟“ کہا گیا: اللہ کے رسول! میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوا ہوں، پھر نبی ﷺ سو گئے حتیٰ کہ ہم نے آپ کے خزانے بھرنے کی آواز سنی۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ (جب نئے نئے مدینہ طیبہ آئے تو بخاری کی حالت میں انہوں نے کہا: کاش! میں ایسے میدان میں رات گزاروں جہاں میرے ارد گرد ازخراور جلیل نامی گھاس ہو۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:) میں نے نبی ﷺ کو اس امر کی خبر دی۔

۷۲۳۱ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا شَائِمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِّنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ»، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ، قَالَ: «مَنْ هَذَا؟» قِيلَ: سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُ أَحْرُسُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ بِلَالٌ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَيْتَنَ لَيْلَةَ بَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خِرٌّ وَجَلِيلٌ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ. [راجع: ۲۸۸۵]

## (۵) بَابُ تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

باب: 5- قرآن مجید اور علم کی آرزو کرنا

[7232] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رشک صرف دو شخصوں پر ہو سکتا ہے: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے، وہ اسے دن رات پڑھتا ہے، (سننے والا) کہتا ہے: کاش! مجھے بھی اس طرح دیا جاتا جیسے اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی اس طرح کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دیا ہو اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرچ

۷۲۳۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ. وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا

اوتیٰ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ» .  
 کرتا ہو (اے دیکھنے والا) کہتا ہے: کاش! مجھے بھی یہ مال دیا  
 جاتا جس طرح اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح خرچ  
 کرتا جس طرح یہ خرچ کرتا ہے۔“  
 قتیبہ نے بھی جریر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔  
 حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهَذَا. [راجع: ]

[۵۰۲۶]

### باب: 6- کون سی آرزو ممنوع ہے

### (۶) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّيِّ

﴿وَلَا تَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿إِنَّ اللَّهَ كَاتِبٌ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ [النساء: ۳۲].  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے تم اس کی تمنا نہ کرو ..... بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔“

وضاحت: ایسی تمناؤں سے منع ہے جو حسد اور باہمی بغض و عداوت کو دعوت دیں یا فطرتِ انسانی سے ٹکراتی ہوں، مثلاً: اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوئی خوبی دے رکھی ہے اور کسی کو کوئی دوسری، ایک مال دار ہے دوسرا غریب ہے، کوئی حسین ہے کوئی بد صورت تو ان صفات کے اختلاف کی بنا پر حسد، ہوس اور بغض نہیں رکھنا چاہیے۔

۷۲۳۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَمَنَّوْا الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُ. [راجع: ۵۶۷۱]

[7233] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا: ”موت کی تمنا نہ کرو“ تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا۔

۷۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ قَالَ: أَتَيْتَنَا خَبَابُ بْنُ الْأَرْتِ نَعُوذُ، وَقَدْ اُكْتُوِي سَبْعًا، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. [راجع: ۵۶۷۲]

[7234] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے جبکہ انھوں نے سات داغ لگوائے تھے، انھوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔

۷۲۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

[7235] حضرت عبدالرحمن بن اذہر رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو عبیدہ سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیکوکار ہے تو ممکن ہے کہ اسے نیکیوں کی مزید توفیق مل جائے اور اگر بدکار ہے تو شاید اسے توبہ نصیب ہو جائے۔“

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ - اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَرْهَرَ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزِدَّادًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتَبُ». [راجع: ۳۹]

باب: 7- کسی آدمی کا یوں کہنا: اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے

(۷) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا

[7236] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: غزوہ خندق کے دن خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا رکھا تھا۔ آپ فرماتے تھے:

۷۲۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابَ بِيَاضِ بَطْنِهِ يَقُولُ:

”اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، لہذا تو ہم پر دلجمعی نازل فرما۔ ان (دشمنوں) کی جماعت نے ہم پر ظلم ڈھایا ہے۔ جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کا انکار کرتے ہیں، ان کی بات نہیں مانتے۔“ اس کے ساتھ آپ اپنی آواز بلند کر دیتے تھے۔

«لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزِلْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّ الْأَلَى - وَرَبِّمَا قَالَ: إِنَّ الْمَلَا - قَدْ بَعَوْا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَتَهُ أَبَيْنَا أَبِينَا» يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ. [راجع: ۲۸۳۶]

باب: 8- دشمن سے مڈبھیڑ ہونے کی آرزو کرنا منع ہے

(۸) بَابُ كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ

اس مضمون کو اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے۔

وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[7237] حضرت سالم ابو نصر مولیٰ عمر بن عبید اللہ سے روایت ہے جو اپنے آقا کے کاتب تھے، انہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا جسے میں نے خود پڑھا، اس میں یہ مضمون تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۷۲۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ



إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَهُ فَيَاذَا فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَمَتَّوْا لِقَاءِ الْعُدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ». [راجع: ٢٨١٨]

فرمایا: ”دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔“

باب: 9- لفظ ”اگر مگر“ کے جواز کا بیان

(٩) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوِّ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ﴾  
 ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(حضرت لوط علیہ السلام نے کہا): کاش! میرے پاس تمہارا مقابلہ کرنے کی کچھ طاقت ہوتی۔“ [مورد: ٨٠]

وضاحت: بعض روایات میں ”اگر مگر“ کے الفاظ استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ثابت کیا ہے کہ ممانعت کا یہ حکم مطلق نہیں بلکہ اللہ کی مشیت سے غافل اور اپنی قوت و تدبیر پر فخر کرتے ہوئے اگر مگر کہنا منع ہے۔ آیت کے الفاظ حضرت لوط علیہ السلام نے اس وقت کہے تھے جب ان کی قوم فرشتوں سے بدتمیزی اور گستاخی پر اتر آئی تھی۔

٧٢٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنِينَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً بَعِيرٍ بَيْنَهُ؟» قَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنْتُ. [راجع: ١٥٣١٠]

[7238] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہ رجم کرتا تو اسے کرتا۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں، وہ ایک اور عورت تھی جو کھلے عام فحش کاری کرتی تھی۔

٧٢٣٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَفَدَ النِّسَاءَ وَالصَّبِيَانَ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَطْفُرُ يَقُولُ: «لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي - أَوْ عَلَى النَّاسِ، وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: عَلَى أُمَّتِي - لِأَمْرَتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ».

[7239] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک رات ایسا ہوا کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور کہا: اللہ کے رسول! نماز پڑھائیں، اب تو عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔ اس وقت آپ حجرے سے برآمد ہوئے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، فرمانے لگے: ”اگر میری امت پر ..... یا فرمایا: لوگوں پر ..... مشکل نہ ہوتی تو میں اس وقت انھیں یہ نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔“

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ

ایک روایت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ باہر تشریف لائے جبکہ آپ اپنی ایک جانب سے پانی صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو اس نماز کا عمدہ وقت یہی ہے۔“

عمرو بن دینار نے کہا: ہم سے عطاء نے بیان کیا، اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں، بہر حال عمرو نے کہا: آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا لیکن ابن جریج نے کہا: آپ اپنی ایک جانب سے پانی صاف کر رہے تھے۔

عمرو نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ”اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا۔“

ابن جریج نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ”اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو اس نماز کا افضل وقت یہی ہے۔“

ابراہیم بن منذر نے کہا: ہم سے معن نے بیان کیا محمد بن مسلم سے، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

[7240] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کرنا واجب قرار دے دیتا۔“

[7241] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے رمضان کے آخری دنوں میں وصال کے روزے رکھے تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی روزوں میں وصال کیا۔ نبی ﷺ کو جب اطلاع پہنچی تو آپ نے

عَبَّاسٍ: أَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَقَدَ النَّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ. فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقْمِهِ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَلْوَقْتُ، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي».

وَقَالَ عُمَرُو: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ لَيْسَ فِيهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَمَّا عُمَرُو فَقَالَ: رَأْسُهُ يَقْطُرُ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقْمِهِ.

وَقَالَ عُمَرُو: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي».

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: «إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي».

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرُو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۱۵۷۱]

۷۲۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ». [راجع: ۱۸۸۷]

۷۲۴۱ - حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَاصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أَنَسٌ مَنِ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ

فرمایا: ”اگر اس مہینے کے دن مزید بڑھ جاتے تو میں اتنے دنوں تک وصال کے روزے رکھتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس چھوڑ دیتے۔ میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔“

سلیمان بن مغیرہ نے حضرت ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرنے میں حضرت حمید کی متابعت کی ہے۔

[7242] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ تو خود وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے مجھ جیسا کون ہے؟ میں تو اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔“ لیکن جب لوگ نہ مانے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ دوسرا ملا کر روزہ رکھا، پھر انھوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر (چاند) موخر ہوتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا۔“ گویا آپ نے انھیں تنبیہ کرنے کے لیے ایسا فرمایا۔

☀️ فائدہ: صوم وصال یہ ہے کہ سحری کھائے پے بغیر روزہ رکھنا اور اسے مسلسل جاری رکھنا۔ رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ قوت میسر کرتا تھا جو عام لوگوں کو کھانے پینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے عام لوگوں کو وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

[7243] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے حکیم کعبہ کے متعلق پوچھا: کیا وہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے کہا: پھر ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ”تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔“ میں نے پوچھا: اس کا دروازہ اونچائی پر کیوں ہے؟

ﷺ فَقَالَ: «لَوْ مَدَّ بِي الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي.»

تَابَعَهُ سَلِيمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: 1961]

٧٢٤٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيثُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي». فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَلَالَ فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ لِرِدْدَتِكُمْ»، كَأَلْمُنْكَلٍ لَهُمْ. [راجع: 1965]

٧٢٤٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ، أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَمَا بِاللَّهِمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ قَوْمَكَ قَصَّرَتْ بِهِمُ التَّمَقُّةُ»، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟

آپ نے فرمایا: ”تمہاری قوم نے اس لیے ایسا کیا ہے تاکہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل کریں اور جسے چاہیں منع کر دیں۔ اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی اور مجھے ان کے دلوں کے انکار کا خطرہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کا دروازہ بھی زمین کے برابر کر دیتا۔“

[7244] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بننا پسند کرتا۔ اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلنا پسند کروں گا۔“

[7245] حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اور اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔“

اس روایت کو بیان کرنے میں ابوتیاح نے عباد بن تمیم کی متابعت کی ہے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے ”شعب“ (گھاٹی) کا لفظ بیان کیا ہے۔

قَالَ: «فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَدْخُلُوا مَنْ شَاؤُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاؤُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُكَيِّرَ قُلُوبَهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أَلْصَقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ». [راجع: ۱۲۶]

۷۲۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا - أَوْ شِعْبًا - لَسَلَكَتُ وَادِيِ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبِ الْأَنْصَارِ». [راجع: ۳۷۷۹]

۷۲۴۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتُ وَادِيِ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا».

تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشَّعْبِ. [راجع: ۴۳۳۰]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 95- كِتَابُ أَخْبَارِ الْأَحَادِ

خبر واحد کا بیان

باب: 1- اذان، نماز، روزہ اور دیگر فرائض و احکام میں  
ایک سچے آدمی کی خبر پر عمل کا جائز ہونا

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ  
الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ  
وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلے (تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں.....)“ ایک شخص کو بھی طائفہ کہہ سکتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر مسلمانوں کے دو طائفے (گروہ) لڑ پڑیں۔“ اس آیت کریمہ میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں جو آپس میں لڑ پڑیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔“

اور اگر خبر واحد قبول نہ ہوتی تو نبی ﷺ ایک شخص کو حاکم بنا کر اس کے بعد دوسرے شخص کو کیوں بھیجتے (اور یہ کیوں فرماتے) ان میں سے ایک بھول جائے تو اسے سنت کی طرف پھیر دیا جائے۔

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ [النوبة: ۲۲] وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا﴾ [الحجرات: ۹] فَلَوْ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَا فِي مَعْنَى الْآيَةِ.

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِن جَاءَكَ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنْهُ﴾ [الحجرات: ۶]

وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّرَأَةً وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ، فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السَّنَةِ.

وضاحت: خبر واحد سے مراد وہ حدیث ہے جس میں متواتر کی شرائط نہ پائی جائیں اور جسے کم از کم ایک راوی بیان کرے۔ ایک وہ ثقہ اور قابل اعتبار ہے تو اس کی بیان کردہ روایت قابل حجت ہے۔ اکثر صحیح احادیث اسی طرح کی ہیں۔ اس قسم کی احادیث تمام ائمہ دین نے قبول کی ہیں اور اس کے مقابلے میں قیاس کو ترک کیا ہے اور عقائد و احکام میں اسے تسلیم کیا ہے۔

[7246] حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان ہم عمر تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس دن ٹھہرے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے رحم دل تھے۔ جب آپ نے سمجھا کہ ہمارا گھر جانے کا شوق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم اپنے پیچھے کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں تو ہم نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا: ”اب تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ اور ان کے ساتھ رہو۔ انھیں اسلام سکھاؤ اور دین کی باتیں بتاؤ۔“ آپ نے بہت سی باتیں بتائیں جن میں سے مجھے کچھ یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں، نیز آپ نے فرمایا: ”اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھو، جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ تمھاری امامت کرائے۔“

[7247] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اس لیے اذان دیتا ہے تاکہ جو تہجد کے قیام میں مصروف ہیں وہ واپس آ جائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور فجر وہ نہیں جو اس طرح (لمبی دھاری) ہوتی ہے۔“ (راوی حدیث) یحییٰ نے اس کے اظہار کے لیے اپنے دونوں ہاتھ ملائے کہ آپ نے فرمایا: ”فجر وہ ہے جو پھیل جائے۔“ (راوی حدیث) یحییٰ نے اس کے اظہار کے لیے اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو پھیلا دیا۔

[7248] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بلال رات کو اذان دیتے ہیں، اس لیے تم کھاتے پیتے رہا کرو

۷۲۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَوِيرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: «ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظَهَا وَلَا أَحْفَظَهَا - وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّدْ لَكُمْ أَحَدِكُمْ، وَلْيُؤَمِّمْكُمْ أَكْبَرِكُمْ». (راجع: ۶۲۸)

۷۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنِ النَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَدِّدُ - أَوْ قَالَ: يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا - وَجَمَعَ يَحْيَى كَفِّيهِ - حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا»، وَمَدَّ يَحْيَى إِصْبَعِيهِ السَّبَابَتَيْنِ. (راجع: ۶۲۱)

۷۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ». (رو: ۶۱۷)

[راجع: ۶۱۷]

☀ فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی اذان کو عمل کے لیے کافی سمجھا۔ اس سے بھی خبر واحد کی حجیت کا ثبوت ہوتا ہے۔ جب ایک شخص کی اذان تمام مسلمانوں کے لیے قابلِ حجت ہے تو خبر واحد کے حجت ہونے میں کیا امر مانع ہے۔ خبر واحد کو حجت نہ ماننے والوں کو چاہیے کہ وہ ایک شخص کی اذان کو بھی تسلیم نہ کریں۔

۷۲۴۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ حَمْسًا. فَقِيلَ: أَرِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ حَمْسًا. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ. [راجع: ۴۰۱]

[7249] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعات پڑھادیں تو آپ سے پوچھا گیا: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا بات ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

۷۲۵۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقْصَرَبِ الصَّلَاةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: «أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ أُخْرَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ. [راجع: ۴۸۲]

[7250] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو ذوالیہدین رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا ذوالیہدین صحیح کہتے ہیں؟“ صحابہ نے کہا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعات ادا کیں پھر سلام پھیرا اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا عام نماز کے سجدے جیسا یا اس سے طویل، پھر آپ نے سر اٹھایا اور پھر تکبیر کہی اور نماز کے سجدے جیسا سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا۔

۷۲۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ

[7251] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اچانک ان کے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ پر رات قرآن نازل ہوا ہے

اور آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبے کی طرف منہ کر لیں، لہذا تم لوگ بھی کعبے کی طرف منہ کر لو۔ ان کے منہ شام کی جانب تھے، پھر وہ لوگ کعبے کی طرف پھر گئے۔

اللَّيْلَةَ قُرْآنًا، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ، فَاسْتَقْبَلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ. [راجع: ۴۰۳]

فائدہ: قباء کا علاقہ مدینہ طیبہ سے باہر ہے۔ ان حضرات کو تحویل قبلہ کے اگلے دن صبح کی نماز میں اطلاع ملی۔ یہ اطلاع بھی صرف ایک شخص نے دی۔ اہل قباء نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کر لیا۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ ان کے ہاں خبر واحد حجت تھی۔

[7252] حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن آپ کی خواہش تھی کہ بیت اللہ کی طرف منہ کریں، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”یقیناً ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھتے ہیں، ہم آپ کو اس قبلہ کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔“ چنانچہ آپ کا رخ کعبے کی طرف پھیر دیا گیا۔ آپ کے ساتھ ایک آدمی نے عصر کی نماز پڑھی، پھر وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا تو کہا: وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی ہے اور آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ یہ سن کر وہ لوگ کعبہ رخ ہو گئے، حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

۷۲۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿قَدْ رَزَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا﴾ [البقرة: ۱۴۴] فَوُجَّهَ نَحْوَ الْكُعْبَةِ، وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَّهُ قَدْ وُجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ، فَاَنْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ. [راجع: ۴۰]

[7253] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابوطحہ انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ اس دوران میں ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ (یہ سن کر) ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انس! اٹھو اور ان منگولوں کو توڑ دو۔ حضرت انس

۷۲۵۳ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قُرَّةَةَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَصِيخٍ، وَهُوَ تَمْرٌ، فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ



بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھا اور ہاون دستہ ہاتھ میں لیا، پھر میں نے ان منکوں کو نیچے سے مارنا شروع کر دیا حتیٰ کہ وہ سب ٹوٹ گئے۔

حُرْمَتُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُنْسُ! قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجِرَارِ فَاقْسِرْهَا. قَالَ أُنْسُ: فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ.

[راجع: ۲۴۶۴]

[7254] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا: ”میں تمہارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہو گا ضرور بھیجوں گا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی طرف نگاہیں اٹھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

۷۲۵۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حَذِيفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: «لَا بَعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ».

فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَعَثَ أَبُو عَبِيدَةَ. [راجع: ۳۷۴۵]

[7255] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔“

۷۲۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عَبِيدَةَ». [راجع: ۳۷۴۴]

[7256] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: انصار میں سے ایک آدمی تھا جب وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شرکت نہ کرتا اور میں ہوتا تو جو کچھ میں رسول اللہ ﷺ سے سنتا اسے آکر بیان کر دیتا اور جب میں غائب ہوتا اور وہ مجلس میں شریک ہوتا تو وہ جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا وہ مجھے بیان کر دیتا۔

۷۲۵۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ [حُثَيْنٍ]، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَشَهِدْتُهُ أَتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَإِذَا غِيبْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَشَهِدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [راجع: ۸۹]

[7257] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ اس نے آگ کا الاؤ تیار کیا اور لشکریوں سے کہا: اس آگ میں کود

۷۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْرَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبِيدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ

پڑو۔ کچھ لوگوں نے اس میں کودنے کا ارادہ کیا تو دوسرے کہنے لگے: ہم آگ ہی سے بھاگ کر ادھر آئے ہیں۔ جب انھوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جنھوں نے کود جانے کا ارادہ کیا تھا: ”اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس میں رہتے۔“ پھر دوسرے لوگوں نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت صرف نیک کاموں میں ہوتی ہے۔“

[۴۳۴۰]

[7259,7258] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس اپنا ایک مقدمہ لے کر آئے (اس کی تفصیل اگلی حدیث میں ہے)۔

[7260] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ اچانک ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیں۔ اس کے بعد اس کا مقابلہ کھڑا ہوا اس نے بھی یہی عرض کی: اللہ کے رسول! یہ سچ کہتا ہے۔ اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیں لیکن مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیں۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”بیان کرو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کی سزا ملے گی لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ ادا کر دیں۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو

اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رُجُلًا، فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا. وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّمَا فَرَزْنَا مِنْهَا. فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: «لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، وَقَالَ لِلآخَرِينَ: «لَا طَاعَةَ فِي الْمَعْصِيَةِ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ». [راجع:

۷۲۵۹، ۷۲۵۸ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. [راجع:

[۲۳۱۵، ۲۳۱۴]

۷۲۶۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَائْتِدُنْ لِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «قُلْ»، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ، فَرَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ الرِّجَمِ فَاقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمَاتِهِ مِّنَ الْعَنَمِ وَوَلِيدَةَ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلِيَّ امْرَأَتَهُ الرِّجَمِ، وَأَنَّمَا عَلِيَّ ابْنِي جَلَدُ

انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی پر رجم اور میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلا وطنی کی سزا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں (تجھے) واپس کر دی جائیں اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی واجب ہے، پھر قبیلۂ اسلم کے ایک آدمی حضرت انیس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اسے رجم کر دو۔“ چنانچہ حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے تو اس عورت نے زنا کا اعتراف کر لیا۔ اس کے بعد حضرت انیس رضی اللہ عنہ نے اسے سنسار کر ڈالا۔

مِائَةِ وَتَعْرِيبُ عَامٍ. فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَا الْوَلِيدَةُ وَالْعَنْمُ فَرُدُّوهَا، وَأَمَا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةِ وَتَعْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ - فَأَعْدُدْ عَلَيَّ امْرَأَةً هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمُهَا»، فَعَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَأَعْتَرَفَتْ فَارْجَمَهَا. [راجع: ۲۳۱۵]

باب: 2- نبی ﷺ کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو تہاد شمن کی خبر لانے کے لیے بھیجنا

(۲) بَابُ بَعَثِ النَّبِيِّ ﷺ الزُّبَيْرَ طَلِيعَةً وَحَدَهُ

[7261] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے خندق کے روز صحابہ کو آواز دی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ آپ نے پھر دوبارہ پکارا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہی تیار ہوئے آپ نے تیسری مرتبہ پکارا تو بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آمادگی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کا مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔“

۷۲۶۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُكَدَّرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَدَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ».

(راوی حدیث) سفیان نے کہا: میں نے یہ حدیث محمد بن منکدر سے یاد کی ہے۔ ایوب نے ان (ابن منکدر) سے کہا: اے ابو بکر! آپ لوگوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں کیونکہ لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں تو انہوں نے اسی مجلس میں کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور پے در پے احادیث بیان کرنے لگے کہ میں نے حضرت

قَالَ سُفْيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُكَدَّرِ. وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْهُمْ عَنْ جَابِرٍ، فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ عَنْ جَابِرٍ. فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ: سَمِعْتُ جَابِرًا، فَتَتَابَعُ بَيْنَ أَحَادِيثِ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: كَذَا حَفِظْتُهُ

جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ (علی بن عبداللہ کہتے ہیں:) میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا: سفیان ثوری نے یوم قرظہ کہا۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے ابن مکتدر سے یوم خندق اس طرح آمنے سامنے یاد کیا ہے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ سفیان نے کہا: یہ دونوں نام ایک ہی غزوے کے ہیں اور پھر سفیان مسکرا دیے۔

مِنْهُ كَمَا أَنَّكَ جَالِسٌ: يَوْمَ الْخَنْدَقِ، قَالَ سَفْيَانُ: هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ، وَبَسَمَ سَفْيَانُ. [راجع: 2846]

[2846]

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو الا یہ کہ تمہیں (کھانے کے لیے) اجازت دی جائے۔“

(۳) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [الاحزاب: ۵۳]

اجازت کے لیے ایک شخص کا اذن ہی کافی ہے۔

فَإِذَا أُذِنَ لَهُ وَاحِدٌ جَازَ.

[7262] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے دروازے کی نگرانی کا حکم دیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور وہ اجازت طلب کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے اجازت کے ساتھ جنت کی بھی بشارت دے دو۔“ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سادو۔“ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے فرمایا: ”انہیں بھی اجازت کے ساتھ جنت کی خوشخبری دے دو۔“

۷۲۶۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي يُؤُوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمْرِي بِحِفْظِ الْبَابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: «إِذْنٌ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: «إِذْنٌ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْجَنَّةِ». ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ: «إِذْنٌ لَهُ وَبَشْرُهُ بِالْجَنَّةِ».

[راجع: ۳۶۷۴]

[7263] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالا خانہ میں تشریف فرما تھے اور آپ کا سیاہ غلام سیرھی کے اوپر تعینات تھا۔ میں نے اس سے کہا: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کرو: عمر بن خطاب کھڑا اجازت طلب کر رہا ہے، چنانچہ آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

۷۲۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ، وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ: قُلْ: هَذَا عُمَرُ بْنُ

الْحَطَّابِ، فَأَذِنَ لِي. [راجع: ۸۹]

باب: 4- نبی ﷺ کا اپنے امراء اور قاصد کیے بعد  
دیگرے روانہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دحیہ  
کلبی رضی اللہ عنہ کو اپنا خط دے کر عظیم بصری کی طرف روانہ کیا  
تاکہ وہ خط قیصر روم تک پہنچا دے۔

[7264] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،  
انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسری (شاہ ایران) کو  
اپنا خط بھیجا اور قاصد کو حکم دیا کہ وہ یہ خط بحرین کے گورنر کو  
دے، بحرین کا گورنر اسے کسریٰ تک پہنچائے گا۔ جب  
کسریٰ نے وہ خط پڑھا تو اس نے (غصے میں آ کر) اسے  
پھاڑ ڈالا۔ مجھے یاد ہے کہ (راوی حدیث) سعید بن مسیب  
نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (ایرانیوں) کو بددعا دی  
کہ ان کے نکلے نکلے ہو جائیں۔

(۴) بَابُ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ  
الْأَمْرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ دِحْيَةَ  
الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بَصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى  
قَيْصَرَ.

۷۲۶۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي  
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ  
إِلَى كِسْرَى، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ  
الْبَحْرَيْنِ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى،  
فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَرَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ  
الْمُسَيْبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ  
يَمْرُقُوا كُلُّ مُمْرِقٍ. [راجع: ۶۴]

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے خبر واحد کی حجیت کو ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سلسلے میں صرف ایک آدمی کو  
روانہ کرتے تھے اور اس پر اعتماد کرتے تھے۔ اس بنا پر خبر واحد حجت اور قابل یقین ہے۔

[7265] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص سے فرمایا:  
”عاشوراء کے دن اپنی قوم یا لوگوں میں یہ اعلان کر دے  
جس نے کچھ کھا پی لیا ہے وہ باقی دن پورا کرے (کچھ  
نہ کھائے) اور جس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ  
رکھے۔“

۷۲۶۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ  
ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ: «أَذُنْ فِي  
قَوْمِكَ - أَوْ فِي النَّاسِ - يَوْمَ عَاشُورَاءَ: أَنْ  
مَنْ أَكَلَ فَلَيْتِمَ بَقِيَّتِهِ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ  
فَلْيَصُمْ». [راجع: ۱۹۲۴]

## (۵) بَابُ وَصَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَفُودِ الْعَرَبِ أَنْ يُبْلَغُوا مِنْ وَرَاءَهُمْ

قَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ .

۷۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُفْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ الْوَفْدُ؟» قَالُوا: رَيْبَعَةٌ، قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرِ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌّ، فَمَرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرَبَةِ فَتَهَاظُهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَأَمْرَهُمْ بِأَرْبَعٍ: أَمْرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ، قَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ - وَأَطْنُ فِيهِ - صِيَامُ رَمَضَانَ، وَتَوَاتُوا مِنَ الْمَعَانِمِ الْخُمْسَ»، وَنَهَاظُهُمْ عَنِ الدَّبَائِ، وَالْحَتَمِ، وَالْمَرْفَتِ، وَالنَّقِيرِ. وَرَبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. قَالَ: «اخْفَظُوهُمْ وَأَبْلِغُوهُمْ مَنْ وَرَاءَكُمْ». [راجع:

[۵۳

## باب: 5- وفد عرب کو نبی ﷺ کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پچھلوں کو احکام پہنچادیں

یہ مضمون حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔

[7266] حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے خاص اپنے تخت پر بٹھالیے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: ”یہ کس قوم کا وفد ہے؟“ انہوں نے کہا: قبیلہ ریبیعہ (کی ایک شاخ) کا۔ آپ نے فرمایا: ”کسی قسم کی رسوائی یا شرمندگی اٹھائے بغیر اس وفد کو مبارک ہو۔“ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر ہیں، لہذا آپ ہمیں ایسی باتیں بتائیں جن پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی ان سے آگاہ کریں۔ پھر انہوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع فرمایا اور چار چیزوں کو بجالانے کا حکم دیا۔ پہلے آپ نے اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا، پھر پوچھا: ”تمہیں علم ہے کہ ایمان باللہ کیا چیز ہے؟“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ دینا۔“ نیز آپ نے انہیں کدو، سبز مکے، تارکول شدہ برتن اور لکڑی کے برتنوں سے منع کیا۔ آپ نے فرمایا: ”ان باتوں

کو یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو تمہارے پیچھے ہیں۔“

### باب: 6- ایک عورت کی خبر کا بیان

[7267] حضرت توبہ عمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے امام شعیب نے فرمایا: تم نے دیکھا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کتنی احادیث بیان کرتے ہیں جبکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تقریباً ڈیڑھ دو برس رہا ہوں لیکن میں نے انھیں نبی ﷺ سے سوائے ایک حدیث کے اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام میں سے چند حضرات جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے گوشت کھا رہے تھے کہ امہات المؤمنین میں سے ایک نے آگاہ کیا کہ یہ سانڈے کا گوشت ہے۔ (یہ سن کر) وہ کھانے سے رُک گئے تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: ”کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے..... یا فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں..... لیکن میں اسے نہیں کھاتا کیونکہ میری یہ خوراک نہیں۔“

### (۶) بَابُ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

۷۲۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سِتِّينِ أَوْ سَنَةٍ وَنَضِيفٍ فَلَمْ أَسْمَعُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا. قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ، فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُ لَحْمٌ ضَبٌّ، فَأَمْسَكُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُوا وَاطْعَمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ» - أَوْ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، شَكٌّ فِيهِ - وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي.



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 96 - كِتَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

[7268] حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک یہودی آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو بطور عید مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں خوب جانتا ہوں یہ آیت کریمہ کس روز نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفہ کے روز جمعے کے دن نازل ہوئی تھی۔

سفیان نے حضرت مسعر سے، انہوں نے قیس سے اور انہوں نے طارق سے مذکورہ حدیث سنی۔

[7269] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ خطبہ سنا جو انہوں نے وفات نبوی کے دوسرے دن پڑھا تھا، جس دن مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ

۷۲۶۸ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْعَرٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدة: ۳] لَأَتَّخِذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

سَمِعَ سُفْيَانُ مَسْعَرًا، وَمَسْعَرٌ قَيْسًا، وَقَيْسٌ طَارِقًا. [راجع: ۷۲۶۸]

☀️ قاعدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کے جواب میں جو ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے لیے تو وہ دن عید ہی کا شمار ہوتا ہے، یعنی جمعے کے دن مسلمانوں کی ہفتہ وار عید ہوتی ہے۔

۷۲۶۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْعَدَنِيَّ جِئْنَا بَايِعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَأَسْتَوَى عَلَى مَنبَرِ رَسُولِ



ﷺ کے منبر پر چڑھے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہما سے پہلے خطبہ پڑھا اور فرمایا: اما بعد! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے جو تمہارے پاس تھی، یعنی دنیا کے بجائے وہ چیز پسند کی جو اس کے پاس ہے، یعنی آخرت۔ یہ کتاب جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے رسول مقبول ﷺ کی رہنمائی فرمائی اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو تو ہدایت پر رہو گے، یعنی اسی راستے پر گامزن رہو گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بتایا تھا۔

اللَّهُ ﷻ، تَشْهَدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَاخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ ﷺ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهَذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَكُمْ، فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا، وَلَمَّا هَدَى اللَّهُ بِهِ رَسُولَهُ. [راجع: ۷۲۱۹]

☀️ فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر لوگوں نے قرآن کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جائیں گے۔ اور قرآن کا مطلب حدیث سے واضح ہوتا ہے تو قرآن وحدیث ہی دین کی اصل بنیاد ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے اور ان کے مطابق عمل کرے۔

[7270] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے اپنے سینے مبارک سے لگا کر یہ دعا فرمائی: ”اے اللہ! اسے کتاب کا علم سکھا۔“

۷۲۷۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ». [راجع: ۷۵]

[7271] حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور حضرت محمد ﷺ (کی تعلیم) کے ذریعے سے غنی اور بلند کر دیا ہے۔

۷۲۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا: أَنَّ أَبَا الْمُنْهَالِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرزَةَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُغْنِيكُمْ - أَوْ نَعَشِكُمْ - بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ. [راجع: ۷۱۱۲]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: اس حدیث میں يُغْنِيكُمْ کے الفاظ ہیں جبکہ اصل الفاظ نَعَشِكُمْ ہیں۔ حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے اصل کتاب ”الاعتصام“ دیکھی جائے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَعَ [هَذَا] هُنَا «يُغْنِيكُمْ» وَإِنَّمَا هُوَ «نَعَشِكُمْ». يُنظَرُ فِي أَصْلِ كِتَابِ الْأَعْتِصَامِ.

☀️ فائدہ: مقصد یہ ہے کہ تم ذلیل اور محتاج تھے تمہیں کتاب وسنت پر عمل کرنے کے نتیجے میں دنیا کی عزت اور دولت ملی ہے، اس لیے اسلام پر ہی کاربند رہنا چاہیے، بصورت دیگر ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

[7272] حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا کہ وہ اس کی بیعت کرتے ہیں، (نیز لکھا:) جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا تیرا حکم سنوں گا اور اسے تسلیم کروں گا بشرطیکہ وہ اللہ کی شریعت اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔

۷۲۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ: وَأَقْرَأَ بِذَلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ. [راجع: ۷۲۰۳]

(۱) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ»

باب: 1- نبی ﷺ کے فرمان: ”میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں“ کا بیان

[7273] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور رب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔ ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ خود کو خواب میں دیکھا، میرے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو یا جمع کر رہے ہو یا اس سے ملتا جلتا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔

۷۲۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيْتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَلْعَنُونَهَا، أَوْ تَرَعُونَهَا، أَوْ كَلِمَةً تُسَبِّهَهَا. [راجع: 2977]

[7274] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”انبیاء میں سے جو بھی نبی آیا ہے اسے کچھ ایسی نشانیاں دی گئیں جن کے مطابق اس پر ایمان لایا گیا، یا فرمایا: ان نشانوں کے سبب لوگ ان پر ایمان لائے، اور مجھے جو بڑا معجزہ دیا گیا وہ قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بذریعہ وحی بھیجا ہے۔ اس بنا پر مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء ﷺ کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔“

۷۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ - أَوْ مِنْ - أَوْ أَمَّنَ عَلَيْهِ النَّسْرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: 4981]

☀️ فائدہ: قرآن کریم ایک ایسا معجزہ ہے جو تمام معجزات سے بڑا اور قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ آج قرآن کریم کو نازل

ہوئے تقریباً چودہ سو سال ہو چکے ہیں لیکن کوشش کے باوجود اس طرح کی ایک آیت بھی کسی سے نہیں بن سکی اور نہ قیامت تک بن سکتی ہے۔

## (۲) بَابُ الْأَقِيدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: 2- رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(اے ہمارے رب!) اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔“ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم پہلے لوگوں کی پیروی کریں اور بعد میں آنے والے ہماری پیروی کریں۔

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرْ إِمَامًا﴾ [الفرقان: ۷۴] قَالَ: أَيْمَةٌ تَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَهَا وَيَقْتَدِي بِمَا مَن بَعْدَهَا.

ابن عون نے کہا: تین باتیں ایسی ہیں جو میں اپنے لیے اور اپنے ساتھیوں کے لیے پسند کرتا ہوں: ایک تو علم حدیث ہے، مسلمانوں کو اسے ضرور سیکھنا چاہیے اور اس کے متعلق دوسروں سے دریافت کرنا چاہیے۔ دوسرا قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھیں اور لوگوں سے اس کے مطالب و معارف کی تحقیق کرتے رہیں۔ تیسرا یہ کہ مسلمانوں کا ذکر ہمیشہ بھلائی کے ساتھ کریں، کسی کی برائی کا ذکر نہ کریں۔

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: ثَلَاثٌ أَحْبَبْتُهُ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي: هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا النَّاسَ عَنْهُ، وَيَدْعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

[7275] حضرت ابووائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اس مسجد (حرام) میں شیبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے کہا: جہاں تم بیٹھے ہو، وہیں حضرت عمرؓ میرے پاس بیٹھے تھے تو انھوں نے فرمایا تھا: میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کوئی سونا یا چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا: آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ انھوں نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ) نے ایسا نہیں کیا تھا۔ انھوں نے فرمایا: وہ دونوں بزرگ ایسے تھے کہ ان کی پیروی کی جائے گی۔

۷۲۷۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، قَالَ: جَلَسَ إِلَيَّ عَمْرُو فِي مَجْلِسِكَ هَذَا فَقَالَ: هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدْعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. قُلْتُ: مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ، قَالَ: لِمَ؟ قُلْتُ: لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبُكَ، قَالَ: هُمَا الْمَرَّانِ يُقْتَدَى بِهِمَا.

[راجع: ۱۵۹۴]

[7276] حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”آسمان سے امانت

۷۲۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ: عَنْ زَيْدِ

لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری اور قرآن مجید بھی نازل ہوا، پھر لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور سنت کا علم حاصل کیا۔“

ابْنِ وَهَبٍ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، فَقَرَأُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ». [راجع: ۶۴۹۷]

[7277] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سب سے اچھی بات اللہ کی بات ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور برے کام وہ ہیں جو دین میں نئے پیدا کردہ ہوں۔ جس کام سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اور تم اپنے رب سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔

۷۲۷۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ سَمِعْتُ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا، وَإِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَأَتِ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ. [راجع:

[۶۰۹۸]

☀️ فائدہ: بدعات کی دو اقسام ہیں: (ن) اقوال و اعتقاد میں بدعت: اس میں گمراہ فرقوں کے اقوال و عقائد شامل ہیں۔ (ب) عبادات میں بدعت: خلاف شریعت طریقے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اس کی چند اقسام ہیں: ○ نفس عبادت ہی بدعت ہو، جیسے کوئی ایسی عبادت ایجاد کر لی جائے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں، جیسے عید میلاد۔ ○ مشروع عبادت میں اضافہ کر دیا جائے، جیسے ظہر یا عصر کی نماز میں پانچویں رکعت کا اضافہ کرنا۔ ○ عبادت مشروع ہو لیکن اس کی ادائیگی کا طریقہ غیر شرعی ہو، جیسے مشروع اذکار کو اجتماعی آواز سے پڑھنا۔ ○ مشروع عبادت کو ایک وقت کے ساتھ خاص کر دیا جائے، جیسے پندرہویں شب کو نماز کا اہتمام کرنا کیونکہ نماز تو مشروع ہے لیکن اسے کسی وقت کے ساتھ خاص کرنے کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔ بہر حال حدیث بالا کے مطابق دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی کا پیش خیمہ ہے۔

[7279, 7278] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ نے فرمایا: ”میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔“

۷۲۷۸، ۷۲۷۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ». [راجع:

[۲۳۱۵، ۲۳۱۴]

[7280] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جو انکار کرے گا۔“ صحابہ کرام نے پوچھا:

۷۲۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

﴿كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن أَبَى﴾، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَأْبَى قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى.»

اللہ کے رسول! وہ کون ہے جو انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً انکار کیا۔“

☀️ فائدہ: جو شخص قبولِ دعوت اور فرماں برداری سے رُک گیا اس نے انکار کیا۔ اسلام کا انکار کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا، البتہ ایمان کے بعد اگر کسی سے کوئی کوتاہی ہوگی تو وہ اپنی سزا بھگت کر بلا آخر جنت میں داخل ہوگا۔

۷۲۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ - وَأَنْثَى عَلَيْهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ: حَدَّثَنَا - أَوْ سَمِعْتُ - جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَتْ مَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا، قَالَ فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادَّةً وَبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَادَّةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادَّةِ فَقَالُوا: أَوَلَوْهَا لَهُ يَقْفُهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: فَالدَّارُ: الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِيَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرَّقَ بَيْنَ النَّاسِ.

[7281] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: چند فرشتے نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ محو استراحت تھے۔ بعض فرشتوں نے کہا: اس وقت آپ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا: ان کی صرف آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انھوں نے کہا: تمہارے ان صاحب کی ایک مثال ہے، وہ مثال بیان کرو۔ کچھ فرشتوں نے کہا: وہ تو سو رہے ہیں۔ بعض نے کہا: نہیں صرف آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے: ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا، پھر لوگوں کی دعوت کے لیے کھانا تیار کیا، اب ایک شخص کو دعوت دینے کے لیے بھیجا تو جس شخص نے اس بلانے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہوگا اور کھانا کھائے گا اور جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی تو وہ مکان میں داخل ہوگا اور نہ کھانا کھا سکے گا، پھر انھوں نے کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ وہ سمجھ لیں۔ بعض کہنے لگے: یہ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا: صرف آنکھیں سوتی ہیں مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے اور بلانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں، لہذا جس نے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ حضرت محمد ﷺ لوگوں میں اچھے کو برے سے الگ

کرنے والے ہیں۔

قتیبہ نے اپنی سند کے ذریعے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں محمد بن عبادہ کی متابعت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔

[7282] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اے قراء کی جماعت! سیدھی راہ اختیار کرو تو تم بہت آگے بڑھ جاؤ گے اور اگر تم دائیں بائیں راستہ لو گے تو بہت دور کی گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔

تَابِعُهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ جَابِرٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ.

٧٢٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَاءِ! اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، فَإِنْ أَحَدْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا.

☀ فائدہ: قراء سے مراد کتاب و سنت کو جاننے والے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں یہ اصطلاح علماء کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔

[7283] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میری اور جس دعوت کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور اس سے کہا: اے قوم! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمہیں ڈرانے والا ہوں، لہذا تم بچاؤ کی کوئی صورت اختیار کرو۔ اس قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور رات کے شروع ہی میں وہاں سے نکل بھاگے اور حفاظت کی جگہ پر چلے گئے، اس لیے نجات پا گئے۔ ان میں سے دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی ہی جگہ پر موجود رہے تو لشکر نے صبح ہوتے ہی ان پر حملہ کر دیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ یہ ہے مثال اس شخص کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں اللہ کی طرف سے لایا ہوں اس کی اتباع کی اور اس شخص کی مثال بھی ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق لے کر میں آیا ہوں اسے جھوٹ قرار دیا۔“

٧٢٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمُ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِثْنِي، وَإِنِّي أَنَا التَّنْذِيرُ الْعُرْيَانُ، فَالْتَّجَاءَ. فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَأَذَلُّوهُ فَأَنْطَلَقُوا عَلَىٰ مَهْلِهِمْ فَتَجَوَّأُوا، وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ». [راجع: ٦٤٨٢]

۷۲۸۴، ۷۲۸۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتُخْلِيفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ : كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ؟» فَقَالَ : وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقْلًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ. فَقَالَ عُمَرُ : فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلِقِتَالٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ .

قَالَ ابْنُ بَكْيَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنِ اللَّيْثِ : عَنَّا قَا، وَهُوَ أَصَحُّ . [راجع: ۱۳۹۹، ۱۴۰۰]

۷۲۸۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ عَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُدَيْفَةَ بْنِ بَدْرِ فَتَزَلَّ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ

[7285, 7284] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب کیے گئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے۔ (ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کرنا چاہی۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کافر لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں، لہذا جو شخص لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے گا تو میری طرف سے اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہے مگر حق اسلام باقی رہے گا اور ان کے اعمال کا حساب اللہ کے ذمے ہے؟“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا کیونکہ زکوٰۃ دینا مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان سے اس کے انکار پر جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے جنگ کے لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور وہ جنگ کرنے کے سلسلے میں حق پر ہیں۔

ابن بکیر اور عبد اللہ بن صالح نے لیث سے عناق کا لفظ بیان کیا ہے جس کے معنی ہیں: بکری کا بچہ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

[7286] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر مدینہ طیبہ آیا اور اپنے بھتیجے حضرت حر بن قیس بن حصن کے ہاں قیام کیا..... حضرت حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے۔ قرآن کریم کے علماء، خواہ بوڑھے

ہوں یا جوان حضرت عمرؓ کی مجلس مشاورت میں شریک ہوا کرتے تھے۔ پھر عینہ نے اپنے بھتیجے حر سے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا تمہیں امیر المؤمنین کے ہاں کچھ اثر و رسوخ حاصل ہے کہ تم میرے لیے ان کے پاس حاضری کی اجازت لے دو؟ انھوں نے کہا: میں آپ کے لیے اجازت مانگوں گا، حضرت ابن عباسؓ نے کہا: حضرت حر نے عینہ کے لیے اجازت حاصل کی۔ جب وہ مجلس میں داخل ہوئے تو کہا: اے خطاب کے بیٹے! اللہ کی قسم! تم ہمیں زیادہ عطیے نہیں دیتے اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف سے فیصلے ہی کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ غصے سے بھر گئے یہاں تک کہ آپ نے اسے (سخت) سزا دینے کا ارادہ کر لیا۔ تب حضرت حر نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے: ”درگزر اختیار کریں، بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض کریں۔“ یہ شخص بھی جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! جس وقت حضرت حر نے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمرؓ ٹھنڈے ہو گئے اور آپ کی یہ عادت مبارک تھی کہ اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے تھے۔

قَيْسُ بْنُ حِصْنٍ - وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُذْنِبُهُمْ عُمْرٌ، وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهِ كَهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا - فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أُخِيهِ: يَا ابْنَ أُخِي! هَلْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ فَسْتَأْذِنَ لِي عَلَيْهِ؟ قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ لِعُيَيْنَةَ، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَاللَّهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزَلَ وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ، فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِأَنْ يَقَعَ بِهِ، فَقَالَ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ [الأعراف: 199] وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ، فَوَاللَّهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ. [راجع: 1462]

فائدہ: اس حدیث سے علم اور اہل علم کی قدر دانی کا پتہ چلتا ہے کہ یہ اس وقت ہوتی ہے جب بادشاہ اور حکمران ان سے مشاورت کریں اور انھیں اپنے ہاں جگہ دیں۔ امیر المؤمنین حضرت عمرؓ کے مشیر بھی علماء، قراء اور نیک سیرت عبادت گزار بوڑھے اور نوجوان تھے۔ علم ہی ایک ایسی چیز ہے جو بوڑھوں اور جوانوں میں افضلیت پیدا کرتی ہے۔

[7287] حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ جب سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہؓ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے (کہ بے وقت نماز پڑھ رہے ہیں؟) تو انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا اور سبحان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کوئی نشانی ہے؟ انھوں

۷۲۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ. فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ: بَرَأْسُهَا أَنْ



نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا: ”کوئی چیز ایسی نہیں جسے میں نے (اب تک) نہیں دیکھا تھا مگر اس جگہ کھڑے ہوئے اسے دیکھا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ بھی دیکھی ہے۔ میری طرف وحی کی گئی کہ تمہارا قبروں میں امتحان ہو گا جو دجال کے فتنے کے قریب قریب ہو گا۔ بہر حال مومن..... یا مسلمان، میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان میں سے کون سا لفظ کہا تھا..... وہ (قبر میں فرشتوں کے سوال پر) کہے گا: یہ محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس روشن نشانات لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور ایمان لائے۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جاؤ۔ ہمیں معلوم تھا کہ تم مومن ہو۔ پھر منافق..... یا شک کرنے والا، میں نہیں جانتی کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کون سا لفظ کہا..... تو وہ کہے گا: میں نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے ہوئے سنا وہی میں نے بک دیا تھا۔“

[7288] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیائے کرام سے اختلاف کرنے کے سبب ہلاک ہوئے، لہذا جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز کی بجا آوری (تعمیل) کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ۔“

نَعْمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَأَوْحِيَ إِلَيَّ أَنْكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوِ الْمُسْلِمُ، لَا أُدْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَاهُ وَأَمَّنَّا. فَيَقَالُ: نَمَّ صَالِحًا، عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أُدْرِي أَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ: لَا أُدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ». [راجع: ۸۶]

۷۲۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُؤَالَهُمْ وَاجْتِلَاءَهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ».

باب: 3- کثرت سوالات اور بے فائدہ تکلفات  
انتہائی ناپسندیدہ ہیں

(۳) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَمِنْ تَكَلُّفِ مَا لَا يَغْنِيهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔“

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ بُدِّ لَكُمْ سَأَلُكُمْ﴾ [المائدہ: ۱۰۱]۔

[7289] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہ تھی مگر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ حرام کر دی گئی۔“

۷۲۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْمُفْرِيِّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَكْثَرَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحْرَمَ فَحَرَّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ».

**فائدہ:** مکلف انسان پر جو فرض عین ہے، اس کے متعلق ضرور پوچھنا چاہیے۔ اس سے زائد سوالات کرنے کے متعلق لوگوں کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ وہ اپنے اندر بصیرت اور سمجھ بوجھ رکھتا ہے، ایسے انسان کے لیے سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اسے چاہیے کہ معلومات میں اضافے کے لیے سوال کرے تاکہ اس کی علمی بصیرت میں اضافہ ہو۔ دوسرا وہ شخص جس میں فہم و بصیرت کی صلاحیت نہیں، اسے چاہیے کہ خواہ مخواہ سوالات کے چکر میں نہ پڑے بلکہ اپنے اوقات اللہ کی عبادت میں گزارے۔

[7290] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ سا بنایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند راتیں اس میں نماز پڑھی حتیٰ کہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے (اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے لگے)۔ ایک رات انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ سنی تو انھوں نے سمجھا کہ آپ سو گئے ہیں، اس لیے کچھ صحابہ نے کھانسا شروع کر دیا تاکہ آپ باہر تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں تم لوگوں کے کام سے واقف تھا لیکن اس ڈر سے باہر نہیں آیا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر یہ (نماز تراویح) فرض ہو جائے، پھر تم اسے قائم نہ رکھ سکو گے۔ اے لوگو! یہ نماز تم اپنے گھروں میں پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔“

۷۲۹۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حَجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيْلِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَفَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «مَا زَالَ بِكُمْ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُمْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا [الصَّلَاةَ] الْمَكْتُوبَةَ». [راجع: ۷۲۳۱]

**فائدہ:** مذکورہ واقعہ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے متعلق ہے۔

[7291] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے چند اشیاء کے متعلق سوال کیا گیا جنہیں آپ نے پسند نہ فرمایا۔ جب لوگوں نے بہت زیادہ سوالات کرنا شروع کر دیے تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا: ”مجھ سے جو پوچھنا ہے پوچھو۔“ تب ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا باپ خدا ہے۔“ پھر ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا: ”میرے والد کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”تمہارے والد شیبہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں۔“ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر غصے کے آثار محسوس کیے تو کہا: ہم اللہ عزوجل کے حضور (آپ کو غصہ دلانے سے) توجہ کرتے ہیں۔

[7292] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و راد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سے تم نے جو سنا ہے وہ مجھے لکھ بھیجیں۔ تو انھوں نے ان کی طرف لکھا کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد کہتے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور کسی بزرگ کو اس کی بزرگی تیرے مقابلے میں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔“ نیز لکھا کہ آپ ﷺ قیل و قال، کثرت سوال، مال کے ضیاع، ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے اور اپنا حق محفوظ رکھنے، دوسروں کا حق روکنے سے بھی روکتے تھے۔

۷۲۹۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: سئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: «سَلُونِي»، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةُ»، ثُمَّ قَامَ آخَرَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ». فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا يُوْجِهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعُضْبِ قَالَ: إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ. [راجع: ۹۲]

۷۲۹۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَادِ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: اُكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»، وَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ: قَيْلٍ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ: عُفُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَادِ النَّبَاتِ، وَمَنْعِ وَهَابِ.

[راجع: ۸۴۴]

[7293] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا: ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۷۲۹۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ [قَالَ]: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: نُهَيْتَا عَنِ التَّكْلِيفِ.

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا اس سے مقصد یہ ہے کہ صحابی کا قول اُمِرْنَا اور نُهَيْتَا مرفوع حدیث کے حکم میں ہے اگرچہ اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہ ہو۔

[7294] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن زوال آفتاب کے بعد باہر تشریف لائے۔ ظہر کی نماز ادا کی اور سلام پھیرنے کے بعد آپ منبر پر کھڑے ہوئے تو قیامت کا ذکر کیا اور بیان فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے، پھر فرمایا: ”تم میں سے جو شخص کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو تو اسے اجازت ہے۔ اللہ کی قسم! آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تمہیں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انصار بہت زیادہ رونے لگے لیکن رسول اللہ ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے: ”مجھ سے پوچھو۔“ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور پوچھا: اللہ کے رسول! میرا ٹھکانا کہاں ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا ٹھکانا دوزخ ہے۔“ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارے والد حذافہ ہیں۔“ پھر آپ مسلسل یہی کہتے رہے: ”مجھ سے سوال کرو، مجھ سے پوچھو۔“ آخر کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھنٹوں کے بل بیٹھ گئے اور کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے رب ہونے کی حیثیت سے راضی ہیں، اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے خوش ہیں اور حضرت محمد ﷺ سے رسول ہونے کی حیثیت سے خوش ہیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، پھر فرمایا:

۷۲۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْأَلُنِي عَنِ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا»، قَالَ أَنَسُ: فَأَكْثَرَ الْأَنْصَارُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي»، فَقَالَ أَنَسُ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: «أَيُّ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «النَّارُ»، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَافَةَ فَقَالَ: «مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُدَافَةَ». قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي سَلُونِي»، فَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُولَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ عَرِضْتُ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ أَيْفَا فِي عَرُوضِ

”تم خوش ہوئے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے سامنے ابھی ابھی اس دیوار کی جانب جنت اور دوزخ دونوں پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے آج کی طرح خیر و شر کو کبھی نہیں دیکھا۔“

[7295] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا، ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: ”تیرا باپ فلاں ہے“ پھر یہ آیت نازل ہوئی: ”اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے متعلق مت سوال کرو (اگر انھیں ظاہر کر دیا جائے تو تمہیں برا لگے)۔“

[7296] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ بھی کہہ دیں گے: یہ اللہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟“

[7297] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے کسی کھیت میں تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی ایک شاخ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اس دوران میں آپ یہودیوں کے گروہ کے پاس سے گزرے تو ان میں سے کسی نے کہا: ان سے روح کے متعلق سوال کرو؟ لیکن دوسروں نے کہا: ان سے کچھ نہ پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ ایسی بات سنا دیں جو تمہیں ناگوار ہو۔ آخر وہ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے متعلق بتائیں۔ آپ

هَذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أَصْلِي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. [راجع: ۹۳]

۷۲۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فُلَانٌ»، فَزَلَّتْ: ﴿يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ﴾ الْآيَةَ [السائدة: ۱۰۱]. [راجع: ۹۳]

۷۲۹۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَاحٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟».

۷۲۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْبٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَيْسَبِ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ، فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! حَدَّثَنَا عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ

تھوڑی دیر کھڑے دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ میں تھوڑی دیر بیٹھا گیا یہاں تک کہ وحی کا نزول پورا ہو گیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ روح میرے رب کا امر ہے۔“

يُوحَىٰ إِلَيْهِ، فَتَأَخَّرَتْ عَنْهُ حَتَّىٰ صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي﴾ [الاسراء: ۸۵]۔ [راجع: ۱۲۵]

#### (۴) بَابُ الْأَقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 4- نبی ﷺ کے افعال کی پیروی کرنا

[7298] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سونے کی ایک انگلی بنوائی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگلیاں بنوالیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے سونے کی انگلی بنوائی تھی۔“ پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ”میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔“ تب دوسرے لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگلیاں پھینک دیں۔

۷۲۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُمَيَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ» فَتَبَدَّه، وَقَالَ: «إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا»، فَتَبَدَّ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ». [راجع: ۵۸۶۵]

باب: 5- کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا مکروہ ہے اسی طرح علمی بات میں فضول جھگڑا کرنا، دین میں غلو کرنا اور بدعتیں ایجاد کرنا منع ہے

#### (۵) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ، وَالغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدْعِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور حق کے سوا اللہ پر کچھ نہ کہو۔“

لِقَوْلِهِ [تعالى]: ﴿يَتَاهَلَّ الْكُتُبَ لَا تَعْلَمُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ﴾ [النساء: ۱۷۱]

[7299] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم پے در پے روزے نہ رکھا کرو۔“ صحابہ کرام نے کہا: آپ بھی تو پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ میں رات بسر کرتا ہوں میرا رب مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔“ لیکن

۷۲۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُوَاصِلُوا»، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي

لوگ پے در پے روزے رکھنے سے باز نہ آئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ پے در پے دو دن روزہ رکھا۔ پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر چاند نظر نہ آتا تو میں تمہیں مزید روزے رکھاتا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد انہیں سزا دینا تھا۔

وَيَسْتَقِينِي، فَلَمْ يَسْتَهْوُوا عَنِ الْوَصَالِ، قَالَ: فَوَاصِلٌ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ، ثُمَّ رَأَوْا الْهَيْلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَأَخَّرَ الْهَيْلَالُ لَرَدَدْتُكُمْ، كَأَلْمَنْكِي لَهُمْ». [راجع: ۱۹۶۵]

[7300] یزید بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اینٹوں سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا۔ ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کتاب اللہ کے علاوہ اور کوئی تحریر نہیں جسے پڑھا جاسکے مگر جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ پھر انھوں نے اسے کھولا تو اس میں دیت کے طور پر دیے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا اندراج تھا۔ اور اس میں یہ بھی تھا: ”مدینہ طیبہ غیر پہاڑی سے لے کر فلاں پہاڑی تک حرم ہے۔ جس انسان نے اس میں کسی بدعت کو ایجاد کیا اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔“ اس میں یہ بھی تھا: ”مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ اسے ادنیٰ شخص بھی پورا کرنے کی کوشش کرے۔ جس کسی نے مسلمان کا عہد توڑا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔“ اس میں یہ بھی تھا: ”جس نے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے سے موالات کا تعلق قائم کیا اس پر بھی اللہ کی، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔“

۷۳۰۰ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَطَبْنَا عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مَنَبْرٍ مِنْ آجَرَ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا عُنَدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، فَتَشْرَهَا فَإِذَا فِيهَا: أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَنْ عَبَّرَ إِلَيَّ كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا». وَإِذَا فِيهِ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً، يَسْغَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا». وَإِذَا فِيهَا: «مَنْ وَالَى قَوْمًا بَعِيرٍ إِذَنْ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا». [راجع: ۱۹۱۱]

فائدہ: اس میں بدعت کی اشاعت اور بدعتی کو اپنے ہاں جگہ دینے کی برائی اور گندگی کا بیان ہے، جو دین میں غلو اور حد

سے تجاوز کی ایک صورت ہے، اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔<sup>1</sup>

[7301] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا جس میں لوگوں کے لیے رخصت کا پہلو تھا۔ اس کے باوجود کچھ لوگوں نے اس سے احتراز کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو ایسی چیز سے پرہیز کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں ایسے تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اپنے اندر خشیت رکھتا ہوں۔“

۷۳۰۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ وَتَنَزَّاهُ عَنْهُ قَوْمٌ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهُ [ وَأَنْتَى عَلَيْهِ ] ثُمَّ قَالَ : « مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ ؟ فَوَاللَّهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدَّهُمْ لَهُ حَسْبِيَّةً » . [ راجع :

[1۱۰۱]

[7302] حضرت ابن ابوملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قریب تھا کہ دو بہترین آدمی ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جاتے۔ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بتویم کا وفد آیا تو ان میں سے ایک صاحب نے بنو حاشع میں سے افرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنانے کا مشورہ دیا جبکہ دوسرے نے اس کے علاوہ کسی اور کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کا مقصد صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری خواہش آپ کی مخالفت کرنا نہیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دونوں بزرگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو یہ آیت اتری: ”اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو..... اجر عظیم ہے۔“

۷۳۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ : أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : كَادَ الْخَيْرَانِ أَنْ يَهْلِكََا : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَدَى بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَفْرَعِ بْنِ حَابِسِ التَّمِيمِيِّ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ ، وَأَشَارَ الْآخَرُ بَعْيَرِهِ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ : إِنَّمَا أَرَدْتُ خِلَافِي ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَتَرَلَّتْ : ﴿ يَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿ عَظِيمٌ ﴾

[الحجرات: ۳، ۲]

ابن ابوملیکہ نے بیان کیا کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس آیت کے بعد یہ انداز تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ سنا سکتے حتیٰ کہ آپ

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : فَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ - وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ - إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السَّرَارِ ، لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ .



[راجع: ۴۳۶۷]

دوبارہ پوچھتے (کیا کہا ہے؟) لیکن ابن زبیر اپنے نانا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ بات بیان نہیں کرتے تھے۔

[7303] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا: ”ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے جواب دیا: ابوبکر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (قراءت) نہیں سنا سکیں گے، لہذا آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ”ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے حضرت حفصہ سے کہا: تم کہو کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (قراءت) نہیں سنا سکیں گے، اس لیے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کو پھانسنے والی عورتیں معلوم ہوتی ہو۔“ حضرت ابوبکر سے کہیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ بعد میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔

[7304] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سیدنا عومیر رضی اللہ عنہ سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے اور اسے قتل کر دے، کیا آپ لوگ اس (مقتول) کے بدلے میں اسے قتل کر دیں گے؟ اے عاصم! آپ رسول اللہ ﷺ سے میرے لیے یہ مسئلہ دریافت کریں۔ انھوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور معیوب خیال کیا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ

۷۳۰۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ»، قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ»، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَتَعَلَّتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِن كُنَّ لَأَنْتَنَ صَوَابِحُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ»، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا.

[راجع: ۱۹۸]

۷۳۰۴ - حَدَّثَنَا أَدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرُ الْعَجْلَانِيُّ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ، أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ؟ سَلَّ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَهُ فِكْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ، فَقَالَ عُوَيْمِرُ: وَاللَّهِ لَأَتَيْنَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْقُرْآنَ خَلْفَ

نے واپس آ کر انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا ہے۔ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں خود نبی ﷺ کے پاس جاتا ہوں، پھر وہ آئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے واپس جانے کے بعد قرآن کی آیات آپ پر نازل کر دی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے۔“ پھر آپ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا۔ وہ دونوں آئے اور لعان کیا۔ پھر عویمیر نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو میں نے اس پر جھوٹ بولا ہوگا، اس لیے انھوں نے فوری طور پر اپنی بیوی کو جدا کر دیا جبکہ نبی ﷺ نے جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم دیکھتے رہو اگر اس عورت نے چھوٹے قد والا سرخ رنگ کا بچہ جنم دیا جیسے زمین کا کیڑا ہوتا ہے تو میں عویمیر کو جھوٹا خیال کروں گا۔ اور اگر اس نے کالا، موٹی آنکھوں والا اور بھاری سرینوں والا بچہ بنا تو میں سمجھوں گا کہ عویمیر سچا ہے۔“ پھر اس عورت نے مکروہ صورت کا بچہ جنم دیا، یعنی جس مرد سے بدنام ہوئی تھی اسی صورت کا بچہ پیدا ہوا۔

[7305] حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اتنے میں ان کے دربان حضرت یزید آئے اور کہا: حضرت عثمان، عبدالرحمن، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں کیا انھیں اجازت دی جائے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ وہ سب لوگ اندر آ گئے، سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر یزید آئے کر پوچھا: کیا حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

عاصم، فَقَالَ لَهُ: «قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ هُرَانًا»، فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَا عَنَّا، ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتَ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُمَا، فَفَارَقْتُمَا وَلَمْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ بِفِرَاقِهَا، فَجَرَتْ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنِينَ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «انظُرُوا هَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرٌ فَصِيرًا مَثَلٌ وَحَرَّةٌ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمٌ أَعْيَنَ، ذَا أَلْيَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْنَا». فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ. [راجع: ۴۲۳]

۷۳۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ - وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ - فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عَمْرٍ، أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ سَعْدٍ ذُنُوبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا. فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! میرے اور اس ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیں، پھر وہ دونوں آپس میں الجھ گئے اور ایک دوسرے سے تو تکرار کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا: امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر کے ایک دوسرے سے راحت پہنچائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تھوڑا صبر کرو۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے! کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو ترکہ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مراد خود اپنی ذات کریرہ لی تھی؟ ان حضرات نے کہا: واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس بارے میں گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مال فے میں اپنے رسول کے لیے ایک حصہ خاص کیا تھا جو اس نے آپ کے سوا کسی اور کو نہیں دیا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو مال فے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اپنے رسول کو دیا، اس پر تم نے اونٹ گھوڑے نہیں دوڑائے..... آخر تک۔“ اس آیت کریمہ کے مطابق یہ مال خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے، آپ لوگوں کو نظر انداز کر کے، اپنے لیے جمع نہیں کیا اور نہ اسے اپنی ذاتی جائیداد ہی بنایا بلکہ آپ نے اسے تم لوگوں کو دیا اور سب میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنے اہل خانہ کا سالانہ خرچ دیتے تھے، پھر باقی

وَعَبَّاسٍ؟ فَأَذِنَ لَهُمَا، قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ - اسْتَبَّ - فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِخْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ: اتَّبِدُوا، أَسْتَدْكُم بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ»، يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ قَالَ الرَّهْطُ: [قَدْ] قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَسْتَدْكُم بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ حَصَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ بَشِيءٌ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ﴾ الْآيَةَ [الحشر: 6]. فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ وَاللَّهِ مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، وَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا وَبَنَهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَبْتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلِ مَالِ اللَّهِ، فَعَمَلِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ حَيَاتِهِ. أَسْتَدْكُم بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ: أَسْتَدْكُم بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ.

اپنے قبضے میں لے لیتے اور اسے بیت المال میں رکھ کر عام مسلمانوں کی ضروریات میں خرچ کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے اپنی زندگی بھر یہی معمول بنائے رکھا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تمہیں اس کا علم ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: ہاں (ہم سب جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ دونوں حضرات کو بھی اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگ بھی اسے جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں (ہمیں اس کا علم ہے)۔

(پھر آپ نے فرمایا:) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو اپنے قبضے میں لے کر اس میں وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا اور تم دونوں اس وقت موجود تھے۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر یہ بات کہی۔ اور آپ حضرات کا خیال تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان اموال میں ایسا ایسا کیا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیک اور سب سے زیادہ حق کی پیروی کرنے والے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فوت کر لیا تو میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ولی ہوں، اس طرح میں نے اس جائیداد کو اپنے قبضے میں دو سال تک رکھا اور اس میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہما کے معمول کے مطابق عمل کرتا رہا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں کا مطالبہ ایک تھا اور تمہارا کام بھی ایک ہی تھا، اے عباس! آپ اپنے بھتیجے کی وراثت لینے آئے اور علی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی طرف سے اپنی میراث لینے آئے۔ میں نے تم سے کہا: یہ جائیداد تقسیم تو نہیں ہو سکتی لیکن اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں

ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَنْتُمَا حَيِّدٌ - فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ، فَقَالَ: - تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقبَضْتُهَا سَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتَنِي تَسْأَلْنِي نَصِيْبَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلْنِي نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ، تَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا، مُنْذُ وَلِيْتُهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا: ادْفَعُهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، فَأَقْبَلَ

یہ دے دیتا ہوں اور تم پر اللہ کا عہد اور وعدہ ہے کہ اس میں وہی عمل کرو گے جو رسول اللہ ﷺ نے کیا اور جو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا اور میں نے کیا اور میں نے کیا جب سے ولی بنا ہوں۔ اگر تمہیں یہ منظور نہ ہو تو پھر مجھ سے اس معاملے میں بات نہ کرو۔ اس وقت تم دونوں نے کہا تھا: ٹھیک ہے۔ اس شرط پر جائیداد ہمارے حوالے کر دیں۔ تب میں نے اس شرط پر وہ جائیداد تمہارے حوالے کر دی۔ اب میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر جائیداد ان دونوں کے حوالے کی تھی؟ اس گروہ نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر جائیداد تمہارے حوالے کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ حضرات مجھ سے اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں! میں اس جائیداد میں اس کے علاوہ کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ہوں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ اگر آپ حضرات اس کا انتظام نہیں کر سکتے تو اسے میرے حوالے کر دو، میں تمہارے لیے اس کا بھی انتظام کر لوں گا۔

عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أُنْشِدُكُمَا بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُمَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَقْتَلْتُمَا مَنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَالَّذِي بِيَدِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنَّا أَكْفِيكُمَاهَا. [راجع:

[۲۹۰۴]

### (۶) بَابُ إِثْمِ مَنْ أَوَى مُحَدِّثًا

رَوَاهُ عَلِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 6- اس شخص کا گناہ جو کسی بدعتی کو اپنے پاس ٹھہرائے

اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔

[7306] حضرت عاصم سے روایت ہے، انہوں نے کہا، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کو حرمت والا شہر قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

۷۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنْسٍ: أَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ:

ہاں۔ (آپ نے فرمایا:) ”فلاں پہاڑی سے فلاں پہاڑی تک حرم ہے۔ اس علاقے کا درخت نہیں کاٹا جائے گا۔ جس نے اس کی حدود میں کسی بدعت کو رواج دیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔“

(راوی حدیث) عاصم نے کہا: مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا تھا: ”یا کسی نے دین میں بدعت پیدا کرنے والے کو اپنے ہاں ٹھکانا دیا۔“

باب: 7- رائے زنی اور خواہ مخواہ قیاس کرنے کی مذمت کا بیان

ارشاد باری ہے: ”ایسی بات نہ کہو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔“ ﴿لَا تَقْفُ﴾ کے معنی ہیں: لا تقفل، یعنی نہ کہو۔

[7307] حضرت عروہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما حج پر جاتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہیں علم دے کر پھر اسے یونہی نہیں چھین لے گا بلکہ علم اس طرح اٹھائے گا کہ علماء حضرات فوت ہو جائیں گے۔ ان کے ساتھ ہی علم اٹھ جائے گا، پھر جاہل لوگ رہ جائیں گے۔ ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ محض اپنی رائے سے فتویٰ دے کر دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے خود بھی گمراہ ہوں گے۔“

عروہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے دوبارہ حج کیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے میرے بھانجے! تم عبداللہ

نعم: «مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقَطَّعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَحَدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ». [راجع: 1867]

قَالَ عَاصِمٌ: فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ آوَى مُحَدِّثًا».

(۷) بَابُ مَا يُذَكَّرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكْلِيفِ الْقِيَاسِ

﴿وَلَا تَقْفُ﴾: لَا تَقْفُ ﴿مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ [الاسراء: 36].

۷۳۰۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: «حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاكُمْوهُ انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَنْزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَقْفَى نَاسٌ جُهَالًا يُسْتَفْتَوْنَ فَيُتَوَّنَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ».

فَحَدَّثْتُ بِهِ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ، فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي! انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْتَشِثْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهُ، فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ

بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور تم نے جو حدیث ان کے حوالے سے مجھے بیان کی تھی اس کی تحقیق کرو۔ میں ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح وہ پہلے بیان کر چکے تھے۔ پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور انھیں اس کی خبر دی تو انھیں تعجب ہوا اور فرمایا: اللہ کی قسم! عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو خوب یاد رکھا ہے۔

كَنَحُوا مَا حَدَّثَنِي، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبْتُ، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو. [راجع: ۱۰۰]

🌞 فائدہ: اس حدیث میں اس قسم کے قیاس اور رائے کی مذمت کی گئی ہے جو کتاب وسنت کے خلاف ہو، مروجہ فقہ میں کیلوں ایسے خود ساختہ مسائل موجود ہیں جو کتاب وسنت سے ٹکراتے ہیں اور واضح طور پر اس کے خلاف ہیں۔ اسی طرح رائے مذموم کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اصحاب رائے سے بچو کیونکہ وہ سنتوں کے دشمن ہیں۔ احادیث کو یاد رکھنے سے ان کی ہمتیں جواب دے گئیں تو انھوں نے رائے، عقل اور قیاس سے کام لینا شروع کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہی کے راستے پر لگا دیا۔<sup>۱</sup>

[7308] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابو واہل سے پوچھا: کیا تم جنگ صفین میں شریک تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، پھر میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ دوسری سند سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن حنیف فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے دین کے سلسلے میں اپنی رائے کو کمزور خیال کرو۔ بلاشبہ ابو جندل رضی اللہ عنہ کے دن میں نے خود اپنے آپ کو دیکھا اگر مجھ میں طاقت ہوتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم رد کر سکتا تو ضرور رد کر دیتا۔ ہم نے کسی مہم کو سر کرنے کے لیے جب اپنی تلواریں کندھوں پر رکھیں تو ان کی بدولت ہمیں آسانی مل جاتی جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے مگر اس مہم میں (ہم مشکل میں گرفتار رہے)۔ حضرت ابو واہل نے کہا: میں صفین میں موجود تھا لیکن صفین کی لڑائی بہت بری تھی (جس میں مسلمان آپس میں کٹ مرے)۔

۷۳۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرَةَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَاهِلٍ: هَلْ شَهِدْتَ صِفِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَاهِلٍ قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَتَيْتُمُو رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتَنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أُرَدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُنْظَعُنَا إِلَّا أَسْهَلَنَّا بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ. قَالَ: وَقَالَ أَبُو وَاهِلٍ: شَهِدْتُ صِفِينَ، وَبَشَّتْ صِفِينَ. [راجع: ۳۱۸۱]

باب: 8- نبی ﷺ سے اس چیز کے متعلق پوچھا جاتا جس کے متعلق وحی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے: ”میں نہیں جانتا۔“ یا وحی اترنے تک خاموش رہتے کچھ جواب نہ دیتے۔ اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ کہتے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کی عطا کردہ بصیرت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔“

(۸) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنَزَّلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ: «لَا أَدْرِي»، أَوْ لَمْ يُحِبَّ حَتَّى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا يُقْبَاسُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا مَا نَهَىٰ عَنْهُ رَبُّكَ لَعَلَّكُمْ أَتَقْوُونَ﴾ [النساء: ۱۰۵]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی ﷺ سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے حتیٰ کہ آیت نازل ہوئی۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: سُبِّلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ.

[7309] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہما میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ یہ دونوں بزرگ پیدل چل کر آئے تھے۔ جب یہ حضرات میرے پاس پہنچے تو مجھ پر غشی طاری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا، اس سے مجھے آفاقہ ہوا تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے متعلق کس طرح فیصلہ کروں؟ میں اپنے مال کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

۷۳۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَا شِيَانِ، فَأَتَانِي وَقَدْ أَغْمِي عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - وَرَبِّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ: أَيُّ رَسُولَ اللَّهِ - كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ: فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. [راجع]

[۱۰۹]

باب: 9- نبی ﷺ نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھی وہ رائے یا تمثیل پر مبنی نہ تھی

(۹) بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمَثِيلٍ



[7310] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کی احادیث تو مرد حضرات ہی سنتے ہیں، آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرما دیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم فلاں فلاں دن فلاں فلاں مقام پر جمع ہو جاؤ۔“ وہ عورتیں وہاں جمع ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لائے اور انھیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھیں، پھر آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو عورت اپنی زندگی میں اپنے تین بچے آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کے رسول! دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے؟ اس نے اس بات کو دو مرتبہ دہرایا۔ آپ نے فرمایا: ”دو بھی، دو بھی دو بھی (ان کا بھی یہی درجہ ہے)۔“

۷۳۱۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! ذَهَبَ الرَّجَالُ بِحَدِيثِكَ ، فَأَجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلَمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ ، فَقَالَ : «اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا ، فِي مَكَانٍ كَذَا وَكَذَا» ، فَاجْتَمَعْنَ ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ : «مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَقْدُمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةَ إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ» ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، اثْنَيْنِ؟ قَالَ : فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ» . (راجع: ۱۰۱)

www.KitaboSunnat.com

باب: 10- نبی ﷺ کے فرمان: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ڈٹا رہے گا اور اس کا دفاع کرے گا“ کا بیان

(۱۰) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ» .

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: اس سے مراد اہل علم کا گروہ ہے۔

وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

[7311] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔“

۷۳۱۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ» .

(راجع: ۳۶۴۰)

[7312] حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، عطا اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا اللہ کا امر آچنچے۔“

۷۳۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَشُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ». [راجع:

[۷۱]

☀ فائدہ: علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مختلف احادیث میں اس گروہ کے مختلف اوصاف بیان ہوئے ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ گروہ اہل ایمان کی مختلف قسموں پر مشتمل ہوگا۔ ان میں میدان کارزار کے مجاہد، علمی میدان کے شہسوار، محدث، فقیہ اور مفسر، اخلاقیات میں ہراول دستہ، عبادت گزار، شب بیدار، نیکی کی راہ دکھانے والے، برائی سے روکنے والے، الغرض ہر قسم کے لوگ ہوں گے جو دین اسلام کی ہر پہلو سے خدمت کریں گے۔ ان کا ایک مقام میں اکٹھا ہونا بھی ضروری نہیں بلکہ وہ زمین کے کونے کونے میں رہتے ہوئے بھی دین کا دفاع کرتے رہیں گے۔ ممکن ہے قیامت کے قریب وہ ختم ہوتے ہوتے ایک ہی مقام پر جمع ہو جائیں، جب وہ ختم ہو جائیں گے تو قیامت آ جائے گی۔

باب: 11 - ارشاد باری تعالیٰ: ”یا وہ تمہیں کئی فرقوں میں تقسیم کر دے“ کا بیان

(۱۱) بَابٌ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ يَلِيْسُكُمْ شَيْعًا﴾ [الانعام: ۶۵]

حظ وضاحت: اس عنوان سے امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ امت کا اجتماع صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ وہ کتاب و سنت کے راستے پر گامزن رہے۔ جب کتاب و سنت کے بجائے رائے اور قیاس سے مسائل حل کریں گے تو ان پر فرقہ بندی کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا، پھر وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم۔

[7313] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی: ”کہہ دیجیے وہی قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیج دے۔“ تو آپ ﷺ نے دعا کی: ”اے اللہ! میں تیرے باعظمت چہرے کی پناہ میں آتا ہوں۔“ یا ”تمہارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب آجائے)“ تو اس مرتبہ، پھر آپ

۷۳۱۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرُو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ﴾، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ﴾، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، فَلَمَّا

نَزَلَتْ ﴿أَوْ يَلِيْسَكُمْ شَيْعًا وَيَذِيْنَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾،  
 قَالَ: «هَاتَانِ أَهْوَنُ، أَوْ أَيْسَرُ». [راجع: ۴۶۶۸]

نے دعا کی: ”اے اللہ! میں تیرے مبارک چہرے کی پناہ مانگتا ہوں۔“ پھر جب یہ الفاظ نازل ہوئے: ”یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر دے اور تمہارے بعض کو بعض کی لڑائی (کا مزہ) چکھائے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دونوں آسان اور سہل ہیں۔“

☀️ فائدہ: ذکر کردہ آیت کریمہ میں عذاب کی تین اقسام کا ذکر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔ دو قبول فرمائیں اور ایک سے مجھے روک دیا: میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ فقط عام کے ذریعے سے میری امت ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔ میں نے دعا کی کہ میری امت غرق کے ذریعے سے ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی قبول فرمایا۔ پھر میں نے دعا کی کہ آپس میں ان کی لڑائی اور اختلاف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے روک دیا۔“

(۱۲) بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَضْلًا مَّعْلُومًا بِأَضْلٍ مُّبِينٍ، وَقَدْ بَيَّنَّ النَّبِيُّ ﷺ حُكْمَهُمَا لِيُفْهَمَ السَّائِلُ

باب: 12- ایک معلوم امر کو دوسرے واضح امر سے تشبیہ دینا جبکہ ان دونوں کا حکم نبی ﷺ نے بیان فرمادیا ہوتا کہ سائل سمجھ جائے

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ قیاس اور رائے کے مطلق طور پر منکر نہیں جیسا کہ علامہ عینی رحمہ اللہ نے تاثر دینے کی کوشش کی ہے بلکہ انہوں نے اس رائے اور قیاس کی مذمت ضرور کی ہے جو فاسد اور شرائط کے مطابق نہ ہو۔ ہاں، اگر کوئی مسئلہ قرآن و حدیث میں نہ ملتا ہو اور وہاں صحیح شرائط کے ساتھ قیاس کو استعمال کیا جائے تو امام بخاری رحمہ اللہ قطعاً اس کے منکر نہیں۔

۷۳۱۴ - حَدَّثَنَا أَصْبَعُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: «هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟»، قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا،

[7314] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری بیوی کے ہاں سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں نے اس کا انکار کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: ”ان کے رنگ کیسے ہیں؟“ اس نے کہا: وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے؟“ اس نے کہا: جی ہاں، ان میں بھورے رنگ کے بھی

ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تیرا کیا خیال ہے وہ رنگ کدھر سے آیا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ممکن ہے کہ اس (بچے) کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔“ آپ ﷺ نے اسے بچے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

[7315] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ ادائیگی سے پہلے ہی فوت ہو گئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں تم ان کی طرف سے حج کر لو، تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر اس قرض کو بھی ادا کرو جو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ بلاشبہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“

قَالَ: «فَأَنَّى تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِرْقٌ نَزَعَهَا، [قَالَ: «وَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ»]. وَلَمْ يُرْخَصْ لَهُ فِي الْإِنْتِقَاءِ مِنْهُ. [راجع: ۵۳۰۵]

۷۳۱۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمَّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَتْ عَلَى أُمَّكِ دَيْنٌ، أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟»، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاقْضُوا لِلَّهِ الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ». [راجع: ۱۸۵۲]

باب: 13- اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایات کے مطابق فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرنا

(۱۳) بَابُ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقَضَاءِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔“

لِقَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [المنافه: ۴۵]

نبی ﷺ نے اس صاحب حکمت انسان کی تعریف کی ہے جو حکمت کے مطابق فیصلے کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہیں کرتا، نیز خلفاء کا علماء سے مشورہ لینا اور ان سے دریافت کرنا۔

وَمَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِينَ يُقْضَىٰ بِهَا وَيُعَلَّمُهَا، وَلَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ، وَمُشَاوَرَةَ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ.

[7316] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قابل رشک تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور اسے راہ

۷۳۱۶ - حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا

حق میں لٹانے کی توفیق بھی دی اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہو پھر وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

[7317] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے املاص کے متعلق پوچھا..... اس سے مراد وہ عورت ہے جس کے پیٹ پر چوٹ لگا کر اس کا نا تمام بچہ ضائع کر دیا جائے..... انھوں نے فرمایا: کیا آپ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ انھوں نے پوچھا: بتاؤ تم نے کیا سنا ہے؟ میں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”ایسی صورت میں ایک غلام یا لونڈی بطور تادان دینی ہوگی۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھاری خلاصی نہیں ہوگی جب تک اس حدیث پر کوئی گواہ پیش نہ کرو۔

[7318] حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں باہر نکلا تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مل گئے۔ انھوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انھوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس کی دیت لونڈی یا غلام ہے۔“

ابن ابوزناد نے اپنے باپ سے، انھوں نے حضرت عروہ سے، انھوں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے میں ہشام بن عروہ کی متابعت کی ہے۔

باب: 14- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ”تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے“ کا بیان

[7319] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت بھی پہلی امتوں

حَسَدٌ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرَ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا“ . [راجع: 173]

۷۳۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ - وَهِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقَى جَنِينًا - فَقَالَ: أَيْكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «فِيهِ عُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ»، فَقَالَ: لَا تَبْرُحْ حَتَّى تَجِيبَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتُ. [راجع: 17905]

۷۳۱۸ - فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «فِيهِ عُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ».

تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ. [راجع: 17906]

(۱۴) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَتَبْعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ»

۷۳۱۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَلْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

کی چال پر نہ چلے گی، بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ کی پیروی کرے گی۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! پہلی امتوں سے کون مراد ہیں؟ پارس اور رومی؟ آپ نے فرمایا: ”ان کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں؟“

[7320] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ایسے پیروی کرو گے جیسے بالشت، بالشت کے برابر ہے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہے یہاں تک کہ اگر وہ سانڈے کی بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کا اتباع کرو گے۔“ ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اور کون مراد ہو سکتے ہیں؟“

حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّي بِأَخِذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِيرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَفَّارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ: «وَمِنَ النَّاسِ إِلَّا أَوْلِيكَ؟»

۷۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ الصَّنَعَانِيُّ - مِنَ الْيَمَنِ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَتَشَبَعَنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا، وَذِرَاعًا ذِرَاعًا، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ»، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: «فَمَنْ؟» . [راجع: ۳۴۵۶]

(۱۵) بَابُ إِثْمٍ مَن دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ، أَوْ سَنَّ سُنَّةَ سَيِّئَةٍ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ [الأنعام: ۲۵]

۷۳۲۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ مَشْرُوفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: مِنْ دِمِهَا - لِأَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ أَوْلًا». [راجع: ۳۳۳۵]

باب: 15- اس شخص کا گناہ جو کسی گمراہی کی دعوت دے یا کوئی بری رسم قائم کرے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ ان لوگوں کا بھی بوجھ اٹھائیں گے جن کو انھوں نے بے علمی کی وجہ سے گمراہ کیا.....“

[7321] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے، اس کے قتل ناحق کا کچھ بوجھ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر بھی پڑے گا.....“ بعض اوقات سفیان نے اس طرح بیان کیا: ”اس کے خون ناحق کا کچھ حصہ..... کیونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے قتل ناحق کا طریقہ جاری کیا۔“

فائدہ: حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے کا نام قاتیل تھا جس نے اپنے بھائی ہابیل کو بلاوجہ قتل کیا تھا۔ زمین پر سب سے پہلے یہ قتل ناحق ہوا تھا، اس لیے قیامت تک جتنے بھی قتل ناحق ہوں گے ان سے برابر حصہ اس کے نامہ اعمال میں بھی جمع کیا

باب: 16- نبی ﷺ نے علماء کے اتفاق کی جو ترغیب دی اور اس کا تذکرہ کیا، نیز علمائے حرین، یعنی مکہ و مدینہ کے علماء کے اجماع کا بیان اور مکہ و مدینہ میں جو نبی ﷺ، مہاجرین اور انصار کے متبرک مقامات ہیں اور نبی ﷺ کے مصلی، منبر اور قبر کا بیان

(۱۶) بَابُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ؛ وَمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ: مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، وَمَا كَانَ بِهِمَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ

[7322] حضرت جابر بن عبد اللہ سلمیؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی اسلام پر بیعت کی، پھر مدینہ طیبہ میں اس کو سخت بخارنے آیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری بیعت واپس لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہنے لگا: میری بیعت فسخ کر دیں۔ آپ ﷺ نے پھر انکار کر دیا وہ پھر (تیسری مرتبہ) آیا اور کہا: میری بیعت توڑ دیں۔ تو آپ نے اس دفعہ بھی بیعت توڑنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی مدینہ طیبہ سے نکل گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ لوہار کی بھیجی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کرتی ہے اور خالص لوہے کو رکھ لیتی ہے۔“

۷۳۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمِيِّ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكَ بِالْمَدِينَةِ، فَجَاءَ الْأَعْرَابِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْلِنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَبْتَهَا، وَيَنْصَعُ طَيْبَهَا». [راجع:

[۱۸۸۳]

فائدہ: ہمارے رجحان کے مطابق خلاف شرع امور میں اہل حرین کا اجماع کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ طالب حق کو ہمیشہ دلیل کی پیروی کرنی چاہیے، گو اس کے قائل تعداد میں تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ واللہ اعلم۔

[7323] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو پڑھایا کرتا تھا۔ جب وہ آخری حج آیا جو حضرت عمرؓ نے کیا تھا تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے منیٰ میں مجھ سے کہا: کاش تم امیر المومنینؓ کو دیکھتے جب ان کے پاس ایک

۷۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرَ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ، فَقَالَ

آدی آیا اور کہنے لگا: فلاں شخص کہتا ہے: اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہو گیا تو ہم فلاں آدمی کی بیعت کر لیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا: میں آج شام کو خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کو تنبیہ کروں گا جو مسلمانوں کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا: آپ ایسا نہ کریں کیونکہ موسم حج میں ہر قسم کے جاہل اور رذیل لوگ جمع ہوتے ہیں، ایسے لوگ آپ کی مجلس میں جمع ہوں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے خطبے کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکیں گے اور اسے منہ در منہ اڑاتے پھریں گے، اس لیے ابھی آپ رک جائیں۔ جب آپ مدینہ طیبہ پہنچیں جو دار ہجرت اور دار سنت ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ کے صحابہ کرام مہاجرین اور انصار ہوں گے۔ وہ آپ کی بات کو یاد رکھیں گے اور اس کا مطلب بھی ٹھیک طور پر بیان کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے پہلے فرمایا: اللہ کی قسم! میں مدینہ طیبہ پہنچ کر سب سے پہلے یہی خطبہ دوں گا۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا: پھر ہم مدینہ طیبہ آئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو سچا رسول بنا کر حق کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر قرآن نازل کیا، اس قرآن میں رجم کی آیت بھی تھی۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِمَنَى : لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ ، قَالَ : إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ : لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا فُلَانًا ، فَقَالَ عُمَرُ : لَأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَدِّثُ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَعْصِبُوهُمْ ، قُلْتُ : لَا تَفْعَلْ ، فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ ، فَأَخَافُ أَنْ لَا يُتْرَكُوا عَلَى وَجْهَيْهَا فَيَطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ ، فَأَمَهْلُ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ دَارَ الْهَجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ ، فَتَخْلُصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَاتِكَ وَيُتْرَكُوا عَلَى وَجْهَيْهَا ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامِ أَقْوَمِهِ بِالْمَدِينَةِ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ ، فَكَانَ فِيهَا أَنْزَلَ آيَةَ الرَّجْمِ .

[راجع: 2462]

☀️ فائدہ: حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے بعد اگر اہل مدینہ کسی مسئلے پر اتفاق کر لیں تو ان کی بات دوسروں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوگی، ہاں اگر نص صریح کے خلاف اجماع ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔<sup>1</sup>

(7324) حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس تھے جبکہ انھوں نے کتان کے دو کپڑے پہن رکھے تھے جنھیں سرخ مٹی میں رنگا گیا تھا۔ انھوں نے ان کپڑوں میں ناک صاف کی اور کہا:

۷۳۲۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ نَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَانٍ ، فَتَمَحَّطُ فَقَالَ : بَحِّ بَحِّ ، أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَحَّطُ فِي



تجربہ ہے کہ ابو ہریرہ کتان کے کپڑوں میں ناک صاف کر رہا ہے، حالانکہ میں نے ایک وقت خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان بے ہوش پڑا ہوتا تھا اور گزرنے والا آتا تو میری گردن پر اپنا پاؤں رکھتا اور گمان کرتا کہ میں مجنوں اور دیوانہ ہوں، حالانکہ مجھے جنون نہ تھا بلکہ بھوک کی وجہ سے دیوانہ وار گر پڑتا تھا۔

الْكُتَّانُ؟ لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي لَأَحْرُ فِيمَا بَيْنَ مَنبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَيَّ عُنُقِي وَيُرِي أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي [مِنْ] جُنُونٍ، مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ.

[7325] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا: کیا تم نبی ﷺ کے ہمراہ عید میں حاضر تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں میں اس وقت کم سن تھا۔ اگر میں آپ ﷺ کا تعلق دار نہ ہوتا تو بچپن کے باعث حاضر نہ ہو سکتا۔ آپ ﷺ گھر سے نکل کر اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ وہاں آپ نے نماز عید پڑھائی، پھر خطبہ دیا..... انھوں نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا..... پھر آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کانوں اور گریبانوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں۔ آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ عورتوں کے پاس آئے۔ پھر وہ (ان سے صدقات لے کر) نبی ﷺ کے پاس واپس چلے گئے۔

۷۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ : أَشْهَدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ : نَعَمْ، وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصَّغَرِ، فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَدَانًا وَلَا إِقَامَةً - ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءَ يُشِيرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ، فَأَمَرَ بِلَالٍ فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . [راجع: ۹۸]

[7326] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ قبائلی بستی میں پیدل اور سوار تشریف لاتے تھے۔

۷۳۲۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا . [راجع: ۱۱۹۱]

فائدہ: قباء مدینہ طیبہ کے نزدیک وہ بستی ہے جہاں آپ نے بوقت ہجرت نزول اجلال فرمایا تھا۔ اس بستی کی مسجد بھی ایک تاریخی جگہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ پشم خود اس کا ملاحظہ فرماتے۔ کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر وہاں تشریف لے جاتے۔ یہ قدر و منزلت مدینہ طیبہ کے مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ کو نصیب نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم۔

[7327] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

۷۳۲۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: مجھے میری سہیلیوں کے ساتھ دفن کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مجھے حجرے میں مت دفن کرنا کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتی کہ مجھے (دیگر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے) زیادہ بلند مرتبہ خیال کیا جائے۔

[7328] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ وہ مجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت دیں، ام المؤمنین نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہاں میں ان کو اجازت دیتی ہوں۔ راوی حدیث کہتا ہے: پہلے جب کوئی صحابی ان سے وہاں دفن ہونے کی اجازت مانگتا تو فرماتیں: اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ کسی اور کو دفن نہیں ہونے دوں گی۔

[7329] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے، پھر عوالی مدینہ میں تشریف لاتے جبکہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

(راوی حدیث) لیث نے یونس سے بیان کیا کہ عوالی مدینہ طیبہ سے تین یا چار میل دور ہیں۔

[7330] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع تمھارے رانج کردہ ایک مد اور تھائی مد کے برابر تھا جبکہ اب اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

(امام بخاری فرماتے ہیں:) قاسم بن مالک نے یحییٰ سے سنا ہے۔

[7331] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: إِذْفَنِي مَعَ صَوَاحِبِي، وَلَا تَدْفِنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَيْتِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى. [راجع: ۱۳۹۱]

۷۳۲۸ - وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ: أَتَدْفِنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبِي، فَقَالَتْ: إِي وَاللَّهِ، قَالَ: وَكَأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُرْسِلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ، قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ، لَا أُؤَيِّرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا.

۷۳۲۹ - حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

وَرَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ: وَبُعْدَ الْعَوَالِي أَرْبَعَةٌ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ. [راجع: ۵۴۸]

۷۳۳۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مُدًّا وَثَلَاثًا بِمُدِّكُمْ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ.

سَمِعَ الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْجُعَيْدَ. [راجع:

۱۸۵۹]

۷۳۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ،

ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! اہل مدینہ کے پیانے میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ان کے صاع اور مد میں بھی برکت عنایت کر۔“

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكِّيَّاتِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ»، يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ. [راجع: ۲۱۳۰]

[۲۱۳۰]

[7332] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی، نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے جنہوں نے آپس میں زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں رجم کر دینے کا حکم دیا تو انہیں مسجد کے پاس اس جگہ رجم کیا گیا جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں۔

۷۳۳۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنَّبِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَبَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا، حَيْثُ تَوْضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ. [راجع: ۱۳۲۹]

🌞 فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ مسجد کے قریب مذکورہ مقام بھی تاریخی طور پر تبرک ہے کیونکہ آپ جنازے کی نماز اسی مقام پر پڑھایا کرتے تھے، اس وجہ سے اسے تاریخی حیثیت حاصل ہے۔

[7333] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک دفعہ احد پہاڑ ظاہر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔“

۷۳۳۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ، فَقَالَ: «هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

احد پہاڑ کے متعلق حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کرنے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی متابعت کی ہے۔

تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي: «أُحُدٌ».

[7334] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی قبیلے والی دیوار اور منبر کے درمیان ایک بکری گزرنے کی جگہ تھی۔

۷۳۳۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمَنْبَرِ مَمْرُ الشَّاةِ. [راجع: ۴۹۶]

[7335] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں

۷۳۳۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔“

الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ حُصَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رَّبَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي». [راجع: ۱۱۹۶]

[7336] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی۔ جو گھوڑے مقابلے کے لیے تیار کردہ تھے انھیں دوڑ کے لیے چھوڑا گیا تو ان کے دوڑنے کا میدان مقام حقیاء سے ثنیۃ الوداع تک تھا اور جو تیار شدہ نہ تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک تھی۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے اس مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

۷۳۳۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَابَقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتِ النَّبِيُّ ضَمْرَتْ مِنْهَا - وَأَمَدَهَا إِلَى الْحَفِيَاءِ - إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَالَّتِي لَمْ تَضْمُرْ - أَمَدَهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ - إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ. [راجع: ۴۲۰]

[7337] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے منبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۷۳۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: [وَأَحَدُنَا إِسْحَاقُ]: أَخْبَرَنَا عَيْسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مَنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۴۶۱۹]

[7338] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کے منبر شریف پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۷۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَاطِبًا عَلَى مَنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ.

[7339] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے لیے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ بڑا برتن رکھا جاتا تھا اور ہم دونوں اس میں سے اکٹھے غسل کرتے تھے۔

۷۳۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: أَنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا الْمِرْكَنُ

فَنَسْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا . [راجع : ۲۵۰]

[7340] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش کے درمیان میرے گھر میں بھائی چارہ کرایا تھا جو مدینہ طیبہ میں ہے۔

۷۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسِ قَالَ : خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ . [راجع : ۲۲۹۴]

[7341] اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائل بنو سلیم کے خلاف مہینہ بھر قنوت کی جس میں ان پر بددعا کی تھی۔

۷۳۴۱ - وَقَفْتُ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيَّ أَحْيَاءُ مَنْ بَنِي سُلَيْمٍ . [راجع : ۱۰۰۱]

[7342] حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مدینہ طیبہ آیا تو مجھے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ملے اور انھوں نے مجھے کہا: تم میرے گھر چلو میں تمہیں اس پیالے میں پانی پلاؤں گا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا تھا اور اس مسجد میں نماز پڑھو گے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔ پھر میں ان کے ساتھ گیا تو انھوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں، نیز میں نے ان کی مسجد میں نماز بھی ادا کی۔

۷۳۴۲ - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ : حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي : انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَصَلِّي فِي مَسْجِدِ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَأَسْقَانِي سَوِيْقًا ، وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا ، وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ . [راجع : ۳۸۱۴]

[7343] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ”آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا جبکہ میں وادی عقیق میں تھا۔ اس نے کہا: آپ اس بابرکت وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرتا ہوں۔“

۷۳۴۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ : حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ : حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلَّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ ، وَقُلْ : عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ» .

ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ”عمرہ حج میں داخل ہے۔“

وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ : «عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ» . [راجع : ۱۵۳۴]

[7344] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لیے مقام قرن، اہل شام کے لیے مقام

۷۳۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ :

جھ اور اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ تو میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، البتہ مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اہل یمن کے لیے یاسلم میقات ہے۔“ ان کے سامنے عراق کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: اس وقت عراق نہیں تھا۔

وَقَتَّ النَّبِيُّ ﷺ قَرْنَا لِأَهْلِ نَجْدٍ، وَالْحُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّامِ، وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَبَلَغَنِي: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ»، وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ.

[7345] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کو ایک خواب دکھایا گیا جبکہ آپ مقام ذوالحلیفہ میں محو استراحت تھے۔ آپ سے کہا گیا: بلاشبہ آپ بابرکت وادی میں ہیں۔

۷۳۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أَرَى وَهُوَ فِي مَعْرَسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءِ مُبَارَكَةٍ. [راجع: ۴۸۳]

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ”(اے نبی!) آپ کا اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں“ کا بیان

(۱۷) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ۱۲۸]

[7346] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نماز فجر میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ”اے اللہ! ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔“ یعنی آخری رکعت میں، پھر کہتے: ”اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آپ کو اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں، اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے۔ بلاشبہ وہ ظالم ہیں۔“

۷۳۴۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ - وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ - قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، فِي الْأَخِيرَةِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ الْعَزَّ فُلَانًا وَفُلَانًا». فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَلَهُمْ فَاتُهَا ظَلُمُونَ﴾ [آل عمران: ۱۲۸].

[راجع: ۴۰۶۹]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ”انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے“ کا بیان

(۱۸) بَابُ [قَوْلِهِ تَعَالَى] ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الکہف: ۵۴]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور تم اہل کتاب سے احسن

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ

انداز ہی سے بحث و تکرار کرو۔“

إِلَّا بِاللَّيْلِ هِيَ أَحْسَنُ ﴿[العنکبوت: ۴۶].

[7347] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ان کے پاس اور سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا: ”تم (رات کو) نماز کیوں نہیں پڑھتے؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کے رسول! ہماری ارواح اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اٹھانا چاہتا ہے ہم اٹھتے ہیں۔ جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس چلے گئے اور انھیں کچھ جواب نہ دیا۔ پھر انھوں نے آپ کو سنا جب آپ اپنی پشت پھیر کر واپس جا رہے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے: ”انسان تمام چیزوں سے زیادہ جھگڑا لو ہے۔“

۷۳۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: ح: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ - بَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ لَهُمْ: «أَلَا تُصَلُّونَ؟» فَقَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَتَّعِنَا بَعَثْنَا، فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾.

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: جو رات کے وقت تیرے پاس آئے وہ طارق ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طارق ستارہ ہے۔ اور ثاقب کے معنی ہیں: روشنی کرنے والا۔ آگ سلگانے والے کو کہا جاتا ہے: آگ روشن کر دو۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ: مَا أَتَاكَ لَيْلًا فَهُوَ طَارِقٌ، وَيُقَالُ: الطَّارِقُ: النَّجْمُ، وَالثَّاقِبُ: الْمُضِيءُ. يُقَالُ: أَثَقِبْتَ نَارَكَ، لِلْمَوْقِدِ. [راجع: ۱۱۲۷]

[7348] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”یہودیوں کے پاس چلیں۔“ تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم ان کے مدرسہ ”بیت المدراس“ پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انھیں آواز دی اور فرمایا: ”اے یہودیوں کی جماعت! مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔“ انھوں نے کہا: ابو القاسم! آپ نے تبلیغ کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا: ”میں یہی

۷۳۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [قَالَ: ] بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ»، فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمُدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! اسْلِمُوا تَسْلَمُوا»، فَقَالُوا: بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَلِكَ أُرِيدُ، اسْلِمُوا تَسْلَمُوا»،

چاہتا ہوں کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔“ انھوں نے کہا: ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”میں یہی چاہتا ہوں۔“ پھر آپ نے تیسری بار یہی بات کہی اور فرمایا: ”یقین کرو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس زمین سے جلا وطن کروں، لہذا تم میں سے اگر کوئی اپنی جائیداد کے عوض میں کوئی قیمت پاتا ہو تو اسے فروخت کر دے بصورت دیگر یقین کر لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ (تمہیں یہ زمین چھوڑنی ہوگی)۔“

فَقَالُوا: قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَلِكَ أُرِيدُ»، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: «اعْلَمُوا أَنَّهَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِبِكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ، وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّهَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ».

[راجع: ۳۱۶۷]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں افضل امت بنایا ہے“ نیز نبی ﷺ نے جماعت کو لازم پکڑنے کا جو حکم دیا ہے تو اس سے مراد اہل علم کی جماعت ہے، کا بیان

(۱۹) بَابُ [قَوْلِهِ تَعَالَى] ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ [البقرة: ۱۴۳]، وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

[7349] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیمت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہاں، اے ہمارے رب! پھر ان کی امت سے سوال کیا جائے گا: کیا انھوں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ تو وہ جواب دیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اے نوح!) تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں گے: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت میرے گواہ ہیں، پھر تمہیں لایا جائے گا اور تم لوگ (ان کے حق میں) گواہی دو گے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اسی طرح ہم نے تمہیں افضل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر حق کی گواہی دو اور رسول تم پر گواہ بنے۔“ وسطاً سے مراد

۷۳۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُجَاءُ نُوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَتَسْأَلُ أُمَّتُهُ: هَلْ بَلَغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ شَهِدَوكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ، فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ»، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ قَالَ: عَدْلًا، ﴿لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: ۱۴۳].



عدلاً ہے۔

جعفر بن عون نے حضرت اعمش سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا. [راجع: ۳۳۳۹]

باب: 20- جب کوئی کارندہ یا حاکم اجتہاد کرے اور لاعلمی میں حکم رسول کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ مردود ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”جو کوئی ایسا عمل کرے جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم نہیں تھا تو وہ عمل مردود ہے۔“

(۲۰) بَابُ: إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوْ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

[7351,7350] حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عدی کے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بہت عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟“ اس نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم اس قسم کی عمدہ کھجور کا ایک صاع ردی کھجور کے دو صاع کے عوض خرید لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسا نہ کرو بلکہ برابر برابر میں خریدو، یا ردی کھجور نقد فروخت کرو، پھر یہ عمدہ کھجور اس قیمت کے عوض خرید کرو۔“ توی جانے والی دیگر اشیاء کی خرید و فروخت بھی اسی طرح کیا کرو۔“

۷۳۵۰، ۷۳۵۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ [بْنِ بِلَالٍ]، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدِيَّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ بِتَمْرٍ حَبِيبٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرَ كَذَا؟»، قَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَفْعَلُوا، وَلَكِنْ مَثَلًا بِمِثْلِ، أَوْ يَبِعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِمِثْلِهِ مِنْ هَذَا، وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ». [راجع:

[۲۲۰۲، ۲۲۰۱]

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے سنت کے خلاف فیصلہ کیا ہے، خواہ وہ جہالت یا غلطی کی وجہ سے ہو تو حق واضح ہونے کے بعد اس سے رجوع ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کتنے فیصلے ایسے ہیں کہ حق معلوم ہونے کے بعد انھوں نے رجوع کیا اور اپنے غلط موقف سے دست برداری

اختیاری۔

باب: 21- حاکم جب اجتہاد کرے، خواہ غلط ہو یا صحیح تو اس کے ثواب کا بیان

(۲۱) بَابُ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ  
فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

[7352] حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جب حاکم اپنے اجتہاد سے کوئی فیصلہ کرے پھر وہ فیصلہ صحیح ہو تو اسے دو گنا ثواب ملتا ہے اور اگر فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور غلط کر جائے تو اسے صرف ایک اجر و ثواب ہوتا ہے۔“

۷۳۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ».

راوی کہتا ہے: میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

عبدالعزیز بن مطلب نے عبداللہ بن ابوبکر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا۔

وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

☀️ فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حق ایک ہی امر ہوتا ہے۔ اس کو تلاش کرنے میں اگر خطا ہو جائے تو تلاش حق کا ثواب ضائع نہیں ہوگا۔ یہ اس صورت میں ہے جب مجتہد تلاش حق کے وقت جان بوجھ کر نص صریح یا اجماع امت کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اگر اس نے جان بوجھ کر خلاف ورزی کی تو وہ گناہ گار بھی ہوگا اور قابل اعتبار بھی نہیں رہے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کو مجتہد ہونا چاہیے۔ مقلد کی قضا جائز نہیں کیونکہ مقلد آدمی اپنے امام کے قول کو اختیار کرتا ہے، وہ اس خول سے باہر نہیں نکلتا، جبکہ دلیل معلوم ہو جانے کے بعد اس کی پیروی ضروری ہے، خواہ وہ اس کے امام کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

باب: 22- اس شخص کی تردید جو کہتا ہے کہ نبی ﷺ کے احکام ہر ایک کو معلوم تھے، نیز اس کا بیان کہ بعض صحابہ نبی ﷺ کی محافل اور امور اسلام (کی وضاحت کے وقت) سے غائب رہتے، اس لیے انھیں امور اسلام سے آگاہی نہ ہوتی تھی

(۲۲) بَابُ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ: إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِّنْ مَّشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ.

خطہ وضاحت: کچھ حضرات کا موقف ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے احکام و سنن و نوافل متواتر ہیں اور جو نقل متواتر سے منقول نہ ہوں ان پر عمل واجب نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان سے ان کی تردید کی ہے کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی محافل سے غائب ہوتے تھے اور انھیں بے شمار مسائل کا علم نہیں ہوتا تھا جبکہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتے انھیں مسائل کا علم ہوتا اور دوسرے صحابہ ان سے احکام معلوم کرتے، پھر ان پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

[7353] حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی کام میں مصروف پا کر آپ واپس چلے گئے۔ پھر (فراغت کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں نے ابھی عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی آواز نہیں سنی تھی؟ انھیں اجازت دے دو۔ جب انھیں بلایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر کوئی گواہ پیش کرو بصورت دیگر میں تمہارے ساتھ ایسا ایسا کروں گا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یہ سن کر انصار کی مجلس میں گئے تو انھوں نے کہا: اس کے لیے تو ہمارا چھوٹے سے چھوٹا شخص بھی گواہی دے سکتا ہے، پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اٹھے اور انھوں نے کہا: ہمیں یہی حکم دیا گیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے نبی ﷺ کا یہ حکم مخفی رہا کیونکہ مجھے منڈیوں میں تجارت نے مشغول کر رکھا تھا۔

۷۳۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَانَتْهُ وَجَدَهُ مَسْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ؟ إِذْ نَوَّأَ لَهُ، فَذَعِيَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤَمِّرُ بِهَذَا، قَالَ: فَأْتِنِي عَلَى هَذَا بَيْتِي، أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ، فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ مَنْ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا، فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نُؤَمِّرُ بِهَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: خَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ. [راجع: ۲۰۶۲]

[7354] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: تم خیال کرتے ہو کہ ابو ہریرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سب نے جانا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتا تھا جبکہ مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے اور انصار کو اپنی زمینوں کی دیکھ بھال مصروف رکھتی تھی۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا: ”کون ہے جو اپنی چادر پھیلائے رکھے یہاں تک کہ میں اپنا کلام پورا کر لوں، پھر وہ اپنی چادر سمیٹ لے اور اس کے بعد کبھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔“ تو میں نے اپنے بدن کی چادر پھیلا دی۔ اللہ کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اس کے بعد میں نے آپ سے جو چیز بھی سنی اس کو نہیں بھولا ہوں۔

۷۳۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ : أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ : أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ : إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ الْمَوْعِدُ، إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُسْكِينًا أَلْزَمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلءِ بَطْنِي، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَسْأَلُهُمُ الصَّنُقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَسْأَلُهُمُ الْغِيَانُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ : «مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَفْضِي مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضَهُ فَلَمْ يَسِرْ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي»، فَبَسَطْتُ بُرْدَةَ كَانَتْ عَلَيَّ، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

[راجع: ۱۱۸]

باب: 23- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کام پر خاموش رہنا  
حجت ہے کسی دوسرے کا سکوت حجت نہیں ہے

(۲۳) بَابُ مَنْ رَأَى مَنْ تَرَكَ النَّكْبِيَّ  
ﷺ حُجَّةً، لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

**وضاحت:** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عنوان تقریری سنت کے حجت ہونے کے لیے قائم کیا ہے۔ تقریری سنت سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو کوئی کام کرتے دیکھا ہو لیکن اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ تقریری سنت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت ہو سکتی ہے اور کسی کی نہیں۔

[7355] محمد بن منکدر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے کہا: آپ اس بات پر اللہ کی قسم کیوں اٹھاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بات پر قسم اٹھاتے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہیں کیا تھا۔

۷۳۵۵ - حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ حُمَيْدٍ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَالُ، قُلْتُ : تَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

☀️ فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قسم پر رسول اللہ ﷺ کا خاموش رہنا اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے کہ ابن صیاد بھی ان دجالوں میں سے ایک ہے جو قیامت سے قبل رونما ہوں گے لیکن دجال اکبر کے متعلق آپ کو یقین تھا کہ وہ علامات قیامت میں سے ہے اور قیامت کے قریب ہی ظاہر ہوگا۔ واللہ اعلم.

(۲۴) بَابُ الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالذَّلَائِلِ ،  
وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَتَفْسِيرُهَا؟

باب: 24- وہ احکام جو دلائل سے معلوم کیے جاتے ہیں، نیز دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہے؟

نبی ﷺ نے گھوڑوں وغیرہ کے احکام بیان کیے، پھر آپ سے گدھوں کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے اس آیت کریمہ کی طرف رہنمائی فرمائی: ”جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔“

وَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَمْرَ الْخَيْلِ وَغَيْرِهَا ،  
ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْغُمُرِ فَذَلَّهُمْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى :  
﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾  
[الزلزلة: ۷].

نبی ﷺ سے سانڈے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”میں خود اسے نہیں کھاتا لیکن اسے دوسروں کے لیے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔“ نبی ﷺ کے دسترخوان پر سانڈا کھایا گیا، اس سے ابن عباس نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں۔

وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ : «لَا أَكُلُهُ  
وَلَا أُحْرِمُهُ» . وَأَكْبَلْ عَلَى مَا نَذَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ  
الضَّبُّ . فَاسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ .

وضاحت: قرآن وحدیث کی نصوص سے احکام معلوم کرنے کے کئی ایک طریقے ہیں۔ فقہاء نے عام طور پر چار طریقوں کی نشاندہی کی ہے جن کی ہم تفصیل بیان کرتے ہیں: ○ نص کی عبارت ہی اس حکم کو بیان کرتی ہو جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ”جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔“<sup>1</sup> اس نص کی عبارت ہی سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹی گواہی دینا حرام ہے، اسے ”عبارۃ النص“ کہا جاتا ہے۔ ○ نص کے الفاظ میں کوئی اشارہ پایا جاتا ہو جس سے کوئی دوسرا حکم ثابت ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ”آپ ان سے مشورہ کریں۔“<sup>2</sup> اس عبارت میں اشارہ ہے کہ امت میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو اس کی نمائندگی کرے تاکہ اس گروہ سے اہم معاملات میں مشورہ کیا جاسکے، اسے اشارۃ نص کہا جاتا ہے۔ ○ ایک مسئلے میں نص کا حکم کسی دوسرے حکم کی طرف از خود رہنمائی کرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انھیں اف تک نہ کہو۔“<sup>3</sup> اس حکم میں ایک دوسرے حکم کی رہنمائی موجود ہے کہ والدین کو مارنا، بیٹنا بالادولی حرام ہے اسے فقہی اصطلاح میں دلالت نص کہتے ہیں۔ ○ نص کے الفاظ کسی ایسے معنی کا تقاضا کریں کہ اسے تسلیم کیے بغیر نص کا مفہوم متعین نہ ہو سکے، مثلاً قرآن میں ہے: ”تم پر مائیں حرام ہیں۔“<sup>4</sup> اس تحریم سے مراد حرمت نکاح ہے۔ اسے تسلیم کیے بغیر نص کے معنی متعین نہیں ہوتے۔ اسے فقہی اصطلاح میں اقتضاء النص کہا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اس عنوان سے ان احکام کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں جو دلالت نص سے ثابت ہوتے ہیں۔ دلالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک حکم جس کے متعلق کوئی خاص نص نہیں اسے عمومی طور پر کسی منصوص چیز کے حکم میں داخل کرنا۔

[7356] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑے تین طرح کے لوگوں کے لیے ہیں: ایک شخص کے لیے ان کا رکھنا باعث ثواب ہے۔ دوسرے کے لیے پردہ پوشی کا سبب اور تیسرے کے لیے وبال جان ہیں۔ جس کے لیے وہ اجر کا باعث ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ کے راستے میں باندھے رکھا اور اس کی رسی کو چراگاہ میں دراز کر دیا، وہ گھوڑا جس قدر چراگاہ میں گھوم پھر کر چارا کھائے گا وہ اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے، وہ ایک یا دو بلندیاں دوڑ جائے تو اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید بھی مالک کے لیے باعث اجر و ثواب ہوگی۔ اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پیئے جبکہ مالک نے اسے پانی پلانے کا کوئی ارادہ بھی نہیں کیا تھا تب بھی مالک کے لیے اجر و ثواب کا موجب ہوگا۔ اور جس نے اپنے گھوڑے کو اظہار بے نیازی یا اپنے بچاؤ کی غرض سے باندھا، پھر اس کی گردن اور پیٹھ کے متعلق اللہ کے حق کو بھی فراموش نہ کیا تو یہ گھوڑا اس کے لیے پردہ پوشی، یعنی اس کے لیے نہ ثواب اور نہ عذاب کا باعث ہوگا۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو فخر و ریا کے لیے باندھتا ہے، وہ اس کے لیے گناہ کا سبب ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے علاوہ کچھ نازل نہیں فرمایا ہے: ”جو کوئی ذرہ بھر بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔“

[7357] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک

۷۳۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْحَيْلُ لثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرًا، وَلِرَجُلٍ سِتْرًا، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرًا. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طَيْبِهَا ذَلِكَ الْمَرْجُ وَالرَّوْضَةُ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طَيْبَهَا فَاسْتَنْتَّ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارَهَا وَأَرْوَانِهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ تُسْقَى بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرًا. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْنِيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظَهْرِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَحَرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ»، وَسئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحُمْرِ، قَالَ: «مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَادَةَ الْجَامِعَةَ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ حَيْرًا يَرَهُ﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ».

[البقرة: ۷، ۸] (راجع: ۲۳۷۱).

۷۳۵۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

عورت نے نبی ﷺ سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ وہ اس سے (فراغت کے بعد) غسل کیسے کرے؟ آپ نے فرمایا: ”مشک لگا ہوا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر۔“ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس سے پاکی حاصل کر۔“ اس نے پھر عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے پاکی کیسے حاصل کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس سے پاکی حاصل کر۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی منشا کو معلوم کر لیا، اس لیے میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے وہ طریقہ سکھا دیا۔

مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ - : حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سَلِيمَانَ التَّمِيمِيُّ [الْبَصْرِيُّ] عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ: حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْحَيْضِ، كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ؟ قَالَ: «تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا»، قَالَتْ: كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَوَضَّئِينَ»، قَالَتْ: كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَوَضَّئِينَ بِهَا». قَالَتْ عَائِشَةُ، فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَدَّبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا. [راجع: ۳۱۴]

[7358] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام حفصہ بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو گھی، پنیر اور ساندے بطور تحفہ پیش کیے۔ نبی ﷺ نے انھیں قبول فرمایا۔ پھر آپ کے دسترخوان پر انھیں کھایا گیا لیکن نبی ﷺ نے ساندے کو ہاتھ نہیں لگایا جیسے آپ کو وہ پسند نہ ہو۔ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا اور نہ آپ کسی دوسرے کو کھانے کا حکم ہی دیتے۔

۷۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ حُفَيْدِ بِنْتَ الْحَارِثِ بِنْتُ حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَصْبًا، فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَكَلْنَ عَلَى مَا يَدَّيْتِهِنَّ، فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَأَلَمْتَقَدَّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أَكَلْنَ عَلَى مَا يَدَّيْتِهِنَّ، وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ. [راجع: ۲۵۷۵]

[7359] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے۔۔۔۔۔ یا فرمایا: وہ ہماری مسجد سے الگ تھلگ رہے۔۔۔۔۔ اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔“ اس دوران میں آپ کے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں ترکاریاں

۷۳۵۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ضَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلِيَعْتَمِدْ

تھیں۔ آپ ﷺ نے اس سے بومحسوس کی تو ان کے متعلق پوچھا۔ آپ کو اس میں رکھی ہوئی سبزیوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے صحابی کے قریب کرو جو آپ کے ہمراہ تھا، پھر وہ تھاں اس کے قریب کیا گیا تو اس نے دیکھتے ہی انھیں کھانا پسند نہ کیا، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ناگواری دیکھی تو فرمایا: ”تم اسے کھا لو کیونکہ میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں تم اس سے نہیں کرتے۔“

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں۔

لیٹ اور ابو صفوان نے یونس سے (یہ روایت بیان کی لیکن) ہنڈیا کا قصہ بیان نہیں کیا۔ اب میں نہیں جانتا کہ ہنڈیا کا ذکر حدیث کا حصہ ہے یا امام زہری نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے۔

[7360] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ انصار قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کسی چیز کے متعلق آپ سے گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی حکم دیا تو اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہما کے پاس آ جانا۔“

حمیدی نے ابراہیم بن سعد سے یہ اضافہ بیان کیا ہے: اس خاتون کی مراد گویا آپ ﷺ کی وفات تھی۔

فِي بَيْتِهِ. وَإِنَّهُ أَتَى بَدْرَ - قَالَ ابْنُ وَهَبٍ: يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُولٍ - فَوَجَدَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأَخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ، فَقَالَ: «قَرَّبُوهَا»، فَقَرَّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَمَا مَعَهُ، فَلَمَّا رَأَتْ كَرِهَتْ أَكْلَهَا قَالَ: «كُلْ فَإِنِّي أَنَا جِي مَنْ لَا تَنَاجِي».

وَقَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ: بِقَدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ.

وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقَدْرِ، فَلَا أَذْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ. [راجع: 804]

۷۳۶۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لَمْ أَجِدْكَ، قَالَ: «إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ».

زَادَ الْحَمِيدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: كَانَتْهَا تَعْنِي الْمَوْتُ. [راجع: 3609]

(۲۵) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ»

باب: 25- نبی ﷺ کے فرمان: ”اہل کتاب سے دین کے متعلق کچھ نہ پوچھو“ کا بیان

فائدہ: واضح رہے کہ یہ ممانعت ان مسائل کے متعلق ہے جن کے بارے میں ہماری شریعت میں کوئی نص نہیں کیونکہ ہماری



شریعت میں اس قدر وزن ہے کہ اگر نص موجود نہ ہو تو بھی غور و فکر کر کے مسئلے کا استنباط کیا جاسکتا ہے۔ اہل کتاب سے سوال کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ ہاں، ایسی باتیں جن سے ہماری شریعت کی تصدیق ہوتی ہو یا سابقہ امتوں کی معلومات کے متعلق ان سے سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔<sup>۱</sup>

[7361] حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے، انھوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ وہ مدینہ طیبہ میں قریش کی ایک جماعت سے گفتگو کر رہے تھے، انھوں نے کعب اخبار کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ اہل کتاب کے محدثین میں سب سے زیادہ سچے تھے جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کے کلام میں جھوٹ پاتے ہیں۔

۷۳۶۱ - وَقَالَ أَبُو الِیْمَانِ: اُخْبَرْنَا شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْرِیِّ: اُخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ، وَذَكَرَ كَعْبَ الْاُخْبَارِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ مِنْ اُصْدَقِ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِيْنَ يُحَدِّثُوْنَ عَنِ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَاِنْ كُنَّا - مَعَ ذَلِكْ - لَنَبْلُوَ عَلَيْهِ الْكُذِبَ.

[7362] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب عبرانی زبان میں تورات پڑھتے اور مسلمانوں کے لیے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب ہی کرو بلکہ یوں کہو: ”ہم اس چیز پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کی گئی اور جو تم پر نازل کی گئی۔“

۷۳۶۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: اُخْبَرْنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَتَرَوْنَ التَّوْرَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَصَدَّقُوا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿ءَامَنَّا بِالَّذِيْ اُنزِلَ اِلَيْنَا وَاُنزِلَ اِلَيْكُمْ﴾ الْآيَةَ»

[العنكبوت: ۴۶]. [راجع: ۴۴۸۵]

[7363] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق کیوں پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری کتاب جسے تم پڑھتے ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تازہ تازہ نازل ہوئی ہے؟ نیز یہ خالص ہے، اس میں کوئی ملاوٹ نہیں کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتایا ہے کہ اہل کتاب نے کتاب الہی کو بدل دیا ہے اور اس میں

۷۳۶۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ: اُخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ اَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمْ الَّذِيْ اُنزِلَ عَلَيَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ اُحَدِّثُ؟ تَقْرَؤُنَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبَّ، وَقَدْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ اَهْلَ

تغیر کر دیا ہے۔ انھوں نے از خود اپنے ہاتھوں سے لکھا اور کہہ دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے دنیا کا تھوڑا سا مال کمالیں۔ تمہارے پاس جو علم آیا ہے وہ تمہیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! میں نے نہیں دیکھا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے متعلق سوال کرتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔

الْكِتَابِ بَدَلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ، وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ، وَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، لِيَسْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ. [راجع: ۲۶۸۵]

باب: 26 - (احکام شرع میں) اختلاف اور جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان

(۲۶) بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِخْتِلَافِ

[7364] حضرت جناب بن عبد اللہ بجلي رضي الله عنه سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تک تمہارے دل ملے رہیں قرآن کریم پڑھو اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے اٹھ کھڑے ہو۔“

۷۳۶۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْرُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَمُومُوا عَنْهُ».

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمته) نے فرمایا: عبد الرحمن نے (راوی حدیث) سلام بن ابو مطیع سے سنا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ سَلَامًا. [راجع: ۵۰۶۰]

[7365] حضرت جناب بن عبد اللہ بجلي رضي الله عنه ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس پر لگے رہیں اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے کھڑے ہو جاؤ۔“

۷۳۶۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّخَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَمُومُوا عَنْهُ».

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمته) نے کہا: یزید بن ہارون واسطی نے ہارون امور سے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے ابو عمران نے حضرت جناب رضي الله عنه سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ جُنْدَبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۵۰۶۰]

[7366] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابہ کرام موجود تھے۔ ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آؤ، میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تکلیف میں مبتلا ہیں، تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ گھر کے لوگوں میں بھی اختلاف ہو گیا اور وہ آپس میں جھگڑنے لگے۔ کچھ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب (لکھنے کا سامان) کر دو، وہ تمہارے لیے ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے اور کچھ حضرات نے وہی بات کہی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہہ چکے تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شور وغل اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ”میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: سب سے بھاری مصیبت تو یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس نوشت لکھوانے کے درمیان اختلاف اور جھگڑا حاصل ہوا۔

۷۳۶۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: «هَلَمْ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ». قَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَبَهُ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ، فَحَسَبْنَا كِتَابَ اللَّهِ. وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ اخْتِصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: قَرَّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّعْطَ وَالْإِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَوْمُوا عَنِّي».

قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّ الرِّزِيَّةَ كُلَّ الرِّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَلَعْطِهِمْ. [راجع: ۱۱۶]

باب: 27- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام سے منع کر دیں تو وہ حرام ہوگا مگر جس کا حلال اور جائز ہونا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے، اسی طرح آپ جس کام کے کرنے کا حکم دیں (اسے کرنا ضروری ہوتا ہے مگر جب قرینہ اس کے خلاف ہو) جیسے (حجۃ الوداع کے موقع پر) صحابہ کرام نے جب احرام کھول ڈالے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انھیں فرمانا: ”تم اپنی بیویوں کے پاس جاؤ“

(۲۷) بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ بِإِبَاحَتِهِ وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ، حِينَ أَحْلَوْا: «أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ»

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ پر اس کا کرنا ضروری قرار نہیں دیا تھا بلکہ اسے صرف حلال کیا تھا۔

وَقَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا تھا لیکن اس سلسلے میں ہم پر سختی نہیں کی گئی۔

وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

**وضاحت:** اس عنوان سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود یہ ہے کہ اصل میں امر و وجوب کے لیے اور نہی تحریم کے لیے ہے مگر جہاں قرآن اور دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے کہ وجوب یا تحریم مقصود نہیں تو وہاں امر اباحت کے لیے اور نہی کراہت کے لیے ہو سکتی ہے۔

[7367] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا، اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ہمیں آپ نے حکم دیا کہ ہم حج کا احرام کھول دیں اور فرمایا: ”تم حج کا احرام کھول دو اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔“

٧٣٦٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: وَقَالَ جَابِرٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَنَاسٍ مَعَهُ قَالَ: أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ فِي الْحَجِّ خَالِصًا، لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم صُبْحَ رَابِعَةِ مَضَّتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ نَحْلَ، وَقَالَ: «أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ».

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے بیویوں سے جماع کرنا ان پر واجب نہیں کیا تھا، صرف عورتوں کو ان پر حلال کیا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ہم لوگ کہتے ہیں: جب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں تو آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی عورتوں کے پاس جائیں، اس حالت میں جب ہم عرفہ جائیں گے تو ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک

قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَبَلَّغَهُ أَنَا نَقُولُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا حَمْسٌ أَمَرْنَا أَنْ نَحْلَ إِلَى نِسَائِنَا فَنَاتِي عَرَفَةَ نَقْطُرُ مَذَاجِيرَنَا الْمَذْيَ؟ قَالَ: وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَحَرَكَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتَقَاكُمْ اللَّهُ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرَكُكُمْ، وَلَوْ لَا هَدَيْتِي لَحَلَلْتُ

رہی ہوگی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت دیتے تھے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں۔ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا جیسا کہ تم نے کھول دیے ہیں، لہذا تم مکمل طور پر حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی ہے تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔“ پھر ہم احرام کھول کر (پوری طرح) حلال ہو گئے، ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کی اطاعت کی۔

[7368] حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔“ تیسری مرتبہ فرمایا: ”یہ اس کے لیے جو پڑھنا چاہے۔“ کیونکہ آپ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ لوگ اسے لازمی سنت بنا لیں۔

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور ان (مسلمانوں) کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے“ نیز: ”آپ معاملات میں ان (صحابہ) سے مشورہ کر لیا کریں“

### کا بیان

مشورہ کسی کام کے پختہ ارادے اور اس کے طے کرنے سے پہلے لینا چاہیے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب آپ عزم کر لیں تو پھر اللہ پر توکل کریں۔“ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیں تو کسی بندہ بشر کو حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے دن اپنے اصحاب سے

كَمَا تَحْلُونَ، فَحَلُّوا، فَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ. فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. [راجع: ۱۵۵۷]

۷۳۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ»، قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ» خَشِيَّةٌ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً. [راجع: ۱۱۸۳]

(۲۸) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأْمُرُهُمْ سُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ [الشورى: ۳۸] ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ [آل

عمران: ۱۵۹]

وَإِنَّ الْمُسَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ [آل عمران: ۱۵۹] فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكُنْ لِبَشَرٍ التَّقَدُّمُ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

وَشَاوَرَ النَّبِيَّ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْمَقَامِ

مشورہ لیا کہ مدینہ طیبہ میں رہ کر لڑیں یا باہر نکل کر جنگ کریں تو انھوں نے باہر نکل کر لڑائی کا مشورہ دیا، پھر جب آپ نے زرہ پہن لی اور باہر نکل کر لڑنا طے کر لیا تو کچھ صحابہ نے کہا: مدینہ ہی میں رہنا اچھا ہے۔ آپ نے ان کی بات کو قابل توجہ خیال نہ کیا کیونکہ آپ ایک بات طے کر چکے تھے، آپ نے فرمایا: ”جب پیغمبر تیار ہو کر زرہ پہن لے تو اب اللہ کے فیصلے کے بغیر اسے اتار نہیں سکتا۔“

اور آپ ﷺ نے اس بہتان کے متعلق جو صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگایا گیا تھا حضرت علی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما سے مشورہ کیا اور ان کی رائے سنی یہاں تک کہ صدیقہ کائنات کی براءت میں قرآن نازل ہوا تو بہتان لگانے والوں کو کوڑے مارے۔ حضرت علی اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما میں جو اختلاف رائے تھا اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی بلکہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔

نبی ﷺ کی وفات کے بعد تمام حکمران جائز کاموں میں دیانت دار اہل علم سے مشورہ لیا کرتے تھے تاکہ جو کام آسان ہو اس کو اختیار کریں، پھر جب ان کو قرآن و حدیث سے کوئی حکم مل جاتا تو اس کے خلاف کسی کی نہ سنتے تھے کیونکہ نبی ﷺ کی پیروی سب پر مقدم ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زکاۃ نہ دینے والوں سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کریں گے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ جب انھوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا تو انھوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا سوائے حقوق اسلام کے۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور

وَالْخُرُوجِ، فَرَأَوْا لَهُ الْخُرُوجَ، فَلَمَّا لَبَسَ لَأَمَّتْهُ وَعَزَمَ قَالُوا: أَقِمْ، فَلَمْ يَمِلْ إِلَيْهِمْ بَعْدَ الْعَزْمِ وَقَالَ: «لَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّي يَلْبَسُ لَأَمَّتْهُ فَيَضَعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ».

وَشَاوَرَ عَلِيًّا وَأَسَامَةَ فِيمَا رَمَى بِهِ أَهْلُ الْإِفْكِ عَائِشَةَ، فَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ فَجَلَدَ الرَّامِينَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ وَلَكِنْ حَكَمَ بِمَا أَمَرَهُ اللَّهُ.

وَكَانَتْ الْأَيْمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَشِيرُونَ الْأَمَنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ لِيَأْخُذُوا بِأَسْهَلِهَا، فَإِذَا وَضَحَ الْكِتَابُ أَوْ السُّنَّةُ لَمْ يَتَعَدَّوْهُ إِلَى غَيْرِهِ افْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ ﷺ.

وَرَأَى أَبُو بَكْرٍ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تَقَاتِلُ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، عَضُّوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدَ عُمَرَ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ أَبُو بَكْرٍ إِلَى مَشُورَةٍ إِذْ كَانَ عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ

اللَّهُ ﷻ فِي الَّذِينَ فَرَقُوا بَيْنَ الْمَصَلَاةِ وَالزَّكَاةِ،  
وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الَّذِينَ وَأَحْكَامِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ  
ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ».

جنگ کروں گا جنھوں نے اس امر میں تفریق کی جس کو  
رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا ہے۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ کی رائے بھی ان کے موافق ہو گئی، چنانچہ حضرت ابو بکر  
رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کے مشورے کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی  
کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا حکم موجود تھا کہ جو  
لوگ نماز اور زکاۃ میں فرق کریں اور دین کے احکام و ارکان  
کو بدل ڈالیں ان سے لڑنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو  
شخص اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔“

وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةٍ عَمَرَ كُهُولًا  
كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، وَكَانَ وَقَافًا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس مشاورت میں وہ لوگ شامل  
تھے جو قرآن کریم کے قاری اور عالم تھے، خواہ وہ جوان ہوں  
یا بوڑھے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ جہاں اللہ کا حکم سنتے وہاں ٹھہر  
جاتے (اس کے مطابق عمل کرتے، اس کے خلاف کسی کا  
مشورہ نہ سنتے)۔

☀️ فائدہ: مشورہ صرف ایسے کاموں میں کیا جائے جن کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق کتاب وسنت میں کوئی واضح حکم نہ ہو  
کیونکہ قرآن و حدیث کے واضح حکموں میں مشورے کی کوئی حیثیت نہیں۔

[7369] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب  
تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ  
نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ  
عنہما کو بلوایا۔ اس وقت واقعہ اک کے متعلق کوئی وحی نہیں آئی  
تھی۔ آپ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا اور اپنے اہل خانہ  
کو جدا کرنے کے سلسلے میں ان حضرات سے مشورہ لینا چاہا تو  
حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے وہی مشورہ دیا جو انھیں معلوم تھا کہ  
آپ ﷺ کی اہلیہ اس تہمت سے بری ہیں، لیکن حضرت  
علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی پابندی تو عائد نہیں  
کی۔ ان کے علاوہ عورتیں بہت ہیں۔ آپ اس سلسلے میں  
لونڈی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے دریافت کر لیں وہ آپ سے سچی بات

۷۳۶۹ - حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : حَدَّثَنِي  
عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ  
اللَّهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا جِئِنَ قَالَ لَهَا  
أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ : وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ  
ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا جِئِنَ اسْتَلْبَثَ الْوُحْيَ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ  
يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ ، فَأَمَّا أَسَامَةُ فَأَشَارَ  
بِالْيَدِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ ، وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ :  
لَمْ يُضَيِّعِ اللَّهُ عَلَيْكَ ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ .  
وَسَلَّ الْجَارِيَةَ تَصُدِّفُكَ ، فَقَالَ : «هَلْ رَأَيْتَ مِنْ

کرے گی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تو نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھے کوئی شبہ پیدا ہوتا ہو؟“ اس (بریرہ) نے کہا: میں نے اس سے زیادہ کوئی شے نہیں دیکھی کہ وہ ایک کم عمر لڑکی ہے، اپنے گھر والوں کا آنا گوندھ کر سو جاتی ہے تو بکری آ کر کھا جاتی ہے، یعنی کم عمری کی وجہ سے مزاج میں بے پروائی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے مسلمانو! وہ کون ہے جو مجھے اس شخص کو سزا دینے میں معذور خیال کرے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھے اپنی اہلیہ محترمہ کے متعلق خیر کے علاوہ کچھ معلوم نہیں۔“ پھر آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت ذکر فرمائی۔ اس واقعے کو ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا ہے۔

[7370] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ”تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میرے اہل خانہ کو بدنام کرتے ہیں، حالانکہ مجھے ان کے متعلق کبھی کوئی بری بات معلوم نہیں ہوئی۔“

حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس واقعے کا علم ہوا تو انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے میکے چلی جاؤں؟ تو آپ نے انھیں اجازت دے دی اور ان کے ہمراہ ایک غلام بھیجا۔ انصار میں سے ایک صاحب نے کہا: ”اے اللہ تیری ذات پاک ہے، ہمارے لیے زیبا نہیں کہ ہم ایسی باتیں زبان پر لائیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔“

شَيْءٍ يَّرِيكُ؟» قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ السَّنَّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِي الدَّاجِحُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ عَلَى الْمَيْمَنِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! مَنْ يَعْدُرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَّغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا»، فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ. وَقَالَ أَبُو اسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ. [راجع: ۲۵۹۳]

۷۳۷۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْعَسَانِيُّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: «مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي؟ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ».

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي؟ فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ، وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا، سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ.

[راجع: ۲۵۹۳]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 97 - کتاب التَّوْحِيدِ

### توحید سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- نبی ﷺ کا اپنی امت کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دینا

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

[7371] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کیا۔

۷۳۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبِيئٍ ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ . [راجع: ۱۳۹۵]

[7372] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انھیں فرمایا: ”تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، اس لیے سب سے پہلے انھیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مانیں، یعنی توحید کا اقرار کر لیں۔ جب وہ اس عقیدہ توحید کو سمجھ جائیں تو پھر انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو انھیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں ان پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے امیروں سے وصول کی جائے گی اور ان

۷۳۷۲ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبِيئٍ : أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ [يَقُولُ] : لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُعَاذًا إِلَى نَحْوِ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ : «إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى ، فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ ، فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ

کے غریب لوگوں پر خرچ کی جائے گی۔ پھر جب وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو ان سے زکاۃ وصول کرنا لیکن زکاۃ وصول کرتے وقت لوگوں کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرنا۔“

اللَّهُ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةَ فِي أَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ غَيْرِهِمْ فَرَدُّ عَلَىٰ فَتِيرِهِمْ، فَإِذَا أَقْرَأُوا بِذَلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ. [راجع: ]

[۱۳۹۰]

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں پر سب سے پہلے جو چیز واجب ہے وہ اپنے رب کی معرفت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے اس امر کو بیان کیا ہے اور عقیدہ توحید کی دعوت دی ہے۔ اب اس کی وضاحت کے بعد لوگوں کے خود ساختہ اصول و ضوابط کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی کو لازم اور ضروری سمجھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ دیگر اہل کلام کے اقوال کو نہیں دیکھنا چاہیے۔

[7373] حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ! تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”(بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ تو جانتا ہے کہ ان بندوں کے حق اللہ کے ذمے کیا ہیں؟“ انھوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے۔“

۷۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ: سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هَالِلٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مُعَاذُ! أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟»، قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟»، قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ». [راجع: ]

[۲۸۵۶]

[7374] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے سنا۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ آپ کے سامنے اس طرح سے بیان کیا گویا وہ آدمی اسے بہت کم شمار کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔“

۷۳۷۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ضَعْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّبُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

زَادَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (راجع: ۱۰۱۳)

اسماعیل بن جعفر نے امام مالک سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

فائدہ: رات کے وقت سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے والے خود حضرت قتادہ بن نعمان تھے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے مادری بھائی اور ان کے پڑوس میں رہتے تھے۔ مضامین قرآن کے تین حصے ہیں: ایک حصے میں توحید الہی اور اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات کا بیان ہے۔ دوسرے حصے میں قصص و واقعات بیان ہوئے ہیں جبکہ تیسرا حصہ احکام شریعت پر مشتمل ہے۔ درحقیقت اس سورت میں توحید خالص اور اس کی صفات کا بیان ہے، اس لیے اسے تہائی قرآن کہا گیا ہے۔

۷۳۷۵ - [حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ]: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَكَانَتْ فِي حَجْرٍ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ - عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُحْتَمِبُ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَضَعُ ذَلِكَ؟»، فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخْبِرُوهُ أَنْ اللَّهَ يُحِبُّهُ».

[7375] ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کسی لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا۔ وہ اپنی فوج کو نماز پڑھاتا تو اپنی قرأت ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پر ختم کرتا۔ جب یہ لوگ لوٹ کر آئے تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟“ لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس سورت میں رحمن کی صفات ہیں جنہیں تلاوت کرنا مجھے اچھا لگتا ہے۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔“

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ (ان سے) کہہ دیں کہ (اللہ تعالیٰ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر، جس نام سے بھی تم پکارو گے، اسی کے لیے سب اچھے نام ہیں“ کا بیان

(۲) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿قُلْ أَدْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى﴾ [الاسراء: ۱۱۰]

۷۳۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

[7376] حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو دوسرے لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔“

عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ وَأَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ» .

[راجع: ۶۰۱۳]

[7377] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران میں آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد حاضر خدمت ہوا کہ ان کا بیٹا نزع کی حالت میں ہے اور وہ آپ کو بلارہی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”واپس جا کر اسے کہو: اللہ ہی کا سب کچھ ہے جو چاہے لے لے اور جو چاہے دے دے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے، اسے کہو کہ صبر کرے اور اللہ کے ہاں ثواب کی امید رکھے۔“ صاحبزادی نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہے آپ ضرور تشریف لائیں۔ تب نبی ﷺ اٹھے اور آپ کے ہمراہ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی کھڑے ہوئے۔ (پھر جب صاحبزادی کے گھر پہنچے تو) بچہ آپ کو دے دیا گیا۔ اس کا سانس اکھڑ رہا تھا، گویا وہ پرانے مشکیزے میں ہے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالا ہے اور اللہ بھی اپنے انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم دل ہوتے ہیں۔“

۷۳۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ : حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّهْدِيّ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ يَدْعُوهُ إِلَى ابْنَتِهَا فِي الْمَوْتِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «ارْجِعْ فَأَخْبِرْهَا أَنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ ، وَلَهُ مَا أُعْطِيَ ، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى ، فَمُرْهَا فَلْتَضْمِرْ وَلْتَحْتَسِبْ» . فَأَعَادَتِ الرَّسُولَ أَنَّهَا أَقْسَمَتْ لِتَأْتِيَنَّهَا ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَيْهِ وَنَفْسُهُ تَقَعَّقُ كَأَنَّهَا فِي شَنْ ، ففَاضَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ : «هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ» . [راجع: ۱۲۸۴]

☀ فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا ان دونوں احادیث کو کتاب التوحید میں لانے کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض صفات ایسی ہیں جو اللہ اور بندوں میں مشترک ہیں۔ ان میں صرف لفظی اشتراک ہے، حقیقت کے اعتبار سے ان میں بہت فرق ہے۔ ان میں سے ایک صفت رحم ہے۔ اللہ رحیم ہے اور بندے کے لیے بھی اس صفت کا اطلاق ہوا ہے جیسا کہ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لفظی اشتراک کی وجہ سے ایسی صفات کا انکار نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے تشبیہ لازم آتی ہے بلکہ ایسی صفات کے متعلق

ضابطہ یہ ہے کہ اللہ کے شایان شان ان صفات کو ثابت کیا جائے اور بندوں کی حالت کے مطابق بندوں کے لیے انہیں برقرار رکھا جائے۔

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ”بے شک اللہ ہی رزاق، قوت والا (اور) نہایت طاقتور ہے“ کا بیان

(۳) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ [النار: ۵۸]

173781 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اذیت ناک اور تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ (مشرکین) اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں اور وہ اس کے باوجود انہیں عافیت دیتا اور رزق عطا کرتا ہے۔“

۷۳۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ، يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ». [راجع: ۶۰۹۹]

فائدہ: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ عنوان میں دو صفات کا ذکر ہے: ایک مخلوق کو رزق فراہم کرنا، دوسرے زبردست قوت کا مالک ہونا جو اس کی قدرت کاملہ سے عبارت ہے۔ رزق دینے کا ذکر تو حدیث میں موجود ہے اور قوت کا ثبوت اس طرح ہے کہ تکلیف دہ باتیں سن کر صبر کرنا اس کی قوت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ بشری طبیعت تو اذیت ناک باتیں سن کر انتقام لینے کے لیے بھڑک اٹھتی ہے۔ انسان ایسے حالات میں فوراً بدلہ لینے کی جلدی کرتا ہے تاکہ موقع ضائع نہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی زبردست طاقت کے باوجود انتقام نہیں لیتا اور یہ کسی عجز یا بے بسی کی وجہ سے نہیں بلکہ صبر اور حوصلے کی وجہ سے ہے جو اس کی قوت و طاقت کی علامت ہے۔

باب: 4- ارشادات باری تعالیٰ: ”وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔“ اور ”بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔“ اور ”اس نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم کی بنا پر اتارا ہے۔“ اور جو بھی مادہ حاملہ ہوتی ہے یا بچہ جتنی ہے تو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔“ قیامت کا علم اسی (اللہ ہی) کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔“ کا بیان

(۴) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿عَلَيْمُ الْغَيْبِ﴾ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿النحن: ۲۶﴾ وَإِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴿لقمان: ۳۴﴾ وَ﴿أَنْزَلَهُ يُعَلِّمُوهُ﴾ [النساء: ۱۶۶] وَ﴿وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا يُعَلِّمُهُ﴾ [فاطر: ۱۱] ﴿إِلَيْهِ يَرُدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [فصلت: ۴۷]

قَالَ يَحْيَى: الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا،  
وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا.

یحییٰ بن زیاد نے کہا: وہ ہر چیز پر علم کے اعتبار سے ظاہر ہے اور باعتبار علم ہر چیز سے گہرا ہے۔

۷۳۷۹ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا  
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
«مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ حَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لَا  
يَعْلَمُ مَا تَغْبِضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا  
فِي عَدِيٍّ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ  
إِلَّا اللَّهُ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا  
اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ».

[7379] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”غیب کی چابیاں پانچ ہیں، جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا: رحمِ مادر میں جو کئی بیش ہوتی ہے وہ اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں۔ اللہ کے سوا کسی کو پتا نہیں کہ کل کیا ہوگا؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی، اللہ کے سوا کسی شخص کو علم نہیں کہ وہ کس زمین میں فوت ہوگا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔“

[راجع: ۱۰۳۹]

۷۳۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا  
سُعْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ  
مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ،  
وَهُوَ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾  
[الانعام: ۱۰۳] وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ  
كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ.

[7380] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اگر کوئی تم سے یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”نظریں اسے نہیں دیکھ سکتیں“ اور جو تجھے یہ کہے کہ آپ ﷺ غیب جانتے تھے تو اس نے بھی غلط کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔

[راجع: ۳۲۳۴]

(۵) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَلَسَلَّمُ

بَاب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ سراسر سلامتی والا،

امن دینے والا ہے“ کا بیان

الْمُؤْمِنُ﴾ [الحشر: ۲۳]

۷۳۸۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُعِينَةُ: حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ  
قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا نَصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ  
فَتَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

[7381] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم (ابتداءً اسلام میں) نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس طرح کہتے: اللہ پر سلام۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (اسے تمہاری دعائے سلامتی

کی ضرورت نہیں)، البتہ اس طرح کہا کرو: تمام عبادتیں، نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو۔ آپ پر اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ سلام ہو ہم پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

«إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ».

[راجع: ۸۳۱]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگوں کا بادشاہ“

کا بیان

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

[7382] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور تمام آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ آج دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟“

شعیب، زبیدی، ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے امام زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

(۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿مَلِكٍ

النَّاسِ﴾

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۷۳۸۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيُّنْ مَلُوكِ الْأَرْضِ؟».

وَقَالَ شُعَيْبٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ مَسَافِرٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي

سَلْمَةَ. [راجع: ۱۴۸۲]

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے یہ مقصود ہے کہ ”الملك“ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اگرچہ اس کا اطلاق مخلوق کے لیے بھی ہوتا ہے لیکن اس میں کسی بھی پہلو سے تشبیہ کا شائبہ نہیں کہ اس کا انکار یا تاویل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ مالک الملک، اس کی بادشاہت مکمل اور مطلق، نیز اس میں کوئی بھی شریک نہیں اور نہ اس کے لیے کسی کا محتاج ہی ہے جبکہ بندوں کی بادشاہت اللہ کی عطا کردہ ہے اور بندے اسے قائم رکھنے کے لیے بھی دوسروں کے محتاج ہیں۔

باب: 7- ارشادات باری تعالیٰ: ”اور وہی سب پر غالب کمال حکمت والا ہے۔“ ”آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔“ تمام تر عزت تو صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔“ کا بیان، نیز اللہ کی عزت اور اس کی صفات کی قسم اٹھانے کا حکم

(۷) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ [الروم: ۲۷] ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ [الصافات: ۱۸۰] ﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ﴾ [المناقرن: ۸] وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ کہے گی: قط، قط تیری عزت کی قسم!“

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا جو سب سے آخر میں جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے ایک طرف کر دے۔ مجھے تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔“

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تیرے لیے جنت کا یہ مقام اور اس سے دس گنا مزید ہے۔“

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ».

حضرت ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: ”اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔“

وَقَالَ أَيُّوبُ: «وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ».

وضاحت: یہ تمام روایات صحیح بخاری ہی میں متصل سند سے مروی ہیں۔ امام بخاری جنت نے ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزت اور اس کی قسم اٹھانے کا جواز ثابت کیا ہے۔

[7383] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تجھے موت نہیں

۷۳۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ



عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ».

آئے گی جبکہ جن و انس مرجائیں گے۔“

[7384] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔“

دوسری سند سے اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: ”لوگوں کو مسلسل دوزخ میں ڈالا جائے گا اور جہنم کہتی رہے گی: (میرے اندر ڈالنے کے لیے) کچھ اور ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا ایک حصہ دوسرے سے مل جائے گا، اس وقت وہ کہے گی: تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس، بس۔ اور جنت میں بھی جگہ بچ جائے گی یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے (اس وقت) کوئی مخلوق پیدا کرے گا جس سے جنت کے باقی ماندہ حصے کو بھرا جائے گا۔“

۷۳۸۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُلْقَى فِي النَّارِ».

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا زُرَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ. وَعَنْ مُعْتَمِرٍ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَصَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ: قَدْ قَدَّ، بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضَلُ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ». (راجع: ۴۸۴۸)

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے صفت قدم کا اثبات ہے، اس لیے اس کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے اس کے ظاہری معنی لیے جائیں، اس کی کوئی تاویل نہ کی جائے، نیز اس سلسلے میں تشبیہ دینے اور کیفیت بیان کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ واللہ اعلم۔

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا“ کا بیان

(۸) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ﴾ [الأنعام: ۷۳]

[7385] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

نے کہا: نبی ﷺ رات کے وقت اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو آسمانوں اور

۷۳۸۵ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

زمین کا مالک ہے۔ حمد و ثنا تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے، ان سب کو قائم کرنے والا ہے۔ تعریف تجھے ہی سزاوار ہے۔ تو آسمانوں و زمین کا نور ہے۔ تیرا قول برحق، تیرا وعدہ مبنی برحقیقت ہے، تیری ملاقات برحق، جنت سچ اور جہنم برحق، نیز روز قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور اپنا سر جھکا دیا۔ میں تجھی پر ایمان لایا۔ میں نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا۔ میں تیری ہی مدد سے باطل کے خلاف برسریکا ہوں اور تجھی سے انصاف کا طلب گار ہوں۔ میرے ان تمام گناہوں کو معاف کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں۔ وہ گناہ بھی معاف کر دے جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے ہیں اور جو میں نے علانیہ کیے ہیں، تو ہی میرا معبود ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں۔“

ثابت بن محمد کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ہم سے یہ الفاظ بیان کیے تھے: ”تو حق ہے اور تیرا کلام سچ ہے۔“

يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، قَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْحِجَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفُرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ لِي غَيْرُكَ».

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا، وَقَالَ: «أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ».

[راجع: ۱۱۲۰]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ سننے والا خوب دیکھنے والا ہے“ کا بیان

(۹) بَابُ [قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى] ﴿وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ [النساء: ۱۳۴]

حکمت و وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان کے تحت اللہ تعالیٰ کی دو صفات ”سمع اور بصر“ کو ثابت کیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے نقص اور عیب سے پاک ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تمام صفات بھی کاملہ ہیں۔ ان میں کسی قسم کا کوئی نقص یا عیب نہیں۔ ان صفات کاملہ میں سے ایک صفت سمع اور دوسری بصر ہے۔ اس بنا پر اس کے صفاتی نام سمع اور بصیر قرآنی آیات میں آئے ہیں۔

امام اعمش، حضرت تمیم سے، وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: تمام

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ

تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کے کان ہر قسم کی آواز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: ”یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے متعلق آپ سے جھگڑ رہی تھی۔“

[7386] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، جب ہم کسی پہاڑ کی بلندی پر چڑھتے تو باوا بلند ”اللہ اکبر“ کہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو اپنے آپ پر رحم کھاؤ! تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم سب کچھ سننے والے، خوب دیکھنے والے اور بہت زیادہ قریب رہنے والے کو بلا رہے ہو۔“ پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں اپنے دل میں ”لاحول ولا قوۃ الا باللہ“ کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس! تم لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“ یا آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہاری (جنت کے خزانے کی طرف) رہنمائی نہ کروں؟“

فائدہ: اللہ تعالیٰ غائب نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے، ہر آواز کو سن رہا ہے۔ وہ اس قدر دور نہیں کہ اسے باوا بلند پکارنے کی ضرورت پیش آئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو انہیں کہہ دو کہ میں بہت قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کو ہر آن سنتا ہوں وہ جب بھی مجھے پکارے۔“<sup>۱</sup> واضح رہے کہ یہ قرب، علم اور قدرت کے اعتبار سے ہے، ورنہ ذات باری تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔

[7388, 7387] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ دعا پڑھا کرو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے مغفرت عطا فرما، یقیناً تو ہی

الْأَصْوَاتِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾ [المجادلة: ۱].

۷۳۸۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي بَرْبٍ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فُكِّنَا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ: «ارْبِعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا قَرِيبًا». ثُمَّ أَتَى عَلِيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ لِي: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهَا كَثُرَ مَنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ»، أَوْ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ؟». به۔ [راجع: ۲۹۹۲]

۷۳۸۷، ۷۳۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ: سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

بہت زیادہ بخشے والا نہایت مہربان ہے۔“

ظَلَمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ». [راجع: ۸۳۴]

[7389] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضرت جبریل نے مجھے آواز دے کر کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور جو کچھ انہوں نے آپ کو جواب دیا ہے اسے بھی سن لیا ہے۔“

۷۳۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ». [راجع: ۳۲۲۱]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ”کہہ دیجیے! وہی (اللہ) قدرت والا ہے“ کا بیان

(۱۰) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾ [الأنعام: ۶۵]

[7390] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سلمی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تمام (جائز) کاموں میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے۔ جس طرح آپ انہیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ فرماتے: ”جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھے، پھر یوں کہے: ”اے اللہ! میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں خیریت طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے طفیل اس کام میں طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا طلبگار ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے مجھے نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو غیبوں کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اس کام کا بعینہ نام لے) میرے لیے دنیا و آخرت میں ..... یا اس طرح فرمایا کہ میرے دین، میری زندگی اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے ..... بہتر ہے تو مجھے

۷۳۹۰ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلْمِيُّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ، ثُمَّ يَسْمِيهِ بِعَيْنِهِ، خَيْرًا لِي فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، قَالَ: أَوْ فِي دِينِي

اس کی قدرت دے اور میرے لیے اسے آسان کر دے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اس کام کا بعینہ نام لے) میرے لیے دنیا و آخرت میں ..... یا اس طرح فرمایا کہ میرے دین، میری زندگی اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے ..... برا ہے تو مجھے اس کام سے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی اور خوش کر دے۔“

وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، فَاقْضُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْضُ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ. [راجع: ۱۱۶۲]

☀️ فائدہ: مستقبل میں قسمت آزمائی کے متعلق قبل از اسلام مختلف طریقے رائج تھے، مثلاً: ○ تیروں اور پانسوں سے قسمت آزمائی اور کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کیا جاتا۔ ○ قیافہ شناسی کو بھی بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اسے بطور پیشہ اختیار کیا جاتا تھا۔ ○ پرندوں کو اڑا کر پیش آنے والے امور کے متعلق فیصلہ کیا جاتا کہ وہ کس طرف جاتا ہے۔ ○ اس سلسلے میں کابھوں اور نجومیوں کا کام بھی عروج پر تھا۔ اسلام نے ان طریقوں کو غلط ٹھہرا کر امت اسلامیہ کے لیے صرف استخارے کو جائز ٹھہرایا، اس میں انسان اپنی عاجزی اور بے بسی کا اظہار کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور علم و قوت کے ذریعے سے درپیش مسائل کے متعلق رہنمائی کا سوال کرتا ہے۔

### باب: 11- دلوں کو پھیرنے والی ذات

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم ان کے دل اور ان کی آنکھیں پھیر دیں گے۔“

[7391] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت یہ قسم اٹھایا کرتے تھے: ”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!“

### باب: 12- اللہ تعالیٰ کے ایک کم سونام ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ذوالجلال کے معنی ہیں: عظمت والا۔ اور البر کے معنی ہیں: لطیف اور باریک بین۔

### (۱۱) بَابُ: مُقَلَّبِ الْقُلُوبِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ﴾ [الأنعام: ۱۱۰].

۷۳۹۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارِكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَةَ، عَنْ سَالِمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا وَمُقَلَّبِ الْقُلُوبِ». [راجع: ۶۶۱۷]

### (۱۲) بَابُ: إِنْ لِلَّهِ مِائَةٌ اسْمٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ذُو الْمَلَكِ﴾ [الرحمن: ۲۷]: الْعَظَمَةُ. ﴿الْبَرُّ﴾ [الطور: ۲۸]: اللَّطِيفُ.

۷۳۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: [7392] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نانو نے نام ہیں، یعنی سو سے ایک کم۔ جو کوئی انھیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

أَحْصَيْنَاهُ: حَفِظْنَاهُ. [راجع: ۲۷۳۶]

أَحْصَيْنَاهُ کے معنی ہیں: حَفِظْنَاهُ، یعنی ہم نے اسے محفوظ کیا۔

☀️ فائدہ: احصاء کی دو صورتیں ہیں: عملی اور قولی ○ عملی: اسمائے حسنیٰ کے معانی کے مطابق انسان خود کو ڈھالے، مثلاً: الرحیم، رحم کرنے والا، الکریم، سخاوت کرنے والا، الْعَفْوُ، معاف کرنے والا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ دوسروں پر رحم کرے، سخاوت کرے اور درگزر سے کام لے۔ ○ قولی: انھیں یاد کرے، ورد کے طور پر پڑھے، ان کے طفیل اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس میں مومن کے علاوہ دوسرے بھی شریک ہیں، تاہم اہل ایمان ان کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے میں دوسروں سے ممتاز ہیں۔<sup>1</sup>

باب: 13- اللہ کے ناموں کے طفیل سوال کرنا اور ان کے ذریعے سے پناہ مانگنا

(۱۳) بَابُ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى  
وَالِاسْتِعَاذَةِ بِهَا

[7393] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے کپڑے کے کنارے سے اسے تین مرتبہ جھاڑے اور یہ دعا پڑھے: ”اے اللہ! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی رحمت سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح کو روک لیا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

۷۳۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْقُضْهُ بِصِنْفَةِ نَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتَ جَنِّي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أُرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

یحییٰ اور بشر بن مفضل نے عبید اللہ سے، اس نے سعید سے، اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسی طرح) بیان کیا ہے، نیز زبیر، ابو ضمہ اور اسماعیل

تَابَعَهُ يَحْيَى وَيَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ

بن زکریا نے عبد اللہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، ان سے نبی ﷺ نے فرمایا۔

ابن عجلان نے بھی سعید سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[7394] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو دعا کرتے: ”اے اللہ! میں تیرے نام کے طفیل زندہ ہوں اور اسی کے ساتھ فوت ہوں گا۔“ اور جب صبح ہوتی تو یہ دعا کرتے: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں فوت کرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

[7395] حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر جاتے تو دعا کرتے: ”ہم تیرے ہی نام سے فوت ہوتے ہیں اور اسی سے زندہ ہوں گے۔“ اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا ہے اور اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔“

زَكَرِيَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَرَوَاهُ ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: 6320]

۷۳۹۴ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رَبِيعِي، عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: 6312]

۷۳۹۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِي بْنِ جِرَاشٍ، عَنْ خَرَشَةَ ابْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا»، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ». [راجع: 6325]

☀️ فائدہ: ان احادیث میں بھی اللہ کے ناموں کے طفیل دعا کرنے کا طریقہ بیان ہوا ہے کہ انسان نیند اور بیداری کے وقت اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہے اور اللہ کے حضور عرض کرتا ہے کہ میں حالت بیداری میں تیرا ہی نام یاد کرتا ہوں۔ اس نام ہی سے مجھے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اس کی بدولت مجھے ہر حالت میں سکون و اطمینان مہیا فرما۔

[7396] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے: ”شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور

۷۳۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ

رکھنا اور جو کچھ تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور رکھنا۔ اگر اس صحبت میں کوئی بچہ ان دونوں کے نصیب میں ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

فَقَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَوَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا». (راجع: [۱۴۱])

[۱۴۱]

[7397] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میں شکار پر اپنے سکھائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور چھوڑتے وقت اللہ کا نام بھی لو، پھر اگر وہ شکار پکڑ کر اسے روک لیں، اس سے خود نہ کھائیں تو تم اسے کھا سکتے ہو، اسی طرح اگر تم بے پرو پیکان تیر پھینکو اور وہ جانور کا گوشت چیر دے تو ایسا شکار بھی کھا سکتے ہو۔“

۷۳۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا فَضِيلٌ، عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: أُرْسِلُ كِلَابِي الْمَعْلَمَةَ؟ قَالَ: «إِذَا أُرْسَلَتْ كِلَابُكَ الْمَعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَحَزَقْ فَكُلْ». (راجع: [۱۷۵])

☀️ فائدہ: اس حدیث میں اللہ کے ناموں کے طفیل اس کی عبادت کرنے کا ایک اور انداز بیان ہوا ہے کہ اگر شکاری کتا چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا گیا تھا اور وہ شکاری کتا جانور سے خود نہ کھائے بلکہ اسے مکمل طور پر روک لے تو ذبح کے بغیر اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت ہے۔

[7398] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں جن کا زمانہ شرک کے قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انھوں نے ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں؟ (تو کیا ہم اسے کھا سکتے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیا کرو۔“

۷۳۹۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَاهَدَهُمْ بِشِرْكِكَ، يَأْتُونَنَا بِالْحِمَايِنِ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَمْ لَا، قَالَ: «اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا».

یہ روایت بیان کرنے میں محمد بن عبدالرحمن، عبدالعزیز بن محمد دروردی اور اسامہ بن حفص نے ابو خالد کی متابعت کی ہے۔

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ. (راجع: [۲۰۵۷])



☀️ فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کے طفیل اللہ کو پکارنے کا ایک اور انداز بیان ہوا ہے کہ ذبح کرتے اور کھاتے وقت اللہ کا نام لینا چاہیے، اس میں خیر و برکت کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے۔

[7399] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ آپ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر کہا۔

۷۳۹۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنَ، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ. [راجع: ۵۵۵۳]

[7400] حضرت جناب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ قربانی کے دن نبی ﷺ کے پاس موجود تھے، آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ”جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی وہ اس کی جگہ اور قربانی کرے اور جس نے ابھی تک قربانی ذبح نہ کی ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔“

۷۴۰۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدُبٍ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ». [راجع: ۹۸۵]

[7401] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔ جو کوئی قسم اٹھانا چاہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے۔“

۷۴۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ».

باب: 14- اللہ عزوجل کی ذات و صفات اور اللہ کے اسماء کے متعلق جو کچھ ذکر کیا جاتا ہے

(۱۴) بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي الذَّاتِ وَالتَّعْوِثِ وَأَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

حضرت ضعیب رضی اللہ عنہ نے مرتے وقت کہا: یہ سب تکلیف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے لیے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذات کا لفظ استعمال کیا۔

وَقَالَ حُضَيْبٌ: وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ، فَذَكَرَ الذَّاتِ بِاسْمِهِ تَعَالَى.

[7402] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد، بنو زہرہ قبیلے کے حلیف حضرت اسید بن جاریہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دس صحابہ کرام کو کسی مہم پر روانہ کیا۔ ان میں حضرت ضعیب

۷۴۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ - حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

نبیؐ بھی تھے۔ حارث کی بیٹی نے بتایا کہ جب حارث کے بیٹوں نے انھیں قتل کرنے کا پروگرام بنایا تو حضرت خبیب نے مجھ سے استرا مانگا تاکہ اپنے زیر ناف بال صاف کریں۔ جب وہ انھیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو حضرت خبیب انصاریؓ نے یہ شعر پڑھے ۷

جب مسلمان بن کے دنیا سے چلوں مجھ کو کیا در ہے کس کروت گروں  
میرا مرنا ہے اللہ کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زیوں  
تن جو کھڑے کھڑے اب ہو جائے گا اس کے کھڑے پر وہ برکت دے فزوں

پھر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے اسے قتل کر دیا۔ نبیؐ نے اپنے صحابہ کرامؓ کو اسی دن اطلاع کر دی جس دن یہ حضرات شہید کیے گئے تھے۔

☀️ **فائدہ:** اس حدیث میں لفظ ذات، اللہ کے اسم مبارک کے ساتھ بطور مضاف استعمال ہوا ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے اسے برقرار رکھا۔ اگر یہ غلط ہوتا تو آپ اس کا انکار کر دیتے، اس لیے ذات باری تعالیٰ وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ مِنْهُمْ حُبَيْبَ الْأَنْصَارِيِّ، فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِبَاضٍ: أَنَّ ابْنَةَ الْحَارِثِ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَجِدُّ بِهَا، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ حُبَيْبُ الْأَنْصَارِيِّ:

وَلَسْتُ أَبَانِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا  
عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مَضْرَعِي  
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ  
يُبَارِكْ عَلَيَّ أَوْ ضَالِّ شَلْوٍ مُمَرَّعٍ  
فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ  
أَصْحَابُهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ أُصِيبُوا. (راجع: ۱۳۰۴۵)

(۱۵) **بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَيَعِزُّكُمْ اللَّهُ نَفْسُكُمْ﴾** [آل عمران: ۲۸] وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
﴿تَعَلَّمَ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ﴾

[المائدة: ۱۱۶]

باب: 15- ارشاد باری: ”اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے، نیز فرمان الہی: ”جو میرے نفس میں ہے وہ تو جانتا ہے اور جو تیرے نفس میں ہے میں نہیں جانتا“

کابیان

[7403] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، وہ نبیؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی بھی غیرت مند نہیں، اسی لیے اس نے فواحش کو حرام قرار دیا ہے، نیز اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو مدح و تعریف پسند نہیں۔“

۷۴۰۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ أُغْيِرُ مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ». [راجع: ۴۶۳۴]

☀️ **فائدہ:** آدمی کے لیے یہ عیب اور نقص ہے کہ وہ اپنی تعریف خود کرے یا کسی سے اپنی تعریف پسند کرے لیکن اللہ کے حق میں یہ عیب نہیں کیونکہ وہ تعریف کے لائق ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی کما حقہ اس کی

تعریف نہیں کر سکتا۔

[7404] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو اپنی کتاب میں لکھا: میں نے اپنے نفس پر لازم قرار دیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔ یہ نوشتہ اس نے اپنے پاس عرش پر رکھا ہوا ہے۔“

۷۴۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْمَخْلُقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ - وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ، وَهُوَ وَضَعُ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ - : إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي». [راجع: ۱۳۱۹۴]

🌟 فائدہ: اس کتابت کے تین معنی ہیں: \* اسے ظاہر پر محمول کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اسے خود تحریر کیا، چنانچہ فرمان نبوی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو اپنے ہاتھ سے نوشتہ تقدیر لکھا۔ \* ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو لکھنے کا حکم دیا ہو اور اس کی بھی حدیث میں صراحت ہے۔ \* یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ ”کن“ سے ایسا کیا ہو، یعنی کن کہا اور نوشتہ تحریر ہو گیا۔ یہ تینوں معانی صحیح اور کتاب و سنت سے ثابت ہیں۔

[7405] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے بھری محفل میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی جانب ایک گز نزدیک ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک گز مجھ سے قریب ہو تو میں دو گز اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔“

۷۴۰۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنِ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي ، وَإِنِ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ ، وَإِنِ تَقَرَّبَ شَيْبًا إِلَيَّ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَإِنِ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا ، وَإِنِ أَتَانِي يَمْسِيهِ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً». [انظر: ۷۵۰۵، ۷۵۳۷]

باب: 16- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ کے چہرے کے

سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے“ کا بیان

(۱۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ كُلُّ شَيْءٍ

هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ﴾ [التقصص: ۸۸]

[7406] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”کہہ دیجیے! اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔“ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے: ”یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب) آجائے“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی: ”اے اللہ! میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔“ اس کے بعد یہ الفاظ نازل ہوئے: ”یا تمہیں فرقہ بندی میں مبتلا کر دے“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ (پہلے دونوں کی نسبت) آسان ہے۔“

۷۴۰۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ هُوَ الْغَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَتْ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ قَوْلِكُمْ﴾، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، فَقَالَ: «أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، قَالَ: «أَوْ بِلِسَانِكُمْ شَيْعًا﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَذَا أَيْسَرُ». [راجع: ۴۶۲۸]

☀ فائدہ: اللہ تعالیٰ کے لیے صفت الوجہ ثابت کرنے پر سلف صالحین کا اجماع ہے۔ اس بنا پر صفت ”الوجہ“ کو بلا تخریف، بلا تعطیل، بلا تکلیف اور بلا تمثیل ثابت کرنا ضروری ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا حقیقی چہرہ ہے جو اس ذات باری تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ اس صفت کو تسلیم کرنا، اس پر ایمان لانا گویا اللہ پر ایمان لانا ہے۔<sup>۱</sup>

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ”تا کہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے، یعنی تیری غذا وغیرہ کا اہتمام کیا جائے، نیز ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ (نوح علیہ السلام) کی کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے تیر رہی تھی“ کا بیان

(۱۷) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلِنُصْنَعُ عَلَىٰ عَيْنِي﴾ [طہ: ۲۹] تُعَدِّي، وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا﴾ [القمر: ۱۴]

[7407] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی تم پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نا نہیں..... اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ فرمایا..... اور بلاشبہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کاٹا ہوگا جیسے اس کی آنکھ پر ایک ابھر ہوا انگور کا دانہ ہو۔“

۷۴۰۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ذَكَرَ الدَّجَالَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَىٰ عَيْنِهِ - وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرٌ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةَ». [راجع: ۳۰۵۷]

[7408] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی بھیجے ہیں ان سب نے اپنی قوم کو کانہ کذاب سے ضرور خبردار کیا ہے۔ وہ (دجال) کا نا ہے اور تمہارا رب کا نا نہیں۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔“

۷۴۰۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبِّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ». [راجع: ۷۱۳۱]

فائدہ: دجال اپنے رب ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے رب ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ ایک آنکھ سے کانہ ہوگا۔ یہ ایک ایسی محسوس علامت ہے جس کو عوام الناس بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت بیان کی گئی ہے کہ اس کے شایان شان بے عیب آنکھ ہوگی۔ اسے ظاہر پر محمول کرتے ہوئے مبنی برحقیقت تسلیم کیا جائے گا، جس کی اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی اور نہ اسے مخلوق سے تشبیہ ہی دی جا سکتی ہے۔ اس صفت کا انکار کرنا کفر ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے رب العالمین کی صفت عین ثابت کرنے کے لیے دو آیات اور دو احادیث پیش کی ہیں۔

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ اللہ ہی ہے جو پیدا کرنے والا، سب کا موجد اور صورتیں عطا کرنے والا ہے“ کا بیان

(۱۸) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ [الحشر: ۲۴]

[7409] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں غزوہ بنو مصطلق میں کچھ لوٹنیاں بطور غنیمت ملیں۔ صحابہ کرام نے چاہا کہ ان سے ہم بستری کریں لیکن انھیں حمل نہ ٹھہرے، اس لیے انھوں نے نبی ﷺ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی قباحت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ لکھ دیا ہے جو وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔“

۷۴۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى - هُوَ ابْنُ عُثْبَةَ - : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ نَبِيِّ الْمُضْطَلِقِ: أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَابًا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِمْ وَلَا يَحْمِلُونَ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

مجاہد نے قزم سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی جان جس کا پیدا ہونا مقدر ہے اللہ اسے

وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا». [راجع: ۲۲۲۹]

ضرور پیدا کر کے رہے گا۔“

☀️ فائدہ: عزل کے معنی ہیں: صحبت کرتے وقت بیوی کی شرم گاہ سے باہر انزال کرنا۔ بعض حالات میں اس کی اجازت ہے لیکن خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک کے لیے اس کو بنیاد قرار دینا زری حماقت ہے کیونکہ عزل، بیوی خاوند کا ایک نجی معاملہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھا بلکہ بعض اوقات اسے خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ اللہ اکیلا ہی خالق، موجد اور تصویر گری کرنے والا ہے۔ میاں بیوی کو اس میں ذرا بھر بھی اختیار نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق پیدا کرنے کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس میں لوگوں کے چاہنے یا نہ چاہنے کا کوئی عمل دخل نہیں۔

(۱۹) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَمَّا خَلَقْتُ بَدَنِي﴾ [ص: ۷۵]

باب: 19- ارشاد باری تعالیٰ: ”جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا“ کا بیان

☀️ فائدہ: اس آیت کو پیش کرنے سے امام بخاری رحمہ اللہ کا مقصد ذات باری تعالیٰ کے لیے دو ہاتھوں کا اثبات ہے اور یہ ظاہری الفاظ کے اعتبار سے مبنی برحقیقت ہیں۔ انھیں تشبیہ و تمثیل اور تکلیف و تاویل کے بغیر تسلیم کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔

[7410] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تمام اہل ایمان کو اکٹھا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے: کاش! ہم کسی کی سفارش اللہ کے حضور لے جائیں تاکہ ہمیں وہ اس حالت سے آرام دے دے، چنانچہ وہ سب مل کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: اے آدم! آپ لوگوں کی حالت کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس بلا میں گرفتار ہیں؟ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا، پھر فرشتوں سے سجدہ کرایا اور تمام اشیاء کے نام آپ کو سکھائے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس حالت سے نجات دے۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے: میں اس منصب کے لائق نہیں ہوں۔ اور وہ ان کے سامنے اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی، لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کی طرف سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا۔ پھر سب لوگ

۷۴۱۰ - حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ، أَمَا تَرَى النَّاسَ؟ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدَيْهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، وَلَكِنْ اتُّوْا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلَكِنْ اتُّوْا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطَايَاهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلَكِنْ اتُّوْا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ

حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔ وہ کہیں گے: تم ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی وہ خطائیں یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوئیں تھیں، ہاں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ نے تورات دی اور بلا واسطہ ان سے کلام کیا۔ یہ سن کر وہ سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے دنیا میں سرزد ہوئی تھی، ہاں تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا حکم اور خاص روح ہیں، چنانچہ وہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں لیکن تم سب حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی اگلی پچھلی سب خطائیں اللہ تعالیٰ نے معاف کر دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر وہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے، میں چل پڑوں گا اور اللہ کے حضور حاضر ہونے کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ اپنے رب کو دیکھتے ہی میں سجدے میں گر جاؤں گا اور جب تک اسے منظور ہو گا وہ مجھے سجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہو گا: اے محمد! اپنا سراٹھاؤ، تم جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے تمہیں دیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے اسے قبول کیا جائے گا۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا، پھر سفارش کروں گا تو میرے لیے مخصوص لوگوں کی حد مقرر

التَّوْرَةَ وَكَلِمَهُ نَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ حَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلَكِنْ آتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلَكِنْ آتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقَالَ لِي: اِرْفَعْ مُحَمَّدًا، قُلْ يُسْمَعُ، وَاسْأَلْ نِعْمَةً، وَاسْتَفْعُ شَفْعًا، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ عِلْمِنِيهَا، ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقَالَ: اِرْفَعْ مُحَمَّدًا، وَقُلْ يُسْمَعُ، وَاسْأَلْ نِعْمَةً، وَاسْتَفْعُ شَفْعًا، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ عِلْمِنِيهَا، ثُمَّ أَسْفَعُ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقَالَ: اِرْفَعْ مُحَمَّدًا، قُلْ يُسْمَعُ، وَاسْأَلْ نِعْمَةً، وَاسْتَفْعُ شَفْعًا، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ عِلْمِنِيهَا، ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، وَوَجِبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ“.

کی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے رب کے حضور آؤں گا۔ اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد مجھے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سراٹھاؤ۔ تم جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے وہ پورا کیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے اسے قبول کیا جائے گا۔ پھر میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اس وقت وہ مجھے الہام کرے گا، اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں بہشت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا تو اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا، جب تک اللہ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سراٹھاؤ۔ تم جو کہو گے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے پورا کیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اس وقت وہ مجھے الہام کرے گا۔ اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر آؤں گا تو عرض کروں گا: اے میرے رب! اب دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے اور ان پر جہنم میں ہمیشہ کے لیے ٹھہرنا واجب ہو چکا ہے۔“

نبی ﷺ نے فرمایا: ”آخر کار دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا اور ان کے دل میں ایک جو کے برابر ایمان ہوگا۔ پھر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے دنیا میں لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا اور ان کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہوگا۔ بالآخر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً. ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً». [راجع: ۴۴]



نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا اور ان کے دلوں میں ذرہ برابر ایمان ہوگا۔“

[7411] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا خرچ کرنا اسے کم نہیں کرتا۔“

اور فرمایا: ”کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے اب تک وہ کتنا خرچ کر چکا ہے؟ لیکن اس (سخاوت) نے جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اسے کم نہیں کیا۔“

نیز آپ نے فرمایا: ”اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ نیچے اور اوپر کرتا رہتا ہے۔ (کسی کو پست کر دیتا ہے کسی کو بلند)۔“

[7412] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا جبکہ آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے، پھر کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔“

یہ حدیث سعید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کی ہے۔

[7413] عمر بن حمزہ نے کہا: میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا۔“

۷۴۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الرِّئَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَدُ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ».

وَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِيضْ مَا فِي يَدِهِ».

وَقَالَ: «عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَيَبِيدُهُ الْأَخْرَى الْمِيزَانَ، يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ». [راجع: ۴۶۸۴]

۷۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ، وَتَكُونُ السَّمَوَاتُ بِمِيزَانِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ».

رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ.

۷۴۱۳ - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ». [راجع: ۴۸۱۲]

[7414] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! یقیناً اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، تمام زمینوں کو دوسری انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور دیگر مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں دکھائی دینے لگیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے تھے۔

[7415] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا، تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، درخت اور گیلی مٹی ایک انگلی پر اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنس دیے حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”انھوں نے اللہ کی قدر کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔“

فائدہ: مذکورہ عنوان اور پیش کردہ احادیث سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ہیں، جن کی صراحت ان احادیث میں ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ ہم تسلیم و رضا پر عمل کرتے ہوئے ان نصوص کے ظاہری مفہوم کے مطابق عقیدہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے دو حقیقی ہاتھ ہیں جو اس کے شایان شان ہیں۔ وہ اپنے ان ہاتھوں کی انگلیوں

۷۴۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: سَمِعَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْبَانَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ يَهُودِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ. وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾.

قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: وَزَادَ فِيهِ فَضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا لَهُ. [راجع: ۴۸۱۱]

۷۴۱۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، فَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾. [راجع: ۴۸۱۱]

پر قیامت کے دن زمین و آسمان اور دیگر مخلوقات رکھ کر انھیں جھٹکا دے کر اپنی بادشاہت کا اعلان کرے گا۔

(۲۰) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا شَخْصَ  
أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ»

باب: 20- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اللہ تعالیٰ سے  
زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں“ کا بیان

[7416] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ہمراہ دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اسے قتل کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ کو ان جذبات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ”تم سعد کی غیرت پر اظہارِ تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! یقیناً میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غیرت ہی کی وجہ سے بے حیائی کی ظاہر اور پوشیدہ باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ عذر خواہی محبوب نہیں، اس لیے اس نے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے اپنے رسول بھیجے ہیں، نیز کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ مدح و ثنا محبوب نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے (تاکہ لوگ اس کی تعریف کر کے اسے حاصل کریں)۔“

۷۴۱۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
التَّبُوكِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْمَلِكِ عَنْ وَرَادِ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ  
قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ  
امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ  
ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةٍ  
سَعْدٍ؟ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي،  
وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ  
مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ  
اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِينَ  
وَالْمُبَشِّرِينَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحَةُ مِنَ  
اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَّ اللَّهُ الْجَنَّةَ». [راجع:

[۶۸۴۶]

(راوی حدیث) عبید اللہ بن عمرو نے عبدالملک کے حوالے سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں۔“

وَقَالَ عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ:  
«لَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ».

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ (ان سے)  
کہیں کہ کون سی چیز شہادت کے اعتبار سے سب سے  
بڑی ہے؟ آپ خود ہی کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ“ کا بیان

(۲۱) بَابُ: ﴿قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ﴾

[الأنعام: ۱۹]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو  
شے سے تعبیر کیا ہے اور نبی ﷺ نے قرآن کریم کو شے کہا

فَسَمَّى اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا، وَسَمَّى النَّبِيَّ  
ﷺ الْقُرْآنَ شَيْئًا، وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ.

ہے جبکہ قرآن کریم اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کی ذات کے سوا ہر شے فنا ہونے والی ہے۔“

وَقَالَ: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ [القصص: ۸۸]

[7417] حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا تھا: ”کیا تیرے پاس قرآن سے کوئی شے ہے؟“ اس نے کہا: ہاں، فلاں فلاں سورت یاد ہے اور اس نے ان سورتوں کے نام بھی لیے۔

۷۴۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: «أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟»، قَالَ: نَعَمْ، سُورَةٌ كَذَا، وَسُورَةٌ كَذَا، لِسُورٍ سَمَاهَا. [راجع: ۲۳۱۰]

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دعویٰ کے اثبات میں دو آیات اور ایک حدیث پیش کی ہے۔ پہلی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات کریمہ کو شے کہا ہے۔ اس سے مراد اپنے وجود کو ثابت کرنا اور عدم کی نفی کرنا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کو شے کہا جاسکتا ہے کہ وہ موجود ہے۔

باب: 22- ارشاد باری تعالیٰ: ”اس کا عرش پانی پر تھا۔“ ”اور وہ عرش عظیم کا رب ہے“ کا بیان

(۲۲) بَابُ: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾ [ہود: ۷] ﴿وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ [التوبة: ۱۲۹]

ابو عالیہ نے کہا: ﴿استوی إلى السماء﴾ کا مفہوم یہ ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا اور ﴿فَسَوَّى﴾ کے معنی ہیں: اس نے پیدا کیا۔

قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: ﴿أَسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ﴾ [اصف: ۱۱]: اِرْتَفَعَ، ﴿فَسَوَّى﴾: خَلَقَ.

مجاہد نے کہا: ﴿استوی علی العرش﴾ کے معنی ہیں: وہ عرش پر بلند ہوا۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَسْتَوَى﴾ عَلَا ﴿عَلَى الْعَرْشِ﴾ [الاعراف: ۵۴].

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدِ﴾ میں مجید کے معنی ہیں: کریم۔ اور الودود کے معنی ہیں: صبیب، جیسے حمید مجید کہا جاتا ہے، گویا مجید ماجد سے ہے اور حمید بمعنی محمود، حمد سے ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْمَجِيدُ﴾ [البروج: ۱۵]: الْكَرِيمُ وَ﴿الْوُدُودُ﴾ [البروج: ۱۴]: الْحَبِيبُ، يُقَالُ: حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ، مَحْمُودٌ مِنْ حَمِدٍ.

[7418] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

۷۴۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ

انہوں نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس تھا کہ اتنے میں آپ کے پاس قبیلہ بنو تمیم کے چند لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: ”اے بنو تمیم! تم بشارت قبول کرو۔“ انہوں نے کہا: آپ نے ہمیں بشارت تو دی ہے، کچھ (دنیا کا) مال بھی دیں۔ پھر آپ کے پاس یمن کے کچھ لوگ آئے تو آپ نے فرمایا: ”اے اہل یمن! تم خوشخبری قبول کرو، بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔“ انہوں نے کہا: ہم نے اسے قبول کیا۔ ہم تو آپ کے پاس اس غرض سے آئے ہیں کہ دین کے متعلق سمجھ بوجھ حاصل کریں اور آپ سے اس دنیا کے آغاز کے متعلق پوچھیں کہ اس کی ابتدا کیسے ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل تھا اور کچھ نہیں تھا، البتہ اللہ کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی۔“

الأعمش، عن جامع بن شداد، عن صفوان ابن محرز، عن عمران بن حصين قال: إني عند النبي ﷺ إذ جاءه قوم من بني تميم فقال: «اقبلوا البشارة يا بني تميم»، قالوا: «بشرتنا فأعطينا، فدخل ناس من أهل اليمن فقال: «اقبلوا البشارة يا أهل اليمن! إذ لم يقبلها بنو تميم»، قالوا: «قلنا، جئناك لتتفقه في الدين، ولينسألك عن أول هذا الأمر ما كان، قال: «كان الله ولم يكن شيء قبله، وكان عرشه على الماء، ثم خلق السموات والأرض، وكتب في الذكر كل شيء».

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اتنے میں ایک آدمی نے آکر مجھ سے کہا: اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو وہ بھاگ گئی ہے۔ میں اس کی تلاش میں نکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے اور اس کے درمیان سراب حائل ہے۔ اللہ کی قسم! اب میں چاہتا ہوں کہ اگر اونٹنی جاتی تھی تو چلی جاتی مگر میں آپ کی مجلس سے نڈھالا ہوتا۔

ثُمَّ أَنَايَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! أَدْرِكُ نَافَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَأَنْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا، وَإِيْمُ اللَّهِ! لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقْمُ. [راجع: ۳۱۹۰]

[7419] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، اس میں سے خرچ کرنا کسی قسم کی کمی نہیں لاتا۔ وہ دن رات سخاوت کرتا رہتا ہے۔ تمہیں کیا معلوم کہ جب سے زمین و آسمان کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے؟ اس سخاوت نے اس میں کمی نہیں کی جو اس کے دایاں ہاتھ میں ہے۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں فیض یا قبض ہے جسے وہ اونچا اور نیچا کرتا رہتا ہے۔“

۷۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ يَمِينَ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةً، سَخَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ، وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَيَبْدُو الْأُخْرَى الْفَيْضُ - أَوْ الْقَبْضُ - يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ». [راجع: ۴۶۸۴]

[7420] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (اپنی بیوی کی) شکایت کرتے ہوئے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ کوئی بات (لوگوں سے) چھپانے والے ہوتے تو اسے ضرور چھپاتے۔ (راوی حدیث کہتے ہیں:) ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی دیگر ازواج مطہرات کو بطور فخر کہا کرتی تھیں: تمہارے نکاح تمہارے گھر والوں نے کیے ہیں جبکہ میری شادی اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے کی ہے۔

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ آیت ﴿وَتَخْفَىٰ فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ﴾ ”اور آپ اپنے دل میں جو بات چھپا رہے تھے اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ڈر رہے تھے۔“ حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

[7421] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: آیت حجاب ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق نازل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس دن ویسے میں روٹی اور گوشت سے دعوت فرمائی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا تمام ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں: بلاشبہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کیا ہے۔

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث علو ذات باری تعالیٰ کے ثبوت کے لیے پیش کی ہے کہ رب العزت نے آسمانوں کے اوپر سے جیسا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے صراحت کی ہے کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔

[7422] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

۷۴۲۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اتَّقِ اللَّهَ وَأْمِسْكَ عَلَيْكَ زَوْجَكَ»، قَالَ أَنَسٌ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، كَاتِمًا شَيْئًا لَكُنْتُمْ هَذِهِ، قَالَ: فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلَىٰ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. يَقُولُ: «زَوْجَكُنْ أَهَالِيكُنَّ وَزَوْجَنِي اللَّهُ تَعَالَىٰ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ».

وَعَنْ ثَابِتٍ: ﴿وَتَخْفَىٰ فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ﴾ [الاحزاب: ۳۷] نَزَلَتْ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ. [راجع: ۴۷۸۷]

۷۴۲۱ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَىٰ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ.

[راجع: ۴۷۹۱]

۷۴۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ:

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کر لی تو اپنے عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا: بے شک میری رحمت میرے غصے سے سبقت لے گئی ہے۔“

[7423] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمے ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، خواہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرے یا اسی زمین میں مقیم رہے جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔“ صحابہ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس سے مطلع نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے، اس لیے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنتِ فردوس کا سوال کیا کرو کیونکہ یہ جنت کا اعلیٰ اور بلند ترین درجہ ہے اور اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں۔“

[7424] حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے۔ جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا: ”اے ابو ذر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ (سورج) کہاں جاتا ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت چاہتا ہے، پھر اسے اجازت دی جاتی ہے۔ گویا (ایک وقت آئے گا کہ) اسے کہا جائے گا: واپس وہاں جاؤ جہاں سے

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَمَّا فَصَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي».

٧٤٢٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ النَّبِيُّ وَلِدَ فِيهَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نُتَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ، كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرَ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ». (ارجع: [٢٧٩٠])

٧٤٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ - هُوَ التَّمِيمِيُّ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! هَلْ تَذَرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ؟» قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ

حَيْثُ جِئْتُ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا» ثُمَّ قَرَأَ: آئے ہو، تو وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ (ذَلِكَ مُسْتَقَرًّا لَهَا)، فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ. [راجع: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت اسی طرح ہے۔] [۳۱۹۹]

☀️ فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر اجازت طلب کرتا ہے تو اسے طلوع ہونے کی اجازت دی جاتی ہے، قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے لیکن اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائے اور وہ طلوع کی اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اسے کہا جائے: جہاں سے آئے ہو وہاں واپس چلے جاؤ۔ اس وقت وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور سورج اپنی مقررہ گزرگاہ پر چل رہا ہے، یہی زبردست علیم ہستی کا مقرر کردہ اندازہ ہے۔“<sup>۱</sup>

۷۴۲۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّبَّاقِ: أَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ: أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَتَبِعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ سوره براءت کے آخر تک۔ [7425] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا، پھر میں نے قرآن جمع کرنے کے لیے اس کی تلاش شروع کی تو سورہ توبہ کی آخری آیات ابوخریمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پائیں۔ یہ آیات مجھے کسی دوسرے کے پاس نہیں ملی تھیں۔ وہ آیات یہ تھیں: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ سوره براءت کے آخر تک۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا، وَقَالَ: مَعَ أَبِي خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ. ایک دوسری روایت یونس سے مروی ہے، وہ بھی انھی الفاظ سے ہے۔

۷۴۲۶ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ سب کچھ جاننے والا بڑا بردبار ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو آسمانوں کا مالک، زمین کا رب اور عرش کریم کا مالک ہے۔“

۱۔ یس۔ 36: 38، صحیح البخاری، بناء الخلق، حدیث: 3199.



وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ" . [راجع: ۶۳۴۵]

[7427] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ (سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔) میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہوں گے۔“

[7428] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ تھامے ہوئے ہیں۔“

۷۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بِضَعْفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ». [راجع: ۲۴۱۲]

۷۴۲۸ - وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ». [راجع: ۲۴۱۱]

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: ”اسی کی طرف روح اور فرشتے چڑھتے ہیں“ اور فرمان الہی: ”پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں“ کا بیان

(۲۳) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿تَمْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ [المعارج: ۴] وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ﴾ [فاطر: ۱۰]

ابو ہریرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر ملی تو انھوں نے اپنے بھائی سے کہا: جاؤ اس آدمی کی خبر لاؤ جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں۔

امام مجاہد نے کہا: نیک اعمال، پاکیزہ کلمات کو اٹھا لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ”ذی المعارج“ سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں۔

وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَعْنَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَخِيهِ: إِعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبْرُ مِنَ السَّمَاءِ.

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ﴾ [فاطر: ۱۰] يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ: ﴿ذِي الْمَعَارِجِ﴾ [المعارج: ۳]: الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللَّهِ.

فائدہ: اس حدیث میں صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے۔ وہاں سے وحی کی خبریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ اوپر ہونے ہی کا تھا۔

[7429] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور عصر و فجر کی نمازوں میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے پاس رات گزارا ہوتی ہے وہ اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ اسے تمہاری خوب خبر ہوتی ہے، وہ پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“

۷۴۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ». [راجع: ۵۵۵]

☀️ فائدہ: ذات باری تعالیٰ کے علوی دو اقسام ہیں: ○ علو ذات - ○ علوصفات - علو ذات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے اوپر ہے۔ کوئی چیز بھی اس کے اوپر تو کجا اس کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ علوصفات کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تمام صفات بلند پایہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ کے لیے بلند مثال ہے۔“

[7430] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنی پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا جبکہ اللہ تعالیٰ تک پاکیزہ خیرات ہی پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے۔ پھر وہ اسے صدقہ کرنے والے کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی گھوڑی کے بچے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔“

۷۴۳۰ - وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِمِيزَانِهِ، ثُمَّ يُرِيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرِي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ».

یہ حدیث ورفاء نے عبد اللہ بن دینار سے، انہوں نے سعید بن یسار سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے: ”اللہ تعالیٰ کی طرف وہی خیرات چڑھتی ہے جو حلال کمائی سے ہو۔“

وَرَوَاهُ وَرَفَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ». [راجع: ۱۴۱۰]

[7431] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ

۷۴۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ: حَدَّثَنَا

کے نبی ﷺ مصیبت اور پریشانی کے وقت درج ذیل کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی صاحب عظمت اور بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہی آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے۔“

[7432] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کو کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔

ایک دوسری سند سے حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب یمن میں تھے تو انھوں نے نبی ﷺ کو کچھ سونا بھیجا جو مٹی سے جدا نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اقرع بن حابس حظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاش عامری کلابی اور بنو نیمان کے زید انخیل طائی کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو غصہ آیا تو انھوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رؤسائے نجد کو تو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) فرمایا: ”میں ان کی تالیف قلب کرتا ہوں۔“ اس دوران میں ایک آدمی آیا جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، ڈاڑھی گھسی، دونوں رخسار پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا: یا محمد! اللہ سے ڈر۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب میں نے ہی اس کی نافرمانی کی تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اس نے تو مجھے اہل زمین کے لیے امین بنا کر بھیجا ہے لیکن تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟“ پھر حاضرین میں سے ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت

یَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ». (راجع: ۶۳۴۵)

۷۴۳۲ - حَدَّثَنَا قَيْصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ - أَوْ أَبِي نُعْمٍ، شَكَّ قَيْصَةُ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذَهَبِيَّةٍ فَفَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ.

وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بُعِثَ عَلَيَّ - وَهُوَ فِي الْيَمَنِ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذَهَبِيَّةٍ فِي ثُرَيْبَتِهَا فَفَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ، وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ، وَبَيْنَ زَيْدِ الْحَيْلِ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ، فَتَعَبَطَتْ قَرِيشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا: يُعْطِيهِ صَنَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَذْعُنَا؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا لَمْ يُمْ»، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرٌ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِيءُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللَّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوُجْهَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي اللَّهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتَهُ؟ فَيَأْمُنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمُونُنِي؟»، فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ - أَرَاهُ

طلب کی ..... میرا خیال ہے وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے ..... تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں منع کر دیا۔ پھر جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے جبکہ وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا دور پایا تو ضرور انھیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔“

[7433] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اللہ تعالیٰ کے) اس فرمان کے متعلق سوال کیا: ”اور سورج اپنی مقررہ گزر گاہ پر چل رہا ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کی گزر گاہ عرش کے نیچے ہے۔“

خَالِدَ بْنِ الْوَلِيدِ - فَمَنْعَهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنْ صُنْصُنِي هَذَا قَوْمًا يَفْرُونَ الْقُرْآنَ، لَا يَجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَفْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَبْدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَيْسَ أَدْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ». [راجع: ۱۳۴۴]

۷۴۳۳ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ [يس: ۳۸] قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». [راجع: ۳۱۹۹]

باب: 24- ارشاد باری تعالیٰ: ”اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے“ کا بیان

(۲۴) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَبُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ [القيامة: ۲۲، ۲۳]

وضاحت: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صفات کے متعلق چوتھا مسئلہ ثابت کرنے کے لیے یہ عنوان قائم کیا ہے۔ وہ مسئلہ اہل ایمان کے لیے قیامت کے دن رویت باری تعالیٰ ہے۔ سلف صالحین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف اہل ایمان کو نصیب ہوگا جبکہ کفار اس سعادت سے محروم ہوں گے۔

[7434] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: ”تم لوگ اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس

۷۴۳۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ أَوْ هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ

چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی دھکم پیل یا مشقت نہیں ہوگی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نمازوں میں سستی نہ کرو تو ایسا کر لو۔“

كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا. [راجع: ۵۵۴]

[7435] حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک تم اپنے رب کو صاف صاف علانیہ کلی آنکھ سے ضرور دیکھو گے۔“

۷۴۳۵ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْبُرْبُوعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَيْنًا».

[راجع: ۵۵۴]

[7436] حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں کی رات ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ”تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے تم چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی مزاحمت و رکاوٹ نہ ہوگی اور نہ کوئی مشقت ہی اٹھانا پڑے گی۔“

۷۴۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ».

[7437] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہیں چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟“ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ نے پوچھا: ”جب بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟“ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً تم اسی طرح اپنے رب کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور فرمائے گا: جو کوئی جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے

۷۴۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِدْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَيْهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ تَضَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟»، قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَهَلْ تَضَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟»، قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ،

پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے اور چاند کی پوجا کرنے والے چاند کے پیچھے لگ جائیں گے، نیز جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بتوں کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں سفارش کرنے والے یا نفاق رکھنے والے بھی ہوں گے..... (راوی حدیث) ابراہیم کو (الفاظ بیان کرنے میں) شک ہوا ہے..... پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آجائے۔ جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا: جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ اقرار کریں گے کہ ہاں تو ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوزخ کی پشت پر پل صراط نصب کر دیا جائے گا تو میں اور میری امت اس پر سب سے پہلے گزریں گے۔ اس دن انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی شخص گفتگو کرنے کی ہمت نہیں رکھے گا۔ اس روز رسولوں کی زبان پر ہوگا: اے اللہ! سلامتی سے رکھ۔ اے اللہ! سلامتی سے رکھ۔ دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آکلے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان درخت دیکھا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”وہ آکلے سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے، البتہ ان کی لمبائی، چوڑائی اور موٹائی کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے۔ ان میں سے کچھ تباہ ہونے والے ہوں گے یا اپنے اعمال سے جکڑے ہوئے ہوں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جو

فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتِ الطَّوَاغِيتِ، وَتَبَقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا - أَوْ مُنَافِقُوهَا، شَكَ إِبْرَاهِيمُ - فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانَنَا حَتَّى يَأْتِينَا رَبَّنَا، فِإِذَا جَاءَ رَبَّنَا عَرَفْنَاہُ .

فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبَّنَا، فَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟“ قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فِإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرِ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، تَخَطَّفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ الْمُؤْتِقُ [بِقِي] بِعَمَلِهِ [أَوْ الْمُؤْتِقُ بِعَمَلِهِ] وَمِنْهُمْ الْمُحَرِّذُ أَوْ الْمُجَازِي أَوْ نَحْوُهُ.

کھڑے کھڑے ہو جائیں گے یا انھیں بدلہ دیا جائے گا یا اس طرح کے الفاظ ذکر کیے۔

پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائے گا حتیٰ کہ جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہوگا اور اہل جہنم میں سے کسی کو اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے انھیں دوزخ سے باہر نکال لو۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ اپنا رحم و کرم کرنا چاہے گا اور انھوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا۔ وہ (فرشتے) ایسے لوگوں کو سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے۔ دوزخ، سجدوں کے نشانات کے علاوہ ابن آدم کے ہر عضو کو جلا کر بھسم کر دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ سجدوں کے نشانات کو جلانے، چنانچہ یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ وہ جل بھن چکے ہوں گے۔ پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔ وہ اس کے نیچے سے اس طرح نکلیں گے جیسے دانہ سیلاب کے خس و خاشاک کے نیچے سے اگتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہوگا، صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہوگا۔ وہ اہل جہنم میں سے آخری شخص ہوگا جسے سب کے بعد جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا چہرا دوزخ سے پھیر دے کیونکہ اس کی گرم ہوا نے مجھے ہلاک کر دیا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلا دیا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو کیا تو اس کے علاوہ کچھ اور مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمانے کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا

ثُمَّ يَتَجَلَّىٰ حَتَّىٰ إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ، تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدْ امْتَحَشُوا، فَيَصَّبُ عَلَيْهِمْ مَاءَ الْحَيَاةِ فَيَبْتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُثُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّبِيلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بَوَجهِهِ عَلَى النَّارِ، هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَصْرَفَ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ فَسَّبَنِي رِيحَهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَوُهَا، فَيَدْعُو اللَّهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ. وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمَوَاقِيقَ مَا شَاءَ، فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَاهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! قَدَّمَنِي إِلَىٰ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَسْتَ قَدْ أُعْطِيتَ عَهْدَكَ وَمَوَاقِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا؟ وَيُنَادِي يَا ابْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرَكَ!

چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا، پھر جب وہ جنت کی طرف رُخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہوگا خاموش رہے گا، پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے صرف جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیمانہ نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے، اس کے علاوہ تو مجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگے گا؟ افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے؟ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! نیز اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگوں گا اور اللہ جو چاہے گا عہد و پیمانہ کرے گا، چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی اور وہ دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر فرحت و مسرت کا سامان ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیمانہ نہیں کیے تھے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے، اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا؟ اللہ تعالیٰ مزید فرمائے گا: ابن آدم! افسوس تو کس قدر وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تیری مخلوق میں زیادہ بد بخت نہیں ہوں۔ وہ ہمیشہ اللہ کو پکارتا رہے گا اور مسلسل دعائیں کرتا رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں پر ہنس دے گا۔ جب ہنس دے گا تو فرمائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو اس سے فرمائے گا کہ اپنی تمنائیں بیان کر۔ تب وہ اپنی تمام خواہشات بیان کرے گا اور اللہ سے

فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاقِيقَ، فَيَقْدُمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّ رَبِّ! أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: أَلَسْتَ قَدْ أُعْطِيتَ عُهُودَكَ وَمَوَاقِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ: وَيَلَلُكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَعْدَرَكَ! [فَيَقُولُ:] أَيُّ رَبِّ! لَا أَكُونُ أَشْفَى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ: تَمَنَّتْ، فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيَذَكَّرُهُ، يَقُولُ: كَذَا وَكَذَا، حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللَّهُ: ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ» . [راجع: ۸۰۶]



مانگے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائے گا: اور فرمائے گا فلاں فلاں چیز کی تمنا کر یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہے۔“

[7438] حضرت عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ان کی بیان کردہ حدیث کا کوئی حصہ رد نہیں کرتے تھے، البتہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ بیان کیا کہ ”تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور بھی ہے“ تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ اور اس کے ساتھ دس گنا اور۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی فرمان یاد کیا ہے: ”تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہے۔“ اس پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی یاد رکھا ہے کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ دس گنا اور بھی ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شخص جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

فائدہ: اس روایت میں دو جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لفظی اختلاف اپنے اپنے سماع کے مطابق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد دفعہ یہ حدیث بیان کی ہوگی۔ ہر صحابی نے اپنی اپنی شنید (سنی ہوئی) کے مطابق اسے بیان کیا ہے۔ اتفاق کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک مثل کی خبر دی جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، پھر اپنے فضل و کرم اور احسان کے طور پر اس میں دس گنا اضافہ کر دیا جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا۔<sup>1</sup>

[7439] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا قیامت کے

۷۴۳۸ - قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا، حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: «ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: «وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ مَعَهُ» يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ: «ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْلَهُ: «ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ. (راجع: ۲۲)

۷۴۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”مطلع صاف ہونے کی صورت میں کیا تمہیں سورج اور چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟“ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر یقیناً تمہیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی تکلیف پیش نہیں آئے گی جیسے تمہیں سورج اور چاند دیکھنے میں کوئی مشقت نہیں ہوتی۔“ پھر فرمایا: ”ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کیا کرتی تھی۔ تب صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبودان باطلہ کی پوجا پاٹ کرنے والے اپنے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک و بد اور بچے کچھے اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ اس کے بعد جہنم ان کے سامنے لائی جائے گی جو سراب کی طرح ہوگی۔ پھر یہود سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی پوجا کرتے تھے۔ انہیں کہا جائے گا: تم جھوٹے ہو، اللہ تعالیٰ کی بیوی ہے نہ اولاد۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم پانی پینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا: جاؤ پانی پیو، تو وہ دوزخ میں گر پڑیں گے۔ پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی پوجا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ اس کی اولاد ہی ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم پانی سے سیراب ہونا چاہتے ہیں۔ ان سے کہا جائے گا: جاؤ پیو، تو وہ بھی دوزخ میں گر پڑیں گے یہاں تک کہ اللہ کی عبادت کرنے والے نیک و بد باقی رہ جائیں گے۔ ان سے کہا

ہَلَالٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَاحُوا؟» قُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ، إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَيْهِمَا»، ثُمَّ قَالَ: «يُنَادِي مُنَادٍ: لِيَذْهَبَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ، وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ، وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، وَعُضْرَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ، فَيَقَالُ لِلْيَهُودِ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عَزْرِيَّا ابْنَ اللَّهِ، فَيَقَالُ: كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا: نُرِيدُ أَنْ نَسْقِيَنَا، فَيَقَالُ: اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ، فَيَقَالُ: كَذَبْتُمْ، لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نُرِيدُ أَنْ نَسْقِيَنَا، فَيَقَالُ: اشْرَبُوا، فَيَتَسَاقَطُونَ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، فَيَقَالُ: مَا يُجْلِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ: فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنْهُمْ إِلَيْهِ الْيَوْمَ، وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي: لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا.

جائے گا: تمہیں یہاں کس چیز نے روک رکھا ہے جبکہ باقی سب لوگ اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے: ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا ہو گئے تھے کہ ہمیں ان کی زیادہ ضرورت تھی، یعنی ہم دنیا میں ان کے ساتھی نہ تھے اور آخرت میں بھی ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے۔ بلاشبہ ہم نے ایک اعلان کرنے والے کو اعلان کرتے ہوئے سنا: ہر شخص اس کے ساتھ چلا جائے جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ (ہم تو اپنے رب کی عبادت کرتے تھے) اس لیے ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اللہ جباران کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا۔ وہ کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: واقعی تو ہمارا رب ہے اور اس دن حضرات انبیاء ﷺ کے علاوہ اور کوئی اللہ سے گفتگو نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں اپنے رب کی کوئی نشانی معلوم ہے جس کے ذریعے سے تم اسے پہچان سکو؟ وہ کہیں گے: پنڈلی ذریعہ شناخت ہے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو ہر مومن اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائے گا، صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو محض ریاکاری اور شہرت کے لیے اسے سجدہ کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پشت ایک تختے کی طرح ہو جائے گی، پھر پل صراط لایا جائے گا اور اسے جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پل صراط کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ گرنے اور پھسلنے کا مقام ہے اور اس پر لوہے کے نوک دار آنکڑے اور کانٹے ہوں گے۔ وہ لوہے کے کندھے سعدان نامی جھاڑی کے کانٹوں کی طرح ہوں گے جو نجد میں پائی جاتی ہے، اس پر سے اہل ایمان

قَالَ: فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ  
الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ،  
فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ  
فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ:  
السَّاقِ، فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ  
مُؤْمِنٍ، وَيَنْتَقِي مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسَمْعَةً،  
فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدُ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَعًا وَاحِدًا،  
ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيَجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ،  
قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ:  
«مَدْحَضَةٌ مَزَلَّةٌ عَلَيْهِ حَطَّاطِيفٌ وَكَلَالِيبٌ،  
وَحَسَكَةٌ مُفْلَطِحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَمِيقَةٌ، تَكُونُ  
بِنَجْدٍ، يُقَالُ لَهَا: السَّعْدَانُ، الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا  
كَالطَّرْفِ وَكَالْبُرْقِ وَكَالرَّيْحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ  
وَالرَّكَابِ، فَتَنَاجِ مُسَلَّمٌ، وَتَنَاجِ مَخْدُوشٌ،  
وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ  
يُسْحَبُ سَحْبًا، فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشِدَةً فِي  
الْحَقِّ - قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ - مِنْ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ  
لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ

يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانَنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، وَيَحْرِمُ اللَّهُ صَوْرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ، فَيَخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيَخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا».

پلک جھپکنے میں، بکلی کی مانند، ہوا کی مانند، تیز رفتار گھوڑوں اور تیز اونٹوں کی طرح گزر جائیں گے۔ ان میں سے کچھ صحیح سالم نجات پانے والے ہوں گے جبکہ کچھ زخمی ہو کر بالآخر اسے عبور کر جائیں گے اور کچھ جھلس کر آگ میں گرنے والے ہوں گے حتیٰ کہ آخری شخص خود کو گھسیٹ کر اسے پار کرے گا۔ تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ اس وقت مسلمان جبار (اللہ تعالیٰ) سے تقاضا کریں گے جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے صرف انہیں نجات ملی ہے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نیک عمل کیا کرتے تھے، انہیں دوزخ سے نجات عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ (ان سے) کہے گا: جاؤ، جس کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان پاؤ، اسے دوزخ سے نکال لاؤ، اور اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو آگ پر حرام کر دے گا، تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ کچھ تو قدموں تک آگ میں غائب ہوں گے اور کچھ نصف پنڈلی تک دوزخ میں ہوں گے۔ وہ جنہیں پہچان لیں گے انہیں وہاں سے نکال لائیں گے۔ پھر واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ، چنانچہ وہ جن کو پہچانتے ہوں گے ان کو وہاں سے نکال لائیں گے۔ پھر جب واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ وہ جنہیں پہچانیں گے انہیں وہاں سے نکال لائیں گے۔“

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُوا فَأَقْرُوا: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَطْلُبُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت کریمہ پڑھو: ”بے شک اللہ تعالیٰ

ایک ذرے کے برابر (بھی) ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو وہ اسے دگنا کر دے گا۔“ پھر انبیاء، اہل ایمان اور فرشتے شفاعت کریں گے۔ اس کے بعد جبار (اللہ تعالیٰ) کا ارشاد ہوگا: اب خاص میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ دوزخ سے ایک مٹھی بھرے گا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے ایک کنارے پر واقع نہر میں ڈال دیے جائیں گے جسے آب حیات کہا جاتا ہے تو وہ نہر کے کنارے پر ایسے ابھریں گے جس طرح داند سیلاب کے خس و خاشاک (کوڑے کرکٹ) میں اگتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان یا کسی درخت کے پاس دیکھا ہوگا۔ جس پر دھوپ پڑتی رہتی ہے، وہ سبز ابھرتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ابھرتا ہے۔ وہ آب حیات سے اس طرح نکلیں گے جس طرح موتی چمکتا ہے۔ اس کے بعد ان کی گردنوں پر مہر لگا دی جائے گی (کہ یہ لوگ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں)۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت انھیں ”عققاء الرحمن“ کے نام سے یاد کریں گے۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے اچھا عمل یا بھلا کام کیے بغیر جنت میں داخل کیا ہے۔ ان سے کہا جائے گا: تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی مزید دیا جائے گا۔“

يُصَلِّعُهَا ﴿النساء: ٤٠﴾ «فَيَسْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجِبَارُ: بَقِيَتْ شَفَاعَتِي، فَيَفْبِضُ فَبُضَّةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْجَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أبيضَ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ، أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». [راجع: ٢٢]

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کا بھی ذکر ہے جسے دیکھ کر اہل ایمان اپنے رب کو پہچان لیں گے۔ گویا یہ پنڈلی ایک شناختی علامت ہے۔ اسے ہم ظاہر پر محمول کرتے ہوئے مبنی برحقیقت تسلیم کرتے ہیں۔ اس حدیث میں درج ذیل آیت کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انھیں سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔“<sup>1</sup>

(7440) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اہل ایمان کو ایک مقام پر روک لیا جائے گا جس کے باعث وہ غمگین اور پریشان ہوں گے

٧٤٤٠ - وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ

اور کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارش پیش کریں تاکہ وہ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: آپ حضرت آدم ہیں۔ تمام لوگوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، پھر جنت میں ٹھہرایا۔ آپ کے لیے اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں کہ وہ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے۔ وہ جواب دیں گے: میں تمہاری سفارش کرنے والا نہیں ہوں۔ وہ اپنی خطا یاد کریں گے جو انہوں نے درخت کا پھل کھانے سے متعلق کی تھی، حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا۔ وہ کہیں گے: تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا تو لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے: میں تمہاری سفارش کرنے کے قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے علم کے بغیر اللہ رب العزت سے سوال کر کے کی تھی۔ وہ کہیں گے: تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جو رحمن کے خلیل ہیں، چنانچہ سب لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں بھی تمہاری سفارش کے اہل نہیں ہوں۔ وہ ان تین باتوں کو یاد کریں گے جو انہوں نے بظاہر خلاف واقعہ کی تھیں، اور کہیں گے: تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورات دی، ان سے گفتگو فرمائی اور انہیں اپنے قریب کر کے ان سے راز و نیاز کی باتیں کیں، چنانچہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں۔ وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے ایک آدمی کو قتل کر کے کی تھی۔ وہ کہیں گے: تم

يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَهُمُوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبَّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، لِتَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، قَالَ: فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، قَالَ: وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ النَّبِيُّ أَصَابَ: أَكَلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ، وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا، وَلَكِنْ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيِّ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ النَّبِيُّ أَصَابَ: سُؤَالُهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَكِنْ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ. قَالَ: فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ، وَلَكِنْ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التَّوْرَةَ، وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا. قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ النَّبِيُّ أَصَابَ: قَتَلَهُ النَّفْسَ، وَلَكِنْ ائْتُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، وَرُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنْ ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدًا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي، فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدًا، وَقُلْ يَسْمَعُ، وَاسْمَعْ تُشْفَعُ، وَسَلْ تُعْطَى، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْبِتُ عَلَى رَبِّي بِشَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَسْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا

فَأَخْرُجُ فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ .

عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا حکم ہیں، چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں، تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مانگوں گا۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ بات کہو اسے سنا جائے گا۔ سفارش کرو تو قبول کی جائے گی اور سوال کرو وہ تمہیں دیا جائے گا، تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی ایسی تعریف و توصیف کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا جس کے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔“

حضرت قتادہ نے (حضرت انس کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر میں نکلوں گا اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں پہنچاؤں گا۔ پھر میں لوٹ آؤں گا۔ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں وہاں اپنے رب کو دیکھوں گا تو پہلے کی طرح سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہوگا: محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور بات کہو اسے سنا جائے گا۔ سفارش کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ جو سوال کرو گے وہ پورا ہوگا۔ تب

قَالَ قَتَادَةُ: وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ: «فَأَخْرُجُ فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُوذُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحْسَدًا، وَقُلْ يُسْمَعُ، وَاشْفَعُ تُشْفَعُ، وَسَلْ تُعْطَى، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْبِتِي عَلَى رَبِّي بِسَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعْلَمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حُدًّا، فَأَخْرُجُ فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ .

میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے تعلیم دے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں اس کے مطابق لوگوں کو وہاں سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔“

حضرت قتادہ نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں خود وہاں سے نکل کر لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور انہیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ وہاں سے لوٹ کر آؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی اور اپنے رب العزت کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے جہنم میں پڑا رہنے دے گا، پھر ارشاد ہوگا: اے محمد! سر اٹھاؤ۔ بات کہو، اسے سنا جائے گا۔ شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ سوال کرو تمہیں دیا جائے گا۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو اس وقت وہ مجھے سکھائے گا۔ اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت قتادہ نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں وہاں سے نکل کر لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور انہیں جنت میں داخل کروں گا حتیٰ کہ دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنہوں نے قرآن کے مطابق جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کر دے۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”یہی وہ مقام محمود ہے جس کے متعلق تمہارے نبی ﷺ سے وعدہ کیا گیا ہے۔“

[7441] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ قَتَادَةُ: وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَأَخْرَجُ فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُوذُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقُولُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدٌ، وَقُلْ يُسْمَعُ، وَاسْمَعُ تَسْمَعُ، وَوَسَلْ تُعْطَى، قَالَ: فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَتِينِي عَلَى رَبِّي بِسُنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمَنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُ لِي حَدًّا فَأَخْرَجُ فَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ - قَالَ قَتَادَةُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: - فَأَخْرَجُ فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أُنِي وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ». قَالَ: ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ [الإسراء: 79] قَالَ: وَهَذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ. [راجع: 44]

۷۴۴۱ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ:



رسول اللہ ﷺ نے انصار کو پیغام بھیجا اور انھیں ایک ڈیرے میں جمع کیا۔ پھر ان سے فرمایا: ”تم صبر کرو حتیٰ کہ تم (قیامت کے دن) اللہ اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ یقیناً میں اس وقت حوض کوثر پر ہوں گا۔“

[7442] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت تہجد کی نماز پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے۔ تو آسمان و زمین کو تھامنے والا ہے۔ تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے۔ تو آسمان و زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ اور تو ہی ہر قسم کی تعریف کا سزاوار ہے۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے۔ تو سچا، تیری بات سچی، تیرا وعدہ مبنی برحقیقت اور تیری ملاقات بھی حقیقت ہے۔ جنت سچ، دوزخ برحق اور قیامت بھی مبنی برحقیقت ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور سر تسلیم خم کر دیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا۔ تیرے پاس ہی اپنے بھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے میں نے مقابلہ کیا۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں کروں گا اور وہ گناہ بھی جو چھپ کر کیے، نیز وہ بھی جو علانیہ کیے اور وہ گناہ بھی بخش دے جنھیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

قیس بن سعد اور ابو زبیر نے امام طاؤس کے حوالے سے (قیس کے بجائے) قیام بیان کیا ہے۔

امام مجاہد نے کہا: قیوم وہ ہے جو ہر چیز کی نگرانی کرنے والا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیام پڑھا ہے۔ قیوم اور قیام

حَدَّثَنِي عَمِّي : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ : «الْصَبْرُ حَتَّى تَلْقَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ» . [راجع: ۳۱۴۶]

۷۴۴۲ - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سَلِيمَانَ الْأَحْوَلِ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ : «اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ . اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلَمْتُ ، وَبِكَ آمَنْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ ، وَبِكَ حَاكَمْتُ ، فَاعْفُرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ» . [راجع: ۱۱۲۰]

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ : قِيَامٌ .

وَقَالَ مُجَاهِدٌ : الْقَيُّومُ : الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ، وَقَرَأَ عُمَرُ : الْقِيَامُ ، وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ .

دونوں مدح کے لیے ہیں۔

[7443] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ کلام کرتے وقت اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہی ہوگا جو اسے پردے میں رکھے۔“

[7444] حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود، ان کے برتن اور ان کا تمام ساز و سامان چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ وہ خود، ان کے برتن اور ان کا تمام ساز و سامان سونے کا ہوگا۔ اور جنت عدن میں اہل جنت اور اللہ کے دیدار کے درمیان صرف کبریائی کی چادر حائل ہوگی جو ذات باری تعالیٰ کے چہرے پر ہوگی۔“

[7445] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیا لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا۔“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے تصدیق کے طور پر درج ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عبد اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض فروخت کر دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے کلام نہیں کرے گا۔“

[7446] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تین شخص

۷۴۴۳ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ : حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ حَيْثَمَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ » . [راجع : ۱۴۱۳]

۷۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، عَنْ أَبِي عَمْرَانَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : « جَنَّاتٍ مِنْ فِضَّةٍ أُنْتَهَمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَجَنَّاتٍ مِنْ ذَهَبٍ أُنْتَهَمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ » . [راجع : ۱۴۷۸]

۷۴۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أُعَيْنٍ وَجَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَنْ افْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِبَيْعٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ » . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : ﴿ إِنْ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلْقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ ﴾ [الآية [ان عمران: ۷۷] . [راجع : ۲۳۵۶]

۷۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي

ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا: ایک وہ جس نے کسی سامان کے متعلق قسم اٹھائی کہ اس نے اسے اتنے میں خریدا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ دوسرا وہ جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال غصب کر سکے، تیسرا وہ شخص جس نے ضرورت سے زائد پانی، مانگنے والوں کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: آج میں تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جس طرح تو نے ضرورت سے زائد چیز سے دوسروں کو روکا تھا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا۔“

هُرَيْرَةٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرَأٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ بِذَلِكَ». [راجع: ۱۲۳۵۸]

[7447] حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”زمانہ اپنی اس قدیم حالت پر گھوم کر آ گیا ہے جس روز سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے جن میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ تین مسلسل، یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، ایک مضر قبیلے کا رجب جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔ اور یہ کون سا مہینہ ہے؟“ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ”یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟“ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: ”یہ کون سا شہر ہے؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا: ”کیا بلدہ طیبہ (مکہ) نہیں ہے؟“ ہم نے کہا: کیوں نہیں؟ پھر فرمایا: ”یہ کون سا دن ہے؟“ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ

۷۴۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرْمٌ، ثَلَاثَةٌ مَثَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمِ، وَرَجَبٌ مُضَرَّ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟»، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟»، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟»، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟»، قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ

خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا: ”کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟“ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ”بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے میں اور اس شہر میں ہے۔ اور عنقریب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے اور وہ تمہارے اعمال کے متعلق تم سے پوچھے گا۔ دیکھنا تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ خبردار! جو شخص حاضر ہے وہ غائب کو یہ پیغام پہنچا دے۔ ممکن ہے جن کو پیغام پہنچایا جائے وہ براہ راست سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں۔“

چنانچہ راوی محمد بن سیرین جب اس کا ذکر کرتے تو کہتے: نبی ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”خبردار! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ کیا میں نے پہنچا دیا؟“

مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْفُونَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا لَا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيُبْلِغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَنْ سَمِعَهُ».

فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ ﷺ، - ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» . [راجع: ۶۷]

باب: 25- ارشاد باری تعالیٰ: ”یقیناً اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے“ کا بیان

(۲۵) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [الأعراف: ۵۶]

[7448] حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی کا بیٹا فوت ہو رہا تھا تو انہوں نے آپ ﷺ کو تشریف لانے کے لیے پیغام بھیجا۔ آپ ﷺ نے جواب بھیجا: ”اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر شے ایک مقرر حد تک کے لیے ہے۔ انھیں چاہیے کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔“ صاحبزادی نے دوبارہ پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں

۷۴۴۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ لِبْعَصٍ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْضِي، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا، فَأَرْسَلَ: «إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى، وَكُلُّهُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ»، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَمْتُ وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبِي بِنُ كَعْبٍ، وَعِبَادَةُ

بھی آپ کے ساتھ چلا۔ حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی کعب اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم بھی ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر داخل ہوئے تو اہل خانہ نے بچے کو رسول اللہ ﷺ کی گود میں دے دیا۔ اس وقت بچے کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ وہ پرانی مشک کی طرح تھا، رسول اللہ ﷺ بچے کی حالت دیکھ کر رو پڑے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ رورہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بس اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے اپنے رحم کرنے والے بندوں پر۔“

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد اس امر کو بیان کرنا ہے کہ بعض اوقات رحمت کا اطلاق مخلوق پر ہوتا ہے، اور یہ اس رحمت کا نتیجہ ہوتا ہے جو رحمت صفت باری تعالیٰ ہے۔

[7449] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ نے اپنے رب کے پاس جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا: اے میرے رب! اس کا کیا حال ہے کہ اس میں صرف کمزور لوگ اور گرے پڑے فقیر ہی داخل ہوں گے؟ دوزخ نے کہا: اے میرے رب! میں تو متکبرین کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے۔ دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ذریعے سے میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھرنا ہے۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لیے جو چاہے گا (موقع پر) پیدا کر دے گا پھر انھیں دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد بھی دوزخ کہے گی: ابھی اور بھی گنجائش ہے۔ تین بار ایسا ہوگا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ بھر جائے گی، اس کے کچھ حصے دوسروں سے مل جائیں گے اور وہ کہے گی: بس، بس اور

ابْنُ الصَّامِتِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ النَّصِيْبِيَّ، وَنَفْسُهُ تَقَلَّبُ فِي صَدْرِهِ - حَسِبْتُهُ قَالَ: - كَأَنَّهَا سِنَّةٌ، فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَتَبْكِي؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنَ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ». [راجع: ۱۲۸۴]

۷۴۴۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِخْتَصَمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَى رَبِّهِمَا، فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ! مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ؟ وَقَالَتِ النَّارُ - يَعْنِي - : أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ، فَقَالَ اللَّهُ عَذَابِي أُصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاجِدَةٍ مِنْكُمْ مَلْؤُهَا، قَالَ: فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَطْلِمُ مِنْ خَلْفِهِ أَحَدًا، وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَشَاءُ فَيُلْقَوْنَ فِيهَا فَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَرِيدٍ؟ ثَلَاثًا، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْتَلِي، وَيُرَدُّ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ: قَطُّ، قَطُّ، قَطُّ.»

[راجع: ۴۸۴۹]

بس (میں اب بھر گئی ہوں)۔“

[7450] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ لوگ ان گناہوں کی پاداش میں جو انہوں نے کیے ہوں گے آگ سے جھلس جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ ایسے لوگوں کو جہنمی کہا جائے گا۔“

۷۴۵۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيُصِيبَنَّ أَقْوَامًا سَفَعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ أَصَابُوهَا عِقُوبَةٌ، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، يُقَالُ لَهُمُ: الْجَهَنَّمِيُّونَ.»

[راجع: 7۵۵۹]

ہام نے کہا: ہمیں قتادہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا۔

وَقَالَ هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: ”يَقِينًا اللَّهُ تَعَالَى هِيَ آسَمَانُونَ اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں سرک (اپنی جگہ سے ہٹ) نہ جائیں“ کا بیان

(۲۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا﴾

[فاطر: ۴۱]

[7451] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درخت اور نہریں ایک انگلی پر اور دیگر تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے اور (بطور تصدیق) یہ آیت پڑھی: ”اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔“

۷۴۵۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ يَضَعُ السَّمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ: أَنَا الْمَلِكُ. فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ [الزمر: ۶۷] . [راجع: ۴۸۱۱]

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات ایسی ہیں جن سے باری تعالیٰ ازل سے ابد تک متصف ہے جیسا کہ سمع، بصر اور علم وغیرہ۔ اور بعض صفات ایسی ہیں جو اللہ کی مشیت اور ارادے پر موقوف ہیں۔ ان میں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صفت کا ذکر کیا ہے کہ وہ زمین و آسمان کو تھامے ہوئے ہے۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ انہیں اپنی انگلیوں پر رکھ کر جھٹکا دے گا اور کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں، آج منکر اور جبار اور بادشاہ کہاں ہیں؟

## (۲۷) بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ

وَهُوَ فِعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ،  
فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفِعْلِهِ وَأَمْرِهِ، وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ  
الْمُكَوِّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، وَمَا كَانَ يَفْعَلُهُ وَأَمْرُهُ  
وَتَخْلِيْقِهِ وَتَكْوِينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ وَمَخْلُوقٌ  
وَمُكَوِّنٌ.

۷۴۵۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:  
بِئْسَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا،  
لَأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ [بِاللَّيْلِ]،  
فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ  
رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ أَوْ بَعْضُهُ  
قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لَا يُؤْتِي  
الْأَنْبِيَاءَ﴾ [آل عمران: ۱۹۰] ثُمَّ قَامَ فَمَوْضِعًا  
وَأَسْتَنَّ، ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ أَذَّنَ  
بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى  
لِلنَّاسِ الصُّبْحَ. [راجع: ۲۷۷]

باب: 27- آسمان و زمین اور ان کے علاوہ دیگر  
مخلوقات کی پیدائش کا بیان

یہ تخلیق اللہ تعالیٰ کا فعل اور اس کا امر ہے، لہذا اللہ تعالیٰ  
اپنی صفات، فعل اور امر سمیت خالق اور مکون ہے، مخلوق  
نہیں۔ اور جو کچھ اس کے فعل، امر، تخلیق اور تکوین کے سبب  
پیدا ہوا وہ مفعول، مخلوق اور مکون ہے۔

[7452] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں  
نے کہا: میں ایک رات حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا جبکہ اس  
رات نبی ﷺ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ وہاں رات  
گزارنے کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دیکھنا  
تھا۔ رسول اللہ ﷺ کچھ وقت تو اپنی زوجہ محترمہ سے جو گفتگو  
رہے، پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ یا کچھ  
حصہ باقی رہ گیا تو آپ اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھ کر  
یہ آیت پڑھی: ”بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں  
(رات اور دن کے باری باری آنے جانے میں) اہل عقل  
کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔“ پھر اٹھ کر آپ نے وضو  
فرمایا اور مسواک کی، اس کے بعد گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر  
حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی تو آپ ﷺ  
نے دو رکعت (سنت فجر) پڑھیں، پھر باہر تشریف لے گئے  
اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور بلاشبہ یقیناً ہمارے  
بیچھے ہوئے بندوں (رسولوں) کے لیے ہماری بات پہلے  
سے ہو چکی“ کا بیان

(۲۸) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَاتُنَا  
لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ﴾ [الصافات: ۱۷۸]

[7453] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر لیا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا: میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔“

۷۴۵۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي». [راجع: ۳۱۹۴]

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ وہ تحریر جو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے پیدا کرنے سے پہلے لکھی تھی، اس میں یہ لکھا تھا کہ ہمارے بندے جو رسول ہیں اخلاقی اعتبار سے ضرور غالب رہیں گے۔ یہ تحریر انبیاء اور ان کی اقوام سے پہلے لکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ، یعنی اس کا کلام غیر مخلوق ہے، البتہ اس کا تعلق بندوں سے حادث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی مدد کرنا اس رحمت کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رحمت اور غضب قدیم صفات ہیں اور دونوں صفات فعل سے ہیں، صفات ذات سے نہیں اور دونوں فعلوں میں سے ایک کی دوسرے پر سبقت جائز ہے۔

[7454] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا جو صادق و مصدوق ہیں: ”تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس طرح ہے کہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن اور چالیس رات نطفہ جمع رہتا ہے، پھر وہ اسی طرح جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ وہ اس کا رزق، اس کی موت، اس کا عمل اور اس کا نیک یا بد ہونا لکھ لیتا ہے۔ اس کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ بے شک تم میں سے ایک اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے سے عمل کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے

۷۴۵۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَاقِبَتُهُ مِثْلَهُ، ثُمَّ يَكُونُ مُضَعَّةً مِثْلَهُ. ثُمَّ يَنْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤَذِّنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ: رِزْقَهُ، وَأَجَلَهُ، وَعَمَلَهُ، وَشَقِيَّتِي أَمْ سَعِيدِي. ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا». [راجع: ۳۲۰۸]



تو تقدیر غالب آجاتی ہے جس کی وجہ سے وہ اہل جنت کے سے عمل کرنے لگتا ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔“

[7455] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اے جبریل! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ مرتبہ آنے میں کیا رکاوٹ ہے جتنا آپ پہلے آتے رہتے ہیں؟“ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ”ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہوتے۔ اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے.....“ آیت کریمہ میں مذکورہ جواب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نازل ہوا۔

[7456] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے ایک کھیت میں جا رہا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی ایک چھڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ آپ چند یہودیوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: ان سے روح کے متعلق دریافت کرو۔ ایک نے کہا: ان سے روح کے متعلق مت پوچھو۔ آخر انہوں نے آپ سے روح کے متعلق پوچھ ہی لیا تو آپ چھڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے جبکہ میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ ان سے فرمادیں کہ روح تو میرے رب کا امر ہے اور تمہیں بہت کم علم دیا گیا ہے۔“ پھر ان یہودیوں نے ایک دوسرے سے کہا: ہم نے تمہیں خبردار کر دیا تھا کہ ان سے کچھ نہ پوچھو۔

[7457] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ

۷۴۵۵ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ ذَرٍّ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : « يَا جِبْرِيلُ ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا ؟ » فَتَرَلْتُ : ﴿ وَمَا نَنْزَلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ (مریم: ۶۴) . قَالَ : كَانَ هَذَا الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ . [راجع: ۳۲۱۸]

۷۴۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى : حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كُنْتُ أُمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِيٌّ عَلَى عَسِيبٍ ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : سَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تَسْأَلُوهُ ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ ، فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى الْعَسِيبِ وَأَنَا خَلْفُهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ : ﴿ وَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ [الاسراء: ۸۵] . فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ . [راجع: ۱۲۵]

۷۴۵۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ

کی راہ میں جہاد کرے جبکہ اس کو اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے کلمات کی تصدیق نے نکالا ہو۔ (اللہ ضامن ہے کہ) وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسی گھر میں واپس لوٹائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔“

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَكْفَلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ، بَأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرِ أَوْ غَنِيمَةٍ». [راجع: ۱۳۶]

[7458] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کوئی شخص خاندانی حمیت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے، کوئی بہادری دکھانے کے لیے میدان جنگ میں کود پڑتا ہے اور کوئی محض ریا کاری اور شہرت کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو اللہ کے دین کی سر بلندی اور اس کے نفع کے لیے لڑتا ہے تو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے۔“

۷۴۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً، وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». [راجع: ۱۲۳]

☀️ فائدہ: جس لڑائی کا مقصد کفر و شرک کو نیچا دکھانا اور توحید و سنت کو بلند کرنا ہو وہ اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔ اس کے علاوہ جنگ و قتال کی تمام اقسام تخریب کاری اور دہشت گردی ہے جو اللہ کی شریعت میں انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے۔ اسی طرح مال و دولت اور اقتدار کے حصول کے لیے لڑائی کرنا بھی جہاد فی سبیل اللہ نہیں۔

باب: 29- ارشاد باری تعالیٰ: ”ہم جب کسی چیز کا ارادہ کر لیں تو اس کے لیے ہمارا کہنا صرف یہ ہوتا ہے کہ.....“ کا بیان

(۲۹) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا قَوْلُنَا لِنَفْسٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ﴾ [النحل: ۴۰]

[7459] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں سے ایک گروہ دوسرے لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا امر، یعنی قیامت آجائے گی۔“

۷۴۵۹ - حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ، عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ». [راجع: ۳۶۴۰]

[7460] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

۷۴۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے جھٹلانے والے اور دیگر مخالفین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر، یعنی قیامت آجائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔“

مالک بن یخامر نے کہا: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہوگا، اس پر حضرت معاویہ نے کہا: یہ مالک بن یخامر، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتا کہ وہ گروہ شام میں ہوگا۔

[7461] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مسیلمہ کذاب کے پاس رُکے جبکہ وہ اپنے حامیوں کے ہمراہ تھا، آپ نے اس سے فرمایا: ”اگر تو مجھ سے یہ (لکڑی کا) ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہ دوں گا۔ اور تیرے متعلق اللہ کا جو حکم ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو نے (اسلام سے) روگردانی کی تو اللہ تجھے تباہ و برباد کر دے گا۔“

فائدہ: مسیلمہ کذاب نے یمامہ کے علاقے میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ انتہائی شعبہ باز انسان تھا، بہت سے لوگ اس سے متاثر ہو کر اس کے پیروکار ہو گئے۔ وہ بہت سے لوگوں کو ساتھ لے کر مدینہ طیبہ آیا اور رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اگر آپ مجھے اپنے بعد خلیفہ نامزد کر دیں تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ پر ایمان لے آتا ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت کھجور کی چھڑی تھی، آپ نے فرمایا: ”خلافت تو بڑی چیز ہے میں تجھے چھڑی کا یہ ٹکڑا بھی دینے کے لیے تیار نہیں۔ آخر کار مسیلمہ کذاب اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس یمامہ چلا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس کے خلاف لشکر کشی کی جس میں مسلمان غالب آئے اور اسے حضرت وحش رضی اللہ عنہ نے قتل کر کے جہنم پہنچایا۔“

[7462] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ مدینہ طیبہ کے ایک کھیت میں نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ اپنے ہاتھ میں پکڑی

مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَبَهُمْ وَلَا مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ». [رابع: 171]

فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يَخَامِرٍ: سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكُ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ.

٧٤٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْفِرَنَّكَ اللَّهُ». [رابع: 3120]

٧٤٦٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَأُمِّسِي

ہوئی ایک چھڑی کا سبارا لیے جا رہے تھے۔ اتنے میں ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو انھوں نے آپس میں کہا: ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ان سے نہ پوچھو، مبادا ایسا جواب دیں جو تمہیں ناگوار ہو، اس کے باوجود کچھ یہودیوں نے کہا: ہم ضرور پوچھیں گے، چنانچہ ان میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر کہا: اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ اس (کو جواب دینے) سے خاموش رہے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”وہ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے روح میرے رب کا امر ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔“

اعمش نے کہا: ہماری قراءت میں اسی طرح ہے، یعنی اوتوا۔

مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ حَرَبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ، فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، أَنْ يَجِيءَ فِيهِ شَيْءٌ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقَالَ: «وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ، قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا».

قَالَ الْأَعْمَشُ: هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا. [راجع:

[۱۲۵]

باب: 30- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ کہہ دیں کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے..... اگرچہ ہم مدد کے لیے اس جیسا اور لے آئیں، نیز: ”زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے، پھر اس کے بعد سات مزید سمندر بھی ہوں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔“ نیز: ”یقیناً تمہارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر اپنے عرش پر مستوی ہوا، وہ رات سے دن

کو ڈھانپتا ہے“ کا بیان

(۳۰) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَكَلَّمْتُ رَبِّي﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ جِئْنَا بِبِئْتِهِ مِدَادًا﴾ [الكهف: ۱۰۹]، وَقَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّ سَاءَ فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَمٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ﴾ [النسان: ۲۷] ﴿إِنَّكَ رَبُّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى اللَّيْلُ النَّهَارَ﴾

[الأعراف: ۵۴]

امام بخاری رحمہ فرماتے ہیں: سحر کے معنی ہیں: اس

نے کام میں لگا دیا ہے۔

سحر: دَلَّلْ.

[7463] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ وہ شخص اپنے گھر سے اس لیے نکلتا ہے کہ خالص اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے کلمہ توحید کی تصدیق کرے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا یا ثواب و غنیمت کے ساتھ اس کو گھر واپس کرے گا۔“

۷۴۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَكْفَلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْأَجْهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ، أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكِنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ». [راجع: ۳۶]

باب: 31- اللہ کی مشیت اور اس کے ارادے کا بیان

(۳۱) بَابُ: فِي الْمَشِيئَةِ وَالْإِرَادَةِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے۔“ اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے۔“ ”کسی چیز کے متعلق کبھی یہ نہ کہنا کہ میں کل یہ ضرور کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے۔“ ”(اے نبی!) بے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جسے آپ چاہیں بلکہ اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہے۔“

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿تَوَفِّي الْمَلَوكَ مَنْ نَشَاءُ﴾ [آل عمران: ۲۶] ﴿وَمَا نَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾ [النكوير: ۲۹] ﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ عَدَاً إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾ [النكيف: ۲۳، ۲۴] ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾ [الفصص: ۵۶]

حضرت سعید بن مسیب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیت ابو طالب کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ ”اللہ تمہارے ساتھ نرمی چاہتا ہے سختی کا برتاؤ نہیں چاہتا۔“

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ: نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ ﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ﴾ [البقرة: ۱۸۵].

[7464] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اللہ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو۔ اور تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا۔“

۷۴۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَوْتُمْ اللَّهَ فَأَعِزُّوهُ فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ». [راجع: ۶۳۳۸]

[7465] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کے اور اپنی لخت جگر

۷۴۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ: ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: ”تم لوگ (تجد کی) نماز کیوں نہیں پڑھتے؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! ہمارے نفس اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھا دے گا۔ جب میں نے یہ بات کہی تو رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے آپ کو واپس جاتے ہوئے کہتے سنا جبکہ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرما رہے تھے: ”انسان ہمیشہ سے تمام چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے۔“

أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ لَهُمْ: «أَلَا تَصَلُّونَ؟» قَالَ عَلِيٌّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَيَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الكهف: ٥٤].

[راجع: ۱۱۲۷]

[7466] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی مثال کھیت کے نرم پودے کی سی ہے، جدھر کی ہوا چلتی ہے اس کے پتے ادھر ہی جھک جاتے ہیں۔ جب ہوا رک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے، یعنی ہوائیں اسے ادھر ادھر جھکاتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن بلاؤں اور مصیبتوں کی وجہ سے ادھر ادھر جھکتا رہتا ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اللہ چاہتا ہے اسے یکبار ہی اکھاڑ پھینکتا ہے۔“

۷۴۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الزَّرْعِ يَبْقَى وَرَقُهُ، مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ تَكْمَلُهَا، فَإِذَا سَكَتَتْ اعْتَدَلَتْ، وَكَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَحْكَمُ بِالْبَلَاءِ. وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأُرْزَةِ صَمَاءٌ مُعْتَدِلَةٌ حَتَّى يَفْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ». [راجع: ۵۶۴۴]

[7467] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر کھڑے فرما رہے تھے: ”تمہارا زمانہ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسا کہ نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے۔ اہل تورات کو تورات دی گئی اور انھوں نے

۷۴۶۷ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمُنْبَرِ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنْ

اس پر عمل کیا یہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا، پھر وہ عاجز آگئے۔ انھیں ایک ایک قیراط اجرت دی گئی۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی۔ انھوں نے اس پر عصر کی نماز تک عمل کیا۔ پھر وہ اس پر عمل سے عاجز آگئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر غروب آفتاب تک عمل کیا تو تمہیں دودو قیراط دیے گئے۔ اہل تورات نے کہا: اے ہمارے رب! ان لوگوں نے کام تھوڑا کیا لیکن اجرت زیادہ پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں نے تمہاری اجرت میں کوئی کمی کی ہے؟“ انھوں نے کہا: نہیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ تو میرا فضل ہے میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔“

الْأُمَّمَ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلَ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ، ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُم بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأَعْطِيتُم قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، قَالَ أَهْلُ التَّوْرَةِ: رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُمْ مِمَّنْ أَجْرْتُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، فَقَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أَوْيَبِهِ مَنْ أَسَاءَ. [راجع: ۱۵۷]

[۱۵۷]

[7468] حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ آپ نے بیعت لیتے وقت فرمایا: ”میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ کسی پر بہتان ہی باندھو گے جو تم نے خود تیار کیا ہو، نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جس نے یہ عہد پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے لغزش کی اور اسے دنیا ہی میں پکڑ لیا گیا تو یہ (حد) اس کے لیے گناہوں کا کفارہ اور پاکیزگی کا ذریعہ ہوگی اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا تو وہ اللہ کے حوالے ہے، وہ اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔“

۷۴۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُسْنَدِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ فَقَالَ: «أَبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأُذُنَيْكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ. فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخَذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهَوَّ لَهُ كَفَّارَةٌ وَظَهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَلِذَلِكَ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَّرَ لَهُ». [راجع: ۱۸]

[7469] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی ساٹھ بیویاں تھیں۔ انھوں نے

۷۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي

کہا: میں آج رات اپنی تمام بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا۔ ہر بیوی حاملہ ہوگی اور ایک ایک شہسوار کو جنم دے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ پھر وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے تو ان میں سے صرف ایک بیوی نے ناقص بچہ جنم دیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ دیتے تو ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار کو جنم دیتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا۔“

هُرَيْرَةُ: «أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سَلِيمَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ لَهُ سِتُونَ امْرَأَةً فَقَالَ: لِأَطْوَفَرٍ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلَنَّ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلْتَلِدَنَّ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً، وَلَدَتْ شِقِّ غُلَامٍ». قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ سَلِيمَانُ اسْتَشَنَى لِحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». [راجع: ۲۸۱۹]

☀️ فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو جس قدر بھی اسباب مہیا ہوں اسے اللہ کی مشیت کا سہارا ضرور لینا چاہیے کیونکہ اس کے بغیر کوئی کام بھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مشیت الہی کا سہارا لیتے تو اللہ ضرور ان کی منشا پوری کرتا مگر اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا، اس لیے یاد دہانی کے باوجود وہ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے۔

[7470] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کی بیمار پرسی کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اس سے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری تمہارے لیے پاکیزگی کا باعث ہوگی۔“ دیہاتی نے کہا: بلکہ یہ تو وہ بخار ہے جو ایک بوڑھے پر جوش مار رہا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں تب ایسا ہی ہوگا۔“

۷۴۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ: «لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ»، قَالَ: قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: بَلْ هِيَ حُمَّى تَنْوَرُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَنَعَمْ إِذَا».

[راجع: ۳۶۱۶]

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ کی مشیت کے حوالے سے بتایا کہ یہ بیماری تجھے گناہوں سے پاک کر دے گی لیکن اس دیہاتی نے اسے بعید خیال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تجھے ہماری بات پر یقین نہیں تو ویسے ہی ہوگا جیسا تو خیال کرتا ہے۔ تیرے متعلق اللہ کا حکم ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ پھر دوسرے دن شام بھی نہ ہونے پائی تھی کہ وہ دنیا سے چل بسا۔“

[7471] حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ نماز (فجر) سے سوئے رہ گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحمیں روک لیں اور جب

۷۴۷۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ جِبْنَ نَأْمُوا عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ



چاہا انھیں چھوڑ دیا۔“ صحابہ کرام نے اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کیا، آخر جب سورج پوری طرح طلوع ہو گیا اور خوب دن نکل آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔

توحید سے متعلق احکام و مسائل - وَرَدَّهَا جِبِينَ شَاءَ، فَقَضُوا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّؤُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْتِضَّتْ، فَقَامَ فَصَلَّى.

[راجع: ۵۹۵]

[7472] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان نے قسم کھاتے ہوئے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر بزرگی دی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام اہل جہاں پر منتخب کیا! تب مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لے کر آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ پیش کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے اور میں ہی سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان لوگوں سے ہوں گے جو بے ہوش تو ہوئے ہوں لیکن مجھ سے پہلے انھیں ہوش آ گیا ہو، یا اللہ تعالیٰ نے انھیں بے ہوش ہونے سے مستثنیٰ کر دیا تھا؟“

۷۴۷۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُرَاعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَحِي عَنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ - فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ - فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ. فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَا تُحْخِرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعُرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي؟ أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَسْنَى اللَّهُ؟» . [راجع: ۲۴۱۱]

[7473] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دجال، مدینہ طیبہ کا رخ کرے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا، اس لیے اگر اللہ نے چاہا تو دجال اس کے قریب

۷۴۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِيسَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَالُ

نہیں ہو سکے گا اور نہ مرض طاعون ہی اس کا رخ کرے گا۔“

فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلَا يَقْرَبُهَا  
الدَّجَالُ، وَلَا الطَّاعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. [راجع:

[۱۸۸۱]

[7474] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے، ان شاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔“

۷۴۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ : حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ : «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأَرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
أَنْ أُحْتَبَى دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

[راجع: ۶۳۰۴]

[7475] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک وقت سوراہا تھا کہ خود کو ایک کنویں پر دیکھا۔ میں نے اس سے، بتنا اللہ نے چاہا، پانی نکالا۔ اس کے بعد ابن ابوقحافہ نے ڈول پکڑ لیا اور انھوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، البتہ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی باکمال و بے مثال نہیں دیکھا جو اس طرح ڈول پر ڈول نکالتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اس کنویں کے ارد گرد گھاٹ بنا لیے۔“

۷۴۷۵ - حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَبَلٍ  
اللَّخْمِيِّ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ  
رَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ، فَتَرَعْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ  
أَنْزِعَ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَتَرَغَ ذُنُوبًا أَوْ  
ذُنُوبَيْنِ، وَفِي تَرَغِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْفِرُ لَهُ، ثُمَّ  
أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا  
مِنَ النَّاسِ يَغْفِرِي فَرِيئَهُ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ  
حَوْلَهُ بَعْضُنَ . [راجع: ۳۶۶۴]

[7476] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کے پاس کوئی سائل یا ضرورت مند آتا تو فرماتے: ”اس کے متعلق سفارش کرو تمہیں ثواب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے وہی جاری کرتا ہے جو چاہتا ہے۔“

۷۴۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ : حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي  
مُوسَى قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنَاهُ السَّائِلُ،  
وَرُبَّمَا قَالَ : جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ  
الْحَاجَةِ، قَالَ : «اسْتَمْعُوا فَلْتَوْجُرُوا، وَيَقْضِي  
اللَّهُ عَلَيَّ لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ» . [راجع: ۱۴۳۲]

[7477] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

۷۴۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ان الفاظ میں دعا نہ کرے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما، بلکہ انسان کو چاہیے کہ وہ عزم اور پختگی کے ساتھ سوال کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے، اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔“

[7478] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ اور حر بن قیس بن حصن فرزاری رضی اللہ عنہما سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے متعلق اختلاف کر رہے تھے کہ کیا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہی تھے؟ اتنے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ادھر سے گزر ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بلایا اور کہا: میں اور میرا یہ ساتھی شک میں مبتلا ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے وہ ”صاحب“ کون تھے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا؟ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک مجمع میں تھے کہ پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: نہیں۔ پھر ان پر وحی نازل ہوئی: کیوں نہیں، بلکہ ہمارا بندہ خضر ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی ملاقات کا راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک مچھلی کو نشان قرار دیا اور ان سے کہا گیا: جب تم مچھلی کو گم پاؤ تو واپس لوٹ آنا، وہیں ان سے ملاقات ہوگی۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سمندر کے کنارے مچھلی کا نشان تلاش کرتے رہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے خادم نے کہا: بھلا آپ کو معلوم جہاں ہم نے چٹان کے سائے میں آرام کیا تھا، میں مچھلی وہاں بھول گیا

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، اِرْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ. وَلْيَعْرَمُ مَسْأَلَتَهُ، إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ، لَا مُكْرَهَ لَهُ». [راجع: 7339]

۷۴۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ بْنِ حِضْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى: أَهُوَ خَضِرٌ؟ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَأِ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوسَى: لَا، فَأَوْجِحِي إِلَيَّ مُوسَى: بَلَى عِبْدُنَا خَضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ: إِذَا فَتَدَّثَ الْحُوتُ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ فُلَانُ مُوسَى لِمُوسَى: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَدْكُرَهُ. قَالَ مُوسَى: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَارْتَدَّا

ہوں اور اسے یاد کرنے سے مجھے شیطان نے غافل کر دیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یہی وہ جگہ ہے ہم جس کی تلاش میں ہیں۔ وہ فوراً اپنے پاؤں کے نشانات پر واپس ہو گئے اور انھوں نے وہاں حضرت خضر علیہ السلام کو پالیا۔ ان دونوں کا وہ قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔“

[7479] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہم ان شاء اللہ کل خیف بنو کنانہ میں قیام کریں گے جہاں (ایک زمانے میں) کفار مکہ نے کفر پر قائم رہنے کے لیے آپس میں قسمیں کھائی تھیں۔“ خیف بنو کنانہ سے مراد وادی مہصب ہے۔

[7480] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ابھی فتح نہیں کیا تھا کہ آپ نے فرمایا: ”ہم ان شاء اللہ کل (مدینہ طیبہ) واپس چلے جائیں گے۔“ مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم فتح کیے بغیر ہی لوٹ جائیں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تمہارا یہی عزم ہے تو پھر کل صبح لڑائی شروع کرو۔“ صبح انھوں نے جنگ کی تو بہت زخمی ہو گئے۔ (یہ دیکھ کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم ان شاء اللہ کل واپس جائیں گے۔“ اس پر مسلمان بہت خوش ہوئے تب (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

☀️ فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ بالا احادیث سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کو بیان کیا ہے کہ وہ تمام جہاں میں کارفرما ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ وہ بے نیاز اور بے پروا ہے۔ اس سلسلے میں کسی کا محتاج نہیں۔ بہر حال ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اپنے آئندہ کے پروگرام اللہ کی مشیت سے وابستہ کریں۔

عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ، فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنَيْهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ . [راجع : ۷۴۷۹]

۷۴۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « نَزَلَ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ » ، يُرِيدُ الْمُحَصَّبَ . [راجع : ۱۵۸۹]

۷۴۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : حَاصَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنْتَحِهَا ، فَقَالَ : « إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ » ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : نَقْفُلُ وَلَمْ نَنْتَحِ ؟ قَالَ : « فَأَعْدُوا عَلَى الْقِتَالِ » ، فَعَدُّوا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « إِنَّا قَافِلُونَ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ » ، فَكَانَ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . [راجع : ۴۳۲۵]

باب: 32- ارشاد باری تعالیٰ: ”اس کے ہاں صرف اس شخص کو سفارش فائدہ دیتی ہے جس کے لیے وہ خود اجازت دے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے۔“ یہ نہیں کہا کہ تمہارے رب نے کیا پیدا کیا ہے؟ کا بیان

(۳۲) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَدْرَكَ لَهُ حَيَّ إِذَا فُرِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ [سبا: ۲۳] وَلَمْ يَقُلْ: مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کون ہے وہ جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے ہاں سفارش کر سکے۔“

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ [البقرة: ۲۵۵]

حضرت مسروق نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سے کلام کرتا ہے تو آسمان والے کچھ سنتے ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور کیا جاتا ہے اور آواز بھی ٹھہر جاتی ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ کلام برحق تھا۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: حق فرمایا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے، وہ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جمع کرے گا، پھر انہیں ایسی آواز سے پکارے گا جسے دور والے ایسے سنیں گے جیسے قریب والے سنتے ہیں۔ اللہ فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، ہر ایک کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں۔“

وَقَالَ مَسْرُوقٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلَ السَّمَوَاتِ شَيْئًا، فَإِذَا فُرِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ وَنَادَوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ. وَيُذَكَّرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرَّبَ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الدِّيَّانُ».

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس عنوان سے غرض اللہ تعالیٰ کے لیے صفت کلام کی وضاحت کرنا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے یہ پہلا عنوان ہے جس کے تحت انہوں نے مسئلہ کلام سے متعلق گفتگو کی ہے اور مسئلے کی

یہی چوڑی تفصیلات ہیں۔<sup>1</sup>

[7481] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فیصلے کے آگے اظہار عاجزی کرنے کے لیے اپنے پر مارتے ہیں، گویا ان کے پروں کی ایسی آواز ہوتی ہے جیسے صاف پتھر پر زنجیر ماری گئی ہو..... شیخ بخاری علی بن مدینی نے کہا: سفیان کے علاوہ دوسرے راویوں نے ”صفوان“ کو فاء کے فتح کے ساتھ بیان کیا ہے (جبکہ سفیان بن عیینہ نے ”فا“ کو ساکن پڑھا ہے۔)..... اللہ تعالیٰ یہ حکم فرشتوں کو پہنچاتا ہے، ان کے دلوں سے جب خوف دور کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہ (اللہ) بہت بلند بہت بڑا ہے۔“

علی بن مدینی نے کہا: ہم سے سفیان نے، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

اور کبھی سفیان نے یوں بیان کیا کہ عمرو نے کہا: میں نے عکرمہ سے سنا، (انھوں نے کہا): ہم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔

علی بن مدینی نے کہا: میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا: (کیا) عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ میں نے عکرمہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ تو سفیان بن عیینہ نے اس امر کی تصدیق کی۔

میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا: ایک شخص، عمرو بن دینار کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت

۷۴۸۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ - قَالَ عَلِيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ: صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ - فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ».

قَالَ عَلِيُّ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا.

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٍو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ.

قَالَ عَلِيُّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرٍو ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ

ذکر کرتا ہے کہ انھوں نے فُرْعَ کے بجائے فُرْعَ پڑھا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: عمرو بن دینار نے ایسا ہی پڑھا تھا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے اس طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان بن عیینہ نے کہا: ہماری قراءت بھی اسی طرح ہے۔

[7482] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جس قدر نبی ﷺ کے قرآن پڑھنے کو متوجہ ہو کر سنتا ہے جبکہ وہ اسے خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد نے اس کے معنی یہ کیے ہیں کہ جب آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

🌞 فائدہ: ہمارے نزدیک اس آذن کے معنی متوجہ ہو کر سننا ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ توجہ سے اسی کلام کو سنا جا سکتا ہے جو حروف و آواز پر مشتمل ہو اور خوش الحانی سے بھی وہی کلام پڑھا جا سکتا ہے جو الفاظ و آواز پر مشتمل ہو۔ اللہ تعالیٰ کا کلام بھی حروف و آواز پر مشتمل ہے اور وہ حقیقی کلام سے متصف ہے۔ واللہ اعلم۔

[7483] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم ﷺ سے فرمائے گا: اے آدم! وہ کہیں گے: لیبیک و سعدیک، پھر وہ بلند آواز سے ندا دے گا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد سے جہنم کا لشکر نکال کر باہر کر دو۔“

[7484] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے جس قدر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر غیرت آتی تھی اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا تھا کہ وہ انھیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

أَنَّهُ قَرَأَ: (فُرْعَ)، قَالَ سَفْيَانُ: هَكَذَا قَرَأَ عَمْرُو، فَلَا أُدْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا، قَالَ سَفْيَانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا. [راجع: ۴۷۰۱]

۷۴۸۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَدَانَ اللَّهُ لِنَسِيءٍ مَا أَدَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَتَعَنَّى بِالْقُرْآنِ». وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ: يُرِيدُ: [أَنْ] يَجْهَرَ بِهِ.

[راجع: ۵۰۲۳]

۷۴۸۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ: يَا آدَمُ! فَيَقُولُ: لَيْبِكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادِي بِصَوْتٍ: إِنَّ اللَّهَ يَا مُرْكُ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ دُرَّتَيْكَ بَعُثًا إِلَى النَّارِ». [راجع: ۳۳۴۸]

۷۴۸۴ - حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ أَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنَ الْجَنَّةِ. [راجع: ۳۸۱۶]

باب: 33- رب تعالیٰ کا حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ کلام کرنا اور اللہ کا دوسرے فرشتوں کو ندا دینا

(۳۳) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى مَعَ جِبْرِيلَ،  
وِنْدَاءِ اللَّهِ الْمَلَائِكَةَ

ارشاد باری تعالیٰ: ”اور بلاشبہ آپ کو یہ قرآن کمال حکمت والے کی طرف سے سکھلایا (عطا کیا) جاتا ہے۔“ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر یہ قرآن القا کیا جاتا ہے اور تم اسے فرشتوں سے لیتے ہو جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے۔“

وَقَالَ مَعْمَرٌ ﴿وَأَنَّكَ لَتَلْقَى الْفُرْقَانَ﴾ [النمل: ۶] أَيْ: يُلْقَى عَلَيْكَ، وَتَلْقَاهُ أَنْتَ: أَيْ: تَأْخُذُهُ عَنْهُ، وَمِثْلُهُ ﴿فَلَلْقَى آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ﴾ [البقرة: ۳۷].

[7485] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، تو حضرت جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اس کی مقبولیت زمین والوں میں رکھ دی جاتی ہے۔“

۷۴۸۵ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَانًا فَأَجِبْهُ، فَيَجِبُهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فَلَانًا فَأَجِبُوهُ، فَيَجِبُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ». [راجع: ۳۲۰۹]

[7486] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر و فجر کی نمازوں میں وہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تم میں رات گزارتے ہیں جب اوپر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ بندوں کے احوال سے خوب واقف ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ

۷۴۸۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ -: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ



يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ». [راجع: ۵۵۵] جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور جب ان کے پاس گئے تھے تو بھی نماز پڑھ رہے تھے۔“

☀️ فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کے علاوہ دوسرے فرشتوں سے بھی کلام کرتا ہے اور اس کا کلام قرآن مجید کے علاوہ بھی ہے۔ اللہ کا کلام حروف و آواز پر مشتمل جی بر حقیقت ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے سوال کرنے کا ذکر ہے اور سوال ایسا کلام ہوتا ہے جو دوسروں کو سنائی دے اور وہ کلام حروف و آواز پر مشتمل ہو۔

[7487] حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ وہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں جائے گا۔“ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ چوری اور زنا کا مرتکب ہو؟ آپ نے فرمایا: ”گو وہ چوری اور زنا کا مرتکب ہو۔“

۷۴۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى». [راجع: ۱۲۳۷]

باب: 34- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں“ کا بیان

امام مجاہد بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ: ”ان کے درمیان حکم نازل ہوتا ہے“ کا مفہوم یہ ہے کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کے حکم اترتے رہتے ہیں۔

[7488] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو: ”اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا رخ تیری طرف موڑ

(۳۴) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَنْزَلَهُ بِعَلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ﴾ [النساء: ۱۶۶]

قَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿يَنْزَلُ الْأَمْرَ بَيْنَهُمْ﴾ [الطلاق: ۱۲]: بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ.

۷۴۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا فُلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ

دیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے یہ سب کچھ کیا۔ تیرے سوا کوئی پناہ اور جائے نجات نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی کو مان لیا جو تو نے بھیجا ہے۔“ اگر تو اس رات فوت ہو جائے تو فطرت اسلام پر تمھاری موت ہوگی اور اگر صبح کو زندہ اٹھے تو تجھے اجر و ثواب ملے گا۔“

[راجع: ۲۴۷]

[7489] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے دن ان الفاظ میں دعا کی: ”اے اللہ! کتاب (قرآن مجید) نازل کرنے والے! جلدی حساب لینے والے! دشمن کے گروہ کو شکست سے دوچار کر اور ان کے پاؤں اکھاڑ دے۔“

نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّكَ إِنْ مِتُّ فِي لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ أَجْرًا“.

۷۴۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ! سَرِيعَ الْحِسَابِ! اهْرِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ». [راجع:

[۲۹۳۳]

امام حمیدی نے یہ روایت ان الفاظ میں بیان کی: ”ہم سے سفیان بن عیینہ نے بواسطہ ابن ابو خالد بیان کیا ہے، انھوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا۔“

زَادَ الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

[7490] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل آیت: ”آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے“ کے متعلق فرمایا: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ جب آپ بلند آواز سے قرآن پڑھتے اور مشرکین مکہ قرآن سنتے تو قرآن، صاحب قرآن اور قرآن لانے والے حضرت جبریل علیہ السلام کو برا بھلا کہتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا: ”اپنی نماز میں قرآن کریم با آواز بلند اور بالکل پست نہ

۷۴۹۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا﴾ [الاسراء: ۱۱۱]، قَالَ: أَنْزَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا﴾: لَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ، وَلَا تُخَافُتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ

پڑھیں، یعنی آواز اتنی بلند بھی نہ کریں کہ مشرکین سن لیں اور اس قدر آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ اس کے بین بین پڑھیں، یعنی اپنے صحابہ کرام کو سنائیں، اور زیادہ بلند آواز نہ کریں، تاکہ صحابہ کرام آپ سے قرآن سیکھ لیں۔

﴿وَأَتَّبِعْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ : أَسْمِعْتَهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنكَ الْقُرْآنَ . [راجع: ۴۷۲۲]

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ اس لیے قرآن مجید باواز بلند پڑھتے تھے کہ مشرکین اسے سنیں اور اس پر غور و فکر کریں لیکن انہوں نے رد عمل کے طور پر اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیا، اس لیے زیادہ اونچا پڑھنے سے آپ کو روک دیا گیا۔

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: ”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں“ کا بیان

(۳۵) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿بُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ﴾ [الفتح: ۱۵]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک یہ قرآن فیصلہ کن بات ہے، فصل کے معنی ”جرح“ کے ہیں۔ ”یہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں۔“ ہزل کے معنی ہیں: کھیل تماشا۔

﴿إِنَّهُمْ لَمَوْلٍ فَضْلٌ﴾ : [حَقٌّ] ﴿وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ﴾ [الطارق: ۱۲، ۱۳] بِاللَّعِبِ .

[7491] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ وہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے جبکہ میں خود زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں۔ میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو پھیرتا رہتا ہوں۔“

۷۴۹۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الْأَمْرُ، أَقَلَّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ» . [راجع: ۴۸۲۶]

[7492] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ وہ (روزے دار) میری خاطر اپنی خواہشات اور کھانا پینا چھوڑتا ہے اور روزہ ایک ڈھال ہے، نیز روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت اور دوسری خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب

۷۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: الصَّوْمُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَأَكَلَهُ وَشَرِبَهُ مِنْ أَجْلِي، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَبِلِصَائِمٍ فَرَحَتَانِ: فَرَحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرَحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَلِخَلُوفٍ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ

المِسْكِ». [راجع: ۱۸۹۶]

سے ملاقات کرے گا۔ روزے دار کے منہ کی بوالہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہے۔“

[7493] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ حالت میں غسل کر رہے تھے کہ اچانک ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ وہ انھیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ ان کے رب نے آواز دی: اے ایوب! کیا میں نے تجھے مال دے کر ان ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کر دیا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں اے میرے رب! (تو نے مجھے بہت غنی کیا ہے) لیکن میں تیری برکت سے بے پروا نہیں ہو سکتا ہوں۔“

۷۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْيِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَى رَبَّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَعْتَبِكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبَّ! وَلَكِنْ لَا غُنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ». [راجع: ۲۷۹]

[7494] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جس وقت رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے: کوئی شخص ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی شخص ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں، کوئی شخص ہے جو مجھ سے معافی مانگے تو میں اسے بخش دوں۔“

۷۴۹۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْفِي ثُلُثَ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟». [راجع: ۱۱۲۵]

[7495] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہم (دنیا میں آنے کے اعتبار سے) آخری امت ہیں لیکن آخرت میں سب سے آگے ہوں گے۔“

۷۴۹۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «نَحْنُ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ۲۳۸]

[7496] اسی سند کے ساتھ یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”تم خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا۔“

۷۴۹۶ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ «قَالَ اللَّهُ: أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ». [راجع: ۴۶۸۴]

[7497] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (حضرت

۷۴۹۷ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ

جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ کے رسول! ”یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں کھانا یا پینے کا پانی ہے۔ انھیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیں اور انھیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیں جو موتیوں سے بنا ہوا ہے۔ اس میں کسی قسم کا شور و غل اور تھکاوٹ نہیں ہوگی۔“

[7498] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: میں نے (جنت میں) اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ تو آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا۔“

[7499] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو پڑھتے: ”اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا ہے، تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کو کنٹرول کرنے والا ہے۔ حمد تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمانوں کا، زمین کا، اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رب ہے۔ تو برحق ہے۔ تیرا وعدہ سچا ہے۔ تیرا کلام بھی برحق ہے۔ تیری ملاقات مبنی برحقیقت ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے۔ تمام انبیاء سچے ہیں اور قیامت بھی برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور سرنگوں ہوا، تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھی پر توکل کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا۔ میں تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں اور تجھی سے اپنا فیصلہ چاہتا ہوں، اس لیے میرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دے جو میں نے پوشیدہ کیے ہیں اور جو علانیہ کیے ہیں۔ تو ہی میرا معبود ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود

فَضِيلٌ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: «هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ، أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ، فَأَقْرَبْتَهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ، وَبَشَّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَحْبَ فِيهِ وَلَا نَصَبٍ». [راجع: ۳۲۲۰]

۷۴۹۸ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ: أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ». [راجع: ۳۲۴۴]

۷۴۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ: أَنَّ طَاوُوسًا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قِيَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ». [راجع: ۱۱۲۰]

برحق نہیں۔“

[7500] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے منافقین کی طرف سے لگائے گئے بہتان کے متعلق فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے حق میں وحی نازل فرمائے گا جس کی قیامت تک تلاوت کی جائے گی۔ میرے نزدیک میرا درجہ اس سے بہت کم تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی ایسا کلام کرے جس کی تلاوت کی جائے، البتہ مجھے یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہ ﷺ بحالت نیند کوئی خواب دیکھ لیں گے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ میری براءت کر دے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دس آیات نازل فرمائیں: ”بے شک جن لوگوں نے بہتان گھڑا.....“

۷۵۰۰ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِلَافِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا. وَكُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحَيَايَتِي، وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْتَرَمَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُنْزِلُ، وَلِكَيْفِي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبْرِئُنِي اللَّهُ بِهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ﴾ الْعَشْرَ الْآيَاتِ [النور: ۱۱-۲۰]. [راجع: ۲۵۹۳]

[7501] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اے فرشتو! جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے اس کا گناہ نہ لکھو اور اگر وہ اس کے مطابق عمل کرے تو پھر اس کے برابر گناہ لکھو۔ اگر وہ میرے خوف سے اس برائی کو ترک کر دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھو اور اگر کوئی بندہ نیکی کرنا چاہے تو اس کے لیے ارادے ہی پر ایک نیکی لکھ دو اور اگر اس پر عمل کر لے تو دس گناہ سے سات سو گنا تک نیکی لکھو۔“

۷۵۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغْبِرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِذَا عَمَلَهَا فَانْكُتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجَلِي فَانْكُتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً. وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَلَمْ يَعْمَلَهَا فَانْكُتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِذَا عَمَلَهَا فَانْكُتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ.»

[راجع: ۶۴۹۱]

۷۵۰۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُرَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَ : مَهْ؟ قَالَتْ : هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ ، فَقَالَ : أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ : بَلَى يَا رَبِّ ، قَالَ : فَذَلِكَ لَكَ . ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : « فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَعُوا أَرْحَامَكُمْ » .

[محمد: ۲۲] [راجع: ۴۸۳۰]

۷۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : مُطِرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : « قَالَ اللَّهُ : أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٌ بِي ، وَمُؤْمِنٌ بِي » . [راجع: ۸۴۶]

۷۵۰۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « قَالَ اللَّهُ : إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ » .

[7502] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے رحم! ٹھہر جا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ! یہ قطع رحمی سے تیری پناہ مانگنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا؟ رحم نے عرض کیا: اے میرے رب! کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بس یہ تیرے لیے ہے۔“ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ”پھر یقیناً تم سے توقع ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ تو تم زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتے ناتے توڑ ڈالو۔“

[7503] حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (اس بارش کی وجہ سے) میرے کچھ بندوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور کچھ بندے میرے ساتھ ایمان لانے والے بن گئے۔“

[7504] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو برا جانتا ہوں۔“

☀️ فائدہ: اس حدیث میں ایک ایسا فرمان الہی ذکر ہوا ہے جسے ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخری وقت میں فرمان یاد رکھنے کی سعادت نصیب کرے۔

۷۵۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « قَالَ اللَّهُ : أَنَا

عَنْ ظَنَّ عَبْدِي يِي" . [راجع : ۷۴۰۵]

[7506] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا۔ اس نے وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیں، پھر اس کی آدھی راکھ خشکی میں اڑادیں اور باقی آدھی دریا میں بہا دیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ اس پر قادر ہوا تو وہ اسے ایسا عذاب دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی وہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اس نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے بھی وہ اپنی تمام راکھ جمع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا: تیرے ڈر سے۔ اور تو سب سے زیادہ جاننے والا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔“

۷۵۰۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ : فَإِذَا مَاتَ فَحَرَّقُوهُ وَادْرُوهُ نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ، فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ لِيَجْمَعَ مَا فِيهِ ، وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ : لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ : مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ ، فَعَفَّرَ لَهُ » . [راجع : ۳۴۸۱]

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: وہ شخص بنی اسرائیل میں کفن چور تھا جو مردوں کے کفن اتارا کرتا تھا۔

[7507] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”ایک بندے نے بہت گناہ کیے اور کہا: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ اس کے رب نے فرمایا: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے پکڑتا بھی ہے؟ اب میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، پھر جس قدر اللہ نے چاہا وہ گناہ سے رکا رہا، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو اللہ کے حضور عرض کرنے لگا: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے، اسے بھی معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ پھر جس قدر اللہ نے چاہا وہ گناہ

۷۵۰۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : « إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا ، وَرَبَّمَا قَالَ : أَدْنَبَ ذَنْبًا ، فَقَالَ : رَبِّ ! أَدْنَبْتُ ذَنْبًا - وَرَبَّمَا قَالَ : أَصَبْتُ - فَأَعْفِرُ [لِي] ، فَقَالَ رَبُّهُ : أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَعْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي . ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا ، أَوْ أَدْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ : رَبِّ ! أَدْنَبْتُ - أَوْ أَصَبْتُ - آخَرَ فَأَعْفِرْهُ ، فَقَالَ : أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَعْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي . ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَدْنَبَ



ذَنْبًا - وَرَبِّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا - فَقَالَ: رَبِّ! أَصَبْتُ - أَوْ قَالَ أَذْنِبْتُ - آخَرَ فَأَغْفِرْهُ لِي، فَقَالَ: أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، - ثَلَاثًا - فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ».

سے رکا رہا، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو اللہ کے حضور عرض کرنے لگا: اے میرے رب! میں نے پھر گناہ کر لیا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ کے سبب مواخذہ بھی کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین بار فرمایا۔ اب جو چاہے عمل کرے۔“

☀️ فائدہ: اس حدیث سے استغفار کی فضیلت ثابت ہوئی۔ استغفار کی تین شرطیں ہیں: گناہ چھوڑ دینا، اس پر شرمسار ہونا، پھر وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔ اگر اس نیت کے ساتھ، پھر گناہ ہو جائے تو استغفار کرنے سے وہ گناہ ختم ہو جائے گا بشرطیکہ گناہ پر اصرار نہ کرے۔ اصرار کے معنی ہیں: گناہ پر نادم ہونے کے بجائے گناہ کرنے کی نیت رکھے، صرف زبانی استغفار کرتا رہے، ایسا زبانی استغفار جو دل کی گہرائی سے نہ ہو بجائے خود استغفار کے قابل ہے۔

۷۵۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالَ - كَلِمَةً: يَعْني - أَعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيُّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرِ أَبٍ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَرِ - أَوْ لَمْ يَبْتَرِ - عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنْ يُعَدِرِ اللَّهُ عَلَيْهِ يُعَدِّبُهُ، فَانظُرُوا إِذَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحَمًّا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْحَكُونِي - فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحِ عَاصِيفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا». فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «فَأَخَذَ مَوَائِقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا، ثُمَّ أَذْرُوهُ فِي يَوْمِ عَاصِيفٍ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: كُنْ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ، قَالَ اللَّهُ: أَيُّ عَبْدِي! مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ:

[7508] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے کچھلی امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا جسے اللہ تعالیٰ نے مال و اولاد سب کچھ دے رکھا تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: میں تمہارے لیے کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا: تو اچھا باپ ہے۔ اس نے کہا: لیکن تمہارے باپ نے اللہ کے حضور کوئی نیکی نہیں بھیجی۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہوا تو اسے سخت عذاب دے گا۔ اب تم خیال کرو جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا حتیٰ کہ جب میں کولمہ ہو جاؤں تو مجھے خوب پیس کر سخت آندھی کے دن ہوا میں اڑا دینا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے رب کی قسم! اس کام کے لیے اس نے اپنے بیٹوں سے پختہ وعدہ لیا، چنانچہ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اسے جلا کر راکھ کر ڈالا، پھر اس راکھ کو تیز ہوا کے دن اڑا دیا۔ (اس کارروائی کے بعد) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جا، تو وہ فوراً ایک مرد بن کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے

کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو نے یہ کام کر ڈالا۔ اس نے کہا: تیرے خوف نے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی سزا نہ دی بلکہ اس پر رحم فرمایا۔“

راوی کہتا ہے: پھر میں نے یہ بات ابو عثمان نہدی سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے اسے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سنا، البتہ انھوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: ”میری راکھ کو دریا میں بہا دینا۔“ یا اس جیسا کچھ بیان کیا۔

موسیٰ نے معتمر سے لم بیتتر کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ خلیفہ نے معتمر سے لم بیتتر کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ حضرت قتادہ نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ اس نے کوئی نیکی (آخرت کے لیے) ذخیرہ نہ کی۔

مَخَافَتِكَ - أَوْ فَرَقُ مِنْكَ - قَالَ: فَمَا تَلَفَاهُ أَنْ رَجِمَهُ عِنْدَهَا. وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: «فَمَا تَلَفَاهُ غَيْرُهَا».

قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا عُمَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ: «أَذْرُونِي» فِي الْبَحْرِ، أَوْ كَمَا حَدَّثَ.

حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ: لَمْ يَبْتَرِ. [راجع: 3478] وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ: «لَمْ يَبْتَرِ»، فَسَرَّهُ فَتَأَذَّهُ لَمْ يَدْخِرْ.

### (۳۶) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

باب: 36- رب تعالیٰ کا قیامت کے دن حضرات انبیاء ﷺ اور دیگر لوگوں سے کلام کرنا

[7509] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”قیامت کے دن میری سفارش کروائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! ان لوگوں کو جنت میں داخل فرما جن کے دلوں میں رائی برابر ایمان ہے، تب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ میں پھر کہوں گا: اسے بھی جنت میں داخل کر دے جس کے دل میں معمولی سا بھی ایمان ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں، یعنی انگلیوں کے اشارے سے ادنیٰ شے کی وضاحت کر رہے تھے۔

[7510] حضرت معبد بن بلال عنزی سے روایت ہے،

۷۵۰۹ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُفِعْتُ فَقُلْتُ: يَا رَبِّ! أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ، فَيَدْخُلُونَ نَمَّ أَقُولُ: أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى شَيْءٍ».

فَقَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [راجع: 144]

۷۵۱۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

انہوں نے کہا: ہم اہل بصرہ جمع ہوئے اور حضرت ثابت بنانی کو ساتھ لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تاکہ وہ ان سے ہمارے لیے حدیث شفاعت کے متعلق پوچھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے محل میں تشریف فرما تھے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان سے اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے حضرت ثابت سے کہہ رکھا تھا کہ ان سے حدیث شفاعت سے پہلے کوئی بات نہ پوچھنا، چنانچہ حضرت ثابت نے کہا: اے ابو حمزہ! یہ آپ کے (دینی) بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے حدیث شفاعت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث سنائی، آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگ ٹھائیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ حضرت آدم رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں گے اور (ان سے) عرض کریں گے: آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کریں۔ وہ کہیں گے: میں سفارش کے لائق نہیں ہوں، تم حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں، ہاں تم حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، یقیناً وہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی پانے والے ہیں۔ لوگ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں، البتہ تم حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کا حکم اور اس کی خاص روح ہیں۔ تب لوگ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں، البتہ تم حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ۔ جب وہ

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هَلَالٍ الْعَمَرِيُّ قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بَنَاتُ الْبَنَانِيِّ إِلَيْهِ، بِسْأَلِهِ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ، فَوَافَقْنَاهُ بِصَلَى الضُّحَى، فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِبَنَاتٍ: لَا تَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْلَّ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْرَةَ! هُوَ لِإِخْوَانِكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاؤُوكَ بِسْأَلِنَاكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاحَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: اسْتَفْعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذِنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدَهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْأَنْ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِيرُهُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَى، وَاسْتَفْعُ تُسْمَعُ.

میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ہاں میں اس (شفاعت کرنے) کے لائق ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ اندر میں حالات (اللہ تعالیٰ) اپنے لیے مجھے تعریفی کلمات الہام کرے گا جن کے ذریعے سے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں پھر جب میں اللہ کی تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے گر جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کرو تمہاری بات سنی جائے گی، جو مانگو وہ دیا جائے گا، سفارش کرو وہ قبول کی جائے گی۔

پھر میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا: جاؤ، دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لاؤ جن کے دلوں میں ایک جو کے برابر ایمان ہے۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور تعمیل حکم کروں گا۔ پھر میں واپس آؤں گا اور انہی تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد و ثنا کروں گا اور اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ۔ کہو آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کرو آپ کا مطلوب دیا جائے گا۔ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت میری امت، مجھے کہا جائے گا: جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لاؤ جن کے دلوں میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہے۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور تعمیل حکم کروں گا۔ میں پھر واپس آؤں گا اور تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد و ثنا کروں گا اور اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ، کہو، آپ کی بات سنی جائے گی سوال کرو، آپ کا مطلوب دیا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے

فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقَالَ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلْ ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَى، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقَالَ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلْ ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَى، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى [أَدْنَى] مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ، فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلْ».

رب! میری امت، میری امت! مجھ سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لاؤ جن کے دلوں میں رائی کے دانے سے بھی کم بلکہ کمتر ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور تعیل حکم کروں گا۔“

پھر جب ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس آئے تو میں نے اپنے کچھ ساتھیوں سے کہا: ہمیں امام حسن بصری کے پاس بھی جانا چاہیے وہ اس وقت (حجاج بن یوسف کے ڈر سے) ابوظیفہ کے مکان میں چھپے ہوئے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان سے وہ حدیث بیان کریں جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سنائی ہے، لہذا ہم ان کے پاس آئے اور انھیں سلام کیا۔ انھوں نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے ان سے کہا: اے ابوسعید! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں سے آئے ہیں انھوں نے جو حدیث شفاعت بیان کی ہے وہ ہم نے کسی سے نہیں سنی۔ حضرت حسن بصری نے کہا: اسے بیان کرو۔ ہم نے ان سے ساری حدیث بیان کی۔ جب ہم حدیث کے آخر مقام تک پہنچے تو انھوں نے کہا: اور بیان کرو۔ ہم نے کہا: اس سے زیادہ انھوں نے بیان نہیں کی۔ حضرت حسن بصری نے کہا: انھوں نے مجھے بیس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی جبکہ وہ پورے قوی نوجوان تھے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی ماندہ حدیث بھول گئے ہیں یا انھوں نے تمہارے باتیں کرنے کے پیش نظر اسے بیان نہیں کیا۔ ہم نے عرض کیا: ابوسعید! آپ ہم سے حدیث بیان کریں۔ وہ ہنس کر بولے: انسان بہت جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اسے بیان کرنے کے لیے کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہی حدیث بیان کی تھی جو تمہیں بیان کی ہے (اور اس میں یہ الفاظ مزید بڑھائے)، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں چوتھی بار واپس

فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثَنَا بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرِ مِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: هِيَ، فَحَدَّثَنَا بِالْحَدِيثِ فَأَنْتَهَى إِلَيَّ هَذَا الْمَوْضِعَ فَقَالَ: هِيَ، فَقُلْنَا: لَمْ يَزِدْ لَنَا عَلَى هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعٌ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَذْرِي أَنَسِي أَمْ كَرِهَ أَنْ تَسْكَبُوا. قُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ! فَحَدَّثَنَا فَضَحَكَ وَقَالَ: خُلِقَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا، مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ، حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَكُمْ بِهِ قَالَ: «ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ، ثُمَّ أَخْرَجُ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْزُقْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعُ، وَسَلْ تُعْطَى، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ. فَأَقُولُ: يَا رَبِّ! ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَايَ وَعَظَمَتِي لَا أُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» . [راجع: ۴۴]

آؤں گا اور انھی تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد و ثنا کروں گا، پھر اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سراٹھاؤ، جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو مانگو گے دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کو بھی جہنم سے نکالنے کی اجازت دے جنہوں نے صرف ”لا الہ الا اللہ“ ہی کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! میں دوزخ سے ان لوگوں کو بھی نکالوں گا جنہوں نے صرف ”لا الہ الا اللہ“ کہا ہے۔“

[7511] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا اور جہنم سے تمام لوگوں کے بعد نکلنے والا وہ شخص ہوگا جو گھٹ کر نکلے گا۔ اس سے اس کا رب فرمائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے فرمائے گا اور وہ ہر مرتبہ یہی جواب دے گا کہ جنت تو بھری پڑی ہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تیرے لیے دنیا کی مثل دس گنا ہے۔“

۷۵۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « إِنَّ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ : رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ : ادْخُلِ الْجَنَّةَ ، فَيَقُولُ : رَبِّ ! الْجَنَّةُ مَلَأَى ، فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَكُلُّ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ : الْجَنَّةُ مَلَأَى ، فَيَقُولُ : إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارٍ . [راجع: ۶۵۷۱]

[7512] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا رب اس طرح گفتگو کرے گا کہ اس (بندے) اور اس (رب) کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا، وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو بھی اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر

۷۵۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ، فَيَنْظُرُ أَيَمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءَ

وَجِهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. [راجع: ۱۴۱۳]

قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

۷۵۱۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِضْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالشَّرَى عَلَى إِضْبَعٍ، وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِضْبَعٍ، ثُمَّ يَهْرُجُنَّ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا وَتَضْدِيقًا لِقَوْلِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾» إِلَى قَوْلِهِ: «﴿يَشْرِكُونَ﴾» [الزمر: ۶۷]، [راجع: ۴۸۱۱]

۷۵۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: «يَدْنُو أَحَدَكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَتَمَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: أَعْمَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقَرُّهُ ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَعْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ».

[راجع: ۲۴۴۱]

جب اپنے سامنے دیکھے گا تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، اس لیے تم جہنم سے بچنے کی فکر کرو، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرنے سے کیوں نہ ہو۔“

ایک روایت میں ہے: ”(جہنم سے بچو) خواہ ایک اچھی بات ہی کے ذریعے سے ہو۔“

[7513] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: یہودیوں کا ایک عالم آیا اور (رسول اللہ ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہو کر (کہنے لگا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایک انگلی پر آسمانوں کو، ایک انگلی پر زمین کو، ایک انگلی پر پانی اور کچھڑ کو، ایک انگلی پر دیگر تمام مخلوقات کو اٹھالے گا، پھر ان تمام کو حرکت دے گا اور کہے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنسنے لگے یہاں تک آپ کے دندان مبارک کھل گئے، آپ اس کی تصدیق اور ان باتوں پر تعجب کر رہے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: ”انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے..... شریک ٹھہراتے ہیں۔“

[7514] صفوان بن محرز سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے سرگوشی کے متعلق سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیسے سنا ہے؟ (انہوں نے کہا کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنے رب کے قریب ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال کر فرمائے گا: تو نے فلاں فلاں عمل کیا تھا؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے یہ یہ عمل بھی کیا تھا؟ بندہ ہاں میں جواب دے کر ان کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تجھ پر پردہ ڈالا تھا اور آج بھی

تجھے معاف کرتا ہوں۔“

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

وَقَالَ آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور اللہ تعالیٰ نے خود

حقیقتاً موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا“ کا بیان

(۳۷) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا﴾ [النساء: ۱۶۴]

[7515] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپس میں بحث کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ وہی آدم ہیں ناں جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا تھا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے جواب دیا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنی گفتگو سے شرف یاب کیا تھا، پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے امر کے سبب ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے ہی میرے لیے مقدر کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔“

۷۵۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ دُرِّيَّتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ [آدَمُ]: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اضْطَفَاكَ اللَّهُ تَعَالَى بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أُمِّرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى». [راجع: ۳۴۰۹]

[7516] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن اہل ایمان کو جمع کیا جائے گا تو وہ کہیں گے: اے کاش! کوئی ہمارے رب کے ہاں ہماری سفارش کرے تاکہ ہم اس تکلیف دہ مقام سے راحت حاصل کریں، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ ابو البشر آدم علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا، پھر ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے، لہذا آپ ہمارے لیے رب کے حضور سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس مقام سے راحت نصیب کرے۔ وہ ان لوگوں

۷۵۱۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِإِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ آدَمُ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسَجَدَ لَكَ الْمَلَائِكَةُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ». [راجع: ۴۴]



سے کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ ان کے سامنے اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔“

[7517] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے امراء کے لیے لے جایا گیا تھا۔ وحی آنے سے پہلے آپ ﷺ کے پاس تین فرشتے آئے جبکہ آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ دوسرے نے جواب دیا: ان میں جو سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا: ان میں جو بہتر ہے اسے لے لو۔ اس رات تو اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ نے اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا حتیٰ کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سوری تھیں لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔ حضرات انبیاء ﷺ کا یہی حال ہوتا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل بیدار رہتے ہیں، چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ سے کوئی بات نہ کی بلکہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے آئے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے آپ سے متعلقہ کام سنبھال لیا، اس نے آپ کے گلے سے لے کر دل سے نیچے تک سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زمزم کے ساتھ اپنے ہاتھ سے دھویا حتیٰ کہ آپ کا سینہ اور پیٹ خوب صاف کر دیا، چنانچہ آپ کا اندر پاک ہو گیا۔ پھر آپ کے پاس سونے کا طشت لایا گیا جس میں ایمان و حکمت سے بھرا ہوا سونے کا ایک برتن تھا۔ اس سے آپ کا سینہ مبارک اور حلق کی رگیں بھر دیں، پھر اسے برابر کر دیا۔ اس کے بعد وہ (فرشتے) آپ کو لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں نے ان سے پوچھا: کون ہیں؟ جواب دیا: جبریل ہوں۔ انھوں نے پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا:

۷۵۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَيْلَةَ أُسْرِي بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ: أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةٌ نَفَرًا قَبْلَ أَنْ يُوحَىٰ إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوْلَهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّىٰ أَنْوَهُ لَيْلَةَ أُخْرَىٰ فِيمَا بَرَىٰ قَلْبُهُ وَتَنَامَ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتَّىٰ احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بَيْتِ زَمْزَمَ، فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ، فَسَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَىٰ لَبَّتِهِ حَتَّىٰ فَرَّغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتَّىٰ أَتْفَىٰ جَوْفَهُ، ثُمَّ أَتَىٰ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُورًا إِيْمَانًا وَحِكْمَةً، فَحَشَىٰ بِهِ صَدْرَهُ وَلَعَادِيْدَهُ - يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ - ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ عَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضْرَبَ أَبَا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مَعِيَ مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا. فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ، لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّىٰ يُعْلِمَهُمْ، فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ

میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ انھوں نے پوچھا: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ آسمان والوں نے انھیں خوش آمدید کہا کہ تم اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ آسمان والے اس سے بہت خوش ہوئے، ان میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے جب تک وہ انھیں بتا نہیں دیتا۔ آپ ﷺ نے آسمان دنیا پر حضرت آدم ﷺ کو پایا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا: یہ آپ کے والد محترم حضرت آدم ہیں، انھیں سلام کریں۔ آپ نے انھیں سلام کیا تو حضرت آدم ﷺ نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا: میرے پیارے بیٹے! آپ کا آنا مبارک ہو۔ آپ کیا ہی اچھے بیٹے ہیں۔ پھر آپ نے اچانک آسمان دنیا پر دو نہریں دیکھیں جو جاری تھیں۔ آپ نے پوچھا: ”اے جبریل! یہ نہریں کیسی ہیں؟“ انھوں نے جواب دیا: یہ نیل اور فرات کا اصل منبع ہیں۔ پھر آپ آسمان پر مزید سیر کرنے لگے تو ایک اور نہر دیکھی جس کے اوپر موتیوں اور زبرجد سے تیار شدہ ایک محل ہے۔ اس پر آپ نے ہاتھ مارا تو پتا چلا کہ وہ تو مشک ہے۔ پوچھا: ”اے جبریل یہ کیا ہے؟“ جواب دیا: یہ کوثر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے محفوظ کر رکھا ہے۔ پھر آپ دوسرے آسمان پر چڑھے تو فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے آسمان پر کیا تھا، یعنی کون ہیں؟ انھوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ انھوں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انھوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ! پوچھا: کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ فرشتے بولے انھیں خوش آمدید اور بشارت ہو۔ پھر وہ آپ کو لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے۔ یہاں کے فرشتوں نے بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان والوں نے کیا تھا۔ پھر چوتھے آسمان پر

عَلَيْهِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ أَدَمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا بَنِي! نَعَمَ الْإِبْرُؤُ أَنْتَ! فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهْرَيْنِ يَطْرِدَانِ فَقَالَ: «مَا هَذَا مِنَ النَّهْرَيْنِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هَذَا النَّيْلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا»، ثُمَّ تَمَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا [هُوَ] بِنَهْرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لَوْلُو وَرَبْرَجِدٍ، فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِنْكَ أَذْفَرُ، قَالَ: «مَا هَذَا يَا جِبْرِيْلُ؟» قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ. ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قَالُوا: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءٌ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَوَعِيَتْ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ، وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ، وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظْ إِسْمَهُ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ، وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ بِفَضْلِ كَلَامِهِ ﷺ.

لے گئے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر پانچویں آسمان پر آپ کو لے چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر چھٹے آسمان پر آپ کو لے گئے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر آپ کو لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے تو یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ ہر آسمان پر انبیاء علیہم السلام ہیں۔ راوی کہتا ہے: ان کے نام آپ نے لیے، مجھے اتنا یاد ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام دوسرے آسمان پر، حضرت ہارون علیہ السلام چوتھے آسمان پر، پانچویں آسمان پر بھی کسی نبی کا نام لیا لیکن مجھے اب یاد نہیں۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر۔ انھیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی کی وجہ سے یہ فضیلت ملی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی مجھ سے زیادہ بلندی پر پہنچے گا۔ پھر (جبریل علیہ السلام) آپ کو لے کر اس سے بھی اوپر گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں یہاں تک آپ سدرۃ المنتہیٰ پر آئے اور اللہ رب العزت کے قریب ہوئے اور اتنے قریب جیسا کہ کمان کے دونوں کنارے یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو جی بھیجی اس میں آپ کی امت پر دن اور رات میں پچاس نمازیں (فرض) تھیں۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لائے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انھوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھا: اے محمد! تمہارے رب نے تم سے کیا عہد لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "میرے رب نے مجھ سے دن رات میں پچاس نمازیں ادا کرنے کا عہد لیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یقیناً آپ کی امت میں انھیں ادا کرنے کی ہمت نہیں، واپس جائیں، اپنی اور اپنی امت کی طرف سے ان میں کمی کی درخواست کریں۔" تب نبی ﷺ حضرت جبریل کی طرف مشورہ لینے کے لیے متوجہ ہوئے تو

فَقَالَ مُوسَى: رَبِّ لِمَ أَظُنُّ أَنْ تَرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدًا. ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى، وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبَّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى، فَأَوْحَى اللَّهُ فِيمَا أَوْحَى خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، ثُمَّ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ مُوسَى فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَاذَا عَهَدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ؟ قَالَ: «عَهَدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَارْجِعْ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ»، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ: أَنْ نَعْمَ إِنْ شِئْتَ، فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهْوَ مَكَانَهُ: «يَا رَبِّ! خَفَّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا»، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ

انہوں نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو بہتر ہے۔ پھر آپ انہیں لے کر اللہ جبار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کی: ”اے میرے رب! ہم سے تخفیف کر دے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو روکا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ کو بار بار اللہ کی طرف بھیجتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں رہ گئیں۔ پانچ نمازوں کی ادائیگی پر بھی انہوں نے آپ ﷺ کو روکا اور کہا: اے محمد! میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا اس سے کم نماز ادا کرنے کا تجربہ کیا ہے، وہ انتہائی ناتواں ثابت ہوئے اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم، دل، بدن، نظر اور سماعت کے اعتبار سے بہت کمزور ہے۔ آپ واپس تشریف لے جائیں اور اپنے رب سے مزید تخفیف کی درخواست کریں۔ نبی ﷺ ہر مرتبہ حضرت جبریل کی طرف متوجہ ہوتے رہے تاکہ وہ آپ کو اس کے متعلق مشورہ دیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام بھی اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ آخر کار وہ پانچویں بار آپ کو اوپر لے گئے تو آپ نے عرض کی: ”اے میرے رب! میری امت جسم، دل، کان ہر حیثیت سے کمزور ہے، لہذا ہم سے مزید تخفیف فرما۔“ اللہ جبار نے فرمایا: اے محمد! آپ نے کہا: ”میں حاضر ہوں، اس حاضری میں میری سعادت ہے۔“ فرمایا: میرے ہاں وہ قول بدلائیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض کیا ہے۔ مزید فرمایا: ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے، لہذا یہ ام الکتاب میں پچاس ہیں مگر تم پر فرض پانچ ہی ہیں۔ پھر جب آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آئے تو انہوں نے پوچھا: اب کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: ”اب اللہ تعالیٰ نے

مُوسَىٰ إِلَىٰ رَبِّهِ حَتَّىٰ صَارَتْ إِلَىٰ خَمْسٍ صَلَوَاتٍ، ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَىٰ عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهِ لَقَدْ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلَىٰ أَدْنَىٰ مِنْ هَذِهِ فَضَعُفُوا فَتَرَكَوهُ، فَأَمَّتْكَ أضعف أجسادًا وَقَلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا، فَارْجِعْ فليُخَفَّفْ عَنْكَ رَبُّكَ، كُلُّ ذَلِكَ يَلْتَفِتُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَىٰ جِبْرِيلَ لِيُشِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ، فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ: «يَا رَبِّ! إِنَّ أُمَّتِي ضَعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ، فَخَفَّفْ عَنَّا، فَقَالَ الْجَبَّارُ: يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: لِيَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلَ لَدَيْكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ، قَالَ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرٍ أَمْثَالِهَا، فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ»، فَارْجَعَ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقَالَ: كَيْفَ فَعَلْتُ؟ فَقَالَ: خَفَّفَ عَنَّا، أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، قَالَ مُوسَىٰ: قَدْ وَاللَّهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ أَدْنَىٰ مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكَوهُ، ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فليُخَفَّفْ عَنْكَ أَيضًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مُوسَىٰ! قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللَّهِ».

ہم سے یہ تخفیف کر دی ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس گنا ثواب ملے گا۔“ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے بنی اسرائیل کا اس سے کم نمازوں کا تجربہ کیا ہے، انھوں نے اسے بھی چھوڑ دیا تھا۔ آپ اپنے رب کی طرف واپس جائیں اور ان میں مزید کمی کی درخواست کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے موسیٰ! اللہ کی قسم! اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ بار بار ایک کام کے لیے اس کی طرف جاؤں۔“ انھوں نے کہا: پھر اللہ کا نام لے کر (زمین پر) اتر جائیں۔

راوی کہتا ہے: اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے جبکہ آپ مسجد حرام ہی میں تھے۔

قَالَ: وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ.

[راجع: ۳۵۷۰]

باب: 38- رب تعالیٰ کا اہل جنت سے گفتگو کرنا

[7518] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے جنت والو! وہ عرض کریں گے: لیبیک و سعدیک، اے ہمارے رب! تمام تر خیر و برکت تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے افضل انعام نہ دوں؟ اہل جنت عرض کریں گے: اے ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اپنی خوشی و رضامندی تم پر اتارتا ہوں۔ آئندہ کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔“

(۳۸) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۷۵۱۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُونَ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبَّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نُعْطَ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَا أُعْطِينَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: أَجَلُ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا». [راجع: ۶۵۴۹]

[7519] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۷۵۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا

ﷺ ایک دن گفتگو کر رہے تھے جبکہ اس وقت آپ کے پاس ایک دیہاتی بھی بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا وہ سب کچھ تیرے پاس نہیں ہے جو تو چاہتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں لیکن مجھے کھیتی باڑی سے محبت ہے۔ پھر وہ بہت جلد بیج بوئے گا اور پل جھپکنے ہی میں وہ اگ آئے گا، سیدھا ہو جائے گا، کانٹے کے قابل ہو جائے گا اور پہاڑوں کی طرح غلے کے انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! یہ لے لے۔ تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔“ دیہاتی نے کہا: اللہ کے رسول! یہ خواہش تو قریشی یا انصاری ہی کریں گے کیونکہ وہی کھیتی باڑی والے ہیں، ہم تو کسان نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی یہ بات سن کر ہنس پڑے۔

فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: «أَنْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ: أَوْلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُرْزَعَ، فَأَسْرَعَ وَبَدَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفُ نَبَاتُهُ وَاسْتَوَاوُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَحْوِيرُهُ أُمَّثَالِ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ»، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا تَجِدْ هَذَا إِلَّا فُرْشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

[راجع: ۲۳۴۸]

باب: 39- اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو حکم دے کر یاد کرنا اور بندوں کا دعا، عاجزی، بے بسی اور لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچا کر تبلیغ کر کے یاد کرنا

(۳۹) بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ بِالْأَمْرِ، وَذِكْرِ الْعِبَادِ  
بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرِّسَالَةِ وَالتَّبْلَاغِ

ارشاد: باری تعالیٰ ہے: ”تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔“

”(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) آپ انھیں نوح (علیہ السلام) کی خبر پڑھ کر سنائیں، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی آیات کے ساتھ میرا نصیحت کرنا تم پر گراں گزرا ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسا کیا ہے۔ تم یوں کرو کہ اپنے شریکوں کو ساتھ ملا کر ایک فیصلے پر متفق ہو جاؤ جس کا کوئی پہلو تم سے پوشیدہ نہ رہے، پھر جو کچھ میرے ساتھ کرنا ہو کر گزرو اور مجھے بالکل مہلت نہ دو،

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ [البقرہ: ۱۵۲]

﴿وَأَتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَتَقَوْمِ إِن كَانَ كِبَرُ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكِيرِي يَكْتَسِبُ اللَّهُ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ [يونس: ۷۶، ۷۷]

﴿غُمَّةً﴾: هَمٌّ وَضِيقٌ

پھر اگر تم منہ موڑ لو تو میں نے تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی، میری مزدوری تو صرف اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرما تیر داروں میں سے ہو جاؤں۔ غمّہ کے معنی ہیں: غم اور تنگی۔

امام مجاہد نے کہا: اقصوا الیّ کے معنی ہیں: جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے پورا کر ڈالو، یعنی میرا قصہ تمام کر دو، چنانچہ اُفْرُق کے معنی ہیں: فیصلہ کر دے، یعنی ہمارے اور تانفرمانوں کے درمیان جدائی ڈال دے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اگر مشرکین میں سے کوئی آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دیجیے یہاں تک کہ وہ (اطمینان سے) اللہ کا کلام سن لے۔“ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام مجاہد نے فرمایا: اگر کوئی (کافر) آپ ﷺ کے پاس اللہ کا کلام اور جو کچھ آپ پر اترا ہے، اس کو سننے کے لیے آئے تو وہ شخص امن و امان میں ہے تاکہ وہ آئے اور اللہ کا کلام سنے حتیٰ کہ وہ اپنے امن کے مقام پر پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔ ﴿النَّبَاۃُ الْعَظِیْمَةُ﴾ سے مراد قرآن کریم ہے اور ﴿صَوَابًا﴾ سے مراد حق بات کہنا اور اس پر عمل کرنا ہے۔

فائدہ: امام بخاری نے اس عنوان میں پیش کردہ آیات کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات اور بندے کے افعال و صفات کے درمیان فرق واضح کیا ہے اور جو لوگ لفظ اور لفظ کے درمیان فرق نہیں کرتے ان کی تردید کی ہے۔ جب کوئی قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو الفاظ و حروف جو اپنی زبان سے ادا کرتا ہے یہ بندے کا فعل اور مخلوق ہے اور جس کلام کو اپنے الفاظ سے ادا کرتا ہے وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔

باب: 40- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ کے لیے کسی قسم کے شریک نہ بناؤ“ کا بیان

(۴۰) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أُندَادًا﴾ [البقرة: ۲۲]

فرمان الہی ہے: ”اور تم (اللہ تعالیٰ) کے لیے شریک ٹھہراتے ہو، حالانکہ وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔“

وَقَوْلُهُ [جَلَّ ذِكْرُهُ]: ﴿وَتَجْعَلُونَ لَهُۥٓ أُندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ [فصلت: ۱۹]

نیز فرمایا: ”اور بلاشبہ یقیناً آپ کی طرف وحی کی گئی اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل برباد ہو جائے گا..... بلکہ آپ صرف اللہ کی عبادت کریں اور شکر کرنے والوں سے ہو جائیں۔“

فرمان باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔“

عکرمہ بنت نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ: ”اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں مگر اس حال میں کہ وہ مشرک ہی ہوتے ہیں۔“

(نیز فرمایا: ”اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے۔“ ”اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں۔“ میں مشرکین کا ایمان و اقرار بیان ہوا ہے لیکن اس کے باوجود وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں۔

اس عنوان میں یہ بھی بیان ہے کہ بندے کے افعال ان کا کسب ہیں مگر سب مخلوق الہی ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اسی (اللہ) نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، پھر اس کا صحیح صحیح اندازہ لگایا ہے۔“

اور امام مجاہد نے فرمان الہی: (مَا تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ) کی تفسیر میں فرمایا: فرشتے رسالت اور عذاب لے کر نازل ہوتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تاکہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے متعلق سوال کرے۔“ اس سے مراد اللہ کے پیغمبر ہیں جو اللہ کے احکام پہنچانے والے اور انہیں ادا کرنے والے ہیں۔ (نیز فرمایا: ”اور ہم ہی قرآن کریم کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ یعنی اپنے پاس سے حفاظت کرتے ہیں۔

﴿وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِن أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ۖ إِلَىٰ قَوْلِهِ: ﴿بَلِ اللّٰهُ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ﴾ [الرَّحْمٰن: ٦٥، ٦٦]

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا ءَاخَرَ﴾ [الفرقان: ٦٨]

﴿وَقَالَ عِكرِمَةُ: ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾ [يوسف: ١٠٦]

﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن خَلَقَهُمْ﴾ [الزخرف: ٨٧] ﴿وَمَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ﴾ [نفسان: ٢٥] فَذَلِكْ إِيْمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ.

﴿وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ نَقْدِيرًا﴾ [الفرقان: ٤٤]

﴿وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (مَا تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا بِالْحَقِّ)﴾ [الحجر: ٨] يَعْنِي بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ. ﴿لَيْسَتِلَّ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ﴾ الْمُبَلِّغِينَ الْمُرْسَلِينَ مِنَ الرُّسُلِ ﴿وَإِنَّا لَمُهَلِّفُونَ﴾ [الحجر: ٩] عِنْدَنَا.



(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)"اور جو شخص سچ لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی۔" صدق سے مراد قرآن ہے اور تصدیق کرنے والا مومن ہے جو قیامت کے دن اپنے رب سے عرض کرے گا: تو نے مجھے یہ (قرآن) دیا تھا، جو اس میں ہے میں نے اس پر عمل کیا تھا۔

[7520] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تیرا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔" میں نے کہا: یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے۔ میں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ عظیم تر ہے؟ آپ نے فرمایا: "تیرا اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔" میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: "تیرا اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنا۔"

باب: 41- ارشاد باری تعالیٰ: "اور گناہ کرتے وقت تم اس (خوف) سے نہیں چھپتے تھے کہ کہیں تمہارے کان، تمہاری آنکھیں (اور تمہاری جلدیں ہی) تمہارے خلاف گواہی نہ دے دیں....." کا بیان

[7521] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دفعہ حرم کعبہ میں دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اکٹھے ہوئے۔ یہ تینوں خوب موٹے تازے تھے۔ ان کی توندیں نکلی ہوئی تھیں مگر ان کے دل سمجھ بوجھ سے کورے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سن سکتا ہے؟ دوسرا بولا: ہاں، اگر ہم اونچی آواز سے باتیں کریں تب تو سن لیتا ہے

﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ﴾: الْقُرْآنُ، ﴿وَصَدَقَ بِهِ﴾ [النور: ۳۳] الْمُؤْمِنُ، يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ.

۷۵۲۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلْقَكَ»، قُلْتُ: إِنْ ذَلِكَ لِعَظِيمٍ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ». [راجع: ۴۴۷۷]

(۴۱) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبْرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ﴾  
الآيَةَ [فصلت: ۲۲]

۷۵۲۱ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ ثَقَفِيَّانَ وَقُرَشِيٌّ - أَوْ قُرَشِيَّانَ وَثَقَفِيٌّ - كَثِيرَةٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ قَلِيلَةٌ فَمَنْ قَلْبِهِمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ قَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ

اور اگر آہستہ آواز سے بات کریں تو پھر نہیں سنتا۔ تیسرا کہنے لگا: اگر وہ اونچی آواز سے سن لیتا ہے تو آہستہ آواز والی بات بھی سن سکتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس بات سے نہیں ڈرتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں تمہارے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے۔“

أَحْفَيْنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَحْفَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَعَكُمْ وَلَا أَبْصَرَكُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ﴾ الآية. [راجع: ۴۸۱۶]

[۴۸۱۶]

باب: 42- ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔“ نیز: ”نہیں آتی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت۔“ نیز ارشاد باری تعالیٰ: ”شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد (موافقت کی) کوئی نئی صورت پیدا کر دے“ کا بیان

(۴۲) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ [الرحمن: ۲۹] ﴿مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرِ مِنْ رَبِّهِمْ تُحَدِّثُ﴾ [الانبیاء: ۲] وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَعَلَّ اللَّهُ يَعْدِلُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ [الطلاق: ۱]

اللہ تعالیٰ کا کوئی نیا کام کرنا مخلوق کے نئے کام سے مشابہت نہیں رکھتا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔“

وَأَنَّ حَدِيثَهُ لَا يُشَبِّهُ حَدِيثَ الْمَخْلُوقِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ [الشورى: ۱۱]

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کوئی نیا حکم دیتا ہے اور اس نے نیا حکم یہ دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو۔“

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّ مِمَّا أَحَدَّثَ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ».

(7522) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق کیوں دریافت کرتے ہو، حالانکہ تمہارے پاس تو خود اللہ کی کتاب موجود ہے جو زمانے کے اعتبار سے اللہ کی طرف سے نئی آئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو۔ وہ خالص ہے۔ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں؟

۷۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللَّهِ تَقْرُؤُهُ مُحْضًا لَمْ يُشَبَّ؟ [راجع: ۲۶۸۵]

(7523) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی

۷۵۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

مسئلہ کے متعلق کیوں پوچھتے ہو؟ حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل کی ہے وہ اللہ کے پاس سے بالکل تازہ آئی ہے۔ وہ خالص ہے۔ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں، نیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں خود بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں کو تبدیل اور متغیر کر دیا ہے، چنانچہ وہ اپنے ہاتھوں سے ایک کتاب لکھتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑی سی پونجی حاصل کر لیں۔ کیا تمہارے پاس جو علم آیا ہے وہ تمہیں ان سے سوال کرنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے جو تم سے اس کے متعلق دریافت کرے جو تم پر نازل ہوا ہے۔

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِنَابُكُمْ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ ﷺ أَحَدْتُ الْأَخْبَارَ بِاللَّهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبَّ؟ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَغَيَّرُوا فَكُتِبُوا بِأَيْدِيهِمْ، قَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَسْتَرْوَا بِذَلِكَ تَمَنَّا قَلِيلًا، أَوْ لَا يَنْهَأكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ؟ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ. [راجع: ۲۶۸۵]

فائدہ: ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔ ہر روز ایک نئی شان میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوق اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ کوئی اس سے کھانے کو مانگ رہا ہے، کوئی پینے کو، کوئی تندرستی کے لیے دعا کر رہا ہے اور کوئی اولاد کے لیے، نیز کوئی گناہوں سے مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے۔ اور وہ سب مخلوق کی سنتا اور ان کی فریادیں کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر آن یہ کام کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں وہ ہر وقت نئی سے نئی مخلوق وجود میں لا رہا ہے۔ جس طرح انسانوں کی پیدائش بڑھ رہی ہے اسی طرح ہر ذی حیات کی نسل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ الغرض ہر روز اس کی ایک نئی آن اور نئی شان ہوتی ہے۔

باب: 43- ارشاد باری تعالیٰ: ”اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے“ اور نبی ﷺ کا اس آیت کے نزول سے پہلے ایسا کرنے کا بیان

(۴۳) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ﴾ [التعامۃ: ۱۶] وَفِعْلُ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا رہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ بلاتا رہے۔“

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.»

[7524] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے ارشاد باری تعالیٰ: لَأَنْحَرِكَ بِهِ لِسَانَكَ کی تفسیر کرتے

۷۵۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

ہوئے بیان کیا کہ نبی ﷺ نزول وحی کے وقت شدت محسوس کرتے تھے اور اپنے ہونٹ ہلاتے تھے۔ میں تمہیں ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ انہیں حرکت دیا کرتے تھے۔ (راوی حدیث) حضرت سعید بن جبیر نے کہا: میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہونٹ ہلاتے دیکھا تھا، پھر انہوں نے اپنے دونوں ہونٹ ہلائے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اس (وحی) کو یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس (وحی) کو یاد کرنے کے لیے جمع کرنا اور زبان سے پڑھا دینا ہمارے ذمے ہے۔“ یعنی تمہارے سینے میں قرآن کا جما دینا اور اس کا پڑھا دینا ہمارا کام ہے۔” پھر جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کریں۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جبریل کے پڑھتے وقت کان لگا کر سنتے رہیں اور خاموش رہیں، یہ ہمارا ذمہ ہے کہ آپ قرآن اسی طرح پڑھیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس آیت کے اترنے کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام آتے تو رسول اللہ ﷺ کان لگا کر سنتے۔ پھر جب حضرت جبریل علیہ السلام چلے جاتے تو نبی ﷺ لوگوں کو اسی طرح پڑھ کر سنا دیتے جیسا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کو پڑھ کر سنا یا تھا۔

جَبْرِیْ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ﴾ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ - فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَحَرَّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا. فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أَحَرَّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا - فَحَرَّكَ شَفْتَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ O إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿قَالَ: جَمَعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأَهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ.

قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَنَا جَبْرِیْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جَبْرِیْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ. [راجع: ۵]

باب: 44- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم اپنی بات چھپا کر کرو یا اونچی آواز سے، بلاشبہ وہ دلوں کے راز تک جانتا ہے، کیا بھلا وہ نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا، وہ باریک بین ہے ہر چیز سے پوری طرح باخبر ہے“ کا بیان

(۴۴) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأَسْرُوا قَوْلَكُمْ أَوْ أَحْجَرُوا بِهِ﴾ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ O أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿[الملك:

[۱۴، ۱۳]

﴿يَتَخَفَتُونَ﴾ کے معنی ہیں: وہ چپکے چپکے کہہ رہے

﴿يَسْتَارُونَ﴾ [۱۰۳]: یَسْتَارُونَ

ہوں گے۔

[7525] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: ”اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے۔“ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں کافروں سے چھپے رہتے تھے۔ آپ ﷺ صحابہ کرام کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے۔ جب مشرکین قرآن سنتے تو قرآن، صاحب قرآن اور قرآن لانے والے (حضرت جبریل علیہ السلام) سب کو برا بھلا کہتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ نماز میں باواز بلند قرآن نہ پڑھیں کہ مشرکین قرآن کو برا بھلا کہیں اور نہ اس قدر آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ ان کے درمیان راستہ اختیار کریں۔

۷۵۲۵ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَّادَةَ عَنْ هُشَيْمٍ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتَ بِهَا ﴾ [الإسراء: ۱۱۰] قَالَ : نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ ، فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ ، فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ ﷺ : ﴿ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ ﴾ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ ﴿ وَلَا تُخَافُتَ بِهَا ﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ ﴿ وَاتَّبِعْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ﴾ . [راجع :

[۴۷۲۲]

[7526] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: درج ذیل آیت: ”اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے۔“ دعا کے متعلق نازل ہوئی، یعنی دعا نہ تو چلا کر مانگی جائے اور نہ بالکل پست آواز میں۔

۷۵۲۶ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : ﴿ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتَ بِهَا ﴾ فِي الدُّعَاءِ . [راجع :

[۴۷۲۳]

[7527] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص خوبصورت آواز سے قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۷۵۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ : حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ » .

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ) کسی اور نے اس حدیث میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ جو اسے باواز بلند نہ پڑھے۔

وَزَادَ غَيْرُهُ : يَجْهَرُ بِهِ .

باب: 45- نبی ﷺ کے فرمان: ”ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی نعمت عطا کی، وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو کہتا ہے: اگر مجھے اس جیسا دیا جاتا جو اسے دیا گیا ہے تو میں بھی وہی کرتا جو وہ کرتا ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ اس قرآن کے ساتھ ”قیام“ یہ بندے کا فعل ہے“ کا بیان

فرمان الہی ہے: ”اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تھاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا ہے۔“

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مجھے کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

[7528] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قابل رشک صرف دو آدمی ہیں: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ اس کی دن رات تلاوت کرتا رہتا ہو تو ایک (دیکھئے والا) کہتا ہے: اے کاش! مجھے بھی اس جیسا (قرآن) دیا جائے تو میں بھی اسی طرح اس کی تلاوت کروں جس طرح وہ کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے کما حقہ خرچ کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر ایک شخص کہتا ہے: اے کاش! مجھے بھی اللہ تعالیٰ اتنا مال دیتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔“

[7529] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے

(۴۵) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَتْ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ»، فَبَيَّنَّ أَنْ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ

وَقَالَ: «وَمِنْ عَائِدِيهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَخْلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَالْوَنُكُورُ» (الروم: ۲۲)

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: «وَأَفْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ» (الحج: ۷۷).

۷۵۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَتْ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حِمِّهِ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَتْ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ». [راجع: ۱۰۲۶]

۷۵۲۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ

قرآن دیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا ہے۔“

آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ. [راجع: ۵۰۲۵]

(علی بن مدینی نے کہا: میں نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے کئی مرتبہ سنی ہے لیکن حدیث صحیح اور متصل ہونے کے باوجود وہ اسے أخبرنا کے الفاظ سے بیان نہیں کرتے۔

سَمِعْتُ مِنْ سَفْيَانَ مِرَارًا، لَمْ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ، وَهُوَ مِنْ صَحِيحِ حَدِيثِهِ.

**فائدہ:** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا محل استدلال یہ ہے کہ قاری کی زبان کا حرکت کرنا، اس کے ہونٹوں کا ہلنا، پھر اس کا قراءت کرنا، سب اس کا فعل اور کسب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، البتہ جو کچھ پڑھا جا رہا ہے وہ اللہ کا کلام ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسے یوں تعبیر کیا جاسکتا ہے: ”الصوت صوت القارئ والكلام كلام البارئ“ یعنی آواز تو قاری کی ہے لیکن اس کے ذریعے سے پڑھا جانے والا کلام اللہ رب العزت کا کلام ہے۔“ ولله الحمد.

باب: 46- ارشاد باری تعالیٰ: ”اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو پیغام الہی پہنچانے کا حق ادا نہ کیا“ کا بیان

(۴۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَاتِهِ)

امام زہری نے فرمایا: اللہ کی طرف سے رسالت ہے، رسول اللہ ﷺ کے ذمے اس پیغام کا آگے پہنچانا اور ہم پر اس کا تسلیم کرنا ضروری ہے۔

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الرِّسَالَةُ، وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَلَاغُ وَعَالَيْنَا التَّسْلِيمُ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تا کہ وہ (رسول) جان لے کہ فرشتوں نے اپنے رب کے پیغامات صحیح صحیح پہنچا دیے ہیں۔“

وَقَالَ: ﴿لِيَعْلَمَنَّ أَنْ قَدْ أُبَلِّغُوا رِسَالَتِ رَبِّهِمْ﴾ [الجن: ۲۸]

نیز فرمایا: ”میں تمہیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَتِي﴾ [الاعراف: ۶۲]

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب وہ (جنگِ تبوک میں) نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے: ”اور عنقریب اللہ تمہارا عمل دیکھے گا اور اس کا رسول بھی۔“

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ - حِينَ تَخَلَّفَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولَهُ﴾ [التوبة: ۹۴]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تجھے کسی کا کام اچھا لگے تو یوں کہو: ”عمل کیے جاؤ، عنقریب اللہ تمہارا عمل دیکھے گا اور اس کا رسول اور اہل ایمان بھی۔“ کسی کا نیک عمل تجھے دھوکے میں نہ ڈالے۔

حضرت معمر نے کہا: ارشاد باری تعالیٰ: ”یہ کتاب (اس میں کوئی شک نہیں)“ میں کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”متیقین کے لیے سراسر ہدایت ہے۔“ یعنی بیان اور دلالت کے ذریعے سے ہدایت کرتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ اللہ کا حکم ہے۔“ ذلکم سے مراد ہذا ہے۔

﴿لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ اس کے معنی ہیں: اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔“ اس آیت میں تلک سے مراد ہذا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”حتیٰ کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو اور کشتیاں بادِ موافق سے اٹھیں لے کر چلتی ہیں۔“ اس آیت کریمہ میں بیئم سے مراد بکم ہے، یعنی تمہیں لے کر چلتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا: کیا تم مجھے امن دیتے ہو کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاؤں؟ اس کے بعد انہوں نے پیغام پہنچانا شروع کر دیا اور ان سے باتیں کرنے لگے۔

☀️ فائدہ: مذکورہ عنوان سے مقصود یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا، یہ ان کا فعل اور عمل ہے، جس پر انہیں رب کی طرف سے جزا اور ثواب دیا جائے گا اور جو ”پیغام“ پہنچانا ہے وہ اللہ کا کلام ہے اور وہ غیر مخلوق ہے۔

[7530] حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ”ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے رب کے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلٍ امْرِيٍّ فَقُلْ: ﴿أَعْمَلُوا فَسَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ [التوبة: ۱۰۵] وَلَا يَسْتَحْفَنُكَ أَحَدٌ.

وَقَالَ مَعْمَرٌ: ﴿ذَلِكَ الْكِتَابُ﴾ هَذَا الْقُرْآنُ

﴿هُدًى لِلْمُتَّقِينَ﴾ [البقرة: ۲] بَيَانٌ وَدِلَالَةٌ كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ﴾ [السمتحة: ۱۰] هَذَا حُكْمُ اللَّهِ.

﴿لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ [البقرة: ۲] لَا شَكَّ.

﴿تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ﴾ [لقمان: ۲] بَعْضِي هَذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْآنِ. وَمِثْلُهُ ﴿حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَجَرَّتِ بِكُمْ﴾ [يونس: ۲۲] يَعْضِي بِكُمْ.

وَقَالَ أَنَسٌ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالَه حَرَامًا إِلَى قَوْمٍ وَقَالَ: أَتُؤْمِنُونِي أَبْلَغَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ.

۷۵۳۰ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ



پیغامات میں سے یہ پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو کوئی (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔“

سَلَمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّفَيْهِي: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْزُوقِي، وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ الْمَغْبِرَةُ: أَخْبَرَنَا نَبِيْنَا ﷺ عَنْ رَسُولِهِ رَبَّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ. [راجع: ۳۱۵۹]

[7531] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر کوئی تم سے یہ بیان کرے کہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ نے وحی الہی سے کچھ چھپا لیا ہے تو اس کی تصدیق مت کرنا (کیونکہ وہ جھوٹا ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: ”اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے جو پیغام آپ کی طرف اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے۔ اگر آپ نے یہ کام نہ کیا تو گویا آپ نے اس (اپنے رب) کا پیغام نہیں پہنچایا۔“

۷۵۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا؟ وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿يَتَأْتِيَ الرَّسُولَ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا بَلَّغْتَ رِيسَالَتَهُ﴾

[المائدة: ۶۷]. [راجع: ۳۲۲۴]

[7532] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون سا جرم اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔“ اس نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنے بچوں کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔“ اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔“ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق (ان الفاظ میں) نازل فرمائی: ”(اللہ کے بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے

۷۵۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: «أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلْقَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ»، قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: «أَنْ تُرَانِي حَلِيلَةً جَارِكَ»، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ

اور نہ اللہ کی حرام کردہ کسی جان کو ناحق قتل ہی کرتے ہیں اور نہ زنا ہی کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا وہ ان کی سزا پا کے رہے گا۔ اس کو دو گنا عذاب دیا جائے گا۔“

ذَلِكَ يَلْقَى أَثَامًا ۝ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ ۝ آيَةٌ  
[الفرقان: 68، 69]. [راجع: 4477]

باب: 47- اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”کہہ دیجیے! اگر تم سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر سناؤ“ کا بیان

(47) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا﴾ [آل عمران: 93]

نبی ﷺ کا ارشاد ہے: اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا اور اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے بھی اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن کریم دیا گیا تم نے بھی اس پر عمل کیا۔“

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «أُعْطِيَ أَهْلَ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا، وَأُعْطِيَ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ، وَأُعْطِيتُمْ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ».

ابو رزین نے ﴿يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: وہ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس پر جیسا عمل کرنا چاہیے ایسا ہی عمل کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: بتلی، یعنی پڑھا جاتا ہے۔ حَسَنُ التَّلَاوَةِ اسے کہا جاتا ہے جس کا قرآن کریم پڑھنا عمدہ ہو۔

وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ ﴿يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ [البقرة: 121] [يَتَّبِعُونَهُ وَ] يَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ، يُقَالُ: ﴿يَتْلَى﴾ [النساء: 127]: يُقْرَأُ، حَسَنُ التَّلَاوَةِ: حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يَمَسُّهُ﴾ قرآن کریم کا مزہ وہی پائے گا اور اس سے فائدہ وہی اٹھائے گا جو کفر کی آلائش سے پاک ہو، یعنی وہ قرآن پر ایمان لائے۔ اس قرآن کو حق کے ساتھ وہی اٹھاتا ہے جو اس پر یقین رکھتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا، پھر انھوں نے یہ بار نہ اٹھایا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا۔ اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔“

﴿لَا يَمَسُّهُ﴾ [الواقعة: 79]: لَا يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ، وَلَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ؛ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَثْقَارًا يَتَسَاءَلُونَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ [الحجعة: 5]

نبی ﷺ نے اسلام ایمان اور نماز کو عمل کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا:

وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ وَالصَّلَاةَ عَمَلًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ

”مجھے اس پر امید عمل کی خبر دو جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو؟“ انھوں نے کہا: میرا پر امید عمل یہ ہے کہ میں نے جب بھی وضو کیا، اس کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر وہ حج جس کے بعد کوئی گناہ باقی نہ رہے۔“

[7533] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہاری بقا صرف اس قدر ہے جتنا عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ اہل تورات کو تورات دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ انھیں اجرت کے طور پر ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر وہ عاجز ہو گئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن دیا گیا تو تم نے اس پر عمل کیا تا آنکہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ تمہیں دو قیراط اجرت دی گئی۔ اہل کتاب نے کہا: ان لوگوں نے تھوڑا وقت کام کیا ہے لیکن انھیں اجرت زیادہ دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہارے حق سے کچھ کم تو نہیں کیا؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں دوں۔“

ﷺ لَيْلَالٍ: «أَخْبَرَنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ؟» قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَنْظُرْ إِلَّا صَلَّيْتُ. وَسُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ الْجِهَادُ، ثُمَّ حَجٌّ مُبْرُورٌ».

۷۵۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الرَّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيْمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أَوْ تَبِيَّ أَهْلُ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أَوْ تَبِيَّ أَهْلَ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أَوْ تَبِيَّ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَعْطَيْتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ. فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ: هُوَ لِأَنَّ أَقْلُ مَنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا. قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أَوْ تَبِيَّ مِنْ أَسَاءٍ».

[راجع: ۵۵۷]

باب: 48- نبی ﷺ نے نماز کو عمل کا نام دیا ہے اور آپ نے فرمایا: ”جو شخص (نماز میں) سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔“

(۴۸) بَابٌ: وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ عَمَلًا وَقَالَ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَفْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ»

[7534] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۷۵۳۴ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بر وقت نماز پڑھنا، والدین سے حسن سلوک کرنا، پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔“

الْوَالِدِ. وَحَدَّثَنِي عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّازٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الصَّلَاةُ لَوْ قَبِلَهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». [راجع: ۵۲۷]

باب: 49- ارشاد باری تعالیٰ: ”انسان تھرولا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو بہت زیادہ گھبراہٹتا ہے اور جب اسے مال ملتا ہے تو بخیل بن جاتا ہے“ کا بیان

(۴۹) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ جُرُوعًا ۝ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا﴾ [المعارج: ۱۹-۲۱]

ہلوعاً کے معنی ہیں: بہت زیادہ بے صبری کا اظہار کرنے والا۔

[هَلُوعًا: ضَجُورًا]

[7535] حضرت عمرو بن تغلب بن عوف سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ نے اس میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہ دیا۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ اس تقسیم پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو چھوڑ دیتا ہوں اور جسے میں نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ جن لوگوں کو دیتا ہوں وہ اس لیے کہ ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے، جبکہ دوسرے لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے۔ ان میں عمرو بن تغلب بھی ہیں۔“ (یہ سن کر) حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے کلمہ تحسین کے مقابلے میں مجھے

۷۵۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ: «أَتَى النَّبِيَّ ﷺ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ، فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ: «إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَرَعِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ». فَقَالَ عَمْرُو: مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ. [راجع: ۹۲۳]

سرخ اونٹ بھی ملتے تو میں انھیں ہرگز پسند نہ کرتا۔

باب: 50- نبی اکرم ﷺ کا بیان اور آپ کا اپنے

رب سے روایت کرنا

(۵۰) بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

[7536] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ

سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب بندہ مجھ سے ایک باشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس پیدل چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“

[7537] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کئی بار نبی ﷺ کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ”(اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:) جب بندہ ایک باشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔“

(راوی حدیث) معتمر نے کہا: میں نے اپنے والد سے

سنا، (انھوں نے کہا:) میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ سے، آپ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں۔

☀️ فائدہ: بندہ جب اللہ کے قریب ہوتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ اپنے بدن کی حرکت سے اللہ کے قریب ہوتا ہو بلکہ وہ انابت، رجوع الی اللہ، دل کی توجہ اور اللہ کی فرمانبرداری کے ذریعے سے اللہ کے قریب ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”بندہ بحالت سجدہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے۔“ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندے کے قریب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے نیچے اتر کر بندے کے قریب ہوتا ہے بلکہ وہ عرش پر مستوی رہتے ہوئے اپنے بندے کے قریب ہوتا

۷۵۳۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ : حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : « إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا ، وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً .

۷۵۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى ، عَنْ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ، رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : « إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا ، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا - أَوْ بُوْعًا - .

[راجع: ۷۴۰۵]

وَقَالَ مُعْتَمِرٌ : سَمِعْتُ أَبِي : سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ] عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

ہے۔ وما ذلك على الله بعزيز.

[7538] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اس (رب) نے فرمایا: ”ہر عمل کا کفارہ ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور بلاشبہ روزے دار کے منہ کی بوا اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔“

۷۵۳۸ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ، قَالَ: «لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ».

[راجع: ۱۸۹۴]

☀️ فائدہ: گناہ کے کفارے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ پر پردہ ڈالتا ہے اور اسے معاف کر دیتا ہے۔ اگرچہ ہر عمل کی جزا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، تاہم اکثر طور پر اعمال کی جزا فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے، لیکن روزے کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کی جزا فرشتوں کے حوالے کرنے کے بجائے وہ خود دیتا ہے کیونکہ روزہ اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی اس میں کوئی ریا اور دکھلاوے کا پہلو ہوتا ہے۔

[7539] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ”کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوں کہے: آپ حضرت یونس بن مثنیٰ سے بہتر ہیں۔“ اور آپ نے یونس علیہ السلام کو ان کے باپ کی طرف منسوب کیا تھا۔

۷۵۳۹ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: «لَا يَتَّبِعِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَثْنَى»، وَنَسَبَهُ إِلَيَّ أَبِيهِ. [راجع: ۳۳۹۵]

[7540] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار دیکھا جبکہ آپ سورت ”الفتح“ یا اس کی کچھ آیات پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت کرتے وقت ترجیع فرمائی۔ (راوی حدیث) معاویہ بن قرہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی قراءت کی حکایت کرتے ہوئے کہا: اگر لوگ تم پر جہوم نہ کریں تو میں ترجیع کروں جیسے ابن مغفل رضی اللہ عنہ نے ترجیع کی تھی۔ وہ اس

۷۵۴۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سَرِيحٍ: أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةِ الْمُرَزِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ الْمُرَزِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ - أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ - قَالَ: فَرَجَعُ فِيهَا، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةُ يَحْكِي قِرَاءَةَ ابْنِ مُغْفَلٍ وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعَ ابْنُ مُغْفَلٍ يَحْكِي

سلسلے میں نبی ﷺ کی نقل کرتے تھے۔ (شعبہ نے کہا:) میں نے معاویہ سے پوچھا کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ کیسے ترجیح کرتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: آ آ آ تین بار مد کے ساتھ آواز دہراتے تھے۔

النَّبِيِّ ﷺ. فَقُلْتُ لِمَعَاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ؟  
قَالَ: آ آ آ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [راجع: ۴۲۸۱]

باب: 51- کتب الہیہ تورات وغیرہ کی عربی اور دیگر  
زبانوں میں تفسیر کرنے کا جواز

(۵۱) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيْرِ التَّوْرَةِ وَ  
غَيْرِهَا مِنْ [كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(آپ کہہ دیں کہ) اگر تم سچے  
ہو تو لاؤ تورات پھر اسے پڑھو۔“

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَاتَّوُوا بِالتَّوْرَةِ فَاَنْتَلُوْهَا اِنْ  
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ [آل عمران: ۱۹۳]

[7541] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے حضرت  
ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ شاہ روم ہرقل نے اپنے  
ترجمان کو بلایا، پھر نبی ﷺ کا نام مبارک منگوا یا اور اسے  
پڑھا: ”شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم کرنے والا انتہائی  
مہربان ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی  
طرف سے ہرقل کے نام۔ اس میں یہ آیت لکھی تھی: ”اے  
اہل کتاب! ایسے کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے  
درمیان مشترک ہے۔“

۷۵۴۱ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ  
ابْنُ حَرْبٍ: أَنَّ هِرْقَلٌ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا  
بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَهُ: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى  
هِرْقَلٍ، وَ﴿يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ تَمٰلَوْا اِلٰى كَلِمٰتِنَا سَوٰمٍ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ۶۴]۔ [راجع: ۷]

[7542] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں  
نے کہا: اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اہل  
اسلام کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا: ”اہل کتاب کی تصدیق و تکذیب نہ کرو بلکہ  
یوں کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہم پر نازل  
کیا گیا۔“

۷۵۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا  
عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَقَرَّوْنَ التَّوْرَةَ  
بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ،  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ  
الْكِتَابِ وَلَا تُكْذِبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿ءَاْمَنَّا بِاللَّهِ  
وَمَا أُنزِلَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ۸۴]۔ [راجع: ۴۴۸۵]

فائدہ: امام بخاری رضی اللہ عنہ کا مقصد اس حقیقت کا اظہار ہے کہ جب اللہ کے کلام کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کیا جائے تو

اس ترجمے کو اللہ کا کلام نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ تو مترجم کی کوشش اور اس کا فعل ہے اور بندے کا فعل مخلوق ہے جبکہ اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔

[7543] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو لایا گیا جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے پوچھا: تم ایسے دونوں (مجرموں) کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟ انھوں نے کہا: ہم ان کا منہ کالا کر کے انھیں ذلیل و رسوا کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اگر تم اس بات میں سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر سناؤ۔“ چنانچہ وہ تورات لائے اور ایک آدمی سے جس پر وہ مطمئن تھے کہا: اے اعور! اسے پڑھ۔ چنانچہ اس نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچ کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم چمک رہی تھی۔ اس نے کہا: اے محمد! ان دونوں کے لیے رجم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اس حکم کو آپس میں چھپایا کرتے ہیں۔ پھر آپ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا: میں نے دیکھا کہ زانی مرد اپنی داشتہ کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

۷۵۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أُتْرَبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَجُلٍ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لِيَهُودٍ: «مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا؟»، قَالُوا: نُسَخِّمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْزِيهِمَا. قَالَ: «فَاتُوا بِالتُّورَةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ»، فَجَاؤُوا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضُونَ [يَا] أَعْوَرُ: اقْرَأْ، فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: اِرْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّا نَتَكَاثَمُهُ بَيْنَنَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرَجَمَا، فَأَرَبْنَهُ يُجَانِي عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ. [راجع: ۱۳۲۹]

(۵۲) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ سَفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ»، وَ«زَيَّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ»

۷۵۴۴ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [أَنَّهُ]

باب: 52- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی: ”قرآن کریم کی مہارت رکھنے والا قیامت کے دن کرنا کاتبین کے ساتھ ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے انتہائی فرمانبردار ہیں“ نیز ”قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے مزین کرؤ“ کا بیان

[7544] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جس قدر خوش الحانی سے پڑھنے کی بنا پر



نبی ﷺ کے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے جب وہ اسے بلند آواز سے پڑھتا ہے۔“

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَدْنُ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَدْنُ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ».

[راجع: ۵۰۲۳]

[7545] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ان پر جب بہتان لگا تو انہوں نے فرمایا: میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا کہ میں اس تہمت سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری براءت ضرور کرے گا، لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق قرآنی آیات نازل فرمائے گا جن کی ہمیشہ تلاوت کی جاتی رہے گی۔ میرے نزدیک میری حیثیت اس سے کمتر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام نازل فرمائے جس کی تلاوت ہو۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق یہ پوری دس آیات نازل فرمائیں: ”بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے بہتان لگایا، وہ مٹی میں سے ایک گروہ ہے.....“ آخر تک۔

۷۵۴۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَتْ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا، وَكُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينِيذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ، وَأَنَّ اللَّهَ يُبْرِئُنِي، وَلَكِنَّ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحَيًّا يُتْلَى وَلِشَأْنِي فِي نَفْسِي كَأَنِّي أَخْقَرَمُ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا [النور: ۱۱-۲۰]. [راجع: ۲۵۹۳]

[7546] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نماز عشاء میں ﴿وَالَّذِينَ وَالزَّيْتُونَ﴾ پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔

۷۵۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ - أَرَاهُ - عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ ﴿وَالَّذِينَ وَالزَّيْتُونَ﴾، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا - أَوْ قِرَاءَةً - مِنْهُ. [راجع: ۷۶۷]

[7547] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپ کر تبلیغ کرتے تو قرآن کریم بآواز بلند پڑھتے تھے۔ اسے جب مشرکین سنتے تو قرآن اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہتے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ”اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بالکل پست ہی رکھو۔“

۷۵۴۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَتَوَارِبًا بِمَكَّةَ، وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ، فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ

يَصَلَاكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا الْإِسْرَاءَ: [۱۱۰]. [راجع]

[۴۷۲۲]

[7548] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہا: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریاں اور جنگل بہت پسند کرتے ہو، لہذا جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں رہو تو بلند آواز سے اذان کہو کیونکہ مؤذن کی اذان جہاں تک پہنچے گی اور اسے جن و انس اور دوسری جو چیزیں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔

۷۵۴۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ضُعْصُعَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ : إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْعَنَمَ وَالْبَادِيَةَ ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَمَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذْنُتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ ، فَإِنَّهُ « لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِنًَّ وَلَا إِنْسًا وَلَا شَيْءًا إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم . [راجع: ۶۰۹]

[7549] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھا کرتے جبکہ آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حالت حیض سے ہوتی۔

۷۵۴۹ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ . [راجع: ۲۹۷]

باب: 53- ارشاد باری تعالیٰ: ”جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو“ کا بیان

(۵۳) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿ فَاقْرَأُوا مَا

يَسَّرَ لَكُمْ ۗ ﴾ [المزمل: ۲۰]

[7550] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنا۔ میں نے ان کی قراءت کی طرف کان لگایا تو وہ قرآن مجید بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر

۷۵۵۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ : أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَحْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ : أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَاسْتَمَعْتُ

حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر سے کام لیا اور جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال دیا اور کہا: تمہیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو مجھے تو خود رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت اس طرح (تمہاری قراءت) کے علاوہ طریقے پر پڑھائی ہے۔ پھر میں انھیں کھینچتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے اس شخص کو سورہ فرقان ان حروف پر پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو۔ ہشام! تم پڑھ کر سناؤ۔“ انھوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے ان سے سنی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اب تم پڑھو۔“ میں نے اس قراءت کے مطابق پڑھا جو آپ نے مجھے سکھائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح بھی نازل کی گئی ہے۔ یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، اس لیے تمہیں جس قراءت میں سہولت ہو اس کے مطابق پڑھو۔“

لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرَأَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَكَذَبْتُ أَسَاوِرَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: كَذَبْتُ، أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتُ، فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ أَقْوَدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرَأَنَّهَا، فَقَالَ: «أُرْسِلُهُ، اقْرَأْ يَا هِشَامُ!». فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْرَأْ يَا عُمَرُ!». فَقَرَأْتُ فَقَالَ: «كَذَلِكَ أَنْزَلْتُ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَأُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [راجع: ۲۴۱۹]

🌟 فائدہ: قرآن کریم کو سب سے پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کے ہر لفظ کو سات طریقوں سے پڑھنا جائز ہے کیونکہ چند ایک کلمات کے علاوہ بہت سے کلمات اس اصول کے تحت نہیں آتے۔ ○ سب سے سات حرف سے مراد ان سات ائمہ کی قراءت ہرگز نہیں جو اس سلسلے میں مشہور ہوئے ہیں کیونکہ پہلا شخص جس نے ان سات قراءت کو جمع کرنے کا اہتمام کیا وہ ابن مجاہد ہیں جن کا تعلق چوتھی صدی سے ہے۔ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو بہت مشکل خیال کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے تیس سال سے زیادہ اس پر غور و فکر کیا۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قراءت کا اختلاف سات وجوہ سے باہر نہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں: \* معنی اور صورت خطی میں تبدیلی کے بغیر صرف حرکات میں اختلاف ہوگا جیسا کہ بخل کو چار اور کلمہ بحسب کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے۔ \* صورت خطی میں اختلاف کے بجائے صرف معنی میں اختلاف ہوگا جیسا کہ افتلقی آدم من ربہ کلمات کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے: ○ لفظ آدم کی رفعی اور کلمات کی رفعی حالت۔ \* صورت خطی کے بجائے حروف میں تبدیلی ہوگی جس سے معنی بھی بدل جائے گا جیسا کہ تلبوا کو تلتوا پڑھا گیا ہے۔

\* صورت خطی کے بجائے حروف میں تبدیلی ہوگی لیکن اس سے معنی تبدیل نہیں ہوگا جیسا کہ بصطۃ کو بسطۃ اور الصراط کو السراط پڑھا گیا ہے۔ \* صورت خطی اور حروف دونوں کی تبدیلی ہوگی جس سے معنی بھی تبدیل ہو جائے گا، جیسے اشد منکم کو اشد منہم پڑھا گیا ہے۔ \* تقدیم و تاخیر کا اختلاف ہوگا جیسا کہ فیقتلون و یقتلون میں ہے، اس میں پہلا معروف اور دوسرا مجہول ہے۔ اسے یوں پڑھا گیا ہے: وَ یُقْتَلُونَ فِیَقْتُلُونَ۔ \* حروف کی کئی بیشی میں اختلاف ہوگا جیسا کہ و اوصی کو ووصی پڑھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اظہار و ادغام، روم و اثام، تخم و تریق، مد و قصر، تخفیف و تسہیل اور ابدال و نقل وغیرہ جسے فن قراءت میں اصول کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ ایسا اختلاف نہیں جس سے معنی یا لفظ میں تبدیلی آتی ہو۔<sup>1</sup>

باب: 54- ارشاد باری تعالیٰ: ”ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنا دیا ہے، کیا پھر ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا“ کا بیان

(۵۴) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ﴾ [القمر: ۱۷]

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس عمل کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔ سیر کے معنی ہیں: تیار کیا گیا، یعنی آسان کیا گیا ہے۔

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُّ مُيسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ»، يُعَالِ مُيسَّرٌ: مُهَيَّأٌ.

مجاہد نے کہا: يسرنا القرآن بلسانك کے معنی ہیں: ہم نے آپ پر اس کی قراءت آسان کر دی ہے۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَاهُ عَلَيْكَ.

مطرووراق نے کہا: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ﴾ کا مطلب ہے: کوئی علم قرآن کا طالب ہے جس کی اس کے متعلق مدد کی جائے؟

وَقَالَ مَطْرُورَاقٌ: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ﴾ قَالَ: هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانُ عَلَيْهِ؟.

[7551] حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر لوگ عمل کس لیے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔“

۷۵۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: قَالَ يَزِيدُ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلُّ مُيسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ». [راجع: ۶۵۹۶]

[7552] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک جنازے میں شریک تھے

۷۵۵۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ:

کہ آپ نے وہاں ایک لکڑی پکڑ لی اور اس سے زمین کریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کی جگہ دوزخ یا جنت میں لکھ دی گئی ہے۔“ صحابہ نے کہا: کیا ہم اسی پر بھروسہ نہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم عمل کرتے رہو، ہر عمل آسان کر دیا گیا ہے (جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے)۔“ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا.....“

سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ فِي جِنَارَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَعَهُ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مِنَ النَّارِ»، قَالُوا: أَلَا نَنْكُلُ؟ قَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلُّ مَيْسَرٍ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ (آيَةُ) (الليل: ٥٠). (راجع: ١٣٦٢)

باب: 55- ارشاد باری تعالیٰ: ”بلکہ وہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوح محفوظ میں (درج) ہے“ کا بیان

(٥٥) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ

مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ﴾ (البروج: ٢١، ٢٢)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کوہ طور کی قسم! اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم!“۔“ قہارہ نے کہا: ﴿مسطور﴾ کے معنی مکتوب، یعنی لکھی ہوئی ہے۔

﴿وَالطُّورِ﴾ وَالطُّورِ O وَكُتِبَ مَسْطُورٍ﴾ (النور: ٢٠١)

قَالَ قَتَادَةُ: مَكْتُوبٌ.

﴿مسطورون﴾: وہ لکھتے ہیں۔ ﴿فِي أُمِّ الْكِتَابِ﴾ کے معنی ہیں: مجموعی اور اصلی کتاب میں۔ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ یعنی جو کچھ کلام کرے گا وہ لکھ لیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خیر اور شر لکھا جاتا ہے۔

﴿يَسْطُرُونَ﴾ [القلم: ١٧]: يَحْطُونَ. ﴿فِي أُمِّ

الْكِتَابِ﴾ [الزخرف: ٤]: جُمْلَةُ الْكِتَابِ وَأَصْلُهُ.

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ [ق: ١٨]: مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ

إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ.

﴿يُحَرِّفُونَ﴾ اس کا مطلب ہے: وہ زائل کرتے ہیں۔ اللہ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا لفظ کوئی بھی زائل نہیں کر سکتا لیکن وہ اس کی خلاف واقعہ تاویلیں کرتے ہیں۔

﴿يُحَرِّفُونَ﴾ [النساء: ٤٦]: يُزِيلُونَ، وَلَيْسَ أَحَدٌ

يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِكِنَّهُمْ

يُحَرِّفُونَهُ: يَتَأَوَّلُونَهُ عَنْ غَيْرِ تَأْوِيلِهِ.

﴿دَرَسْتِهِمْ﴾ کے معنی ہیں: ان کا تلاوت کرنا۔ ﴿وَأَعْيَتْ﴾ کے معنی ہیں: یاد رکھنے والے۔ اسی طرح ﴿تَعْيَبَهَا﴾ اس کی حفاظت کرتی ہے۔

﴿دَرَسْتِهِمْ﴾ [الانعام: ١٥٦]: تَلَاوَتْهُمْ.

﴿وَأَعْيَتْ﴾ [الحاقة: ١٧٢]: حَافِظَةٌ. ﴿وَتَعْيَبَهَا﴾

[الحاقة: ١٧٢]: تَحْفَظُهَا.

﴿وَأَوْحَىٰ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنَ لِأُنذِرَكُمْ بِهِ﴾ ”اور میری

﴿وَأَوْحَىٰ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنَ لِأُنذِرَكُمْ بِهِ﴾

[الأنعام: 1۹]: يَعْني أَهْلَ مَكَّةَ، ﴿وَمَنْ بَلَغَ﴾ هَذَا طرف یہ قرآن وحی کیا گیا تاکہ میں اس کے ذریعے سے اہل مکہ کو خبردار کروں۔“ ﴿وَمَنْ بَلَغَ﴾ سے مراد دوسرے تمام جہان کے لوگ ہیں۔ ان سب کو یہ قرآن ڈرانے والا ہے۔

☀️ فائدہ: تحریف کے متعلق چار موقف حسب ذیل ہیں: ○ تمام کتب سابقہ کو یکسر بدل دیا گیا ہے لیکن اس اطلاق کو اکثر پر محمول کرنا چاہیے کیونکہ ان کی متعدد آیات ایسی ہیں جن میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ○ اکثر طور پر تحریف و تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق متعدد دلائل ہیں۔ پہلا قول بھی اسی پر محمول کرنا چاہیے۔ ○ ان کتابوں میں بہت کم تحریف ہوئی ہے اور اکثر حصہ اپنی اصلیت پر باقی ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الجواب الصحیح“ میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ ○ تحریف الفاظ میں نہیں بلکہ معانی میں ہوئی ہے۔ الفاظ اپنی جگہ پر ہیں، البتہ ان کی غلط تاویلات کی گئی ہیں۔ اس آخری موقف کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے جس کی صراحت انھوں نے مذکورہ عنوان میں کی ہے۔ ہمارے نزدیک تورات و انجیل میں تحریف، صرف معانی کی صورت ہی میں نہیں بلکہ اہل کتاب نے ان کے الفاظ بھی بدل ڈالے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۷۵۵۳ - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيْطِاطٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا فَضَّيَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ: غَلَبَتْ - أَوْ قَالَ: سَبَقَتْ - رَحْمَتِي غَضَبِي، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ». [راجع: ۳۱۹۴]

[7553] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اپنے پاس، عرش کے اوپر ایک کتاب لکھ کر رکھی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ میری رحمت میرے غمے پر غالب ہے یا میرے غمے سے آگے بڑھ چکی ہے۔“

۷۵۵۴ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي، فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ». [راجع: ۳۱۹۴]

[7554] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے ایک نوشتہ تحریر کیا کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے، اور وہ نوشتہ عرش کے اوپر اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔“

☀️ فائدہ: ان دونوں روایات میں بظاہر تضاد ہے۔ ایک میں ہے کہ مخلوق پیدا کرنے کے بعد نوشتہ لکھا اور دوسری میں ہے کہ

مخلوق پیدا کرنے سے پہلے سے تحریر کیا۔ اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ قضی اللہ الخلق کا مطلب یہ ہے کہ اس نے پہلے خلقت کا پیدا کرنا شان لیا۔ اگر اس سے مراد یہ ہو کہ وہ پیدا کر چکا تھا تو موافقت کی صورت یہ ہوگی کہ خلقت کی تخلیق سے پہلے تحریر لکھنے سے مراد کتاب لکھنے کا ارادہ کرنا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ ازل میں کر چکا تھا اور خلقت کی تخلیق سے پہلے وہ ارادہ موجود تھا۔ واللہ اعلم۔

باب: 56- ارشاد باری تعالیٰ: ”حَالَا تَكَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَىٰ هِيَ  
 فِي تَمْصِيحٍ يَبْدَأُ بِهَا أَسْرَافًا يَبْغِي جَوْثَمَ كَرْتِي هُوَ“ نیز:  
 ”بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا  
 کیا ہے۔“ کا بیان

(۵۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ  
 وَمَا تَعْمَلُونَ﴾ [الصافات: ۹۶] ﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ  
 بِقَدَرٍ﴾ [الفرقان: ۴۹]

قیامت کے دن تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ  
 جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو۔

وَيُقَالُ لِلْمَصُورِينَ: «أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یقیناً تمہارا رب وہ ہے جس  
 نے آسمانوں اور زمین کو (چھ دن میں) پیدا کیا۔۔۔۔۔ رب  
 العالمین بہت برکت والا ہے۔“

﴿إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضَ﴾ إِلَى: ﴿تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾  
 [الأعراف: ۵۴]

سفيان بن عيينة نے کہا: اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو الگ  
 الگ بیان کیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آگاہ رہو!  
 اسی کے لیے تخلیق ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے۔“

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: بَيَّنَّ اللَّهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ  
 بِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ﴾

نبی ﷺ نے ایمان کو عمل کا نام دیا ہے جیسا کہ حضرت  
 ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ  
 سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ  
 نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد  
 کرنا۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ  
 کرتے تھے۔“ وفد عبدالقیس نے نبی ﷺ سے عرض کی:  
 آپ ہمیں چند ایسے جامع اعمال بتادیں جن پر عمل کر کے  
 ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں ایمان،  
 شہادت، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا۔ اس طرح

وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْإِيمَانَ عَمَلًا. قَالَ أَبُو  
 ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ: سُنِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ  
 أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ»،  
 وَقَالَ: «جَزَاءُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ» [النسبة: ۱۷].  
 وَقَالَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مُرْنَا بِجَمَلٍ  
 مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمَلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، فَأَمَرَهُمْ  
 بِالْإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ  
 الزَّكَاةِ. فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا.

آپ نے ان تمام چیزوں کو عمل قرار دیا۔

[7555] حضرت زہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلہ جرم اور اشعری قبیلے کے درمیان محبت اور بھائی چارے کا معاملہ تھا۔ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ان کے ہاں بنو تیم اللہ کا ایک شخص بھی تھا۔ غالباً وہ عرب کے غلام لوگوں میں سے تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاں کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا: میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو اسی وقت سے قسم اٹھائی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: آؤ! میں تمھیں اس کے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں نبی ﷺ کے پاس اشعری قبیلے کے چند افراد لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمھارے لیے سواری کا بندوبست نہیں کر سکتا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہے جسے میں تمھیں سواری کے لیے دوں۔“ پھر نبی ﷺ کے پاس مال غنیمت میں سے کچھ اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے ہمارے متعلق دریافت کیا: ”اشعری کہاں ہیں؟“ پھر آپ ﷺ نے ہمیں پانچ عمدہ اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم نے کہا: یہ ہم نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی تھی کہ وہ ہمیں سواری کے لیے کوئی جانور نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو ہمیں سواری کے لیے دیں، اس کے باوجود آپ نے ہمیں سواریاں دی ہیں۔ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ایسے حالات میں تو ہم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ پھر ہم آپ کی طرف لوٹے اور آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تمھیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ اللہ

۷۵۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدِمٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وَدُ وَإِخَاءَهُ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرَّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ - كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي - فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ [سَبِيئًا] فَقَدَرْتُهُ، فَحَلَفْتُ لَا أَكَلُهُ، فَقَالَ: هَلَمْ فَلَا حَدَثُكَ عَنْ ذَلِكَ، إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، قَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِنَهَبِ إِبِلٍ فَسَأَلْتُهُ عَنَّا فَقَالَ: «أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ دَوْدٍ عُرِّ الذَّرَى، ثُمَّ انْطَلَقْنَا، قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلْنَا؟ تَعَلَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْمِنَهُ، وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ، فَقَالَ: «لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ، وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ [مِنْهُ] وَتَحَلَّلْتُهَا».

[راجع: ۳۱۳۳]



کی قسم! میں جب کوئی قسم اٹھاتا ہوں، پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھتا ہوں تو وہ کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دے کر اس سے خلاصی حاصل کر لیتا ہوں۔“

[7556] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انھوں نے کہا: ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں، اس لیے ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں میں آسکتے ہیں۔ آپ ہمیں کچھ جامع احکام بتادیں، ہم جن پر عمل پیرا ہو کر جنت میں چلے جائیں، نیز ان احکام کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں: میں تمہیں ایمان باللہ کا حکم دیتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ایمان باللہ کیا ہے؟ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں، نیز نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور نسیمت میں سے پانچواں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اور تمہیں چار کاموں سے روکتا ہوں: کدو کے برتن، لکڑی کے برتن، تارکول کیے ہوئے برتن اور سبز ملکوں میں نبیذ بنا کر اسے مت نوش کرو۔“

[7557] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: ”جو تم نے پیدا کیا تھا ان کو زندہ کرو۔“

[7558] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا:

۷۵۵۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الضَّبْعِيُّ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: قَدِمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمَشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرْمٍ، فَمُرْنَا بِجَمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ: «أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. أَمْرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَتَعْطُوا مِنَ الْمَعْسَمِ الْخُمْسَ. وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: لَا تَشْرَبُوا فِي الدَّبَائِ وَالنَّبْيِرِ وَالطَّرُوفِ الْمُرْفَتَةِ وَالْحَسْتَمَةِ.» [راجع: ۵۳]

۷۵۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.» [راجع: ۲۱۰۵]

۷۵۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ

هَذِهِ الصُّورُ يُعَدُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». [راجع: ۵۹۱ء]

[7559] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو سکتا ہے جو میرے پیدا کرنے کی مانند پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر ان میں ہمت ہے تو وہ چھوٹی سی چیونٹی پیدا کر کے دکھائیں یا اس کے علاوہ دانہ یا جو پیدا کریں۔“

۷۵۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً». [راجع: ۵۹۳ء]

باب: 57- فاسق اور منافق کی تلاوت کا بیان اور یہ کہ ان کی آواز اور تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی

(۵۷) بَابُ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ، وَأَصْوَاتِهِمْ وَتِلَاوَتِهِمْ لَا تَجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

[7560] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اترج کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی عمدہ ہے۔ اور جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل بوند کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور وہ فاجر جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن (تے) کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور اس میں کوئی خوشبو بھی نہیں ہوتی۔“

۷۵۶۰ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَلْتُرْجِيَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالثَّمَرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا». [راجع: ۵۲۰ء]

☀️ فائدہ: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قرآن اور تلاوت میں فرق واضح کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور تلاوت بندے کا فعل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بندے کے فعل کی وجہ سے تلاوت، تلاوت میں فرق ہے۔ ایک عامل مومن کا تلاوت کرنا اترج کی طرح ہے جو بے شمار فوائد کا حامل ہے اور بدکردار کی تلاوت سے ماحول مظہر نہیں ہوتا اور اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس بنا پر قرآن اللہ کا کلام، غیر مخلوق اور مومن و منافق کا تلاوت کرنا ان کا ذاتی فعل ہے اور فعل ہونے کے اعتبار سے



امام مجاہد نے کہا: قِسْطًا سِ رومی زبان کا لفظ ہے، اس کے معنی ہیں: عدل و انصاف۔ مُقْسِطٌ کا مصدر قِسْطٌ ہے جس کے معنی عادل اور منصف۔ اور قَاسِطٌ کے معنی ہیں: ظالم اور گناہ گار۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْقِسْطَاسُ: الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ، وَيُقَالُ: الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ، وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ.

[7563] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو کلمے ایسے ہیں جو رحمان کو بہت پسند ہیں، زبان پر بڑے ہلکے پھلکے (لیکن قیامت کے دن) ترازو میں بہت بھاری ہوں گے۔ وہ یہ ہیں: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ] ”پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔“

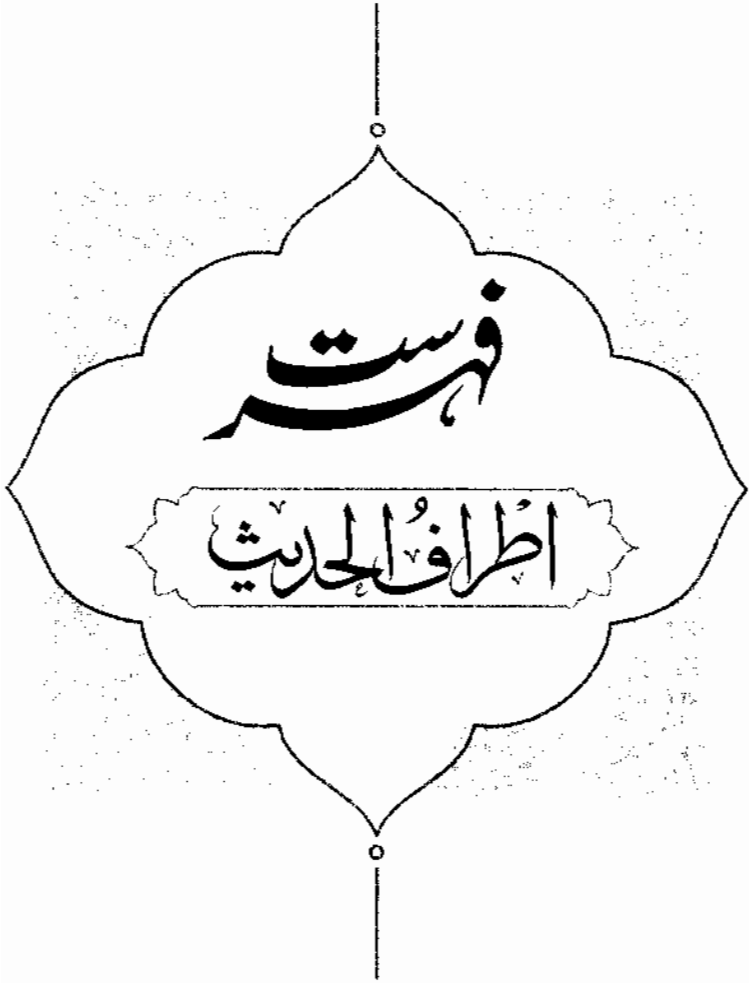
٧٥٦٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ». [راجع: ٦٤٠٦]

☀️ فائدہ: چونکہ حضرات انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا محور توحید باری تعالیٰ ہے، اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کتاب التَّوْحِيدِ پر اپنی ”الجامع الصحیح“ کو ختم کیا ہے اور دنیا میں اخلاص نیت کے ساتھ اعمال کا اعتبار کیا جاتا ہے، اس لیے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث [إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ] سے اس کتاب کا آغاز فرمایا۔ اور آخرت میں اعمال کا وزن کیا جائے گا اور اس پر کامیابی کا دارومدار ہوگا، اس لیے حدیث میزان کو کتاب کے آخر میں بیان فرمایا، نیز تمبیہ فرمائی کہ قیامت کے دن ایسے اعمال کا وزن ہوگا جو اخلاص نیت پر مبنی ہوں گے اور جن کی بنیاد ”حق“ ہوگی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ آخرت میں ایک تو اعمال کا وزن کیا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ صرف اہل ایمان کے اعمال کا وزن ہوگا۔ کفار و مشرکین کے اچھے اعمال بھی نہیں تولے جائیں گے کیونکہ ان کے پاس وزن اعمال کی اصل اساس اور بنیاد ہی نہیں ہے کہ ان کا عقیدہ درست نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے اور قیامت کے دن ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دے۔ جس دن نہ مال کوئی فائدہ دے گا اور نہ اولاد کام آئے گی۔ الا یہ کہ قلب سلیم لے کر اللہ کے ہاں حاضر ہو۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ  
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَإِخْوَانِهِ أَجْمَعِينَ.





شعبہ تحقیق و تصنیف دارالاسلام

أبدلها، قال: ليس عندي إلا جذعة - البراء	.....	.....	.....
٥٥٥٧ ..... ابن عازب	.....	٤٤٠٠ ..... اتنا بالفتاح فجاهه - ابن عمر	.....
٥٣٩ ..... أبرد - أبو ذر	.....	٤٤٣١ ..... اتنوني أكتب لكم كتابًا - ابن عباس	.....
٣٢٥٩ ..... أبردوا بالصلاة - أبو سعيد الخدري	.....	٤١٥١ ..... اتنوني بدلو من مانتها - البراء بن عازب	.....
٥٣٨ ..... أبردوا بالظهر - أبو سعيد الخدري	.....	٣٠٥٣ ..... اتنوني بكتاب أكتب لكم - ابن عباس	.....
٤٠٣٩ ..... أبسط رجلك - البراء بن عازب	.....	..... اتنوني بكتاب أكتب لكم كتابًا لا تصلوا بعده	.....
٣٦٤٨ ..... أبسط رداءك - أبو هريرة	.....	١١٤ ..... ابن عباس	.....
١١٩ ..... أبسط رداءك فسطه - أبو هريرة	.....	..... اتنوني بكتف أكتب لكم كتابًا - ابن	.....
..... أبشرُ فقال: قد أكثرت عليّ - أبو موسى	.....	٣١٦٨ ..... عباس	.....
٤٣٢٨ ..... الأشعري	.....	٢٨١٢ ..... اتنيا أباسعيد - ابن عباس	.....
..... أبصر النبي ﷺ نساء وصبيانًا - أنس بن	.....	٧٢٦٢ ..... اتذن له وبشره بالجنة - أبو موسى	.....
٥١٨٠ ..... مالك	.....	..... اتذن له وبشره بالجنة - أبو موسى	.....
..... أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم -	.....	٣٦٧٤ ..... الأشعري	.....
٤٥٢٣ ..... عائشة	.....	..... اتذن له وبشره بالجنة - أبو موسى	.....
٦٨٨٢ ..... أبغض الناس إلى الله ثلاثة - ابن عباس	.....	٣٦٩٥ ..... الأشعري	.....
١٥٥ ..... ابغني أحجارًا استنفض بها - أبو هريرة	.....	١٠٤ ..... اتذن لي أيها الأمير - أبو شريح	.....
..... أبقى معكم شيء مند؟ قلت: نعم - أبو	.....	..... اتذن لي أيها الأمير أحدتك - أبو شريح	.....
٥٤٩٢ ..... قتادة	.....	١٨٣٢ ..... العدوي	.....
..... أيك جنون؟ قال: لا، قال: أحصنت -	.....	..... اتذنوا لنساء بالليل إلى المساجد - عبد الله	.....
٦٨٢٠ ..... جابر ابن عبد الله	.....	٨٩٩ ..... ابن عمر	.....
..... أيك جنون؟ قال: لا، قال: اذهبوا به - أبو	.....	٦٠٥٤ ..... اتذنوا له بنس أخو العشيبة - عائشة	.....
٧١٦٧ ..... هريرة	.....	٦١٣١ ..... اتذنوا له فبش ابن العشيبة - عائشة	.....
..... أيك جنون؟ قال: لا، قال: فهل - أبو	.....	٦١٥٦ ..... اتذني له فإنه عمك - عائشة	.....
٦٨١٥ ..... هريرة	.....	..... أأرسلك أبو طلحة؟ فقلت: نعم - أنس بن	.....
..... أيك جنون؟ قال: لا يا رسول الله - أبو	.....	٦٦٨٨ ..... مالك	.....
٦٨٢٥ ..... هريرة	.....	..... أباهر انحق أهل الصفة فادعهم إلي - أبو	.....
٦٧٦٢ ..... ابن أخت القوم منهم - أنس بن مالك	.....	٦٢٤٦ ..... هريرة	.....
..... ابن أختي إن كنا ننتظر إني الهلال -	.....	..... أبابعكم على أن لا تشاركوا بالله شيئًا - عبادة	.....
٢٥٦٧ ..... عائشة	.....	٦٨٠١ ..... ابن الصامت	.....
..... ابن أختي ما ترك النبي ﷺ المسجدتين بعد	.....	..... ابتاعني فأعتني فإنما الولاء لمن أعتق -	.....
٥٩١ ..... العصر - عائشة	.....	٢٥٦١ ..... عائشة	.....
٣٥٢٩ ..... ابني هدا سيد - أبو بكر	.....	..... ابتاعها فأعتبها - عائشة	.....
..... ابني هدا سيد ولعل الله أن يصلح به - أبو	.....	٤٥٦ ..... ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها - أم	.....
٧١٠٩ ..... بكرة	.....	١٦٧ ..... عطية	.....

- ۹۳ - أبوك حذافة - أنس بن مالك .....  
 - أتأذن لي أن أعطي هؤلاء؟ - سهل بن سعد  
 ۲۴۵۱ - الساعدي .....  
 - أتاكم أهل اليمن هم أرق أفئدة - أبو  
 ۴۳۸۸ - هريرة .....  
 - أتألنهم، فقال رجل: ما عدلت - أبو سعيد  
 ۴۶۶۷ - الخدري .....  
 - أتانا رسول الله ﷺ في دارنا - أنس بن  
 ۲۵۷۱ - مالك .....  
 - أتانا معاذ بن جبل باليمن معلماً وأميراً -  
 ۶۷۳۴ - الأسود بن يزيد .....  
 - أتاني آت من ربي فأخبرني - أبو ذر  
 ۱۲۳۷ - المغفاري .....  
 - أتاني جبريل فبشرني أنه من مات لا يشرك -  
 ۷۴۸۷ - أبو ذر .....  
 - أتاني الليلة آت من ربي وهو بالعقيق - عمر  
 ۷۳۴۳ - ابن الخطاب .....  
 - أتاني الليلة آتيان - سمرة .....  
 ۳۳۵۴ - أتاني الليلة آتيان فابتعثاني - سمرة بن  
 ۴۶۷۴ - جندب .....  
 - أتاه رجلان في فتنه ابن الزبير فقالا - ابن  
 ۴۵۱۳ - عمر .....  
 - اتبعت النبي ﷺ وخرج لحاجته - أبو  
 ۱۵۵ - هريرة .....  
 - أتت امرأة النبي ﷺ فأمرها - جبير بن  
 ۳۶۵۹ - مطعم .....  
 - أتت بريدة تسألها - عائشة .....  
 ۴۵۶ - أتت النبي ﷺ امرأة فقالت - سهل بن  
 ۵۰۲۹ - سعد .....  
 - أتت النبي ﷺ امرأة فكلسته - جبير بن  
 ۷۲۲۰ - مطعم .....  
 - أتتني أمي رغبة في عهد - أسماء .....  
 ۵۹۷۸ - أتتها بريدة تسألها في كتابتها - عائشة .....  
 ۲۷۳۵ - أتتني ما تحرق رقبته؟ - أبو هريرة .....  
 ۱۹۳۷
- ۵۸۷۳ - اتخذ رسول الله ﷺ خاتماً من ورق - ابن  
 ۷۲۹۸ - عمر .....  
 ۱۷۴۲ - أتدرون أي يوم هذا؟ - ابن عمر .....  
 - أتدرون ماذا قال ربكم؟ قلنا - زيد بن  
 ۴۱۴۷ - خالد .....  
 ۳۱۹۹ - أتدري أين تذهب؟ - أبو ذر الغفاري .....  
 - أتدريين عليه حديثه؟ قالت: نعم - ابن  
 ۵۲۷۳ - عباس .....  
 - أترضون أن تكونوا ربيع أهل الجنة - عبد الله  
 ۶۵۲۸ - ابن مسعود .....  
 - أترضون أن تكونوا ربيع أهل الجنة؟ - عبد  
 ۶۶۴۲ - الله بن مسعود .....  
 - أترون هذه طارحة ولدها في النار؟ - عمر بن  
 ۵۹۹۹ - الخطاب .....  
 - أتريدن أن ترجعي إلي رفاعة؟ لا -  
 ۲۶۳۹ - عائشة .....  
 - أتزوجت؟ قلت: نعم، قال: أبكراً أم ثيباً -  
 ۵۲۴۷ - جابر بن عبد الله .....  
 ۳۴۷۵ - أتشفع في حدم من حدود الله؟ - عائشة .....  
 ۳۰۵۵ - أتشهد أني رسول الله؟ - ابن عمر .....  
 - أتشهد أني رسول الله؟ فرفضه - ابن  
 ۱۳۵۴ - عمر .....  
 ۱۱۷۵ - أتصلي الضحى؟ قال: لا - ابن عمر .....  
 - أتعجبون من غيرة سعد؟ - سعد بن  
 ۶۸۴۶ - عبادة .....  
 - أتعجبون من ليين هذه؟ - البراء بن  
 ۳۸۰۲ - عازب .....  
 - أتعجبون من هذا؟ قلنا: نعم - البراء بن  
 ۵۸۳۶ - عازب .....  
 ۶۶۴۰ - أتعجبون منها؟ قالوا: نعم - البراء بن عازب  
 - اتق الله وأمسك عليك زوجك - أنس بن  
 ۷۴۲۰ - مالك .....

۲۲۲	عائشة .....	۲۲۱۹	ابن عوف .....
۶۸۱۹	عمر .....	۲۴۴۸	اتق دعوة المظلوم - ابن عباس .....
۶۸۲۵	هريرة .....	۳۳۵۳	أتقاهم، فقالوا ليس عن هذا نسألك - أبو هريرة .....
۱۳۵۰	عبدالله .....	۵۷۱۸	اتقوا الله على ما تدغرن أولادكم - أم قيس ..
۱۹۷	عبدالله بن زيد .....	۶۵۴۰	اتقوا النار ثم أعرض وأشاح - عدي بن حاتم .....
۱۳۲۶	أبي رسول الله ﷺ قبرا - ابن عباس .....	۱۴۱۷	اتقوا النار ولو بشق تمرة - عدي بن حاتم ..
۶۸۱۵	هريرة .....	۱۲۸۳	اتقي الله واصبري - أنس بن مالك .....
۶۹۲۲	عكرمة .....	۴۳۰۴	أتكلمني في حد من حدود الله - عروة بن الزبير .....
۵۶۱۵	بماء فثرب قائما - النزال .....	۶۶۴۴	أتوا الركوع والسجود - أنس بن مالك .....
۴۱۹۰	عجرة .....	۳۹۶۱	أتى أبا جهل وبه رمق يوم بدر - عبد الله بن مسعود .....
۵۷۰۳	عجرة .....	۵۵۹۱	أتى أبو أسيد الساعدي فدعا رسول الله ﷺ - سهل بن سعد .....
۳۵۷۲	أبي النبي ﷺ باناء - أنس بن مالك .....	۵۳۶۶	أتى إلي النبي ﷺ حلة سبواء - علي بن أبي طالب .....
۶۷۷۷	أبي النبي ﷺ برجل قد شرب - أبو هريرة .....	۲۸۴۵	أتى أنس ثابت بن قيس - موسى بن أنس .....
۶۷۸۱	هريرة .....	۶۱۹۱	أتى بالمنذر بن أبي أسيد إلى النبي ﷺ - سهل بن سعد .....
۲۶۱۳	عبدالله بن عمر .....	۳۸۲۰	أتى جبريل النبي ﷺ - أبو هريرة .....
۲۸۰۸	أبي النبي ﷺ رجل - البراء بن عازب .....	۲۰۹۴	أتى رجال إلى سهل بن سعد - أبو حازم .....
۵۳۶۸	أبي النبي ﷺ رجل فقال - أبو هريرة .....	۱۰۲۹	أتى رجل أعرابي - أنس بن مالك .....
۲۴۰۱	أبي النبي ﷺ رجل يتقاضاه - أبو هريرة .....	۴۸۸۹	أتى رجل رسول الله ﷺ فقال: - أبو هريرة ..
۲۲۴	ابن اليمان .....	۷۱۶۷	أتى رجل رسول الله ﷺ وهو - أبو هريرة .....
۱۲۷۰	الله .....	۵۲۷۱	أتى رجل من أسلم رسول الله ﷺ - أبو هريرة .....
		۶۱۱۰	أتى رجل النبي ﷺ فقال - أبو مسعود .....
		۶۰۸۷	أتى رجل النبي ﷺ فقال - أبو هريرة .....
		۶۶۹۹	أتى رجل النبي ﷺ فقال له: - ابن عباس .....
		۶۸۲۲	أتى رجل النبي ﷺ في المسجد - عائشة .....
		۶۳۰	أتى رجلا - مالك بن الحويرث .....



- أتيت خبابًا وقد اکتوى سبعا - قيس بن أبي  
حازم ..... ٦٣٤٩
- أتيت خبابًا وهو بيني حائظًا له - قيس ..... ٦٤٣١
- أتيت رسول الله ﷺ فقلت - أبو ثعلبة  
الخشني ..... ٥٤٨٨
- أتيت رسول الله ﷺ في رهط - أبو موسى  
الأسعري ..... ٦٧١٨
- أتيت رسول الله ﷺ في نفر - أبو موسى  
الأسعري ..... ٦٦٨٠
- أتيت رسول الله ﷺ مع أبي - أم خالد ..... ٣٠٧١
- أتيت رسول الله ﷺ وهو بخير - أبو هريرة .. ٢٨٢٧
- أتيت عائشة حين خسفت الشمس - أسماء .. ٧٢٨٧
- أتيت عائشة رضي الله عنها - أسماء ..... ١٠٥٣
- أتيت عائشة زوج النبي ﷺ حين خسفت  
الشمس - أسماء ..... ١٨٤
- أتيت عائشة وهي تصلي - أسماء بنت أبي  
بكر ..... ٨٦
- أتيت عثمان بظهور وهو جالس - ابن أبان .. ٦٤٣٣
- أتيت عقبه بن عامر الجهني فقلت - عقبه بن  
عامر ..... ١١٨٤
- أتيت المدينة فلقبت عبد الله بن سلام - أبو  
بردة ..... ١٨١٤
- أتيت المدينة وقد وقع بها مرض - أبو  
الأسود ..... ٢٦٤٣
- أتيت النبي ﷺ أنا وأخي - مجاشع ..... ٢٩٦٢
- أتيت النبي ﷺ بأخي بعد الفتح - مجاشع ... ٤٣٠٥
- أتيت النبي ﷺ فقلت - أبو ثعلبة الخشني ... ٥٤٩٦
- أتيت النبي ﷺ فوجدته يستن بسواك - أبو  
موسى ..... ٢٤٤
- أتيت النبي ﷺ في دين كان على أبي - جابر  
ابن عبد الله ..... ٦٢٥٠
- أتيت النبي ﷺ في رهط - أبو موسى  
الأسعري ..... ٦٦٢٣
- أتيت النبي ﷺ في عزوة تبوك - عوف بن
- أتى النبي ﷺ على بعض نسائه - أنس بن  
مالك ..... ٦١٤٩
- أتى النبي ﷺ عين - سلمة بن الأكوع ..... ٣٠٥١
- أتى النبي ﷺ الغائط - ابن مسعود ..... ١٥٦
- أتى النبي ﷺ فسأله - أبو هريرة ..... ٤٢٣٧
- أتى النبي ﷺ مال فأعطى قوماً - عمرو بن  
تغلب ..... ٧٥٣٥
- أتى النبي ﷺ يوماً بلحم - أبو هريرة ..... ٣٣٦١
- أتى نفر من بني تميم النبي ﷺ - عمران بن  
حصين ..... ٤٣٦٥
- أتى ابن عمر فقيل - مجاهد ..... ٣٩٧
- أتى رسول الله ﷺ بثوب من حرير - البراء بن  
عازب ..... ٣٢٤٩
- أتى رسول الله ﷺ بثياب فيها - أم خالد بنت  
خالد ..... ٥٨٤٥
- أتى رسول الله ﷺ بقدر فشرب - سهل بن  
سعد ..... ٢٣٦٦
- أتى رسول الله ﷺ بلحم - أبو هريرة ..... ٤٧١٢
- أتى رسول الله ﷺ ليلة أسري به - أبو هريرة .. ٤٧٠٩
- أتى عبد الرحمن بن عوف يوماً بطعامه -  
إبراهيم ..... ١٢٧٤
- أتى عبيد الله بن زياد برأس الحسين - أنس  
ابن مالك ..... ٣٧٤٨
- أتى عمر بامرأة تشم، فقام - أبو هريرة ..... ٥٩٤٦
- أتى النبي ﷺ بثياب فيها خميصة سوداء - أم  
خالد بنت خالد ..... ٥٨٢٣
- أتى النبي ﷺ برجل وامرأة - ابن عمر ..... ٧٥٤٣
- أتى النبي ﷺ بصبي يحنكه - عائشة ..... ٥٤٦٨
- أتى النبي ﷺ بضرب مشوي - خالد بن الوليد ..... ٥٤٠٠
- أتى النبي ﷺ بقدر - سهل بن سعد ..... ٢٣٥١
- أتى النبي ﷺ بلحم - أنس بن مالك ..... ٢٥٧٧
- أتى النبي ﷺ بمال من البحرين فقال: اشروه  
في المسجد - أنس بن مالك ..... ٤٢١
- أتيت أبا وائل أسأله فقال - حبيب بن ثابت .. ٤٨٤٤

- ۹۹۸ ..... ابن عمر .....  
 ۴۷۲ - اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وتراً - ابن عمر ..  
 ۴۳۲ - اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم - ابن عمر ..  
 - أجل إني أوعك كما يوعك رجلا منكم -  
 ۵۶۴۸ ..... عبد الله بن مسعود .....  
 - أجل كما يوعك رجلا منكم - عبد الله بن  
 ۵۶۶۷ ..... مسعود .....  
 - أجل ما من مسلم يصيبه أذى إلا مات - عبد  
 ۵۶۴۷ ..... الله بن مسعود .....  
 - أجل ولكن لا أحلف على يمين فأرى غيرها  
 ۴۳۸۵ ..... - زهدم .....  
 - أجل وما من مسلم يصيبه أذى - عبد الله بن  
 ۵۶۶۱ ..... مسعود .....  
 ۲۲۳۲ ..... - اجلدوها - أبو هريرة .....  
 ۵۲۵۵ ..... - اجلسوا هاهنا ودخل - أبو أسيد .....  
 ۳۱۶۹ ..... - اجمعوا لي من كان هاهنا - أبو هريرة .....  
 - اجمعوا لي من كان هاهنا من اليهود - أبو  
 ۵۷۷۷ ..... هريرة .....  
 ۵۱۷۹ - أجيبوا هذه الدعوة إذا دعيت لها - ابن عمر ..  
 - أحابستنا هي؟ فقلت - عروة بن الزبير وأبو  
 ۴۴۰۱ ..... سلمة بن عبد الرحمن .....  
 ۲۳۰۷ - أحب الحديث إليّ أصدقه - عروة .....  
 - أحب الصلاة إلى الله صلاة داود عليه السلام  
 ۱۱۳۱ ..... - عبد الله بن عمرو بن العاص .....  
 - احبس جبريل عليه السلام على النبي ﷺ -  
 ۱۱۲۵ ..... عبد الله بن مسعود .....  
 ۳۴۰۹ ..... - احتج آدم وموسى - أبو هريرة .....  
 ۶۶۱۴ ..... - احتج آدم وموسى فقال لموسى - أبو هريرة .....  
 ۷۵۱۵ ..... - احتج آدم وموسى فقال موسى: - أبو هريرة .....  
 - احتج رسول الله ﷺ حجيرة - بخصفة أو  
 ۶۱۱۳ ..... حصيراً - زيد بن ثابت .....  
 - احتج رسول الله ﷺ وهو محروم - ابن  
 ۱۸۳۵ ..... عباس .....  
 ۲۲۷۸ ..... - احتج النبي ﷺ - ابن عباس .....  
 ۳۱۷۶ ..... مالك .....  
 - أتيت النبي ﷺ في مرضه - عبد الله بن  
 ۵۶۴۷ ..... مسعود .....  
 - أتيت النبي ﷺ في المسجد فقضاني وزادني  
 ۲۶۰۳ ..... - جابر بن عبد الله .....  
 ۵۸۲۷ ..... - أتيت النبي ﷺ وعليه ثوب - أبو ذر .....  
 ۵۸۵۹ ..... - أتيت النبي ﷺ وهو في قبة - أبو جحيفة .....  
 - أتيت النبي ﷺ وهو في المسجد - جابر بن  
 ۴۴۳ ..... عبد الله .....  
 - أتيت النبي ﷺ وهو متوسد بردة - خباب بن  
 ۳۸۵۲ ..... الأارت .....  
 - أتيتني يعني النبي ﷺ فقال: أدن - كعب بن  
 ۶۷۰۸ ..... عجرة .....  
 ۶۳۱ ..... - أتينا إلى النبي ﷺ - مالك بن الحويرث .....  
 ۴۳۹۴ ..... - أتينا عمر في وفد - عدي بن حاتم .....  
 - أتينا النبي ﷺ ونحن شببة - مالك بن  
 ۶۰۰۸ ..... الحويرث .....  
 - أتينا النبي ﷺ ونحن شببة متقاربون - مالك  
 ۷۲۴۶ ..... ابن الحويرث .....  
 ۳۶۷۵ ..... - أثبت أحد - أنس بن مالك .....  
 ۲۱۲۲ ..... - أثم لكع، أثم لكع - أبو هريرة .....  
 - أثنى رجل على رجل عند النبي ﷺ - أبو  
 ۲۶۶۲ ..... بكرة .....  
 - اجتمع عند النبي ﷺ ثقيان وقرشي - عبد الله  
 ۷۵۲۱ ..... ابن مسعود .....  
 - اجتمع عند البيت قرشيان وثقفي - عبد الله  
 ۴۸۱۷ ..... ابن مسعود .....  
 ۷۳۱۰ ..... اجتمعن في يوم كذا وكذا - أبو مسعود .....  
 ۲۷۶۶ ..... - اجتنبوا السبع الموبقات - أبو هريرة .....  
 - اجتنبوا الموبقات: الشرك بالله والسحر  
 ۵۷۶۴ ..... أبو هريرة .....  
 - أجرى النبي ﷺ ما ضُمر من الخيل - ابن  
 ۲۸۶۸ ..... عمر .....  
 - اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وتراً - عبد الله

- ۳۶۷۴ ..... سعید بن المسیب  
 - أخبرني أنس أن الله تعالى تابع على رسوله  
 ۴۹۸۲ ..... ابن شہاب  
 - أخبرني أنس بن مالك أنه كان ابن عشر سنين  
 ۵۱۶۶ ..... ابن شہاب  
 - أخبرني به جبريل أنفاً - أنس بن مالك ..... ۳۹۳۸  
 - أخبرني بهن جبريل أنفاً - أنس بن مالك ..... ۴۴۸۰  
 - أخبرني جبير بن مطعم - محمد بن جبير ..... ۲۸۲۱  
 - أخبرني جبير بن مطعم أنه بينا هو مع رسول  
 ۳۱۴۸ ..... الله ﷺ - محمد بن جبير  
 - أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة قالت -  
 ۴۶۹۵ ..... ابن شہاب  
 - أخبرني عن صفة رسول الله ﷺ في التوراة -  
 ۲۱۲۵ ..... عطاء بن يسار  
 - أخبرني كيف رأيت - يحيى ..... ۱۹۹  
 - أخبرني محمود بن الربيع وهو الذي حج -  
 ۶۳۵۴ ..... ابن شہاب  
 - أخبرني من شهد النبي ﷺ - ابن عباس ..... ۱۳۱۹  
 - أخبرني من مرّ مع النبي ﷺ - ابن عباس ..... ۱۳۳۶  
 - أخبرني من مرّ مع نبيكم ﷺ - ابن عباس ..... ۱۳۲۲  
 - أخبروني بشجرة مثلها مثل المسلم - ابن  
 ۶۱۴۴ ..... عمر  
 - احتسب إبراهيم عليه السلام بعد ثمانين سنة -  
 ۶۲۹۸ ..... أبو هريرة  
 - احتسب إبراهيم وهو ابن ثمانين سنة - أبو  
 ۳۳۵۶ ..... هريرة  
 - اختصم سعد بن أبي وقاص وعبد بن زمعة -  
 ۲۲۱۸ ..... عائشة  
 - اختصم سعد وابن زمعة - عائشة ..... ۶۸۱۷  
 - اختصم الجنة والنار إلى ربهما - أبو  
 ۷۴۴۹ ..... هريرة  
 - اختلف أهل الكوفة في قتل المؤمن - سعيد  
 ۴۷۶۳ ..... ابن جبير  
 - اختلف عبد الله بن شداد وأبو بردة - عبد الله  
 ۵۷۰۰ ..... احتجم النبي ﷺ في رأسه - ابن عباس  
 ۲۱۰۳ ..... احتجم النبي ﷺ وأعطى - ابن عباس  
 ۱۹۳۹ ..... احتجم النبي ﷺ وهو صائم - ابن عباس  
 ۱۸۳۶ ..... احتجم النبي ﷺ وهو محرم - ابن بحينة  
 ۵۶۹۵ ..... احتجم النبي ﷺ وهو محرم - ابن عباس  
 ۵۶۹۱ ..... احتجم وأعطى الحجام أجره - ابن عباس  
 - احترق بيت بالمدينة على أهله - أبو موسى  
 ۶۲۹۴ ..... الأشعري  
 - أحججت؟ قلت: نعم - أبو موسى الأشعري ۴۳۹۷  
 - أحججت يا عبد الله بن قيس؟ - أبو موسى  
 ۴۳۴۶ ..... الأشعري  
 - أحق الشروط أن توفوا بها - عقبه بن عامر .. ۲۷۲۱  
 - أحق ما أوفيتهم من الشروط أن توفوا - عقبه  
 ۵۱۵۱ ..... ابن عامر  
 - أحلت لي الغنائم - جابر بن عبد الله ..... ۳۱۲۲  
 - أحلوا من إخراجكم بطواف البيت - أبو  
 ۱۵۶۸ ..... شہاب  
 - أحلوا وأصيبوا من النساء - جابر بن عبد الله ۷۳۶۷  
 - أحيي والدك؟ قال: نعم - عبد الله بن عمرو .. ۳۰۰۴  
 - أحياناً يأتي مثل - عائشة ..... ۲  
 - إخ إخ ليحلمني خلفه فاستحييت - أسماء ... ۵۲۲۴  
 - أخاف أن تناموا - أبو قتادة ..... ۵۹۵  
 - أخبر رسول الله ﷺ أنني - عبد الله بن عمرو .. ۱۹۷۶  
 - أخبرني حفصة - ابن عمر ..... ۶۱۸  
 - أخبرني عائشة أنها كانت ترحل رأس رسول  
 ۲۹۶ ..... الله ﷺ وهي حانص - عروة بن الزبير  
 - أخبرنا نبينا ﷺ عن رسالة ربنا أنه - المغيرة  
 ۷۵۳۰ ..... ابن شعبة  
 - أخبرنا ونحن مع ابن المسيب - أبو حنيفة .. ۴۳۰۱  
 - أخبرني أبو سفيان أن هرقل قال له - عبد الله  
 ۵۱ ..... ابن عباس  
 - أخبرني أبو طلحة صاحب رسول الله ﷺ -  
 ۴۰۰۲ ..... ابن عباس  
 - أخبرني أبو موسى الأشعري أنه توضأ -

- ۲۱۳۸ ..... - أخرج من عندك - عائشة
- ۳۵۲۹ ..... - أخرج النبي ﷺ ذات يوم الحسن - أبو بكر
- ۳۱۰۸ ..... - أخرجت إلينا عائشة كساء ملبداً - أبو بردة
- ۵۸۱۸ ..... - أخرجت إلينا عائشة كساء وإزاراً - أبو بردة
- ۵۸۸۶ ..... - أخرجوهم من بيوتكم - ابن عباس
- ..... - اخرصوا وخرص رسول الله - أبو حميد
- ۱۴۸۱ ..... الساعدي
- ۳۹۰۶ ..... - أخف عنا - سراقه بن جعشم
- ۶۲۰۶ ..... - أخنع اسم عند الله - أبو هريرة
- ..... - أخنى الأسماء يوم القيامة عند الله - أبو هريرة
- ۶۲۰۵ ..... هريرة
- ۶۱۳۹ ..... - أخى النبي ﷺ بين سلمان - أبو حنيفة
- ..... - أخى النبي ﷺ بين سلمان وأبي الدرداء - أبو حنيفة
- ۱۹۶۸ ..... ادخل فصل ركعتين - جابر بن عبد الله
- ۳۰۸۷ ..... - أدخلني على عيسى فأعظه - إسرائيل أبو موسى
- ۷۱۰۹ ..... ادع لي زيداً وليجيء باللوح والدواة - البراء
- ..... ابن عازب
- ۴۹۹۰ ..... ادعوا فلاناً - البراء بن عازب
- ۴۵۹۴ ..... ادعونه فدعوه قال: لم لطمت وجهه؟ - أبو سعيد الخدري
- ۴۶۳۸ ..... ادعوه فدعوه فقال أطمعت وجهه؟ - أبو سعيد الخدري
- ۶۹۱۷ ..... ادفونهم في دمانهم - جابر بن عبد الله
- ۱۳۴۶ ..... - أدومها وإن قل - عائشة
- ۶۴۶۵ ..... إذا سأذنت امرأة أحدكم - عبد الله بن عمر
- ۸۷۳ ..... - «إذ جاؤوكم من فوقكم» قالت: كان ذلك - عائشة
- ۴۱۰۳ ..... إذا أتى أحدكم خادمكم بطعامه - أبو هريرة
- ۲۵۵۷ ..... إذا أتى أحدكم الغائط - أبو أيوب
- ۱۴۴ ..... إذا أتيت مضجعتك فتوضأ وضوءك للصلاة - البراء بن عازب
- ۲۴۷ ..... إذا أتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا
- ۲۲۴۲ ..... ابن أبي المجاند
- ..... - اختلف علي وعثمان وهما بعسفان - سعيد ابن المسيب
- ۱۵۶۹ ..... اختلف الناس بأي شيء دووي جرح - أبو حازم
- ۵۲۴۸ ..... أخذ الحسن بن علي تمر من تمر الصدقة - أبو هريرة
- ۱۴۹۱ ..... أخذ الراية زيد فأصيب - أنس بن مالك
- ۱۲۴۶ ..... أخذ الراية زيد فأصيب - ابن عباس
- ۳۷۵۷ ..... أخذ رسول الله ﷺ بمنكبي - ابن عمر
- ۶۴۱۶ ..... أخذ عدي عقلاً أبيض وعقلاً أسود - عدي ابن حاتم
- ۴۵۰۹ ..... أخذ علينا رسول الله ﷺ عند البيعة - أم عطية الأنصارية
- ۱۳۰۶ ..... أخذ عمر - عبد الله بن عمر
- ۹۴۸ ..... أخذ النبي ﷺ في عتبة - أبو موسى
- ۶۴۰۹ ..... آخر آية نزلت خاتمة سورة النساء - البراء بن عازب
- ۶۷۴۴ ..... آخر آية نزلت على النبي ﷺ آية الربا - ابن عباس
- ..... آخر آية نزلت «يستفتونك قل الله» - البراء بن عازب
- ۴۶۵۴ ..... آخر سورة نزلت براءة - البراء بن عازب
- ..... آخر سورة نزلت كاملة براءة - البراء بن عازب
- ۴۳۶۴ ..... آخر عني يا عمر - عمر بن الخطاب
- ۱۳۶۶ ..... آخر المغيرة بن شعبة العصر - عروة بن الزبير
- ..... آخر النبي ﷺ صلاة العشاء إلى نصف الليل - أنس بن مالك
- ۵۷۲ ..... أخرج إلينا أنس نعلين جرداوين - عيسى بن طهمان
- ..... أخرج لنا أنس بن مالك نعلين لهما قبالان - عيسى بن طهمان
- ۵۸۵۸

- تستدبروها - أبو أيوب ..... ۳۹۴
- إذا أحب الله العبد نادى جبريل - أبو هريرة . ۳۲۰۹
- إذا أحب الله عبدًا نادى جبريل إن الله - أبو هريرة ..... ۶۰۴۰
- إذا أحسن أحدكم إسلامه - أبو هريرة ..... ۴۲
- إذا أذّب الرجل أمته - أبو موسى الأشعري .. ۳۴۴۶
- إذا أدرك أحدكم سجدة من صلاة العصر - أبو هريرة ..... ۵۵۶
- إذا أذن بالصلاة أذبر الشيطان - أبو هريرة ... ۱۲۲۲
- إذا أرسلت كلابك المعلمة - عدي بن حاتم ۵۴۸۳
- إذا أرسلت كلبك - عدي بن حاتم ..... ۵۴۸۴
- إذا أرسلت كلبك المعلم فقتل فكل - عدي ابن حاتم ..... ۱۷۵
- إذا أرسلت كلبك وسميت فأخذ - عدي بن حاتم ..... ۵۴۸۶
- إذا استأذن أحدكم ثلاثًا فلم يؤذن له - أبو سعيد الخدري ..... ۶۲۴۵
- إذا استأذنت المرأة أحدكم إلى المسجد - سالم عن أبيه ..... ۵۲۳۸
- إذا استأذنتكم نساءكم بالليل إلى المساجد - عبد الله بن عمر ..... ۸۶۵
- إذا استنجنح الليل فكفوا صيانكم - جابر بن عبد الله ..... ۳۲۸۰
- إذا استيقظ أحدكم من منامه - أبو هريرة ..... ۳۲۹۵
- إذا أسلم العبد فحسّن إسلامه - أبو سعيد الخدري ..... ۴۱
- إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاة - أبو هريرة .. ۵۳۶
- إذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلاة - أبو هريرة ..... ۵۳۳
- إذا أصاب ثوب إحدكن الدم من الحيضة فلتقرصه - أسماء ..... ۳۰۷
- إذا أصبت بحدك فكل - عدي بن حاتم ..... ۵۴۷۶
- إذا أطعمت المرأة من بيت زوجها - عائشة . ۱۴۴۰
- إذا أقبل الليل من هاهنا - عمر بن الخطاب . ۱۹۵۴
- إذا أقبلت الحيضة فدعي الصلاة - عائشة ... ۳۳۱
- إذا اقترب الزمان لم تكذبوا المؤمن تكذب - أبو هريرة ..... ۷۰۱۷
- إذا أقعد المؤمن في قبره - البراء بن عازب .. ۱۳۶۹
- إذا أقيمت صلاة الصبح فطوفي - أم سلمة .. ۱۶۲۶
- إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون - أبو هريرة ..... ۹۰۸
- إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا - أبو قتادة ..... ۶۳۷
- إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا إلا حتى تروني - أبو قتادة ..... ۶۳۸
- إذا أقيمت الصلاة وحضر العشاء - عائشة ... ۵۴۶۵
- إذا اكتبوكم فعليكم بالنبل - أبو أسيد ..... ۲۹۰۰
- إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده - ابن عباس .. ۵۴۵۶
- إذا أمن الإمام فأمنوا - أبو هريرة ..... ۷۸۰
- إذا أمن القارئ فأمنوا - أبو هريرة ..... ۶۴۰۲
- إذا انبعث أشقها - انبعث لها - عبد الله بن زمعة ..... ۴۹۴۲
- إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمين - أبو هريرة .. ۵۸۵۶
- إذا أنتما خرجتما فأذنا - مالك بن الحويرث ۶۳۰
- إذا أنزل الله بقوم عذابًا أصاب العذاب - ابن عمر ..... ۷۱۰۸
- إذا أنفق الرجل على أهله - أبو مسعود ..... ۵۵
- إذا أنفق المسلم نفقة على أهله - أبو مسعود . ۵۳۵۱
- إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها - عائشة ..... ۱۴۲۵
- إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها - أبو هريرة ..... ۲۰۶۶
- إذا أوى أحدكم إلى فراشه - أبو هريرة ..... ۶۳۲۰
- إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها - أبو هريرة ..... ۵۱۹۴
- إذا بال أحدكم فلا يأخذن ذكره بيمينه - أبو قتادة ..... ۱۵۴
- إذا بايعت فقل : لا خلاية - ابن عمر ..... ۲۴۰۷
- إذا تباع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار - ابن عمر ..... ۲۱۱۲

- ۴۴۴ ..... أبو قتادة .....  
 - إذا دخل أهل الجنة الجنة وأهل النار النار -
- ۶۵۶۰ ..... أبو سعيد الخدري .....  
 - إذا دخل رمضان فتحت أبواب الجنة - أبو هريرة
- ۳۲۷۷ ..... هريرة .....  
 - إذا دخل شهر رمضان فتحت - أبو هريرة ..... ۱۸۹۹  
 - إذا دخلت ليلاً فلا تدخل على أهلك - جابر
- ۵۲۴۶ ..... ابن عبد الله .....  
 - إذا دعا أحدكم فليعزم المسألة - أنس بن مالك
- ۶۳۳۸ ..... مالك .....  
 - إذا دعا الرجل امرأته - أبو هريرة ..... ۳۲۳۷  
 - إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبت - أبو هريرة ..... ۵۱۹۳  
 - إذا دعوت الله فاعزموا في الدعاء - أنس بن مالك
- ۷۴۶۴ ..... مالك .....  
 - إذا دعى أحدكم إلى وليمة فليأتها - ابن عمر ..... ۵۱۷۳  
 - إذا رأت الماء - أم سلمة ..... ۱۳۰  
 - إذا راح - أبو هريرة ..... ۸۸۲  
 - إذا رأى أحدكم جنازة - عامر بن ربيعة ..... ۱۳۰۸  
 - إذا رأى أحدكم رؤياً يحبها فإنما هي من الله - أبو سعيد الخدري ..... ۶۹۸۵  
 - إذا رأيتم الجنازة فقوموا - أبو سعيد الخدري ..... ۱۳۱۰  
 - إذا رأيتم الجنازة فقوموا - جابر بن عبد الله .. ۱۳۱۱  
 - إذا رأيتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم - عامر بن ربيعة ..... ۱۳۰۷  
 - إذا رأيتموه فقوموا - ابن عمر ..... ۱۹۰۰  
 - إذا زنت الأمة فاجلدوها - أبو هريرة وزيد ابن خالد ..... ۲۵۵۵  
 - إذا زنت الأمة فتبين زناها - أبو هريرة ..... ۲۱۵۲  
 - إذا زنت الأمة فتبين زناها فليجلدها - أبو هريرة ..... ۶۸۳۹  
 - إذا سرك أن تعلم جهل العرب فاقراً - ابن عباس ..... ۳۵۲۴
- ۱۴۳۷ ..... عائشة .....  
 - إذا تصدقت المرأة من طعام زوجها - عائشة ..... ۷۵۳۶  
 - إذا تقرب العبد إليّ شبراً تقربت إليه - أنس ابن مالك .....  
 - إذا تقرب العبد مني شبراً تقربت منه - أبو هريرة ..... ۷۵۳۷  
 - إذا التقى المسلمان سيفيهما - أبو بكره ..... ۳۱  
 - إذا التقى المسلمان سيفيهما - الأحنف بن قيس ..... ۶۸۷۵  
 - إذا تنخم أحدكم - أبو هريرة و أبو سعيد ..... ۴۱۰  
 - إذا تنخم أحدكم فلا يتنخمن قبل وجهه - أبو هريرة و أبو سعيد ..... ۴۰۸  
 - إذا تواجه المسلمان سيفيهما فكلاهما من أهل النار - الحسن البصري ..... ۷۰۸۳  
 - إذا توضأ أحدكم فليجعل في أنفه ثم ليثر - أبو هريرة ..... ۱۶۲  
 - إذا جاء أحدكم الجمعة - عبد الله بن عمر ... ۸۷۷  
 - إذا جاء أحدكم فراشه فليتنفضه - أبو هريرة .. ۷۳۹۳  
 - إذا جاء أحدكم والإمام يخطب - جابر بن عبد الله ..... ۱۱۶۶  
 - إذا جاء رمضان فتحت أبواب الجنة - أبو هريرة ..... ۱۸۹۸  
 - إذا جددته فوضعت في المربرد آذنت - جابر ابن عبد الله ..... ۲۷۰۹  
 - إذا جلس بين شعبها الأربع - أبو هريرة ..... ۲۹۱  
 - إذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ - علي بن أبي طالب ..... ۳۶۱۱  
 - إذا حرّم امرأته ليس بشيء - ابن عباس ..... ۵۲۶۶  
 - إذا حضرت الصلاة فأذن وأقيما - مالك بن الحويرث ..... ۶۵۸  
 - إذا حكم فيكم الحاكم فاجتهد ثم أصاب - عمرو بن العاص ..... ۷۳۵۲  
 - إذا خلص المؤمنون من النار - أبو سعيد الخدري ..... ۲۴۴۰  
 - إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين -

- ۶۲۲۴ ..... ہریرہ  
 ۵۷۹۶ ..... - إذا فرغت منه فأذنا - ابن عمر  
 ۲۵۵۹ ..... - إذا قاتل أحدكم فليجنب الوجه - أبو هريرة  
 ۷۸۱ ..... - إذا قال أحدكم آمين - أبو هريرة  
 ..... - إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا -  
 ۷۹۶ ..... أبو هريرة  
 ..... - إذا قال الإمام «غير المغضوب عليهم ولا  
 الضالين» فقولوا آمين - أبو هريرة ..... ۷۸۲  
 ..... - إذا قال الرجل لأخيه يا كافر - أبو هريرة ..... ۶۱۰۳  
 ..... - إذا قام أحدكم إلى الصلاة فلا يبصق أمامه -  
 أبو هريرة ..... ۴۱۶  
 ..... - إذا قدم العشاء فابدؤوا به قبل أن تصلوا -  
 أنس بن مالك ..... ۶۷۲  
 ..... - إذا قضى الله الأمر في السماء ضربت  
 الملائكة - أبو هريرة ..... ۴۷۰۱  
 ..... - إذا قلت أشهد - عبد الله بن عباس ..... ۹۰۱  
 ..... - إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة أنصت - أبو  
 هريرة ..... ۹۳۴  
 ..... - إذا كان أحدكم على الطعام فلا يعجل - عبد  
 الله بن عمر ..... ۶۷۴  
 ..... - إذا كان أحدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه -  
 ابن عمر ..... ۴۰۶  
 ..... - إذا كان جنح الليل أو أسيتم فكفوا صبيانكم  
 - جابر بن عبد الله ..... ۳۳۰۴  
 ..... - إذا كان رجل ممن يخفي إيمانه مع قوم كفار  
 - المقداد بن عمرو ..... ۶۸۶۶  
 ..... - إذا كان في الصلاة فإنه يناحي ربه - أنس بن  
 مالك ..... ۱۲۱۴  
 ..... - إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب - أبو  
 هريرة ..... ۳۲۱۱  
 ..... - إذا كان يوم الجمعة وقتت الملائكة على  
 باب المسجد - أبو هريرة ..... ۹۲۹  
 ..... - إذا كان يوم القيامة سُفِّتْ فقلت - أنس بن  
 مالك ..... ۷۵۰۹  
 ..... - إذا سلم عليكم أهل الكتاب فقولوا: - أنس  
 ابن مالك ..... ۶۲۵۸  
 ..... - إذا سلم عليكم اليهود فإنما يقول أحدهم -  
 ابن عمر ..... ۶۲۵۷  
 ..... - «إذا السماء انشقت» - أبو هريرة ..... ۱۰۷۴  
 ..... - إذا سمعتم الإقامة فامشوا إلى الصلاة  
 وعليكم بالسكينة - أبو هريرة ..... ۶۳۶  
 ..... - إذا سمعتم بالطاعون في أرض فلا - أسامة  
 ابن زيد ..... ۵۷۲۸  
 ..... - إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه - ابن  
 عباس ..... ۵۷۲۹  
 ..... - إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه - عبد  
 الرحمن بن عوف ..... ۶۹۷۳  
 ..... - إذا سمعتم صياح الديكة فاسألوا الله - أبو  
 هريرة ..... ۳۳۰۳  
 ..... - إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول - أبو  
 سعيد الخدري ..... ۶۱۱  
 ..... - إذا شرب أحدكم - أبو قتادة ..... ۱۵۳  
 ..... - إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء - أبو  
 قتادة ..... ۵۶۳۰  
 ..... - إذا شرب الكلب في إناء أحدكم - أبو هريرة ..... ۱۷۲  
 ..... - إذا صار أهل الجنة إلى الجنة - ابن عمر ..... ۶۵۴۸  
 ..... - إذا صلى أحدكم إلى شيء يستره من الناس -  
 أبو سعيد ..... ۵۰۹  
 ..... - إذا صلى أحدكم للناس فليخفف - أبو هريرة ..... ۷۰۳  
 ..... - إذا ضيعت الأمانة فانتظر الساعة - أبو هريرة ..... ۶۴۹۶  
 ..... - إذا طاف بالبيت فقد حل - ابن عباس ..... ۴۳۹۶  
 ..... - إذا طال أحدكم الغيبة فلا يطرق - جابر بن  
 عبد الله ..... ۵۲۴۴  
 ..... - إذا طلع حاجب الشمس فأخروا الصلاة  
 حتى - عبد الله بن عمر ..... ۵۸۳  
 ..... - إذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلاة - ابن  
 عمر ..... ۳۲۷۲  
 ..... - إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله - أبو

- ۳۱۲۱ ..... سمرة  
 - إذا همَّ أحدكم بالأمر فليركع ركعتين - جابر  
 ۱۱۶۲ ..... ابن عبد الله  
 - إذا وضع عشاء أحدكم وأقيمت الصلاة  
 فابدؤوا بالعشاء - عبد الله بن عمر ..... ۶۷۳  
 - إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة - أنس بن  
 مالك ..... ۵۴۶۳  
 ۶۷۱ ..... إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة - عائشة ...  
 - إذا وضعت الجنابة فاحتملها الرجال - أبو  
 سعيد الخدري ..... ۱۳۱۶  
 - إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فليغمسه -  
 أبو هريرة ..... ۵۷۸۲  
 - إذا وقع الذباب في شراب أحدكم - أبو  
 هريرة ..... ۳۳۲۰  
 ۸۳ ..... اذبح ولا حرج - ابن عمرو .....  
 - أذكر أني خرجت مع الصبيان - السائب بن  
 يزيد ..... ۴۴۲۷  
 - أذكر أني خرجت مع العلمان إلى ثنية الوداع  
 - السائب بن يزيد ..... ۴۴۲۶  
 ۷۳۹۸ ..... اذكروا أتم اسم الله وكلوا - عائشة .....  
 - أذن عمر لأزواج النبي ﷺ - إبراهيم عن  
 أبيه، عن جده ..... ۱۸۶۰  
 - أذن في قومك يوم عاشوراء أن من أكل -  
 سلمة بن الأكوع ..... ۷۲۶۵  
 - أذن مؤذن النبي ﷺ الظهر فقال أبرد - أبو ذر  
 - أذن من حولك - أنس بن مالك ..... ۲۲۳۵  
 - أذنا وأقيما - مالك بن الحويرث ..... ۲۸۴۸  
 - أذني أصلي عليه - ابن عمر ..... ۱۲۶۹  
 - اذهب إليه فقل له: إنك لست - أنس بن  
 مالك ..... ۴۸۴۶  
 - اذهب البأس رب الناس اشف - عائشة ..... ۵۶۷۵  
 - اذهب فيبدر كل تمر على ناحية - جابر بن  
 عبد الله ..... ۲۷۸۱  
 - اذهب فصنف تمرك - جابر بن عبد الله ..... ۲۱۲۷  
 - إذا كان يوم القيامة ماج الناس - أنس بن  
 مالك ..... ۷۵۱۰  
 - إذا كانوا ثلاثة فلا يتناحى اثنان - عبد الله بن  
 مسعود ..... ۶۲۸۸  
 - إذا كنتم ثلاثة فلا يتناحى رجلان - عبد الله  
 ابن مسعود ..... ۶۲۹۰  
 - إذا لقيتموهم فاصبروا - عبد الله بن أبي  
 أوفى ..... ۲۸۳۳  
 - إذا لم يجد الماء لا يصلي - أبو موسى ..... ۳۴۵  
 - إذا ما ربُّ النعم لم يعط حقها - أبو هريرة ... ۶۹۵۸  
 - إذا مات أحدكم عرض عليه مقعده - ابن  
 عمر ..... ۶۵۱۵  
 - إذا مات أحدكم فإنه يعرض عليه مقعده -  
 ابن عمر ..... ۳۲۴۰  
 - إذا مر أحدكم في مسجدنا ومعه نبل فليمسك  
 - أبو موسى ..... ۷۰۷۵  
 - إذا مر بين يدي أحدكم شيء - أبو سعيد  
 الخدري ..... ۳۲۷۴  
 - إذا مرض العبد أو سافر - أبو موسى  
 الأشعري ..... ۲۹۹۶  
 - إذا مضت أربعة أشهر يوقف - ابن عمر ..... ۵۲۹۱  
 - إذا نسي فأكل وشرب فليتم صومه - أبو  
 هريرة ..... ۱۹۳۳  
 - إذا نصح العبد سيده - عبد الله بن مسعود ... ۲۵۵۰  
 - إذا نظر أحدكم إلى من فضّل عليه - أبو  
 هريرة ..... ۶۴۹۰  
 - إذا نعت أحدكم في الصلاة فليتم - أنس بن  
 مالك ..... ۲۱۳  
 - إذا نعت أحدكم وهو يصلي فليركع - عائشة . ۲۱۲  
 - إذا نودي للصلاة أدير الشيطان - أبو هريرة .. ۶۰۸  
 - إذا هلك قيصر فلا قيصر بعده - جابر بن  
 سمرة ..... ۶۶۲۹  
 - إذا هلك كسرى فلا كسرى بعده - أبو هريرة ۳۱۲۰  
 - إذا هلك كسرى فلا كسرى بعده - جابر بن



- ۳۷۳ - اذہبوا بخصیصی هذه إلى أبي جهم - عائشة
- ۲۶۹۳ - اذہبوا بنا نصلح بينهم - سهل بن سعد
- ۱۷۰۸ - أراد ابن عمر الحج - نافع
- ..... أراد بنو سلمة أن يتحولوا إلى قرب المسجد
- ۱۸۸۷ - أنس بن مالك
- ..... أراد رسول الله ﷺ أن يقطع من البحرين -
- ۲۳۷۶ - أنس بن مالك
- ..... أراد النبي ﷺ أن ينفر - عائشة
- ۶۱۵۷ - أرادت عائشة أن تشتري بريدة - ابن عمر
- ۶۷۵۹ - أرادت عائشة أن تشتري جارية - ابن عمر
- ۲۵۶۲ - أراني الليلة عند الكعبة - ابن عمر
- ۵۹۰۲ - أراه فلاناً - عمرة بنت عبد الرحمن
- ۳۱۰۵ - أراه فلاناً لعم حفصة من الرضاعة - عائشة
- ۲۶۴۶ - أرأيت إذا جامع - زيد بن خالد
- ۲۹۲ - أرأيت إن كان أسلم وغفار ومزينة - الأقرع
- ..... ابن حابس
- ۳۵۱۶ - أرأيت قول الله - عروة بن الزبير
- ۳۳۸۹ - أرأيت النبي ﷺ كان شيخاً - عبد الله بن بسر
- ۳۵۴۶ - أرأيت يا أبا عبد الرحمن إذا أحب فلم يجد
- ماء - أبو موسى
- ۳۴۶ - أرأيتكم ليلتكم هذه - أنس بن مالك
- ۶۰۱ - أرأيتكم ليلتكم هذه - ابن عمر
- ۱۱۶ - أرأيتم إن كان أسلم وغفار ومزينة - أبو بكر
- ۶۶۳۵ - أرأيتم إن كان جهينة ومزينة - أبو بكر
- ۳۵۱۵ - أرأيتم لو أن نهرًا بباب أحدكم - أبو هريرة
- ۵۲۸ - أربع خلال من كن فيه كان منافقًا - عبد الله
- ..... ابن عمرو
- ۳۱۷۸ - أربع سمعتن من رسول الله ﷺ - أبو سعيد
- ..... الخدري
- ۱۸۶۴ - أربع من كن فيه كان منافقًا - عبد الله بن
- ..... عمرو
- ۲۴۵۹ - أربع من كن فيه كان منافقًا خالصًا - عبد الله
- ..... ابن عمرو
- ۳۴ - اربعوا على أنفسكم - أبو موسى الأشعري
- ۴۲۰۵ - اربعوا على أنفسكم فإنكم لا تدعون أصم -
- ..... أبو موسى
- ۷۳۸۶ - اربعون خصلة - أعلاهن منيحة العنز -
- ..... عبد الله بن عمرو
- ۲۶۳۱ - ارتقيت فوق بيت حفصة - ابن عمر
- ۳۱۰۲ - ارتقيت فوق ظهر بيت حفصة لبعض حاجتي
- ..... عبد الله بن عمر
- ۱۴۸ - ارجع إلى قومك فأخبرهم - ابن عباس
- ۳۸۶۱ - ارجع فأخبرها أن الله ما أخذ - أسامة بن زيد
- ۷۳۷۷ - ارجع فحج مع امرأتك - ابن عباس
- ۳۰۶۱ - ارجع فصل - أبو هريرة
- ۷۵۷ - ارجع فصل فإنك لم تصل - أبو هريرة
- ۶۶۶۷ - ارجعوا إلى أهليكم فأقيموا فيهم وعلموهم
- ..... مالك بن الحويرث
- ۷۲۴۶ - ارجعوا إلى أهليكم فعلموهم - مالك بن
- ..... الحويرث
- ۶۰۰۸ - ارجعوا فكونوا - مالك بن الحويرث
- ۶۲۸ - أردت أن أسأل عمر عن المرأتين - ابن
- ..... عباس
- ۴۹۱۵ - أردت أن أسأل عمر فقلت - ابن عباس
- ۴۹۱۴ - أردف رسول الله ﷺ الفضل بن عباس - ابن
- ..... عباس
- ۶۲۲۸ - أرسل أزواج النبي ﷺ - عائشة
- ۴۰۳۴ - أرسل إليّ أبو بكر فتبعت القرآن - زيد بن
- ..... ثابت
- ۷۴۲۵ - أرسل إليّ أبو بكر قال: إنك كنت تكتب -
- ..... زيد بن ثابت
- ۴۹۸۹ - أرسل إليّ أبو بكر مقتل أهل اليمامة - زيد بن
- ..... ثابت
- ۴۹۸۶ - أرسل ملك الموت إليّ موسى - أبو هريرة
- ۱۳۳۹ - أرسل النبي ﷺ إلى الأنصار - أبو حذيفة
- ۵۸۶۰ - أرسل النبي ﷺ إلى عمر - ابن عمر
- ۲۱۰۴ - أرسلت ابنة النبي ﷺ إليه - أسامة بن زيد
- ۱۲۸۴ - أرسلك أبو طلحة - أنس بن مالك
- ۳۵۷۸

- أرسلك أبو طلحة؟ قلت: نعم - أنس بن مالك ..... ٥٣٨١
- أرسلني أبو بردة وعبد الله بن شداد - محمد ابن أبي مجالد ..... ٢٢٥٤
- أرسلني أبي خذ هذا الكتاب - ابن الحنفية .. ٣١١٢
- أرسلني أسامة إلى علي وقال: إنه سيسألك - حرمله مولى أسامة ..... ٧١١٠
- أرسلني أصحابي إلى رسول الله ﷺ - أبو موسى الأشعري ..... ٤٤١٥
- أرسلني أصحابي إلى النبي ﷺ - أبو موسى الأشعري ..... ٦٦٧٨
- أرسلني أهلي إلى أم سلمة بقدح من ماء - عثمان بن عبد الله بن موهب ..... ٥٨٩٦
- أرسله أقرأ يا هشام - عمر بن الخطاب ..... ٤٩٩٢
- أرسله أقرأ يا هشام فقرأ القراءة - عمر بن الخطاب ..... ٧٥٥٠
- أرسله ثم قال له: أقرأ فقرأ - عمر بن الخطاب ..... ٢٤١٩
- أرسله يا عمر أقرأ يا هشام - عمر بن الخطاب ..... ٦٩٣٦
- أرفق يا أنجشة - أنس بن مالك ..... ٦٢٠٩
- أرق النبي ﷺ ذات ليلة - عائشة ..... ٧٢٣١
- أرقبوا محمداً ﷺ في أهل بيته - أبو بكر ..... ٣٧١٣
- أركبها فقال: يا رسول الله إنها بدنة - أنس ابن مالك ..... ٢٧٥٤
- أركبها قال إنها بدنة - أنس بن مالك ..... ٦١٥٩
- أركبها قال: يا رسول الله إنها بدنة - أبو هريرة ..... ٢٧٥٥
- أرم سعد فذاك أبي وأمي - علي بن أبي طالب ..... ٤٠٥٩
- أرم فذاك أبي وأمي - سعد بن أبي وقاص ... ٤٠٥٥
- أرم فذاك أبي وأمي - علي بن أبي طالب ... ٢٩٠٥
- أرم ولا حرج - عبد الله بن عمرو - ..... ١٢٤
- أرموا بني إسماعيل - سلمة بن الأكوع ..... ٢٨٩٩
- أرموا بني إسماعيل فإن أباكم كان رامياً - سلمة ..... ٣٥٠٧
- الأرواح جنود مجندة - عائشة ..... ٣٣٣٦
- أرى أن تجعلها في الأقربين - أنس بن مالك ..... ٢٧٥٢
- أرى رؤياكم قد تواطأت - ابن عمر ..... ٢٠١٥
- أرى رؤياكم قد تواطأت في العشر الأواخر - عبد الله بن عمر ..... ١١٥٨
- أريت في المنام أني أنزع - ابن عمر ..... ٣٦٨٢
- أريت النار فإذا أكثر أهلها النساء - ابن عباس ..... ٢٩
- أريت النار فلم أر منظراً كالיום - ابن عباس ..... ٤٣١
- أريتك في المنام مرتين - عائشة ..... ٥٠٧٨
- أريتك قبل أن أتزوجك مرتين - عائشة ..... ٧٠١٢
- إزارى إزارى فشد عليه إزاره - جابر بن عبد الله ..... ٣٨٢٩
- أسأبت فلاناً؟ قلت: نعم - المعرور بن سويد ..... ٦٠٥٠
- أسبغوا الوضوء - أبو هريرة ..... ١٦٥
- استأذن ابن عباس على عائشة - ابن أبي مليكة ..... ٤٧٥٣
- استأذن أبو موسى على عمر فإنه وجد مشغولاً - عبيد بن عمير ..... ٧٣٥٣
- استأذن حسان رسول الله ﷺ - عائشة ..... ٦١٥٠
- استأذن حسان النبي ﷺ - عائشة ..... ٣٥٣١
- استأذن رجل على رسول الله ﷺ - عائشة ... ٦٠٥٤
- استأذن رهط من اليهود - عائشة ..... ٦٩٢٧
- استأذن العباس رسول الله أن يبيت بمكة - ابن عمر ..... ١٦٣٤
- استأذن عليّ أفلح آخر أبي التعميس - عائشة ..... ٤٧٩٦
- استأذن عليّ أفلح فلم أذن له - عائشة ..... ٥٦٤٤
- استأذن عمر بن الخطاب على رسول الله ﷺ - سعد بن أبي وقاص ..... ٣٦٨٣
- استأذن عمر على رسول الله ﷺ - سعد بن أبي وقاص ..... ٣٢٩٤

- استنصت الناس ثم لا ترجعوا بعدي كفارًا - ٤٠٩٣  
 جرير بن عبد الله ..... ٧٠٨٠  
 - استنصت الناس لا ترجعوا بعدي كفارًا - ٢٨٧٥  
 جرير بن عبد الله ..... ٦٨٦٩  
 - استوصوا بالنساء - أبو هريرة ..... ٣٣٣١  
 - استيقظ رسول الله ﷺ ليلة فرغًا - أم سلمة ... ٧٠٦٩  
 - استيقظ النبي ﷺ ذات ليلة فقال - أم سلمة .. ١١٥  
 - استيقظ النبي ﷺ فقال - أم سلمة ..... ٣٥٩٩  
 - استيقظ النبي ﷺ فقال: سبحان الله - أم سلمة ..... ٦٢١٨  
 - استيقظ النبي ﷺ من الليل - أم سلمة ..... ٥٨٤٤  
 - استيقظ النبي ﷺ من النوم محمراً - زينب ابنة جحش ..... ٧٠٥٩  
 - أسر إليّ إن جبريل كان يعارضني - عائشة ... ٣٦٢٤  
 - أسر إلي النبي ﷺ سرًا - أنس بن مالك ..... ٦٢٨٩  
 - أسرعوا بالجنائز - أبو هريرة ..... ١٣١٥  
 - اسق يا زبير ثم أرسل إلى جارك - عروة بن الزبير ..... ٢٧٠٨  
 - اسق يا زبير ثم أرسل الماء إلى جارك - عبد الله بن الزبير ..... ٢٣٥٩  
 - اسق يا زبير ثم أرسله إلى جارك - عروة بن الزبير ..... ٢٣٦٢  
 - اسقه عسلًا - أبو سعيد الخدري ..... ٥٦٨٤  
 - اسقه عسلًا فسقاه - أبو سعيد الخدري ..... ٥٧١٦  
 - اسكت يا أبا بكر اثنان الله ثالثهما - أبو بكر الصديق ..... ٣٩٢٢  
 - اسكن أحد - أنس بن مالك ..... ٣٦٩٩  
 - أسلفوا في الثمار في كيل معلوم - ابن عباس ..... ٢٢٥٣  
 - أسلم ثم قاتل - البراء بن عازب ..... ٢٨٠٨  
 - أسلم سلمها الله - أبو هريرة ..... ٣٥١٤  
 - أسلم فأسلم - أنس بن مالك ..... ٥٦٥٧  
 - أسلم فنظر إلى أبيه وهو عنده - أنس بن مالك ..... ١٣٥٦  
 - أسلم وغفار وشيء من مزينة - أبو هريرة ... ٣٥٢٣  
 - استأذن النبي ﷺ أبو بكر - عائشة ..... ٤٠٩٣  
 - استأذنت سودة النبي ﷺ - عائشة ..... ١٦٨٠  
 - استأذنت النبي ﷺ في الجهاد - عائشة ..... ٢٨٧٥  
 - استب رجل من المسلمين ورجل من اليهود - أبو هريرة ..... ٣٤٠٨  
 - استب رجلا من المسلمين - أبو هريرة ..... ٢٤١١  
 - استب رجلا من عند النبي ﷺ - سليمان بن صرد ..... ٦٠٤٨  
 - استب رجلان عند النبي ﷺ ونحن عنده - سليمان بن صرد ..... ٦١١٤  
 - استرقوا لها فإن بها النظرة - أم سلمة ..... ٥٧٣٩  
 - استصغرت أنا وابن عمر - البراء بن عازب ..... ٣٩٥٥  
 - استعمل رسول الله ﷺ رجلاً - أبو حميد الساعدي ..... ٦٩٧٩  
 - استعمل رسول الله ﷺ رجلاً من الأسد - أبو حميد الساعدي ..... ١٥٠٠  
 - استعمل النبي ﷺ أسامة - سالم عن أبيه ... ٤٤٦٨  
 - استعمل النبي ﷺ رجلاً - أبو حميد الساعدي ..... ٢٥٩٧  
 - استعمل النبي ﷺ رجلاً من بني أسد - أبو حميد الساعدي ..... ٧١٧٤  
 - استغنى سعد بن عبادة رسول الله ﷺ - ابن عباس ..... ٦٩٥٩  
 - استغنى عمر النبي - عبد الله بن مسعود ..... ٢٨٩  
 - استقبل الحسن بن علي معاوية بكتائب - الحسن بن علي ..... ٢٧٠٤  
 - استقبل النبي ﷺ الكعبة فدعا - عبد الله بن مسعود ..... ٣٩٦٠  
 - استقبلهم النبي ﷺ على فرس عربي - أنس ابن مالك ..... ٢٨٦٦  
 - استقرءوا القرآن من أربعة - عبد الله بن عمرو ..... ٣٧٦٠  
 - استقرءوا القرآن من أربعة - مسروق ..... ٣٧٥٨  
 - استنصت الناس - جرير بن عبد الله ..... ٤٤٠٥

- ۵۲۸۴ - اشتریها وأعتقها - الأسود بن یزید .....
- ۲۵۶۴ - اشتریها وأعتقها فإنما الولاء لمن أعتق - عائشة .....
- ۲۵۶۵ - اشتریها وأعتقها ودعیمهم یشرطوا - عائشة .....
- ۳۲۶۰ - اشتکت النار إلى ربها فقالت - أبو هريرة .....
- ۱۳۰۱ - اشتكى ابن لأبي طلحة - أنس بن مالك .....
- ۴۹۵۰ - اشتكى رسول الله ﷺ فلم يقم - جندب بن سفيان .....
- ۱۳۰۴ - اشتكى سعد بن عباد شكوى له - ابن عمر .....
- ۱۱۲۴ - اشتكى النبي ﷺ فلم يقم - جندب .....
- ۴۹۸۳ - اشتكى النبي ﷺ فلم يقم ليلة - جندب .....
- ۵۹۵۴ - أشد الناس عذاباً يوم القيامة - عائشة .....
- ۶۹۲۰ - الإشراف بالله قال: ثم ماذا؟ - عبد الله بن عمرو .....
- ۴۰۷۳ - الإشراف بالله وعقوق الوالدين - أنس بن مالك .....
- ۲۶۵۳ - اشربا منه وأفرغ على وجوهكما ونحوركما - أبو موسى .....
- ۱۸۸ - اشربوا من ألبانها - أنس بن مالك .....
- ۵۶۸۵ - أشرف النبي ﷺ على أطعم من الأطام فقال: هل ترون - أسامة بن زيد .....
- ۱۸۷۸ - أشعرت أن الله أفتاني - عائشة .....
- ۳۲۶۸ - أشعرت أن الله قد أفتاني - عائشة .....
- ۶۴۹۱ - أشعرت يا عائشة أن الله قد أفتاني - عائشة .....
- ۵۷۶۶ - اشفعوا فلتؤجروا - أبو موسى .....
- ۶۰۲۷ - أشهد على رسول الله ﷺ إن كان - أم سلمة .....
- ۱۹۳۲ - أشهد على رسول الله ﷺ إن كان - عائشة .....
- ۱۹۳۱ - أشهد على رسول الله ﷺ لأصلي - ابن عباس .....
- ۱۴۴۹ - أشهد على النبي ﷺ خرج ومعه بلال - ابن عباس .....
- ۹۸ - اشترى أبو بكر من عازب رجلاً - البراء بن عازب .....
- ۳۶۵۲ - اشترى رجل من رجل عقاراً له - أبو هريرة .....
- ۳۴۷۲ - اشترى رسول الله ﷺ طعاماً - عائشة .....
- ۲۲۵۱ - اشترى رسول الله ﷺ من يهودي طعاماً - عائشة .....
- ۲۵۱۳ - اشترى وأعتقي - عائشة .....
- ۲۱۵۵ - اشترت بريدة فقال النبي ﷺ اشترىها - عائشة .....
- ۶۷۵۱ - اشترت بريدة فاشترط أهلها - عائشة .....
- ۲۵۳۶ - اشترت بريدة فاشترط أهلها ولاءها - عائشة .....
- ۶۷۵۸ - اشترىها فأعتقها - عائشة .....
- ۲۵۶۰ - اشترىها فأعتقها فإنما الولاء لمن أعتق - عائشة .....
- ۲۵۷۸ - اشترىها فإنما الولاء لمن أعتق - ابن عمر .....
- ۶۷۵۹ - اشترىها فإنما الولاء لمن أعتق - عائشة .....
- ۱۴۹۳ - أسلمت امرأة سوداء لبعض العرب - عائشة .....
- ۳۸۳۵ - أسلمت على ما سلف لك من خير - حكيم .....
- ۲۲۲۰ - ابن حزام .....
- ۱۴۳۶ - أسلمت على ما سلف من خير - حكيم بن حزام .....
- ۶۹۶ - اسمع وأطع ولو لحشي - أنس بن مالك .....
- ۶۹۳ - اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل حبشي - أنس بن مالك .....
- ۶۹۳ - اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل عليكم عبد - أنس بن مالك .....
- ۷۱۴۲ - أشار رسول الله ﷺ بيده - أبو مسعود .....
- ۳۳۰۲ - اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنيه - أبو هريرة .....
- ۴۰۷۳ - اشتد غضب الله على من قتله النبي ﷺ - ابن عباس .....
- ۴۰۷۴ - اشتد غضب الله على من قتله نبي - ابن عباس .....
- ۴۰۷۶ - اشترى أبو بكر من عازب رجلاً - البراء بن عازب .....
- ۳۶۵۲ - اشترى رجل من رجل عقاراً له - أبو هريرة .....
- ۳۴۷۲ - اشترى رسول الله ﷺ طعاماً - عائشة .....
- ۲۲۵۱ - اشترى رسول الله ﷺ من يهودي طعاماً - عائشة .....
- ۲۵۱۳ - اشترى وأعتقي - عائشة .....
- ۲۱۵۵ - اشترت بريدة فقال النبي ﷺ اشترىها - عائشة .....
- ۶۷۵۱ - اشترت بريدة فاشترط أهلها - عائشة .....
- ۲۵۳۶ - اشترت بريدة فاشترط أهلها ولاءها - عائشة .....
- ۶۷۵۸ - اشترىها فأعتقها - عائشة .....
- ۲۵۶۰ - اشترىها فأعتقها فإنما الولاء لمن أعتق - عائشة .....
- ۲۵۷۸ - اشترىها فإنما الولاء لمن أعتق - ابن عمر .....
- ۶۷۵۹ - اشترىها فإنما الولاء لمن أعتق - عائشة .....

- ۶۱۴۷ ..... ہریرہ
- ۲۸۱۵ ..... اللہ
- ۳۹۷ ..... - اصلی النبی ﷺ فی الکعبہ - ابن عمر
- ۵۸۹ ..... ابن عمر
- ۱۹۸۶ ..... - أصمیت أمیر؟ - جویریۃ بنت الحارث
- ۱۸۴۷ ..... صفوان بن یعلیٰ عن أبیہ
- ۳۹۸۲ ..... مالک
- ۴۱۲۲ ..... - أصیب سعد یوم الخندق - عائشہ
- ۴۶۳ ..... عائشہ
- ۲۴۰۵ ..... اللہ
- ۶۷۷۷ ..... ہریرہ
- ۱۶۶۴ ..... مطعم
- ۵۳۷۳ ..... موسیٰ الأشعری
- ۵۶۲۴ ..... اللہ
- ۶۲۹۶ ..... - أطفئوا المصابیح باللیل - جابر بن عبد اللہ ..
- ۳۵۷۹ ..... - اطلبوا فضلہ من ماء - عبد اللہ بن مسعود
- ۳۰۵۱ ..... - اطلبوہ واقبلوہ - سلمۃ بن الأكوع
- ۶۲۴۱ ..... سهل بن سعد
- ۱۳۷۰ ..... - اطلع النبی ﷺ علی أهل القلیب - ابن عمر
- ۳۲۴۱ ..... - اطلعت فی الجنة فرأیت - عمران بن حصین
- ۵۱۹۸ ..... ابن حصین
- ۳۸۶۹ ..... ابن مسعود
- ۴۱۷۸ ..... ومروان
- ۳۵۸۲ ..... - أصاب أهل المدینة فحط - أنس بن مالک
- ۳۷۱۷ ..... مروان بن الحکم
- ۲۷۷۲ ..... - أصاب عمر بخبیر أرضًا - عبد اللہ بن عمر
- ۹۳۳ ..... أنس بن مالک
- ۳۱۵۵ ..... أوفی
- ۴۲۲۰ ..... أوفی
- ۵۴۴۶ ..... - أصابنا عام سنة مع ابن الزبیر - جبلة بن
- ۵۳۷۵ ..... - أبو هریرة
- ۲۳۷۵ ..... - أصبت شارفًا مع رسول الله ﷺ - علی بن
- ۲۴۲۶ ..... - أصبت صرة فیها مائة دینار - أبو بن کعب
- ۵۲۰۳ ..... عباس
- ۷۴۴۱ ..... مالک
- ۷۰۶۸ ..... أنس بن مالک
- ۵۲۱۰ ..... - أصبنا سببًا فکنا نزل - أبو سعید الخدری
- ۶۴۸۹ ..... ہریرہ
- ۷۱۴ ..... - أصدق ذو الیدین؟ - أبو هریرة
- ۷۲۵۰ ..... ہریرہ
- ۳۷۴۱ ..... - أصدق كلمة قالها شاعر - أبو هریرة
- ۳۷۴۱ ..... - أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لیلید - أبو

- ۴۱۴۸ ..... مالک  
 - اعتمر رسول الله ﷺ فطاف بالبيت - عبد الله  
 ۱۶۰۰ ..... ابن أبي أوفى  
 ۱۷۸۱ ..... اعتمر رسول الله ﷺ في ذي القعدة - مجاهد  
 - اعتمر رسول الله ﷺ واعتمرنا معه - عبد الله  
 ۱۷۹۱ ..... ابن أبي أوفى  
 ۱۷۷۹ ..... اعتمر النبي ﷺ حيث ردوه - أنس بن مالك  
 - اعتمر النبي ﷺ في ذي القعدة - البراء بن  
 ۱۸۴۴ ..... عازب  
 - اعتمر النبي في ذي القعدة - البراء بن عازب  
 ۲۶۹۹ ..... اعتمر النبي ﷺ قبل أن يحج - ابن عمر  
 ۱۷۷۴ ..... اعتمر النبي ﷺ من الجعرانة - أنس بن مالك  
 ۳۰۶۶ ..... اعجل - أوأرن - ما أنهر الدم وذكر اسم الله  
 ۵۵۰۹ ..... فكل - رافع بن خديج  
 ۳۱۷۶ ..... اعدد ستاً بين يدي الساعة - عوف بن مالك  
 ۵۰۸ ..... أعدلتموننا بالكلب والحمار - عائشة  
 ۶۴۱۹ ..... أعذر الله إلى امرئٍ آخر أجله - أبو هريرة  
 ۵۴۷۰ ..... أعرستم الليلة؟ قال: نعم - أنس بن مالك  
 ۲۴۲۹ ..... اعرف عفاصها ووكاءها - زيد بن خالد  
 - اعرف عفاصها ووكاءها، ثم عرفها ستة -  
 ۲۴۲۸ ..... زيد بن خالد الجهني  
 - اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها ستة - زيد  
 ۲۳۷۲ ..... ابن خالد الجهني  
 ۹۱ ..... اعرف ووكاءها - زيد بن خالد  
 ۲۵۸۶ ..... أعطاني أبي عطية - النعمان بن بشير  
 ۲۸۲۱ ..... أعطوني رداً - محمد بن جبير  
 ۲۳۰۵ ..... أعطوه - أبو هريرة  
 ۲۳۹۳ ..... أعطوه فطلبوا سنه فلم يجدوا - أبو هريرة  
 ۲۳۹۲ ..... أعطوه فقالوا لا نجد - أبو هريرة  
 - أعطى رسول الله ﷺ خبير اليهود - عبد الله  
 ۲۲۸۵ ..... ابن مسعود  
 - أعطى رسول الله ﷺ خبير اليهود أن يعملوها  
 ۲۴۹۹ ..... عبد الله بن مسعود  
 - أعطى رسول الله ﷺ خبير اليهود أن يعملوها  
 ۶۵۴۶ ..... عمران بن حصين  
 - أطلقوا ثمامة - أبو هريرة  
 ۴۶۲ ..... أطولكن يدًا فأخذوا قصبة - عائشة  
 ۱۴۲۰ ..... «أطيعوا الله وأطيعوا الرسول» - ابن عباس  
 ۴۵۸۴ ..... أظنكم سمعتم أن أبا عبيدة قدم بشيء -  
 ۴۰۱۵ ..... المسور بن مخرمة  
 - أظنكم سمعتم بقدوم أبي عبيدة - عمرو بن  
 ۶۴۲۵ ..... عوف  
 - أظنكم قد سمعتم أن أبا عبيدة قد جاء بشيء  
 ۳۱۵۸ ..... عمرو بن عوف  
 ۲۴۴ ..... أع أء - أبو موسى  
 ۷۰۴۶ ..... اعبرها قال: أما الظلة فالإسلام - ابن عباس  
 ۵۳۲ ..... اعتدلوا في السجود - أنس بن مالك  
 ۲۴۰۳ ..... أعتق رجل غلاماً له - جابر بن عبد الله  
 - أعتق رجل منا عبداً له عن دبر - جابر بن عبد  
 ۲۵۳۴ ..... الله  
 - أعتق رقية قال: ليس لي - أبو هريرة  
 ۶۰۸۷ ..... أعتقها فإن الولاء لمن أعطى الورق -  
 عائشة  
 ۲۵۳۶ ..... أعتقها فإنما الولاء لمن أعتق - الأسود  
 ۶۷۵۴ ..... اعتكف رسول الله - أبو سعيد الخدري  
 ۸۱۳ ..... اعتكفت مع رسول الله ﷺ امرأة من أزواجه  
 - عائشة  
 ۳۱۰ ..... اعتكفنا مع رسول الله ﷺ العشر - أبو سعيد  
 الخدري  
 ۲۰۴۰ ..... اعتكفنا مع النبي ﷺ العشر الأوسط - أبو  
 سعيد الخدري  
 ۲۰۱۶ ..... أعتم رسول الله ﷺ - عائشة  
 ۸۶۴ ..... أعتم رسول الله ﷺ بالعشاء حتى ناداه عمر -  
 عائشة  
 ۵۶۹ ..... أعتم رسول الله ﷺ ليلة بالعشاء - عائشة  
 ۵۶۶ ..... أعتم النبي ﷺ بالعشاء - عطاء  
 ۷۲۳۹ ..... اعتمر أربع عمر في ذي القعدة - همام  
 ۱۷۸۰ ..... اعتمر رسول الله ﷺ أربع عمر - أنس بن

- ۳۷۲۰ ..... ویزر عوہا - عبد اللہ بن عمر
- ۱۴۷۸ ..... - أعطی رسول اللہ ﷺ رھطاً - عامر بن سعد
- ۲۱۴۵ ..... - أعطی رسول اللہ ﷺ قومًا - عمرو بن تغلب
- ۴۲۴۸ ..... - أعطی النبی ﷺ خیر للیہود - ابن عمر
- ..... - أعطیت خمسًا لم یعطهن أحد قبلی - جابر
- ۳۳۵ ..... ابن عبد اللہ
- ..... - أعطیت خمسًا لم یعطهن أحد من الأنبياء
- ۴۳۸ ..... قبلی - جابر بن عبد اللہ
- ..... - أعطیت سائر ولدك مثل هذا - النعمان بن
- ۲۵۸۷ ..... بشیر
- ..... - أعطیت مفاتیح الکلم ونصرت بالرعب - أبو
- ۶۹۹۸ ..... ہریرہ
- ..... - أعظم الناس أجرًا في الصلاة أبعدهم
- ۶۵۱ ..... فأبعدهم ممشي - أبو موسى
- ..... - أعلى أم سلمة؟ لو لم أنكح أم سلمة - زينب
- ۵۱۲۳ ..... ابنة أبي سلمة
- ..... - الأعمال بالنية - عمر بن الخطاب
- ۵۴ ..... الأعمال بالنية فمن كانت هجرته إلى دينا -
- ۳۸۹۸ ..... عمر بن الخطاب
- ..... - عندك من شيء؟ قال ما عندي من شيء -
- ۵۱۳۲ ..... سهل بن سعد
- ..... - أعوذ بعزتك الذي لا إله إلا أنت - ابن
- ۷۳۸۳ ..... عباس
- ..... - أعوذ بوجهك - جابر بن عبد اللہ
- ۷۳۱۳ ..... أعوذ بعين اليماني - ابن عمر
- ۷۱۲۳ ..... أعيدوا سننكم في سفاته - أنس بن مالك
- ۱۹۸۲ ..... - أعيرته بأهه؟ - المعرور بن سويد
- ۲۵۴۵ ..... - اغتسلوا يوم الجمعة واغسلوا رؤوسكم -
- ۸۸۴ ..... عبد اللہ بن عباس
- ..... - اغسلنها ثلاثًا أو خمسًا - أم عطية الأنصارية
- ۱۲۶۶ ..... - اغسلوه بماء وسدر - ابن عباس
- ۱۸۳۹ ..... - اغسلوه وكفنوه - ابن عباس
- ..... - أغمي على عبد الله بن رواحة - النعمان بن
- ۴۲۶۷ ..... بشیر
- ..... - افتتننا خبير ولم نغتم ذهبًا ولا فضة - أبو
- ۴۲۳۴ ..... ہریرہ
- ۳۶۹۳ ..... - افتتح له وبشره بالجنة - أبو موسى الأشعري
- ۵۳۵۵ ..... - أفضل الصدقة ما ترك غني - أبو هريرة
- ..... - أظفرتنا على عهد النبي ﷺ يوم غيم - أسماء
- ۱۹۵۹ ..... بنت أبي بكر
- ..... - أفعل ولا حرج لهن كلهن - عبد اللہ بن عمرو
- ۶۶۶۵ ..... - أفلا أحب أن أكون عبدًا شكورًا - عائشة
- ۴۸۳۷ ..... - أفلا أكون عبدًا شكورًا - المغيرة
- ۴۸۳۶ ..... - أفلا تخرجون مع راعينا في إبله - أبو قلابة
- ۶۸۹۹ ..... - أفلا قعدت في بيت أبيك وأمك - أبو حميد
- ۶۶۳۶ ..... الساعدي
- ..... - أفلا كنتم آذنتموني به دلوني على قبره - أبو
- ۴۵۸ ..... ہریرہ
- ..... - أفيدع إصبه في فيك تقضمها - يعلى بن أمية
- ۲۲۶۵ ..... - أفيدع يده في فيك تقضمها - يعلى بن أمية
- ۴۴۱۷ ..... - أقام رجل سلعته فحلف بالله لقد أعطي بها -
- ۲۶۷۵ ..... عبد اللہ بن أبي أوفى
- ..... - أقام النبي ﷺ بمكة - ابن عباس
- ۴۲۹۸ ..... - أقام النبي ﷺ بين خيبر والمدينة - أنس بن
- ..... - مالك
- ۴۲۱۳ ..... - أقام النبي ﷺ بين خيبر والمدينة ثلاثًا - أنس
- ..... ابن مالك
- ۵۰۸۵ ..... - أقام النبي ﷺ تسعة عشر يقصر - عبد اللہ بن
- ..... عباس
- ۱۰۸۰ ..... - أقبل إبراهيم بإسماعيل وأمه عليهم السلام -
- ..... ابن عباس
- ۳۳۶۳ ..... - أقبل أبو بكر رضي الله عنه على فرسه من
- ..... مسكنه - عائشة
- ۱۲۴۱ ..... - أقبل أبو بكر فلكنني لكرة شديدة - عائشة
- ۶۸۴۵ ..... - أقبل رجل - جابر بن عبد اللہ
- ۷۰۵ ..... - أقبل نبي الله ﷺ إلى المدينة - أنس بن مالك
- ۳۹۱۱ ..... - أقبل النبي ﷺ عام الفتح - ابن عمر
- ۴۴۰۰ ..... - أقبلت إلى رسول الله ﷺ - أبو موسى

- ۵۰۱۸ ..... اقرأ يا ابن حضير - أسيد بن حضير  
 ۳۲۱۹ ..... اقرأني جبريل على حرف - ابن عباس  
 ۴۸۳۱ ..... اقرؤوا إن شئتم «فهل عسيتم» - أبو هريرة  
 ..... اقرؤوا القرآن ما انتلفت قلوبكم - جندب بن  
 ۵۰۶۰ ..... عبدالله  
 ۲۳۲۵ ..... أقسم بيننا وبين إخواننا النخيل - أبو هريرة  
 ۲۷۶۱ ..... اقصه عنها - ابن عباس  
 ۳۷۰۷ ..... اقصوا كما كنتم تقضون - علي بن أبي طالب  
 ۴۰۹۳ ..... أقم: فقال يا رسول الله أتطمع - عائشة  
 ۴۲۹۷ ..... أقمنا مع النبي ﷺ عشراً - أنس بن مالك  
 ۴۲۹۹ ..... أقمنا مع النبي ﷺ في سفر - ابن عباس  
 ۱۰۰۱ ..... أقتت النبي ﷺ في المصحح؟ - أنس بن مالك  
 ۲۷۵ ..... أقيمت الصلاة - أبو هريرة  
 ۷۱۹ ..... أقيمت الصلاة - أنس بن مالك  
 ..... أقيمت الصلاة فعرض للنبي ﷺ رجل - أنس  
 ۶۴۳ ..... ابن مالك  
 ..... أقيمت الصلاة والنبي ﷺ يتاجي رجلاً -  
 ۶۴۲ ..... أنس بن مالك  
 ..... أقيمت الصلاة ورجل يتاجي - أنس بن  
 ۶۲۹۲ ..... مالك  
 ..... أقيموا الركوع والسجود فوالله إني لأراكم  
 ۷۴۲ ..... من بعدي - أنس بن مالك  
 ۷۱۸ ..... أقيموا الصفوف فإني أراكم - أنس بن مالك  
 ۷۱۹ ..... أقيموا صفوفكم وتراصوا - أنس بن مالك  
 ..... أكان النبي ﷺ يصلي في نعليه؟ - أنس بن  
 ۳۸۶ ..... مالك  
 ..... أكبر الكبائر الإشراف بالله وعقوق الوالدين -  
 ۶۹۱۹ ..... أبو بكر  
 ..... أكبر الكبائر الإشراف بالله وقتل النفس -  
 ۶۸۷۱ ..... أنس بن مالك  
 ..... اكتبوا لي من تلفظ بالإسلام من الناس -  
 ۳۰۶۰ ..... حذيفة بن اليمان  
 ..... أكثر ما كان النبي ﷺ يحلف: لا ومقلب  
 ۷۳۹۱ ..... القلوب - عبدالله بن مسعود  
 ۶۹۲۳ ..... الأشعري  
 ..... أقبلت إلى النبي وسعى رجلان - أبو موسى  
 ۲۲۶۱ ..... الأشعري  
 ..... أقبلت أنا وعبدالله بن يسار - عمير  
 ۳۳۷ .....  
 ..... أقبلت راكباً على حمار أتان - ابن عباس  
 ۷۶ .....  
 ..... أقبلت راكباً على حمار أتان قد ناهزت  
 ..... الاحتلام - ابن عباس  
 ۴۹۳ .....  
 ..... أقبلت غير ونحن نصلي - جابر بن عبدالله  
 ۲۰۶۴ .....  
 ..... أقبلت غير يوم الجمعة ونحن مع النبي ﷺ -  
 ..... جابر بن عبدالله  
 ۴۸۹۹ .....  
 ..... أقبلت فاطمة تمشي - عائشة  
 ۳۶۲۳ .....  
 ..... أقبلت وقد ناهزت الحلم - ابن عباس  
 ۱۸۵۷ .....  
 ..... أقبلنا مع رسول الله ﷺ من خيبر - أنس بن  
 ..... مالك  
 ۵۹۶۸ .....  
 ..... أقبلنا مع النبي ﷺ من تبوك - أبو حميد  
 ..... الساعدي  
 ۱۸۷۲ .....  
 ..... أقبلنا مع النبي ﷺ من غزوة تبوك - أبو حميد  
 ۴۴۲۲ .....  
 ..... اقبلوا البشري يا بني تميم - عمران بن  
 ..... حصين  
 ۳۱۹۱ .....  
 ..... اقبلوا البشري يا بني تميم قالوا: بشرتنا -  
 ..... عمران بن حصين  
 ۷۴۱۸ .....  
 ..... اقتلت امرأتان من هذيل - أبو هريرة  
 ۶۹۱۰ .....  
 ..... أقتلك فلان؟ فأشارت برأسها - أنس بن  
 ..... مالك  
 ۶۸۷۹ .....  
 ..... اقتله - أنس بن مالك  
 ۴۲۸۶ .....  
 ..... اقتلوا الحيات - ابن عمر  
 ۳۲۹۷ .....  
 ..... اقتلوا إذا الطفيتين - عائشة  
 ۳۳۰۸ .....  
 ..... اقتلوه - أنس بن مالك  
 ۱۸۴۶ .....  
 ..... اقتلوهما فابتدرناها فذهبت - عبدالله بن  
 ..... مسعود  
 ۴۹۳۴ .....  
 ..... اقرأ علي - عبدالله بن مسعود  
 ۴۵۸۲ .....  
 ..... اقرأ عليها السلام وسلها عن الركعتين -  
 ..... عائشة  
 ۱۲۳۳ .....  
 ..... اقرأ فلان فإنها السكينة - البراء بن عازب  
 ۳۶۱۴ .....



- ۳۵۱۱ ..... ألا إن الفتنة هاهنا - ابن عمر ..... ۸۸۸ - أكثرت عليكم في السؤال - أنس بن مالك ..
- ۷۰۹۳ ..... ألا إن الفتنة هاهنا من حيث يطلع - ابن عمر ..... ۴۶۸۹ - أكرمهم عند الله اتقاهم - أبو هريرة .....
- ..... ألا إن الناس قد صلوا ثم رقدوا - أنس بن مالك ..... ۴۲۲۱ - أكنفوا القدر - البراء وعبد الله بن أبي أوفى
- ۶۰۰ ..... مالك ..... ۷۳۵۰ - أكل تمر خبير كذا؟ قال: لا والله - أبو سعيد وأبو هريرة .....
- ۵۴۴۶ ..... إلا أن يستأذن الرجل أخاه - جيلة بن سحيم ..... ۲۲۰۱ - أكل تمر خبير هكذا؟ - أبو هريرة .....
- ۲۶۵۴ ..... ألا أنبئكم بأكبر الكبائر - أبو بكر ..... ۲۵۸۶ - أكل ولدك نحلث مثله - النعمان بن بشير ....
- ..... ألا أنبئكم بأكبر الكبائر؟ قلنا: بلى - أبو بكر ..... ۵۳۷۷ - أكلت يوماً مع رسول الله ﷺ - عمر بن أبي سلمة .....
- ..... ألا أنبئكم صلاة رسول الله ﷺ - مالك بن الحويرث ..... ۵۳۷۷ - أكنتم فررتم يا أبا عمارة يوم حنين - أبو إسحاق .....
- ۸۱۸ ..... ألا أي شهر تعلمونه أعظم حرمة؟ - عبد الله ..... ۲۹۳۰ - ألا أحدنكم - أبو هريرة .....
- ۶۷۸۵ ..... ابن مسعود ..... ۸۴۳ - ألا أحدنكم حديثاً عن الدجال - أبو هريرة .....
- ..... ألا تأمنوني وأنا أمين من في السماء - أبو سعيد الخدري ..... ۳۳۳۸ - ألا أحدنكم حديثاً لولا آية ما حدثتكموه -
- ۴۳۵۱ ..... سعيد الخدري ..... ۱۶۰ - مولى عثمان بن عفان .....
- ..... ألا تحسبون آثاركم - أنس بن مالك ..... ۱۶۰ - ألا أخبرك ما هو خير لك منه - علي بن أبي طالب .....
- ۶۵۶ ..... ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون - مصعب بن سعد عن أبيه ..... ۵۳۶۲ - ألا أخبركم بإسلام أبي ذر - ابن عباس .....
- ۷۰۷۸ ..... ألا تدرؤن أي يوم هذا؟ قالوا: - أبو بكر ... ۳۵۲۲ - ألا أخبركم بأشياء فصار حدثنا بها أبو هريرة -
- ..... ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون - مصعب بن سعد عن أبيه ..... ۵۶۲۷ - عكرمة .....
- ۴۴۱۶ ..... ألا تريحي من ذي الخلصة - جرير ..... ۶۲۷۳ - ألا أخبركم بأكبر الكبائر؟ - أبو بكر .....
- ۳۰۲۰ ..... ألا تصلون؟ فقال علي: - علي بن أبي طالب ..... ۶۲۷۳ - ألا أخبركم بأهل الجنة؟ كل ضعيف -
- ..... ألا تصلون؟ قال علي: - علي بن أبي طالب ..... ۶۰۷۱ - حارثة بن وهب .....
- ..... ألا تصلون؟ قلت: يا رسول الله أنفسنا بيد الله - علي بن أبي طالب ..... ۶۰۷۱ - ألا أخبركم بخير دور الأنصار؟ - أنس بن مالك .....
- ..... ألا تعجبون كيف يصرف - أبو هريرة ..... ۵۳۰۰ - ألا أخبركم عن النفر الثلاثة - أبو واقد الليثي .....
- ..... ألا تقولونه يقول لا إله إلا الله - عتبان بن مالك ..... ۶۶ - ألا أدلكم على أهل الجنة؟ كل ضعيف -
- ۶۹۳۸ ..... مالك ..... ۶۶ - حارثة بن وهب .....
- ..... ألا خمرتة ولو أن تعرض عليه عوداً - جابر ابن عبد الله ..... ۶۶۵۷ - حارثة بن وهب .....
- ..... ألا رجل يضيفه الليلة يرحمه الله - أبو هريرة ..... ۴۴۰۳ - ألا إن الله حرم عليكم دماءكم - ابن عمر ....
- ..... ألا تصلوا في الرجال - عبد الله بن عمر ..... ۴۴۰۳ - ألا إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم - ابن عمر .....
- ..... إلا كفرت عن يميني وأتيت الذي - أبو موسى الأشعري ..... ۶۱۰۸ - عمر .....
- ۶۷۱۹ ..... موسى الأشعري ..... ۴۸۱۸ - إلا أن تصلوا ما بيني وبينكم - ابن عباس ....
- ..... ألا كلكم راع وكلكم مسؤول عن رعيته - أنس بن مالك ..... ۲۴۶۴ - ألا إن الخمر قد حرمت - أنس بن مالك .....

- ابن عمر ..... ۷۱۳۸ - اللهم ارحمهما فاني ارحمهما - أسامة بن زيد ..... ۳۶۹ - ألا لا يحج بعد العام مشرك - أبو هريرة ..... ۶۰۰۳ - «إلا المستضعفين» قال كانت أمي ممن عذر الله - ابن عباس ..... ۴۵۹۷ - ألا من كان حالفًا فلا يحلف إلا بالله - ابن عمر ..... ۳۸۳۶ - «إلا النمودة في القريبى» قال سعيد: قريبا محمد - ابن عباس ..... ۳۴۹۷ - ألا يعجبك أبو فلان - عائشة ..... ۳۵۶۸ - التمس لنا غلامًا من غلمانكم يخدمني - أنس بن مالك ..... ۶۳۶۳ - التمس لي غلامًا - أنس بن مالك ..... ۲۸۹۳ - التمسوا - عائشة ..... ۲۰۱۹ - التمسوها في السبع الأواخر - ابن عمر ..... ۶۹۹۱ - التمسوها في العشر الأواخر - ابن عباس ..... ۲۰۲۱ - التقى آدم وموسى - أبو هريرة ..... ۴۷۳۶ - التقى النبي ﷺ والمشركون في - سهل ..... ۴۲۰۷ - الفنى به فلقيته بعد - عبد الله بن عمرو ..... ۵۰۵۲ - ألك بيته؟ قلت: لا قال: فليحلف - عبد الله ابن مسعود ..... ۷۱۸۴ - الله أعلم بما كانوا عاملين - أبو هريرة ..... ۶۵۹۸ - الله أعلم بما كانوا عاملين - ابن عباس ..... ۶۵۹۷ - الله أفرح بتوبة عبده من أحدكم - أنس بن مالك ..... ۶۳۰۹ - الله أكبر خربت - أنس بن مالك ..... ۳۷۱ - الله أكبر الله أكبر - أنس بن مالك ..... ۶۱۰ - الله الذي لا إله إلا هو أن كنت - أبو هريرة ..... ۶۴۵۲ - الله يعلم أن أحدكم لا كاذب - سعيد بن جبير ..... ۵۳۱۱ - اللهم اجعل أتباعهم منهم - أبو حمزة ..... ۳۷۸۸ - اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة - أنس بن مالك ..... ۱۸۸۵ - اللهم اجعل في قلبي نورًا - ابن عباس ..... ۶۳۱۶ - اللهم أحبهما فاني أحبهما - أسامة بن زيد ..... ۳۷۳۵ - اللهم ارحم المحلقين - ابن عمر ..... ۱۷۲۷
- اللهم ارحمهما فاني ارحمهما - أسامة بن زيد ..... ۶۰۰۳  
اللهم ارزق آل محمد قوتًا - أبو هريرة ..... ۶۴۶۰  
اللهم ارزقني شهادة في سبيلك - عمر بن الخطاب ..... ۱۸۹۰  
اللهم أسلست نفسي إليك - البراء بن عازب ..... ۶۳۱۵  
اللهم اصصره فصصره الفرس - أنس بن مالك ..... ۳۹۱۱  
اللهم أعني عليهم سبع - مسروق ..... ۴۷۷۴  
اللهم أعني عليهم سبع كسبع يوسف - عبد الله بن مسعود ..... ۴۸۲۴  
اللهم أعني عليهم سبع كسبع يوسف - مسروق ..... ۴۸۰۹  
اللهم اغفر لعبيد أبي عامر - أبو موسى الأشعري ..... ۲۸۸۴  
اللهم اغفر لعبيد أبي عامر - أبو موسى الأشعري ..... ۴۳۲۳  
اللهم اغفر لقومي - عبد الله بن مسعود ..... ۳۴۷۷  
اللهم اغفر للأبناء الأنصار - أنس ابن مالك ..... ۴۹۰۶  
اللهم اغفر للمحلقين - أبو هريرة ..... ۱۷۲۸  
اللهم اغفر لي وارحمني وألحظني بالرفيق - عائشة ..... ۴۴۴۰  
اللهم أكثر ماله وولده وبارك له - أم سليم ..... ۶۳۷۸  
اللهم أكثر ماله وولده وبارك له - أنس بن مالك ..... ۲۸۳۴  
اللهم اكفنيهم سبع كسبع يوسف - عبد الله ابن مسعود ..... ۴۶۹۳  
اللهم إن الخير خير الآخرة - أنس بن مالك ..... ۷۲۰۱  
اللهم إن العيش عيش الآخرة - أنس بن مالك ..... ۲۸۳۴  
اللهم أنتم من أحب الناس إليّ - أنس بن مالك ..... ۳۷۸۵  
اللهم أنج عياش بن أبي ربيعة - أبو هريرة ..... ۱۰۰۶

- اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک - ابن  
عمر ..... ۷۰۹۴
- اللهم بارک لنا فی شامنا و فی یمنا - عبد اللہ  
ابن عمر ..... ۱۰۳۷
- اللهم بارک لہم فی مکیالہم - انس بن مالک ..... ۲۱۳۰
- اللهم بارک لہم فی مکیالہم وصاعہم - انس  
ابن مالک ..... ۶۷۱۴
- اللهم بارک لہم فی مکیالہم وبارک - انس بن  
مالک ..... ۷۳۳۱
- اللهم باسمک أحیا وأموت - حذیفہ بن  
الیمان ..... ۷۳۹۴
- اللهم باسمک أموت وأحیا - أبو ذر ..... ۶۳۲۵
- اللهم باسمک أموت وأحیا - حذیفہ ..... ۶۳۱۴
- اللهم باعد - أبو ہریرہ ..... ۷۴۴
- اللهم بین فجات شیبہا بالرجل - ابن عباس ..... ۵۳۱۰
- اللهم بین فوضعت شیبہا بالرجل - ابن  
عباس ..... ۵۳۱۶
- اللهم ثبتہ واجعلہ ہادیًا - جریر ..... ۳۰۳۶
- اللهم حبب إلینا المدینة - عائشة ..... ۱۸۸۹
- اللهم حبب إلینا المدینة کحبنا مکة - عائشة ..... ۵۶۷۷
- اللهم حبب إلینا المدینة کما حببت - عائشة ..... ۶۳۷۲
- اللهم حوالینا ولا علینا - انس بن مالک ..... ۱۰۲۱
- اللهم رب الناس أذهب الباس واشفہ -  
عائشة ..... ۵۷۴۳
- اللهم رب الناس مذهب الباس اشفہ - عبد  
العزیز بن صہیب ..... ۵۷۴۲
- اللهم ربنا لک الحمد أنت قیم السموات  
والأرض - ابن عباس ..... ۷۴۴۲
- اللهم ربنا ولک الحمد، فی الاخیرة - ابن  
عمر ..... ۷۳۴۶
- اللهم صلّ علی آل فلان - عبد اللہ بن ابي  
أوفی ..... ۱۴۹۷
- اللهم صلّ علی محمد عبدک ورسولک - أبو  
سعید الخدری ..... ۶۳۵۸
- اللهم أنج الولید بن الولید وسلمة - أبو  
ہریرة ..... ۴۵۶۰
- اللهم إنک تعلم أنه لیس أحد أحبّ - سعد  
ابن ابي وقاص ..... ۳۹۰۱
- اللهم إنه لا خیر إلا خیر الآخرة - انس بن  
مالک ..... ۲۸۳۵
- اللهم إني أبرأ إليك مما صنع خالد - سالم  
عن ابيہ ..... ۴۳۳۹
- اللهم إني أحبه فأحبه - البراء بن عازب ..... ۳۷۴۹
- اللهم إني أعوذ بك من البخل - سعد بن ابي  
وقاص ..... ۶۳۶۵
- اللهم إني أعوذ بك من النخل وأعوذ بك -  
سعد بن ابي وقاص ..... ۶۳۷۰
- اللهم إني أعوذ بك من الجبن - عمرو بن  
میمون ..... ۲۸۲۲
- اللهم إني أعوذ بك من الجبن - مصعب عن  
أبيہ ..... ۶۳۷۴
- اللهم إني أعوذ بك من الخبث والخبائث -  
انس بن مالک ..... ۱۴۲
- اللهم إني أعوذ بك من العجز - انس بن  
مالک ..... ۲۸۲۳
- اللهم إني أعوذ بك من العجز والكسل -  
انس بن مالک ..... ۶۳۶۷
- اللهم إني أعوذ بك من فتنة النار - عائشة ..... ۶۳۷۶
- اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهرم -  
عائشة ..... ۶۳۶۸
- اللهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم -  
عائشة ..... ۲۳۹۷
- اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن - انس  
ابن مالک ..... ۶۳۶۹
- اللهم إني أنشدک عهدک - ابن عباس ..... ۲۹۱۵
- اللهم إني ظلمت نفسي ظلماً كثيراً - أبو بکر  
الصدیق ..... ۸۳۴
- اللهم اهد دوسًا وائت بهم - أبو ہریرة ..... ۲۹۳۷

- ۱۱۵۳ ..... عبد الله بن عمرو
- ۵۷۱۲ ..... - ألم أنهكم أن تلذوني - ابن عباس وعائشة ..
- ۴۷۰۰ ..... عباس
- ۳۳۶۸ ..... - ألم تري أن قومك لما بنوا الكعبة - عائشة ...
- ۴۴۸۴ ..... - ألم تري أن قومك بنوا الكعبة - عائشة .....
- ۶۷۷۰ ..... - ألم تري أن مجزراً نظر أنفا - عائشة .....
- ..... - ألم تسمعي ما قال المدلجي لزيد وأسامة -
- ۳۵۵۵ ..... عائشة
- ۴۲۸۰ ..... - ألم تعلم ما قال سعد؟ - هشام عن أبيه .....
- ۳۶۱۵ ..... - ألم يأن للرحيل - البراء بن عازب .....
- ..... - ألم يقل الله «استجيبوا» - أبو سعيد بن
- ۴۴۷۴ ..... المعلى
- ..... - ألم يقل الله «استجيبوا لله وللرسول» - أبو
- ۵۰۰۶ ..... سعيد بن المعلى .....
- ۲۲۵۹ ..... - إلى أقربهما منك باباً - عائشة .....
- ..... - «إلى ربهم الوسيلة» قال: كان ناس - عبد الله
- ۴۷۱۴ ..... ابن مسعود
- ..... - ألى رسول الله ﷺ من نسائه - أنس بن مالك .
- ۱۹۱۱ ..... - ألى رسول الله من نسائه شهراً - أنس بن
- ۲۴۶۹ ..... مالك
- ..... - أليس إذا حاضت لم تصل - أبو سعيد
- ۱۹۵۱ ..... الخدري
- ۱۸۱۰ ..... - أليس حسبكم سنة رسول الله ﷺ - ابن عمر .
- ..... - أليس الذي أمشاه على الرجلين - أنس بن
- ۶۵۲۳ ..... مالك
- ..... - أليس الذي أمشاه على الرجلين في الدنيا -
- ۴۷۶۰ ..... أنس بن مالك
- ..... - أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل
- ۲۶۵۸ ..... - أبو سعيد الخدري .....
- ..... - أليس قد صليت معنا؟ قال: نعم - أنس بن
- ۶۸۲۳ ..... مالك
- ..... - أم القرآن هي السبع المثاني - أبو هريرة .....
- ۴۷۰۴ ..... - أما إبراهيم فانظروا إلى صاحبكم - ابن
- ..... - اللهم صل على محمد وأزواجه وذريته - أبو
- ۶۳۶۰ ..... حميد الساعدي .....
- ..... - اللهم صل على محمد وعلى آل محمد -
- ۶۳۵۷ ..... كعب بن عجرة .....
- ۶۳۵۹ ..... - اللهم صل عليه - عبد الله بن أبي أوفى .....
- ۴۱۶۶ ..... - اللهم صل عليهم - عبد الله بن أبي أوفى .....
- ۷۵ ..... - اللهم علمه الكتاب - ابن عباس .....
- ۱۰۱۹ ..... - اللهم على ظهور الجبال - أنس بن مالك ...
- ..... - اللهم عليك بالملأ من قريش - عبد الله بن
- ۳۱۸۵ ..... مسعود .....
- ..... - اللهم عليك بقريش - عبد الله بن مسعود .....
- ۲۴۰ ..... - اللهم العن فلاناً وفلاناً وفلاناً - سالم عن
- ..... - أبيه .....
- ۴۰۶۹ ..... - اللهم فأیما مؤمن سبته فاجعل ذلك له قرية
- ..... - أبو هريرة .....
- ۶۳۶۱ ..... - اللهم فقهه في الدين - ابن عباس .....
- ۱۴۳ ..... - اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة - أنس بن
- ..... - مالك
- ۲۹۶۱ ..... - اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة - سهل بن
- ..... - سعد
- ۳۷۹۷ ..... - اللهم لك الحمد أنت قيم السموات
- ..... - والأرض - ابن عباس .....
- ۱۱۲۰ ..... - اللهم لك الحمد أنت نور السماوات - ابن
- ..... - عباس
- ۶۳۱۷ ..... - اللهم لك الحمد أنت نور السماوات
- ..... - والأرض - ابن عباس .....
- ۷۴۹۹ ..... - اللهم لولا أنت ما اهدتينا - البراء بن عازب
- ۴۱۰۶ ..... - اللهم منزل الكتاب - عبد الله بن أبي أوفى ..
- ۲۹۳۳ ..... - اللهم منزل الكتاب سريع الحساب - عبد الله
- ..... - ابن أبي أوفى .....
- ۶۳۹۲ ..... - اللهم هائة قالت: ففرت - عائشة .....
- ۲۸۲۱ ..... - ألم أخبر أنك تصوم ولا تفطر - عبد الله بن
- ..... - عمرو .....
- ۱۹۷۷ ..... - ألم أخبر أنك تقوم الليل وتصوم النهار -

۱۴۱۳	حاتم .....	۳۳۵۵	عباس .....
۳۷۹۴	- إما لا فاصبروا حتى تلقوني - أنس بن مالك	۳۲۷۱	- أما إن أحدكم إذا أتى أهله - ابن عباس .....
	- أما لو أن أحدهم يقول حين يأتي أهله - ابن		- أما أنا فأشهد على النبي ﷺ - البراء بن
۵۱۶۵	عباس .....	۴۳۱۵	عازب .....
	- أما ما ذكرت أنك بأرض أهل كتاب - أبو		- أما أنا فأفيض على رأسي ثلاثاً - جبير بن
۵۴۹۶	ثعلبة الخشني .....	۲۵۴	مطعم .....
	- أما ما ذكرت من أنك بأرض قوم - أبو ثعلبة	۲۵۷۳	- أما إنا لم نرده عليك - الصعب بن جثامة .....
۵۴۸۸	الخشني .....	۵۷۳	- أما إنكم سترون - جرير بن عبد الله .....
	- أما ما ذكرت من أهل الكتاب - أبو ثعلبة	۲۸۹۸	- أما إنه من أهل النار - سهل بن سعد .....
۵۴۷۸	الخشني .....	۹۲۵	- أما بعد - أبو حميد الساعدي .....
۴۳۱۶	- أما النبي ﷺ فلا - البراء بن عازب .....	۹۲۲	- أما بعد - أسماء بنت أبي بكر .....
۳۳۵۱	- أما هم فقد سمعوا - ابن عباس .....	۴۷۵۷	- أما بعد أشيروا عليّ في أناس أتوا - عائشة .
۴۲۳۵	- أما والذي نفسي بيده - عمر بن الخطاب .....		- أما بعد أنكحت أبا العاص بن الربيع -
	- أما والله إني لأعلم أنك حجر - زيد بن أسلم	۳۷۲۹	المسورين مخرمة .....
۱۶۰۵	عن أبيه .....		- أما بعد أيها الناس إن الناس يكثرُونَ - ابن
	- أما يخشى أحدكم إذا رفع رأسه قبل الإمام	۳۸۰۰	عباس .....
۶۹۱	أن - أبو هريرة .....		- أما بعد فإن إخوانكم جاؤونا ثائبين -
	- أما يكفيك من كل شهر ثلاثة أيام - عبد الله	۲۵۸۳	المسورين مخرمة .....
۱۹۸۰	ابن عمرو .....	۳۵۲۸	- أما بعد فإن الناس يكثرُونَ - ابن عباس .....
	- أما مكم حوض كما بين جرباء وأذرح - ابن	۹۲۴	- أما بعد فإنه لم يخف علي مكانكم - عائشة .
۶۵۷۷	عمر .....		- أما ترضون أن يذهب الناس بالدنيا - أنس
	- أمحه فقال علي : ما أنا بالذي أمحاه - البراء	۴۳۳۲	ابن مالك .....
۲۶۹۸	ابن عازب .....		- أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من
	- أمر الله نبيه ﷺ أن يأخذ العفو - عبد الله بن	۳۷۰۶	موسى؟ - إبراهيم بن سعد عن أبيه .....
۴۶۴۴	الزبير .....	۶۷۳۸	- أما الذي قال رسول الله ﷺ - ابن عباس .....
	- أمر بلال أن يشفع الأذان وأن يوتر الإقامة -	۲۱۳۵	- أما الذي نهى عنه النبي ﷺ - ابن عباس .....
۶۰۵	أنس بن مالك .....		- أمّا الذي يُتلف رأسه بالحجر - سمرة بن
	- أمر رسول الله ﷺ أبا بكر أن يصلي بالناس	۱۱۴۳	جندب .....
۶۸۳	في مرضه - عائشة .....	۳۶۶۱	- أما صاحبكم فقد غامر - أبو الدرداء .....
۴۲۵۰	- أمر رسول الله ﷺ أسامة - ابن عمر .....	۴۶۴۰	- أما صاحبكم هذا فقد غامر - أبو الدرداء .....
۱۴۶۸	- أمر رسول الله ﷺ بالصدقة - أبو هريرة .....	۴۹۸۵	- أما الطيب الذي بك فاغسله - يعلى بن أمية .
۴۲۶۱	- أمر رسول الله ﷺ في غزوة مؤتة - ابن عمر ..		- أما علمت أن آل محمد لا يأكلون الصدقة -
	- أمر الناس أن يكون آخر عهدهم بالبيت -	۱۴۸۵	أبو هريرة .....
۱۷۵۵	ابن عباس .....		- أما قطع السبيل فإنه لا يأتي عليك - عدي بن

- أمر النبي ﷺ أن يسجد على سبعة أعضاء -  
عبد الله بن عباس ..... ۸۰۹
- أمر النبي ﷺ أن يسجد على سبعة أعظم ولا يكف ثوبه - عبد الله بن عباس ..... ۸۱۵
- أمر النبي ﷺ بالعناقة في كسوف الشمس - أسماء بنت أبي بكر ..... ۲۵۱۹
- أمر النبي ﷺ ببناء المسجد - أنس بن مالك ..... ۲۷۷۱
- أمر النبي ﷺ بركاة الفطر - عبد الله بن مسعود ..... ۱۵۰۷
- أمر النبي ﷺ بقتل الأبر - عائشة ..... ۳۳۰۹
- أمر النبي ﷺ رجلاً - سلمة بن الأكوع ..... ۲۰۰۷
- أمر النبي ﷺ علياً - جابر بن عبد الله ..... ۱۵۵۷
- أمرت أن أسجد على سبعة لا أكف شعراً - عبد الله بن عباس ..... ۸۱۶
- أمرت أن أسجد على سبعة أعظم - عبد الله ابن عباس ..... ۸۱۲
- أمرت أن أقاتل الناس - أبو هريرة ..... ۱۳۹۹
- أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا - عبد الله بن عمر ..... ۲۵
- أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا - أبو هريرة ..... ۷۲۸۴
- أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله - أنس بن مالك ..... ۳۹۲
- أمرت بقرية تأكل القرى - أبو هريرة ..... ۱۸۷۱
- أمرت بأربع وأنهاكم عن أربع - عبد الله بن عباس ..... ۵۲۳
- أمرت بأربعة وأنهاكم عن أربع - ابن عباس ..... ۱۳۹۸
- أمرت بأربعة وأنهاكم عن أربعة - ابن عباس ..... ۳۵۱۰
- أمرنا أن نخرج الحيض يوم العيدين - أم عطية ..... ۳۵۱
- أمرنا أن نخرج العواتق وذوات الخدور - أم عطية ..... ۹۷۴
- أمرنا أن نخرج فنخرج الحيض والعواتق - أم عطية ..... ۹۸۱
- أمرنا أن نسجد على سبعة أعظم - عبد الله بن عباس ..... ۸۱۰
- أمرنا رسول الله ﷺ بسبع - البراء بن عازب ..... ۵۶۳۵
- أمرنا النبي ﷺ بإبرار القسم - البراء بن عازب ..... ۶۶۵۴
- أمرنا النبي ﷺ بسبع - البراء بن عازب ..... ۱۲۳۹
- أمرنا النبي ﷺ بسبع: عبادة - البراء بن عازب ..... ۵۸۴۹
- أمرنا النبي بسبع ونهانا عن سبع - البراء بن عازب ..... ۲۴۴۵
- أمرنا النبي ﷺ في غزوة خيبر - البراء بن عازب ..... ۴۲۲۶
- أمرني رسول الله ﷺ أن أتصدق - علي بن أبي طالب ..... ۱۷۰۷
- أمرني عبد الرحمن بن أبيزى أن أسأل - سعيد بن جبير ..... ۴۷۶۶
- أمرني عبد الرحمن بن أبيزى قال: - سعيد ابن جبير ..... ۳۸۵۵
- أمرني النبي ﷺ أن أردف عائشة - عبد الرحمن بن أبي بكر ..... ۲۹۸۵
- أمرني النبي ﷺ أن أقوم على البدن - علي بن أبي طالب ..... ۱۷۱۶
- أمرني النبي ﷺ أن يسترفى - عائشة ..... ۵۷۳۸
- أمره أن يسبح في إديار الصلوات كلها - ابن عباس ..... ۴۸۵۲
- أمسك بعض مالك فهو خير لك - عبد الله بن كعب ..... ۴۶۷۶
- أمسك بنصالتها قال: نعم - جابر بن عبد الله ..... ۷۰۷۳
- أمسك عليك بعض مالك فهو خير لك - كعب بن مالك ..... ۶۶۹۰
- أمشوا نستنظر لجابر من اليهودي - جابر بن عبد الله ..... ۵۴۴۳

- أمعك ماء؟ فقلت: نعم - المغيرة بن شعبة .. ٥٧٩٩
- أمعك من القرآن شيء؟ قال: نعم - سهل بن سعد .. ٧٤١٧
- أمك قال: ثم من؟ قال: أمك - أبو هريرة .. ٥٩٧١
- أنتم أحد أمره أن يحمل عليها - أبو قتادة .. ١٨٢٤
- أميظي عتًا قوامك هذا - أنس .. ٣٧٤
- أميظي عني فإنه لا تزال تصاويره - أنس بن مالك .. ٥٩٥٩
- أمين فمن وافق قوله قول الملائكة - أبو هريرة .. ٤٤٧٥
- أن أبا أسيد الساعدي دعا النبي ﷺ - سهل ابن سعد .. ٥١٨٣
- أن أبا أسيد صاحب النبي ﷺ أعرس - سهل ابن سعد .. ٦٦٨٥
- أن أبا أيوب أخبره أنه صَلَّى - عبد الله بن يزيد .. ٤٤١٤
- أن أبا بكر أقبل على فرس من مسكنه - عائشة .. ٤٤٥٢
- أن أبا بكر بعته في الحجّة - أبو هريرة .. ١٦٢٢
- أن أبا بكر بعته في الحجّة التي أمره - أبو هريرة .. ٤٦٥٧
- أن أبا بكر تزوج امرأة من كلب - عائشة .. ٣٩٢١
- أن أبا بكر تضيف رهطًا - عبد الرحمن بن أبي بكر .. ٦١٤٠
- أن أبا بكر خرج وعمر يكلم الناس - ابن عباس .. ٤٤٥٤
- أن أبا بكر دخل عليها - عائشة .. ٣٥٢٩
- أن أبا بكر دخل عليها والنبي ﷺ عندها - عائشة .. ٣٩٣١
- أن أبا بكر الصديق بعته في الحجّة - أبو هريرة .. ٤٣٦٣
- أن أبا بكر قبّل النبي ﷺ - عائشة وابن عباس .. ٤٤٥٥
- أن أبا بكر قبّل النبي ﷺ وهو ميت - ابن عباس وعائشة .. ٥٧٠٩
- أن أبا بكر كان يصلي لهم في وجع النبي الذي توفي فيه - أنس بن مالك .. ٦٨٠
- أن أبا بكر كتب له فريضة الصدقة التي فرض رسول الله - أنس بن مالك .. ٢٤٨٧
- أن أبا بكر لم يكن يحث في يمين قط - عائشة .. ٦٦٢١
- أن أبا بكر لما استخلف بعته إلى البحرين - أنس بن مالك .. ٣١٠٦
- أن أبا بكر لما استخلف كتب له - أنس بن مالك .. ٥٨٧٨
- أن أبا حذيفة بن عتبة بن ربيعة تبنى سالمًا - عائشة .. ٥٠٨٨
- أن أبا حذيفة تبنى سالمًا - عائشة .. ٤٠٠٠
- أن أبا رافع ساوم سعد بن مالك يتيًا - عمرو ابن الشريد .. ٦٩٨١
- إن أبا سعيد قدم من سفر فقدم إليه أهله لحمًا - ابن خباب .. ٣٩٩٧
- أن أبا سفيان بن حرب أخبره أن هرقل - ابن عباس .. ٧
- أن أبا طالب لما حضرته الوفاة دخل عليه - سعيد بن المسيب عن أبيه .. ٣٨٨٤
- أن أبا طلحة قال: غشينا النعاس - أنس بن مالك .. ٤٥٦٢
- أن أبا طلحة وأنس بن النضر كوياه - أنس بن مالك .. ٥٧١٩
- أن أبا موسى استأذن على عمر بن الخطاب - عبيد بن عمير .. ٢٠٦٢
- إن أبا كما كان يعود بها - ابن عباس .. ٣٣٧١
- أن أبا بن سعيد أقبل - سعيد بن العاص .. ٤٢٣٩
- أن أباه استشهد يوم أحد - جابر بن عبد الله .. ٢٧٨١
- أن أباه استشهد يوم أحد وترك - جابر بن عبد الله .. ٤٠٥٣
- أن أباه توفي وترك - جابر بن عبد الله .. ٢٣٩٦
- أن أباه توفي وعليه دين - جابر بن عبد الله .. ٣٥٨٠

- ۵۲۵۴ ..... عائشة - أن أباه جاء إلى النبي ﷺ - المسيب ۶۱۹۰  
 - أن ابنة لرسول الله ﷺ أرسلت إليه - أسامة ۲۳۹۵  
 ابن زيد ..... ۶۶۵۵  
 - أن ابنة للنبي ﷺ أرسلت إليه - أسامة بن زيد ۵۶۵۵  
 - أن ابنة النضر لظمت جارية - أنس بن مالك . ۶۸۹۴  
 - إن ابني هذا سيد - الحسن بن علي ..... ۲۷۰۴  
 - إن أنفاسكم وأعلمكم - عائشة ..... ۲۰  
 - أن أنتموا صلواتكم - أنس بن مالك ..... ۴۴۴۸  
 - إن أحدكم إذا صلى يناجي ربه - أنس بن مالك ..... ۵۳۱  
 - إن أحدكم إذا قام في صلاته فإنه يناجي ربه - أنس بن مالك ..... ۴۰۵  
 - إن أحدكم إذا قام يصلي جاء الشيطان - أبو هريرة ..... ۱۲۳۲  
 - إن أحدكم إذا كان في الصلاة فإن الله - ابن عمر ..... ۶۱۱۱  
 - إن أحدكم إذا مات عرض عليه مقعده - ابن عمر ..... ۱۳۷۹  
 - إن أحدكم في صلاة ما دامت الصلاة - أبو هريرة ..... ۳۲۲۹  
 - إن أحدكم يُجمع خلقه في بطن أمه - عبد الله ابن مسعود ..... ۳۲۰۸  
 - إن أحدكم يُجمع في بطن أمه أربعين يومًا - عبد الله بن مسعود ..... ۳۳۳۲  
 - إن أحسن الحديث كتاب الله - عبد الله بن مسعود ..... ۶۰۹۸  
 - إن أحق ما أخذتم عليه أجرًا كتاب الله - ابن عباس ..... ۵۷۳۷  
 - أن أتحا لكم لا يقول الرفث - أبو هريرة ..... ۱۱۵۵  
 - إن أخاك رجل صالح - ابن عمر ..... ۷۰۱۶  
 - أن أخت عبد الله بن أبي أوفى بهذا - عكرمة ..... ۵۲۷۴  
 - إن أخته كسرت ثنية امرأة - أنس بن مالك ... ۲۸۰۶  
 - إن آخر أهل الجنة دخولا الجنة - عبد الله بن مسعود ..... ۷۵۱۱  
 - أن أباه جاء إلى النبي ﷺ - المسيب ۶۱۹۰  
 - أن أباه قتل يوم أحد شهيدًا - جابر بن عبد الله ۲۳۹۵  
 - أن أباه كتب إلى عمر بن عبد الله بن الأرقم - عبد الله بن عتبة ..... ۳۹۹۱  
 - أن أباه زوجها وهي ثيب - خنساء بنت خدام ..... ۵۱۳۸  
 - أن أباه كان لا يحنث في يمين - عائشة ..... ۴۶۱۴  
 - أن إبراهيم حرم مكة ودعا لها - عبد الله بن زيد ..... ۲۱۲۹  
 - إن إبراهيم عليه الصلاة والسلام يرى أباه - أبو هريرة ..... ۴۷۶۸  
 - إن أبعض الرجال إلى الله الألد - عائشة ..... ۲۴۵۷  
 - أن ابن عباس استأذن على عائشة - الفاسم ابن محمد ..... ۴۷۵۴  
 - أن ابن عباس تلا «إلا المستضعفين» - ابن أبي مليكة ..... ۴۵۸۸  
 - أن ابن عباس قال في الحرام يُكفّر - سعيد ابن جبيرة ..... ۴۹۱۱  
 - أن ابن عباس قرأ «ألا إنهم ثنوني» - محمد ابن عباد بن جعفر ..... ۴۶۸۲  
 - أن ابن عباس وعبد الرحمن والمسور أرسلوا - كريب ..... ۴۳۷۰  
 - أن ابن عمر أراد الحج - نافع ..... ۱۶۴۰  
 - أن ابن عمر دخل ابنه عبد الله - نافع ..... ۱۶۳۹  
 - أن ابن عمر ذكر له أن سعيد بن زيد - نافع ... ۳۹۹۰  
 - أن ابن عمر كان إذا سئل عن نكاح النصرانية - نافع ..... ۵۲۸۵  
 - أن ابن عمر كان إذا سلم على ابن جعفر - الشعبي ..... ۳۷۰۹  
 - أن ابن عمر كان يبعث بهديه - نافع ..... ۱۷۱۱  
 - أن ابن عمر كان يبيت بذي طوى - نافع ..... ۱۷۶۷  
 - أن ابن عمر كان يقتل الحيات كلها - نافع ... ۴۰۱۶  
 - أن ابن عمر كان يكره مزارعه - نافع ..... ۲۳۴۳  
 - أن ابنة الجون لما أدخلت على رسول الله ﷺ



- إن الأذان يوم الجمعة كان أوله حين -  
 السائب بن يزيد ..... ۹۱۶  
 - إن أذنت لي أعطيت هؤلاء - سهل بن سعد .. ۲۶۰۲  
 - أن أزواج النبي ﷺ حين توفي - عائشة ..... ۶۷۳۰  
 - أن أزواج النبي ﷺ كن يخرجن بالليل -  
 عائشة ..... ۱۴۶  
 - أن أسامة بن زيد كان ردف النبي ﷺ - ابن  
 عباس ..... ۱۶۸۶  
 - أن أسامة كان رديف النبي ﷺ - ابن عباس .. ۱۵۴۳  
 - أن أسامة كلم النبي ﷺ في امرأة - عائشة ... ۶۷۸۷  
 - أن أسماء كانت إذا أتيت بالمرأة - فاطمة  
 بنت المنذر ..... ۵۷۲۴  
 - أن أسود - رجلا أو امرأة - كان يقم  
 المسجد - أبو هريرة ..... ۱۳۳۷  
 - إن أشبه الناس دلاً وسمناً وهدياً - حذيفة ... ۶۰۹۷  
 - إن أشد الناس عذاباً عند الله - عبد الله بن  
 مسعود ..... ۵۹۵۰  
 - إن الأشعريين إذا أرملوا في الغزو - أبو  
 موسى الأشعري ..... ۲۴۸۶  
 - أن أصحاب رسول الله ﷺ قالوا - عروة بن  
 الزبير ..... ۳۹۷۵  
 - أن أصحاب الصفة كانوا - عبد الرحمن بن  
 أبي بكر ..... ۶۰۲  
 - أن أصحاب الصفة كانوا أناساً فقراء - عبد  
 الرحمن بن أبي بكر ..... ۳۵۸۱  
 - أن أصحاب النبي ﷺ قالوا: - عروة بن  
 الزبير ..... ۳۷۲۱  
 - إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة  
 - ابن عمر ..... ۷۵۵۸  
 - أن أعرابياً أتى إلى النبي ﷺ فقال - أبو  
 هريرة ..... ۱۳۹۷  
 - أن أعرابياً أتى رسول الله ﷺ - أبو هريرة ... ۷۳۱۴  
 - أن أعرابياً بال في المسجد فثار إليه - أبو  
 هريرة ..... ۶۱۲۸
- أن أعرابياً بال في المسجد فقاموا إليه - أنس  
 ابن مالك ..... ۶۰۲۵  
 - أن أعرابياً بايع رسول الله ﷺ - جابر بن عبد  
 الله ..... ۷۲۰۹  
 - أن أعرابياً بايع رسول الله ﷺ فأصاب -  
 جابر بن عبد الله ..... ۷۳۲۲  
 - أن أعرابياً جاء إلى رسول الله ﷺ - طلحة بن  
 عبيد الله ..... ۶۹۵۶  
 - أن أعرابياً جاء إلى رسول الله ﷺ ثائر الرأس  
 - طلحة بن عبيد الله ..... ۱۸۹۱  
 - أن أعرابياً سأل رسول الله ﷺ عن الهجرة -  
 أبو سعيد الخدري ..... ۱۴۵۲  
 - أن أعرابياً سأل النبي ﷺ عن اللقطة - زيد بن  
 خالد ..... ۲۴۳۸  
 - أن أعرابياً قال: يا رسول الله أخبرني - أبو  
 سعيد الخدري ..... ۶۱۶۵  
 - إن أعظم المسلمين جرماً من سأل عن شيء  
 - سعد بن أبي وقاص ..... ۷۲۸۹  
 - إن أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان  
 ابن عفان ..... ۵۰۲۸  
 - إن أفلح أخا أبي القعيس استأذن - عائشة ... ۶۱۵۶  
 - أن أفلح أخا أبي القعيس جاء يستأذن -  
 عائشة ..... ۵۱۰۳  
 - أن الأقرع بن حابس قال للنبي ﷺ - أبو بكره ۳۵۱۶  
 - إن أقواماً بالمدينة خلفنا - أنس بن مالك ... ۲۸۳۹  
 - إن أكثر ما أحاف عليكم ما يخرج - أبو سعيد  
 الخدري ..... ۶۴۲۷  
 - إن آل أبي ليسوا بأوليائي - عمرو بن العاص  
 ..... ۵۹۹۰  
 - إن الله أمرني أن أقرئك القرآن - أنس بن  
 مالك ..... ۴۹۶۱  
 - أن الله أمرني أن أقرأ عليك القرآن - أنس بن  
 مالك ..... ۴۹۶۰  
 - إن الله بعث محمداً ﷺ وقال - عبد الله بن  
 مسعود ..... ۴۸۲۴

- ۶۶۱۲ ..... ہریرہ  
 - إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا - ابن  
 ۷۴۸۵ ..... ہریرہ  
 - إن الله تبارك وتعالى يقول لأهل الجنة - أبو  
 ۶۵۴۹ ..... سعید الخدری  
 - إن الله تجاوز لأمتي عما وسوست به - أبو  
 ۶۶۶۴ ..... ہریرہ  
 - إن الله تجاوز عن أمتي ما حدثت به - أبو  
 ۵۲۶۹ ..... ہریرہ  
 - إن الله تجاوز لي عن أمتي ما وسوست - أبو  
 ۲۵۲۸ ..... ہریرہ  
 - إن الله حبس عن مكة الفيل وسلط عليها -  
 ۲۴۳۴ ..... أبو ہریرہ  
 - إن الله حبس عن مكة القتيل - أبو ہریرہ ..... ۱۱۲  
 - إن الله حرم عليكم عمقق الأمهات - المغيرة  
 ۲۴۰۸ ..... ابن شعبة  
 - إن الله حرم مكة - ابن عباس ..... ۲۰۹۰  
 - إن الله حرم مكة فلم تحل لأحد قبلي - ابن  
 ۱۸۳۳ ..... عباس  
 - إن الله خلق الخلق حتى إذا فرغ من خلقه -  
 ۵۹۸۷ ..... أبو ہریرہ  
 - إن الله خلق الرحمة يوم خلقها مائة - أبو  
 ۶۴۶۹ ..... ہریرہ  
 - أن الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده  
 فاختار ما عنده - أبو سعيد ..... ۴۶۶  
 - إن الله عز وجل وكل بالرحم ملكا - أنس بن  
 ۳۱۸ ..... مالك  
 - إن الله قال: إذا ابتليت عبدي - أنس بن  
 ۵۶۵۳ ..... مالك  
 - أن الله قال: من عادى لي وليا فقد - أبو  
 ۶۵۰۲ ..... ہریرہ  
 - إن الله قبض أرواحكم حين شاء - أبو قتادة .. ۷۴۷۱  
 - إن الله قبل أحدكم - ابن عمر ..... ۱۲۱۳  
 - أن الله قد صدقك يا زيد - زيد بن أرقم ..... ۴۹۰۰  
 - إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا - أبو  
 ۶۶۱۲ ..... ہریرہ  
 - إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا - ابن  
 ۶۲۴۳ ..... عباس  
 - إن الله كتب كتابا قبل أن يخلق الخلق - أبو  
 ۷۵۵۴ ..... ہریرہ  
 - إن الله كره لكم ثلاثا - كاتب المغيرة ..... ۱۴۷۷  
 - إن الله لا يخفى عليكم إن الله ليس بأعور -  
 ۷۴۰۷ ..... عبد الله بن مسعود  
 - إن الله لا يقبض العلم انتزاعا - عبد الله بن  
 ۱۰۰ ..... عمرو  
 - إن الله لا ينزع العلم بعد أن أعطاكموه - عبد  
 ۷۳۰۷ ..... الله بن عمرو  
 - إن الله لغني عن تعذيب هذا لنفسه - أنس بن  
 ۶۷۰۱ ..... مالك  
 - إن الله لما قضى الخلق كتب عنده - أبو ہریرہ ۷۴۲۲  
 - إن الله ليس بأعور - عبد الله بن مسعود ..... ۳۴۳۹  
 - أن الله ليملي للظالم - أبو موسى الأشعري .. ۴۶۸۶  
 - إن له مرضعا في الجنة - البراء بن عازب .... ۳۲۵۵  
 - إن الله هو السلام فإذا جلس أحدكم - عبد  
 ۶۲۳۰ ..... الله بن مسعود  
 - إن الله هو السلام فإذا صلى أحدكم فليقل  
 ۸۳۱ ..... التحيات لله - عبد الله بن مسعود  
 - إن الله هو السلام - فإذا قعد أحدكم - عبد  
 ۶۳۲۸ ..... الله بن مسعود  
 - إن الله ورسوله حرم بيع الخمر - جابر بن عبد  
 ۲۲۳۶ ..... الله  
 - إن الله ورسوله ينهيانكم - أنس بن مالك ..... ۴۱۹۹  
 - إن الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر -  
 ۵۵۲۸ ..... أنس بن مالك  
 - إن الله وكل في الرحم ملكا - أنس بن مالك . ۳۳۳۳  
 - إن الله يجمع يوم القيامة - أبو ہریرہ ..... ۳۳۶۱  
 - إن الله يحب العطاس - أبو ہریرہ ..... ۶۲۲۳  
 - إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب - أبو  
 ۶۲۲۶ ..... ہریرہ

- ۳۹۲۹ ..... خارجه بن زید بن ثابت -
- ۲۴۴۱ ..... ان الله بن عمر -
- ۵۳۰۷ ..... ان الله يعلم أن أحدكما كاذب - ابن عباس ..
- ۵۲۲۳ ..... ان الله يغار - أبو هريرة -
- ۵۶۵۸ ..... ان الله يغنيكم بالإسلام وبمحمد ﷺ - أبو
- ۷۲۷۱ ..... برزة -
- ۷۴۹۷ ..... ان الله يقبض يوم القيامة الأرض وتكون -
- ۷۴۱۲ ..... ابن عمر -
- ۱۳۶ ..... ان الله يقول لأهل الجنة يا أهل الجنة - أبو
- ۷۵۱۸ ..... سعيد الخدري -
- ۵۶۹۶ ..... ان الله يقول لأهل النار عذابًا - أنس
- ۵۱۴۱ ..... ابن مالك -
- ۳۳۳۴ ..... ان أم الربيع أتت النبي ﷺ - أنس بن مالك ..
- ۵۲۰۵ ..... ان أم حارثة أتت رسول الله ﷺ - أنس بن
- ۵۳۳۸ ..... مالك -
- ۶۵۶۷ ..... ان أم حبيبة استحيت سبع سنين - عائشة ..
- ۵۷۰۶ ..... ان أم حبيبة زوج النبي ﷺ قالت - زينب بنت
- ۵۲۷۳ ..... أبي سلمة -
- ۵۹۳۵ ..... ان أم حبيبة قالت لرسول الله ﷺ - زينب ابنة
- ۵۱۲۶ ..... أبي سلمة -
- ۷۳۱۵ ..... ان أم حبيبة وأم سلمة ذكرتا كنيسة - عائشة ..
- ۴۲۷ ..... ان أم حفيد بنت الحارث أهدت إلى النبي
- ۵۳۷۲ ..... ﷺ - ابن عباس -
- ۵۳۸۹ ..... ان أم سلمة أرته شعر النبي ﷺ - ابن موهب
- ۵۸۹۸ ..... ان أم سلمة ذكرت لرسول الله ﷺ كنيسة
- ۴۳۴ ..... رأتها بأرض الحبشة - عائشة ..
- ۴۳۴ ..... ان أم سليم عمدت إلى مد من شعير - أنس
- ۵۴۵۰ ..... ابن مالك -
- ۳۳۲۸ ..... ان أم سليم قالت: يا رسول الله - أم سلمة ..
- ۶۲۸۱ ..... ان أم سليم كانت تبسط للنبي ﷺ نطعًا -
- ۷۳۵۸ ..... أنس بن مالك -
- ۴۳۰۴ ..... ان أم حفيد بنت الحارث بن حزن أهدت -
- ۵۱۲۱ ..... ابن عباس -
- ۳۲۱ ..... ان أم العلاء أخبرته أن عثمان بن مظعون -
- ۴۴۹ ..... ان أم العلاء أخبرته أن عثمان بن مظعون -
- ۳۹۲۹ ..... ان أم العلاء بايعت رسول الله ﷺ - خارجه
- ۷۰۰۳ ..... ابن زید بن ثابت
- ۷۶۳ ..... ان أم الفضل سمعت - عبد الله بن عباس ..
- ۵۶۵۸ ..... ان الإمام ليؤتم به - عائشة
- ۷۲۷۱ ..... ان الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال -
- ۶۴۹۷ ..... حذيفة
- ۷۴۹۷ ..... ان أمي يدعون يوم القيامة غرًا محجلين -
- ۱۳۶ ..... أبو هريرة
- ۷۵۱۸ ..... ان أمثل ما تداويتم به الحجامة - أنس بن
- ۵۶۹۶ ..... مالك
- ۵۱۴۱ ..... ان امرأة أتت النبي ﷺ - سهل بن سعد
- ۵۲۰۵ ..... ان امرأة الأنصار زوجت ابنتها - عائشة
- ۵۳۳۸ ..... ان امرأة توفي زوجها - أم سلمة
- ۵۷۰۶ ..... ان امرأة توفي زوجها فاشتكت - أم سلمة ..
- ۵۲۷۳ ..... ان امرأة ثابت بن قيس أتت - ابن عباس
- ۵۹۳۵ ..... ان امرأة جاءت إلى رسول الله ﷺ - أسماء ..
- ۵۱۲۶ ..... ان امرأة جاءت إلى رسول الله ﷺ - سهل بن
- ۷۳۱۵ ..... سعد
- ۴۲۷ ..... ان امرأة جاءت رسول الله ﷺ - سهل بن
- ۵۰۳۰ ..... سعد
- ۵۳۸۹ ..... ان امرأة جاءت النبي ﷺ ببردة - سهل بن
- ۱۲۷۷ ..... سعد
- ۵۵۰۴ ..... ان امرأة ذبحت شاة بحجر - كعب بن مالك
- ۵۲۶۰ ..... ان امرأة رفاعة القرظي جاءت - عائشة
- ۷۳۵۷ ..... ان امرأة سألت النبي ﷺ - عائشة
- ۴۳۰۴ ..... ان امرأة سرق في عهد رسول الله ﷺ -
- ۴۳۰۴ ..... عروة بن الزبير
- ۵۱۲۱ ..... ان امرأة عرضت نفسها - سهل بن سعد
- ۳۲۱ ..... ان امرأة قالت - معاذة
- ۴۳۰۴ ..... ان امرأة قالت يا رسول الله ألا أجعل لك
- ۴۴۹ ..... شيئًا تقعد عليه - جابر بن عبد الله
- ۳۲۱ ..... ان امرأة قالت: يا رسول الله إن لي ضرة -

- ۳۸۰۴ ..... سعيد الخدري  
 - إن الأنصار اجتمعوا في سقيفة بني ساعدة -  
 ۲۴۶۲ ..... عمر بن الخطاب  
 - إن أهل الإسلام لا يسيئون - عبد الله بن  
 ۱۷۵۳ ..... مسعود  
 - إن أهل الجنة ليتراءون الغرف - سهل بن  
 ۱۶۵۵ ..... سعد  
 - إن أهل الجنة يتراءون أهل الغرف - أبو  
 ۳۲۵۶ ..... سعيد الخدري  
 - أن أهل قباء اقتتلوا حتى تراموا بالحجارة -  
 ۲۶۹۳ ..... سهل بن سعد  
 - أن أهل قريظة نزلوا على حكم سعد - أبو  
 ۶۲۶۲ ..... سعيد الخدري  
 - أن أهل المدينة سألوا ابن عباس - عكرمة ...  
 ۱۷۵۸ .....  
 - أن أهل المدينة فرغوا - أنس بن مالك .....  
 ۲۸۶۷ .....  
 - أن أهل مكة سألوا - أنس بن مالك .....  
 ۳۶۳۷ .....  
 - أن أهل مكة سألوا رسول الله ﷺ - أنس بن  
 ۳۸۶۸ ..... مالك  
 - أن إهلال رسول الله ﷺ من ذي الحليفة -  
 ۱۵۱۵ ..... جابر بن عبد الله  
 - إن أهون أهل النار عذاباً يوم القيامة -  
 ۱۶۱۴ .....  
 - إن أول شيء بدأ به حين قدم - عائشة .....  
 - إن أول قسامة كانت في الجاهلية - ابن  
 ۳۸۴۵ ..... عباس  
 - إن أول ما نبدأ به في يومنا هذا - البراء بن  
 ۵۵۴۵ ..... عازب  
 - إن أول ما نبدأ به يومنا هذا أن نصلي - البراء  
 ۹۵۱ ..... ابن عازب  
 - إن أول ما نبدأ في يومنا هذا أن نصلي ثم  
 ۹۶۵ ..... نرجع فنتحر - البراء بن عازب .....  
 - إن أولئك إذا كان فيهم الرجل الصالح فمات  
 ۴۲۷ ..... عائشة .....
- ۵۲۱۹ ..... أسماء  
 - أن امرأة كانت تقم المسجد - أبو هريرة .....  
 ۴۶۰ .....  
 - أن امرأة ماتت في بطن فصلى عليها النبي  
 ۳۳۲ .....  
 - سمرة بن جندب .....  
 ۵۳۱۸ .....  
 - أن امرأة من أسلم يقال لها سبيعة - أم سلمة .  
 ۳۱۵ .....  
 - أن امرأة من الأنصار - عائشة .....  
 ۶۶۴۵ .....  
 - أن امرأة من الأنصار أتت - أنس بن مالك ..  
 - أن امرأة من الأنصار أتت رسول الله ﷺ -  
 ۷۳۶۰ ..... جبير بن مطعم  
 - أن امرأة من الأنصار قالت - جابر بن عبد  
 ۲۰۹۵ ..... الله  
 - أن امرأة من بني مخزوم سرقت - عائشة .....  
 ۳۷۳۳ .....  
 - أن امرأة من جهينة جاءت - ابن عباس .....  
 ۱۸۵۲ .....  
 - أن امرأة من خثعم استفتت - ابن عباس .....  
 ۴۳۹۹ .....  
 - أن امرأة من ولد جعفر تخوفت - القاسم بن  
 ۶۹۶۹ ..... محمد  
 - أن امرأة وجدت في بعض مغازي - عبد الله  
 ۳۰۱۴ ..... ابن مسعود  
 - أن امرأتين رمت إحداهما الأخرى بحجر -  
 ۵۷۵۹ ..... أبو هريرة  
 - أن امرأتين كانتا تخرزان في بيت - ابن أبي  
 ۴۵۵۲ ..... مليكة  
 - أن امرأتين من هذيل رمت إحداهما - أبو  
 ۶۹۰۴ ..... هريرة  
 - أن أناساً أروا ليلة القدر في السبع الأواخر -  
 ۶۹۹۱ ..... ابن عمر  
 - أن أناساً طافوا بالبيت بعد صلاة الصبح -  
 ۱۷۲۸ ..... عائشة  
 - أن أناساً في زمن النبي ﷺ قالوا: - أبو  
 ۴۵۸۱ ..... سعيد الخدري  
 - إن أناساً كانوا يؤخذون بالوحي - عمر بن  
 ۲۶۴۱ ..... الخطاب  
 - أن أناساً من اليهود قالوا - طارق بن شهاب .  
 ۴۴۰۷ .....  
 - أن أناساً نزلوا على حكم سعد بن معاذ - أبو

- ۱۸۷۶ - إن الإيمان ليأرز إلى المدينة - أبو هريرة ..... ۱۸۷۶
- ۴۴۲۳ - إن بالمدينة أقوامًا ماسرتم مسيرًا - أنس بن مالك ..... ۴۴۲۳
- ۷۰۵۶ - أن يابعا على السمع والطاعة في منشطنا - عباد بن الصامت ..... ۷۰۵۶
- ۲۵۶۴ - أن بريرة جاءت تستعين - عمرة بنت عبد الرحمن ..... ۲۵۶۴
- ۲۵۶۱ - أن بريرة جاءت تستعينها - عائشة ..... ۲۵۶۱
- ۲۷۱۷ - أن بريرة جاءت عائشة - عائشة ..... ۲۷۱۷
- ۲۵۶۰ - إن بريرة دخلت عليها تستعينها - عائشة ..... ۲۵۶۰
- ۱۴۲۰ - أن بعض أزواج النبي ﷺ قلن - عائشة ..... ۱۴۲۰
- ۳۱۱ - أن بعض أمهات المؤمنين اعتكفت وهي مستحاضة - عائشة ..... ۳۱۱
- ۱۸۰۸ - أن بعض بني عبد الله قال له : لو أقمتم بهذا نافع ..... ۱۸۰۸
- ۳۷۵۵ - أن بلالًا قال لأبي بكر - قيس بن أبي حازم ..... ۳۷۵۵
- ۱۹۱۸ - أن بلالًا كان يؤذن بليل - عائشة ..... ۱۹۱۸
- ۶۲۳ - إن بلالًا يؤذن بليل - عائشة ..... ۶۲۳
- ۲۶۵۶ - إن بلالًا يؤذن بليل - عبد الله بن عمر ..... ۲۶۵۶
- ۶۲۲ - إن بلالًا يؤذن بليل فكلوا - عائشة ..... ۶۲۲
- ۶۱۷ - إن بلالًا يؤذن بليل فكلوا واشربوا - عبد الله بن عمر ..... ۶۱۷
- ۶۲۰ - إن بلالًا ينادي بليل - عبد الله بن عمر ..... ۶۲۰
- ۷۲۴۸ - إن بلالًا ينادي بليل فكلوا - ابن عمر ..... ۷۲۴۸
- ۲۲۶ - إن بني إسرائيل كان إذا سرق فيهم الشريف - قرضه - أبو موسى ..... ۲۲۶
- ۳۷۳۳ - إن بني إسرائيل كان إذا سرق فيهم الشريف - عائشة ..... ۳۷۳۳
- ۶۵۶ - أن بني سلمة أرادوا أن يتحولوا عن منازلهم - أنس بن مالك ..... ۶۵۶
- ۲۶۲۴ - أن بني صهيب مولى بني جدعان ادعوا - ابن أبي مليكة ..... ۲۶۲۴
- ۵۲۷۸ - إن بني المغيرة استأذنوا في أن يتكح علي - المسور بن مخرمة ..... ۵۲۷۸
- ۵۲۳۰ - ابن مخرمة ..... ۵۲۳۰
- ۷۰۶۴ - إن بين يدي الساعة أيامًا يُرفع فيها العلم - ابن مسعود وأبو موسى ..... ۷۰۶۴
- ۷۰۶۲ - إن بين يدي الساعة لأيامًا ينزل فيها الجهل - عبد الله بن مسعود وأبو موسى ..... ۷۰۶۲
- ۹۱۵ - أن التأذين الثاني - السائب بن يزيد ..... ۹۱۵
- ۴۵۴۶ - «إن تبدوا ما في أنفسكم» قال : نسختها - ابن عمر ..... ۴۵۴۶
- ۴۴۷۷ - أن تجعل لله نداءً وهو خلقك - عبد الله بن مسعود ..... ۴۴۷۷
- ۶۸۶۱ - أن تدعو لله نداءً وهو خلقك - عبد الله بن مسعود ..... ۶۸۶۱
- ۸۸ - أن تزوج - عقبة بن الحارث ..... ۸۸
- ۲۷۴۸ - أن تصدق وأنت صحيح حريص - أبو هريرة ..... ۲۷۴۸
- ۱۴۱۹ - أن تصدق وأنت صحيح شحيح - أبو هريرة ..... ۱۴۱۹
- ۴۲۵۰ - إن تطعنوا في إمارته - ابن عمر ..... ۴۲۵۰
- ۳۷۳۰ - أن تطعنوا في إمارته فقد كنتم تطعنون - ابن عمر ..... ۳۷۳۰
- ۱۵۴۹ - أن نلبية رسول الله ﷺ ليبيك اللهم - ابن عمر ..... ۱۵۴۹
- ۵۶۸۹ - إن التلبية تحم فؤاد المريض - عائشة ..... ۵۶۸۹
- ۳۴۶۴ - إن ثلاثة في بني إسرائيل أبرص وأقرع - أبو هريرة ..... ۳۴۶۴
- ۶۶۵۳ - إن ثلاثة في بني إسرائيل أراد الله - أبو هريرة ..... ۶۶۵۳
- ۵۵۰۲ - أن جارية لكعب بن مالك ترعى غنمًا - عبد الله بن مسعود ..... ۵۵۰۲
- ۵۵۰۵ - أن جارية لكعب بن مالك كانت ترعى - سعد بن معاذ ..... ۵۵۰۵
- ۵۵۰۱ - أن جارية لهم كانت ترعى غنمًا - عمر بن الخطاب ..... ۵۵۰۱
- ۵۹۳۴ - أن جارية من الأنصار تزوجت - عائشة ..... ۵۹۳۴
- ۷۳۸۹ - إن جبريل عليه السلام ناداني قال : إن الله - عائشة ..... ۷۳۸۹
- ۵۲۷۸ - أن جدته مليكة دعت رسول الله ﷺ لطمع - أن جدته مليكة دعت رسول الله ﷺ لطمع

- ۵۰۳۵ ..... سعید بن جبیر  
 - إن الذي زاد التأذين الثالث يوم الجمعة  
 ۹۱۳ ..... عثمان - السائب بن يزيد  
 - إن الذين يصنعون هذه الصور يعذبون - ابن  
 ۵۹۵۱ ..... عمر  
 - إن رأيتمونا تخطفنا الطير - البراء بن عازب . ۳۰۳۹  
 - أن الربيع عمته كسرت ثنية جارية - أنس بن  
 ۴۵۰۰ ..... مالك  
 - أن الربيع كسرت ثنية جارية - أنس بن مالك ۲۷۰۳  
 - إن رجلاً من أصحاب رسول الله ﷺ - ابن  
 ۷۰۲۸ ..... عمر  
 - أن رجلاً من أصحاب النبي ﷺ أروا - ابن  
 ۲۰۱۵ ..... عمر  
 - أن رجلاً من الأنصار استأذنوا - أنس بن  
 ۲۵۳۷ ..... مالك  
 - أن رجلاً من المنافقين على عهد رسول الله  
 ۴۵۶۷ ..... ﷺ - أبو سعيد الخدري  
 - إن رجلاً يتخرصون - حولة الأنصارية ..... ۳۱۱۸  
 - أن رجلاً أتى ابن عمر فقال - نافع ..... ۴۵۱۴  
 - أن رجلاً أتى رسول الله ﷺ - ابن عباس ..... ۷۰۰۰  
 - أن رجلاً أتى رسول الله ﷺ فقال - سهل بن  
 ۴۷۴۶ ..... سعد  
 - أن رجلاً أتى النبي ﷺ بتقاضاه - أبو هريرة . ۲۳۰۶  
 - أن رجلاً أتى النبي ﷺ فقال أخى يشتكى  
 ۵۶۸۴ ..... بطنه - أبو سعيد  
 - أن رجلاً أتى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله!  
 ۶۱۶۴ ..... هلكت - أبو هريرة  
 - أن رجلاً أتى النبي ﷺ فقال يا رسول الله!  
 ۷۰۵۷ ..... استعملت - أسيد بن حضير  
 - أن رجلاً أتى النبي ﷺ فقال إنه احترق -  
 ۱۹۳۵ ..... عائشة  
 - أن رجلاً أتى النبي ﷺ وهو بالجعرانة -  
 ۱۷۸۹ ..... يعلى بن أمية  
 - أن رجلاً أتى النبي ﷺ بتقاضاه بغيراً - أبو  
 ۳۸۰ ..... أنس بن مالك  
 - أن جده حزناً قدم على النبي ﷺ - سعيد بن  
 ۶۱۹۳ ..... المسيب  
 - أن الحارث بن هشام سأل رسول الله ﷺ -  
 ۲ ..... عائشة  
 - أن الحجاج بن أيمن وهو رجل من الأنصار  
 - مولى لأسامة بن زيد ..... ۳۷۳۶  
 - أن حذيفة بن اليمان قدم على عثمان - أنس  
 ۴۹۸۷ ..... ابن مالك  
 - أن الحسن بن علي أخذ تمره - أبو هريرة .... ۳۰۷۲  
 - إن حقاً على الله ألا يرفع شيئاً - أنس بن  
 ۶۵۰۱ ..... مالك  
 - أن حمزة بن عمرو الأسلمي قال - عائشة ... ۱۹۴۳  
 - إن خالد بن الوليد بالغميم - مروان والمسور  
 - أن خزاعة قتلوا رجلاً من بني ليث عام فتح  
 ۱۱۲ ..... مكة - أبو هريرة  
 - أن خلق أحدكم يُجمع في بطن أمه أربعين -  
 ۷۴۵۴ ..... عبد الله بن مسعود  
 - أن الخمر التي أهرقت الفضيخ - أنس بن  
 ۴۶۲۰ ..... مالك  
 - أن الخمر حرمت والخمر يومئذ اليسر والتمر  
 - أنس بن مالك ..... ۵۵۸۴  
 - إن خياركم أحسنكم أخلاقاً - عبد الله بن  
 عمرو ..... ۶۰۳۵  
 - إن خياطاً دعا رسول الله ﷺ - أنس بن مالك  
 - إن خياطاً دعا رسول الله ﷺ لطلعام - أنس بن  
 ۲۰۹۲ ..... مالك  
 - إن خياطاً دعا النبي ﷺ - أنس بن مالك ..... ۵۴۳۶  
 - إن خير دور الأنصار دار بني النجار - أبو  
 حميد ..... ۳۷۹۱  
 - أن داود النبي عليه السلام كان لا يأكل - أبو  
 هريرة ..... ۲۰۷۳  
 - إن الدين يسر - أبو هريرة ..... ۳۹  
 - إن الذي تدعونه المنفصل هو المحكم -

- ۶۶۶۷ - أن رجلاً دخل المسجد بصلي - أبو هريرة .. ۲۳۹۲ هريرة .....  
 ۶۰۶۱ - أن رجلاً ذكر عند النبي ﷺ - أبو بكره ..... ۶۰۳۲ - أن رجلاً استأذن على النبي ﷺ - عائشة .....  
 ۲۱۱۷ - إن رجلاً ذُكر للنبي ﷺ - ابن عمر ..... ۴۵۸ - أن رجلاً أسود كان يقيم المسجد - أبو هريرة  
 ۶۹۶۴ - أن رجلاً ذكر للنبي ﷺ أنه يخدع - ابن عمر . - أن رجلاً أصاب من امرأة قبله - عبد الله بن  
 - أن رجلاً رأى كلباً يأكل الثرى من العطش - مسعود ..... ۵۲۶  
 ۱۷۳ أبو هريرة ..... - أن رجلاً اطلع في بعض حجر النبي ﷺ -  
 ۴۷۴۸ - أن رجلاً رمى امرأته - ابن عمر ..... ۶۹۰۰ أنس بن مالك .....  
 - إن رجلاً سأل ابن عمر كيف سمعت - أن رجلاً اطلع في بيت النبي ﷺ - حميد  
 ۷۵۱۴ صفوان بن محرز ..... ۶۸۸۹ الطويل .....  
 ۶۱۱۲ - أن رجلاً سأل رسول الله ﷺ - زيد بن خالد . - أن رجلاً اطلع في حجر في باب رسول الله  
 - أن رجلاً سأل رسول الله ﷺ أي الإسلام ﷺ - سهل بن سعد ..... ۶۹۰۱  
 ۲۸ خير؟ - عبد الله بن عمرو ..... - أن رجلاً اطلع من بعض حجر النبي ﷺ -  
 - أن رجلاً سأل رسول الله ﷺ عن اللقطة - أنس بن مالك ..... ۶۲۴۲  
 ۲۴۳۶ زيد بن خالد الجهني ..... - أن رجلاً اطلع من حجر في دار النبي ﷺ -  
 - أن رجلاً سأل النبي ﷺ عن الساعة - أنس ۵۹۲۴ سهل بن سعد .....  
 ۳۶۸۸ ابن مالك ..... - أن رجلاً اعتق عبداً ليس له مال غيره - جابر  
 - أن رجلاً سأل النبي ﷺ أي الإسلام خير؟ - ابن عبد الله ..... ۲۴۱۵  
 ۶۲۳۶ عبد الله بن عمرو ..... - أن رجلاً اعتق غلاماً له - جابر بن عبد الله ... ۲۱۴۱  
 - أن رجلاً سأل النبي ﷺ أي الأعمال أفضل؟ - أن رجلاً أقام سلعة - عبد الله بن أبي أوفى .. ۲۰۸۸  
 ۷۵۳۴ - عبد الله بن مسعود ..... - أن رجلاً أقام سلعة في السوق - عبد الله بن  
 - أن رجلاً سأل النبي ﷺ عن الساعة - أنس ۴۵۵۱ أبي أوفى .....  
 ۳۶۸۸ ابن مالك ..... - أن رجلاً نقض رسول الله ﷺ فأغظ له -  
 - أن رجلاً سأله ما يلبس المحرم؟ - ابن عمر . ۲۳۹۰ أبو هريرة .....  
 - أن رجلاً سمع رجلاً يقرأ - أبو سعيد - أن رجلاً جاء إلى سهل بن سعد فقال - أبو  
 ۵۰۱۳ الخدي ..... ۳۷۰۳ حازم .....  
 - أن رجلاً شكى إلى النبي ﷺ هلاك المال - أن رجلاً جاء إلى النبي ﷺ - أنس بن مالك . ۶۰۹۳  
 وجهد النعال - أنس بن مالك ..... - أن رجلاً جاء إلى النبي ﷺ وهو يخطب -  
 ۱۰۱۸ ..... ابن عمر ..... ۴۷۳  
 ۵۲۶۱ - أن رجلاً طلق امرأته ثلاثاً - عائشة ..... - أن رجلاً جاءه فقال: يا أبا عبد الرحمن -  
 - أن رجلاً عض يد رجل - عبد الله بن أبي مليكة ..... ۴۶۵۰ ابن عمر .....  
 ۶۸۹۲ - أن رجلاً عض يد رجل - عمران بن حصين . ۳۴۷۹ - إن رجلاً حضره الموت - حذيفة بن اليمان ..  
 - أن رجلاً قال لرسول الله ﷺ إن أمه توفيت - عبد الله بن مالك ..... ۱۰۱۳  
 ۲۷۷۰ الله بن عباس ..... - أن رجلاً دخل المسجد ورسول الله ﷺ - أبو هريرة ..... ۶۲۵۱  
 - أن رجلاً قال لعبد الله بن زيد - يحيى

- ۱۸۵ ..... المازنی عن أبيه .....  
 - أن رجلاً قال للنبي ﷺ أخبرني بعمل - أبو  
 ۶۸۱۴ ..... أيوب .....  
 - أن رجلاً قال للنبي ﷺ إن أمي - عائشة ..... ۱۳۸۸  
 - أن رجلاً قال للنبي ﷺ: إن أمي افتلنت  
 ۲۷۶۰ ..... نفسها - عائشة .....  
 - أن رجلاً قال للنبي ﷺ أوصني قال: لا  
 ۶۱۱۶ ..... تغضب - أبو هريرة .....  
 - أن رجلاً قال: يا رسول الله! أخبرني بعمل -  
 ۵۹۸۳ ..... أبو أيوب .....  
 - إن رجلاً قال: يا رسول الله كيف صلاة الليل  
 ۱۱۳۷ ..... عبد الله بن عمر .....  
 - أن رجلاً قال: يا رسول الله! ما يليس  
 ۱۵۴۲ ..... المحرم - ابن عمر .....  
 - أن رجلاً قال: يا نبي الله! كيف يحشر - أنس  
 ۶۵۲۳ ..... ابن مالك .....  
 - أن رجلاً قال: يا نبي الله! يحشر - أنس بن  
 ۴۷۶۰ ..... مالك .....  
 - أن رجلاً قام في زمن النبي ﷺ - قتادة بن  
 ۵۰۱۴ ..... النعمان .....  
 - أن رجلاً كان على عهد رسول الله ﷺ - عمر  
 ۶۷۸۰ ..... ابن الخطاب .....  
 - إن رجلاً كان فيمن كان قبلكم - حذيفة بن  
 ۳۴۵۱ ..... اليمان .....  
 - أن رجلاً كان قبلكم رغبه الله مالا - أبو  
 ۳۴۷۸ ..... سعيد الخدري .....  
 - أن رجلاً كان مع النبي ﷺ فوقسته - ابن  
 ۱۸۵۱ ..... عباس .....  
 - أن رجلاً كان يأكل أكلاً كثيراً - أبو هريرة ... ۵۳۹۷  
 - أن رجلاً كانت له بريمة فنكحها - عائشة ..... ۴۵۷۳  
 - أن رجلاً لآعن امرأته في زمن النبي ﷺ -  
 ۶۷۴۸ ..... ابن عمر .....  
 - أن رجلاً مر في المسجد بأسمهم - جابر بن  
 ۷۰۷۴ ..... عبد الله .....
- أن رجلاً من أسلم أتى رسول الله ﷺ - جابر  
 ۶۸۱۴ ..... ابن عبد الله .....  
 - أن رجلاً من أسلم أتى النبي ﷺ - جابر بن  
 ۵۲۷۰ ..... عبد الله .....  
 - إن رجلاً من أسلم ثم تهود فأناه معاذ - أبو  
 ۷۱۵۷ ..... موسى .....  
 - أن رجلاً من أسلم جاء النبي ﷺ - جابر بن  
 ۶۸۲۰ ..... عبد الله .....  
 - أن رجلاً من الأعراب أتى رسول الله ﷺ  
 ۲۷۲۴ ..... فقال - أبو هريرة وزيد بن خالد .....  
 - أن رجلاً من الأعراب جاء - أبو هريرة وزيد  
 ۶۸۳۵ ..... ابن خالد .....  
 - إن رجلاً من أعظم المسلمين غناء عن  
 ۶۶۰۷ ..... المسلمين - سهل بن سعد .....  
 - أن رجلاً من الأنصار جاء - سهل بن سعد ... ۵۳۰۹  
 - أن رجلاً من الأنصار جاء إلى النبي ﷺ -  
 ۷۱۶۶ ..... سهل بن سعد .....  
 - أن رجلاً من الأنصار خاصم الزبير - عبد الله  
 ۲۳۵۹ ..... ابن الزبير .....  
 - أن رجلاً من الأنصار دبر مملوكاً له - جابر  
 ۶۷۱۶ ..... ابن عبد الله .....  
 - أن رجلاً من الأنصار قال: - أسيد بن حضير ۳۷۹۲  
 - أن رجلاً من الأنصار قذف امرأته - عبد الله  
 ۵۳۰۶ ..... ابن مسعود .....  
 - أن رجلاً من الأنصار يقال له أبو شعيب -  
 ۲۴۵۶ ..... أبو مسعود .....  
 - أن رجلاً من أهل البادية أتى - أنس بن مالك ۶۱۶۷  
 - أن رجلاً من أهل الجنة استأذن ربه - أبو  
 ۷۵۱۹ ..... هريرة .....  
 - أن رجلاً من بني إسرائيل سأل بعض - أبو  
 ۱۴۹۸ ..... هريرة .....  
 - أن رجلاً من اليهود قال له يا أمير المؤمنين  
 ۴۵ ..... آية في كتابكم - عمر بن الخطاب .....  
 - أن رجلاً وقصه بغيره - ابن عباس ..... ۱۲۶۷



- عباس ..... ۵۷۰۱
- ۶۸۲۱ - أن رجلاً وقع بامرأته في رمضان - أبو هريرة
- ۶۶۴۶ - أن رسول الله ﷺ أدرك عمر - ابن عمر ..... ۵۱۳۹
- ۶۶۴۳ - أن رجلاً يدعى خداماً أنكح ابنة له - عبد الرحمن بن يزيد ومجمع بن يزيد
- ۲۱۸۸ - أن رسول الله ﷺ أرخص لصاحب العرية - زيد بن ثابت
- ۶۶۳۳ - أن رجلين اختصما إلى رسول الله ﷺ - أبو هريرة وزيد بن خالد
- ۷۴۴۱ - ابن مالك ..... ۷۲۵۸
- ۱۸۰ - أن رسول الله ﷺ أرسل إلى رجل من الأنصار - أنس بن مالك
- ۳۸۰۵ - أن رسول الله ﷺ استعمل رجلاً - أبو سعيد
- ۴۲۴۴ - وأبو هريرة ..... ۳۸۰۵
- ۲۲۰۱ - أن رسول الله ﷺ استعمل رجلاً - أبو هريرة
- ۶۶۳۶ - أن رسول الله ﷺ استعمل عاملاً - أبو حميد الساعدي
- ۶۶۵۱ - أن رسول الله ﷺ اصطنع خاتماً - ابن عمر .. ۴۶۵
- ۵۰۸۶ - أن رسول الله ﷺ أعتق صفية - أنس بن مالك
- ۱۷۷۶ - إن رسول الله ﷺ اعتمر أربع عمرات - عبد الرحمن
- ۲۵۰۰ - أن رسول الله ﷺ أعطاه غنماً يقسمها على صحابته - عفة بن عامر
- ۲۳۳۱ - أن رسول الله ﷺ أعطى خبير اليهود - عبد الله بن عمر
- ۲۷ - أن رسول الله ﷺ أعطى رهطاً وسعد جالساً - سعد بن أبي وقاص
- ۴۲۸۹ - أن رسول الله ﷺ أقبل يوم الفتح - ابن عمر .. ۵۸۸۸
- ۲۹۸۸ - أن رسول الله ﷺ أقبل يوم الفتح - عبد الله بن مسعود
- ۲۰۷ - أن رسول الله ﷺ أكل كنف شاة - ابن عباس
- ۳۳۲۳ - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل - ابن عمر
- ۳۳۵۹ - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل الوزغ - أم شريك
- ۱۵۳۲ - أن رسول الله ﷺ أناخ بالبطحاء - ابن عمر .. ۵۸۷۷
- ۷۱۴ - أن رسول الله ﷺ انصرف - أبو هريرة
- ۷۲۵۰ - أن رسول الله ﷺ انصرف من اثنتين - أبو هريرة
- ۵۸۶۶ - أن رسول الله ﷺ اتخذ خاتماً - ابن عمر
- ۵۸۶۵ - أن رسول الله ﷺ اتخذ خاتماً من ذهب - عبد الله بن مسعود
- ۹۲۳ - أن رسول الله ﷺ أتى بحال - عمرو بن تغلب
- ۴۱۹۷ - أن رسول الله ﷺ أتى خبير ليلاً - أنس بن مالك
- ۵۴۳۳ - أن رسول الله ﷺ أتى مولى له خياطاً - أنس بن مالك
- ۲۴۵۱ - أن رسول الله ﷺ أتى بشراب فشرب منه - سهل بن سعد الساعدي
- ۲۶۰۵ - أن رسول الله ﷺ أتى بشراب وعن يمينه غلام - سهل بن سعد
- ۵۶۱۹ - أن رسول الله ﷺ أتى بلبن - أنس بن مالك .. ۵۵۷۶
- ۵۶۹۸ - أن رسول الله ﷺ أتى ليلة أسري - أبو هريرة
- ۵۶۹۹ - أن رسول الله ﷺ احتجم - عبد الله بن يحيى
- ۵۶۹۹ - أن رسول الله ﷺ احتجم في رأسه - ابن عباس
- ۵۶۹۹ - أن رسول الله ﷺ احتجم وهو محرم - ابن عباس

- ۴۸۸۴ ..... ابن عمر .....  
 ۴۴۱۰ ..... - أن رسول الله ﷺ خلق رأسه - ابن عمر .....  
 ۵۸۱۴ ..... - أن رسول الله ﷺ حين توفي - عائشة .....  
 ۶۰۶۲ ..... - أن رسول الله ﷺ حين ذكر - سالم عن أبيه ..  
 ۶۳۹ ..... - أن رسول الله ﷺ خرج - أبو هريرة .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ خرج إلى تبوك - مصعب  
 ۴۴۱۶ ..... ابن سعد عن أبيه .....  
 ۱۹۴۴ ..... - أن رسول الله ﷺ خرج إلى مكة - ابن عباس  
 ۱۸۲۴ ..... - أن رسول الله ﷺ خرج حاجًا - أبو قتادة .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ خرج حين زاغت الشمس  
 ۵۴۰ ..... - أنس بن مالك .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ خرج فقام عبد الله - أنس  
 ۹۳ ..... ابن مالك .....  
 ۲۰۱۲ ..... - أن رسول الله ﷺ خرج ليلة - عائشة .....  
 ۴۲۵۲ ..... - أن رسول الله ﷺ خرج معتمرًا - ابن عمر ....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ خرج يخبر بليلة القدر -  
 ۴۹ ..... عبادة بن الصامت .....  
 ۶۴۲۶ ..... - أن رسول الله ﷺ خرج يومًا - عفة بن عامر .  
 ۷۰۷۸ ..... - أن رسول الله ﷺ خطب الناس - أبو بكره ...  
 ۷۳۷۰ ..... - أن رسول الله ﷺ خطب الناس - عائشة .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ خطب يوم النحر - ابن  
 ۱۷۳۹ ..... عباس .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ دخل عام الفتح - أنس بن  
 ۱۸۴۶ ..... مالك .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ دخل على أعرابي - ابن  
 ۷۴۷۰ ..... عباس .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ دخل على رجل - ابن  
 ۵۶۶۲ ..... عباس .....  
 ۶۷۷۰ ..... - إن رسول الله ﷺ دخل عليّ مسرورًا - عائشة  
 ..... - أن رسول الله ﷺ دخل عليها مسرورًا -  
 ۳۵۵۵ ..... عائشة .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ دخل عليها يومًا - زينب  
 ۷۱۳۵ ..... ابنة جحش .....  
 ۵۰۵ ..... - أن رسول الله ﷺ دخل الكعبة - ابن عمر ....
- ۱۲۲۸ ..... هريرة .....  
 ..... - إن رسول الله ﷺ انكفأ إلى كبشين - أنس بن  
 ۵۵۵۴ ..... مالك .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ بعث أبا عبدة - عمرو بن  
 ۳۱۵۸ ..... عوف .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ بعث أبا بني عدي - أبو  
 ۷۳۵۰ ..... سعيد وأبو هريرة .....  
 ۴۴۶۹ ..... - أن رسول الله ﷺ بعث بعثًا .....  
 ۲۹۳۹ ..... - أن رسول الله ﷺ بعث بكتابه - ابن عباس ...  
 ..... - أن رسول الله ﷺ بعث بكتابه رجلاً وأمره -  
 ۶۴ ..... ابن عباس .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ بعث سرية - ابن عمر .....  
 ۳۱۳۴ ..... - أن رسول الله ﷺ بعث عمرو بن العاص -  
 ۴۳۵۸ ..... أبو عثمان .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ بلغه أن بني عمرو بن عوف  
 ۱۲۳۴ ..... - سهل بن سعد .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ بينما هو جالس في  
 المسجد - أبو واقد الليثي .....  
 ۶۶ .....  
 ۲۸۹۸ ..... - أن رسول الله ﷺ التقى - سهل بن سعد .....  
 ۴۲۰۲ ..... - أن رسول الله ﷺ التقى هو - سهل بن سعد ..  
 ۴۴۶۶ ..... - أن رسول الله ﷺ توفي وهو - عائشة .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ جاء إلى السقاية - ابن  
 ۱۶۳۵ ..... عباس .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ جاءه أعرابي - أبو هريرة ..  
 ۶۸۴۷ ..... - أن رسول الله ﷺ جاءه جاءه - أنس بن مالك .  
 ۴۱۹۹ ..... - أن رسول الله ﷺ جعل للفرس سهمين - ابن  
 ۲۸۶۳ ..... عمر .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ جلس على المنبر - أبو  
 ۳۹۰۴ ..... سعيد الخدري .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ جمع في حجة الوداع - أبو  
 ۱۶۷۴ ..... أيوب .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ حدثهم - مالك بن  
 ۳۳۹۳ ..... صعصعة .....  
 ..... - أن رسول الله ﷺ حرق نخل بني النضير -

- ۲۶ ..... أبو هريرة
- ۲۱۵۳ ..... أن رسول الله ﷺ سئل عن الأمة - أبو هريرة
- ۶۸۳۷ ..... وزيد بن خالد
- ..... أن رسول الله ﷺ سئل عن فأرة سقطت في
- ۲۳۵ ..... سمن فقال: ألقوها - ميمونة
- ۴۲۰ ..... أن رسول الله ﷺ سأل بين الخيل - ابن عمر
- ..... أن رسول الله ﷺ سأل بين الخيل - عبد الله
- ۲۸۶۹ ..... ابن مسعود
- ..... أن رسول الله ﷺ سقط عن فرسه - أنس بن
- ۳۷۸ ..... مالك
- ..... أن رسول الله ﷺ شرب لبنًا فمضمض - ابن
- ۲۱۱ ..... عباس
- ..... أن رسول الله ﷺ شغل عنها ليلة فأخرها -
- ۵۷۰ ..... عبد الله بن عمر
- ..... أن رسول الله ﷺ صفَّ بهم - أبو هريرة
- ۳۸۸۱ ..... إن رسول الله ﷺ صلى - أنس بن مالك
- ۹۸۴ ..... أن رسول الله ﷺ صلى - عائشة
- ۲۰۱۱ ..... أن رسول الله ﷺ صلى إلى بيت المقدس -
- ۴۴۸۶ ..... البراء بن عازب
- ..... أن رسول الله ﷺ صلى بإحدى الطائفتين -
- ۴۱۳۳ ..... عمر بن الخطاب
- ..... أن رسول الله ﷺ صلى ذات ليلة - عائشة
- ۱۱۲۹ ..... أن رسول الله ﷺ صلى الصبح بغلس - أنس
- ۹۴۷ ..... ابن مالك
- ..... إن رسول الله ﷺ صلى الظهر خمسا - عبد
- ۱۲۲۶ ..... الله بن مسعود
- ..... أن رسول الله ﷺ صلى العصر والنشمس في
- ۵۴۵ ..... حجرتها - عائشة
- ..... أن رسول الله ﷺ صلى على النجاشي -
- ۱۳۱۷ ..... جابر بن عبد الله
- ..... إن رسول الله ﷺ صلى لنا يوماً - أنس بن
- ۶۴۶۸ ..... مالك
- ..... أن رسول الله ﷺ طاف بالبيت - ابن عباس
- ۱۶۳۲ ..... أن رسول الله ﷺ دخل مكة من كداء - ابن
- ۱۵۷۶ ..... عمر
- ..... أن رسول الله ﷺ ذكر - عائشة
- ۲۰۴۵ ..... أن رسول الله ﷺ ذكر رمضان - ابن عمر
- ۱۹۰۶ ..... أن رسول الله ﷺ ذكر الوجع - أسامة بن زيد
- ۶۹۷۴ ..... أن رسول الله ﷺ ذهب - سهل بن سعد
- ۶۸۴ ..... أن رسول الله ﷺ رآه - كعب بن عجرة
- ۱۸۱۷ ..... أن رسول الله ﷺ رآه وقمله يسقط - كعب بن
- ..... عجرة
- ۱۸۱۸ ..... إن رسول الله ﷺ رأى بصاقًا في جدار القبلة
- ..... عبد الله بن عمر
- ۴۰۶ ..... أن رسول الله ﷺ رأى رجلًا - أبو هريرة
- ۶۱۶۰ ..... أن رسول الله ﷺ رأى رجلًا - مالك ابن
- ..... بحينة
- ۶۶۳ ..... أن رسول الله ﷺ رأى رجلًا يسوق - أبو
- ..... هريرة
- ۱۶۸۹ ..... أن رسول الله ﷺ رأى في جدار القبلة مخاطًا
- ..... عائشة
- ۴۰۷ ..... أن رسول الله ﷺ رأى نخامة في جدار
- ..... المسجد - أبو هريرة وأبو سعيد
- ۴۰۸ ..... أن رسول الله ﷺ رأى نخامة في حائط
- ..... المسجد - أبو هريرة وأبو سعيد
- ۴۱۰ ..... أن رسول الله ﷺ رجع من غزوة - أنس بن
- ..... مالك
- ۴۴۲۳ ..... أن رسول الله ﷺ رخص بعد ذلك - زيد بن
- ..... ثابت
- ۲۱۸۴ ..... أن رسول الله ﷺ رخص في العرايا - زيد بن
- ..... ثابت
- ۲۱۹۲ ..... أن رسول الله ﷺ ركب - أنس بن مالك
- ۶۸۹ ..... أن رسول الله ﷺ ركب على حمار - أسامة
- ..... ابن زيد
- ۲۹۸۷ ..... أن رسول الله ﷺ زار أهل بيت - أنس بن
- ..... مالك
- ۶۰۸۰ ..... أن رسول الله ﷺ سئل أي العمل أفضل؟ -

- أن رسول الله ﷺ قال: مفاتيح الغيب - 6391  
 - أن رسول الله ﷺ طبع - عائشة .....  
 - أن رسول الله ﷺ طرقه وفاطمة - علي بن  
 - أبي طالب ..... 4724  
 - أن رسول الله ﷺ طلع له أحد - أنس بن  
 - مالك ..... 3367  
 - أن رسول الله ﷺ عرضه يوم أحد وهو ابن  
 - أربع عشرة سنة - عبد الله بن عمر ..... 2664  
 - أن رسول الله ﷺ غزا - ابن عباس ..... 4275  
 - أن رسول الله ﷺ غزا خيبر - أنس بن مالك . 371  
 - أن رسول الله ﷺ فرض زكاة الفطر - ابن  
 - عمر ..... 1504  
 - أن رسول الله ﷺ فرق بين رجل وامرأة - ابن  
 - عمر ..... 5313  
 - أن رسول الله ﷺ في بعض أيامه - عبد الله بن  
 - أبي أوفى ..... 2965  
 - أن رسول الله ﷺ قال - وهو في قبة يوم  
 - بدر: - ابن عباس ..... 4875  
 - أن رسول الله ﷺ قال: أقراني جبريل - ابن  
 - عباس ..... 4991  
 - أن رسول الله ﷺ قال: إن أصحاب - عائشة  
 - أن رسول الله ﷺ قال: إن في الجنة - عبد  
 - الله بن قيس ..... 4879  
 - أن رسول الله ﷺ قال: بايعوني - عبادة بن  
 - الصامت ..... 3999  
 - أن رسول الله ﷺ قال: جنتان - عبد الله بن  
 - قيس ..... 4878  
 - إن رسول الله ﷺ قال في مرضه مروا أبا بكر  
 - يصلي بالناس - عائشة ..... 679  
 - أن رسول الله ﷺ قال: لا ينظر الله - أبو  
 - هريرة ..... 5788  
 - أن رسول الله ﷺ قال لأصحاب الحجر -  
 - ابن عمر ..... 4702  
 - أن رسول الله ﷺ قال للوزع فويسق - عائشة  
 - إن رسول الله ﷺ قال لها: ألم تري - عائشة  
 - 1583
- أن رسول الله ﷺ قال: مفاتيح الغيب -  
 4627 .....  
 - أن رسول الله ﷺ قال يوم خيبر: لأعطين -  
 4210 .....  
 - أن رسول الله ﷺ قام عشية بعد الصلاة  
 - فتشهد وأثنى على الله - أبو حميد الساعدي . 925  
 - أن رسول الله ﷺ قام في صلاة الظهر - عبد  
 - الله ابن بحنة ..... 1230  
 - إن رسول الله ﷺ قام من اثنين - عبد الله ابن  
 - بحنة ..... 1225  
 - أن رسول الله ﷺ قام يوم الفتح - مجاهد ... 4313  
 - أن رسول الله ﷺ قرأ - عبد الله بن مسعود ... 3341  
 - أن رسول الله ﷺ قضى - سعيد بن المسيب . 5760  
 - أن رسول الله ﷺ قضى في امرأتين - أبو  
 - هريرة ..... 5758  
 - أن رسول الله ﷺ قضى في جنين - أبو هريرة 6909  
 - أن رسول الله ﷺ قضى فيمن زنى - أبو هريرة 6833  
 - أن رسول الله ﷺ قطع في مجن - ابن عمر ... 6795  
 - أن رسول الله ﷺ كان في بعض المشاهد -  
 2802 .....  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا أتى - عائشة ..... 5675  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا أخذ - عائشة ..... 6319  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد - أبو هريرة ... 4560  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا اشتكى - عائشة ... 4439  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا خرج يوم العيد أمر  
 - بالحرية - ابن عمر ..... 494  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا رأى المطر قال -  
 1032 .....  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا رمى - الزهري ..... 1753  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا سلم سلم ثلاثاً -  
 6244 .....  
 - إن رسول الله ﷺ كان إذا طاف - ابن عمر ... 1616  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا قفل - ابن عمر ..... 1797  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا قفل - عبد الله بن

- ۸۷۲ - أن رسول الله ﷺ كان يصلي الصبح - عائشة
- ۵۲۲ - أن رسول الله ﷺ كان يصلي العصر والشمس في حجرتها - عائشة
- ۹۵۷ - أن رسول الله ﷺ كان يصلي في الأضحى والفطر ثم يخطب - عبد الله بن عمر
- ۵۱۶ - أن رسول الله ﷺ كان يصلي وهو حامل أمامة بنت زينب - أبو قتادة
- ۳۸۳ - أن رسول الله ﷺ كان يصلي وهي بينه وبين القبلة - عائشة
- ۲۰۲۷ - أن رسول الله ﷺ كان يعتكف - أبو سعيد الخدري
- ۶۳۴۶ - أن رسول الله ﷺ كان يقول - ابن عباس
- ۵۶۸ - إن رسول الله ﷺ كان يكره النوم قبل العشاء - أبو هريرة الأسلمي
- ۴۱۸۲ - أن رسول الله ﷺ كان يمتحن - عائشة
- ۲۷۱۳ - أن رسول الله ﷺ كان يمتحنهن - عائشة
- ۴۸۴ - أن رسول الله ﷺ كان ينزل بذي الحليفة - عبد الله بن مسعود
- ۳۱۳۵ - أن رسول الله ﷺ كان ينفل - ابن عمر
- ۳۶۴ - أن رسول الله ﷺ كان ينقل معهم الحجارة - جابر بن عبد الله
- ۴۷۷۷ - أن رسول الله ﷺ كان يوماً بارزاً - أبو هريرة
- ۲۹۳۶ - أن رسول الله ﷺ كتب إلى قيصر - ابن عباس
- ۱۲۶۴ - أن رسول الله ﷺ كُفّن في ثلاثة أثواب - عائشة
- ۱۶۷۰ - أن رسول الله ﷺ لم يزل يليه - الفضل
- ۳۷۵۹ - إن رسول الله ﷺ لم يكن فاحشاً - عبد الله بن عمرو
- ۱۸۱ - أن رسول الله ﷺ لما أفاض من عرفة - أسامة بن زيد
- ۱۴۵۸ - أن رسول الله ﷺ لما بعث معاذاً - ابن عباس
- ۱۷۱ - أن رسول الله ﷺ لما خلق رأسه - أنس بن مالك
- ۴۱۱۶ - مسعود
- ۶۵۱۰ - إن رسول الله ﷺ كان بين يديه - عائشة
- ۵۰۹۹ - أن رسول الله ﷺ كان عندها - عائشة
- ۳۵۶۵ - أن رسول الله ﷺ كان لا يرفع - أنس بن مالك
- ۵۳۷۱ - أن رسول الله ﷺ كان يؤتى - أبو هريرة
- ۸۹۲۲ - أن رسول الله ﷺ كان يؤتى بالرجل - أبو هريرة
- ۱۳۴۷ - أن رسول الله ﷺ كان يجمع بين الرجلين - جابر بن عبد الله
- ۱۱۱۰ - أن رسول الله ﷺ كان يجمع بين هاتين الصلاتين في السفر - أنس بن مالك
- ۱۵۳۳ - أن رسول الله ﷺ كان يخرج من طريق - ابن عمر
- ۴۷۰۷ - أن رسول الله ﷺ كان يدعو أعوذ - أنس بن مالك
- ۸۳۲ - أن رسول الله ﷺ كان يدعو في الصلاة اللهم إني أعوذ بك - عائشة
- ۷۳۵ - أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه حذو منكبيه - سالم عن أبيه
- ۴۴۵۰ - أن رسول الله ﷺ كان يسأل - عائشة
- ۱۱۰۵ - أن رسول الله ﷺ كان يسبح على ظهر راحلته - عبد الله بن عمر
- ۴۷۸۹ - أن رسول الله ﷺ كان يستأذن - عائشة
- ۳۵۵۸ - أن رسول الله ﷺ كان يسدل شعره - ابن عباس
- ۴۱۷۷ - أن رسول الله ﷺ كان يسير - أسلم
- ۷۳۲۹ - أن رسول الله ﷺ كان يصلي - أنس بن مالك
- ۹۳۷ - أن رسول الله ﷺ كان يصلي - عبد الله بن عمر
- ۹۹۴ - أن رسول الله ﷺ كان يصلي إحدى عشرة ركعة - عائشة
- ۱۱۱۹ - أن رسول الله ﷺ كان يصلي جالساً فيقرأ وهو جالس - عائشة

- ۲۸۱۳ - أن رسول الله ﷺ لما رجع - عائشة .....
- ۱۶۰۱ - إن رسول الله ﷺ لما قدم أبي - ابن عباس ...
- ۳۰۸۹ - أن رسول الله ﷺ لما قدم المدينة - جابر بن عبد الله .....
- ۴۲۸۸ - إن رسول الله ﷺ لما قدم مكة - ابن عباس ..
- ۳۷۷۴ - أن رسول الله ﷺ لما كان في مرضه - هشام عن أبيه .....
- ۳۳۷۸ - أن رسول الله ﷺ لما نزل الحجر - ابن عمر ..
- ۳۶۶۷ - أن رسول الله ﷺ مات وأبو بكر بالسنع - عائشة .....
- ۲۲۲۱ - أن رسول الله ﷺ مر بشاة - ابن عباس .....
- ۶۵۱۲ - أن رسول الله ﷺ مُرَّ عليه - أبو قتادة .....
- ۱۸۱۱ - أن رسول الله ﷺ نحر قبل أن يحلق - المسور .....
- ۴۸۹ - أن رسول الله ﷺ نزل عند شرحات - ابن عمر .....
- ۳۸۸۰ - أن رسول الله ﷺ نعى لهم النجاشي - أبو هريرة .....
- ۱۲۴۵ - أن رسول الله ﷺ نعى النجاشي - أبو هريرة ..
- ۲۱۹۵ - أن رسول الله ﷺ نهى أن تباع - أنس بن مالك .....
- ۲۱۳۲ - أن رسول الله ﷺ نهى أن يبيع - ابن عباس ..
- ۲۹۹۰ - أن رسول الله ﷺ نهى أن يسافر - ابن عمر ..
- ۲۴۵۵ - إن رسول الله ﷺ نهى عن الإقران - عبد الله ابن عمر .....
- ۵۵۳۰ - أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل - أبو ثعلبة ...
- ۱۴۸۸ - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار - أنس ابن مالك .....
- ۲۱۹۴ - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار - ابن عمر .....
- ۲۱۹۱ - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمر - سهل ابن أبي حثمة .....
- ۳۲۰۳ - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع حَبَل - ابن عمر .....
- ۲۱۴۳ - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع حَبَل - ابن عمر .....
- ۵۸۴ - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيعتين وعن لبستين وعن صلاتين - أبو هريرة .....
- ۲۲۳۷ - أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب - أبو مسعود الأنصاري .....
- ۵۸۲۸ - أن رسول الله ﷺ نهى عن الحرير - عمر بن الخطاب .....
- ۵۱۱۲ - أن رسول الله ﷺ نهى عن الشغار - ابن عمر ..
- ۶۹۶۰ - أن رسول الله ﷺ نهى عن الشغار - عبد الله ابن مسعود .....
- ۵۹۲۱ - أن رسول الله ﷺ نهى عن القراع - ابن عمر ..
- ۴۰۱۲ - أن رسول الله ﷺ نهى عن كراء المزارع - سالم بن عبد الله .....
- ۴۲۱۶ - أن رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء - علي ابن أبي طالب .....
- ۲۱۸۶ - أن رسول الله ﷺ نهى عن المزانية - أبو سعيد الخدري .....
- ۲۱۷۱ - أن رسول الله ﷺ نهى عن المزانية - ابن عمر ..
- ۲۳۸۳ - أن رسول الله ﷺ نهى عن المزانية - رافع بن خديج .....
- ۲۳۸۳ - أن رسول الله ﷺ نهى عن المزانية - سهل بن أبي حثمة ورافع بن خديج .....
- ۲۱۴۶ - أن رسول الله ﷺ نهى عن الملامسة - أبو هريرة .....
- ۲۱۴۴ - أن رسول الله ﷺ نهى عن المناظرة - أبو سعيد الخدري .....
- ۶۹۶۳ - أن رسول الله ﷺ نهى عن النجش - ابن عمر ..
- ۶۹۶۱ - أن رسول الله ﷺ نهى عنها - علي بن أبي طالب .....
- ۴۲۱۵ - أن رسول الله ﷺ نهى يوم خيبر - ابن عمر ...
- ۸۳ - أن رسول الله ﷺ وقف في حجة الوداع - عبد الله بن عمرو .....
- عائشة .....
- أن رفاعة طلق امرأته فتر وجهها عبد الرحمن -

- ۵۳۲۰ ..... ابن مخرمہ
- أن سعد بن عبادة استفتى النبي ﷺ - ابن عباس ..... ۶۶۹۸
- أن سعد بن عبادة توفيت أمه - عبد الله بن عباس ..... ۲۷۶۲
- أن سعد بن عبادة رضي الله عنه استفتى رسول الله - عبد الله بن عباس ..... ۲۷۶۱
- أن سعد بن عبادة رضي الله عنه توفيت أمه - عبد الله بن عباس ..... ۲۷۵۶
- أن سعدًا ساومه بيتًا - أبو رافع ..... ۶۹۷۸
- أن سودة بنت زمعة وهبت يومها - عائشة ..... ۵۲۱۲
- إن شئت تصدقت بها - ابن عمر ..... ۲۷۷۳
- إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها - ابن عمر ..... ۲۷۳۷
- إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها - ابن عمر ..... ۲۷۷۲
- إن شئت صبرت ولك الجنة - عطاء بن أبي رباح ..... ۵۶۵۲
- إن شئت فصم - حمزة بن عمرو الأسلمي ... ۱۹۴۳
- إن شئتم فجعلوا له متبرًا - جابر بن عبد الله .. ۳۵۸۴
- «إن شر الدواب عند الله» قال هم نعر - ابن عباس ..... ۴۶۴۶
- إن شر الناس ذو الوجهين - أبو هريرة ..... ۷۱۷۹
- إن الشمس تدنو يوم القيامة - ابن عمر ..... ۱۴۷۵
- إن الشمس خسفت على عهد رسول الله ﷺ - عائشة ..... ۱۰۶۶
- إن الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد - أبو مسعود ..... ۱۰۴۱
- إن الشمس والقمر - أبو بكر ..... ۱۰۴۰
- إن الشمس والقمر - المغيرة بن شعبه ..... ۱۰۶۰
- إن الشمس والقمر - عائشة ..... ۱۰۵۸
- إن الشمس والقمر - عبد الله بن عمر ..... ۱۰۴۲
- إن الشمس والقمر آيتان - أبو بكر ..... ۵۷۸۵
- إن الشمس والقمر آيتان - ابن عباس ..... ۳۲۰۲
- ۵۸۲۵ ..... عكرمة
- أن رفاعة القرظي تزوج امرأة ثم طلقها - عائشة ..... ۵۳۱۷
- أن رفاعة القرظي طلق امرأته - عائشة ..... ۶۰۸۴
- أن رفع الصوت بالذكر كان على عهد النبي ﷺ - عبد الله بن عباس ..... ۸۴۱
- أن رهط الذين ولاهم عمر اجتمعوا - المسور بن مخرمة ..... ۷۲۰۷
- أن رهطًا من أصحاب رسول الله ﷺ - أبو سعيد ..... ۵۷۴۹
- أن رهطًا من عكل ثمانية قدموا - أنس بن مالك ..... ۲۰۱۸
- أن رهطًا من عكل قدموا المدينة - أنس بن مالك ..... ۶۸۰۵
- أن الزبير كان يحدث أنه خاصم رجلًا - عروة بن الزبير ..... ۲۷۰۸
- إن الزمان قد استدار كهيئته يوم - أبو بكر ..... ۴۶۶۲
- إن زنت فاجلدوها - أبو هريرة ..... ۲۱۵۳
- إن زنت فاجلدوها ثم إن زنت فاجلدوها - أبو هريرة وزيد بن خالد ..... ۶۸۳۸
- أن زوج بريرة كان عبدًا يقال له مغيث - ابن عباس ..... ۵۲۸۳
- أن زياد بن أبي سفيان كتب إلى عائشة - عمرة بنت عبد الرحمن ..... ۱۷۰۰
- أن زيد بن ثابت وكان ممن يكتب الوحي - ابن السبائي ..... ۴۶۷۹
- أن زيد بن حارثة مولى رسول الله ﷺ - ابن عمر ..... ۴۷۸۲
- أن زيد بن عمرو بن نفيل خرج إلى الشام - ابن عمر ..... ۳۸۲۷
- أن زينب كان اسمها برة - أبو هريرة ..... ۶۱۹۲
- أن سائلًا سأل رسول الله ﷺ عن الصلاة في ثوب واحد - أبو هريرة ..... ۳۵۸
- أن سبعة الأسلمية تُنسى بعد وفاة - المسور

- ۴۷۸۵ ..... ابن عبد الرحمن  
- أن عائشة زوج النبي ﷺ أخبرتها - عمرة
- ۳۱۰۵ ..... بنت عبد الرحمن  
- أن عائشة زوج النبي ﷺ أخبرتهما - عروة
- ۴۴۰۱ ..... ابن الزبير وأبو سلمة بن عبد الرحمن  
- أن عائشة زوج النبي ﷺ قالت - أبو سلمة بن عبد الرحمن
- ۴۷۸۶ ..... عبد الرحمن  
- أن عائشة زوج النبي ﷺ قالت - عائشة
- ۴۷۵۰ ..... أن عائشة زوج النبي ﷺ قالت - عائشة
- ۲۱۵۶ ..... أن عائشة ساومت بريرة - ابن عمر  
- أن عبادة بن الصامت من الذين شهدوا بدرًا
- ۳۸۹۲ ..... عائذ الله بن عبد الله  
- أن العباس استأذن النبي ﷺ - ابن عمر
- ۱۷۴۵ ..... أن العباس استأذن النبي ﷺ - ابن عمر
- ۱۳۷۴ ..... إن العبد إذا وضع في قبره - أنس بن مالك  
- أن عبد الله بن أبي لما توفي جاء ابنه - ابن عمر
- ۱۲۶۹ ..... عمر  
- أن عبد الله بن سلام بلغه مقدم النبي ﷺ - أنس بن مالك
- ۳۹۳۸ ..... أنس بن مالك  
- أن عبد الله بن سهل ومحبيصة بن مسعود أتيا
- ۶۱۴۲ ..... رافع بن خديج وسهل بن أبي حنيفة  
- أن عبد الله بن سهل ومحبيصة خرجا إلى خير
- ۷۱۹۲ ..... سهل بن أبي حنيفة  
- أن عبد الله بن عمر حين خرج إلى مكة - نافع
- ۱۸۰۶ ..... أن عبد الله بن عمر كان إذا سئل عن صلاة  
- أن عبد الله بن عمر كان يرمي الجمره - سالم
- ۴۵۳۵ ..... الخوف - نافع  
- أن عبد الله بن عمر كان يرمي الجمره - سالم
- ۱۷۵۲ ..... ابن عبد الله  
- أن عبد الله بن عمر كتب إلى عبد الملك بن مروان - عبد الله بن دينار
- ۷۲۷۲ ..... مروان - عبد الله بن دينار  
- إن عبد الله رجل صالح - ابن عمر
- ۷۰۲۹ ..... أن عبد الله كان ينحرف في المنحرف - نافع  
- أن عبد الله بن زمعة وسعد بن أبي وقاص
- ۲۴۱۲ ..... اختصما - عائشة  
- أن عبد الله بن عمر خرج معتمرًا - نافع
- ۴۱۸۳ ..... أن عبد الرحمن بن عوف أتى بطعام - عبد
- ۱۰۴۴ ..... إن الشمس والقمر آيتان - عائشة  
- إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله - ابن عباس
- ۵۱۹۷ ..... عباس  
- إن الشمس والقمر لا يخسفان لموت أحد - ابن عمر
- ۳۲۰۱ ..... ابن عمر  
- أن شهد عمر وقال له عمار - عبد الرحمن بن أبيزى
- ۳۴۰ ..... أيزى  
- إن الشهر تسع وعشرون - أنس بن مالك
- ۵۲۰۱ ..... إن الشهر تسع وعشرون - أنس بن مالك  
- إن الشهر يكون تسعًا وعشرين - أنس بن مالك
- ۱۹۱۱ ..... مالك  
- إن الشهر يكون تسعة وعشرين يومًا - سلمة
- ۱۹۱۰ ..... سلمة  
- إن الشيطان عرض لي - أبو هريرة
- ۳۲۸۴ ..... أن صددت عن البيت صنعنا - ابن عمر  
- إن الصديق يهدي إلى البر - عبد الله بن مسعود
- ۶۰۹۴ ..... مسعود  
- أن صفية بنت حيي زوج النبي ﷺ حاضمت - عائشة
- ۱۷۵۷ ..... عائشة  
- أن صفية زوج النبي ﷺ أخبرته - علي بن الحسين
- ۲۰۳۵ ..... الحسين  
- أن عائشة أخبرته - عروة بن الزبير
- ۱۶۹۲ ..... أن عائشة أرادت أن تشتري بريرة - الأسود  
- أن عائشة أرادت أن تشتري جارية - ابن عمر
- ۵۲۸۴ ..... ابن يزيد  
- أن عائشة أرادت أن تشتري بريرة لتعتقها - الأسود بن يزيد
- ۶۷۵۷ ..... أن عائشة أرادت أن تشتري جارية - ابن عمر  
- أن عائشة اشترت بريرة لتعتقها - الأسود بن يزيد
- ۶۷۵۴ ..... يزيد  
- أن عائشة اشترت بريرة لتعتقها - الأسود بن يزيد
- ۳۷۷۱ ..... أن عائشة اشترت بريرة لتعتقها - الأسود بن يزيد  
- أن عائشة أم المؤمنين أرادت أن تشتري جارية - ابن عمر
- ۲۱۶۹ ..... أن عائشة أنكرت ذلك على فاطمة - عروة  
- أن عائشة حدثت أن عبد الله بن الزبير - عبد الله بن الزبير
- ۵۳۲۷ ..... ابن الزبير  
- أن عائشة حدثت أن عبد الله بن الزبير - عبد الله بن الزبير
- ۶۰۷۳ ..... أن عائشة زوج النبي ﷺ أخبرته - أبو سلمة



- الرحمن بن عوف ..... ۱۲۷۵
- أن عبد الرحمن بن عوف تزوج امرأة - أنس
- ابن مالك ..... ۵۱۴۸
- أن عبد الرحمن بن عوف جاء إلى رسول الله
- ﷺ - أنس بن مالك ..... ۵۱۵۳
- أن عبد الرحمن بن عوف رجع إلى أهله -
- ابن عباس ..... ۳۹۲۸
- أن عبد الرحمن بن عوف والزبير شكوا -
- أنس بن مالك ..... ۲۹۲۰
- إن العبد ليتكلم بالكلمة ما يتبين فيها - أبو
- هريرة ..... ۶۴۷۷
- إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله - أبو
- هريرة ..... ۶۴۷۸
- أن عبد الملك كتب إلى الحجاج - سالم بن
- عبد الله ..... ۱۶۶۳
- إن عبدًا أصاب ذنبًا فقال رب أذنبت ذنبًا -
- أبو هريرة ..... ۷۵۰۷
- إن عبدًا خيّرهُ الله بين أن يؤتبه - أبو سعيد
- الخدري ..... ۳۹۰۴
- أن عبدًا لابن عمر أبق - نافع ..... ۳۰۶۸
- أن عبدًا من رقيق الإمارة وقع على وليدة -
- صفية ابنة أبي عبيد ..... ۶۹۴۹
- أن عبيد الله بن عدي بن الخيار أخيره - عروة
- ابن الزبير ..... ۳۸۷۲
- أن عتبان بن مالك أنه أتى - محمود بن
- الربيع ..... ۴۰۰۹
- أن عثمان بن مظعون طار له سهم - أم العلاء
- ..... ۲۶۸۷
- أن عثمان حيث حوضر أشرف عليهم - أبو
- عبد الرحمن ..... ۲۷۷۸
- أن عثمان دعا زيد بن ثابت - أنس بن مالك
- ..... ۳۵۰۶
- إن عصية عصت الله ورسوله - أنس بن مالك
- ..... ۶۳۹۴
- إن عفريتًا من الجن نفلت علي البارحة ليقطع
- علي الصلاة - أبو هريرة ..... ۴۶۱
- أن علي بن أبي طالب خرج - ابن عباس ..... ۴۴۴۷
- أن علي بن أبي طالب خرج من عند رسول
- الله ﷺ - ابن عباس ..... ۶۲۶۶
- أن عليًا حرق قومًا - عكرمة ..... ۳۰۱۷
- إن عليًا خطب بنت أبي جهل - المسور بن
- مخرمة ..... ۳۷۲۹
- أن عليًا كبر على سهل بن حنيف - ابن معقل
- ..... ۴۰۰۴
- أن عمر أرسل إلى عائشة: ائذني لي - هشام
- عن أبيه ..... ۷۳۲۸
- أن عمر استعمل ابن مظعون - عبد الله بن
- عامر ..... ۴۰۱۱
- أن عمر اشترط في وقفه - ابن عمر ..... ۲۷۷۷
- أن عمر انطلق في رهط - ابن عمر ..... ۳۰۵۵
- أن عمر انطلق مع النبي ﷺ في رهط - ابن
- عمر ..... ۱۳۵۴
- أن عمر بعثه مصدقًا - عمرو الأسلمي ..... ۲۲۹۰
- أن عمر بن الخطاب أجلى اليهود والنصارى
- ابن عمر ..... ۳۱۵۲
- أن عمر بن الخطاب استعمل مولى له -
- أسلم ..... ۳۰۵۹
- أن عمر بن الخطاب أصاب أرضًا بخير -
- عبد الله بن عمر ..... ۲۷۳۷
- أن عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله ﷺ
- ابن عمر ..... ۶۱۷۳
- أن عمر بن الخطاب بينما هو قائم في الخطبة
- يوم الجمعة إذ دخل رجل - عبد الله بن عمر
- ..... ۸۷۸
- أن عمر بن الخطاب تصدق بفرس في سبيل
- الله - ابن عمر ..... ۱۴۸۹
- أن عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعدما
- غربت الشمس - جابر بن عبد الله ..... ۵۹۶
- أن عمر بن الخطاب حمل على فرس - ابن
- عمر ..... ۳۰۰۲
- أن عمر بن الخطاب حين تأيمت حفصة -
- ابن عمر ..... ۴۰۰۵
- أن عمر بن الخطاب خرج إلى الشام - عبد

- ۶۹۷۳ ..... - الله بن عامر بن ربيعة
- ۵۷۲۹ ..... - أن عمر بن الخطاب خرج إلى الشام حتى إذا
- ..... - ابن عباس
- ..... - أن عمر بن الخطاب دعاه - مالك بن أوس
- ۴۰۳۳ ..... - ابن الحدثان
- ..... - أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان إذا
- ..... - فخطوا استسقى بالعباس - أنس بن مالك ... ۱۰۱۰
- ..... - أن عمر بن الخطاب سألهم - ابن عباس ... ۴۹۶۹
- ..... - أن عمر بن الخطاب طلق امرأة له - نافع ... ۵۳۳۲
- ..... - أن عمر بن الخطاب غرب - عروة بن الزبير ... ۶۸۳۲
- ..... - أن عمر بن الخطاب قال: - حذيفة بن
- ..... - اليمان ... ۳۵۸۶
- ..... - إن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قسم
- ..... - مروطاً - ثعلبة بن أبي مالك ... ۲۸۸۱
- ..... - أن عمر بن الخطاب كان إذا فخطوا - أنس
- ..... - ابن مالك ... ۳۷۱۰
- ..... - أن عمر بن عبد العزيز أبرز سريره يوماً - أبو
- ..... - قلابة ... ۶۸۹۹
- ..... - أن عمر بن عبد العزيز أخرج العصر - ابن
- ..... - شهاب ... ۳۲۲۱
- ..... - أن عمر بينما هو - أبو هريرة ... ۸۸۲
- ..... - أن عمر تصدق بمال له على عهد رسول الله
- ..... - ﷺ - عبد الله بن عمر ... ۲۷۶۴
- ..... - أن عمر حمل على فارس له في سبيل الله -
- ..... - عبد الله بن عمر ... ۲۷۷۵
- ..... - أن عمر حين تأيمت حفصة بنت عمر - ابن
- ..... - عمر ... ۵۱۲۹
- ..... - أن عمر خرج إلى الشام - عبد الله بن عامر .. ۵۷۳۰
- ..... - أن عمر رأى - عبد الله بن عمر ... ۸۸۶
- ..... - أن عمر رأى حلة سبواء تباع فقال - ابن عمر ... ۵۸۴۱
- ..... - أن عمر رضي الله عنه أجلى اليهود
- ..... - والنصارى - عبد الله بن عمر ... ۲۳۳۸
- ..... - أن عمر رضي الله عنه وجد مالا بخبير - عبد
- ..... - الله بن عمر ... ۲۷۷۳
- ..... - أن عمر سأل النبي ﷺ - ابن عمر ... ۲۰۳۲
- ..... - أن عمر نذر في الجاهلية - ابن عمر ... ۲۰۴۳
- ..... - أن عمر نشد الناس - هشام عن أبيه ... ۶۹۰۷
- ..... - أن عمرو بن عوف وكان شهيد بدرًا - المسور
- ..... - ابن مخزومة ... ۴۰۱۵
- ..... - أن عمه غاب عن بدر فقال: غبت - أنس بن
- ..... - مالك ... ۴۰۴۸
- ..... - أن عويمراً أتى عاصم بن عدي - سهل بن
- ..... - سعد ... ۴۷۴۵
- ..... - أن عويمراً العجلاني جاء - سهل بن سعد ... ۵۲۵۹
- ..... - أن عويمراً العجلاني جاء إلى عاصم بن
- ..... - عدي - سهل بن سعد ... ۵۳۰۸
- ..... - إن الغادر يرفع له لواء يوم القيامة - ابن عمر ... ۶۱۷۷
- ..... - إن الغادر ينصب له لواء يوم القيامة - ابن
- ..... - عمر ... ۶۱۷۸
- ..... - أن غلاماً قتل غيلة - ابن عمر ... ۶۸۹۶
- ..... - أن غلاماً يهود كان يخدم النبي ﷺ - أنس
- ..... - ابن مالك ... ۵۶۵۷
- ..... - أن فاطمة أرسلت إلى أبي بكر - عائشة ... ۳۷۱۱
- ..... - أن فاطمة اشتكت ما تلقى - علي بن أبي
- ..... - طالب ... ۳۱۱۳
- ..... - أن فاطمة بنت أبي حبيش - عائشة ... ۳۲۰
- ..... - أن فاطمة بنت النبي ﷺ أرسلت - عائشة ... ۴۲۴۰
- ..... - أن فاطمة سألت أبا بكر الصديق - عائشة ... ۳۰۹۲
- ..... - أن فاطمة شككت ما تلقى في يدها - علي بن
- ..... - أبي طالب ... ۶۳۱۸
- ..... - أن فاطمة عليها السلام آتت - علي بن أبي
- ..... - طالب ... ۵۳۶۲
- ..... - أن فاطمة عليها السلام آتت النبي ﷺ - علي
- ..... - ابن أبي طالب ... ۵۳۶۱
- ..... - أن فاطمة والعباس أتيا أبا بكر - عائشة ... ۴۰۳۵
- ..... - أن فاطمة والعباس أتيا أبا بكر يلتزمان -
- ..... - عائشة ... ۶۷۲۵
- ..... - إن في الجنة باباً يقال له الريان - سهل بن

۱۸۹۶	سعد	۱۸۹۶	سعد
۷۱۵۵	ابن مالک	۶۵۵۳	الخدری
۲۹۷۴	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۳۲۵۲	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۵۳۹۵	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۳۲۵۱	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۴۵۹۹	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۶۵۵۲	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۱۳۸۹	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۵۶۸۸	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۱۱۲۸	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۳۸۷۵	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۸۶۷	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۵۶۹۷	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۱۹۲۸	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۳۸۳۷	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۵۰۹۴	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۴۲۶۱	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۵۶۲۱	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۳۱۰۹	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۵۶۱۳	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۶۵۸۰	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۵۰۹۵	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۱۰۲۰	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۲۸۵۹	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۶۷۸۸	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۵۶۸۳	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۳۷۳۲	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۵۷۰۴	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۳۴۷۵	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۶۱۲۹	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۴۳۳۴	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۱۱۳۰	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۱۸۹۳	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۲۰۶۰	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۴۶۹۳	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
۶۲۰۴	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة	۳۸۷۰	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
		۳۶۳۸	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
		۵۵۰۷	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة
		۲۰۵۷	ابن قیس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة

- ۵۶۷۲ ..... حازم .....  
 - أن المسلمین بینا هم فی صلاة الفجر - أنس  
 ۴۴۴۸ ..... ابن مالک .....  
 - إن المسلمین بینا هم فی الفجر یوم الاثنين -  
 ۱۲۰۵ ..... أنس بن مالک .....  
 - أن المسور بن مخزوم وعبد الرحمن قالوا : -  
 ۳۶۹۶ ..... عروة بن الزبیر .....  
 - إن المشرکین كانوا لا یغضبون - عمر بن  
 ۳۸۳۸ ..... الخطاب .....  
 - إن مع الدجال إذا خرج ماءً و ناراً - حذیفة بن  
 ۳۴۵۰ ..... الیمان .....  
 - أن معاذ بن جبل کان یصلي مع النبي ﷺ ثم  
 ۷۰۰ ..... یرجع فیوم - جابر بن عبد الله .....  
 - أن معاذ لما قدم الیمان صلی بهم الصبح -  
 ۴۳۴۸ ..... عمرو بن میمون .....  
 - أن معقل بن یسار كانت أخته تحت رجل -  
 ۵۳۳۱ ..... الحسن .....  
 - إن معه ماء و نار فثاره ماء بارد - حذیفة بن  
 ۷۱۳۰ ..... الیمان .....  
 - إن معی من ترون - مروان والمسور بن  
 ۲۵۳۹ ..... مخزوم .....  
 - إن مكة حرمها الله - أبو شریح ..... ۱۰۴  
 ۳۲۱۰ ..... إن الملائكة تنزل من العنان - عائشة .....  
 - إن الملائكة لا تدخل بیتاً فیہ صورة - أبو  
 ۵۹۵۸ ..... طلحة .....  
 - إن الملائكة يطوفون فی الطرق - أبو هريرة . ۶۴۰۸  
 ۳۹۹۴ ..... أن ملكاً سأل النبي ﷺ - معاذ بن رفاعة .....  
 - إن مما أخاف علیکم من بعدي ما یفتح  
 ۱۴۶۵ ..... علیکم - أبو سعید الخدری .....  
 - إن مما أدرك الناس من كلام النبوة - أبو  
 ۳۴۸۳ ..... مسعود عقبه .....  
 - إن المؤمن إذا کان فی الصلاة فإنما یناجی  
 ۴۱۳ ..... ربه - أنس بن مالک .....  
 - إن المؤمن للمؤمن كالبنيان یشد بعضه بعضاً
- ۱۲۹۱ ..... المغيرة بن شعبه .....  
 - إن كنا لتكلم فی الصلاة - زید بن أرقم ..... ۱۲۰۰  
 ۲۳۴۹ ..... إن كنا لنفرح یوم الجمعة - سهل بن سعد ...  
 - إن كنت بریة فسیبرؤك الله - عروة وسعید  
 ۴۶۹۰ ..... ابن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبيد الله ...  
 ۶۶۲۷ ..... إن كنتم تطعونون فی امرته فقد كنتم - ابن عمر  
 - أن لا تسافر المرأة مسیرة یومین - أبو سعید  
 ۱۸۶۴ ..... الخدری .....  
 - أن لا تلدونی - عائشة ..... ۴۴۵۸  
 - إن لصاحب الحق مقالاً - أبو هريرة ..... ۲۶۰۹  
 - إن لقیتم فلائناً وفلائناً - أبو هريرة ..... ۲۹۵۴  
 - إن لك أجر رجل ممن شهد بدرًا - ابن عمر . ۳۱۳۰  
 - إن لك أجر رجل ممن شهد بدرًا - ابن  
 ۳۶۹۸ ..... موهب .....  
 - إن لكل أمة أميناً - أنس بن مالک ..... ۳۷۴۴  
 - إن لكل نبي حوارياً - جابر بن عبد الله ..... ۲۸۴۷  
 - إن الله أمرني أن أقرأ علیك - أنس بن مالک . ۳۸۰۹  
 - إن الله ینهاكم أن تحلفوا - عمر ..... ۶۶۴۷  
 - إن لله تسعاً وتسعين اسماً - أبو هريرة ..... ۲۷۳۶  
 - إن لله تسعة وتسعين اسماً مائة إلا واحداً -  
 ۷۳۹۲ ..... أبو هريرة .....  
 - إن لله ما أخذ وله ما أعطی - أسامة بن زید .. ۱۲۸۴  
 - إن لم تجدیني فأتی أبا بكر - جبير بن مطعم . ۳۶۵۹  
 - إن لها أبواباً كأبواب الوحش - رافع بن خدیج ..... ۵۵۴۴  
 - إن لهذه البهائم أبواباً - رافع بن خدیج ..... ۲۴۸۸  
 - إن المتباعين بالخيار فی بيعهما - ابن عمر .. ۲۱۰۷  
 - إن مثلي ومثل الأنبياء من قبلي - أبو هريرة .. ۳۵۳۵  
 - أن مروان بن الحكم والمسور بن مخزوم  
 ۲۳۰۷ ..... أخبروا - عروة .....  
 - أن مروان قال لبوابه - علقمة بن وقاص ..... ۴۵۶۸  
 - أن مروان والمسور أخبروا - عروة بن الزبیر . ۴۳۱۸  
 - أن المسجد كان علی عهد رسول الله ﷺ  
 مبنياً باللبن - عبد الله بن مسعود ..... ۴۴۶  
 - إن المسلم لیؤجر فی كل شيء - قيس بن أبي

- ۶۱۴۵ ..... - إن من الشعر حکمة - أبي بن كعب
- ۲۸۰۶ ..... - إن من عباد الله من لو أقسم - أنس بن مالك
- ..... - أن من كان أكل فليصم بقية يومه - سلمة بن الأکوع
- ۲۰۰۷ ..... الأکوع
- ۴۴۴۹ ..... - إن من نعم الله علي أن رسول الله ﷺ - عائشة
- ..... - إن من ورطات الأمور التي لا مخرج - ابن عمر
- ۶۸۶۳ ..... عمر
- ..... - إن المنافقين اليوم شر منهم على عهد - حذيفة بن اليمان
- ۷۱۱۳ ..... حذيفة بن اليمان
- ۷۰۲ ..... - إن منكم منفرين - أبو مسعود
- ۳۲۷۸ ..... - إن موسى قال لفتاه آتنا غداءنا - أبي بن كعب
- ۳۴۰۱ ..... - أن موسى قام خطيباً - أبي بن كعب
- ..... - إن موسى قام خطيباً في بني إسرائيل - سعيد ابن جبیر
- ۴۷۲۵ ..... ابن جبیر
- ۳۴۰۴ ..... - أن موسى كان رجلاً حياً - أبو هريرة
- ..... - إن الميت لعذب بكاء أهله عليه - ابن أبي مليكة
- ۱۲۸۶ ..... مليكة
- ..... - إن الميت لعذب بكاء الحي - أبو موسى الأشعري
- ۱۲۹۰ ..... الأشعري
- ..... - إن الميت يعذب ببعض بكاء أهله عليه - ابن عباس
- ۱۲۸۷ ..... عباس
- ۳۹۷۸ ..... - إن الميت يعذب في قبره - هشام عن أبيه
- ۲۵۹۲ ..... - أن ميمونة بنت الحارث أخبرته - كريب
- ۲۵۹۴ ..... - أن ميمونة زوج النبي ﷺ أعتقت - كريب
- ..... - أن الناس قالوا: يا رسول الله هل نرى ربنا - أبو هريرة
- ۸۰۶ ..... أبو هريرة
- ۵۸۶۹ ..... - إن الناس قد صلوا وناموا - حميد
- ..... - أن الناس كانوا مع النبي ﷺ يوم الحديدية - ابن عمر
- ۴۱۸۷ ..... ابن عمر
- ۲۵۷۴ ..... - أن الناس كانوا يتحرون بهدياهم - عائشة
- ..... - أن الناس كانوا يقولون: أكثر أبو هريرة - أبو هريرة
- ۳۷۰۸ ..... هريرة
- ۳۳۷۹ ..... - أن الناس نزلوا مع رسول الله ﷺ - ابن عمر
- ۴۱۸۶ ..... - إن الناس يتحدثون - نافع
- ۴۸۱ ..... - أبو موسى
- ۵۳۹۷ ..... - إن المؤمن يأكل في معي واحد - أبو هريرة
- ۵۳۹۴ ..... - إن المؤمن يأكل في معي واحد - ابن عمر
- ..... - إن المؤمن يرى ذنوبه كأنه قاعد - عبد الله بن مسعود
- ۶۳۰۸ ..... مسعود
- ..... - إن من أحبكم إلي أحسنكم أخلاقاً - عبد الله ابن عمرو
- ۳۷۵۹ ..... ابن عمرو
- ..... - إن من أشراط الساعة أن تقاتلوا قوماً - عمرو بن تغلب
- ۲۹۲۷ ..... عمرو بن تغلب
- ..... - إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم - أنس ابن مالك
- ۸۰ ..... ابن مالك
- ..... - إن من أشراط الساعة أن يقل العلم - أنس بن مالك
- ۸۱ ..... مالك
- ..... - إن من أعظم الفرى أن يدعى الرجل - وائلة ابن الأسقع
- ۳۵۰۹ ..... ابن الأسقع
- ..... - إن من أكبر الكباثر أن يلعن الرجل والديه - عبد الله بن عمرو
- ۵۹۷۳ ..... عبد الله بن عمرو
- ..... - إن من أكل فليتم أو فليصم - سلمة بن الأکوع
- ۱۹۲۴ ..... الأکوع
- ..... - إن من البيان لسحرا - ابن عمر
- ۵۱۴۶ ..... ابن عمر
- ..... - إن من توبتي أن أنخلع من مالي - كعب بن مالك
- ۶۶۹۰ ..... مالك
- ..... - أن من خياركم أحسنكم أخلاقاً - عبد الله بن عمرو
- ۳۵۵۹ ..... عمرو
- ..... - إن من خيركم أحسنكم خلقاً - عبد الله بن عمرو
- ۶۰۲۹ ..... عمرو
- ..... - إن من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وإنها مثل المسلم - عبد الله بن عمرو
- ۶۱ ..... عبد الله بن عمرو
- ..... - إن من الشجر شجرة مثلها كمثل المسلم - عبد الله بن عمرو
- ۷۲ ..... عبد الله بن عمرو
- ..... - إن من الشجر لما بركته كبركة المسلم - ابن عمر
- ۵۴۴۴ ..... عمر
- ..... - إن من الشجرة شجرة لا يسقط ورقها - ابن عمر
- ۱۳۱ ..... عمر

- ۷۲۹۰ ..... ابن ثابت
- أن النبي ﷺ أتى بنعيمان وهو سكران - عقبة
- ۶۷۷۵ ..... ابن الحارث
- أن النبي ﷺ أتى بجنازة - سلمة بن الأكوع ..
- ۲۲۹۸ ..... أن النبي ﷺ أتى بشراب فشرب - سهل بن سعد
- ۲۶۰۲ ..... أن النبي ﷺ أتى بلحم تُصدق به - أنس بن مالك
- ۱۴۹۵ ..... أن النبي ﷺ أتى بمال من البحرين - أنس بن مالك
- ۳۰۴۹ ..... أن النبي ﷺ احتجم وهو محرم - ابن عباس
- ۱۹۳۸ ..... أن النبي ﷺ إذا فرغ من طعامه - أبو أمامة ...
- ۵۴۵۹ ..... أن النبي ﷺ أذن - ابن عمر
- ۱۷۴۴ ..... أن النبي ﷺ أراد أن يعتكف - عائشة
- ۲۰۳۴ ..... أن النبي ﷺ أردف الفضل - ابن عباس
- ۱۶۸۵ ..... أن النبي ﷺ أرسل إلى امرأة - سهل بن سعد
- ۲۵۶۹ ..... أن النبي ﷺ أري وهو في معرّسه - عمر بن الخطاب
- ۲۳۳۶ ..... إن النبي ﷺ استسقى فضلى ركعتين - عبد الله بن زيد
- ۱۰۲۶ ..... أن النبي ﷺ استسقى قلب رداءه - عبد الله ابن زيد
- ۱۰۱۱ ..... أن النبي ﷺ استعمل ابن اللثبية - أبو حميد
- ۷۱۹۷ ..... الساعدي
- أن النبي ﷺ استقبل فرضتي الجبل - ابن عمر
- ۴۹۲ ..... أن النبي ﷺ اشترى طعامًا من يهودي - عائشة
- ۲۲۰۰ ..... أن النبي ﷺ اشترى من يهودي طعامًا - عائشة
- ۲۲۵۲ ..... أن النبي ﷺ اشترى من يهودي طعامًا إلى أجل - عائشة
- ۲۵۰۹ ..... أن النبي ﷺ اصطنع خاتمًا من ذهب - عبد الله بن مسعود
- ۵۸۷۶ ..... إن الناس يصيرون يوم القيامة جثًا - ابن عمر
- ۴۷۱۸ ..... إن الناس يقولون أكثر أبو هريرة - أبو هريرة
- ۱۱۸ ..... أن ناسًا اجتمعوا في المدينة - أنس بن مالك
- ۵۶۸۶ ..... أن ناسًا اختلفوا عندها يوم عرفة - أم الفضل بنت الحارث
- ۱۶۶۱ ..... أن ناسًا تماروا عندها - أم الفضل بنت الحارث
- ۱۹۸۸ ..... إن ناسًا شكّوا في صيام النبي ﷺ - ميمونة ..
- ۱۹۸۹ ..... أن ناسًا كان بهم سقم قالوا: - أنس بن مالك
- ۵۶۸۵ ..... أن ناسًا من أصحاب النبي ﷺ - أبو سعيد الخدري
- ۵۷۳۶ ..... أن ناسًا من الأنصار سألوا - أبو سعيد الخدري
- ۶۴۷۰ ..... إن ناسًا من الأنصار سألوا رسول الله - أبو سعيد الخدري
- ۱۴۶۹ ..... أن ناسًا من الأنصار قالوا - أنس بن مالك
- ۳۱۴۷ ..... أن ناسًا من أهل الشرك كانوا - ابن عباس
- ۴۸۱۰ ..... أن ناسًا من بني عمرو بن عوف كان بينهم شئ - سهل بن سعد
- ۲۶۹۰ ..... أن ناسًا من عربة اجتمعوا المدينة - أنس بن مالك
- ۱۵۰۱ ..... أن ناسًا من عكل وعربة قدموا المدينة - أنس بن مالك
- ۴۱۹۲ ..... إن ناسًا يزعمون أن هذه الآية نسخت - ابن عباس
- ۲۷۵۹ ..... إن ناسًا يقولون - ابن عمر
- ۱۴۵ ..... أن النبي ﷺ أبصر نخامة في قبلة المسجد فحكها بحصاة - أبو سعيد
- ۴۱۴ ..... أن النبي ﷺ أتاه رعل وذكوان - أنس بن مالك
- ۳۰۶۴ ..... أن النبي ﷺ أتاه في منزله - عتبان بن مالك
- ۴۲۴ ..... أن النبي ﷺ أته صفة - علي بن حسين
- ۷۱۷۱ ..... أن النبي ﷺ اتخذ حجرة في المسجد - زيد

- ۱۹۱۰ - أن النبي ﷺ اعتكف معه بعض نسائه - عائشة ..... ۳۰۹
- ۴۳۹۸ - أن النبي ﷺ أمر أزواجه - حفصة ..... ۳۶۴۲
- ۱۵۰۹ - أن النبي ﷺ أمر بزيارة الفطر - ابن عمر ..... ۲۳۰۰
- ۱۷۱۷ - أن النبي ﷺ أمره - علي بن أبي طالب ..... ۲۵۴۱
- ۷۱۹۵ - إن النبي ﷺ أمره أن يتعلم - زيد بن ثابت ..... ۲۶۰
- ۱۷۸۴ - أن النبي ﷺ أمره أن يردف - عبد الرحمن بن أبي بكر ..... ۲۶۰
- ۳۳۰۷ - أن النبي ﷺ أمرها بقتل الأوزاع - أم شريك ..... ۳۶۱۳
- ۳۱۲۷ - أن النبي ﷺ أهديت له أقيبة - عبد الله بن أبي مليكة ..... ۴۲۱۲
- ۴۳۵۳ - أن النبي ﷺ أهل بعمرة وحجة - أنس بن مالك ..... ۲۱۰
- ۱۷۸۵ - أن النبي ﷺ أهل وأصحابه بالحج - جابر بن عبد الله ..... ۵۸۷۲
- ۶۳۱۳ - أن النبي ﷺ أوصى رجلاً فقال: إذا أردت - مالك بن صعصعة ..... ۳۹۷۶
- ۴۲۴۶ - أن النبي ﷺ بعث - أبو سعيد وأبو هريرة ..... ۳۸۸۷
- ۷۲۵۷ - أن النبي ﷺ بعث جيشاً - علي بن أبي طالب ..... ۲۱۰
- ۴۰۹۱ - أن النبي ﷺ بعث خالدًا - أنس بن مالك ..... ۵۸۷۲
- ۱۹۲۴ - أن النبي ﷺ بعث رجلاً - سلمة بن الأكوع ..... ۳۹۷۶
- ۷۳۷۵ - أن النبي ﷺ بعث رجلاً - عائشة ..... ۳۸۸۷
- ۱۳۹۵ - أن النبي ﷺ بعث معاذًا إلى اليمن - ابن عباس ..... ۲۱۰
- ۳۰۳۸ - أن النبي ﷺ بعث معاذًا وأبا موسى - أبو بردة عن أبيه ..... ۵۸۷۲
- ۱۵۱۶ - أن النبي ﷺ بعث معها أخاها - عائشة ..... ۳۹۷۶
- ۴۳۴۳ - أن النبي ﷺ بعثه إلى اليمن - أبو موسى الأشعري ..... ۳۸۸۷
- ۳۶۶۲ - أن النبي ﷺ بعثه على جيش - عمرو بن العاص ..... ۲۱۰
- ۷۱۵۶ - أن النبي ﷺ بعثه وأنجعه بمعاذ - أبو موسى ..... ۵۸۷۲
- ۶۶۶۵ - أن النبي ﷺ بينما هو يخطب - عبد الله بن عمرو ..... ۳۹۷۶
- ۱۸۳۷ - أن النبي ﷺ تزوج ميمونة - ابن عباس ..... ۳۸۸۷
- ۳۰۹ - أن النبي ﷺ أعطاه دينارًا - عروة بن الزبير ..... ۲۳۰۰
- ۳۶۴۲ - أن النبي ﷺ أعطاه غنمًا - عقبة بن عامر ..... ۲۵۴۱
- ۲۳۰۰ - أن النبي ﷺ أغار على بني المصطلق - عبد الله بن عمر ..... ۲۶۰
- ۲۵۴۱ - أن النبي ﷺ اغتسل من الجنابة - ميمونة ..... ۲۶۰
- ۲۶۰ - إن النبي ﷺ افتقد ثابت بن قيس - أنس بن مالك ..... ۳۶۱۳
- ۳۶۱۳ - أن النبي ﷺ أقام على صفة - أنس بن مالك ..... ۴۲۱۲
- ۴۲۱۲ - أن النبي ﷺ أكل عندها كتفا - ميمونة ..... ۲۱۰
- ۲۱۰ - أن نبي الله ﷺ أراد أن يكتب - أنس بن مالك ..... ۵۸۷۲
- ۵۸۷۲ - أن نبي الله ﷺ أمر يوم بدر - أبو طلحة ..... ۳۹۷۶
- ۳۹۷۶ - أن نبي الله ﷺ حدثه عن ليلة أسرى به - مالك بن صعصعة ..... ۳۸۸۷
- ۳۸۸۷ - أن نبي الله ﷺ حدثهم عن ليلة - مالك بن صعصعة ..... ۳۸۸۷
- ۳۸۸۷ - أن نبي الله ﷺ عليه الصلاة والسلام كان له ستون امرأة - أبو هريرة ..... ۷۴۶۹
- ۷۴۶۹ - أن نبي الله ﷺ صلى بهم صلاة الظهر فزاد - عبد الله بن مسعود ..... ۶۶۷۱
- ۶۶۷۱ - أن نبي الله ﷺ صلى على النجاشي - جابر ابن عبد الله ..... ۳۸۷۸
- ۳۸۷۸ - أن نبي الله ﷺ قال: إذا قضى - أبو هريرة ..... ۴۸۰۰
- ۴۸۰۰ - أن نبي الله ﷺ قال لأبي - أنس بن مالك ..... ۴۹۶۱
- ۴۹۶۱ - أن نبي الله ﷺ كان يدعو - ابن عباس ..... ۷۴۳۱
- ۷۴۳۱ - أن نبي الله ﷺ كان يطوف على نسائه في الليلة الواحدة - أنس بن مالك ..... ۲۸۴
- ۲۸۴ - إن نبي الله ﷺ كان يقول - المغيرة بن شعبه ..... ۷۲۹۲
- ۷۲۹۲ - أن نبي الله ﷺ كان يقوم من الليل - عائشة ..... ۴۸۳۷
- ۴۸۳۷ - أن نبي الله ﷺ وزيد بن ثابت تسحروا - أنس ابن مالك ..... ۱۱۳۴
- ۱۱۳۴ - أن نبي الله ﷺ وزيد بن ثابت تسحروا فلما فرغا - أنس بن مالك ..... ۵۷۶

- ۵۰۸۱ - أن النبي ﷺ خطب عائشة - عروة بن الزبير .
- ۱۱۷۶ - أن النبي ﷺ دخل بيته يوم فتح مكة - أم هانئ .....
- ۳۶۹۵ - أن النبي ﷺ دخل حائطاً - أبو موسى الأشعري .....
- ۱۴۳ - أن النبي ﷺ دخل الخلاء - ابن عباس .....
- ۱۵۷۸ - إن النبي ﷺ دخل عام الفتح - عائشة .....
- ۳۶۱۶ - أن النبي ﷺ دخل على أعرابي - ابن عباس .
- ۴۰۳۲ - أن النبي ﷺ دخل على رجل - جابر بن عبد الله .....
- ۵۶۲۱ - أن النبي ﷺ دخل على رجل من الأنصار - جابر بن عبد الله .....
- ۵۶۱۳ - أن النبي ﷺ دخل عليه ناس - عائشة .....
- ۵۶۵۸ - أن النبي ﷺ دخل عليها - جويرية بنت الحارث .....
- ۱۹۸۶ - أن النبي ﷺ دخل عليها فرغاً - زينب بنت جحش .....
- ۳۳۴۶ - أن النبي ﷺ دخل عليها فرغاً يقول: لا إله إلا الله - زينب بنت جحش .....
- ۳۵۹۸ - أن النبي ﷺ دخل عليها وحاضت - عائشة ..
- ۵۵۴۸ - أن النبي ﷺ دخل عليها وعندها امرأة - عائشة .....
- ۴۳ - أن النبي ﷺ دخل عليها وعندها رجل - عائشة .....
- ۵۱۰۲ - أن النبي ﷺ دخل المسجد - أبو هريرة .....
- ۷۹۳ - أن النبي ﷺ دخل مكة - أنس بن مالك .....
- ۴۲۸۶ - أن النبي ﷺ دخل مكة عام الفتح - أنس بن مالك .....
- ۵۸۰۸ - أن النبي ﷺ دعا بإياء من ماء - أنس بن مالك .....
- ۲۰۰ - أن النبي ﷺ دعا بقدر فيه ماء - أبو موسى ...
- ۱۹۶ - أن النبي ﷺ ذكر له صومي - عبد الله بن عمرو .....
- ۶۲۷۷ - أن النبي ﷺ ذكر النار - عدي بن حاتم .....
- ۶۵۶۳ - أن النبي ﷺ تزوجها وهي بنت ست - عائشة
- ۵۱۳۳ - أن النبي ﷺ تزوجها وهي بنت ست - عائشة
- ۱۵۸ - أن النبي ﷺ توفى - عائشة .....
- ۳۵۳۶ - أن النبي ﷺ جاءه عمر - جابر بن عبد الله ...
- ۶۴۱ - إن النبي ﷺ جلس ذات يوم على المنبر - أبو سعيد الخدري .....
- ۹۲۱ - أن النبي ﷺ حرَّق نخل بني النضير - ابن عمر .....
- ۴۰۳۲ - أن النبي ﷺ حلف لا يدخل - أم سلمة .....
- ۵۲۰۲ - أن النبي ﷺ حلق في حجة الوداع - ابن عمر
- ۴۴۱۱ - أن النبي ﷺ حيث أفاض من عرفة - أسامة
- ۱۶۶۷ - أن النبي ﷺ حين جاءه وفد هوازن - المسور
- ۲۵۸۳ - ابن مخزومة ومروان .....
- ۲۶۳۴ - أن النبي ﷺ خرج إلى أرض - ابن عباس ...
- ۴۹۷۲ - أن النبي ﷺ خرج إلى البطحاء - ابن عباس .
- ۲۹۴۵ - أن النبي ﷺ خرج إلى خير - أنس بن مالك .
- ۱۰۱۲ - أن النبي ﷺ خرج إلى المصلى فاستسقى - عبد الله بن زيد .....
- ۱۰۲۳ - أن النبي ﷺ خرج بالناس يستسقى - عبد الله بن زيد .....
- ۷۲۹۴ - أن النبي ﷺ خرج حين زاغت - أنس بن مالك .....
- ۶۳۵۷ - إن النبي ﷺ خرج علينا - كعب بن عجرة ...
- ۴۲۷۶ - أن النبي ﷺ خرج في رمضان - ابن عباس ..
- ۲۹۵۰ - أن النبي ﷺ خرج يوم الخميس - كعب بن مالك .....
- ۹۵۸ - إن النبي ﷺ خرج يوم الفطر فبدأ - جابر بن عبد الله .....
- ۹۸۹ - أن النبي ﷺ خرج يوم الفطر فبدأ - جابر بن عبد الله .....
- ۱۳۴۴ - أن النبي ﷺ خرج يوم الفطر فبدأ - جابر بن عبد الله .....



- أن النبي ﷺ رأى أعرابياً يبول في المسجد - أنس بن مالك ..... ۲۱۹
- أن النبي ﷺ رأى رجلاً - أنس بن مالك ..... ۶۱۵۹
- أن النبي ﷺ رأى رجلاً يسوق - أبو هريرة ... ۱۷۰۶
- أن النبي ﷺ رأى رجلاً يسوق بدنة - أنس بن مالك ..... ۱۶۹۰
- أن النبي ﷺ رأى رجلاً يطوف - ابن عباس . ۱۶۲۱
- أن النبي ﷺ رأى شيخاً يهادى بين ابنه قال : ما بال هذا - أنس بن مالك ..... ۱۸۶۵
- أن النبي ﷺ رأى على عبد الرحمن أثر - أنس بن مالك ..... ۵۱۵۵
- أن النبي ﷺ رأى في بيتها جارية - أم سلمة . ۵۷۳۹
- أن النبي ﷺ رأى نخامة - ابن عمر ..... ۱۲۱۳
- أن النبي ﷺ رأى نخامة في القبلة - أنس بن مالك ..... ۴۰۵
- أن النبي ﷺ رأى نيراناً توقد يوم خيبر - سلمة بن الأكوع ..... ۲۴۷۷
- أن النبي ﷺ رخص في بيع العرايا - أبو هريرة ..... ۲۱۹۰
- أن النبي ﷺ رخص في العرايا - زيد بن ثابت ..... ۲۱۷۳
- أن النبي ﷺ رخص لعبد الرحمن - أنس بن مالك ..... ۲۹۱۹
- أن النبي ﷺ ركب حماراً عليه إكاف - أسامة ابن زيد ..... ۶۲۵۴
- أن النبي ﷺ ركب على حمار - أسامة بن زيد ..... ۵۶۶۳
- أن النبي ﷺ سئل عن ضالة الغنم - يزيد مولى المنبعث ..... ۵۲۹۲
- أن النبي ﷺ سئل عن فأرة سقطت في السمن فقال خذوها - ميمونة ..... ۲۳۶
- أن النبي ﷺ سئل في حخته - ابن عباس ..... ۸۴
- أن النبي ﷺ سأله رجل عن اللقطة - زيد بن خالد ..... ۹۱
- أن النبي ﷺ سجد بالنجم وسجد معه المسلمون والمشركون - عبد الله بن عباس . ۱۰۷۱
- أن النبي ﷺ سُحِر - عائشة ..... ۳۱۷۵
- أن النبي ﷺ صعِد أحدًا - أنس بن مالك ..... ۳۶۷۵
- أن النبي ﷺ صلى بهم بالمصلى - أبو هريرة ۱۳۲۸
- أن النبي ﷺ صلى بأصحابه - جابر بن عبد الله ..... ۴۱۲۵
- أن النبي ﷺ صلى بالمدينة سبعاً وثمانياً الظهر - عبد الله بن عباس ..... ۵۴۳
- أن النبي ﷺ صلى بالمدينة الظهر - أنس بن مالك ..... ۲۹۵۱
- أن النبي ﷺ صلى بهم بالبطحاء - أبو جحيفة ..... ۴۹۵
- أن النبي ﷺ صلى بهم الظهر فقام في الركعتين الأوليين - عبد الله ابن بحينة ..... ۸۲۹
- أن النبي ﷺ صلى بهم في كسوف الشمس أربع ركعات - عائشة ..... ۱۰۶۴
- أن النبي ﷺ صلى حيث المسجد الصغير - ابن عمر ..... ۴۸۵
- أن النبي ﷺ صلى صلاة الكسوف - أسماء بنت أبي بكر ..... ۷۴۵
- أن النبي ﷺ صلى الظهر - أنس بن مالك ..... ۱۷۵۶
- أن النبي ﷺ صلى الظهر بالمدينة - أنس بن مالك ..... ۱۵۴۷
- أن النبي ﷺ صلى على أصحمة - جابر بن عبد الله ..... ۱۳۳۴
- أن النبي ﷺ صلى في ثوب واحد - عمر بن أبي سلمة ..... ۳۵۴
- أن النبي ﷺ صلى في خميص لها أعلام - عائشة ..... ۳۷۳
- أن النبي ﷺ صلى في طرف نلعة - ابن عمر . ۴۸۸
- أن النبي ﷺ صلى يوم العيد ركعتين - ابن عباس ..... ۵۸۸۳
- أن النبي ﷺ صلى يوم الفطر ركعتين لم يصل

- عباس ..... ۳۹۹۵  
 - أن النبي ﷺ قال يوم الخندق: حسونا -  
 علي بن أبي طالب ..... ۴۵۳۳  
 - أن النبي ﷺ قال يوم الفتح لا هجرة - ابن  
 عباس ..... ۲۸۲۵  
 - إن النبي ﷺ قام فبدأ - جابر بن عبد الله ..... ۹۶۱  
 - أن النبي ﷺ قام حين جاءه وفد هوازن -  
 مروان والمصور بن مخزوم ..... ۲۵۴۰  
 - أن النبي ﷺ قتل يهوديًا بجارية - أنس بن  
 مالك ..... ۶۸۸۵  
 - أن النبي ﷺ قدم مكة فدعا عثمان بن طلحة -  
 ابن عمر ..... ۴۶۸  
 - أن النبي ﷺ قضى باليمين - ابن عباس ..... ۲۶۶۸  
 - أن النبي ﷺ قطع العرنين - أنس بن مالك .. ۶۸۰۳  
 - أن النبي ﷺ قطع يد امرأة - عائشة ..... ۶۸۰۰  
 - أن النبي ﷺ قيل له في الذبح - ابن عباس ... ۱۷۳۴  
 - أن النبي ﷺ كان إذا أراد سفرًا - عائشة ..... ۵۲۱۱  
 - أن النبي ﷺ كان إذا اغتسل من الجنابة بدأ  
 فغسل يديه - عائشة ..... ۲۴۸  
 - أن النبي ﷺ كان إذا أوى - عائشة ..... ۵۰۱۷  
 - أن النبي ﷺ كان إذا رفع رأسه من الركعة  
 الآخرة - أبو هريرة ..... ۱۰۰۶  
 - أن النبي ﷺ كان إذا رفع مائدته - أبو أمامة .. ۵۴۵۸  
 - أن النبي ﷺ كان إذا سلم يمكث في مكانه  
 يسيرًا - أم سلمة ..... ۸۴۹  
 - أن النبي ﷺ كان إذا صلى فإن كنت - عائشة ..... ۱۱۶۱  
 - أن النبي ﷺ كان إذا صلى فرج بين يديه -  
 مالك ابن بحينة ..... ۳۹۰  
 - إن النبي ﷺ كان إذا طاف بالبيت - ابن عمر . ۱۶۱۷  
 - أن النبي ﷺ كان إذا غزا بنا - أنس بن مالك . ۲۹۴۴  
 - أن النبي ﷺ كان إذا قال - أبو هريرة ..... ۶۳۹۳  
 - أن النبي ﷺ كان إذا قام للتهجد من الليل -  
 حذيفة بن اليمان ..... ۱۱۳۶  
 - أن النبي ﷺ كان إذا قدم من سفر - كعب .... ۳۰۸۸  
 قبلها ولا بعدها - عبد الله بن عباس ..... ۹۶۴  
 - أن النبي ﷺ ضرب في الخمر بالجريد -  
 أنس بن مالك ..... ۶۷۷۳  
 - أن النبي ﷺ عامل خبير بشطر ما يخرج منها  
 - عبد الله بن عمر ..... ۲۳۲۸  
 - أن النبي ﷺ عرض على قوم اليمين فأسرعوا  
 - أبو هريرة ..... ۲۶۷۴  
 - أن النبي ﷺ عرضه يوم أحد - ابن عمر ..... ۴۰۹۷  
 - أن النبي ﷺ غزا تسع عشرة - زيد بن أرقم .. ۴۴۰۴  
 - أن النبي ﷺ قال: أراني أتسوك بسواك -  
 ابن عمر ..... ۲۴۶  
 - أن النبي ﷺ قال: أيما امرئ - ابن عمر ..... ۲۲۰۶  
 - أن النبي ﷺ قال حين جاءه وفد - مروان بن  
 الحكم والمصور بن مخزوم ..... ۲۶۰۷  
 - أن النبي ﷺ قال في حجة الوداع - جرير .... ۱۲۱  
 - أن النبي ﷺ قال في الرجل يسوي - معقيب  
 ابن أبي فاطمة الدوسي ..... ۱۲۰۷  
 - أن النبي ﷺ قال: لا يلبس الحرير - عمر بن  
 الخطاب ..... ۵۸۳۰  
 - أن النبي ﷺ قال لحسان: اهجم - البراء بن  
 عازب ..... ۶۱۵۳  
 - أن النبي ﷺ قال لرجل تزوج - سهل بن سعد  
 - أن النبي ﷺ قال للمتلاعنين - ابن عمر ..... ۵۳۵۰  
 - أن النبي ﷺ قال للوزع: الفويسق - عائشة .. ۳۳۰۶  
 - أن النبي ﷺ قال له: يا أبا موسى - أبو  
 موسى الأشعري ..... ۵۰۴۸  
 - أن النبي ﷺ قال لها أريتك - عائشة ..... ۳۸۹۵  
 - أن النبي ﷺ قال لها: إن جبريل - عائشة ... ۶۲۵۳  
 - أن النبي ﷺ قال لها: إن عبد الله رجل صالح  
 - حفصة بنت عمر ..... ۳۷۴۰  
 - أن النبي ﷺ قال لها: يا عائشة - عائشة ..... ۱۵۸۶  
 - أن النبي ﷺ قال: هذا جبل - أنس بن مالك  
 - أن النبي ﷺ قال وهو في قبة - ابن عباس ... ۴۸۷۷  
 - أن النبي ﷺ قال يوم بدر: هذا جبريل - ابن

- ۳۹۴۴ - أن النبي ﷺ كان يسدل شعره - ابن عباس ...
- ۱۸۸۶ - أن النبي ﷺ كان يصلي التطوع وهو راكب - مالك .....
- ۱۰۹۴ - جابر بن عبد الله .....
- ۳۰۸۴ - أن النبي ﷺ كان إذا قفل كبر - عبد الله بن مسعود .....
- ۹۰۴ - الشمس - أنس بن مالك .....
- ۴۰ - أن النبي ﷺ كان يصلي ركعتين فإن كنت - أجداده - البراء بن عازب .....
- ۱۱۶۸ - عائشة .....
- ۴۹۸ - أن النبي ﷺ كان تركز له الحربة - عبد الله بن مسعود .....
- ۱۱۷۳ - حفصة بنت عمر .....
- ۵۸۷۰ - أن النبي ﷺ كان خاتمه من فضة - أنس بن مالك .....
- ۱۰۹۹ - المشرق - جابر بن عبد الله .....
- ۲۴۸۱ - أن النبي ﷺ كان يصلي عند البيت - عبد الله مالك .....
- ۲۴۰ - ابن مسعود .....
- ۲۶۴۶ - أن النبي ﷺ كان يصلي وعائشة معترضة بينه - أن النبي ﷺ كان يصلي وعائشة معترضة بينه
- ۳۸۴ - وبين القبلة - عروة بن الزبير .....
- ۶۲۱۰ - أن النبي ﷺ كان يصحى بكبشين - أنس بن مالك .....
- ۵۵۶۴ - مالك .....
- ۴۹۵۲ - أن النبي ﷺ كان يضرب شعره - أنس بن عازب .....
- ۵۹۰۳ - مالك .....
- ۲۸۳۹ - أن النبي ﷺ كان في غزاة - أنس بن مالك ...
- ۱۱۸۲ - أن النبي ﷺ كان لا يدع أربعاً قبل الظهر - عائشة .....
- ۷۳۰ - أن النبي ﷺ كان له حصير - عائشة .....
- ۷۳۲۶ - أن النبي ﷺ كان يأتي قباء ماشياً - ابن عمر .
- ۵۳۵۷ - أن النبي ﷺ كان يبيع نخل بني النضير - عمر ابن الخطاب .....
- ۵۷۵۱ - أن النبي ﷺ كان يفتش على نفسه - عائشة ...
- ۲۹۷ - أن النبي ﷺ كان يتكئ في حجرني وأنا حائض - عائشة .....
- ۷۷۶ - أن النبي ﷺ كان يجمع بين الرجلين - جابر ابن عبد الله .....
- ۱۳۴۵ - أن النبي ﷺ كان يحتجر حصيراً - عائشة ...
- ۵۸۶۱ - أن النبي ﷺ كان يحدث حديثاً - عائشة ...
- ۳۵۶۷ - أن النبي ﷺ كان يدعو في الصلاة اللهم أنج - أن النبي ﷺ كان يدعو في الصلاة اللهم أنج
- ۵۷۴۵ - عائشة .....
- ۶۹۴۰ - أن النبي ﷺ كان يقوم يوم الجمعة إلى شجرة - أبو هريرة .....

- جابر بن عبد الله ..... ۳۵۸۴  
 - أن النبي ﷺ كان يمكث عند زينب - عائشة . ۵۲۶۷  
 - أن النبي ﷺ كان ينحرف بالمصلى - عبد الله بن  
 عمر ..... ۹۸۲  
 - أن النبي ﷺ كان ينزل بذي طوى - ابن عمر . ۴۹۱  
 - أن النبي ﷺ كان ينزل تحت سرحة ضخمة -  
 ابن عمر ..... ۴۸۷  
 - أن النبي ﷺ كان ينزل في المسيل - ابن عمر ۴۹۰  
 - أن النبي ﷺ كان ينفث على نفسه - عائشة ... ۵۷۳۵  
 - أن النبي ﷺ كان يوماً يحدث - أبو هريرة ... ۲۳۴۸  
 - أن النبي ﷺ كانت تركز الحريرة قدامه يوم  
 الفطر - عبد الله بن عمر ..... ۹۷۲  
 - أن النبي ﷺ لآعن بين رجل وامرأة - ابن  
 عمر ..... ۵۳۱۵  
 - أن النبي ﷺ لبث بمكة عشر سنين - عائشة  
 وابن عباس ..... ۴۴۶۴  
 - أن النبي ﷺ لقي زيد بن عمرو - ابن عمر .... ۳۸۲۶  
 - أن النبي ﷺ لقيه في بعض طرق المدينة وهو  
 جنب - أبو هريرة ..... ۲۸۳  
 - أن النبي ﷺ لم يكن يترك - عائشة ..... ۵۹۵۲  
 - أن النبي ﷺ لم يكن يدخل بيتاً - أنس بن  
 مالك ..... ۲۸۴۴  
 - أن النبي ﷺ لم يته عنه - عبد الله بن عباس .. ۲۳۳۰  
 - أن النبي ﷺ لما أراد أن يعتصر - البراء بن  
 عازب ..... ۳۱۸۴  
 - أن النبي ﷺ لما جاء إلى مكة - عائشة ..... ۱۵۷۷  
 - أن النبي ﷺ لما رأى الصورة - ابن عباس .. ۳۳۵۲  
 - إن النبي ﷺ لما رأى من الناس إدباراً قال :  
 اللهم سبع كسيع يوسف - عبد الله بن مسعود ۱۰۰۷  
 - أن النبي ﷺ لما قدم المدينة وجدهم - ابن  
 عباس ..... ۳۳۹۷  
 - أن النبي ﷺ لما مر بالحجر قال لا تدخلوا -  
 سالم بن عبد الله عن أبيه ..... ۳۳۸۰  
 - أن النبي ﷺ مر وهو يطوف - ابن عباس ..... ۱۶۲۰  
 - إن النبي ﷺ مرت به جنازة فقام - سهل بن  
 حنيف ..... ۱۳۱۲  
 - أن النبي ﷺ نام حتى نفع ثم صلى - ابن  
 عباس ..... ۱۳۸  
 - أن النبي ﷺ نعى جعفرًا وزيدًا - أنس بن  
 مالك ..... ۳۶۳۰  
 - أن النبي ﷺ نعى زيدًا وجعفرًا - أنس بن  
 مالك ..... ۳۷۵۷  
 - أن النبي ﷺ نهى عن اشتمال - أبو سعيد  
 الخدري ..... ۵۸۲۲  
 - أن النبي ﷺ نهى عن بيع ثمر التمر حتى يزهو  
 - أنس بن مالك ..... ۲۲۰۸  
 - إن النبي ﷺ نهى عن ثمن الدم - أبو جحيفة . ۵۹۴۵  
 - أن النبي ﷺ نهى عن الصلاة بعد الصبح -  
 عبد الله بن عباس ..... ۵۸۱  
 - أن النبي ﷺ نهى عن قتل جثان - أبو لبابة ... ۳۳۱۳  
 - أن النبي ﷺ نهى عن كراء المزارع - رافع بن  
 خديج ..... ۲۲۸۶  
 - أن النبي ﷺ نهى عن لبس الحرير - عمر بن  
 الخطاب ..... ۵۸۲۹  
 - أن النبي ﷺ نهى عن المتعة - علي بن أبي  
 طالب ..... ۵۱۱۵  
 - أن النبي ﷺ نهى عن المزانية - ابن عمر ..... ۲۱۷۲  
 - أن النبي ﷺ نهى عن قتل جثان - أبو لبابة ... ۴۰۱۷  
 - إن النبي ﷺ هدم حائطاً - ابن عمر ..... ۳۳۱۰  
 - أن النبي ﷺ وأبا بكر وعمر رضي الله عنهما  
 كانوا يختمون - أنس بن مالك ..... ۷۴۳  
 - أن النبي ﷺ واصل - عبد الله بن مسعود ..... ۱۹۲۲  
 - أن النبي ﷺ وضع صبيًا في حجره - عائشة .. ۶۰۰۲  
 - إن النبي ﷺ وقت لأهل المدينة - ابن عباس ۱۵۲۴  
 - أن النبي ﷺ ومعاذ رديفه على الرجل - أنس  
 ابن مالك ..... ۱۲۸  
 - أن النبي ﷺ وميمونة كانا يغتسلان من إناء  
 واحد - ابن عباس ..... ۲۵۳

- ۴۸۳۸ ..... عبد اللہ بن عمرو -
- ۱۱۰۳ ..... أم هانئ -
- ۴۷۸۷ ..... مالك -
- ۶۶۹۲ ..... إن النذر لا يقدم شيئاً ولا يؤخر - ابن عمر ...
- ۵۶۸۷ ..... خالد بن سعد -
- ۲۴۶۱ ..... عامر .....
- ۶۱۳۷ ..... إن نزلتم بقوم فأمروا لكم بما ينبغي - عتبة بن عامر .....
- ۲۵۸۱ ..... أن نساء رسول الله ﷺ كن حزينين - عائشة ..
- ۸۶۶ ..... أن النساء في عهد رسول الله ﷺ - أم سلمة ..
- ۱۲۴۹ ..... أن النساء قلن للنبي ﷺ اجعل لنا يوماً - أبو سعيد الخدري .....
- ۵۸۵۷ ..... أن نعلي النبي ﷺ كان لهما قبالاتان - أنس بن مالك .....
- ۵۷۳۷ ..... أن نقرأ من أصحاب النبي ﷺ مروا بما فيهم لديع - ابن عباس .....
- ۶۸۹۸ ..... أن نقرأ من قومه انطلقوا - سهل بن أبي حثمة - أن النكاح في الجاهلية كان على أربعة أنحاء - عائشة .....
- ۴۱۳۹ ..... أن هذا أتاني وأنا نائم - جابر بن عبد الله ....
- ۲۴۵۶ ..... إن هذا اتبعنا أتأذن له؟ - أبو مسعود .....
- ۲۹۱۳ ..... إن هذا اخترط سيفي - جابر بن عبد الله .....
- ۴۱۳۵ ..... إن هذا اخترط سيفي وأنا نائم - جابر بن عبد الله .....
- ۲۹۱۰ ..... إن هذا اخترط عليّ سيفي - جابر بن عبد الله .....
- ۳۵۰۰ ..... إن هذا الأمر في قريش - معاوية .....
- ۷۱۳۹ ..... إن هذا الأمر في قريش لا يعاديهم أحد - معاوية بن أبي سفيان .....
- ۱۵۸۷ ..... إن هذا البلد حرّمه الله - ابن عباس .....
- ۶۲۲۵ ..... إن هذا حمد الله ولم تحمد الله - أنس بن مالك .....
- ۲۰۸۱ ..... إن هذا قد تبعنا - أبو مسعود .....
- ۳۱۴۳ ..... أن هذا المال خضر حلو - حكيم بن حزام ..
- ۶۴۴۱ ..... إن هذا المال خضرة حلوة - حكيم بن حزام - أن هذه الآية التي في القرآن «يا أيها النبي -
- ۴۸۳۸ ..... عبد الله بن عمرو -
- ۱۱۰۳ ..... أم هانئ -
- ۴۷۸۷ ..... مالك -
- ۶۶۹۲ ..... إن النذر لا يقدم شيئاً ولا يؤخر - ابن عمر ...
- ۵۶۸۷ ..... خالد بن سعد -
- ۲۴۶۱ ..... عامر .....
- ۶۱۳۷ ..... إن نزلتم بقوم فأمروا لكم بما ينبغي - عتبة بن عامر .....
- ۲۵۸۱ ..... أن نساء رسول الله ﷺ كن حزينين - عائشة ..
- ۸۶۶ ..... أن النساء في عهد رسول الله ﷺ - أم سلمة ..
- ۱۲۴۹ ..... أن النساء قلن للنبي ﷺ اجعل لنا يوماً - أبو سعيد الخدري .....
- ۵۸۵۷ ..... أن نعلي النبي ﷺ كان لهما قبالاتان - أنس بن مالك .....
- ۵۷۳۷ ..... أن نقرأ من أصحاب النبي ﷺ مروا بما فيهم لديع - ابن عباس .....
- ۶۸۹۸ ..... أن نقرأ من قومه انطلقوا - سهل بن أبي حثمة - أن النكاح في الجاهلية كان على أربعة أنحاء - عائشة .....
- ۴۱۳۹ ..... أن هذا أتاني وأنا نائم - جابر بن عبد الله ....
- ۲۴۵۶ ..... إن هذا اتبعنا أتأذن له؟ - أبو مسعود .....
- ۲۹۱۳ ..... إن هذا اخترط سيفي - جابر بن عبد الله .....
- ۴۱۳۵ ..... إن هذا اخترط سيفي وأنا نائم - جابر بن عبد الله .....
- ۲۹۱۰ ..... إن هذا اخترط عليّ سيفي - جابر بن عبد الله .....
- ۳۵۰۰ ..... إن هذا الأمر في قريش - معاوية .....
- ۷۱۳۹ ..... إن هذا الأمر في قريش لا يعاديهم أحد - معاوية بن أبي سفيان .....
- ۱۵۸۷ ..... إن هذا البلد حرّمه الله - ابن عباس .....
- ۶۲۲۵ ..... إن هذا حمد الله ولم تحمد الله - أنس بن مالك .....
- ۲۰۸۱ ..... إن هذا قد تبعنا - أبو مسعود .....
- ۳۱۴۳ ..... أن هذا المال خضر حلو - حكيم بن حزام ..
- ۶۴۴۱ ..... إن هذا المال خضرة حلوة - حكيم بن حزام - أن هذه الآية التي في القرآن «يا أيها النبي -

- فأعتقوها - عائشة ..... ٤٣٩
- أن يحيى بن سعيد بن العاص طلق بنت عبد الرحمن - القاسم بن محمد وسليمان بن يسار ..... ٥٣٢١
- أن يد السارق لم تقطع على عهد النبي ﷺ إلا - عائشة ..... ٦٧٩٢
- إن يعيش هذا لا يدركه الهرم - عائشة ..... ٦٥١١
- أن يعلى قال لعمر أرنى النبي ﷺ - صفوان ابن يعلى ..... ١٥٣٦
- إن يمنع أحدكم أخاه خير له من أن يأخذ - ابن عباس ..... ٢٣٤٢
- إن يمين الله ملأى لا يغيضها نفقة - أبو هريرة ..... ٧٤١٩
- أن اليهود أتوا النبي ﷺ - عائشة ..... ٦٤٠١
- أن يهود أتوا النبي ﷺ فقالوا - عائشة ..... ٦٠٣٠
- إن اليهود إذا سلموا على أحدكم - ابن عمر ..... ٦٩٢٨
- أن اليهود جاؤوا إلى رسول الله ﷺ - ابن عمر ..... ٣٦٣٥
- أن اليهود جاؤوا إلى النبي ﷺ - ابن عمر ..... ١٣٢٩
- أن اليهود دخلوا على النبي ﷺ - عائشة ..... ٢٩٣٥
- إن اليهود والنصارى لا يصفون - أبو هريرة ..... ٣٤٦٢
- أن يهوديًا جاء إلى النبي ﷺ فقال - عبد الله ابن مسعود ..... ٧٤١٤
- أن يهوديًا رضى رأس جارية - أنس بن مالك ..... ٢٤١٣
- أن يهوديًا رضى رأس جارية بين حجرين - أنس بن مالك ..... ٦٨٧٦
- أن يهوديًا قتل جارية - أنس بن مالك ..... ٦٨٧٩
- أن يهودية جاءت تسألها - عائشة ..... ١٠٤٩
- أن يهودية أتت النبي ﷺ بشاة - أنس بن مالك ..... ٢٦١٧
- أن يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر - عائشة ..... ١٣٧٢
- أنا أعلم الناس بالحجاب - أنس بن مالك .. ٥٤٦٦
- أنا أعلم الناس بهذه الآية - أنس بن مالك ... ٤٧٩٢
- إنا أمة أمية لا نكتب ولا نحسب - ابن عمر .. ١٩١٣
- ١٦٦١ ..... الفضل
- أنا أول من يجثو بين يدي الرحمن - علي بن أبي طالب ..... ٣٩٦٥
- أنا أول من يجثو بين يدي الرحمن للخصومة - علي بن أبي طالب ..... ٤٧٤٤
- أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم - أبو هريرة .. ٦٧٣١
- أنا أولى بموسى منهم - ابن عباس ..... ٣٣٩٧
- أنا أولى الناس بابن مريم - أبو هريرة ..... ٣٤٤٢
- أنا أولى الناس بعيسى بن مريم - أبو هريرة .. ٣٤٤٣
- أنا رديف النبي ﷺ فقال: يا معاذ - معاذ بن جبل ..... ٦٢٦٧
- أنا رسول الله - البراء بن عازب ..... ٤٢٥١
- أنا رسول الله وأنا محمد بن عبد الله - البراء ابن عازب ..... ٢٦٩٩
- أنا سيد الناس يوم القيامة - أبو هريرة ..... ٣٣٤٠
- أنا طيبت رسول الله ﷺ - عائشة ..... ٢٧٠
- أنا على حوضي أنتظر من يرد عليّ - أسماء .. ٧٠٤٨
- «إنا فتحنا لك فتحًا» قال: الحديبية - أنس ابن مالك ..... ٤١٧٢
- أنا فرطكم على الحوض - جندب ..... ٦٥٨٩
- أنا فرطكم على الحوض - عبد الله بن مسعود ..... ٦٥٧٥
- أنا فرطكم على الحوض من ورده شرب منه - سهل بن سعد ..... ٧٠٥٠
- إنا قافلون إن شاء الله - ابن عمر ..... ٤٣٢٥
- إنا قافلون غدًا إن شاء الله - عبد الله بن عمرو ..... ٦٠٨٦
- إنا كنا أزواج النبي ﷺ عنده - عائشة ..... ٦٢٨٥
- أنا كنت أحفظكم - أبو حميد الساعدي ..... ٨٢٨
- إنا لا نولي هذا من سأله - أبو موسى ..... ٧١٤٩
- أنا لعند ابن عباس في بيته إذ قال سلوني - سعيد بن جبير ..... ٤٧٢٦
- أنا لم تره عليك إلا أنا حرم - الصعب بن حثامة الليثي ..... ١٨٢٥

- ۷۰۹۷ ..... الأشعري
- ۳۵۸۰ - انزعه فأوفاهم الذي لهم - جابر بن عبد الله
- ۴۷۲۳ - أنزل ذلك في الدعاء - عائشة
- ..... أنزل على رسول الله ﷺ وهو ابن أربعين -
- ۳۸۵۱ ..... ابن عباس
- ..... أنزل فأجدح لي - عبد الله بن أبي أوفى
- ۱۹۵۸ ..... أنزلت هذه الآية «لا يؤاخذكم الله» - عائشة
- ۴۶۱۳ - أنزلت «وكلوا واشربوا» - سهل بن سعد
- ۱۹۱۷ - أشدك الله هل سمعت النبي ﷺ يقول يا
- ..... حسان - حسان بن ثابت
- ۴۵۳ ..... أشدك عهدك ووعدك - ابن عباس
- ۴۸۷۷ - انشق القمر ونحن مع النبي ﷺ - عبد الله بن
- ..... مسعود
- ۴۸۶۵ ..... انشق القمر - عبد الله بن مسعود
- ۳۸۷۱ ..... انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ - عبد
- ..... الله بن مسعود
- ۴۸۶۴ - انشق القمر على عهد النبي ﷺ - عبد الله بن
- ..... مسعود
- ۳۶۳۶ ..... انشق القمر فرقتين - أنس بن مالك
- ۴۸۶۸ ..... انشق القمر في زمان النبي ﷺ - ابن عباس
- ۴۸۶۶ - انشق القمر ونحن مع النبي ﷺ - عبد الله بن
- ..... مسعود
- ۳۸۶۹ ..... الأنصار كرشى وعيبي - أنس بن مالك
- ۳۸۰۱ ..... الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن - البراء بن
- ..... عازب
- ۳۷۸۳ - انصر أخاك ظالمًا أو مظلومًا - أنس بن
- ..... مالك
- ۲۴۴۳ - انصرفت من عند النبي ﷺ - مالك بن
- ..... الحويرث
- ۲۸۴۸ - انطلق أبي عام الحديبية - عبد الله بن أبي
- ..... قتادة
- ۱۸۲۱ ..... انطلق بعد ذلك رسول الله ﷺ - ابن عمر
- ۱۳۵۵ ..... انطلق ثلاثة رهط - ابن عمر
- ۲۲۷۲ ..... انطلق رسول الله ﷺ في طائفة - ابن عباس
- ۴۹۲۱ ..... أنا ممن قدم النبي ﷺ - ابن عباس
- ۱۶۷۸ ..... أنا من رام هرمز - سلمان الفارسي
- ۳۹۴۷ ..... أنا نازل ثم قام وبطنه معصوب - جابر بن
- ..... عبد الله
- ۴۱۰۱ ..... أنا النبي لا كذب - البراء بن عازب
- ۲۸۶۴ ..... أنا وأبي وخالاي من أصحاب العقبة - جابر
- ..... ابن عبد الله
- ۳۸۹۱ ..... أنا والله محمد بن عبد الله - البراء بن عازب
- ۳۱۸۴ ..... أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا - سهل بن
- ..... سعد
- ۶۰۰۵ ..... إنا يوم الخندق نحضر - جابر بن عبد الله
- ۴۱۰۱ ..... أناس من أمي عرضوا عليّ - أم حرام
- ۲۷۹۹ ..... أنبت أن جبريل أتى النبي ﷺ - أبو عثمان
- ۳۶۳۴ ..... أنت أخي في دين الله وكتابه وهي لي حلال
- ..... عروة بن الزبير
- ۵۰۸۱ ..... أنت الذي تقول: - عبد الله بن عمرو
- ۳۴۱۸ ..... أنت فيهم - أم حرام
- ۲۹۲۴ ..... أنت وحشي؟ قلت: نعم - جعفر بن عمرو
- ..... ابن أمية
- ۴۰۷۲ ..... انتدب الله لمن خرج في سبيله - أبو هريرة
- ۳۶ ..... انتدب لها رجل ذو عز ومنعة - عبد الله بن
- ..... زمعة
- ۳۳۷۷ ..... انتشل النبي ﷺ عرقًا من قدر - ابن عباس
- ۵۴۰۵ ..... أنتم أحق بموسى منهم فصوموا - ابن عباس
- ۴۶۸۰ ..... أنتم الذين قاتم كذا وكذا - أنس بن مالك
- ۵۰۶۳ ..... أنتن على ذلك؟ وقالت امرأة - ابن عباس
- ۴۸۹۵ ..... انتهيت إليه وهو يقول في ظل الكعبة - أبو ذر
- ۶۶۳۸ ..... اشرؤه في المسجد - أنس بن مالك
- ۳۱۶۵ ..... انخسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
- ..... فصلي رسول الله ﷺ فقام - عبد الله بن
- ..... عباس
- ۱۰۵۲ ..... انخسفت الشمس فصلي رسول الله ﷺ -
- ..... ابن عباس
- ۴۳۱ ..... ائذن له وشره بالجنة فدخل - أبو موسى

- ۶۹۴۴ - انطلقوا إلى يهود فخرجنا معه - أبو هريرة ...
- ۲۹۱۸ - انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ - علي بن أبي شعبة .....
- ۳۹۸۳ - طالب ..... انطلق رسول الله وأبي بن كعب - عبد الله بن عمر .....
- ۵۱۰۲ - انظرون ما إخوانكن - عائشة .....
- ۳۳۱۰ - انظروا أين هو - ابن عمر .....
- ۲۵۷۲ - أنفجنا أرنبًا بمر الظهران - أنس بن مالك ...
- ۳۶۳۲ - أنفجنا أرنبًا ونحن بمر الظهران - أنس بن مسعود .....
- ۵۵۳۵ - مالك ..... انطلق عبد الله بن سهل ومحبيصة - سهل بن أبي حثمة .....
- ۲۹۸ - أنفست؟ قلت: نعم - أم سلمة .....
- ۷۴۹۶ - أنفق أنفق عليك - أبو هريرة .....
- ۱۴۶۷ - أنفقي عليهم فلك أجر - أم سلمة .....
- ۲۵۹۱ - أنفقي ولا تحصي فيحصي الله عليك - أسماء بنت الصديق .....
- ۳۱۶ - انقضي رأسك وامتشطي وأمسكي عن عمرتك - عائشة .....
- ۲۴۶۱ - إنك تبعثنا فننزل بقوم لا يقروننا - عقبة بن عامر .....
- ۷۳۷۲ - إنك تقدم على قوم من أهل الكتاب - ابن عباس .....
- ۵۴۳۴ - إنك دعوتنا خامس خمسة وهذا رجل - أبو مسعود .....
- ۴۳۴۷ - إنك ستأتي قومًا من أهل الكتاب - ابن عباس .....
- ۱۴۹۶ - إنك ستأتي قومًا أهل كتاب - ابن عباس .....
- ۱۹۷۹ - إنك لتصوم الدهر وتقوم الليل - عبد الله بن عمرو .....
- ۶۰۶۲ - إنك لست منهم - سالم عن أبيه .....
- ۴۵۱۰ - إنك لعريض القفا - عدي بن حاتم .....
- ۵۶ - إنك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله - سعد ابن أبي وقاص .....
- ۴۵۵۳ - أنكحني أبي امرأة ذات حسب - عبد الله بن عمرو .....
- ۵۰۵۲ - أنكحني - أم سلمة .....
- ۵۳۱۸ - أنكحني - أم سلمة .....
- انكسفت الشمس على عهد النبي ﷺ - أبو انطلق رسول الله ﷺ لحاجته - المغيرة بن شعبة .....
- انطلق رسول الله وأبي بن كعب - عبد الله بن عمر .....
- انطلق رسول الله ﷺ ومعه أبي - ابن عمر ...
- انطلق سعد بن معاذ معتمرًا - عبد الله بن مسعود .....
- انطلق عبد الله بن سهل ومحبيصة - سهل بن أبي حثمة .....
- انطلق عبد الله بن سهل ومحبيصة بن مسعود - سهل بن أبي حثمة .....
- انطلق النبي في طائفة - عبد الله بن عباس ...
- انطلق النبي ﷺ لحاجته - المغيرة بن شعبة ..
- انطلق النبي ﷺ من المدينة - ابن عباس .....
- انطلق النبي ﷺ وأبي - ابن عمر .....
- انطلق نفر من أصحاب النبي ﷺ - أبو سعيد الخدري .....
- انطلقت بأبي معبد إلى النبي ﷺ - مجاشع ابن مسعود .....
- انطلقت حاجًا فمرت بقوم يصلون - طارق ابن عبد الرحمن .....
- انطلقت حتى أدخل علي عمر أناه حاجه - مالك بن أوس .....
- انطلقت حتى أدخل علي عمر أناه حاجه - محمد بن جبير بن مطعم .....
- انطلقت فإذا أنا براعي غنم - أبو بكر الصديق .....
- انطلقت في المدة التي كانت بيني وبين رسول الله - أبو سفيان .....
- انطلقن فقد بايعتكن - عائشة .....
- انطلقنا مع النبي ﷺ عام الحديبية - أبو قتادة
- انطلقوا إلى يهود - أبو هريرة .....



۱۰۶۲	بکرة .....	۱۰۶۲	..... إنما الأعمال بالنية وإنما لامرئ ما نوى -
۱۰۶۰	انكسفت الشمس يوم مات إبراهيم - المغيرة	۶۶۸۹	..... عمر بن الخطاب
۳۳۴۹	ابن شعبة .....	۶۹۶۷	..... إنما أنا بشر وإنكم تختصمون إليّ - أم سلمة
۲۶۸۰	إنكم تحشرون حفاة عراة غرلاً - ابن عباس .	۲۴۵۸	..... إنما أنا بشر وإنه يأتيني الخصم - أم سلمة ...
۷۳۵۴	إنكم تختصمون إليّ - أم سلمة .....	۶۷۸۷	..... إنما أهلك من كان قبلكم أنهم - عائشة .....
۲۰۴۷	إنكم تزعمون أن أبا هريرة يكثر الحديث -	۷۴۶۷	..... إنما بقاؤكم فيما سلف قبلكم من الأمم -
۷۱۴۸	أبو هريرة .....	۵۵۷	..... ابن عمر .....
۷۰۵۲	إنكم تقولون: إن أبا هريرة يكثر - أبو هريرة .	۷۵۳۳	..... إنما بقاؤكم فيما سلف قبلكم من الأمم -
۷۰۵۷	إنكم ستحرصون على الإمامة وستكون ندامة	۳۱۴۰	..... سالم عن أبيه .....
۷۰۵۷	- أبو هريرة .....	۷۵۳۳	..... إنما بقاؤكم فيمن سلف من الأمم - ابن عمر
۷۴۳۵	إنكم سترون بعدي أثره - عبد الله بن مسعود	۳۱۴۰	..... إنما بنو المطلب وبنو هاشم شيء واحد -
۵۵۴	إنكم سترون بعدي أثره فاصبروا - أسيد بن	۴۲۲۹	..... جبير بن مطعم .....
۷۴۳۶	حضير .....	۳۵۰۲	..... إنما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد -
۳۷۹۳	إنكم سترون ربكم عياناً - جرير بن عبد الله ..	۳۵۰۲	..... جبير بن مطعم .....
۳۷۶۶	إنكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر -	۳۱۳۰	..... إنما بنو هاشم وبنو المطلب واحد - جبير بن
۵۸۷	جرير بن عبد الله .....	۷۲۲	..... مطعم .....
۶۴۹۲	إنكم سترون ربكم يوم القيامة - جرير بن عبد	۳۷۸	..... إنما تغيب عثمان عن بدر فإنه كان تحته - ابن
۶۵۲۵	الله .....	۱۱۱۳	..... عمر .....
۶۵۲۴	إنكم ستلقون بعدي أثره - أنس بن مالك ....	۷۳۲	..... إنما جعل الإمام - أبو هريرة .....
۳۳۴۴	أنكم لتصلون صلاة - معاوية .....	۷۳۴	..... إنما جعل الإمام ليؤتم به - أنس بن مالك ....
۳۴۵۹	إنكم لتصلون صلاة لقد صحبنا رسول الله	۱۶۶۹	..... إنما جعل الإمام ليؤتم به - عائشة .....
۲۸۴۲	ﷺ فما رأينا يصليها - معاوية .....	۴۲۵۷	..... إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا صلى قائماً -
۱۱۹۲	إنكم لتعملون أعمالاً هي أدق - أنس بن	۳۴۰۲	..... أنس بن مالك .....
۱	مالك .....	۳۰۶	..... إنما جعل الإمام ليؤتم به فإذا كبر فكبروا -
	إنكم ملاقوا الله حفاة عراة غرلاً - ابن عباس	۱۶۶۹	..... أبو هريرة .....
	إنكم ملاقوا الله حفاة عراة مشاة - ابن عباس	۴۲۵۷	..... إنما جعل النبي ﷺ الشفعة في كل ما لم
	إنما أتألفهم - أبو سعيد الخدري .....	۳۴۰۲	..... يقسم - جابر بن عبد الله .....
	إنما أجلكم في أجل من خلا من الأمم - ابن		..... إنما خيرني الله - ابن عمر .....
	عمر .....		..... إنما ذلك سواد الليل وياض النهار - عدي
	إنما أخشى عليكم من بعدي ما يفتح عليكم		..... ابن حاتم .....
	- أبو سعيد الخدري .....		..... إنما ذلك عرق وليس بالحیضة - عائشة .....
	إنما أصنع كما رأيت أصحابي يصنعون -		..... إنما سعى رسول الله ﷺ بالبيت - ابن عباس
	ابن عمر .....		..... إنما سعى النبي ﷺ بالبيت - ابن عباس .....
	إنما الأعمال بالنيات - عمر بن الخطاب ...		..... إنما سمي الخضر لأنه جلس - أبو هريرة ...

- ۲۹۱۴ - إنما هي طعمة أطعمكموها الله - أبو قتادة ...
- ۲۱۵۶ - إنما الولاء لمن أعتق - ابن عمر .....
- ۵۸۳۵ - إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق - عمر بن الخطاب .....
- ۶۰۸۱ - إنما يلبس الحرير من لا خلاق له - عمر بن الخطاب .....
- ۸۸۶ - إنما يلبس هذه - عبد الله بن عمر .....
- ۵۹۸۱ - إنما يلبس هذه من لا خلاق له - ابن عمر ...
- ۲۶۱۹ - إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة - ابن عمر .....
- ۲۶۱۲ - إنما يلبسها من لا خلاق له في الآخرة - ابن عمر .....
- ۴۲۵ - أنه أتى رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله - عتبان بن مالك .....
- ۵۵۶۶ - أنه أتى عائشة فقال لها: يا أم المؤمنين - مسروق .....
- ۱۵۲۲ - أنه أتى عبد الله بن عمر في منزله - ابن عمر ..
- ۲۶۰۹ - أنه أخذ سنًا - فجاء صاحبه يتقاضاه - أبو هريرة .....
- ۶۱۰۸ - أنه أدرك عمر بن الخطاب في ركب - ابن عمر .....
- ۷۳۴۵ - أنه أرى في معرّسه بذي الحليفة - سالم عن أبيه .....
- ۶۱۳۱ - أنه استأذن على النبي ﷺ رجل - عائشة .....
- ۵۹۶۲ - أنه اشترى غلامًا حجامًا فقال - أبو جحيفة ..
- ۱۹۱ - أنه أفرغ من الإناء - عبد الله بن زيد .....
- ۳۰۸۶ - أنه أقبل هو وأبو طلحة - أنس بن مالك .....
- ۶۱۸۵ - أنه أقبل هو وأبو طلحة مع النبي ﷺ - أنس ابن مالك .....
- ۴۴۱۲ - أنه أقبل يسير على حمار - ابن عباس .....
- ۲۶۴۹ - أنه أمر فيمن زنى ولم يحصن يجلد مائة - زيد بن خالد .....
- ۱۷۴۸ - أنه انتهى إلى الجمرة الكبرى - عبد الله بن مسعود .....
- ۸۲۷ - إنما سنة الصلاة أن تنصب رجلك اليمنى وتثني اليسرى - عبد الله بن عمر .....
- ۲۸۵۸ - إنما الشؤم في ثلاثة - ابن عمر .....
- ۱۳۷۱ - إنما قال النبي ﷺ ليعلمون الآن - عائشة .....
- ۱۰۰۲ - إنما قنت رسول الله ﷺ بعد الركوع شهرًا - أنس بن مالك .....
- ۴۸۶۱ - إنما كان من أهل لمناة الطاغية - عائشة .....
- ۱۷۶۵ - إنما كان منزل ينزله النبي ﷺ - عائشة .....
- ۷۱۱۴ - إنما كان هذا لأن قريشًا لما استعصوا - عبد الله بن مسعود .....
- ۵۰۳۱ - إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل - ابن عمر .....
- ۲۲۶۹ - إنما مثلكم واليهود والنصارى - عمر بن الخطاب .....
- ۷۲۸۳ - إنما مثلي ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل - أبو موسى الأشعري .....
- ۶۴۸۳ - إنما مثلي ومثل الناس كمثل رجل - أبو هريرة .....
- ۷۲۱۱ - إنما المدينة كالكير تنفي خبيثها - جابر بن عبد الله .....
- ۱۲۸۹ - إنما مر رسول الله ﷺ على يهودية - عائشة ..
- ۶۴۹۸ - إنما الناس كالإبل المائة لا تكاد - ابن عمر ..
- ۵۷۵۸ - إنما هذا من إخوان الكهان - أبو هريرة .....
- ۵۷۶۰ - إنما هذا من إخوان الكهان - سعيد بن المسيب .....
- ۳۰۵۴ - إنما هذه لباس من لا خلاق له - ابن عمر ...
- ۵۹۳۲ - إنما هلكت بنو إسرائيل حين اتخذ - حميد ابن عبد الرحمن .....
- ۳۴۶۸ - إنما هلكت بنو إسرائيل حين اتخذ - معاوية ابن أبي سفيان .....
- ۷۱۷۱ - إنما هي صفة قالوا: سبحان الله - علي بن حسين .....

- أنه انتهى إلى النبي ﷺ وهو راكع فركع قبل  
783 أن يصل إلى الصف - أبو بكره .....
- أنه أهدى لرسول الله ﷺ حمامًا - الصعب  
1825 ابن جثامة الليثي .....
- أنه رأى النبي ﷺ يصلي في ثوب واحد -  
355 عمر بن أبي سلمة .....
- أنه بات عند ميمونة أم المؤمنين - ابن عباس  
1198 - أنه بات عند ميمونة زوج النبي ﷺ - ابن  
عباس .....
- 4571 عباس .....
- أنه بات ليلة - ابن عباس .....
- 183 - أنه بايع النبي ﷺ تحت الشجرة - ثابت بن  
المضحك .....
- 4171 - أنه بينما هو جالس عند النبي ﷺ - أبو سعيد  
الخدري .....
- 6603 - أنه بينما هو مع عبد الله بن عمر إذ دخل -  
مولي أسامة بن زيد .....
- 3737 - أنه تداوله بضعة عشر من رب إلى رب -  
سلمان الفارسي .....
- 3946 - أنه تزوج أم يحيى بنت أبي إهاب - عقبة بن  
الحارث .....
- 2659 - أنه تزوج ابنة لأبي إهاب - عقبة بن الحارث  
2640 - أنه تقاضى ابن أبي حذر دينا له عليه - كعب  
ابن مالك .....
- 471 - أنه تمارى هو والحر بن قيس - ابن عباس ...  
74 - أنه التمس صرفًا بمائة دينار - مالك بن أوس  
2174 - أنه توضع فغسل وجهه - ابن عباس .....
- 140 - أنه جاء إلى الحجر الأسود فقبله - عمر بن  
الخطاب .....
- 1597 - أنه جاءه ثلاثة نفر قبل أن يوصى إليه - أنس  
ابن مالك .....
- 7517 - أنه حج مع ابن مسعود - عبد الرحمن بن  
يزيد .....
- 1749 - أنه حرَّق نخل بني النضير - عبد الله بن  
مسعود .....
- 2326
- أنه حلبت لرسول الله شاة داجن - أنس بن  
مالك .....
- 2352 - أنه خرج لحاجته فاتبعه المغيرة - المغيرة بن  
شعبة .....
- 203 - أنه خرج مع رسول الله ﷺ - أبو قتادة .....
- 2854 - أنه خرج مع رسول الله ﷺ عام خيبر - سويد  
ابن النعمان .....
- 209 - أنه خرج مع النبي ﷺ عام خيبر - سويد بن  
النعمان .....
- 2981 - أنه دخل على الحجاج فقال: يا ابن الأكوخ  
- سلمة بن الأكوخ .....
- 7087 - أنه دخل على يحيى بن سعيد و غلام - ابن  
عمر .....
- 5514 - أنه دخل مع رسول الله ﷺ على ميمونة -  
خالد بن الوليد .....
- 5391 - أنه دفع مع النبي ﷺ يوم عرفة - ابن عباس ..  
1671 - أنه ذكر التلاعن عند النبي ﷺ - ابن عباس ..  
5310 - أنه ذكر رجلًا سأل بعض بني إسرائيل - أبو  
هريرة .....
- 2734 - أنه ذكر رجلًا فيمن سلف قال كلمة - أبو  
سعيد الخدري .....
- 7508 - أنه ذكر رجلًا من بني إسرائيل - أبو هريرة ...  
2063 - أنه ذكر عندها ما يقطع الصلاة - عائشة .....
- 511 - أنه رأى بلا لًا يؤذن فجعلت أتبع فاه - أبو  
جحيفة .....
- 634 - أنه رأى رجلًا يخذف فقال - عبد الله بن  
مغفل .....
- 5479 - أنه رأى رسول الله ﷺ شرب لبنًا - أنس بن  
مالك .....
- 5612 - أنه رأى رسول الله ﷺ مستلقيًا في المسجد -  
عبد الله بن زيد .....
- 475 - أنه رأى رسول الله ﷺ يحترق - عمرو بن أمية ..  
208 - أنه رأى سعد بن أبي وقاص يوتر بركعة -  
عبد الله بن ثعلبة .....
- 6356

- أنه رأى عثمان دعا - مولى عثمان بن عفان .. ١٦٤
- أنه رأى على أم كلثوم بنت رسول الله ﷺ -
- ٢٧٦٣ عروة بن الزبير .....  
- أنه سأل عائشة « وإن خفتم أن لا تقسطوا » -
- ٦٩٦٥ ابن الزبير .....  
- أنه سأل عثمان بن عفان قلت : أرأيت - زيد
- ١٧٩ ابن خالد .....  
- أنه سأله عن الوضوء مما مست النار فقال لا
- ٥٤٥٧ جابر بن عبد الله .....  
- أنه سمع ابن عباس يقرأ « ألا إنهم » - محمد
- ٤٦٨١ ابن عباد بن جعفر .....  
- أنه سمع خصومة بباب حجرته - أم سلمة ... ٢٤٥٨
- أنه سمع خطبة عمر الآخرة حين - أنس بن
- ٧٢١٩ مالك .....  
- أنه سمع رجلاً سأل الأسود - أبو إسحاق ... ٤٨٧١
- أنه سمع رجلاً يقرأ آية - عبد الله بن مسعود .. ٥٠٦٢
- أنه سمع رسول الله ﷺ إذا رفع - سالم عن
- ٤٠٦٩ أبيه .....  
- أنه سمع رسول الله ﷺ يقول عام الفتح -
- ٤٢٩٦ جابر بن عبد الله .....  
- أنه سمع سهل بن سعد وهو يسأل - أبو حازم ٤٠٧٥
- أنه سمع عائشة تقول : « ومن كان غنياً » -
- ٢٢١٢ عروة بن الزبير .....  
- أنه سمع عثمان بن عفان خطيباً على منبر -
- ٧٣٣٨ السائب بن يزيد .....  
- أنه سمع عمر الغد حين بايع المسلمون -
- ٧٢٦٩ أنس بن مالك .....  
- أنه سمع مرداساً يقول : يُقبض الصالحون -
- ٤١٥٦ قيس بن أبي جازم .....  
- أنه سمع معاوية عام حج وهو على المنبر -
- ٥٩٣٢ حميد بن عبد الرحمن .....  
- أنه سمع معاوية على المنبر - حميد بن عبد
- ٣٤٦٨ الرحمن .....  
- أنه سمع المغيرة يحدث عن عمر أنه
- ٦٩٠٨ استشارهم - عروة بن الزبير .....  
- أنه رأى عثمان دعا - مولى عثمان بن عفان .. ١٦٤
- أنه رأى على أم كلثوم بنت رسول الله ﷺ -
- ٥٨٤٢ أنس بن مالك .....  
- أنه رأى في يدر رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ٥٨٦٨
- أنه رأى مروان بن الحكم في المسجد -
- ٤٥٩٢ سهل بن سعد .....  
- أنه رأى النبي ﷺ صلى السبحة بالليل في
- السير - عامر بن ربيعة ..... ١١٠٤
- أنه رأى النبي ﷺ يحترق من كتف - عمرو بن
- أمية ..... ٥٤٠٨
- أنه رأى النبي ﷺ يصلي - عمر بن أبي سلمة ٣٥٥
- أنه رأى النبي ﷺ يسمح على الخفين -
- عمرو بن أمية ..... ٢٠٤
- أنه رفع يديه حتى رأبت بياض إبطيه - أنس
- ابن مالك ..... ١٠٣٠
- أنه سئل عن أجر الحجام فقال - أنس بن
- مالك ..... ٥٦٩٦
- أنه سئل عن جرح النبي ﷺ - سهل بن سعد . ٢٩١١
- أنه سئل عن قوله « إلا المودة في القربى » -
- ابن عباس ..... ٤٨١٨
- أنه سئل عن متعة الحج - ابن عباس ..... ١٥٧٢
- أنه سأل ابن عباس أ في صر سجدة؟ -
- مجاهد ..... ٤٦٣٢
- أنه سأل سعيد بن جبير هل لمن قتل - القاسم
- ابن أبي بزة ..... ٤٧٦٢
- أنه سأل سهلاً هل رأيتم في زمان - أبو حازم ٥٤١٠
- أنه سأل عائشة عن قول الله تعالى « وإن
- خفتم » - عروة بن الزبير ..... ٤٥٧٤
- أنه سأل عائشة عن قوله تعالى : « وإن خفتم »
- عروة بن الزبير ..... ٥٠٦٤
- أنه سأل عائشة قال لها : يا أمتاه - عروة بن
- الزبير ..... ٥١٤٠
- أنه سأل عائشة كيف كانت صلاة - أبو سلمة
- ابن عبد الرحمن ..... ٢٠١٣

- ۴۹۴۲ - أنه سمع النبي ﷺ يخطب - عبد الله بن زمعة
- ۷۳۴۶ - أنه سمع النبي ﷺ يقول - ابن عمر
- ۷۱۳۹ - أنه سيكون ملك من قحطان - عبد الله بن عمرو
- ۱۳۷ - أنه شكأ إلى رسول الله ﷺ الرجل الذي يخيل إليه - عبد الله بن زيد
- ۵۵۷۱ - أنه شهد العيد يوم الأضحى مع عمر - أبو عبيد مولى ابن أزره
- ۱۷۳۷ - أنه شهد النبي ﷺ يخطب - عبد الله بن عمرو
- ۷۴۰۰ - ابن العاص
- ۱۲۱۰ - أنه شهد النبي ﷺ يوم النحر - جندب بن عبد الله
- ۵۶۱۶ - أنه صلى صلاة قال: إن الشيطان عرض لي - أبو هريرة
- ۱۷۶۴ - أنه صلى الظهر ثم قعد في حوائج الناس
- ۱۷۳۲ - النزال بن سيرة
- ۴۹۰۸ - أنه صلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء
- ۶۸۸۰ - أنس بن مالك
- ۳۴۷۴ - أنه طاف طوافاً واحداً - ابن عمر
- ۱۱۸۵ - أنه طلق امرأته وهي حائض - ابن عمر
- ۵۲۳۹ - أنه عام فتح مكة قتلت خزاعة رجلاً - أبو هريرة
- ۲۹۱۰ - أنه عذاب يبعثه الله على من يشاء - عائشة
- ۲۹۱۳ - أنه عقل رسول الله ﷺ وعقل محبة - محمود
- ۴۹۶۶ - ابن الربيع الأنصاري
- ۴۰۱۹ - إنه عمك فأذني له - عائشة
- ۶۳۲۶ - أنه غزا مع رسول الله ﷺ قبيل نجد - جابر بن عبد الله
- ۷۳۳۴ - أنه غزا مع النبي ﷺ فأدركنهم - جابر بن عبد الله
- ۵۷۳۴ - أنه كان على عبد الله بن أبي حدرد دين
- ۲۴۲۴ - كعب بن مالك
- ۲۷۰۶ - أنه كان على فرس يوم لقي المسلمون - ابن
- ۶۳۲۶ - أنه قال للنبي ﷺ علمني دعاء - أبو بكر
- ۶۵۷۲ - بشي ۹۰ - العباس
- ۵۴۸۵ - أنه قال للنبي ﷺ يرمي الصيد - عدي بن حاتم
- ۴۷۹۵ - إنه قد أذن لكن أن تخرجن لحاجتكن - عائشة
- ۳۴۶۹ - إنه قد كان فيما مضى قبلكم - أبو هريرة
- ۵۷۶۷ - أنه قدم رجلان من المشرق فخطبا - ابن عمر
- ۴۳۶۷ - أنه قدم ركب من بني تميم - عبد الله بن الزبير
- ۷۱۶۳ - أنه قدم على عمر في خلافته - عبد الله بن السعدي
- ۱۰۷۲ - أنه قرأ على النبي ﷺ والنجم فلم يسجد فيها - زيد بن ثابت
- ۴۵۰۶ - أنه قرأ «فدية طعام مساكين» قال: - ابن عمر
- ۴۸۷۳ - أنه قرأ «فهل من مُذكر» - عبد الله بن مسعود
- ۶۰۲۸ - أنه كان إذا أتاه السائل قال: اشفعوا - أبو موسى الأشعري
- ۲۸۶۵ - أنه كان إذا أدخل رجله في الغرز - ابن عمر
- ۱۱۸۱ - أنه كان إذا أذن المؤذن وطلع الفجر - حفصة بنت عمر
- ۱۷۶۹ - أنه كان إذا أقبل بات بذى طوى - ابن عمر
- ۹۵ - أنه كان إذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثاً - أنس بن مالك
- ۱۵۹۹ - أنه كان إذا دخل الكعبة مشى - ابن عمر
- ۳۰۶۵ - أنه كان إذا ظهر على قوم أقام - أبو طلحة
- ۷۳۳۴ - أنه كان جدار بين جدار المسجد مما يلي - سهل بن سعد
- ۵۷۳۴ - أنه كان عذابا يبعثه الله على من يشاء - عائشة
- ۲۴۲۴ - أنه كان على عبد الله بن أبي حدرد دين - كعب بن مالك
- ۲۷۰۶ - أنه كان على فرس يوم لقي المسلمون - ابن كعب بن مالك

۳۰۶۹	عمر .....	۳۰۶۹	- أنه كتب إلى ابن الأرقم يسأل سبعة - عبد
۵۳۱۹	الله بن عتبة .....	۵۳۱۹	الله بن عتبة .....
۵۵۴۱	طالب .....	۴۹۴۶	- أنه كره أن تعلم الصورة - ابن عمر .....
۶۶۰۸	ابن أبي طالب .....	۷۵۵۲	- إنه لا يرد شيئاً وإنما يُستخرج - ابن عمر .....
۵۴۷۹	بشير الأنصاري .....	۵۹۲۹	- إنه لا يصاد به صيد ولا يُنكأ به عدو - عبد الله
۶۲۲۰	أنه كان مع رسول الله ﷺ - أبو قتادة .....	۲۹۱۴	ابن مغفل .....
۵۴۹۹	أنه كان مع رسول الله - عروة بن المغيرة .....	۱۸۲	- إنه لا يقتل الصيد - عبد الله بن مغفل .....
۴۴۶۳	أنه كان مع رسول الله في بعض أسفاره - أبو	۳۰۰۵	- أنه لقي زيد بن عمرو بن نفيل - عبد الله بن
۴۴۳۷	الأشعري .....	۶۲۱۶	مسعود .....
۹۵۹	أنه كان مع النبي ﷺ في سفر - ابن عمر .....	۲۶۱۰	- إنه لم يقبض نبي حتى يرى مقعده - عائشة ...
۲۵۳۰	أنه كان ممن بايع تحت الشجرة - المسيب ..	۴۱۶۴	- إنه لم يقبض نبي قط حتى يرى - عائشة .....
۱۳۶۰	أنه كان يأخذه والحسن - أسامة بن زيد .....	۳۷۳۵	- إنه لم يكن يؤذن بالصلاة يوم الفطر - عبد الله
۳۸۶۰	أنه كان يحمل مع النبي ﷺ إداوة - أبو هريرة	۳۸۶۰	ابن عباس .....
۶۳۵۳	أنه كان يخرج به جده عبد الله بن هشام -	۲۶۱۰	- أنه لما أقبل يريد الإسلام - أبو هريرة .....
۱۷۵۱	سعيد بن أبي أيوب .....	۴۱۶۴	أنه لما حضرت أبا طالب الوفاة - المسيب ..
۲۷۱۸	أنه كان يرمي الجمرة الدنيا - ابن عمر .....	۳۸۶۰	- أنه لما كاتب رسول الله ﷺ سهيلاً - مروان
۷۸۵	أنه كان يسير على جمل له قد أعيا - جابر بن	۶۳۵۳	والمسور .....
۵۹۲۶	عبد الله .....	۱۷۵۱	- إنه ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيامة -
۵۰۷	أنه كان يصلي بهم فيكبر كلما خفض ورفع -	۴۷۲۹	أبو هريرة .....
۲۵۲۵	أبو هريرة .....	۸۶۲	- إنه ليس أحد من أهل الأرض يصلي هذه
۳۳۱۲	أنه كان يعجبه التيمن ما استطاع - عائشة ...	۴۷۷۶	الصلاة غيركم - عائشة .....
۴۸۷۰	أنه كان يعرض راحلته فيصلي إليها - ابن	۷۸۵	- إنه ليس بذلك ألا تسمع - عبد الله بن مسعود .
۴۷۴۳	عمر .....	۵۹۲۶	- إنه ليس بذلك ألا تسمعون - عبد الله بن
۴۴۰	أنه كان يفتي في العبد أو الأمة - ابن عمر ...	۶۹۱۸	مسعود .....
۲۳۰۴	أنه كان يقتل الحيات - ابن عمر .....	۴۶۷	- إنه ليس من الناس أحدٌ آمنٌ عليّ في نفسه
	أنه كان يقرأ «فهل من مُدكر» - عبد الله بن	۱۰۸	وماله من أبي بكر - ابن عباس .....
	مسعود .....	۱۳۶۱	- إنه ليمنعني - أنس بن مالك .....
	أنه كان يقسم فيها قسماً : إن هذه الآية - أبو	۵۴۱۴	- أنه مرّ بقبرين يعذبان فقال - ابن عباس .....
	ذر .....	۶۲۴۷	- أنه مرّ بقوم بين أيديهم شاة مصلية - أبو
	أنه كان ينام وهو شاب - ابن مسعود .....	۲۰۲	هريرة .....
	أنه كانت له غنم - كعب بن مالك .....	۲۰۶۹	- أنه مرّ على صبيان فلم عليهم - أنس بن

- عائشہ ..... ۵۷۳۴
- ۴۲۰۷ ..... ابنہ من اهل النار - سهل بن سعد
- ۴۴۴۰ ..... أنها سمعت النبي ﷺ وأصغت إليه - عائشہ
- ۵۰۵۱ ..... مسعود
- ۱۳۷۶ ..... ابن سعيد بن العاص
- ۲۰۴۷ ..... ابنہ من يسط أحد ثوبه - أبو هريرة
- ۳۲۳۱ ..... أنها قالت للنبي ﷺ: هل أتى - عائشہ
- ۶۲۷۰ ..... أنه نهى أن يقام الرجل من مجلسه - ابن عمر
- ۲۱۹۷ ..... أنها قالت: يا رسول الله يرجع أصحابك -
- ۵۸۶۴ ..... أنه نهى عن خاتم الذهب - أبو هريرة
- ۲۹۸۴ ..... عائشہ
- ۵۵۱۶ ..... أنه نهى عن النهبة والمثلة - عبد الله بن يزيد
- ۴۵۴۵ ..... ابن عمر
- ۴۲۶۰ ..... أنه وقف على جعفر - ابن عمر
- ۵۱۰۰ ..... إنها ابنة أخي من الرضاعة - ابن عباس
- ۵۴۱۷ ..... ابن الزبير
- أنها أتت بآبن لها صغير لم يأكل الطعام - أم
- ۵۶۸۹ ..... أنها كانت تأمر بالتلبين للمريض - عائشہ
- ۲۲۳ ..... قيس
- ۵۷۱۵ ..... أنها أتت رسول الله ﷺ بآبن لها - أم قيس
- أنها اتخذت على سهوة لها سترًا فيه تماثيل -
- ۲۰۶۶ ..... أنها كانت ترجل النبي ﷺ - عائشہ
- ۳۳۳ ..... أنها كانت تكون - ميمونة
- ۲۴۷۹ ..... عائشہ
- ۳۳۰ ..... إنها لا تنفر - ابن عمر
- ۵۹۶۱ ..... أنها أخبرت أنها اشترت نمرقة - عائشہ
- ۱۱۱۸ ..... أنها لم تر - عائشہ
- ۲۱۰۵ ..... أنها أخبرته أنها اشترت - عائشہ
- ۱۶۷۹ ..... أنها نزلت ليلة جمع عند المزدلفة - أسماء
- ۲۵۷۸ ..... أنها أرادت أن تشتري بيرة - عائشہ
- ۵۸۹۳ ..... أنهم كوا الشوارب وأعفوا اللحى - ابن عمر
- أنها أرسلت إلى النبي ﷺ بفدح لبن - أم
- ۵۶۱۸ ..... أنهم تسحروا مع النبي ﷺ ثم قاموا إلى
- ۳۳۶ ..... أنها استعارت من أسماء فلاة - عائشہ
- ۵۷۵ ..... الصلاة - زيد بن ثابت
- ۵۱۸۱ ..... أنها اشترت نمرقة فيها تصاوير - عائشہ
- ۳۱۱۰ ..... أنهم حين قدموا المدينة - علي بن حسين
- ۵۶۳۶ ..... أنهم شكوا في صوم النبي ﷺ - أم الفضل
- أنها أهلت هي وأختها والزبير - عروة بن
- ۱۶۴۲ ..... الزبير
- أنها أوصت عبد الله بن الزبير - عائشہ
- ۱۳۹۱ ..... «إنها ترمي بشرر كالفصر» قال كنا نرفع - ابن
- ۴۹۳۲ ..... عباس
- ۱۸۸۴ ..... إنها تنفي الرجال - زيد بن ثابت
- ۶۲۱۹ ..... أنها جاءت رسول الله ﷺ - صفية
- أنها حملت بعبد الله بن الزبير - أسماء بنت
- ۳۹۰۹ ..... أبي بكر
- ۵۴۶۹ ..... أنها حملت بعبد الله بن الزبير بمكة - أسماء
- ۵۳۹۰ ..... النعمان
- أنها سألت رسول الله ﷺ عن الطاعون -
- أنها كانت إذا مات الميت من أهلها - عروة
- أنها كانت تأمر بالتلبين للمريض - عائشہ
- أنها كانت تأمر بالتلبين - عائشہ
- أنها كانت ترجل النبي ﷺ - عائشہ
- أنها كانت تكون - ميمونة
- إنها لا تنفر - ابن عمر
- أنها لم تر - عائشہ
- أنها نزلت ليلة جمع عند المزدلفة - أسماء
- أنهم كوا الشوارب وأعفوا اللحى - ابن عمر
- أنهم تسحروا مع النبي ﷺ ثم قاموا إلى
- الصلاة - زيد بن ثابت
- أنهم حين قدموا المدينة - علي بن حسين
- أنهم شكوا في صوم النبي ﷺ - أم الفضل
- أنهم قالوا: يا رسول الله كيف نصلي عليك؟
- أبو حميد الساعدي
- أنهم كانوا إذا صلوا مع النبي ﷺ فرفع رأسه
- من الركوع قاموا - البراء بن عازب
- أنهم كانوا عند حذيفة فاستسقى - عبد
- الرحمن بن أبي ليلى
- أنهم كانوا مع رسول الله ﷺ يوم الحديبية -
- البراء بن عازب
- أنهم كانوا مع النبي ﷺ بالصهراء - سويد بن
- النعمان
- أنهم كانوا مع النبي ﷺ فأصابوا - البراء

- ۳۱۴۵ ..... عمرو بن تغلب  
- إني أفر بالسمع والطاعة لعبد الله عبد الملك
- ۷۲۰۳ ..... ابن عمر  
- إني أنذركموه - ابن عمر
- ۳۰۵۷ ..... إني أنذركموه وما من نبي إلا وقد - عبد الله
- ۶۱۷۵ ..... ابن عمر
- ۴۸۱۳ ..... إني أول من يرفع رأسه - أبو هريرة
- ۴۰۴۲ ..... إني بين أيديكم فرط - عقبة بن عامر
- ..... إني خرجت لأخبركم بليلة القدر - عبادة بن
- ۴۹ ..... الصامت
- ۷۲۹ ..... إني خشيت أن تكتب عليكم - عائشة
- ..... إني ذاك لك أمراً فلا عليك أن لا - أبو سلمة
- ۴۷۸۶ ..... ابن عبد الرحمن
- ۷۴۸ ..... إني رأيت الجنة - عبد الله بن عباس
- ۲۶۱۳ ..... إني رأيت على بابها ستراً موشياً - ابن عمر
- ..... إني على الحوض حتى أنظر من يرد - أسماء
- ۶۵۹۳ ..... بنت أبي بكر
- ..... إني عند عائشة إذ جاءها عراقي فقال -
- ۴۹۹۳ ..... يوسف بن ماهك
- ..... إني عند عائشة قالت - يوسف بن ماهك
- ۴۸۷۶ ..... إني عند النبي ﷺ إذ جاءه قوم - عمران بن
- ..... حصين
- ۴۰۸۵ ..... إني فرط لكم - عقبة بن عامر
- ۶۵۸۳ ..... إني فرطكم على الحوض - سهل بن سعد
- ۳۵۹۶ ..... إني فرطكم وأنا شهيد عليكم - عقبة بن عامر
- ۵۸۷۶ ..... إني كنت اصطنعته - عبد الله بن مسعود
- ..... إني كنت ألبس هذا الخاتم وأجعل فسه -
- ۶۶۵۱ ..... ابن عمر
- ۷۱۷۶ ..... إني لا أدري من أذن فيكم - عروة بن الزبير
- ۶۷۰ ..... إني لا أستطيع الصلاة معك - أنس بن مالك
- ۱۰۷ ..... إني لا أسمعك - عبد الله بن الزبير
- ۵۳۹۸ ..... إني لا أكل متكاً - أبو جحيفة
- ..... إني لا ألو أن أصلي بكم كما رأيت النبي ﷺ
- ۸۲۱ ..... يصلي بنا - أنس بن مالك
- ۴۲۲۱ ..... وعبد الله بن أبي أوفى
- ..... أنهم كانوا مع النبي ﷺ في مسير - عمران بن
- ۳۵۷۱ ..... حصين
- ..... أنهم كانوا يشترطون الطعام - ابن عمر
- ۲۱۲۳ ..... أنهم كانوا يضربون على عهد رسول الله ﷺ
- ..... ابن عمر
- ۶۸۵۲ ..... أنهم كانوا يكرون الأرض - ظهير بن رافع
- ۲۳۴۶ ..... إنهم لي يكون وإنها لتعذب في قبرها - عائشة
- ۱۲۸۹ ..... إنهم ليسوا بشيء فقالوا: - عائشة
- ۷۵۶۱ ..... إنهم ليعلمون الآن أن ما كنت أقول - عائشة
- ۱۳۷۱ ..... إنهما آيتان - عائشة
- ۱۰۴۷ ..... إنهما يعذبان وما يعذبان في كبير - ابن
- ..... عباس
- ۶۰۵۲ ..... أنهن جعلن رأس بنت رسول الله ﷺ ثلاثة
- ..... قرون - أم عطية الأنصارية
- ۱۲۶۰ ..... إني اتخذت خاتماً من ورق - أنس بن مالك
- ۵۸۷۷ ..... إني أتيت رسول الله ﷺ - أبو موسى
- ..... الأشعري
- ۶۶۴۹ ..... إني أراك تحب الغنم - أبو سعيد الخدري
- ۶۰۹ ..... إني أراك تحب الغنم والبادية - أبو سعيد
- ..... الخدري
- ۳۲۹۶ ..... إني أراك تحب الغنم والبادية - أبو سعيد
- ..... الخدري
- ۷۵۴۸ ..... إني أراك تحب الغنم وتتخذها - أبو سعيد
- ..... الخدري
- ۳۶۰۰ ..... إني أرحمها - أنس بن مالك
- ۲۸۴۴ ..... إني أريت دار هجرتكم - عائشة
- ۳۹۰۵ ..... إني أريت ليلة القدر - أبو سعيد الخدري
- ۲۰۳۶ ..... إني أريت ليلة القدر ثم أنسيتها - أبو سعيد
- ..... الخدري
- ۲۰۱۶ ..... إني أعطي الرجل وأدع الرجل - عمرو بن
- ..... تغلب
- ۷۵۳۵ ..... إني أعطي قريشاً أتالفهم - أنس بن مالك
- ۳۱۴۶ ..... إني أعطي قوماً أخاف ظلهم وجزعهم -



۵۱۴۹	سعد	۷۱۰	ابن مالک
۷۲۳۰	جابر بن عبد اللہ	۷۰۹	انس بن مالک
۳۶۷۷	الخطاب - ابن عباس	۴۱۹	انس بن مالک
۳۸۹۳	الصامت	۵۶۰۰	انس بن مالک
۳۸۰۳	عبد اللہ	۴۲۳۲	موسیٰ الأشعري
۴۱۲۴	عازب	۶۰۷۸	انس بن مالک
۳۲۱۳	عازب	۱۴۷۸	عامر بن سعد
۲۵۷۵	عباس	۶۵۷۱	اللہ بن مسعود
۵۴۰۲	عباس	۵۲۲۸	انس بن مالک
۲۶۱۴	طالب	۳۲۸۲	انس بن مالک
۱۷۱۸	أهدى النبي ﷺ مائة بدنة - علي	۶۰۴۸	سليمان بن صرد
۱۷۰۱	أهدى النبي ﷺ مرة غنمًا - عائشة	۱۵۵۰	انس بن مالک
۶۶۴۰	ابن عازب	۸۶۸	أبو قتادة
۳۷۵	ابن عامر	۷۰۷	أبو قتادة
۵۸۰۱	عامر	۳۳۳۷	انس بن مالک
۵۸۳۶	عازب	۲۴۳۲	انس بن مالک
۲۶۱۵	أهدى للنبي ﷺ حبة سندس - انس بن مالك	۴۱۷۳	الأسلمي
۳۸۰۲	عازب	۳۷۲۸	سعد بن أبي وقاص
۳۷۵۳	أهل العراق يسألون عن الذباب - ابن عمر	۱۵۶۶	انس بن مالک
۱۵۵۲	عمر	۵۹۱۶	انس بن مالک
		۳۹۸۸	عوف

۴۸۶۳	أول سورة أنزلت فيها سجدة والنجم - عبد الله بن مسعود .....	۱۶۵۱	أهل النبي ﷺ هو وأصحابه - جابر بن عبد الله .....
۳۳۶۴	أول ما أخذ النساء المنطق - ابن عباس .....	۲۶۶۳	أهلكتكم ظهر الرجل - أبو موسى الأشعري ..
۴۹۵۵	أول ما بُدئ به رسول الله ﷺ الرؤيا - عائشة	۳۱۶	أهللت مع رسول الله - عائشة .....
۳	أول ما بدئ به رسول الله ﷺ من الوحي - عائشة .....	۷۳۶۷	أهللنا أصحاب رسول الله ﷺ - جابر بن عبد الله .....
۶۵۳۳	أول ما يقضى بين الناس في الدماء - عبد الله ابن مسعود .....		أو أملك لك أن نزع الله من قلبك الرحمة - عائشة .....
۳۹۲۴	أول من قدم علينا مصعب بن عمير - البراء ابن عازب .....	۵۹۹۸	أو إنكم تفعلون ذلك - أبو سعيد الخدري ...
۴۹۴۱	أول من قدم علينا من أصحاب النبي ﷺ مصعب - البراء بن عازب .....	۲۲۲۹	أو إنكم لتفعلون؟ - أبو سعيد الخدري .....
۶۵۲۹	أول من يُدعى يوم القيامة آدم - أبو هريرة ...	۵۲۱۰	أو تحبين ذلك؟ فقلت نعم - أم حبيبة .....
۳۹۱۰	أول مولود ولد في الإسلام عبد الله بن الزبير - عائشة .....	۵۱۰۱	أو رعلا وذكوان وعصبة - أنس بن مالك ...
۴۱۰۷	أول يوم شهدته يوم الخندق - ابن عمر .....	۴۰۹۰	أو فعلت؟ قالت نعم - كريب .....
۴۳۴	أولئك قوم إذا مات فيهم العبد الصالح بنوا على قبره مسجداً - عائشة .....	۲۵۹۲	أو كلتكم يجدثونين - أبو هريرة .....
۴۷۹۴	أولم رسول الله ﷺ حين بنى - أنس بن مالك	۳۶۵	أو لكلكم ثوبان؟ - أبو هريرة .....
۵۱۵۴	أولم النبي ﷺ بزيب - أنس بن مالك .....	۳۵۸	أو لركبكم ثوبان؟ - أبو هريرة .....
۵۱۷۲	أولم النبي ﷺ على بعض نسائه - صفية بنت شيبة .....		أو تر معاوية بعد العشاء بركة - ابن أبي مليكة .....
۶۰۸۲	أولم ولو بشاة - أنس بن مالك .....	۳۷۶۴	أوتي رسول الله ﷺ طعام - وهب بن كيسان
۶۶۹۲	أولم يُنهبوا عن النذر - ابن عمر .....	۵۳۷۸	أوصاني خليلي ﷺ بثلاث لا أدعهن حتى أموت - أبو هريرة .....
۶۲۰۷	أولم تُسمع ما قال أبو حباب - أسامة ابن زيد .....	۱۱۷۸	أوصاني النبي ﷺ بركعتي الضحى - أبو هريرة .....
۳۸۸۴	أولم قل لا إله إلا الله - سعيد بن المسيب	۱۱۶۷	أوصى الخليفة بالمهاجرين الأولين - عمر ابن الخطاب .....
۴۶۷۵	أولم قل لا إله إلا الله أحاج لك - المسيب	۴۸۸۸	أوصيكم بالأنصار - أنس بن مالك .....
۶۷	أولم قل لا إله إلا الله - أبو بكر	۳۷۹۹	أوف بنذر - ابن عمر .....
۲۴۶۵	أولم والجلوس على الطرقات - أبو سعيد الخدري .....	۲۰۳۲	أوف بنذر - عمر بن الخطاب .....
۶۲۲۹	أولم والجلوس في الطرقات - أبو سعيد الخدري .....	۲۰۴۲	أول جمعة جمعت - ابن عباس .....
		۴۳۷۱	أول جيش من أمتي يغزون البحر - أم حرام
		۲۹۲۴	أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر - أبو هريرة .....
		۳۲۵۴	أول زمرة تلج الجنة صورتهم - أبو هريرة ...
		۳۲۴۵	أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر - أبو هريرة .....
		۳۳۲۷	أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر - أبو هريرة .....

- ۲۵۴۷ ..... الأشعري
- ۵۱۱۹ - ایما رجل وامرأة توافقا - سلمة بن الأكوع ..
- ..... ایما مسلم شهد له أربعة بخير - عمر بن
- ۱۳۶۸ الخطاب
- ..... ایما مسلم شهد له أربعة بخير أدخله الله
- ۲۶۴۳ الجنة - أبو الأسود
- ..... ایما نخل بيعت - مولى ابن عمر
- ۲۲۰۳
- ..... الإيمان أن تؤمن بالله وملائكته - أبو هريرة ..
- ۵۰
- ..... الإيمان أن تؤمن بالله وملائكته - أبو هريرة ..
- ۴۷۷۷
- ..... إيمان بالله وجهاد في سبيله - أبو ذر
- ۲۵۱۸
- ..... إيمان بالله ورسوله - أبو هريرة
- ۲۶
- ..... الإيمان بضع وستون شعبة - أبو هريرة
- ۹
- ..... الإيمان هاهنا وأشار بيده إلى اليمن - عبد
- الله بن مسعود
- ۴۳۸۷
- ..... الإيمان ههنا مرتين - أبو مسعود
- ۵۳۰۳
- ..... الإيمان يمان ها هنا - أبو مسعود
- ۳۳۰۲
- ..... الإيمان يمان والفتنة ها هنا - أبو هريرة
- ۴۳۸۹
- ..... الأيمن فالأيمن - أنس بن مالك
- ۲۳۵۲
- ..... الأيمنون الأيمنون ألا فيمنوا - أنس بن
- مالك
- ۲۵۷۱
- ..... أين ابن عمك - سهل بن سعد
- ۴۴۱
- ..... أين ابن عمك؟ فقلت - سهل بن سعد
- ۶۲۸۰
- ..... أين ابن عمك؟ قالت في المسجد - أبو
- حازم
- ۳۷۰۳
- ..... أين - أراه - السائل عن الساعة - أبو هريرة
- ۵۹
- ..... أين الأشعريون أين الأشعريون - زهدم
- ۵۵۱۸
- ..... أين أنا غداً أين أنا غداً؟ - عائشة
- ۴۴۵۰
- ..... أين تحب أن أصلي لك من بيتك؟ عتيان
- ابن مالك
- ۴۲۴
- ..... أين تحب أن أصلي من بيتك - عتيان بن
- مالك
- ۶۸۶
- ..... أين الذي يسألني عن العمرة أتفاً - يعلى بن
- أمية
- ۴۳۲۹
- ..... أين الصبي؟ فقال أبو أسيد - سهل
- ۶۱۹۱
- ..... إياكم والدخول على النساء - عقبه بن عامر
- ۵۲۳۲
- ..... إياكم والمظن فإن الظن أكذب الحديث - أبو
- هريرة
- ۵۱۴۳
- ..... إياكم والوصول - أبو هريرة
- ۱۹۶۶
- ..... أيون إن شاء الله - عبد الله بن مسعود
- ۳۰۸۴
- ..... آية اختلف فيها أهل الكوفة - سعيد بن جبیر
- ۴۵۹۰
- ..... آية الإيمان حب الأنصار - أنس بن مالك
- ۱۷
- ..... آية المنافق ثلاث - أبو هريرة
- ۳۳
- ..... آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب - أبو
- هريرة
- ۶۰۹۵
- ..... الأيتان من آخر سورة البقرة - أبو مسعود
- ۴۰۰۸
- ..... الأيتان من آخر سورة البقرة من قرأ - أبو
- مسعود
- ۵۰۴۰
- ..... أيدفع يده إليك فتقضها - يعلى بن أمية
- ۲۹۷۳
- ..... أيؤذيك هوام رأسك؟ - كعب بن عجرة
- ۴۱۹۰
- ..... أيؤذيك هوام رأسك؟ قلت: نعم - كعب بن
- عجرة
- ۵۶۶۵
- ..... أيؤذيك هوائك؟ - كعب بن عجرة
- ۴۱۵۹
- ..... أيؤذيك هوامك؟ قلت: نعم - كعب بن
- عجرة
- ۵۷۰۳
- ..... أيرقد أحدنا - عمر
- ۲۸۷
- ..... أيعجز أحدكم أن يقرأ ثلث القرآن - أبو
- سعيد الخدري
- ۵۰۱۵
- ..... أيكم مال وارثه أحب إليه من ماله - عبد الله
- ابن مسعود
- ۶۴۴۲
- ..... أيكم مثلي؟ إني أبيت يطعمني ربي - أبو
- هريرة
- ۷۲۴۲
- ..... أيكما قتله؟ - عبد الرحمن بن عوف
- ۳۱۴۱
- ..... أيما رجل أعتق امرأة مسلماً - أبو هريرة
- ۲۵۱۷
- ..... أيما رجل قال لأخيه يا كافر فقد باء - ابن
- عمر
- ۶۱۰۴
- ..... أيما رجل كانت عنده وليدة فعلمها - أبو
- بردة عن أبيه
- ۵۰۸۳
- ..... أيما رجل كانت له جارية - أبو موسى

۲۷۱۴ ..... مسلم - جریر بن عبد اللہ  
 ۲۹۶۰ ..... بايعت النبي ﷺ ثم عدلت إلى ظل - سلمة ..  
 ..... بايعت النبي ﷺ على إقامة الصلاة - جرير  
 ۱۴۰۱ ..... ابن عبد الله  
 ..... بايعت النبي ﷺ على السمع والطاعة - جرير  
 ۷۲۰۴ ..... ابن عبد الله  
 ..... بايعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة -  
 ۷۱۹۹ ..... عبادة بن الصامت  
 ۴۸۹۲ ..... بايعنا رسول الله ﷺ فقرأ علينا - أم عطية ...  
 ..... بايعنا النبي ﷺ تحت الشجرة - سلمة بن  
 ۷۲۰۸ ..... الأكوخ  
 ۷۲۱۵ ..... بايعنا النبي ﷺ فقرأ علينا - أم عطية  
 ..... بايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئاً - عبادة  
 ۱۸ ..... ابن الصامت  
 ۸۵۹ ..... بت عند خالتي - ابن عباس  
 ..... بت عند خالتي فقام النبي ﷺ يصلي من الليل  
 ۶۹۹ ..... فقممت أصلي معه - عبد الله بن عباس  
 ۴۵۶۹ ..... بت عند خالتي ميمونة فتحدث - ابن عباس  
 ..... بت عند خالتي ميمونة فقلت لأنظرن - ابن  
 ۴۵۷۰ ..... عباس  
 ۶۳۱۶ ..... بت عند ميمونة فقام النبي ﷺ - ابن عباس ..  
 ۶۹۷ ..... بت في بيت خالتي - عبد الله بن عباس  
 ۶۲۱۵ ..... بت في بيت ميمونة - ابن عباس  
 ..... بت في بيت ميمونة ليلة والنبي ﷺ عندها -  
 ۷۴۵۲ ..... ابن عباس  
 ..... بت ليلة عند ميمونة بنت الحارث خالتي -  
 ۵۹۱۹ ..... ابن عباس  
 ..... البحيرة التي يُمنع درها للطواغيت - سعيد  
 ۳۵۲۱ ..... ابن المسيب  
 ۲۳۱۸ ..... يخ ذلك مال رائح - أنس بن مالك  
 ۱۴۶۱ ..... يخ ذلك مال رابع - أنس بن مالك  
 ..... يخ يا أبا طلحة ذلك مال رابع - أنس بن  
 ۲۷۵۸ ..... مالك  
 ۲۱۷۰ ..... البرّ بالبر إلا هاء وهاء - عمر بن الخطاب ...

۹۹۹ ..... ابن كنت؟ - عبد الله بن عمر  
 ۲۸۳ ..... ابن كنت يا أبا هريرة؟ - أبو هريرة  
 ..... ابن لكع؟ ثلاثاً. ادع الحسن بن علي - أبو  
 ۵۸۸۴ ..... هريرة  
 ..... ابن المتألي على الله لا يفعل المعروف -  
 ۲۷۰۵ ..... عائشة  
 ۶۳۸۴ ..... أيها الناس اربعوا على أنفسكم - أبو موسى  
 ۹۰ ..... أيها الناس إنكم مفرون - أبو مسعود  
 ۱۴۶۲ ..... أيها الناس تصدقوا - أبو سعيد الخدري  
 ۱۳۴۷ ..... أيهم أكثر أخذًا للقرآن؟ - جابر بن عبد الله ..

## ب

۶۰۳۲ ..... بش أخو العنثيرة - عائشة  
 ..... بش ما لأحدهم أن يقول نسيت آية كيت -  
 ۵۰۳۲ ..... عبد الله بن مسعود  
 ..... بش ما لأحدهم يقول نسيت آية كيت وكيت  
 ۵۰۳۹ ..... عبد الله بن مسعود  
 ۵۱۹ ..... بثسما عدلتمونا بالكلب والحمار - عائشة ..  
 ۱۵۷۴ ..... بات النبي ﷺ بذي طوى - ابن عمر  
 ۶۳۱۲ ..... باسمك أموت وأحيا - حذيفة  
 ۶۳۲۴ ..... باسمك اللهم أموت وأحيا - حذيفة  
 ۷۳۹۵ ..... باسمك نموت ونحيا - أبو ذر  
 ..... باع شريك لي دراهم في السوق نسيته - عبد  
 ۳۹۳۹ ..... الرحمن بن مطعم  
 ۲۲۳۰ ..... باع النبي ﷺ المدبر - جابر بن عبد الله  
 ۲۲۳۱ ..... باعه رسول الله ﷺ - جابر بن عبد الله  
 ۱۱۴۴ ..... بال الشيطان في أذنه - عبد الله بن مسعود  
 ۲۱۵۷ ..... بايعت رسول الله ﷺ - جرير  
 ..... بايعت رسول الله ﷺ أنا وأبي وجدتي - معن  
 ۱۴۲۲ ..... ابن يزيد  
 ..... بايعت رسول الله ﷺ على إقامة الصلاة -  
 ۵۷ ..... جرير بن عبد الله  
 ..... بايعت رسول الله ﷺ في رهط - عبادة بن  
 ۶۸۰۱ ..... الصامت  
 ..... بايعت رسول الله ﷺ فاشترط عليّ النصح لكل

۷۱۸۷	بعث رسول اللہ ﷺ بعثاً وأمر عليهم - ابن عمر	۲۰۳۴	- ألبَرِّ تقولون بهن؟ - عائشة
۴۶۹	بعث رسول اللہ ﷺ خيلاً قبل نجد - أبو هريرة	۳۳۶۵	- بركة بدعوة إبراهيم - ابن عباس
۳۰۲۲	بعث رسول اللہ ﷺ رهطاً - البراء بن عازب	۲۸۵۱	- البركة في نواصي الخيل - أنس بن مالك
۳۹۸۹	بعث رسول اللہ ﷺ عشرة - أبو هريرة	۴۱۵	- البراق في المسجد خطيئة - أنس بن مالك
۳۰۴۵	بعث رسول اللہ ﷺ عشرة رهط - أبو هريرة	۲۴۱	- بزق النبي ﷺ في ثوبه - أنس بن مالك
۷۴۰۲	بعث رسول اللہ ﷺ عشرة منهم خبيب - أبو هريرة	۴۵۵۳	- بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله
۳۹۰۲	بعث رسول اللہ ﷺ لأربعين سنة - ابن عباس	۶۲۶۰	- أبو سفيان
۳۳۴۴	بعث علي إلى النبي ﷺ بذهبية - أبو سعيد الخدري	۱۴۵۴	- بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله
۴۳۵۱	بعث علي بن أبي طالب إلى رسول الله ﷺ من اليمن - أبو سعيد الخدري	۲۲۶۰	- برسوله - أبو سفيان
۳۱۵۹	بعث عمر الناس في أفناء - جبير بن حية	۱۷۹۲	- بسم الله الرحمن الرحيم هذه فريضة الصدقة
۴۳۴۴	بعث النبي ﷺ أبا موسى ومعاذاً - أبو بردة	۴۳۸۶	- أنس بن مالك
۷۱۷۲	بعث النبي ﷺ أبي ومعاذ - أبو بردة	۲۱۱۶	- بشروا خديجة ببيت في الجنة - عبد الله بن أبي أوفى
۲۸۰۱	بعث النبي ﷺ أقواماً - أنس بن مالك	۷۴۳۲	- بشروا يا بني تميم - عمران بن حصين
۳۷۳۰	بعث النبي ﷺ بعثاً - ابن عمر	۲۶۰۴	- بعث من أمير المؤمنين عثمان مالاً - ابن عمر
۴۳۳۹	بعث النبي ﷺ خالد بن الوليد - سالم عن أبيه	۷۱۹۱	- بعث من النبي بعيراً في سفر - جابر بن عبد الله
۴۶۲	بعث النبي ﷺ خيلاً قبل نجد - أبو هريرة	۴۶۶۷	- بعث إلى النبي ﷺ بشيء - أبو سعيد الخدري
۴۰۸۸	بعث النبي ﷺ سبعين رجلاً - أنس بن مالك	۷۴۳۲	- بعث إلى النبي بذهبية فقسّمها بين أربعة - أبو سعيد الخدري
۴۳۴۰	بعث النبي ﷺ سرية - علي بن أبي طالب	۴۳۴۱	- بعث إليّ أبو بكر لمقتل أهل البعثة - زيد بن ثابت
۴۰۸۶	بعث النبي ﷺ سرية عيناً - أبو هريرة	۴۲۳۸	- بعث رسول الله ﷺ أبا موسى ومعاذ بن جبل
۴۳۳۸	بعث النبي ﷺ سرية قبل نجد - ابن عمر	۴۰۴۰	- بعث رسول الله ﷺ أبان - سعيد بن العاص
۷۱۴۵	بعث النبي ﷺ سرية وأمر عليهم - علي بن أبي طالب	۴۰۴۰	- بعث رسول الله ﷺ إلى أبي رافع - البراء بن عازب
۶۳۹۴	بعث رسول اللہ ﷺ بعثاً وأمر عليهم - ابن مالك	۴۰۳۹	- بعث رسول الله ﷺ إلى أبي رافع اليهودي
۴۳۵۰	بعث النبي ﷺ علياً إلى خالد - أبو بريدة	۴۴۸	- بعث رسول الله ﷺ إلى امرأة - سهل بن سعد
۶۵۰۵	بعثت أنا والساعة كهاتين - أبو هريرة	۲۴۸۳	- بعث رسول الله ﷺ بعثاً قبل الساحل - جابر ابن عبد الله
۶۵۰۴	بعثت أنا والساعة كهاتين - أنس بن مالك		
۶۵۰۳	بعثت أنا والساعة كهاتين - سهل بن سعد		

- ۱۵۵۹ ..... الأشعري  
 - بعثني النبي ﷺ فقامت على البدن - علي بن سعد ..... ۵۳۰۱  
 ۱۷۱۶ ..... أبي طالب ..... ۲۹۷۷  
 - بعثت بجوامع الكلم - أبو هريرة .....  
 ۱۸۵۶ ..... بعثني النبي ﷺ في الثقل - ابن عباس .....  
 - بعثني النبي ﷺ والزبير فقال - أبو عبد هريرة ..... ۷۰۱۳  
 ۳۰۸۱ ..... الرحمن ..... ۳۵۵۷  
 - بعثت من خير قرون بني آدم - أبو هريرة .....  
 ۲۶۱۸ ..... بعينه بأوقية فبعته - جابر بن عبد الله ..... ۴۹۳۶  
 - بعثت والساعة كهاتين - سهل بن سعد .....  
 ۲۶۱۱ ..... بعينه - فابتاعه - عبد الله بن عمر .....  
 - بعثنا رسول الله ﷺ إلى المحرقة - أسامة بن زيد ..... ۴۲۶۹  
 - بعثنا رسول الله ﷺ ثلاثمائة راكب - جابر بن عبد الله ..... ۴۳۶۱  
 ۲۴۰۶ ..... الله ..... ۲۹۵۴  
 - بعثنا رسول الله ﷺ في بعث - أبو هريرة .....  
 ۶۹۷۱ ..... البكر تستأذن - قلت: إن البكر - عائشة ...  
 - بعثنا رسول الله ﷺ مع خالد بن الوليد .....  
 ۵۹۴ ..... بكروا بالصلاة فإن النبي ﷺ قال - بريدة ... ۴۳۴۹  
 - بلغ رسول الله ﷺ أن بني عمرو بن عوف -  
 سهل بن سعد ..... ۵۴۹۴  
 ۱۲۱۸ ..... بلغ عبد الله بن سلام مقدم النبي ﷺ - أنس ..... ۳۶۹  
 - بعثني أبو بكر في تلك الحجة - أبو هريرة ...  
 ابن مالك ..... ۳۳۲۹  
 - بعثني أبو بكر فيمن يؤذن يوم النحر - أبو هريرة ..... ۳۱۷۷  
 - بلغ عمر إن فلاناً باع خمراً - ابن عباس .....  
 - بلغ النبي ﷺ أن رجلاً من أصحابه أعتق  
 ۷۱۸۶ ..... غلاماً له - جابر ابن عبد الله ..... ۴۳۴۶  
 - بعثني رسول الله ﷺ أنا والزبير - علي بن أبي طالب ..... ۳۰۰۷  
 ۱۹۷۷ ..... عمرو .....  
 - بعثني رسول الله ﷺ في حاجة له - جابر بن عبد الله ..... ۱۲۱۷  
 ۴۳۷۸ ..... الله بن عبد الله .....  
 - بعثني رسول الله ﷺ من جمع بليل - ابن عباس ..... ۱۶۷۷  
 ۳۱۳۶ ..... موسى الأشعري .....  
 - بعثني رسول الله ﷺ وأبا مرثد - علي بن أبي طالب ..... ۳۹۸۳  
 ۲۵۰۵ ..... وابن عباس .....  
 - بعثني رسول الله ﷺ والزبير - علي بن أبي طالب ..... ۶۲۵۹  
 ۳۶۵۲ ..... عازب .....  
 - بعثني عبد الله وأبو بردة - محمد بن أبي المجالد ..... ۲۲۴۴  
 ۴۸۴۴ ..... بلى فقال: - حبيب بن ثابت .....  
 ۴۲۳۴ ..... بلى والذي نفسي بيده - أبو هريرة .....  
 - بعثني النبي ﷺ إلى قوم باليمن - أبو موسى

- ۴۷۲۱ مسعود .....  
 - بینا أنا مع النبی ﷺ مضطجعة في خميصته إذ  
 حضرت - أم سلمة ..... ۲۹۸  
 - بینا أنا مع النبی ﷺ مضطجعة في خميلة  
 حضرت - أم سلمة ..... ۳۲۳  
 - بینا أنا نائم أتيت بخزائن الأرض - أبو هريرة ..... ۴۳۷۵  
 - بینا أنا نائم أتيت بقدح لبن - ابن عمر ..... ۷۰۰۶  
 - بینا أنا نائم أتيت بقدح لبن فشربت - ابن  
 عمر ..... ۷۰۰۷  
 - بینا أنا نائم أتيت بقدح لبن فشربت منه - ابن  
 عمر ..... ۷۰۲۷  
 - بینا أنا نائم إذ أتيت خزائن الأرض - أبو  
 هريرة ..... ۷۰۳۷  
 - بینا أنا نائم أطوف بالكعبة فإذا رجل - ابن  
 عمر ..... ۷۱۲۸  
 - بینا أنا نائم أتيت بقدح لبن - ابن عمر ..... ۸۲  
 - بینا أنا نائم رأيت أنه وضع في يدي - ابن  
 عمر ..... ۷۰۳۴  
 - بینا أنا نائم رأيت أني على حوض - أبو  
 هريرة ..... ۷۰۲۲  
 - بینا أنا نائم رأيت في يدي سوارين - أبو  
 هريرة ..... ۴۳۷۴  
 - بینا أنا نائم رأيت الناس - أبو سعيد الخدري ..... ۳۶۹۱  
 - بینا أنا نائم رأيت الناس عُرضوا عليّ - أبو  
 سعيد الخدري ..... ۷۰۰۹  
 - بینا أنا نائم رأيت الناس يعرضون علي  
 وعليهم قُمص - أبو سعيد الخدري ..... ۲۳  
 - بینا أنا نائم رأيتني أطوف بالكعبة - ابن عمر ..... ۷۰۲۶  
 - بینا أنا نائم رأيتني على قلب عليها دلو - أبو  
 هريرة ..... ۳۶۶۴  
 - بینا أنا نائم رأيتني على قلب فزعت - أبو  
 هريرة ..... ۷۴۷۵  
 - بینا أنا نائم رأيتني على قلب وعليها دلو -  
 أبو هريرة ..... ۷۰۲۱
- ۴۳۵۲ - بم أهلت يا علي؟ - جابر بن عبد الله .....  
 - بني إسرائيل والكهف ومريم وطه والأنبياء -  
 عبد الله بن مسعود ..... ۴۷۳۹  
 - بني الإسلام على خمس - ابن عمر ..... ۸  
 - بني علي النبی ﷺ بزینب ابنة جحش بخبز -  
 أنس بن مالك ..... ۴۷۹۳  
 - بني النبی ﷺ بامرأة - أنس بن مالك ..... ۵۱۷۰  
 - البيعان بالخيار حتى يتفرقا - حكيم بن حزام ..... ۲۱۱۴  
 - البيعان بالخيار ما لم يتفرقا - ابن عمر ..... ۲۱۰۹  
 - البيعان بالخيار ما لم يتفرقا - حكيم بن حزام ..... ۲۰۷۹  
 - بين كل أذنين صلاة - عبد الله بن مغفل ..... ۶۲۴  
 - بين يدي الساعة أيام الهرج - عبد الله بن  
 مسعود ..... ۷۰۶۶  
 - بين يدي الساعة تقاتلون قومًا - أبو هريرة ... ۳۵۹۱  
 - بين يدي الساعة تقاتلون قومًا - عمرو بن  
 تغلب ..... ۳۵۹۲  
 - بينا ابن عمر يطوف - صفوان بن محرز ..... ۴۶۸۵  
 - بينا امرأة ترضع ابنتها - أبو هريرة ..... ۳۴۶۶  
 - بينا أنا أمشي إذ سمعت صوتًا من السماء -  
 جابر بن عبد الله ..... ۴  
 - بينا أنا أمشي سمعت صوتًا من السماء -  
 جابر بن عبد الله ..... ۴۹۵۴  
 - بينا أنا أمشي مع النبی ﷺ في بعض - عبد  
 الله بن مسعود ..... ۷۴۶۲  
 - بينا أنا أمشي مع النبی ﷺ في خرب المدينة  
 - عبد الله بن مسعود ..... ۱۲۵  
 - بينا أنا رديف النبی ﷺ - معاذ بن جبل ..... ۵۹۶۷  
 - بينا أنا على بئر أنزع منها إذ جاءني - ابن عمر ..... ۷۰۱۹  
 - بينا أنا عند البيت بين النائم واليقظان - مالك  
 ابن صعصعة ..... ۳۲۰۷  
 - بينا أنا عند النبی ﷺ إذا أتاه - عدي بن حاتم ..... ۳۵۹۵  
 - بينا أنا قاعدة أنا وعائشة إذ ولجت - أم  
 رومان ..... ۴۱۴۳  
 - بينا أنا مع النبی ﷺ في حرث - عبد الله بن

- ۷۳۴۸ ..... أبو هريرة
- ۳۶۸۰ ..... بینا أنا نائم رأيتني في الجنة - أبو هريرة
- ۳۶۸۱ ..... بینا أنا نائم شربت - حمزة عن أبيه
- ۶۵۸۷ ..... بینا أنا نائم فإذا زمرة - أبو هريرة
- ۴۶۹۱ ..... بینا أنا وعائشة أخذتها الحمى - أم رومان ..
- ۲۷۹ ..... بینا أيوب يغتسل عرياناً - أبو هريرة
- ۲۹۰۱ ..... بینا الحبة يلعبون - أبو هريرة
- بینا رجل يجر إزاره إذ خسف به - سالم بن عبد الله عن أبيه
- ۵۷۹۰ ..... بینا رجل يسوق بقرة - أبو هريرة
- ۳۴۷۱ ..... بینا رجل يمشي فاشتد عليه العطش - أبو هريرة
- ۲۳۶۳ ..... بینا رسول الله جالس جاء يهودي - أبو سعيد الخدري
- ۲۴۱۲ ..... بینا موسى في ملائني إسرائيل إذ جاءه - أبي كعب
- ۷۴۷۸ ..... بینا الناس بقاء في صلاة الصبح - ابن عمر
- ۴۰۳ ..... بینا الناس في الصبح بقاء إذ جاءهم - ابن عمر
- ۴۴۹۳ ..... بینا الناس يصلون الصبح - ابن عمر
- ۴۴۸۸ ..... بینا النبي ﷺ ساجد - عبد الله بن مسعود
- ۳۱۸۵ ..... بینا النبي ﷺ يخطب إذا هو - ابن عباس
- ۶۷۰۴ ..... بینا النبي ﷺ يخطب يوم الجمعة - أنس بن مالك
- ۶۳۴۲ ..... بینا النبي ﷺ يصلي العشاء - أبو هريرة
- ۴۵۹۸ ..... بینا النبي ﷺ يقسم جاء - أبو سعيد الخدري
- ۶۹۳۳ ..... بینا النبي ﷺ يقسم ذات يوم - أبو سعيد الخدري
- ۶۱۶۳ ..... بینا نحن جلوس عند رسول الله ﷺ - أبو هريرة
- ۷۰۲۳ ..... بینا نحن جلوس عند عمر إذ قال: - حذيفة
- ۷۰۹۶ ..... بینا نحن عند النبي ﷺ إذ قال بينا - أبو هريرة
- ۳۲۴۲ ..... بینا نحن عند النبي ﷺ جلوس - ابن عمر
- ۵۴۴۴ ..... بینا نحن في المسجد خرج رسول الله ﷺ -
- ۴۹۳۱ ..... ابن مسعود
- ۲۶۷۱ ..... البيعة أو حد في ظهره - عبد الله بن عباس ...
- ۶۶۷۷ ..... الله بن مسعود
- ۶۵۸۱ ..... بینما أنا أسير في الجنة - أنس بن مالك
- بینما أنا أمشي مع ابن عمر - صفوان بن محرز
- ۲۴۴۱ ..... بینما أنا جالس في أهلي - مالك بن أوس ...
- ۳۰۹۴ ..... بینما أنا على بئر أنزع منها - ابن عمر
- ۳۶۷۶ ..... بینما أنا في الحطيم - مالك بن صعصعة
- ۳۸۸۷ ..... بینما أنا مع رسول الله ﷺ في الخميعة - أم سلمة
- ۱۹۲۹ ..... بینما أنا نائم أطوف بالكعبة - سالم عن أبيه
- ۳۴۴۱ ..... بینما أنا نائم رأيت في يدي سوارين - أبو هريرة
- ۳۶۲۱ ..... بینما أنا نائم رأيت الناس يُعرضون عليّ - أبو سعيد الخدري
- ۷۰۰۸ ..... بینما أنا نائم رأيتني في الجنة - أبو هريرة
- ۵۲۲۷ ..... بینما أنا واقف في الصف يوم بدر - عبد الرحمن بن عوف
- ۳۱۴۱ ..... بینما أنا والنبي ﷺ خارجان من المسجد - أنس بن مالك
- ۷۱۵۳ ..... بینما أيوب يغتسل - أبو هريرة
- ۳۳۹۱ ..... بینما أيوب يغتسل عرياناً خراً عليه - أبو هريرة
- ۷۴۹۳ ..... بینما ثلاثة نفر ممن كان قبلكم إذ أصابهم - ابن عمر
- ۳۴۶۵ ..... بینما ثلاثة نفر يمشون أخذهم المطر - ابن عمر
- ۵۹۷۴ ..... بینما ثلاثة نفر يمشون أخذهم المطر - عبد الله بن عمر
- ۲۳۳۳ ..... بینما راع في غنمه عدا الذئب - أبو هريرة ...
- ۳۶۹۰



- ۷۲۵۱ - بينما الناس بقاء في صلاة الصبح - ابن عمر  
 - بينما الناس في الصبح بقاء جاءهم رجل -  
 ۴۴۹۰ ابن عمر .....  
 ۴۴۹۴ - بينما الناس في صلاة الصبح بقاء - ابن عمر  
 - بينما النبي ﷺ في مجلس يحدث القوم جاءه  
 ۵۹ أعرابي - أبو هريرة .....  
 ۹۳۲ - بينما النبي ﷺ يخطب يوم الجمعة - أنس بن مالك  
 ۶۱۱۱ - بينما النبي ﷺ يصلي رأى - ابن عمر .....  
 ۶۱۴۶ - بينما النبي ﷺ يمشي - جندب بن سفيان ....  
 - بينما نحن جلوس عند رسول الله ﷺ - أبو  
 ۷۰۲۵ هريرة .....  
 - بينما نحن جلوس عند النبي ﷺ إذ جاءه -  
 ۱۹۳۶ أبو هريرة .....  
 - بينما نحن جلوس مع النبي ﷺ في المسجد  
 ۶۳ دخل رجل - أنس بن مالك .....  
 - بينما نحن عند رسول الله ﷺ جلوس - أبو  
 ۵۲۲۷ هريرة .....  
 - بينما نحن عند رسول الله ﷺ وهو يقسم -  
 ۳۶۱۰ أبو سعيد الخدري .....  
 - بينما نحن في المسجد إذ خرج علينا - أبو  
 ۶۹۴۴ هريرة .....  
 - بينما نحن في المسجد خرج النبي ﷺ - أبو  
 ۳۱۶۷ هريرة .....  
 - بينما نحن مع رسول الله ﷺ في غار - عبد  
 ۴۹۳۴ الله بن مسعود .....  
 - بينما نحن مع النبي ﷺ في غار - عبد الله بن  
 ۱۸۳۰ مسعود .....  
 - بينما نحن نعلي مع النبي ﷺ إذ أقبلت عبر -  
 ۹۳۶ جابر بن عبد الله .....  
 - بينما نحن نعلي مع النبي ﷺ إذ سمع جلبة  
 ۶۳۵ رجال - أبو قتادة .....  
 - بينما هو جالس عند النبي ﷺ قال - أبو  
 ۲۲۲۹ سعيد الخدري .....  
 - بينما هو في الدار خائفاً - زيد بن عبد الله بن  
 ۳۶۶۳ - بينما راع في غنمه عدا عليه الذئب - أبو  
 هريرة .....  
 - بينما رجل بطريق فاشتد عليه العطش - أبو  
 ۲۴۶۶ هريرة .....  
 - بينما رجل راكب على بقرة - أبو هريرة .....  
 - بينما رجل من أصحاب النبي ﷺ يقرأ -  
 ۴۸۳۹ البراء بن عازب .....  
 - بينما رجل واقف بعرفة - ابن عباس .....  
 ۱۲۶۶ - بينما رجل واقف مع النبي ﷺ بعرفة - ابن  
 عباس .....  
 ۱۸۴۹ - بينما رجل بجر إزاره - ابن عمر .....  
 ۳۴۸۵ - بينما رجل يحدث في كندة فقال - مسروق ..  
 ۴۷۷۴ - بينما رجل يمشي بطريق اشتد عليه العطش -  
 أبو هريرة .....  
 ۶۰۰۹ - بينما رجل يمشي بطريق وجد - أبو هريرة ...  
 ۶۵۲ - بينما رجل يمشي بطريق وجد غصن شوك -  
 أبو هريرة .....  
 ۲۴۷۲ - بينما رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه - أبو  
 هريرة .....  
 ۵۷۸۹ - بينما رسول الله ﷺ قائماً يصلي عند الكعبة -  
 عبد الله بن مسعود .....  
 ۵۲۰ - بينما رسول الله ﷺ في المسجد فأقبل ثلاثة  
 نفر - أبو واقد .....  
 ۴۷۴ - بينما رسول الله ﷺ مضيف ظهره - عبد الله  
 ابن مسعود .....  
 ۶۶۴۲ - بينما رسول الله ﷺ يخطب يوم الجمعة -  
 أنس بن مالك .....  
 ۱۰۱۵ - بينما رسول الله ﷺ يقسم غنمة - جابر بن  
 عبد الله .....  
 ۳۱۳۸ - بينما كلب يُطيف بركية - أبو هريرة .....  
 ۳۴۶۷ - بينما المسلمون في صلاة الفجر - أنس بن  
 مالك .....  
 ۷۵۴ - بينما موسى في ملا من بني إسرائيل جاءه -  
 ابن عباس .....  
 ۳۴۰۰

- ۶۰۱۱ ..... النعمان بن بشیر
- تزوج النبي ﷺ أميمة بنت شراحيل - سهل
- ۵۲۵۶ ..... وأبو أسيد
- تزوج النبي ﷺ عائشة وهي بنت ست - عروة
- ۵۱۵۸ ..... ابن الزبير
- تزوج النبي ﷺ ميمونة - ابن عباس
- ۴۲۵۸ ..... تزوج النبي ﷺ وهو محرم - ابن عباس
- ۵۱۱۴ ..... تزوجت امرأة فجاءت امرأة فقالت إني قد
- أرضعتكما - عقبه بن الحارث
- ۲۶۶۰ ..... تزوجت امرأة فجاءتنا امرأة سوداء - عقبه بن
- الحارث
- ۵۱۰۴ ..... تزوجت فقال لي رسول الله ﷺ - جابر بن
- عبد الله
- ۵۰۸۰ ..... تزوجت؟ قال نعم - عبد الرحمن بن عوف
- ۲۰۴۸ ..... تزوجت يا جابر؟ - جابر بن عبد الله
- ۵۳۶۷ ..... تزوجت يا جابر؟ قلت: نعم - جابر بن عبد
- الله
- ۶۳۸۷ ..... تزوجني الزبير وما له في الأرض من مال -
- أسماء
- ۵۲۲۴ ..... تزوجني النبي ﷺ فأنتني أمي - عائشة
- ۵۱۵۶ ..... تزوجني النبي ﷺ وأنا بنت ست سنين -
- عائشة
- ۳۸۹۴ ..... التسيح للرجال والتصفيق للنساء - أبو
- هريرة
- ۱۲۰۳ ..... التسيح للرجال والتصفيق للنساء - سهل بن
- سعد
- ۱۲۰۴ ..... تسخرنا مع النبي ﷺ ثم قام - زيد بن ثابت
- ۱۹۲۱ ..... تسحروا فإن في السحور بركة - أنس بن
- مالك
- ۱۹۲۳ ..... تسموا باسمي - أبو هريرة
- ۱۱۰ ..... تسموا باسمي ولا نكتوا - جابر بن عبد الله
- ۳۵۳۸ ..... تسيير على بعير لها - علي بن أبي طالب
- ۶۹۳۹ ..... تشهين نظرين؟ - عائشة
- ۲۹۰۷ ..... تشكيت بمكة شكوى شديدة - سعد بن أبي

- ۳۸۶۴ ..... عمر عن أبيه
- بينما هو يقرأ من الليل سورة البقرة - أسيد
- ۵۰۱۸ ..... ابن حضير
- بينما يهودي يعرض سلعته - أبو هريرة
- ۳۴۱۴ ..... ت
- تأتي الإبل على صاحبها إذا لم يعط فيها
- حقها - أبو هريرة
- ۱۴۰۲ ..... تأخذين فرصة ممسكة فتوضئين بها - عائشة
- ۷۳۵۷ ..... تبايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئاً - عبادة
- ابن الصامت
- ۷۲۱۳ ..... تتبعون أذناب الإبل - أبو بكر
- ۷۲۲۱ ..... تتركون المدينة على خير ما كانت - أبو
- هريرة
- ۱۸۷۴ ..... الثاؤب من الشيطان - أبو هريرة
- ۳۲۸۹ ..... تجد من شرار الناس يوم القيامة - أبو هريرة
- ۶۰۵۸ ..... تجدون الناس معادن خيارهم - أبو هريرة
- ۳۴۹۳ ..... تحاجت الجنة والنار فقالت النار - أبو
- هريرة
- ۴۸۵۰ ..... تحته ثم تفرسه بالماء - أسماء
- ۲۲۷ ..... تحروا ليلة القدر - عائشة
- ۲۰۱۷ ..... تحشرون حفاة عراة غرلاً - ابن عباس
- ۳۴۴۷ ..... تحشرون حفاة عراة غرلاً - عائشة
- ۶۵۲۷ ..... التحيات لله والصلوات والطيبات - عبد الله
- ابن مسعود
- ۶۲۶۵ ..... تخلف رسول الله ﷺ في سفر سافرناه - ابن
- عمرو
- ۹۶ ..... تخلف عنا النبي ﷺ في سفرة سافرناهنا -
- عبد الله بن عمرو
- ۶۰ ..... تخلف النبي ﷺ عنا في سفرة سافرناهنا -
- عبد الله بن عمرو
- ۱۶۳ ..... تردين حديثه؟ قالت: نعم - عكرمة
- ۵۲۷۴ ..... «ترمي بشر كالقصر» كنا نعمد إلى الخشب -
- ابن عباس
- ۴۹۳۳ ..... ترى المؤمنين في تراحمهم وتوادهم -

- ۲۹۲۵ ..... - تقاتلون اليهود حتى یختین - ابن عمر
- ۲۷۹۰ ..... - نقطع ید السارق فی ربع دینار - عائشہ
- ۲۷۸۹ ..... - نقطع الید فی ربع دینار فصاعداً - عائشہ
- ۲۱۲۳ ..... - تکفل اللہ لمن جاهد فی سبیلہ - أبو ہریرہ
- ..... - تکفل اللہ لمن جاهد فی سبیلہ لا یخرجه -
- ۷۴۵۷ ..... أبو ہریرہ
- ..... - نکلّم قال: إن ابني كان عسيفاً - أبو ہریرہ
- ۲۶۳۳ ..... وزید بن خالد
- ..... - تكون الأرض يوم القيامة خبيزة واحدة - أبو
- ۶۵۲۰ ..... سعید النخدری
- ..... - نلا رسول اللہ ﷺ هذه الآية «هو الذي» -
- ۴۵۴۷ ..... عائشہ
- ۵۴۱۷ ..... - التلبينة مجمة لفؤاد المريض - عائشہ
- ..... - تلقت الملائكة روح رجل - حذيفة بن
- ۲۰۷۷ ..... الیمان
- ۳۸۱۳ ..... - تلك الروضة الإسلام - قيس بن عباد
- ..... - تلك الروضة روضة الإسلام - عبد الله بن
- ۷۰۱۴ ..... السلام
- ..... - تلك السكينة تنزلت بالقرآن - البراء بن
- ۳۸۳۹ ..... عازب
- ..... - تمتع رسول اللہ ﷺ في حجة الوداع - ابن
- ۱۶۹۱ ..... عمر
- ..... - تمتعت فنهاني ناس - نصر بن عمران
- ۱۵۶۷ ..... الضبعی
- ۱۵۷۱ ..... - تمتعنا على عهد رسول اللہ ﷺ - عمران
- ۳۵۶۹ ..... - تمام عيني ولا ينام قلبي - أبو سلمة
- ..... - تنكح المرأة لأربع: لمالها ولحسبها - أبو
- ۵۰۹۰ ..... ہریرہ
- ..... - توضعاً رسول اللہ ﷺ وضوءه للصلاة غير
- ۲۴۹ ..... رجله - ميمونة
- ۱۵۷ ..... - توضعاً النبي ﷺ مرة مرة - ابن عباس
- ۲۹۰ ..... - توضعاً واغسل ذكرك - ابن عمر
- ۲۶۹ ..... - توضعاً واغسل ذكرك - علي بن أبي طالب
- ۲۷۰۹ ..... - توفي أبي وعليه دين - جابر بن عبد الله
- ۵۶۵۹ ..... وقفاص
- ۲۷۶۴ ..... - تصدق بأصله لا يباع ولا يوهب - ابن عمر
- ۱۴۶۶ ..... - تصدق ولو من حليكنّ - زينب امرأة عبد الله
- ..... - تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان - حارثة بن
- ۱۴۱۱ ..... وهب
- ..... - تصدقوا فسيأتي على الناس زمان يمشي -
- ۷۱۲۰ ..... حارثة بن وهب
- ..... - تصدقوا فسيأتي عليكم زمان يمشي الرجل -
- ۱۴۲۴ ..... حارثة بن وهب
- ..... - تصدقني ولا نوعي فئوعى عليك - أسماء
- ۲۵۹۰ ..... بنت الصديق
- ..... - تضيفت أبا هريرة سيعاً - أبو عثمان
- ۵۴۴۱ ..... - تطعم الطعام وتقرأ السلام - عبد الله بن
- ۱۲ ..... عمرو
- ..... - تعال هي صافية - علي بن حسين
- ۲۰۳۹ ..... تعالوا يا يعوني - عائذ الله بن عبد الله
- ۳۸۹۲ ..... تعاهدوا القرآن - أبو موسى الأشعري
- ۵۰۳۳ ..... - تعبد الله - أبو هريرة
- ۱۳۹۷ ..... تعجبون من غيرة سعد - سعد بن عباد
- ۷۴۱۶ ..... - تعدون أتم الفتح فتح مكة - البراء بن عازب
- ۴۱۵۰ ..... - تعرفين فلانة؟ قالت: نعم - أنس بن مالك
- ۷۱۵۴ ..... - تعرق رسول اللہ ﷺ كتفاً - ابن عباس
- ۵۴۰۴ ..... - تعس عبد الدينار والدرهم - أبو هريرة
- ۲۸۸۶ ..... - تعس عبد الدينار وعبد الدرهم - أبو هريرة
- ۲۸۸۷ ..... - تعلم أصحابي الخير وتعلمت الشر - حذيفة
- ۳۶۰۷ ..... ابن الیمان
- ..... - تعلمت «سبح اسم ربك» قبل أن يقدم -
- ۴۹۹۵ ..... البراء بن عازب
- ۶۶۱۶ ..... - تعوذوا بالله من جهد البلاء - أبو هريرة
- ..... - تعوذوا بكلمات كان النبي ﷺ - مصعب عن
- أبيه
- ۶۳۷۴ ..... - تفتح اليمن فيأتي قوم - سفيان بن أبي زهير
- ۱۸۷۵ ..... - تفضل صلاة الجميع - أبو هريرة
- ۶۴۸ ..... - تقاتلكم اليهود فتسلطون عليهم - ابن عمر
- ۳۵۹۳ ..

۵۵۷۳	عبيد مولى ابن أزمهر .....
۵۵۷۳	ثم شهدته مع علي بن أبي طالب فصلى قبل -
۳۴۳۰	أبو عبيد .....
۳۲۳۸	ثم صعد حتى أتى السماء الثانية - مالك بن
۲۹۶۶	صعصعة .....
۳۰۵۷	ثم فتر عني الوحي فترة - جابر بن عبد الله ...
۳۶۷۰	ثم قام خطيباً - عبد الله بن أبي أوفى .....
	ثم قام النبي ﷺ في الناس - ابن عمر .....
	ثم لقد بصر أبو بكر الناس - عائشة .....

## ج

۷۲۶۳	جنت فإذا رسول الله ﷺ في مشربة له - عمر
۳۶۱۵	ابن الخطاب .....
۶۱۴۱	جاء أبو بكر إلى أبي في منزله - البراء بن
۶۸۴۴	عازب .....
۵۶۰۵	جاء أبو بكر بضيف له - عبد الرحمن بن أبي
۲۶۳۳	بكر .....
۶۴۹۴	جاء أبو بكر ورسول الله ﷺ واضع - عائشة .
۱۸۸۳	جاء أبو حميد بقدرح من لبن من النقع - جابر
۳۹۴۳	ابن عبد الله .....
۲۶۳۳	جاء أعرابي إلى رسول الله فسأله عن الهجرة
۶۴۹۴	- أبو سعيد الخدري .....
۱۸۸۳	جاء أعرابي إلى النبي ﷺ - أبو سعيد
۳۹۴۳	الخدري .....
۲۴۲۷	جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فسأله عما يلتقطه
۷۲۱۶	- زيد بن خالد الجهني .....
۵۹۹۸	جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: يا بني على
	الإسلام - جابر بن عبد الله .....
	جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: تقبلون
	الصيان - عائشة .....

۵۰۳۵	توفي رسول الله ﷺ وأنا ابن عشر سنين - ابن
۲۹۱۶	عباس .....
۵۴۴۲	توفي رسول الله ﷺ ودرعه مرهونة - عائشة .
۳۰۹۷	توفي رسول الله ﷺ وما في بيتي - عائشة ....
۲۱۲۷	توفي عبد الله بن عمرو بن حرام وعليه دين -
۵۳۸۳	جابر بن عبد الله .....
۳۱۰۰	توفي النبي ﷺ حين شبنا - عائشة .....
۴۴۶۷	توفي النبي ﷺ ودرعه مرهونة - عائشة .....
۱۲۸۶	توفيت ابنة لعثمان بمكة وجئنا لشهدها -
۱۲۶۳	ابن أبي مليكة .....
۱۲۵۸	توفيت إحدى بنات النبي ﷺ فأتانا - أم
۳۸۹۶	عطية الأنصارية .....
	توفيت إحدى بنات النبي ﷺ فخرج - أم
	عطية الأنصارية .....
	توفيت بنت النبي ﷺ فقال لنا: - أم عطية
	الأنصارية .....
	توفيت خديجة قبل مخرج النبي ﷺ - هشام
	عن أبيه .....

## ث

۶۸۷	ثقل النبي ﷺ فقال أصلى الناس - عائشة ...
۳۹۳۳	ثلاث للمهاجر بعد الصدر - العلاء بن
۱۶	الحضرمي .....
۲۶۷۲	ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الإيمان - أنس
۲۳۶۹	ابن مالك .....
۲۳۵۸	ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر إليهم - أبو
۹۷	هريرة .....
۳۰۱۱	ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة - أبو هريرة .
۶۲۵۲	ثلاثة لا ينظر الله إليهم - أبو هريرة .....
۱۰۵۰	ثلاثة لهم أجران - أبو موسى .....
	ثلاثة يؤتون أجرهم مرتين - أبو بردة عن أبيه
	ثم ارفع حتى تظمتن جالساً - أبو هريرة .....
	ثم ركب - عائشة .....

- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: دلي  
 ۲۷۸۵ ..... على عمل يعدل الجهاد - أبو هريرة .....  
 - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: هلكت -  
 ۲۷۱۰ ..... أبو هريرة .....  
 - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ - عبد الله بن  
 ۲۱۶۹ ..... مسعود .....  
 - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فسأله عن  
 اللفظة - زيد بن خالد الجهني ..... ۲۳۷۲  
 - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول  
 ۷۱۵۹ ..... الله! إني والله لأتأخر - أبو مسعود .....  
 - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: هلكت -  
 ۲۶۰۰ ..... أبو هريرة .....  
 - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فإذا هو يسأله  
 عن الإسلام - طلحة بن عبيد الله ..... ۲۶۷۸  
 - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ من أهل نجد -  
 ۴۶ ..... طلحة بن عبيد الله .....  
 - جاء رجل إلى عمر - عبد الرحمن بن أبيزى .. ۳۳۸  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: الرجل يقاتل  
 للمغنم - أبو موسى الأشعري ..... ۲۸۱۰  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فاستأذنه في الجهاد  
 - عبد الله ابن عمرو ..... ۳۰۰۴  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إن أخي  
 استطلق - أبو سعيد الخدري ..... ۵۷۱۶  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: الرجل يقاتل  
 - أبو موسى الأشعري ..... ۷۴۵۸  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: هلكت - أبو  
 ۲۷۰۹ ..... هريرة .....  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: أنشدك الله -  
 ۲۸۵۹ ..... أبو هريرة وزيد بن خالد .....  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله!  
 إني كتبت - ابن عباس ..... ۳۰۶۱  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إن الآخر وقع  
 على امرأته - أبو هريرة ..... ۱۹۳۷  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله!  
 ۱۹۹۴ .....
- جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول  
 ۶۹۲۰ ..... الله! ما الكبائر؟ - عبد الله بن عمرو .....  
 - جاء أعرابي فبال في طائفة المسجد - أنس  
 ۲۲۱ ..... ابن مالك .....  
 - جاء أعرابي فقال: يا رسول الله اقض بيننا  
 ۲۶۹۵ ..... بكتاب الله - زيد بن خالد وأبو هريرة .....  
 - جاء أهل نجران إلى النبي ﷺ - حذيفة بن  
 ۴۳۸۱ ..... اليمان .....  
 - جاء بلال إلى النبي ﷺ بتمر - أبو سعيد  
 ۲۳۱۲ ..... الخدري .....  
 - جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبي ﷺ -  
 ۵۰۶۳ ..... أنس بن مالك .....  
 - جاء جبريل إلى النبي ﷺ فقال: - رفاعة بن  
 ۳۹۹۲ ..... رافع .....  
 - جاء حبر إلى رسول الله ﷺ - عبد الله بن  
 ۷۴۵۱ ..... مسعود .....  
 - جاء حبر من الأحبار إلى رسول الله ﷺ -  
 ۴۸۱۱ ..... عبد الله بن مسعود .....  
 - جاء حبرة من اليهود فقال: إنه إذا كان - عبد  
 ۷۵۱۳ ..... الله بن مسعود .....  
 - جاء حسان بن ثابت يستأذن عليها - عائشة .. ۴۷۵۵  
 - «جاء الحق وزهق الباطل» - عبد الله بن  
 ۲۴۷۸ ..... مسعود .....  
 - جاء الحق وزهق الباطل - عبد الله بن مسعود  
 ۴۲۸۷ .....  
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله!  
 ما القتال؟ - أبو موسى ..... ۱۲۳  
 - جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول  
 ۱۰۱۹ ..... الله! هلكت المواشي - أنس بن مالك .....  
 - جاء رجل إلى ابن عباس وأبو هريرة جالس  
 عنده - أبو سلمة ..... ۴۹۰۹  
 - جاء رجل إلى ابن عمر فسأله - سعد بن  
 عبيدة ..... ۳۷۰۴  
 - جاء رجل إلى ابن عمر فقال: رجل نذر -  
 زياد بن جبير ..... ۱۹۹۴

- ۳۰۷۸ ..... مسعود  
- جاء المسور بن مخزومة فوضع يده على
- ۶۹۷۷ ..... منكيي - عمرو بن الشريد  
- جاء النبي ﷺ يدخل حين بُني - الربيع بنت
- ۵۱۴۷ ..... معوذ  
- جاء النبي يعوذني وأنا بمكة - سعد بن أبي
- ۲۷۴۲ ..... وقاص  
- جاء نفر من بني تميم - عمران بن حصين ...
- ۳۱۹۰ ..... - جاءت أم سليم إلى رسول الله ﷺ - أم سلمة  
- جاءت أم سليم امرأة أبي طلحة إلى رسول
- ۲۸۲ ..... الله ﷺ فقالت - أم سلمة  
- جاءت أم عطية رضي الله عنها - امرأة من
- ۱۲۶۱ ..... الأنصار - أم عطية الأنصارية  
- جاءت امرأة النبي ﷺ فقالت: أرأيت إحدانا
- ۲۲۷ ..... تحيض - أسماء  
- جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالت: يا
- رسول الله! ذهب الرجال - أبو سعيد
- ۷۳۱۰ ..... الخديري  
- جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالت: يا
- رسول الله! إن ابنتي - أم سلمة ..... ۵۳۳۶  
- جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ تعرض عليه
- نفسها - أنس بن مالك ..... ۵۱۲۰  
- جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالت: يا
- رسول الله! إنني قد وهبت - سهل بن سعد ... ۲۳۱۰  
- جاءت امرأة إلى النبي ﷺ ببردة - سهل بن
- سعد ..... ۶۰۳۶  
- جاءت امرأة ببردة - سهل بن سعد ..... ۲۰۹۳  
- جاءت امرأة ببردة قال سهل: - سهل بن
- سعد ..... ۵۸۱۰  
- جاءت امرأة ثابت بن قيس - ابن عباس ..... ۵۲۷۵  
- جاءت امرأة رفاعة القرظي إلى النبي ﷺ -
- عائشة ..... ۲۶۳۹  
- جاءت امرأة من الأنصار - أنس بن مالك ... ۳۷۸۶  
- جاءت امرأة من خثعم عام حجة الوداع -
- ۱۴۱۹ ..... أي الصدقة أعظم أجراً؟ - أبو هريرة  
- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: هلكت
- المواشي - أنس بن مالك ..... ۱۰۱۶  
- جاء رجل إلى النبي ﷺ من أهل الكتاب -
- عبد الله بن مسعود ..... ۷۴۱۵  
- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله!
- إن أمي ماتت - ابن عباس ..... ۱۹۵۳  
- جاء رجل حج البيت - عثمان بن موهب ... ۴۰۶۶  
- جاء رجل من الأنصار يكنى أبا شعيب - أبو
- مسعود ..... ۲۰۸۱  
- جاء رجل من أهل مصر وحج البيت - ابن
- موهب ..... ۳۶۹۸  
- جاء رجل من اليهود إلى النبي ﷺ - أبو
- سعيد الخديري ..... ۴۶۳۸  
- جاء رجل والنبي ﷺ بخطب الناس يوم
- الجمعة فقال أصليت - جابر بن عبد الله ..... ۹۳۰  
- جاء رجلان من المشرق فخطبا - ابن عمر .. ۵۱۴۶  
- جاء رسول الله ﷺ بيت فاطمة فلم يجد عليًا
- سهل بن سعد ..... ۴۴۱  
- جاء رسول الله ﷺ يعوذني وأنا مريض لا
- أعقل فتوضأ - جابر بن عبد الله ..... ۱۹۴  
- جاء زيد بن حارثة يشكو فجعل النبي ﷺ -
- أنس بن مالك ..... ۷۴۲۰  
- جاء سبل في الجاهلية فكسا ما بين الجبلين
- سعيد بن المسيب عن أبيه عن جده ..... ۳۸۳۳  
- جاء الطفيل بن عمرو إلى النبي ﷺ - أبو
- هريرة ..... ۴۳۹۲  
- جاء العاقب والسيد صاحباً نجران - حذيفة
- ۴۳۸۰  
- جاء عمي من الرضاعة فاستأذن عليّ -
- عائشة ..... ۵۲۳۹  
- جاء عويمر العجلاني إلى عاصم بن عدي -
- سهل بن سعد ..... ۷۳۰۴  
- جاء الفقراء إلى النبي ﷺ - أبو هريرة ..... ۸۴۳  
- جاء مجاشع بأخيه مجالد - مجاشع بن

۱۸۵۴	ابن عباس	۱۸۵۴	جعل المهاجرون والأنصار يحفرون - أنس
۲۵۶۳	جاءت بريرة فقالت - عائشة	۲۵۶۳	ابن مالك
۶۶۹	جاءت سحابة - أبو سعيد الخدري	۶۶۹	جعل النبي ﷺ على الرجاله - البراء بن عازب
۷۲۸۱	جاءت ملائكة إلى النبي ﷺ وهو نائم - جابر	۷۲۸۱	جعل النبي ﷺ على الرجاله يوم أحد - البراء
۲۴۶۰	ابن عبد الله	۲۴۶۰	ابن عازب
۵۹۹۵	جاءت هند بنت عتبة بن ربيعة - عائشة	۵۹۹۵	جعل النبي ﷺ على الرماة يوم أحد - البراء
۲۱۶۸	جاءتني امرأة معها ابنتان تسألني - عائشة	۲۱۶۸	ابن عازب
۳۹۰۶	جاءنا رسل كفار قريش يجعلون - سراقه بن جعشم	۳۹۰۶	جلد النبي ﷺ في الخمر بالجريد - أنس بن مالك
۳۷۹۷	جاءنا رسول الله ﷺ ونحن نحفر الخندق - سهل بن سعد	۳۷۹۷	جلس إحدى عشرة امرأة - عائشة
۵۶۶۸	جاءنا رسول الله ﷺ يعودني - سعد بن أبي وقاص	۵۶۶۸	جلست إلى شبية في هذا المسجد - أبو وائل
۶۷۷	جاءنا مالك - أبو قلابه	۶۷۷	جلست إلى كعب بن عجرة فسألته عن الفدية
۵۶۶۴	جاءني النبي ﷺ يعودني - جابر بن عبد الله	۵۶۶۴	عبد الله بن معقل
۳۵۷۰	جاءه ثلاثة نفر - أنس بن مالك	۳۵۷۰	جلست إلى مجلس فيه عظم من الأنصار - محمد بن سيرين
۲۲۵۸	الجار أحق بسقبه - عمرو بن الشريد	۲۲۵۸	جلست إلى ملا من قريش - الأحنف بن قيس
۶۹۷۸	الجار أحق بسقبه - أبو رافع	۶۹۷۸	جمع القرآن على عهد النبي ﷺ أربعة - أنس
۶۹۷۷	الجار أولى بسقبه - عمرو بن الشريد	۶۹۷۷	ابن مالك
۴۳۸۶	جاءت بنو تميم إلى رسول الله ﷺ - عمران	۴۳۸۶	جمع لي النبي ﷺ أبويه يوم أحد - سعد بن أبي وقاص
۴۹۲۳	جاورت بحراء - جابر بن عبد الله	۴۹۲۳	جمع النبي ﷺ بين المغرب والعشاء - ابن عمر
۴۹۲۲	جاورت بحراء فلما قضيت جوارى هبطت - يحيى بن أبي كثير	۴۹۲۲	جمع النبي ﷺ ناسًا من الأنصار - أنس بن مالك
۴۹۲۴	جاورت في حراء فلما قضيت جوارى هبطت - يحيى بن أبي كثير	۴۹۲۴	جمعت المحكم في عهد رسول الله ﷺ - ابن عباس
۲۳۹۶	جدّ له فأوف له الذي له - جابر بن عبد الله	۲۳۹۶	الجمل والتمن لك - جابر بن عبد الله
۲۲۱۳	جعل رسول الله ﷺ الشفعة - جابر بن عبد الله	۲۲۱۳	الجنة أقرب إلى أحدكم من شرك نعله - عبد الله بن مسعود
۵۹۸	جعل عمر يوم الخندق يسب - جابر بن عبد الله	۵۹۸	جنتان من فضة أنيتهما وما فيهما - أبو موسى الأشعري
۶۰۰۰	جعل الله الرحمة في مائة جزء فأمسك - أبو هريرة	۶۰۰۰	جهداكن الحج - عائشة

- جهر النبي ﷺ في صلاة الخسوف بقراءته -  
عائشة ..... ١٠٦٥
- جيء بأبي إلى النبي ﷺ - جابر بن عبد الله .. ٢٨١٦
- جيء بأبي يوم أحد قد مثل به - جابر بن عبد  
الله ..... ١٢٩٣
- جيء بالنعيمان شاربًا - عقبة بن الحارث .... ٢٣١٦
- ح**
- حاج موسى آدم فقال له: أنت الذي - أبو  
هريرة ..... ٤٧٣٨
- حاربت قريظة والنضير - ابن عمر ..... ٤٠٢٨
- حاصر النبي ﷺ أهل الطائف - ابن عمر .... ٧٤٨٠
- حاضمت صفية ليلة النفر - عائشة ..... ١٧٧١
- حالف النبي ﷺ بين الأنصار وقريش - أنس  
ابن مالك ..... ٧٣٤٠
- «حتى إذا استأس» خفيقة - ابن عباس ..... ٤٥٢٤
- حج أنس على رحل ولم يكن شحيحًا -  
ثمامة بن عبد الله ..... ١٥١٧
- حُجَّ بي مع رسول الله ﷺ وأنا - السائب بن  
يزيد ..... ١٨٥٨
- حج عبد الله فأتينا المزدلفة حين الأذان -  
عبد الرحمن بن يزيد ..... ١٦٧٥
- حج علينا عبد الله بن عمرو فسمعته - عروة  
ابن الزبير ..... ٧٣٠٧
- حجبت النار بالشهوات - أبو هريرة ..... ٦٤٨٧
- حججنا مع النبي ﷺ فأفضنا يوم النحر -  
عائشة ..... ١٧٣٣
- حججتم أبو طيبة رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ..... ٢١٠٢
- حججتم أبو طيبة النبي ﷺ - أنس بن مالك .... ٢٢٧٧
- حججتم رسول الله ﷺ أبو طيبة - أنس بن مالك ..... ٢٢١٠
- حدث عن سعد بن معاذ أنه قال: كان - عبد  
الله بن مسعود ..... ٣٩٥٠
- حدث الناس كل جمعة مرة - ابن عباس ..... ٦٣٣٧
- حدثني إحدى نسوة النبي ﷺ عن النبي -  
ابن عمر ..... ١٨٢٧
- حدثني أم حرام أن النبي ﷺ قال يومًا في  
بيتها - أنس بن مالك ..... ٢٨٩٤
- حدثنا رسول الله ﷺ أن الأمانة - حذيفة بن  
اليمان ..... ٧٢٧٦
- حدثنا رسول الله ﷺ حديثين - حذيفة ..... ٦٤٩٧
- حدثنا رسول الله ﷺ يومًا حديثًا طويلًا عن  
الدجال - أبو سعيد الخدري ..... ٧١٣٢
- حدثنا الصعب في الذراري - ابن عباس ..... ٣٠١٣
- حدثنا علي أن فاطمة شكّت ما تلقى - ابن  
أبي ليلى ..... ٣٧٠٥
- حدثني أبو بكر قال: كنت مع النبي ﷺ في  
الغار - أنس بن مالك ..... ٤٦٦٣
- حدثني أصحاب محمد ﷺ ممن شهد بدرًا -  
البراء بن عازب ..... ٣٩٥٧
- حدثني بما سمعت من رسول الله ﷺ - أبو  
المتوكل الناجي ..... ٢٨٦١
- حدثني سالم أبو النضر - موسى بن عقبة ..... ٣٠٢٤
- الحرب خدعة - جابر بن عبد الله ..... ٣٠٣٠
- حرق رسول الله ﷺ نخل بني نضير - ابن  
عمر ..... ٤٠٣١
- حرق النبي ﷺ نخل بني النضير - ابن عمر .. ٣٠٢١
- حرم رسول الله ﷺ لحوم الحمر - أبو ثعلبة . ٥٥٢٧
- حرم الله مكة - ابن عباس ..... ١٣٤٩
- حُرِّم ما بين لابتي المدينة - أبو هريرة ..... ١٨٦٩
- حرم من النسب سبع ومن الصهر سبع - ابن  
عباس ..... ٥١٠٥
- حُرِّمَت التجارة في الخمر - عائشة ..... ٢٢٢٦
- حرمت علينا الخمر حين حرمت وما نجد -  
أنس بن مالك ..... ٥٥٨٠
- حُرِّموا من الرضاة ما يحرم من النسب -  
عائشة ..... ٥١١١
- حزنت على من أصيب بالحرّة - أنس بن  
مالك ..... ٤٩٠٦
- حسابكما على الله أحدكما كاذب - ابن عمر ..... ٥٣٥٠



- ۳۵۸۲ ..... - حوالینا ولا علینا - انس بن مالک
- ۶۵۹۲ ..... - حوضہ ما بین صفاء والمدینۃ - حارثہ بن وہب
- ۶۵۷۹ ..... - حوضی مسیرۃ شہر - عبد اللہ بن عمرو
- ۵۶۳۹ ..... - حیّ علی اهل الوضوء بركة من الله - جابر بن عبد اللہ
- ۶۱۱۷ ..... - الحیاء لا یأتی إلا بخیر - عمران بن حصین
- ۶۶۶۲ ..... - حین قال لها اهل الافک ما قالوا - عائشہ
- ۵۲۵۳ ..... - حسب علی بتطلیقہ - ابن عمر
- ۴۵۶۳ ..... - «حسبنا الله ونعم الوکیل» قالها ابراهيم - ابن عباس
- ۳۲۲۴ ..... - حشوت للنبي ﷺ وساده - عائشہ
- ۳۲۲ ..... - حضرت وأنا مع النبي ﷺ في الخميله - أم سلمة
- ۳۵۷۵ ..... - حضرت الصلاة فقام من كان قريب الدار - انس بن مالک
- ۵۰۶۷ ..... - حضرنا مع ابن عباس جنازة ميمونة بسرف - عطاء
- ۱۲۰ ..... - حفظت من رسول الله ﷺ وعاءين - أبو هريرة
- ۱۱۸۰ ..... - حفظت من النبي ﷺ عشر ركعات - ابن عمر
- ۸۹۷ ..... - حق علی كل مسلم أن يغتسل في كل سبعة أيام - أبو هريرة
- ۲۸۷۲ ..... - حق علی الله أن لا يرتفع شيء - انس بن مالک
- ۱۲۴۰ ..... - حق المسلم علی المسلم خمس - أبو هريرة
- ۶۷۳۵ ..... - ألحقوا الفرائض بأهلها فما بقي - ابن عباس
- ۵۲ ..... - الحلال بین والحرام بین - النعمان بن بشیر
- ۲۰۸۷ ..... - الحلف منقذة للسلمة - أبو هريرة
- ۱۷۲۶ ..... - خلق رسول الله ﷺ في حجته - ابن عمر
- ۱۷۲۹ ..... - خلق النبي ﷺ وطائفة - عبد الله بن مسعود
- ۱۷۷۲ ..... - خلقی عقرى - عائشہ
- ۵۴۵۹ ..... - الحمد لله الذي كفانا وأروانا - أبو أمامة
- ۵۴۵۸ ..... - الحمد لله كثيراً طيباً مباركاً فيه - أبو أمامة
- ۳۰۰۳ ..... - حملت علی فرس في سبيل الله - أسلم
- ۲۶۲۳ ..... - حملت علی فرس في سبيل الله - عمر بن الخطاب
- ۵۷۲۶ ..... - الحمى من فيح جهنم فأبردوها - رافع بن خديج
- ۳۲۶۲ ..... - الحمى من فور جهنم - رافع بن خديج
- ۳۲۶۴ ..... - الحمى من فيح جهنم - ابن عمر
- ۵۷۲۵ ..... - الحمى من فيح جهنم فأبردوها - عائشہ
- ۲۳۱۹ ..... - الخازن الأمين الذي يؤدي ما أمر به - أبو موسى الأشعري
- ۱۴۳۸ ..... - الخازن المسلم الأمين الذي ينفذ - أبو موسى الأشعري
- ۲۳۶۱ ..... - خاصم الزبير رجلاً من الأنصار - عروة بن الزبير
- ۵۸۹۲ ..... - خلفوا المشركين ووفروا للحي - ابن عمر
- ۵۸۰۰ ..... - خبأت هذا لك - المسور بن مخزومة
- ۶۱۳۲ ..... - خبأت هذا لك - عبد الله بن أبي مليكة
- ۲۶۵۷ ..... - خبأت هذا لك خبأت هذا لك - المسور بن مخزومة
- ۲۵۹۹ ..... - خبأتنا هذا لك - المسور بن مخزومة
- ۳۳۲۹ ..... - خبرني بهن أنفاً جبيل - انس بن مالک
- ۶۰۳۸ ..... - خدمت النبي ﷺ عشر سنين - انس بن مالک
- ۴۶۴۳ ..... - «خذ العفو وأمر بالعرف» قال - عبد الله بن الزبير
- ۳۰۴۹ ..... - خذ فأعطاه في ثوبه - انس بن مالک
- ۱۴۷۳ ..... - خذہ إذا جاءك من هذا المال - ابن عمر
- ۷۱۶۳ ..... - خذہ فتموله وتصدق به - عمر بن الخطاب
- ۵۲۹۲ ..... - خذها فإنما هي لك أو لأخيك أو للذئب - يزيد مولى المنبعث
- ۳۸۰۸ ..... - خذوا القرآن من أربعة - مسروق
- ۱۹۷۰ ..... - خذوا من العمل ما تطيقون - عائشہ

- ۴۶۵۱ ..... سعید بن جبیر  
 - خرج علينا رسول الله ﷺ بالهجرة - أبو  
 ۴۹۹ ..... جحيفة  
 - خرج علينا رسول الله ﷺ بالهجرة فأني  
 ۱۸۷ ..... بوضوء - أبو جحيفة  
 - خرج علينا رسول الله ﷺ ليلة البدر - جرير  
 ۷۴۳۶ ..... ابن عبد الله  
 - خرج علينا رسول الله ﷺ يوماً فقال عُرضت  
 ۳۴۱۰ ..... - ابن عباس  
 - خرج علينا عبد الله بن عمر فرجونا أن يحدثنا  
 ۷۰۹۵ ..... - سعيد بن جبیر  
 ۵۹۹۶ ..... - خرج علينا النبي ﷺ وأمامة بنت - أبو قتادة  
 - خرج النبي ﷺ إلى حائط من حوائط - أبو  
 ۷۰۹۷ ..... موسى الأشعري  
 - خرج النبي ﷺ إلى ذات الرقاع - جابر بن  
 ۴۱۲۷ ..... عبد الله  
 - خرج النبي ﷺ إلى المصلى يستسقي - عبد  
 ۱۰۲۷ ..... الله بن زيد  
 - خرج النبي ﷺ إلى هذا المصلى - عبد الله  
 ۶۳۴۳ ..... ابن زيد  
 - خرج النبي ﷺ زمن الحديدية - عروة بن  
 ۱۶۹۴ ..... الزبير  
 - خرج النبي ﷺ عام الحديدية - المسور بن  
 ۴۱۷۸ ..... مخزومة ومروان  
 ۴۲۷۸ ..... - خرج النبي ﷺ عام الفتح - ابن عباس  
 - خرج النبي ﷺ في بعض مخارجه - أنس بن  
 ۳۵۷۴ ..... مالك  
 ۲۹۵۳ ..... - خرج النبي ﷺ في رمضان - ابن عباس  
 - خرج النبي ﷺ في رمضان إلى حنين - ابن  
 ۴۲۷۷ ..... عباس  
 ۲۱۲۲ ..... - خرج النبي ﷺ في طائفة النهار - أبو هريرة  
 - خرج النبي ﷺ في غداة باردة - أنس بن  
 ۷۲۰۱ ..... مالك  
 ۲۰۲۳ ..... - خرج النبي ﷺ ليخبرنا - عبادة بن الصامت  
 ۲۲۱۱ ..... - خذي أنت وبنوك - عائشة  
 ۵۳۷۰ ..... - خذي بالمعروف - عائشة  
 ۳۱۵ ..... - خذي فرصة ممسكة فتوضي ثلاثاً - عائشة  
 ۳۱۴ ..... - خذي فرصة من مسك فتطهري بها - عائشة  
 ۵۳۶۴ ..... - خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف - عائشة  
 - خذيها فأعتقها واشترطي لهم الولاء -  
 ۲۵۶۳ ..... عائشة  
 - خذيها واشترطي لهم الولاء - عائشة  
 ۲۱۶۸ ..... - خذ رسول الله عن فرس - أنس بن مالك  
 ۷۳۳ ..... - خربت خبير - أنس بن مالك  
 ۴۱۹۷ ..... - خرج ثلاثة نفر - ابن عمر  
 ۲۲۱۵ ..... - خرج رجل من بني سهم مع تميم - عبد الله  
 ۲۷۸۰ ..... ابن عباس  
 - خرج رسول الله ﷺ في أضحى أو فطر إلى  
 المصلى - أبو سعيد الخدري  
 ۳۰۴ ..... - خرج رسول الله ﷺ إلى الخندق - أنس بن  
 ۲۸۳۴ ..... مالك  
 - خرج رسول الله ﷺ بالهجرة فصلّى  
 ۵۰۱ ..... بالبطحاء - أبو جحيفة  
 ۲۷۳۱ ..... - خرج رسول الله ﷺ زمن الحديدية - مروان  
 ابن الحكم والمسور بن مخزومة  
 - خرج رسول الله ﷺ على قوم من أسلم -  
 ۳۵۰۷ ..... سلمة  
 - خرج رسول الله ﷺ في أضحى أو فطر - أبو  
 ۱۴۶۲ ..... سعيد الخدري  
 ۳۵۲۸ ..... - خرج رسول الله ﷺ في مرضه - ابن عباس  
 - خرج رسول الله ﷺ في مرضه الذي مات فيه  
 ۴۶۷ ..... - ابن عباس  
 - خرج رسول الله ﷺ ليخبر الناس - عبادة بن  
 ۶۰۴۹ ..... الصامت  
 ۱۹۴۸ ..... - خرج رسول الله ﷺ من المدينة - ابن عباس  
 - خرج رسول الله ﷺ وعليه ملحفة - ابن  
 ۳۸۰۰ ..... عباس  
 - خرج علينا ابن عمر فقال رجل: كيف -

- خرجت مع عبید اللہ بن عدی فلما قدمنا -  
 ۴۰۷۲ ..... جمعفر بن عمرو بن أمیة الضمیری
- خرجت مع عمر بن الخطاب إلى السوق -  
 ۴۱۶۰ ..... أسلم
- خرجت مع عمر بن الخطاب لیلة فی رمضان -  
 ۲۰۱۰ ..... عبد الرحمن بن عبد القاری
- خرجت مع النبی ﷺ فی بعض أسفاره -  
 ۳۶۱ ..... جابر بن عبد اللہ
- خرجت مع النبی ﷺ یوم فطر - عبد اللہ بن  
 ۹۷۵ ..... عباس
- خرجت من المدينة ذاهبًا نحو الغابة - سلمة  
 ۳۰۴۱ ..... خرجنا لانری إلا الحج - عائشة ..... ۲۹۴
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ - عائشة ..... ۴۴۰۸
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ إلى خیبر - سلمة  
 ۶۱۴۸ ..... ابن الاکوع
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ إلى خیبر - سويد  
 ۵۳۸۴ ..... ابن النعمان
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ عام حجة الوداع -  
 ۱۵۶۲ ..... عائشة
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ عام الحديبية - زيد  
 ۴۱۴۷ ..... ابن خالد
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ عام حنین - أبو  
 ۲۱۰۰ ..... قتادة
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ عام خیبر - سويد  
 ۲۰۵ ..... ابن النعمان
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فحال كفار - ابن  
 ۱۸۰۷ ..... عمر
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فی أشهر الحج -  
 ۱۵۶۰ ..... عائشة
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فی بعض أسفاره -  
 ۳۳۴ ..... عائشة
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فی بعض أسفاره -  
 ۳۶۷۲ ..... عائشة
- خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فی حجة الوداع -
- خرج النبي ﷺ من بعض حيطان المدينة -  
 ۶۰۵۵ ..... ابن عباس
- خرج النبي ﷺ وقد وجبت الشمس - أبو  
 ۱۳۷۵ ..... أيوب
- خرج النبي ﷺ يستسقي - عبد الله بن زيد .... ۱۰۲۴
- خرج النبي ﷺ يستسقي وحول رداءه - عبد  
 ۱۰۰۵ ..... الله بن زيد
- خرج النبي ﷺ يصلح بين بني عمرو بن عوف  
 ۱۲۰۱ ..... - سهل بن سعد
- خرج النبي ﷺ یوم أضحی إلى البقیع فصلی  
 ۹۷۶ ..... ركعتين - البراء بن عازب
- خرج النبي ﷺ یوم عيد فصلی ركعتين - ابن  
 ۱۴۳۱ ..... عباس
- خرج يوماً فصلی على أهل أحد - عقبة بن  
 ۳۵۹۶ ..... عامر
- خرجت إلى منى یوم التروية - عبد العزيز بن  
 ۱۶۵۴ ..... رفیع
- خرجت بسلاحی لیلی الفتنه فاستقبلني أبو  
 ۷۰۸۳ ..... بكره - الحسن البصري
- خرجت جارية عليها أوضاع بالمدينة - أنس  
 ۶۸۷۷ ..... ابن مالك
- خرجت سودة بنت زمعة لیلاً فرأها عمر -  
 ۵۲۳۷ ..... عائشة
- خرجت سودة لحاجتها وكانت امرأة -  
 ۴۷۹۵ ..... عائشة
- خرجت فی غزوة فعض رجل - يعلى بن أمية  
 ۶۸۹۳ ..... خرجت قبل أن يؤذن بالأولى - سلمة بن
- الأکوع  
 ۴۱۹۴ ..... خرجت لأخبركم فتلاحى فلان وفلان -
- عبادة بن الصامت ..... ۶۰۴۹
- خرجت لیلة من اللیالی فإذا رسول اللہ ﷺ -  
 ۶۴۴۳ ..... أبوذر
- خرجت مع رسول اللہ ﷺ إلى خیبر - أنس  
 ۲۸۸۹ ..... ابن مالك

- عائشة ..... ۴۳۹۵ - خرجنا مع النبي ﷺ من المدينة إلى مكة -
- أنس بن مالك ..... ۱۰۸۱ -
- خرجنا مع النبي ﷺ نحو مكة - أبو قتادة ..... ۵۴۰۶ -
- خرجنا مع النبي ﷺ ولا نرى إلا أنه الحج -
- عائشة ..... ۱۵۶۱ -
- خرجنا مهلين بالحج في أشهر الحج -
- عائشة ..... ۱۷۸۸ -
- خرجنا موافين - عائشة ..... ۳۱۷ -
- خرجنا وعن ثلاثمائة نحمل زادنا - جابر بن عبدالله ..... ۲۹۸۳ -
- خرجنا ومعنا غالب بن أبجر فمرض في الطريق - خالد بن سعد ..... ۵۶۸۷ -
- خسفت الشمس - أبو بكر ..... ۱۰۶۳ -
- خسفت الشمس - أبو موسى ..... ۱۰۵۹ -
- خسفت الشمس - عائشة ..... ۱۰۴۴ -
- خسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ -
- ابن عباس ..... ۵۱۹۷ -
- خسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
- فصلي - عبدالله بن عباس ..... ۷۴۸ -
- خسفت الشمس فقام النبي ﷺ فقرأ - عائشة ..... ۱۲۱۲ -
- خسفت الشمس ونحن عند النبي ﷺ - أبو بكر ..... ۵۷۸۵ -
- خط النبي ﷺ خطأ مربعًا - عبدالله بن مسعود ..... ۶۴۱۷ -
- خط النبي ﷺ خطوطًا - أنس بن مالك ..... ۶۴۱۸ -
- خطب رسول الله ﷺ خطبة - أنس بن مالك ..... ۴۶۲۱ -
- خطب رسول الله ﷺ فقال: - أنس بن مالك ..... ۳۰۶۳ -
- خطب رسول الله ﷺ فقال: أيها الناس -
- ابن عباس ..... ۴۶۲۵ -
- خطب رسول الله ﷺ وقال: إن الله - أبو سعيد الخدري ..... ۳۶۵۴ -
- خطب عمر على منبر رسول الله ﷺ - ابن عمر ..... ۵۵۸۸ -
- خطب النبي ﷺ فقال أخذ الراية - أنس بن عائشة ..... ۴۳۹۵ -
- خرجنا مع رسول الله ﷺ لا نذكر إلا الحج -
- عائشة ..... ۱۷۷۲ -
- خرجنا مع رسول الله ﷺ لخمس بقين -
- عائشة ..... ۱۷۲۰ -
- خرجنا مع رسول الله ﷺ موافين - عائشة ... ۱۷۸۳ -
- خرجنا مع رسول الله ﷺ ولا نرى - عائشة .. ۱۷۶۲ -
- خرجنا مع رسول الله ﷺ يوم حنين - قتادة .. ۳۱۴۲ -
- خرجنا مع رسول الله ﷺ يوم خيبر - أبو هريرة ..... ۶۷۰۷ -
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في غزوة - أبو سعيد الخدري ..... ۲۵۴۲ -
- خرجنا مع عبدالله إلى مكة - عبد الرحمن بن يزيد ..... ۱۶۸۳ -
- خرجنا مع عبدالله بن عمر فقال - خالد بن أسلم ..... ۴۶۶۱ -
- خرجنا مع عبدالله بن عمر فقال أعرابي -
- ابن عمر ..... ۱۴۰۴ -
- خرجنا مع النبي ﷺ إلى خيبر - سلمة بن الأكوع ..... ۴۱۹۶ -
- خرجنا مع النبي ﷺ حتى انطلقنا - أبو أسيد ..... ۵۲۵۵ -
- خرجنا مع النبي ﷺ عام حنين - أبو قتادة ... ۴۳۲۱ -
- خرجنا مع النبي ﷺ في بعض أسفاره - أبو الدرداء ..... ۱۹۴۵ -
- خرجنا مع النبي ﷺ في بعض أسفاره -
- عائشة ..... ۴۶۰۷ -
- خرجنا مع النبي ﷺ في حجة الوداع - عائشة ..... ۱۵۵۶ -
- خرجنا مع النبي ﷺ في سفر - زيد بن أرقم .. ۴۹۰۳ -
- خرجنا مع النبي ﷺ في غزاة - أبو موسى الأشعري ..... ۴۱۲۸ -
- خرجنا مع النبي ﷺ لا نذكر إلا الحج -
- عائشة ..... ۳۰۵ -
- خرجنا مع النبي ﷺ لخمس ليال - عائشة ... ۲۹۵۲ -
- خرجنا مع النبي ﷺ معتمرين - ابن عمر ..... ۱۸۱۲ -

- عمر ..... ۱۸۲۶
- خمس من الدواب من قتلهن وهو محرم -
- ابن عمر ..... ۳۳۱۵
- خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم - عمران بن حصین ..... ۳۶۵۰
- خیر الأنصار بنو النجار - أبو أسید ..... ۳۷۹۰
- خیر دور الأنصار بنو النجار - أبو أسید ..... ۳۷۸۹
- خیر الصدقة ما كان عن ظهر غنی - أبو هريرة ..... ۱۴۲۶
- الخیر معقود بنواصي الخیل - عروة بن الزبير ..... ۳۶۴۳
- خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم - عبد الله ابن مسعود ..... ۲۶۵۲
- خیر نساء ركب الإبل صالح نساء قریش - أبو هريرة ..... ۵۰۸۲
- خیر نساء ركب الإبل نساء قریش - أبو هريرة ..... ۵۳۶۵
- خیر نساها مریم - علي بن أبي طالب ..... ۳۸۱۵
- خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم - عمران بن حصین ..... ۲۶۵۱
- خیرکم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن عفان ..... ۵۰۲۷
- خیرنا رسول الله ﷺ - عائشة ..... ۵۲۶۲
- الخیل فی نواصيها الخیر - ابن عمر ..... ۲۸۴۹
- الخیل لثلاثة - أبو هريرة ..... ۲۸۶۰
- الخیل لثلاثة: لرجل أجر - أبو هريرة ..... ۳۶۴۶
- الخیل لرجل أجر ولرجل ستر - أبو هريرة .. ۲۳۷۱
- الخیل معقود فی نواصيها الخیر - أنس بن مالك ..... ۳۶۴۵
- الخیل معقود فی نواصيها الخیر - ابن عمر .. ۳۶۴۴
- الخیل معقود فی نواصيها الخیر - عروة بن الجعد ..... ۲۸۵۰
- الخيمة درة مجوفة - عبد الله بن قیس ..... ۳۲۴۳
- د
- دخل أبو بكر على امرأة من أحمرس - قیس ..... ۳۸۳۴
- مالك ..... ۲۷۹۸
- خطب النبي ﷺ فقال: إنکم تحشرون - ابن عباس ..... ۴۷۴۰
- خطبنا رسول الله - البراء بن عازب ..... ۹۸۳
- خطبنا علي فقال ما عندنا كتاب نقرؤه - إبراهيم التيمي عن أبيه ..... ۳۱۷۲
- خطبنا النبي ﷺ يوم النحر - أبو بكر ..... ۱۷۴۱
- خطبنا النبي بعرفات فقال: من لم يجد - ابن عباس ..... ۱۸۴۳
- خفت أزواد القوم وأملقوا - سلمة بن الأكوع ..... ۲۴۸۴
- خفف على داود عليه السلام القرآن - أبو هريرة ..... ۳۴۱۷
- خفف على داود القرآن - أبو هريرة ..... ۴۷۱۳
- خلال من خلال الجاهلية الطعن في الأنساب - ابن عباس ..... ۳۸۵۰
- خلق الله آدم على صورته - أبو هريرة ..... ۶۲۲۷
- خلق الله آدم وطوله ستون ذراعاً - أبو هريرة ..... ۳۳۲۶
- خلق الله الخلق فلما فرغ منه قامت - أبو هريرة ..... ۴۸۳۰
- الخمر تصنع من خمسة: من الزبيب - عمر ابن الخطاب ..... ۵۵۸۹
- خمروا الآنية وأجيفوا الأبواب - جابر بن عبد الله ..... ۶۲۹۵
- خمروا الآنية وأوكوا الأسقية - جابر بن عبد الله ..... ۳۳۱۶
- خمس صلوات في اليوم والليلة - طلحة بن عبيد الله ..... ۴۶
- خمس فواسق يقتلن في الحرم - عائشة ..... ۳۳۱۴
- خمس قد مضين - عبد الله بن مسعود ..... ۴۷۶۷
- خمس من الدواب كلهن فاسق - عائشة ..... ۱۸۲۹
- خمس من الدواب لا حرج على من قتلهن - حفصة ..... ۱۸۲۸
- خمس من الدواب ليس على المحرم - ابن

- دخل أبو موسى وأبو مسعود على عمار - أبو  
 ٧١٠٢ ..... وائل .....  
 - دخل الحجاج - سعيد بن العاص عن أبيه ... ٩٦٧  
 - دخل حسان بن ثابت على عائشة - مسروق . ٤٧٥٦  
 - دخل رجل يوم الجمعة والنبي ﷺ يخطب  
 فقال أصليت - جابر بن عبدالله ..... ٩٣١  
 - دخل رسول الله ﷺ البيت - سالم عن أبيه ... ١٥٩٨  
 - دخل رسول الله ﷺ على ابنة ملحان - أنس  
 ابن مالك ..... ٢٨٧٧  
 - دخل رسول الله ﷺ على ضباعة بنت الزبير -  
 عائشة ..... ٥٠٨٩  
 - دخل رهط من اليهود على رسول الله ﷺ -  
 عائشة ..... ٦٠٢٤  
 - دخل عبد الرحمن بن أبي بكر على النبي ﷺ  
 - عائشة ..... ٤٤٣٨  
 - دخل عبد الرحمن بن أبي بكر ومعه سواك  
 يستن به - عائشة ..... ٨٩٠  
 - دخل عليّ أبو الدرداء وهو - أم الدرداء ..... ٦٥٠  
 - دخل عليّ رسول الله ﷺ - عمرو بن العاص  
 ..... ١٩٧٤  
 - دخل عليّ رسول الله ﷺ بسرف - عائشة ... ٥٥٥٩  
 - دخل عليّ رسول الله ﷺ ذات يوم - عائشة .. ٦٧٧١  
 - دخل عليّ رسول الله ﷺ فذكرت له - عائشة ٢١٥٥  
 - دخل عليّ رسول الله ﷺ فقال : ألم أخبر -  
 عبدالله بن عمرو ..... ٦١٣٤  
 - دخل عليّ رسول الله ﷺ وعندني جاريتان  
 تغنيان - عائشة ..... ٩٤٩  
 - دخل عليّ رسول الله ﷺ وفي البيت - عائشة ٦١٠٩  
 - دخل عليّ قائف والنبي ﷺ شاهد - عائشة .. ٣٧٣١  
 - دخل عليّ النبي ﷺ وأنا مريض - جابر بن  
 عبدالله ..... ٥٦٧٦  
 - دخل عليّ النبي ﷺ وعندني مخنث - أم  
 سلمة ..... ٤٣٢٤  
 - دخل علينا رسول الله ﷺ حين توفيت ابنته -  
 أم عطية الأنصارية ..... ١٢٥٣
- دخل علينا رسول الله ﷺ ونحن نغسل ابنته -  
 أم عطية الأنصارية ..... ١٢٥٤  
 - دخل عليه الأشعث وهو يطعم - عبد الله بن  
 مسعود ..... ٤٥٠٣  
 - دخل النبي ﷺ البيت فوجد فيه صورة - ابن  
 عباس ..... ٣٣٥١  
 - دخل النبي ﷺ البيت وأسامة بن زيد وعثمان  
 ابن طلحة وبلال - ابن عمر ..... ٥٠٤  
 - دخل النبي ﷺ عام الفتح - هشام عن أبيه ... ٤٢٩١  
 - دخل النبي ﷺ عام الفتح من كداء - عروة ... ١٥٨٠  
 - دخل النبي ﷺ عام الفتح من كداء - هشام  
 عن أبيه ..... ١٥٨١  
 - دخل النبي ﷺ على أم سليم - أنس بن مالك ١٩٨٢  
 - دخل النبي ﷺ على عائشة - أم عطية ..... ٢٥٧٩  
 - دخل النبي ﷺ على عائشة فقال : هل - أم  
 عطية الأنصارية ..... ١٤٩٤  
 - دخل النبي ﷺ غداة بُني عليّ - الربيع بنت  
 معوذ ..... ٤٠٠١  
 - دخل النبي ﷺ فإذا حبل ممدود - أنس بن  
 مالك ..... ١١٥٠  
 - دخل النبي ﷺ المدينة - أبو موسى  
 الأشعري ..... ٣٩٤٢  
 - دخل النبي ﷺ المسجد فدخلت إليه - جابر  
 ابن عبدالله ..... ٢٤٧٠  
 - دخل النبي ﷺ مكة - عبد الله بن مسعود ..... ٤٢٨٧  
 - دخل النبي ﷺ مكة وحول الكعبة ثلاثمائة  
 وستون نصباً - عبد الله بن مسعود ..... ٢٤٧٨  
 - دخل النبي ﷺ وعندني رجل - عائشة ..... ٢٦٤٧  
 - دخلت امرأة معها ابتان - عائشة ..... ١٤١٨  
 - دخلت امرأة النار في هرة ربطتها - ابن عمر . ٣٣١٨  
 - دخلت أنا وثابت على أنس - عبد العزيز بن  
 صهيب ..... ٥٧٤٢  
 - دخلت أنا وشداد بن معقل على ابن عباس -  
 عبد العزيز بن رفيع ..... ٥٠١٩

- ۷۱۴۹ ..... موسیٰ - دخلت أنا وعروة بن الزبير المسجد -
- ۱۷۷۵ ..... مجاهد - دخلت على النبي ﷺ بأخ لي - أنس بن مالك
- ۵۵۴۲ ..... مالك - دخلت على النبي ﷺ وعقلت ناقتي - عمران
- ۳۱۹۱ ..... ابن حصين - دخلت على النبي ﷺ وهو يوعك - عبد الله
- ۵۶۶۷ ..... ابن مسعود - دخلت عليّ عجوز من عجز يهود المدينة - عائشة
- ۶۳۶۶ ..... عائشة - دخلت في نفر من أصحاب عبد الله الشام - علقمة
- ۴۹۴۳ ..... علقمة - دخلت المسجد فرأيت أبا سعيد الخدري - ابن محيريز
- ۴۱۳۸ ..... ابن محيريز - دخلت المسجد ورسول الله ﷺ جالس - أبو ذر
- ۷۴۲۴ ..... ذر - دخلت مع أهلك على عبد الله بن عمرو - أبو المريح
- ۱۹۸۰ ..... المريح - دخلت مع أنس على الحكم بن أيوب - هشام بن زيد
- ۵۵۱۳ ..... هشام بن زيد - دخلت مع رسول الله ﷺ فوجد - أبو هريرة
- ۶۲۴۶ ..... أبو هريرة - دخلت مع النبي ﷺ على غلام - أنس بن مالك
- ۵۴۲۰ ..... مالك - دخلنا على ابن عباس فقال: ألا تعجبون - ابن أبي مليكة
- ۴۶۶۶ ..... ابن أبي مليكة - دخلنا على خباب نعوده - قيس بن أبي حازم
- ۵۶۷۲ ..... قيس بن أبي حازم - دخلنا على عائشة وعندها حسان - مسروق
- ۴۱۴۶ ..... مسروق - دخلنا على عبد الله بن مسعود قال أيها الناس - مسروق
- ۴۸۰۹ ..... مسروق - دخلنا مع رسول الله ﷺ على أبي سيف - أنس بن مالك
- ۱۳۰۳ ..... أنس بن مالك - دعا أبو أسيد الساعدي رسول الله ﷺ - سهل بن سعد
- ۵۱۷۶ ..... سهل بن سعد - دعا رجل بالبيع يا أبا القاسم - أنس بن مالك
- ۲۱۲۱ ..... مالك - دخلت أنا وعروة بن الزبير المسجد -
- ۱۷۷۵ ..... مجاهد - دخلت أنا وأخو عائشة على عائشة - أبو سلمة
- ۲۵۱ ..... سلمة - دخلت بآبن لي على رسول الله ﷺ - أم قيس
- ۵۷۱۳ ..... أم قيس - دخلت بريرة وهي مكاتبه - عائشة
- ۲۵۶۵ ..... عائشة - دخلت الجنة أو أتيت الجنة فأبصرت - جابر
- ۵۲۲۶ ..... ابن عبد الله - دخلت الجنة فإذا أنا بقصر من ذهب - جابر
- ۷۰۲۴ ..... ابن عبد الله - دخلت الشام فصليت ركعتين - علقمة
- ۲۷۶۱ ..... علقمة - دخلت على أبي بكر فقال - عائشة
- ۱۳۸۷ ..... عائشة - دخلت على أم حبيبة زوج النبي ﷺ - زينب
- ۱۲۸۱ ..... زينب - ابنة أبي سلمة
- دخلت على أم سلمة فأخرجت إلينا شعراً - عثمان بن عبد الله بن موهب
- ۵۸۹۷ ..... عثمان بن عبد الله بن موهب - دخلت على بريرة وهي مكاتبه - عائشة
- ۲۷۲۶ ..... عائشة - دخلت على جابر بن عبد الله وهو يصلي - محمد بن المنكدر
- ۳۷۰ ..... محمد بن المنكدر - دخلت على حفصة ونسوانها تنطف - ابن عمر
- ۴۱۰۸ ..... ابن عمر - دخلت على رسول الله ﷺ وهو يوعك - عبد الله بن مسعود
- ۵۶۴۸ ..... عبد الله بن مسعود - دخلت على عائشة - أسماء
- ۹۲۲ ..... أسماء - دخلت على عائشة وعليها درع قطر - أيمن
- ۲۶۲۸ ..... أيمن - دخلت على عائشة وهي تصلي قائمة - أسماء بنت أبي بكر
- ۱۲۳۵ ..... أسماء بنت أبي بكر - دخلت على عبد الله ثم قال: إن رسول الله ﷺ - مسروق
- ۴۸۲۳ ..... مسروق - دخلت على عبد الله فقال إن من العلم أن تقول - مسروق
- ۴۸۲۲ ..... مسروق - دخلت على عثمان فتشهد ثم قال: - عبيد الله بن عدي
- ۳۹۲۷ ..... عبيد الله بن عدي - دخلت على النبي ﷺ أنا ورجلان - أبو

- ۶۱۲۸ ..... ہریرہ  
 - دعوه وهریقوا علی بولہ سجلاً من ماء - أبو  
 ۲۲۰ ..... ہریرہ  
 - دعواھا فانہا منتنہ - جابر بن عبد اللہ ..... ۴۹۰۷  
 - دعي عمرتک - عائشہ ..... ۳۱۷  
 - دعي هذه وقولي بالذي كنت تقولین - الربیع  
 ۵۱۴۷ ..... بنت معوذ .....  
 - دفع رسول اللہ ﷺ من عرفہ - أسامة بن زيد ..... ۱۳۹  
 - دفعت إلی النبی ﷺ وهو بالأبطح - أبو  
 ۳۵۶۶ ..... جحيفة .....  
 - دونکم یا بني أرفدة - عائشہ ..... ۹۵۰  
 - الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم - أبو  
 ۲۱۷۸ ..... سعيد الخدري .....

## ذ

- ذک رجل بال الشيطان في أذنيه - عبد الله بن  
 ۳۲۷۰ ..... مسعود .....  
 - ذاک لهم ما شاء الله - أنس بن مالک ..... ۳۱۶۳  
 - ذاک لو کان لظلمت آخر - القاسم بن محمد .. ۵۶۶۶  
 - ذاک لو کان وأنا حي فأسْتَغْفِر - عائشہ ..... ۷۲۱۷  
 - ذاک مغيث عبد بني فلان - ابن عباس ..... ۵۲۸۱  
 - ذبح أبو بردة قبل الصلاة - البراء بن عازب .. ۵۵۵۷  
 - ذبحنا علی عهد رسول الله ﷺ - أسماء ..... ۵۵۱۱  
 - ذکر ابن عباس المتلاعنين فقال عبد الله -  
 ۷۲۳۸ ..... القاسم بن محمد .....  
 - ذُکر الدجال عند النبی ﷺ - عبد الله بن  
 ۷۴۰۷ ..... مسعود .....  
 - ذکر رجلاً فيمن كان سلف آناه الله - أبو  
 ۶۴۸۱ ..... سعيد الخدري .....  
 - ذکر رسول الله ﷺ الكباثر - أنس بن مالک .. ۵۹۷۷  
 - ذکر شر الثلاثة عند عكرمة فقال - أيوب ..... ۵۹۶۶  
 - ذکر عبد الله بن عمرو عبد الله بن مسعود فقال  
 - مسروق ..... ۴۹۹۹  
 - ذکر عبد الله عند عبد الله بن عمرو - مسروق .. ۳۷۵۸  
 - ذکر عمر بن الخطاب - ابن عمر ..... ۲۹۰

- دعا رسول الله ﷺ على الأحزاب - عبد الله  
 ۶۳۹۲ ..... ابن أبي أوفى .....  
 - دعا رسول الله ﷺ على الأحزاب فقال:  
 اللهم منزل - عبد الله بن أبي أوفى ..... ۴۱۱۵  
 - دعا رسول الله ﷺ على الذين قتلوا - أنس  
 ابن مالک ..... ۲۸۱۴  
 - دعا رسول الله ﷺ يوم الأحزاب - عبد الله  
 ابن أبي أوفى ..... ۲۹۳۳  
 - دعا النبي ﷺ الأنصار - أنس بن مالک ..... ۳۷۹۴  
 - دعا النبي ﷺ الأنصار فقال: هل فيکم -  
 أنس بن مالک ..... ۳۵۲۸  
 - دعا النبي ﷺ الأنصار ليقطع - أنس بن  
 مالک ..... ۲۳۷۷  
 - دعا النبي ﷺ الأنصار ليكتب لهم - أنس بن  
 مالک ..... ۳۱۶۳  
 - دعا النبي ﷺ بقدح فيه ماء - أبو موسى ..... ۱۸۸  
 - دعا النبي ﷺ بماء فتوضأ به - أبو موسى .... ۶۳۸۳  
 - دعا النبي ﷺ على الذين قتلوا أصحابه -  
 أنس بن مالک ..... ۴۰۹۵  
 - دعا النبي ﷺ غلاماً - أنس بن مالک ..... ۲۲۸۱  
 - دعا النبي ﷺ فاطمة - عائشہ ..... ۳۶۲۵  
 - دعانا النبي ﷺ فبايعناه - عبادة بن الصامت .. ۷۰۵۵  
 - دعه فإن الحياء من الإيمان - عبد الله بن عمر  
 ..... ۲۴  
 - دعهم - عائشہ ..... ۹۸۸  
 - دعهم أمّاً بني أرفدة - عائشہ ..... ۳۵۳۰  
 - دعهم يا عمر - أبو هريرة ..... ۲۹۰۱  
 - دعهما - عائشہ ..... ۲۹۰۶  
 - دعهما فإني أدخلتهما طاهرتين - المغيرة بن  
 شعبة ..... ۲۰۶  
 - دعهما يا أبا بكر فإنها أيام عيد - عائشہ ..... ۹۸۷  
 - دعوني ما تركتكم فإنما أهلك من كان - أبو  
 هريرة ..... ۷۲۸۸  
 - دعوه فإن لصاحب الحق مقالاً - أبو هريرة .. ۲۳۰۶  
 - دعوه وأهریقوا علی بولہ ذنوباً من ماء - أبو



- الخدري ..... ۲۱۷۶  
 - الذهب بالورق ربا إلا هاء وهاء - عمر بن  
 الخطاب ..... ۲۱۳۴  
 - ذهب عبد الله بن الزبير مع أناس - عروة بن  
 الزبير ..... ۳۵۰۳  
 - ذهب علقمة إلى الشام - إبراهيم ..... ۳۷۴۳  
 - ذهب فرس له فأخذته العدو - ابن عمر ..... ۳۰۶۷  
 - ذهب المفطرون اليوم بالأجر - أنس بن  
 مالك ..... ۲۸۹۰  
 - ذهب النبي ﷺ لبعض حاجته - المغيرة بن  
 شعبة ..... ۴۴۲۱  
 - ذهبت أسب حسان عند عائشة - هشام عن  
 أبيه ..... ۴۱۴۵  
 - ذهبت إلى رسول الله ﷺ عام الفتح - أم  
 هانئ ..... ۲۸۰  
 - ذهبت إلى رسول الله ﷺ عام الفتح فوجدته  
 يغتسل - أم هانئ ..... ۳۵۷  
 - ذهبت أنا وأبو بكر وعمر - ابن عباس ..... ۳۶۸۵  
 - ذهبت بي خالتي إلى رسول الله ﷺ -  
 السائب بن يزيد ..... ۳۵۴۱  
 - ذهبت بي خالتي إلى النبي ﷺ - السائب بن  
 يزيد ..... ۱۹۰  
 - ذهبت لأنصر هذا الرجل - الأحنف بن قيس ..... ۶۸۷۵  
 - ذهبت مع عبيد بن عمير إلى عائشة - عطاء ... ۳۰۸۰  
 - ذهبتا لتلقى رسول الله ﷺ مع الصبيان -  
 السائب بن يزيد ..... ۳۰۸۳  
 - الذي تفته صلاة العصر كأنما - عبد الله بن  
 عمر ..... ۵۵۲  
 - الذي قتل خبيثاً هو أبو سروعة - جابر بن عبد  
 الله ..... ۴۰۸۷  
 - الذي يخنق نفسه يخنقها في النار - أبو هريرة ..... ۱۳۶۵  
 - الذي يشرب في إناء الفضة إنما يجرجر - أم  
 سلمة ..... ۵۶۳۴  
 - «الذين استجابوا لله والرسول» قالت لعروة  
 ذكر عند عائشة أن ابن عمر رفع - هشام عن  
 أبيه ..... ۳۹۷۸  
 ذكر عند عائشة أن النبي ﷺ أوصى - الأسود ..... ۴۴۵۹  
 ذكر عند النبي ﷺ رجل - عبد الله بن مسعود ..... ۱۱۴۴  
 ذكر عند النبي ﷺ رجل نام ليلة - عبد الله بن  
 مسعود ..... ۳۲۷۰  
 ذكر عندها ما يقطع الصلاة - عائشة ..... ۵۱۴  
 ذكر للنبي ﷺ امرأة من العرب - سهل بن  
 سعد ..... ۵۶۳۷  
 ذكر لي أن رسول الله ﷺ قال: بينا أنا - ابن  
 عباس ..... ۴۳۷۹  
 ذكر لي أن النبي ﷺ قال لمعاذ - أنس بن  
 مالك ..... ۱۲۹  
 ذكر المتلاعنان عند رسول الله ﷺ - ابن  
 عباس ..... ۵۳۱۶  
 ذكر المتلاعنان عند النبي ﷺ - ابن عباس .. ۶۸۵۶  
 ذكر النبي ﷺ قعد على بعيره - أبو بكر ..... ۶۷  
 ذكر النبي ﷺ النار فتحوذ منها - علي بن  
 حاتم ..... ۶۰۲۳  
 ذكر النبي ﷺ يوماً بين ظهري الناس  
 المسيح الدجال - عبد الله بن مسعود ..... ۳۴۳۹  
 ذكرت شيئاً من تبر - عقبة بن الحارث ..... ۸۵۱  
 ذكرت عند سعيد بن المسيب الشجرة -  
 طارق بن عبد الرحمن ..... ۴۱۶۵  
 ذكروا عند عائشة أن علياً كان وصياً -  
 الأسود بن يزيد ..... ۲۷۴۱  
 ذكروا النار - أنس بن مالك ..... ۶۰۳  
 ذكروا النار والنافوس - أنس بن مالك ..... ۳۴۵۷  
 ذلك عرق وليست بالحیضة - عائشة ..... ۳۲۰  
 ذلك عمله - خارجه بن زيد ..... ۷۰۰۴  
 ذهب أهل الهجرة بما فيها - مجاشع ..... ۴۳۰۵  
 الذهب بالذهب ربا إلا هاء وهاء - مالك بن  
 أوس ..... ۲۱۷۴  
 الذهب بالذهب مثلاً بمثل - أبو سعيد

۲۶۱۹	عمر	۴۰۷۷	- عائشة
	- رأى النبي ﷺ على عبد الرحمن - أنس بن مالك		- «الذين بدلوا» قال: هم والله كفار قريش -
۶۳۸۶	مالك	۳۹۷۷	ابن عباس
	- رأى النبي ﷺ نخامة في قبلة المسجد وهو يصلي - عبد الله بن عمر	۴۷۰۵	ابن عباس
۷۵۳	مالك		- «الذين يدعون يبتغون» قال: ناس من الجن
	- رأى النبي ﷺ النساء والصبيان - أنس بن مالك	۴۷۱۵	- عبد الله بن مسعود
۳۷۸۵	مالك		
۳۴۴۴	- رأى عيسى بن مريم رجلاً يسرق - أبو هريرة		
	- رأيت أبا بكر وحمل الحسن - عتبة بن الحارث	۷۰۴۴	- الرؤيا الحسنة من الله - أبو قتادة
۳۷۵۰	الحارث		- الرؤيا الحسنة من الرجل الصالح جزء -
	- رأيت أبا ذر وعليه حلة - المعرور بن سويد	۶۹۸۳	أنس بن مالك
۲۵۴۵	- رأيت ابن عمر أتى على رجل - زياد بن جبير	۶۹۸۴	- الرؤيا الصادقة من الله - أبو قتادة
۱۷۱۳	- رأيت ابن عمر يصلي إلى بعيره - نافع		- الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءاً -
۴۳۰	- رأيت أبي اشترى حجاجاً - عون	۶۹۸۹	أبو سعيد الخدري
۲۲۳۸	- رأيت أبي اشترى عبداً - عون بن أبي جحيفة	۳۲۹۲	- الرؤيا الصالحة من الله - أبو قتادة
۲۰۸۶	- رأيت أثر ضربة في ساق سلمة - يزيد بن أبي عبيد		- الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان
۴۲۰۶	- رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس - ابن عمر	۶۹۹۵	- أبو قتادة
۷۰۳۹	- رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس - سالم عن أبيه		- رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً -
۷۰۴۰	- رأيت بشمال النبي ﷺ ويمينه - سعد بن أبي وقاص	۶۹۸۸	أبو هريرة
۵۸۲۶	- رأيت جابر بن عبد الله يحلف بالله - محمد ابن المنكدر		- رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً -
۷۳۵۵	- رأيت جابر بن عبد الله يصلي في ثوب واحد - محمد بن المنكدر	۶۹۸۷	عبادة بن الصامت
۳۵۳	- رأيت جرير بن عبد الله بال - ابن الحارث		- الرؤيا من الله والحلم من الشيطان - أبو قتادة
۳۸۷	- رأيت جهنم يحطم بعضها بعضاً - عائشة	۵۷۴۷	قتادة
۴۶۲۴	- رأيت الذين يشتررون الطعام - سالم عن أبيه		- رأس الكفر نحو المشرق - أبو هريرة
۲۱۳۱	- رأيت رجلاً عند المقام يكبر في كل خفض ورفع - عكرمة	۳۳۰۱	- رأى حذيفة رجلاً لا يتم الركوع والسجود
۷۸۷	- رأيت رجلين أتياي - سمرة بن جندب	۷۹۱	قال - زيد بن وهب
۶۰۹۶	- رأيت رسول الله ﷺ إذا أعجله السير في السفر يؤخر صلاة - عبد الله بن عمر		- رأى رجلاً لا يتم ركوعه ولا سجوده -
۱۱۰۹		۳۸۹	حذيفة
		۳۲۳۳	- رأى رفرقاً أخضر سد - عبد الله بن مسعود
		۲۸۹۶	- رأى سعد أن له مقتلاً - مصعب بن سعد
			- رأى عمر بن الخطاب حلة سبراء - عبد الله ابن عمر
		۲۶۱۲	ابن عمر
		۵۹۸۱	- رأى عمر حلة سبراء - ابن عمر
			- رأى عمر حلة على رجل تباع - عبد الله بن

- ۳۵۶ ..... عمر بن ابی سلمہ .....  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ یوم أحد - سعد بن ابی  
 ۴۰۵۴ وقاص .....  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ یوم الأحزاب - البراء  
 ۲۸۳۷ ابن عازب .....  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ یوم الخندق - البراء بن  
 ۳۰۳۴ عازب .....  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ یوم فتح مکة - عبد اللہ  
 ۵۰۳۴ ابن مغفل .....  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ یوم الفتح - عبد اللہ بن  
 ۴۲۸۱ مغفل .....  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ یوماً علی باب حجرתי  
 ۴۵۴ - عائشة .....  
 - رأیت رفاعہ بن رافع - عبد اللہ بن شداد .....  
 ۴۰۱۴ - رأیت زید بن عمرو بن نفیل قائماً مستنداً -  
 ۳۸۲۸ أسماء .....  
 - رأیت السائب بن یزید ابن أربع وتسعين -  
 ۳۵۴۰ الجعد بن عبد الرحمن .....  
 - رأیت سالم بن عبد اللہ یتحری - موسیٰ بن  
 ۴۸۳ عقبہ .....  
 - رأیت سبعین من أهل الصفة - أبو هريرة .....  
 ۴۴۲ - رأیت عبد اللہ بن الزبیر یطوف بعد الفجر -  
 ۱۶۳۰ عبد العزیز بن رفیع .....  
 - رأیت عثمان رضي الله عنه توضأ - حمران ..  
 ۱۹۳۴ - رأیت علی أنس برنساً أصفر من خز -  
 ۵۸۰۲ سلیمان التیمی .....  
 - رأیت علی عهد النبي ﷺ كأن بيدي قطعة  
 ۱۱۵۶ إستیرق - ابن عمر .....  
 - رأیت علیہ برداً وعلی غلامه - المعرور بن  
 ۶۰۵۰ سويد .....  
 - رأیت عمر بن الخطاب قال: يا عبد الله -  
 ۱۳۹۲ عمرو بن میمون .....  
 - رأیت عمر بن الخطاب قبل أن یصاب -  
 ۳۷۰۰ عمرو بن میمون .....  
 - رأیت رسول الله ﷺ إذا أعجله السير في  
 السفر يؤخر المغرب - عبد الله بن عمر ..... ۱۰۹۱  
 - رأیت رسول الله ﷺ إذا قام من الصلاة رفع  
 يديه - عبد الله بن عمر ..... ۷۳۶  
 - رأیت رسول الله ﷺ بالأبطح فجاءه بلال  
 فأذنه بالصلاة - أبو جحيفة ..... ۶۳۳  
 - رأیت رسول الله ﷺ بفناء - ابن عمر ..... ۶۲۷۲  
 - رأیت رسول الله ﷺ حين يقدم مكة - سالم  
 عن أبيه ..... ۱۶۰۳  
 - رأیت رسول الله ﷺ في قبة حمراء بن آدم -  
 أبو جحيفة ..... ۳۷۶  
 - رأیت رسول الله ﷺ في المسجد - عباد بن  
 تميم عن عمه ..... ۶۲۸۷  
 - رأیت رسول الله ﷺ قال بإصبعيه - سهل بن  
 سعد ..... ۴۹۳۶  
 - رأیت رسول الله ﷺ مرّاً علی رجل من  
 الأنصار وهو يعظ أنجاه - عبد الله بن عمر ... ۲۴  
 - رأیت رسول الله ﷺ وحانت - أنس بن مالك  
 - رأیت رسول الله ﷺ وحانت صلاة العصر -  
 أنس بن مالك ..... ۱۶۹  
 - رأیت رسول الله ﷺ وما معه إلا خمسة -  
 عمار بن یاسر ..... ۳۶۶۰  
 - رأیت رسول الله ﷺ وهو علی راحلته - عامر  
 ابن ربيعة ..... ۱۰۹۷  
 - رأیت رسول الله ﷺ يأكل ذراعاً - عمرو بن  
 أمية ..... ۶۷۵  
 - رأیت رسول الله ﷺ يحتز من كتف - عمرو  
 ابن أمية ..... ۵۴۲۲  
 - رأیت رسول الله ﷺ يركب راحلته - ابن عمر  
 - رأیت رسول الله ﷺ يستلمه - ابن عمر ..... ۱۶۱۱  
 - رأیت رسول الله ﷺ يسجد في الماء والطين  
 - أبو سعيد الخدري ..... ۸۳۶  
 - رأیت رسول الله ﷺ بشير - ابن عمر ..... ۳۲۷۹  
 - رأیت رسول الله ﷺ بصلي في ثوب واحد -

۴۵۵	عائشة .....	۱۶۱۰	أسلم عن أبيه .....
۳۷۴۹	البراء بن عازب .....	۳۵۲۱	هريرة .....
۳۵۴۵	رأيت النبي ﷺ ورأيت بياضاً - أبو جحيفة ..		رأيت عمرو بن عامر الخزاعي يجر قصبه -
۳۵۴۳	رأيت النبي ﷺ وكان الحسن يشبهه - أبو جحيفة .....	۴۶۲۳	سعيد بن المسيب .....
۵۵۱۷	رأيت النبي ﷺ يأكل دجاجاً - أبو موسى الأشعري .....	۳۴۳۸	رأيت عيسى وموسى وإبراهيم - ابن عباس ..
۵۴۴۰	رأيت النبي ﷺ يأكل الرطب بالقثاء - عبدالله ابن جعفر .....	۳۸۴۹	رأيت في الجاهلية قروداً - عمرو بن ميمون ..
۲۹۲۳	رأيت النبي ﷺ يأكل من كتف - أمية الضمري .....	۴۰۸۱	رأيت في رؤياي أنني هزرت سيفاً - أبو موسى الأشعري .....
۳۵۳۰	رأيت النبي ﷺ يسترني - عائشة .....	۳۶۲۲	رأيت في المنام أنني أهاجر من مكة - أبو موسى الأشعري .....
۹۸۸	رأيت النبي ﷺ يسترني وأنا أنظر إلى الحبشة وهم يلعبون - عائشة .....		رأيت في المنام كأن في يدي سرقة من حرير - ابن عمر .....
۱۰۹۳	رأيت النبي ﷺ يصلي على راحلته - عامر بن ربيعة .....	۷۰۱۵	رأيت قدح النبي ﷺ عند أنس - عاصم الأحول .....
۴۳۰	رأيت النبي ﷺ يفعله - ابن عمر .....	۵۶۳۸	رأيت كأن امرأة سوداء نائرة الرأس - سالم عن أبيه .....
۵۰۴۷	رأيت النبي ﷺ يقرأ - عبدالله بن مغفل .....	۷۰۳۸	رأيت كأنني في روضة - عبدالله بن سلام .....
۲۰۵	رأيت النبي ﷺ يمسح على عمامته وخفيه - عمرو بن أمية .....	۷۰۱۴	رأيت ليلة أسري بي رجلاً - ابن عباس .....
۶۶۲۰	رأيت النبي ﷺ يوم الخندق - البراء بن عازب .....	۳۲۳۹	رأيت الليلة رجلين - سمرة بن جندب .....
۳۷۲۴	رأيت يد طلحة التي وقى بها النبي ﷺ - قيس ابن حازم .....	۲۰۸۵	رأيت الليلة رجلين أتياي - سمرة .....
۴۰۶۳	رأيت يد طلحة شلاء وقى بها - قيس .....	۳۲۳۶	رأيت مروان بن الحكم جالساً - سهل بن سعد .....
۵۸۵۱	رأيتك تصنع أربعاً لم أر أحداً - عبيد بن جريح .....	۲۸۳۲	رأيت الناس اجتمعوا فقام أبو بكر - سالم عن أبيه .....
۲۲۵	رأيتني أنا والنبي ﷺ تتماشى - حذيفة بن اليمان .....	۷۰۲۰	رأيت الناس مجتمعين في صعيد - عبدالله ابن مسعود .....
۳۶۷۹	رأيتني دخلت الجنة - جابر بن عبدالله .....	۳۶۳۳	رأيت النبي ﷺ أنني بمرفة - أنس بن مالك ..
۵۴۱۲	رأيتني سابع سبعة مع النبي ﷺ - قيس بن سعد .....	۵۴۳۷	رأيت النبي ﷺ افتتح التكبير في الصلاة فرفع يديه - عبدالله بن عمر .....
		۷۳۸	رأيت النبي ﷺ عند الجمرة - ابن عمرو .....
		۱۲۴	رأيت النبي ﷺ في غزوة أنمار - جابر بن عبدالله .....
		۴۱۴۰	عبدالله .....

- رأيتني مع النبي ﷺ بنيت بيدي - ابن عمر ... 6302  
 - رأيتني عبدًا يعني زوج بريرة - ابن عباس ..... 5280  
 - رب اغفر لي خطيئتي وجهلي - أبو موسى ... 6398  
 - رباط يوم في سبيل الله خير - سهل بن سعد .. 2892  
 - رجز - أو عذاب - عذب به بعض الأمم -  
 أسامة بن زيد ..... 6974  
 - رجعنا من العام القابل - ابن عمر ..... 2958  
 - رجعنا من غزوة تبوك - أنس بن مالك ..... 2838  
 - رجل جاهد بنفسه وماله - أبو سعيد الخدري 6494  
 - رجم النبي ﷺ فقلت: أقبل النور - عبد الله  
 ابن أبي أوفى ..... 6840  
 - رحم الله رجلًا سمحًا إذا باع - جابر بن عبد  
 الله ..... 2076  
 - رحم الله موسى قد أودى - عبد الله بن  
 مسعود ..... 4336  
 - رحم الله موسى لقد أودى بأكثر من هذا -  
 عبد الله بن مسعود ..... 6059  
 - الرحم شجنة فمن وصلها وصلته - عائشة ... 5989  
 - رحمة الله على موسى أودى بأكثر من هذا -  
 عبد الله بن مسعود ..... 6291  
 - رحمة الله على موسى لقد أودى - عبد الله بن  
 مسعود ..... 4335  
 - رحمة الله عليك أبا السائب - أم العلاء ..... 1243  
 - رحمه الله أذكرني كذا وكذا آية - عائشة ..... 2655  
 - رحمه الله لقد أذكرني كذا وكذا آية - عائشة . 6335  
 - رخص للحائض أن تنفر إذا حاضت - ابن  
 عباس ..... 329  
 - رخص لهما لحكة بهما - أنس بن مالك ..... 2922  
 - رخص النبي ﷺ - ابن عمر ..... 1743  
 - رخص النبي ﷺ أن تباع العرايا بخرصها -  
 زيد بن ثابت ..... 2380  
 - رخص النبي ﷺ في بيع العرايا بخرصها -  
 أبو هريرة ..... 2382  
 - رخص النبي ﷺ للزبير - أنس بن مالك ..... 5839  
 - رخص النبي ﷺ لعبدالرحمن بن عوف  
 والزبير بن العوام في حريز - أنس بن مالك . 2921  
 - رد رسول الله ﷺ على عثمان بن مظعون -  
 سعد بن أبي وقاص ..... 5073  
 - ردف رسول الله ﷺ فلما بلغ - أسامة بن  
 زيد ..... 1669  
 - رضاها صمتها - عائشة ..... 5137  
 - رفع يديه حتى رأيت بياض إبطيه - أنس بن  
 مالك ..... 6341  
 - رفعت إلى السدرة فإذا أربعة أنهار - أنس بن  
 مالك ..... 5610  
 - ركعتان لم يكن رسول الله ﷺ يدعهما -  
 عائشة ..... 592  
 - رمى عبد الله من بطن الوادي - عبد الرحمن  
 ابن يزيد ..... 1747  
 - رمي أبو عامر في ركبته - أبو موسى  
 الأشعري ..... 2884  
 - الرهن يُركب بنفته - أبو هريرة ..... 2511  
 - الروحة والغدوة في سبيل الله أفضل - سهل  
 ابن سعد ..... 2794  
 - رويدك يا أنجشة - أنس بن مالك ..... 6211  
 - رويدك يا أنجشة سوقك بالقوارير - أنس بن  
 مالك ..... 6210  
 - زادك الله - أبو بكر ..... 783  
 - زعم أبو عثمان أنه لم يبق - معتمر عن أبيه ... 4060  
 - الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق - أبو بكر ..... 4406  
 - الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله - أبو  
 بكر ..... 7447  
 - زوج معقل أخته - الحسن ..... 5330  
 - سنل ابن عباس أشهدت العبد مع النبي ﷺ -  
 عبد الرحمن بن عباس ..... 7325  
 - سنل ابن عباس عن قوله تعالى: «ومن يقتل»

- ۹۲ - سئل النبي ﷺ عن أشياء كرهها - أبو موسى
- ۶۵۹۷ - سئل النبي ﷺ عن أولاد المشركين - ابن عباس
- ۴۹۶۳ - سئل النبي ﷺ عن الحمر - أبو هريرة
- ۱۳۸۴ - سئل النبي ﷺ عن ذراري المشركين - أبو هريرة
- ۵۵۴۰ - سئل النبي ﷺ عن فأرة - ميمونة
- ۲۶۵۳ - سئل النبي عن الكبائر - أنس بن مالك
- ۲۴۲۸ - سئل النبي عن اللقطة - زيد بن خالد الجهني
- ۱۷۲۳ - سئل النبي ﷺ فقال: رميت بعد ما أمسيت - ابن عباس
- ۲۸۷۰ - سابق رسول الله ﷺ بين الخيل - ابن عمر
- ۷۳۳۶ - سابق النبي ﷺ بين الخيل - عبد الله بن مسعود
- ۳۶۲۶ - سارني النبي ﷺ فأخبرني - عائشة
- ۵۳۵۳ - الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد - أبو هريرة
- ۶۰۰۶ - الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد - صفوان بن سليم
- ۲۶۰۱ - سأعدو عليك إن شاء الله - جابر بن عبد الله
- ۴۲۷۹ - سافر رسول الله ﷺ في رمضان - ابن عباس
- ۴۲۵ - سأفعل إن شاء الله - عتيان بن مالك
- ۵۷۶۲ - سأل أناس رسول الله ﷺ عن الكهان - عائشة
- ۷۵۶۱ - سأل أناس النبي ﷺ عن الكهان - عائشة
- ۴۸۶۷ - سأل أهل مكة أن يريهم آية - أنس بن مالك
- ۳۰۴۲ - سأل رجل البراء فقال - أبو إسحاق
- ۳۹۷۰ - سأل رجل البراء رضي الله عنه فقال: يا أبا عمارة أوليستم يوم صنين؟ - أبو إسحاق
- ۳۶۶ - سأل رجل رسول الله ﷺ فقال ما يليس المحرم - ابن عمر
- ۴۷۲ - سأل رجل النبي ﷺ وهو على المنبر - ابن عمر
- ۴۷۲ - سئل رسول الله ﷺ حتى أحفوه المسألة -
- ۴۷۶۵ - ابن أبيزى
- ۶۲۹۹ - سئل ابن عباس مثل من أنت حين - سعيد بن حبيب
- ۶۷۳۶ - سئل أبو موسى عن ابنة وابنة ابن وأخت - هزيل بن شرحبيل
- ۲۹۹۹ - سئل أسامة بن زيد كان يحيى يقول - يحيى
- ۱۶۶۶ - سئل أسامة وأنا جالس - عروة بن الزبير
- ۱۹۴۰ - سئل أنس بن مالك: أكتنم تكروهون - ثابت البناني
- ۵۸۹۵ - سئل أنس عن خضاب النبي ﷺ - زيد بن ثابت
- ۵۰۴۶ - سئل أنس كيف كانت قراءة النبي ﷺ - قتادة
- ۵۸۶۹ - سئل أنس هل اتخذ النبي ﷺ خاتماً - حميد
- ۳۵۵۲ - سئل البراء أكان وجه النبي ﷺ مثل السيف - أبو إسحاق
- ۴۶۸۹ - سئل رسول الله ﷺ أي الناس أكرم - أبو هريرة
- ۷۲۹۱ - سئل رسول الله ﷺ عن أشياء - أبو موسى
- ۱۳۸۳ - سئل رسول الله ﷺ عن أولاد المشركين - ابن عباس
- ۵۵۸۵ - سئل رسول الله ﷺ عن البتع - عائشة
- ۶۵۹۸ - سئل رسول الله ﷺ عن ذراري - أبو هريرة
- ۱۸۴۲ - سئل رسول الله ﷺ ما يليس المحرم - سالم ابن عبد الله
- ۳۳۸۳ - سئل رسول الله ﷺ من أكرم الناس قال: أتفاهم لله - أبو هريرة
- ۶۷۰۵ - سئل عن رجل نذر أن لا يأتي عليه يوم - ابن عمر
- ۶۴۶۵ - سئل النبي ﷺ أي الأعمال أحب - عائشة
- ۱۵۱۹ - سئل النبي ﷺ أي الأعمال أفضل - قال: إيمان - أبو هريرة
- ۶۶۵۸ - سئل النبي ﷺ أي الناس خير - عبد الله بن مسعود
- ۱۷۲۱ - سئل النبي ﷺ عن حلق - ابن عباس

- ۴۹۷۶ ..... حیث  
 - سألت أبي بن كعب قلت - زرين حیث ..... ۴۹۷۷  
 - سألت أبي «قل هل ننبئكم» هم الحرورية -  
 ۴۷۲۸ ..... مصعب بن سعد  
 - سألت أم رومان - مسروق ..... ۳۳۸۸  
 - سألت أم المؤمنين عائشة كيف - علقمة ..... ۶۴۶۶  
 - سألت امرأة رسول الله ﷺ فقالت: يا رسول  
 الله! أرايت إحدانا - أسماء ..... ۳۰۷  
 - سألت امرأة النبي ﷺ فقالت: يا رسول الله!  
 إن ابنتي أصابتها الحصبة - أسماء ..... ۵۹۴۱  
 - سألت أمي بعض الموهبة - النعمان بن بشير ..... ۲۶۵۰  
 - سألت أنس بن مالك أخبرني - عبد العزيز  
 ابن رفيع ..... ۱۷۶۳  
 - سألت أنس بن مالك عن قراءة النبي ﷺ -  
 قتادة ..... ۵۰۴۵  
 - سألت أنس بن مالك عن الفتوت - عاصم  
 الأحوال ..... ۴۰۹۶  
 - سألت أنس بن مالك قلت أخبرني بشيء -  
 عبد العزيز بن رفيع ..... ۱۶۵۳  
 - سألت أنس بن مالك من جمع القرآن - قتادة ..... ۵۰۰۳  
 - سألت أنس بن مالك رضي الله عنه عن شعر  
 رسول الله ﷺ - قتادة ..... ۵۹۰۵  
 - سألت أنسا أخضب النبي ﷺ - محمد بن  
 سيرين ..... ۵۸۹۴  
 - سألت أنسا: أكان النبي ﷺ - سعيد أبو  
 مسلمة ..... ۵۸۵۰  
 - سألت أنسا عن الفتوت - عاصم ..... ۳۱۷۰  
 - سألت أنسا كم اعتمر النبي قال: أربع -  
 قتادة ..... ۱۷۷۸  
 - سألت أنسا هل خضب النبي ﷺ - قتادة ..... ۳۵۵۰  
 - سألت البراء بن عازب وزيد بن أرقم عن  
 الصرف - أبو المنهال ..... ۲۰۶۰  
 - سألت جابرًا أنهى النبي ﷺ عن صوم يوم  
 الجمعة؟ - محمد بن عباد ..... ۱۹۸۴  
 ۶۳۶۲ ..... أنس بن مالك  
 - سألت عائشة كيف كانت صلاة رسول الله ﷺ  
 - عائشة ..... ۱۱۴۷  
 - سألت عبد الله بن زيد عن وضوء النبي ﷺ -  
 عمرو بن أبي حسن ..... ۱۸۶  
 - سألت عمر بن الخطاب عن إِملاص المرأة -  
 المغيرة بن شعبة ..... ۷۳۱۷  
 - سألت النبي ﷺ عبد الرحمن بن عوف - أنس  
 ابن مالك ..... ۵۱۶۷  
 - سألت أبا سعيد الخدري رضي الله عنه  
 قلت: هل سمعت رسول الله ﷺ يذكر ليلة  
 القدر؟ - أبو سلمة بن عبد الرحمن ..... ۲۰۳۶  
 - سألت أبا سلمة أي القرآن أنزل أول - يحيى  
 ابن أبي كثير ..... ۴۹۲۴  
 - سألت أبا سلمة بن عبد الرحمن عن أول ما  
 نزل - يحيى بن أبي كثير ..... ۴۹۲۲  
 - سألت أبا المنهال عن الصرف - سليمان بن  
 أبي مسلم ..... ۲۴۹۷  
 - سألت أبا وائل شهدت صفين - الأعمش ... ۳۱۸۱  
 - سألت ابن عباس عن الباقق - أبو الجويرية . ۵۵۹۸  
 - سألت ابن عباس عن السلم - أبو البخترى  
 الطائي ..... ۲۲۴۶  
 - سألت ابن عباس عن قوله تعالى: «فجزاؤه  
 جهنم» - سعيد بن جبیر ..... ۴۷۶۴  
 - سألت ابن عباس عن المتعة - أبو حمزة ..... ۱۶۸۸  
 - سألت ابن عباس ما معنى قوله: لا يببحن  
 حاضر لبأد؟ - طاوس ..... ۲۱۶۳  
 - سألت ابن عمر عن السلم - أبو البخترى ... ۲۲۴۷  
 - سألت ابن عمر عن المتلاعنين فقال - سعيد  
 ابن جبیر ..... ۵۳۱۲  
 - سألت ابن عمر متى أرمي الجمار؟ - وبرة .. ۱۷۴۶  
 - سألت ابن عمرو بن العاص أخبرني بأشد -  
 عروة بن الزبير ..... ۳۸۵۶  
 - سألت أبي بن كعب عن الموعودتين - زر بن

- الزبير ..... ۱۶۴۳
- سألت عائشة كيف صلاة النبي ﷺ - عائشة . ۱۱۴۶
- سألت عائشة ما كان النبي ﷺ يصنع في البيت؟ - الأسود بن يزيد ..... ۵۳۶۳
- سألت عائشة ما كان يصنع النبي ﷺ - الأسود ..... ۶۰۳۹
- سألت عبد الله بن أبي أوفى رضي الله عنهما أوصى - طلحة ..... ۴۴۶۰
- سألت عبد الله بن أبي أوفى هل رجم - الشعبي ..... ۶۸۱۳
- سألت عبد الله بن أبي أوفى هل كان - طلحة ابن مصرف ..... ۲۷۴۰
- سألت عبد الله بن عباس عن رؤيا - عبيد الله ابن عبد الله ..... ۷۰۳۳
- سألت عبد الله بن عمرو عن أشد ما صنع - عروة بن الزبير ..... ۳۶۷۸
- سألت عليًا هل عندكم شيء ما ليس في القرآن - أبو جحيفة ..... ۶۹۰۳
- سألت عليًا هل عندكم شيء مما ليس في القرآن - أبو جحيفة ..... ۶۹۱۵
- سألت مجاهدًا عن السجدة في ص قال: - العوام ..... ۴۸۰۶
- سألت مسروقًا من آذن - عبد الرحمن ..... ۳۸۵۹
- سألت النبي ﷺ: أي الذنب أعظم عند الله؟ - عبد الله بن مسعود ..... ۴۴۷۷
- سألت النبي ﷺ عن صلاة الرجل وهو قاعد - عمران بن حصين ..... ۱۱۱۶
- سألت النبي ﷺ أي العمل أحب - عبد الله ابن مسعود ..... ۵۹۷۰
- سألت النبي ﷺ أي العمل أحب إلى الله - عبد الله بن مسعود ..... ۵۲۷
- سألت النبي ﷺ أي العمل أفضل - أبو ذر الغفاري ..... ۲۵۱۸
- سألت النبي ﷺ عن الثفات الرجل - عائشة . ۳۲۹۱
- سألت رسول الله ﷺ أي الذنب - عبد الله بن مسعود ..... ۴۷۶۱
- سألت رسول الله ﷺ عن الالتفات في الصلاة فقال: هو - عائشة ..... ۷۵۱
- سألت رسول الله ﷺ عن صلاة الرجل قاعدًا - عمران بن حصين ..... ۱۱۱۵
- سألت رسول الله ﷺ عن الطاعون - عائشة . ۳۴۷۴
- سألت رسول الله ﷺ عن المعراض - عدي ابن حاتم ..... ۵۴۷۶
- سألت رسول الله ﷺ فأعطاني - حكيم بن حزام ..... ۱۴۷۲
- سألت رسول الله ﷺ فقلت - عدي بن حاتم ..... ۵۴۸۷
- سألت رسول الله ﷺ: قلت - عبد الله بن مسعود ..... ۲۷۸۲
- سألت رسول الله ﷺ قلت: إنا قوم نصيد بهذه الكلاب - عدي بن حاتم ..... ۵۴۸۳
- سألت رسول الله ﷺ فأعطاني - حكيم بن حزام ..... ۲۷۵۰
- سألت زر بن حبیش عن قول الله تعالى: «فكان قاب قوسين» - أبو إسحاق الشيباني ..... ۳۲۳۲
- سألت زيد بن أرقم رضي الله عنه: كم غزوت مع رسول الله ﷺ؟ - أبو إسحاق .. ۴۴۷۱
- سألت عائذ بن عمرو هل ينقض الوتر؟ - أبو جمرة ..... ۴۱۷۶
- سألت عائشة أكان النبي يرقد وهو جنب - أبو سلمة ..... ۲۸۶
- سألت عائشة أي العمل كان أحب - مسروق ..... ۶۴۶۱
- سألت عائشة رضي الله عنها أي العمل كان أحب - عائشة ..... ۱۱۳۲
- سألت عائشة رضي الله عنها عن صلاة الليل - عائشة ..... ۱۱۳۹
- سألت عائشة عن الخيرة فقالت خيرنا - مسروق ..... ۵۲۶۳
- سألت عائشة عن الرقية من الحمة - الأسود ..... ۵۷۴۱
- سألت عائشة فقلت لها أ رأيت - عروة بن



- سألت النبي ﷺ عن الجدر - عائشة ..... ۱۵۸۴  
 - سألت النبي ﷺ عن صيد المعراض - عدي ..... ۵۴۷۵  
 ابن حاتم .....  
 - سألت النبي ﷺ عن قوله تعالى: «والشمس تجري» - أبو ذر ..... ۴۸۰۳  
 - سألت النبي ﷺ فأعطاني - حكيم بن حزام ..... ۶۴۴۱  
 - سألت النبي ﷺ قلت: أرسل - عدي بن حاتم ..... ۷۳۹۷  
 - سألتها عن قوله تعالى: «إنا أعطيناك» - أبو عبيدة بن عبد الله ..... ۴۹۶۵  
 - سألتنا ابن عمر أيقع الرجل على امرأته - عمرو بن دينار ..... ۱۶۲۳  
 - سألتنا ابن عمر عن رجل طاف بالبيت - عمرو بن دينار ..... ۱۶۴۵  
 - سألتنا حذيفة عن رجل قريب السم والهدى - عبد الرحمن بن يزيد ..... ۳۷۶۲  
 - سألتني ابن عمر عن بعض شأنه - أسلم ..... ۳۶۸۷  
 - سألتني يهودي من أهل الحيرة - سعيد بن جبير ..... ۲۶۸۴  
 - سألتنا سهل بن سعد رضي الله عنه: بأي شيء دووي جرح - أبو حازم ..... ۳۰۳۷  
 - سألتنا النبي ﷺ حتى أحفوه بالمسألة - أنس ابن مالك ..... ۷۰۸۹  
 - سباب المسلم فسوق - عبد الله بن مسعود ..... ۴۸  
 - سبحان الله ماذا - أم سلمة ..... ۱۱۵  
 - سبحان الله ماذا أنزل الليلة من الفتنة - أم سلمة ..... ۱۱۲۶  
 - سبحانك ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي - عائشة ..... ۴۹۶۷  
 - سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي - عائشة ..... ۴۹۶۸  
 - سبع وتسع وإحدى عشرة - عائشة ..... ۱۱۳۹  
 - سبعة يظلهم الله تعالى في ظله - أبو هريرة ..... ۱۴۲۳  
 - سبعة يظلهم الله في ظله - أبو هريرة ..... ۶۴۷۹
- سبعة يظلهم الله في ظله لا ظل إلا ظله - أبو هريرة ..... ۶۶۰  
 - سبعة يظلهم الله يوم القيامة - أبو هريرة ..... ۶۸۰۶  
 - سبى النبي ﷺ صفية - أنس بن مالك ..... ۴۲۰۱  
 - سترت النبي ﷺ وهو يغتسل من الجنابة - ميمونة ..... ۲۸۱  
 - ستكون أثرة وأمور تنكرونها - عبد الله بن مسعود ..... ۳۶۰۳  
 - ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم - أبو هريرة ..... ۲۳۶۶  
 - سجد النبي ﷺ بالنجم - ابن عباس ..... ۴۸۶۲  
 - سحر رسول الله ﷺ رجل - عائشة ..... ۵۷۶۳  
 - سحر النبي ﷺ - عائشة ..... ۳۲۶۸  
 - سُحِرَ النبي ﷺ حتى أنه يتخيل إليه - عائشة .. ۵۷۶۶  
 - سدوا وقاربوا وأبشروا - عائشة ..... ۶۴۶۷  
 - سدوا وقاربوا واعلموا - عائشة ..... ۶۴۶۴  
 - سرنا مع رسول الله ﷺ وهو صائم - عبد الله ابن أبي أوفى ..... ۱۹۵۶  
 - سرنا مع النبي ﷺ ليلة - أبو قتادة ..... ۵۹۵  
 - سعى النبي ﷺ ثلاثة أشواط - ابن عمر ..... ۱۶۰۴  
 - السفر قطعة من العذاب - أبو هريرة ..... ۱۸۰۴  
 - سقط رسول الله - أنس بن مالك ..... ۸۰۵  
 - سقطت قلادة لي بالبيداء - عائشة ..... ۴۶۰۸  
 - سقيت رسول الله ﷺ من زمزم - ابن عباس .. ۱۶۳۷  
 - سلمت على رسول الله ﷺ - كعب بن مالك ..... ۳۵۵۶  
 - سلوني عما شئتم - أبو موسى ..... ۹۲  
 - سلوني فقام رجل فقال: - أبو موسى ..... ۷۲۹۱  
 - سلوه لأي شيء يصنع ذلك؟ - عائشة ..... ۷۳۷۵  
 - سم ابنك عبد الرحمن - جابر بن عبد الله .... ۶۱۸۶  
 - سم الله وكل مما يليك - وهب بن كيسان .... ۵۳۷۸  
 - سمع أبا سعيد يحدث أنه كان غائباً فقدم - ابن خباب ..... ۵۵۶۸  
 - سمع الله لمن حمده - عائشة ..... ۱۰۶۵  
 - سمع الله لمن حمده - أبو هريرة ..... ۷۸۹

- ۳۸۴۰ - سمعت أبي يقول في الجاهلية - ابن عباس ..
- ۴۵۹۸ - سمعت الله لمن حمده ثم قال - أبو هريرة ..
- ۵۰۳۸ - سمع رسول الله ﷺ رجلاً يقرأ - عائشة ..
- ۲۷۰۵ - سمع رسول الله ﷺ صوت خصوم بالباب - عائشة ..
- ۳۹۱۷ - سمعت البراء يحدث قال: - أبو إسحاق ....
- ۴۴۸۰ - سمع عبد الله بن سلام بقدم النبي ﷺ - أنس بن مالك ..
- ۱۷۵۰ - سمعت الأعمش ..
- ۷۳۶۱ - سمعت خباباً قال جنت العاص بن وائل - ابن عبد الرحمن ..
- ۴۷۳۲ - مسروق ..
- ۶۴۳۰ - سمعت خباباً وقد اکتوى يومئذ سبعاً - قيس ..
- ۲۴۱۰ - سمعت رجلاً قرأ آية - عبد الله بن مسعود ....
- ۷۶۵ - سمعت رسول الله ﷺ قرأ في المغرب بالطور - مطعم بن عدي ..
- ۸۳۳ - سمعت رسول الله ﷺ يستعبد في صلاته من فتنة الدجال - عائشة ..
- ۴۸۱۲ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: يقبض الله الأرض - أبو هريرة ..
- ۴۸۹۶ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن لي أسماء - جبير بن مطعم ..
- ۳۴۳۱ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: ما من بني آدم - أبو هريرة ..
- ۲۷۸۷ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: مهل أهل المدينة - سالم عن أبيه ..
- ۱۳۲۴ - سمعت رسول الله ﷺ يقول - عائشة ..
- ۵۶۲۶ - سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن اختناث - أبو سعيد الخدري ..
- ۵۹۲۰ - سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن القرع - ابن عمر ..
- ۵۹۱۵ - سمعت رسول الله ﷺ بهل ملبداً - ابن عمر ..
- ۱۵۴۰ - سمعت رسول الله ﷺ بهل ملبداً - سالم عن أبيه ..
- ۳۲۰۳ - سمع الله لمن حمده - عائشة ..
- ۴۵۹۸ - سمعت الله لمن حمده ثم قال - أبو هريرة ..
- ۵۰۳۸ - سمع رسول الله ﷺ رجلاً يقرأ - عائشة ..
- ۲۷۰۵ - سمع رسول الله ﷺ صوت خصوم بالباب - عائشة ..
- ۳۹۱۷ - سمعت البراء يحدث قال: - أبو إسحاق ....
- ۴۴۸۰ - سمع عبد الله بن سلام بقدم النبي ﷺ - أنس بن مالك ..
- ۱۷۵۰ - سمعت الأعمش ..
- ۷۳۶۱ - سمعت خباباً قال جنت العاص بن وائل - ابن عبد الرحمن ..
- ۴۷۳۲ - مسروق ..
- ۶۴۳۰ - سمعت خباباً وقد اکتوى يومئذ سبعاً - قيس ..
- ۲۴۱۰ - سمعت رجلاً قرأ آية - عبد الله بن مسعود ....
- ۷۶۵ - سمعت رسول الله ﷺ قرأ في المغرب بالطور - مطعم بن عدي ..
- ۸۳۳ - سمعت رسول الله ﷺ يستعبد في صلاته من فتنة الدجال - عائشة ..
- ۴۸۱۲ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: يقبض الله الأرض - أبو هريرة ..
- ۴۸۹۶ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن لي أسماء - جبير بن مطعم ..
- ۳۴۳۱ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: ما من بني آدم - أبو هريرة ..
- ۲۷۸۷ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: مهل أهل المدينة - سالم عن أبيه ..
- ۱۳۲۴ - سمعت رسول الله ﷺ يقول - عائشة ..
- ۵۶۲۶ - سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن اختناث - أبو سعيد الخدري ..
- ۵۹۲۰ - سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن القرع - ابن عمر ..
- ۵۹۱۵ - سمعت رسول الله ﷺ بهل ملبداً - ابن عمر ..
- ۱۵۴۰ - سمعت رسول الله ﷺ بهل ملبداً - سالم عن أبيه ..
- ۳۲۰۳ - سمع الله لمن حمده - عائشة ..
- ۴۵۹۸ - سمعت الله لمن حمده ثم قال - أبو هريرة ..
- ۵۰۳۸ - سمع رسول الله ﷺ رجلاً يقرأ - عائشة ..
- ۲۷۰۵ - سمع رسول الله ﷺ صوت خصوم بالباب - عائشة ..
- ۳۹۱۷ - سمعت البراء يحدث قال: - أبو إسحاق ....
- ۴۴۸۰ - سمع عبد الله بن سلام بقدم النبي ﷺ - أنس بن مالك ..
- ۱۷۵۰ - سمعت الأعمش ..
- ۷۳۶۱ - سمعت خباباً قال جنت العاص بن وائل - ابن عبد الرحمن ..
- ۴۷۳۲ - مسروق ..
- ۶۴۳۰ - سمعت خباباً وقد اکتوى يومئذ سبعاً - قيس ..
- ۲۴۱۰ - سمعت رجلاً قرأ آية - عبد الله بن مسعود ....
- ۷۶۵ - سمعت رسول الله ﷺ قرأ في المغرب بالطور - مطعم بن عدي ..
- ۸۳۳ - سمعت رسول الله ﷺ يستعبد في صلاته من فتنة الدجال - عائشة ..
- ۴۸۱۲ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: يقبض الله الأرض - أبو هريرة ..
- ۴۸۹۶ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن لي أسماء - جبير بن مطعم ..
- ۳۴۳۱ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: ما من بني آدم - أبو هريرة ..
- ۲۷۸۷ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: مهل أهل المدينة - سالم عن أبيه ..
- ۱۳۲۴ - سمعت رسول الله ﷺ يقول - عائشة ..
- ۵۶۲۶ - سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن اختناث - أبو سعيد الخدري ..
- ۵۹۲۰ - سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن القرع - ابن عمر ..
- ۵۹۱۵ - سمعت رسول الله ﷺ بهل ملبداً - ابن عمر ..
- ۱۵۴۰ - سمعت رسول الله ﷺ بهل ملبداً - سالم عن أبيه ..
- ۳۲۰۳ - سمع الله لمن حمده - عائشة ..
- ۴۵۹۸ - سمعت الله لمن حمده ثم قال - أبو هريرة ..
- ۵۰۳۸ - سمع رسول الله ﷺ رجلاً يقرأ - عائشة ..
- ۲۷۰۵ - سمع رسول الله ﷺ صوت خصوم بالباب - عائشة ..
- ۳۹۱۷ - سمعت البراء يحدث قال: - أبو إسحاق ....
- ۴۴۸۰ - سمع عبد الله بن سلام بقدم النبي ﷺ - أنس بن مالك ..
- ۱۷۵۰ - سمعت الأعمش ..
- ۷۳۶۱ - سمعت خباباً قال جنت العاص بن وائل - ابن عبد الرحمن ..
- ۴۷۳۲ - مسروق ..
- ۶۴۳۰ - سمعت خباباً وقد اکتوى يومئذ سبعاً - قيس ..
- ۲۴۱۰ - سمعت رجلاً قرأ آية - عبد الله بن مسعود ....
- ۷۶۵ - سمعت رسول الله ﷺ قرأ في المغرب بالطور - مطعم بن عدي ..
- ۸۳۳ - سمعت رسول الله ﷺ يستعبد في صلاته من فتنة الدجال - عائشة ..
- ۴۸۱۲ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: يقبض الله الأرض - أبو هريرة ..
- ۴۸۹۶ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن لي أسماء - جبير بن مطعم ..
- ۳۴۳۱ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: ما من بني آدم - أبو هريرة ..
- ۲۷۸۷ - سمعت رسول الله ﷺ يقول: مهل أهل المدينة - سالم عن أبيه ..
- ۱۳۲۴ - سمعت رسول الله ﷺ يقول - عائشة ..
- ۵۶۲۶ - سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن اختناث - أبو سعيد الخدري ..
- ۵۹۲۰ - سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن القرع - ابن عمر ..
- ۵۹۱۵ - سمعت رسول الله ﷺ بهل ملبداً - ابن عمر ..
- ۱۵۴۰ - سمعت رسول الله ﷺ بهل ملبداً - سالم عن أبيه ..

- ۴۳۲۶ - سمعت سعدا وهو أول من - أبو عثمان ..... ۴۳۲۶
- سمعت سعيد بن زيد يقول للقوم: لو رأيتني
- قيس ..... ۳۸۶۷
- سمعت عائشة تقرأ «إذ تلقونه» - ابن أبي
- ملیكة ..... ۴۷۵۲
- سمعت عائشة تقول خرجنا مع رسول الله ﷺ
- عمرة بنت عبد الرحمن ..... ۱۷۰۹
- سمعت العباس يقول للزبير - نافع بن جبير . ۲۹۷۶
- سمعت عبد الله بن مغفل في البول في
- المغسل - عقبه بن صهبان ..... ۴۸۴۲
- سمعت عمر بن الخطاب فلنا أوصنا -
- جويرية بن قدامة ..... ۳۱۶۲
- سمعت عمر على منبر النبي ﷺ يقول أما
- بعد! أيها الناس - ابن عمر ..... ۴۶۱۹
- سمعت عمر يقول: قام فينا النبي ﷺ مقاما -
- طارق بن شهاب ..... ۳۱۹۲
- سمعت عمر يقول حملت على فرس - زيد
- ابن أسلم عن أبيه ..... ۱۴۹۰
- سمعت عمر يقول: قاتل الله فلانا - ابن
- عباس ..... ۳۴۶۰
- سمعت عمر يقول: كان رسول الله ﷺ
- يعطيني العطاء - ابن عمر ..... ۱۴۷۳
- سمعت كعب بن مالك حين تخلف - عبد الله
- ابن كعب ..... ۴۶۷۳
- سمعت كعب بن مالك في حديثه - عبد الله
- ابن كعب ..... ۴۶۷۶
- سمعت كعب بن مالك وهو أحد الثلاثة -
- عبد الله بن كعب ..... ۴۶۷۷
- سمعت كعب بن مالك يحدث - عبد الله بن
- كعب ..... ۴۶۷۸
- سمعت كعب بن مالك يقول: لم أتخلف -
- عبد الله بن كعب ..... ۳۹۵۱
- سمعت من ابن مسعود يقول في بني إسرائيل
- عبد الرحمن بن يزيد ..... ۴۹۹۴
- ۵۵۷۷ - سمعت من رسول الله ﷺ حديثاً - أنس بن
- مالك ..... ۵۵۷۷
- سمعت النبي ﷺ بوادي العقيق يقول: أتاني
- عمر بن الخطاب ..... ۱۵۳۴
- سمعت النبي ﷺ على المنبر - أبو بكره ..... ۳۷۴۶
- سمعت النبي ﷺ - وذكر الذي عقر الناقة -
- عبد الله بن زمعة ..... ۳۳۷۷
- سمعت النبي ﷺ وهو مستدلي - عائشة ... ۵۶۷۴
- سمعت النبي ﷺ يأمر فيمن زنى - زيد بن
- خالد ..... ۶۸۳۱
- سمعت النبي ﷺ يتعوذ - أم خالد بنت خالد
- سمعت النبي ﷺ يخطب بعرفات - ابن
- عباس ..... ۱۷۴۰
- سمعت النبي ﷺ يخطب بعرفات: من لم
- يجد النعلين - ابن عباس ..... ۱۸۴۱
- سمعت النبي ﷺ يخطب على المنبر - سالم
- عن أبيه ..... ۹۱۹
- سمعت النبي ﷺ يخطب فقال: إن أول ما -
- البراء بن عازب ..... ۵۵۶۰
- سمعت النبي ﷺ يقرأ في المغرب - أم
- الفضل بنت الحارث ..... ۴۴۲۹
- سمعت النبي ﷺ يقرأ في المغرب - جبير ... ۳۰۵۰
- سمعت النبي ﷺ يقرأ على المنبر - يعلى بن
- أمية ..... ۴۸۱۹
- سمعت النبي ﷺ يقرأ على المنبر «ونادوا يا
- مال» - يعلى بن أمية ..... ۳۲۳۰
- سمعت النبي ﷺ يقرأ في العشاء - البراء
- ابن عازب ..... ۷۵۴۶
- سمعت النبي ﷺ يقرأ «والتين والزيتون» في
- العشاء - البراء بن عازب ..... ۷۶۹
- سمعت النبي ﷺ يقرأ «فهل من مذكر» - عبد
- الله بن مسعود ..... ۳۳۴۵
- سمعت النبي ﷺ يقول إذا زنت أمة - أبو
- هريرة ..... ۲۲۳۴

- سيد الاستغفار أن يقول: اللهم أنت ربي -  
شداد بن أوس ..... ٦٣٠٦  
- سيد الاستغفار اللهم أنت ربي - شداد بن  
أوس ..... ٦٣٢٣

## ش

- شاتك شاة لحم - البراء بن عازب ..... ٥٥٥٦  
- شاهداك أو يمينه - عبد الله بن مسعود ..... ٢٦٦٩  
- شيك النبي ﷺ أصابعه - عبد الله بن عمر ..... ٤٧٨  
- شخص بصير النبي ﷺ ثم قال: في الرفيق  
الأعلى - عائشة ..... ٣٦٦٩  
- شر الطعام طعام الوليمة يُدعى لها - أبو  
هريرة ..... ٥١٧٧  
- شرب النبي ﷺ قائماً من زمزم - ابن عباس ..... ٥٦١٧  
- الشرك بالله وقتل النفس - أنس بن مالك ..... ٥٩٧٧  
- الشفاء في ثلاث شربة عسل وشرطة - ابن  
عباس ..... ٥٦٨٠  
- الشفاء في ثلاث في شرطة محجم أو - ابن  
عباس ..... ٥٦٨١  
- شك الناس في صيام رسول الله ﷺ - أم  
الفضل ..... ٥٦٠٤  
- شك الناس يوم عرفة في صوم النبي - أم  
الفضل ..... ١٦٥٨  
- شكأ أهل الكوفة سعدا - جابر بن سمرة ..... ٧٥٥  
- شكوت إلى رسول الله ﷺ أنني أشتكي - أم  
سلمة ..... ٤٦٤  
- شكونا إلى رسول الله ﷺ - خباب بن الأرت ..... ٣٦١٢  
- شكونا إلى رسول الله ﷺ وهو متوسد -  
خباب بن الأرت ..... ٦٩٤٣  
- شكى إلى النبي ﷺ الرجل يجد - عباد بن  
تميم عن عمه ..... ٢٠٥٦  
- الشؤم في المرأة والدار والفرس - ابن عمر ..... ٥٠٩٣  
- الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد -  
أبو مسعود ..... ١٠٥٧  
- الشمس والقمر مكوران - أبو هريرة ..... ٣٢٠٠

- سمعت النبي ﷺ يقول: ألا أخيركم -  
حارثة بن وهب ..... ٤٩١٨  
- سمعت النبي ﷺ يقول خلف الصلاة -  
المغيرة بن شعبة ..... ٦٦١٥  
- سمعت النبي ﷺ يقول: خير نسائها مريم -  
علي بن أبي طالب ..... ٣٤٣٢  
- سمعت النبي ﷺ يقول عليكم بهذا - أم قيس  
بنت محصن ..... ٥٦٩٢  
- سمعت النبي ﷺ يقول: يأتي في آخر - علي  
ابن أبي طالب ..... ٥٠٥٧  
- سمعت النبي ﷺ ينهى عن الصلاة عند طلوع  
الشمس - عبد الله بن مسعود ..... ١٦٢٩  
- سمعت هشام بن حكيم يقرأ - عمر بن  
الخطاب ..... ٢٤١٩  
- سما الله عليه وكلوه - عائشة ..... ٢٠٥٧  
- سماوا باسمي ولا تكتنوا - أنس بن مالك ..... ٣٥٣٧  
- سماوا باسمي ولا تكتنوا بكنتي - أبو هريرة ..... ٣٥٣٩  
- سماوا باسمي ولا تكتنوا بكنتي - جابر بن  
عبد الله ..... ٦١٩٦  
- سماوا باسمي ولا تكتنوا بكنتي - أبو هريرة ..  
سماوا باسمي ولا تكتنوا بكنتي - جابر بن  
عبد الله ..... ٣١١٤  
- سماوا عليه أتم وكلوه - عائشة ..... ٥٥٠٧  
- سمى النبي ﷺ الحرب خدعة - أبو هريرة ... ٣٠٢٩  
- سناه سناه - أم خالد ..... ٣٨٧٤  
- السنة إذا تزوج البكر أقام - أنس بن مالك ... ٥٢١٣  
- سنغدو عليك - جابر بن عبد الله ..... ٢٣٩٥  
- سَنَّة سَنَة - أم خالد ..... ٣٠٧١  
- سنه سنه قال عبد الله وهي بالحبيشية حسنة -  
أم خالد بنت خالد ..... ٥٩٩٣  
- سوا صوفوكم فإن نسوية الصوف - أنس  
ابن مالك ..... ٧٢٣  
- سيخرج قوم في آخر الزمان - علي بن أبي  
طالب ..... ٦٩٣٠

- ۱۹۰۷ ..... الشهر تسع وعشرون ليلة - ابن عمر ..... ۳۸۹۰ - شهد بي خالاي العقبة - جابر بن عبد الله ....
- ۱۹۰۸ ..... الشهر هكذا وهكذا - ابن عمر ..... ۳۴۲ - شهد عمر فقال له عمار - عبد الرحمن بن
- ۵۳۰۲ ..... ابن عمر ..... ۶۶۰۶ - شهد نافع مع رسول الله ﷺ خير - أبو هريرة
- ۱۹۱۲ ..... شهران لا يتقصان - أبو بكره ..... ۶۵۳ - الشهداء خمسة - أبو هريرة .....
- ص ..... ۷۲۰ - الشهداء: العرق والمبطون - أبو هريرة .....
- ص ..... ۷۱۵۲ - شهدت صفوان وجندبا وأصحابه - طريف
- ۱۰۶۹ ..... عباس ..... ۷۱۵۲ - أبو تميمة .....
- صارت الأوثان التي كانت في قوم نوح - ۴۸۹۵ - ابن عباس .....
- ۴۹۲۰ ..... ابن عباس ..... ۱۵۶۳ - شهدت عثمان وعليًا - مروان بن الحكم ....
- صالح النبي المشركين يوم الحديبية - البراء ..... ۱۵۶۳ - شهدت عمر صلى بجمع الصبح - عمرو بن
- ابن عازب ..... ۲۷۰۰ ..... ۱۶۸۴ - ميمون .....
- صام رسول الله ﷺ حتى إذا - ابن عباس .... ۴۲۷۵ ..... ۱۶۸۴ - شهدت العيد مع رسول الله ﷺ - عبد الله بن
- صام النبي ﷺ عاشوراء - ابن عمر ..... ۱۸۹۲ ..... ۹۶۲ - عباس .....
- صابت للنبي ﷺ غسلًا فأفرغ يمينه على ..... ۵۸۸۰ - شهدت العيد مع النبي ﷺ - ابن عباس .....
- يساره - ميمونة ..... ۲۵۹ ..... ۹۷۹ - شهدت الفطر - عبد الله بن عباس .....
- صبح أناس غداة أحد الخمر - جابر بن عبد ..... ۴۶۱۸ ..... ۷۱۶۵ - سهل بن سعد .....
- الله ..... ۴۶۱۸ ..... ۷۱۶۵ - سهل بن سعد .....
- صبح رسول الله ﷺ خير بكرة - أنس بن ..... ۳۶۴۷ ..... ۶۸۵۴ - شهدنا من المتلاعنين وأنا ابن خمسة عشرة -
- مالك ..... ۳۶۴۷ ..... ۶۸۵۴ - سهل بن سعد .....
- صبح النبي ﷺ خير - أنس بن مالك ..... ۲۹۹۱ ..... ۳۹۵۲ - شهدنا من المقداد بن الأسود مشهدًا - عبد
- صبحت عبد الرحمن بن عوف وطلحة - ..... ۳۹۵۲ ..... ۳۹۵۲ - الله بن مسعود .....
- السائب بن يزيد ..... ۴۰۶۲ ..... ۳۹۵۲ - شهدت النبي ﷺ صلى يوم عيد - جندب بن
- صبحنا خير بكرة - أنس بن مالك ..... ۴۱۹۸ ..... ۶۶۷۴ - عبد الله .....
- الصبر عند الصدمة الأولى - أنس بن مالك ..... ۱۳۰۲ ..... ۶۶۷۴ - شهدت النبي ﷺ يوم النحر - جندب بن
- صحب جريز بن عبد الله فكان يخدمني - ..... ۲۸۸۸ ..... ۵۵۶۲ - سفيان .....
- أنس بن مالك ..... ۲۸۸۸ ..... ۵۵۶۲ - شهدنا العيد مع عمر بن الخطاب - أبو عبيد
- صحب رسول الله ﷺ ثلاث سنين - أبو ..... ۳۵۹۱ ..... ۱۳۴۲ - شهدنا بنت رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ..
- هريرة ..... ۳۵۹۱ ..... ۱۳۴۲ - شهدنا بنت رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ..
- صحب رسول الله ﷺ فكان لا يزيد في ..... ۱۱۰۲ ..... ۴۲۰۳ - شهدنا خير - أبو هريرة .....
- السفر على ركعتين - عبد الله بن عمر ..... ۱۱۰۲ ..... ۴۲۰۳ - شهدنا مع رسول الله ﷺ فقال - أبو هريرة .....
- صحب طلحة بن عبيد الله وسعدًا - السائب ..... ۲۸۲۴ ..... ۴۲۰۴ - شهدنا مع النبي ﷺ حينئذ - أبو هريرة .....
- ابن يزيد ..... ۲۸۲۴ ..... ۵۲۸۹ - الشهر تسع وعشرون - أنس بن مالك .....
- صحب النبي ﷺ فلم أره يسبح في السفر -

- ۶۳۲ - صلوا فی رحالکم - عبد اللہ بن عمر .....
- ۱۱۸۳ - صلوا قبل صلاة المغرب - عبد اللہ المزنی ..
- ۱۸۹۱ - ابن عبید اللہ .....
- ۳۵۴۲ - صلی أبو بکر العصر ثم خرج یمشی - عقبہ ابن الحارث .....
- ۴۸۲ - صلی بنا رسول اللہ ﷺ إحدى صلاتي العشی - أبو هریرة .....
- ۸۳۰ - صلی بنا رسول اللہ ﷺ الظهر - مالک ابن بحینة .....
- ۱۰۸۳ - صلی بنا النبی ﷺ آمن ما كان بمنى رکعتین - حارثة بن وهب .....
- ۱۲۲۷ - صلی بنا النبی ﷺ الظهر أو العصر - أبو هریرة .....
- ۷۲۴۹ - صلی بنا النبی ﷺ الظهر خمسًا - عبد اللہ بن مسعود .....
- ۶۰۵۱ - صلی بنا النبی ﷺ الظهر رکعتین - أبو هریرة - صلی بنا النبی ﷺ العشاء فی آخر حياته - ابن عمر .....
- ۱۱۶ - صلی بنا النبی ﷺ العصر فأسرع - عقبہ بن الحارث .....
- ۱۴۳۰ - صلی بنا النبی ﷺ فقام فی الرکعتین الأولیین - عبد اللہ ابن بحینة .....
- ۶۶۷۰ - صلی بنا النبی ﷺ ونحن أكثر ما کنا - حارثة ابن وهب الخزاعی .....
- ۳۵۲ - صلی جابر فی إزار قد عقده من قبل قفاه - محمد بن المنکدر .....
- ۱۶۵۵ - صلی رسول اللہ ﷺ ذات يوم فقال: من صلی صلاتنا - البراء بن عازب .....
- ۵۵۶۳ - صلی رسول اللہ ﷺ علی قنلی أحد - عقبہ بن عامر .....
- ۴۰۴۲ - صلی رسول اللہ ﷺ فی بيته وهو شاکٍ فصلی
- ۱۱۰۱ - عبد اللہ بن عمر .....
- ۲۶۴۴ - صدق أفلح ائذني له - عائشة .....
- ۶۱۳۹ - صدق سلمان - أبو جحيفة .....
- ۱۹۶۸ - صدق سلمان - ابن أبي جحيفة .....
- ۶۳۶۶ - صدقتا إنهم يعدون عذابًا تسمعه البهائم - عائشة .....
- ۳۲۷۵ - صدقك وهو كذوب - أبو هريرة .....
- ۵۰۱۰ - صدقك وهو كذوب ذاك شيطان - أبو هريرة .....
- ۳۶۸۶ - صدع النبي ﷺ أحدًا - أنس بن مالك .....
- ۴۸۰۱ - صدع النبي ﷺ الصفا - ابن عباس .....
- ۹۲۷ - صدع النبي المتبر . . . أيها الناس - عبد الله ابن عباس .....
- ۴۴۳ - صلّ رکعتین - جابر بن عبد الله .....
- ۲۱۱۹ - صلاة أحدکم فی جماعة تزيد علی صلاته - أبو هريرة .....
- ۶۹۵ - الصلاة أحسن ما يعمل الناس - عثمان بن عفان .....
- ۱۰۹۰ - الصلاة أول ما فرضت رکعتین - عائشة .....
- ۶۴۶ - صلاة الجماعة تفضل صلاة الفرد - أبو سعید الخدری .....
- ۶۴۵ - صلاة الجماعة تفضل صلاة الفرد - عبد الله ابن عمر .....
- ۴۷۷ - صلاة الجميع تزيد علی صلاته فی بيته - أبو هريرة .....
- ۶۴۷ - صلاة الرجل فی الجماعة تضعف علی صلاته فی بيته وفي سوقه - أبو هريرة .....
- ۲۷۸۲ - الصلاة علی ميقاتها - عبد الله بن مسعود .....
- ۵۹۷۰ - الصلاة علی وقتها - عبد الله بن مسعود .....
- ۶۱۶ - الصلاة فی الرحال - عبد الله بن عباس .....
- ۱۱۹۰ - صلاة في مسجدی هذا خير من ألف صلاة - أبو هريرة .....
- ۷۵۳۴ - الصلاة لوقتها وبرّ الوالدين - عبد الله بن مسعود .....
- ۹۹۰ - صلاة اللیل مثلی مثلی - عبد الله بن عمر .....

- جالسًا - عائشة ..... ۶۸۸
- صلی رسول اللہ ﷺ فی خمیصۃ لہ - عائشہ . ۵۸۱۷
- صلی رسول اللہ ﷺ ونحن معہ بالمدينة -
- أنس بن مالک ..... ۱۵۵۱
- صلی اللہ علی رسولہ محمد - أسماء ..... ۱۷۹۶
- صلی لنا أبو سعید فجہر بالتکبیر - سعید بن
- الحارث ..... ۸۲۵
- صلی لنا رسول اللہ ﷺ رکعتین - أنس بن
- مالک ..... ۱۱۶۴
- صلی لنا رسول اللہ ﷺ رکعتین - عبد اللہ ابن
- بحینہ ..... ۱۲۲۴
- صلی لنا رسول اللہ ﷺ صلاة الصبح
- بالحدیبیۃ - زید بن خالد ..... ۸۴۶
- صلی لنا رسول اللہ ﷺ لیلة صلاة العشاء
- وهی التي يدعو الناس العتمة - عبد اللہ بن
- مسعود ..... ۵۶۴
- صلی لنا النبی ﷺ ثم رقی المنبر فأشار بیدہ
- أنس بن مالک ..... ۷۴۹
- صلی لنا النبی ﷺ صلاة ثم رقی المنبر -
- أنس بن مالک ..... ۴۱۹
- صلی مع علي - عمران بن حصین ..... ۷۸۴
- صلی الناس ورددوا - أنس بن مالک ..... ۶۶۱
- صلی النبی ﷺ - قال إبراهيم: لا أدري -
- زاد أو نقص - عبد اللہ بن مسعود ..... ۴۰۱
- صلی النبی ﷺ إحدى صلاتي العشي - أبو
- هريرة ..... ۱۲۲۹
- صلی النبی ﷺ الظهر بالمدينة - أنس بن
- مالک ..... ۱۷۱۴
- صلی النبی ﷺ بالمدينة أربعًا - أنس بن
- مالک ..... ۱۵۴۶
- صلی النبی ﷺ بالمدينة الظهر أربعًا - أنس
- ابن مالک ..... ۱۵۴۸
- صلی النبی ﷺ بهم يوم محارب - جابر بن
- عبد اللہ ..... ۴۱۲۶
- صلی النبی ﷺ سبعمًا جميعًا - عبد اللہ بن
- عباس ..... ۵۶۲
- صلی النبی ﷺ صلاة الصبح - أبو هريرة .... ۳۴۷۱
- صلی النبی ﷺ الظهر خمسًا - ابن مسعود ... ۴۰۴
- صلی النبی ﷺ الظهر رکعتین فقيل: صليت
- رکعتین - أبو هريرة ..... ۷۱۵
- صلی النبی ﷺ العشاء - ثم صلی - عائشہ .. ۱۱۵۹
- صلی النبی ﷺ العصر - عقبہ بن الحارث ... ۶۲۷۵
- صلی النبی ﷺ علی رجل بعد ما دفن - ابن
- عباس ..... ۱۳۴۰
- صلی النبی في بيت أم سليم - أنس بن مالک . ۸۷۱
- صلی النبی ﷺ قریبًا من خیر - أنس بن
- مالک ..... ۴۲۰۰
- صليت إلى جنب أبي فطبت بين كفي -
- مصعب بن سعد ..... ۷۹۰
- صليت أنا ویتیم في بیتنا خلف النبی ﷺ -
- أنس بن مالک ..... ۷۲۷
- صليت خلف ابن عباس - طلحة بن عبد اللہ
- ابن عوف ..... ۱۳۳۵
- صليت خلف شيخ بمكة فکبر اثنتین وعشرين
- تکبیرة - عکرمہ ..... ۷۸۸
- صليت الظهر مع النبی ﷺ بالمدينة أربعًا
- وبذي الحليفة رکعتین - أنس بن مالک ..... ۱۰۸۹
- صليت مع أبي هريرة العتمة فقرأ إذا السماء
- انشقت - أبو رافع ..... ۷۶۶
- صليت مع رسول اللہ ﷺ بمنی رکعتین - عبد
- اللہ بن مسعود ..... ۱۰۸۴
- صليت مع رسول اللہ ﷺ ثمانیًا - ابن عباس . ۱۱۷۴
- صليت مع رسول اللہ ﷺ رکعتین قبل الظهر
- ابن عمر ..... ۱۱۶۵
- صليت مع رسول اللہ ﷺ العصر - عقبہ بن
- الحارث ..... ۱۲۲۱
- صليت مع النبی ذات ليلة - عبد اللہ بن عباس
- صليت مع النبی ﷺ بمنی رکعتین - عبد اللہ

- ٥٥٥٨ - ضحى النبي ﷺ بكبشين - أنس بن مالك ....
- ٧٣٩٩ - ضحى النبي ﷺ بكبشين يسمي - أنس بن مالك .....
- ٥٥٧٠ - الضحية كنا نملح منه - عائشة .....
- ٥٥٠٠ - ضحينا مع رسول الله ﷺ - جندب بن سفيان
- ٥٧٩٧ - ضرب رسول الله ﷺ مثل البخيل - أبو هريرة
- ضربت يوم بدر للمهاجرين بمائة سهم -
- ٤٠٢٧ - الزبير بن العوام .....
- ٤٣١٤ - ضربتها مع النبي ﷺ - عبد الله بن أبي أوفى .
- ضعها ثم أمرني فقال: ادع لي رجالاً - أنس
- ٥١٦٣ - ابن مالك .....
- ضفرنا شعر بنت النبي ﷺ - أم عطية
- ١٢٦٢ - الأنصارية .....
- ضفتي إليه النبي ﷺ وقال اللهم علمه - ابن عباس
- ٧٢٧٠ - ضمني رسول الله ﷺ - ابن عباس .....
- ٧٥ - ضمني النبي ﷺ إلى صدره وقال: اللهم علمه - ابن عباس .....
- ٣٧٥٦ - الضيافة ثلاثة أيام جائزته - أبو شريح
- ٦٤٧٦ - الخزاعي .....

## ط

- طار لنا عثمان بن مظعون في السكبي - أم العلاء .....
- ٧٠١٨ - الطاعون رجس أرسل على طائفة - أسامة
- ٣٤٧٣ - ابن زيد .....
- الطاهون شهادة لكل مسلم - أنس بن مالك .
- ٥٢٩٣ - طاف رسول الله ﷺ على بعيره - ابن عباس .
- طاف النبي ﷺ بالبيت على بعير - ابن عباس
- ١٦١٢ - طاف النبي ﷺ في حجة الوداع - ابن عباس
- ١٦٠٧ - طعام الاثنين كافي الثلاثة - أبو هريرة .....
- ٥٣٩٢ - طلق ابن عمر امرأته وهي حائض - ابن عمر
- ٥٢٦٥ - طلق رجل امرأته فتزوجت غيره - عائشة ....
- ٤٨٥٣ - طوفي من وراء الناس وأنت راكبة - أم سلمة
- ٤٦٤ - طوفي وراء الناس وأنت راكبة - أم سلمة ....

- ١٠٨٢ - ابن مسعود .....
- صليت مع النبي ﷺ ركعتين - عبد الله بن مسعود .....
- ١٦٥٧ - صليت مع النبي ﷺ سجدين قبل الظهر -
- ١١٧٢ - ابن عمر .....
- صليت مع النبي ﷺ فلم يزل قائماً حتى هممت - عبد الله بن مسعود .....
- ١١٣٥ - صليت وراء النبي ﷺ على امرأة - سمرة بن جندب .....
- ١٣٣١ - صليت وراء النبي ﷺ بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعاً - عقبه بن الحارث .....
- ٨٥١ - صلينا مع النبي ﷺ فسلمنا حين سلم - عتبان
- ٨٣٨ - ابن مالك .....
- صلينا مع النبي ﷺ نحو بيت المقدس - البراء بن عازب .....
- ٤٤٩٢ - صم من الشهر ثلاثة أيام - عبد الله بن عمرو .
- ١٩٧٨ - صنع النبي ﷺ خاتماً قال: إنا اتخذنا - أنس
- ٥٨٧٤ - ابن مالك .....
- صنع النبي ﷺ شيئاً فرخص فيه - عائشة ....
- ٦١٠١ - صنعت سفرة رسول الله ﷺ - أسماء بنت أبي بكر .....
- ٢٩٧٩ - صنعت سفرة النبي ﷺ - أسماء بنت أبي بكر
- ٣٩٠٧ - صنف تمر كل شيء منه على حدته - جابر
- ٢٤٠٥ - ابن عبد الله .....
- صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته - أبو هريرة ...
- ١٨٩٤ - الصيام جنة - أبو هريرة .....
- الصيام لمن تمتع بالعمرة إلى الحج - ابن عمر .....
- ١٩٩٩

## ص

- ٥٥٣٦ - الضب لست آكله - ابن عمر .....
- ٢٣٠٠ - ضحح به أنت - عقبه بن عامر .....
- ٥٥٤٧ - ضحح بها - عقبه بن عامر .....
- ضحى خال لي يقال له أبو بردة - البراء بن عازب .....
- ٥٥٥٦



- ۲۸۹۴ ..... ابن مالک  
- عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي - سعد  
۳۶۸۳ ..... ابن أبي وقاص  
۱۴۹۹ ..... العجماء جبار - أبو هريرة  
- العجماء جرحها جبار والبثر جبار - أبو  
۶۹۱۲ ..... هريرة  
۶۹۱۳ ..... العجماء عقلها جبار والبثر جبار - أبو هريرة  
- عدا يهودي في عهد رسول الله ﷺ - أنس بن  
۵۲۹۵ ..... مالك  
- عُذنا خبابًا فقال هاجرنا مع النبي ﷺ - أبو  
۳۸۹۷ ..... وائل  
- عذبت امرأة في هرة - عبد الله بن عمر ..... ۲۳۶۵  
- عذبت امرأة في هرة - ابن عمر ..... ۳۴۸۲  
- عرض علي عمر بن الخطاب و عليه قميص  
۲۳ ..... - أبو سعيد الخدري  
- عرضت عليّ الأمم فأخذ النبي يمر معه الأمة  
۶۵۴۱ ..... - ابن عباس  
- عرضت عليّ الأمم فجعل النبي والنبيان -  
۵۷۰۵ ..... ابن عباس  
- عرفها حولاً - أبي بن كعب ..... ۲۴۲۶  
- عرفها حولاً - فعرفتها حولاً - أبي بن كعب ..... ۲۴۳۷  
- عرفها سنة - زيد بن خالد ..... ۲۴۳۸  
- عرفها سنة ثم اعرف عفاصها وكاءها - زيد  
۲۴۲۷ ..... ابن خالد  
- عرفها سنة ثم اعرف وكاءها - زيد بن خالد ..... ۶۱۱۲  
- عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها - زيد  
ابن خالد ..... ۲۴۳۶  
- عشرون سورة من أول المفصل - عبد الله ... ۴۹۹۶  
- عض رجل يد رجل - صفوان بن يعلى عن  
أبيه ..... ۱۸۴۸  
- عطس رجلان عند النبي ﷺ فشمت - أنس  
بن مالك ..... ۶۲۲۱  
- عطس رجلان عند النبي ﷺ فشمت أحدهما  
- أنس بن مالك ..... ۶۲۲۵

- ۱۷۵۴ ..... طيبت رسول الله ﷺ بيدي - عائشة .....  
۵۹۲۲ ..... طيبت النبي ﷺ بيدي - عائشة .....  
**ظ**  
۲۴۴۷ ..... الظلم ظلمات يوم القيامة - عبد الله بن عمر .  
- الظهر يركب بنفته إذا كان مرهوناً - أبو  
هريرة ..... ۲۵۱۲

**ع**

- العائد في هبته كالعائد في قبته - عبد الله بن  
عباس ..... ۲۶۲۱  
- العائد في هبته كالكلب يعود في قبته - ابن  
عباس ..... ۶۹۷۵  
- العائد في هبته كالكلب يقىء - عبد الله بن  
عباس ..... ۲۵۸۹  
- عابت عائشة أشد العيب - عروة ..... ۵۳۲۶  
- عاتبني أبو بكر وجعل يطعنني بيده - عائشة . ۵۲۵۰  
- عاد المقنع ثم قال: لا أبرح حتى يحتجم -  
جابر بن عبد الله ..... ۵۶۹۷  
- عادني رسول الله ﷺ في حجة الوداع - سعد  
ابن أبي وقاص ..... ۶۳۷۳  
- عادني النبي ﷺ عام حجة الوداع - سعد بن  
مالك ..... ۳۹۳۶  
- عادني النبي ﷺ في حجة الوداع - سعد بن  
أبي وقاص ..... ۴۴۰۹  
- عادني النبي ﷺ وأبو بكر في بني سلمة -  
جابر بن عبد الله ..... ۴۵۷۷  
- عامل النبي ﷺ خبير بشطر ما يخرج منها -  
عبد الله بن عمر ..... ۲۳۲۹  
- العبد إذا نصح سيده - عبد الله بن عمر ..... ۲۵۴۶  
- العبد إذا وضع في قبره - أنس بن مالك ..... ۱۳۳۸  
- «عتل بعد ذلك زنيم» قال رجل من قريش -  
ابن عباس ..... ۴۹۱۷  
- عجب الله من قوم يدخلون الجنة - أبو هريرة ..... ۳۰۱۰  
- عجت من قوم من أمتي يركبون البحر - أنس

- ۳۱۱۳ ..... علی مکانکما - علی - عطش الناس يوم الحديبية، ورسول الله - جابر بن عبدالله ..... ۴۱۵۲
- ۳۴۴ ..... عمران بن حصین ..... عطش الناس يوم الحديبية، والنبي ﷺ - جابر بن عبدالله ..... ۳۵۷۶
- ۵۸ ..... ابن عبدالله ..... عفري - حلقى - إنك لحابستنا - عائشة .... ۵۳۲۹
- ۳۴۰۶ ..... عبدالله ..... عقلت من النبي ﷺ مجبة مجها في وجهي - محمود ابن الربيع ..... ۷۷
- ..... عليكم بهذا العود الهندي، فإن فيه سبعة - علام أو قدمت هذه النيران؟ - سلمة بن الأكوخ ..... ۵۴۹۷
- ۵۶۹۲ ..... أشفة - أم قيس بنت محصن ..... العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما، والحج - أبو هريرة ..... ۱۷۷۳
- ..... عمرو بن لحي بن قمعة بن خندف أبو خزاعة - أبو هريرة ..... ۳۵۲۰
- ..... العمرى جائزة - أبو هريرة ..... ۲۶۲۶
- ..... العمل بالنية، وإنما لا امرئ ما نوى - عمر ابن خطاب ..... ۵۰۷۰
- ..... عندنا من شعر النبي ﷺ أصناه - ابن سيرين ..... ۱۷۰
- ..... العين حق، ونهى عن الوشم - أبو هريرة ..... ۵۷۴۰
- ع**
- ..... غاب عمي أنس بن النضر - أنس بن مالك .. ۲۸۰۵
- ..... غارت أمكم - أنس بن مالك ..... ۵۲۲۵
- ..... غدوة في سبيل الله أو روحه خير من الدنيا - أنس بن مالك ..... ۶۵۶۸
- ..... غدوت إلى رسول الله ﷺ بعبد الله - أنس بن مالك ..... ۱۵۰۲
- ..... غدونا على عبد الله فقال رجل قرأت - عبد الله بن مسعود ..... ۵۰۴۳
- ..... غزا مع رسول الله ﷺ ست عشرة - بريدة .... ۴۴۷۳
- ..... غزاني من الأنبياء فقال لقومه - أبو هريرة .. ۳۱۲۴
- ..... غزوت مع النبي ﷺ قبل نجد فوازيما العدو - عبد الله بن عمر ..... ۹۴۲
- ..... غزوت مع النبي ﷺ جيش العسرة - يعلى بن أمية ..... ۲۲۶۵
- ..... غزوت مع النبي ﷺ خمس عشرة - البراء بن عاتش الناس يوم الحديبية، ورسول الله - جابر بن عبدالله ..... ۴۱۵۲
- ..... عطش الناس يوم الحديبية، والنبي ﷺ - جابر بن عبدالله ..... ۳۵۷۶
- ..... عفري - حلقى - إنك لحابستنا - عائشة .... ۵۳۲۹
- ..... عقلت من النبي ﷺ مجبة مجها في وجهي - محمود ابن الربيع ..... ۷۷
- ..... علام أو قدمت هذه النيران؟ - سلمة بن الأكوخ ..... ۵۴۹۷
- ..... علام تدغرن أولادكن بهذا العلاق؟ - أم قيس ..... ۵۷۱۵
- ..... علام نوقد هذه النيران؟ - سلمة بن الأكوخ ..... ۲۴۷۷
- ..... علمني دعاء أدعوه به في صلاتي: قال: قل - أبو بكر الصديق ..... ۸۳۴
- ..... علمني رسول الله ﷺ وكفي بين كفي - ابن مسعود ..... ۶۲۶۵
- ..... على أنقاب المدينة ملائكة، لا يدخلها - أبو هريرة ..... ۱۸۸۰
- ..... على أنقاب المدينة ملائكة، لا يدخلها الطاعون - أبو هريرة ..... ۷۱۳۳
- ..... على أي شيء بايعتم رسول الله ﷺ يوم الحديبية؟ - يزيد بن أبي عبيد ..... ۴۱۶۹
- ..... على رسلك، حتى تنزل بساحتهم، ثم ادعهم - سهل بن سعد ..... ۲۹۴۲
- ..... على رسلكم، أبشروا، إن من نعمة الله - أبو موسى ..... ۵۶۷
- ..... على رسلكما، إنما هي صفة بنت حبي - علي بن الحسين ..... ۲۰۳۵
- ..... على كل مسلم صدقة. فقالوا: يا نبي الله! فمن لم يجد - سعيد بن أبي بردة عن أبيه عن جده ..... ۱۴۴۵
- ..... على كل مسلم في كل سبعة أيام يوم يغسل - أبو هريرة ..... ۳۴۸۷
- ..... على مكانكم - أبو هريرة ..... ۶۳۹

- ۴۰۲۵ ..... فأقبلت أنا وأم مسطح فعرثت - عائشة .....  
 - فأكون أول من بعث فإذا موسى آخذ - أبو  
 ۷۴۲۸ ..... هريرة .....  
 ۴۱۱۷ ..... فألى أين؟ قال: ها هنا - عائشة .....  
 - فأمر عثمان زيد بن ثابت وسعيد بن العاص -  
 ۴۹۸۴ ..... أنس بن مالك .....  
 - فإن إخوانكم جاؤونا تائبين - مروان بن  
 ۲۵۸۳ ..... الحكم .....  
 ۲۹۳۶ ..... فإن توليت فإن عليك إثم - ابن عباس .....  
 - فإن دماءكم وأموالكم عليكم حرام - أبو  
 ۱۰۵ ..... بكرة .....  
 - فإن كان ذلك لم تحلّ له حتى يدوق -  
 ۵۸۲۵ ..... عكرمة .....  
 - فأنزّل الله: وأقم الصلاة طرفي النهار وزلفاً  
 من الليل - عبد الله بن مسعود .....  
 ۵۲۶ ..... فانصرف رسول الله وقد تجلت الشمس -  
 ۱۰۶۱ ..... أسماء .....  
 - فإنك لا تستطيع ذلك - عبد الله بن عمرو .....  
 ۱۹۷۶ ..... فإنكم لا تدعون أصم ولا غائباً - أبو موسى .....  
 ۶۴۰۹ ..... فإني رأيت النبي ﷺ ينحى الصلاة عندها -  
 ۵۰۲ ..... سلمة بن الأكوع .....  
 ۸۴ ..... فأوماً بيده قال: ولا حرج - ابن عباس .....  
 ۴۱۲۲ ..... فأين؟ فأشار إلى بني قريظة - عائشة .....  
 ۲۸۱۳ ..... فأين؟ قال: ها هنا - عائشة .....  
 ۳۲۹۸ ..... فبينما أنا أطارد حية - ابن عمر .....  
 - فبينما أنا أمشي إذ سمعت صوتاً - جابر بن  
 ۴۹۲۵ ..... عبد الله .....  
 ۷۰۱ ..... فتان فتان فتان - جابر بن عبد الله .....  
 ۳۳۴۷ ..... فتح الله من ردم بأجوج وأجوج - أبو هريرة .....  
 - فتح من ردم بأجوج وأجوج مثل هذه - ابن  
 ۵۲۹۳ ..... عباس .....  
 - فترة بين عيسى ومحمد ﷺ ستمائة سنة -  
 ۳۹۴۸ ..... سلمان الفارسي .....  
 - فتردين عليه حديثه؟ قالت: نعم - ابن
- ۴۴۷۲ ..... عازب .....  
 - غزوت مع النبي ﷺ سبع غزوات - سلمة بن  
 ۴۲۷۰ ..... الأكوع .....  
 - غزوت مع النبي ﷺ غزوة تبوك - يعلى بن  
 ۲۹۷۳ ..... أمية .....  
 - غزوت مع النبي ﷺ فقال كيف ترى بعيرك -  
 ۲۳۸۵ ..... جابر بن عبد الله .....  
 - غزونا جيش الخبط - جابر بن عبد الله .....  
 - غزونا مع رسول الله ﷺ غزوة نجد - جابر بن  
 ۴۱۳۹ ..... عبد الله .....  
 - غزونا مع النبي ﷺ تبوك - أبو حميد  
 ۳۱۶۱ ..... الساعدي .....  
 - غزونا مع النبي ﷺ سبع غزوات - عبد الله بن  
 ۵۴۹۵ ..... أبي أوفى .....  
 - غزونا مع النبي ﷺ غزوة تبوك - أبو حميد  
 ۱۴۸۱ ..... الساعدي .....  
 - غزونا مع النبي ﷺ وقد ثاب معه ناس -  
 ۳۵۱۸ ..... جابر بن عبد الله .....  
 - غسل الجمعة واجب على كل محتلم - أبو  
 ۲۶۶۵ ..... سعيد الخدري .....  
 - غطوا بهارأسه - خباب بن الأرت .....  
 ۴۰۴۷ ..... غفار غفر الله لها - عبد الله بن مسعود .....  
 ۳۵۱۳ ..... غفر لامرأة مومسة مرت بكلب - أبو هريرة ..  
 ۳۳۲۱ .....
- ف**
- «فأتوا حرثكم أنى» قال: يأتيها في - ابن  
 ۴۵۲۷ ..... عمر .....  
 - فأخبرني أبو سفيان أنه كان بالشام - ابن  
 ۲۹۴۱ ..... عباس .....  
 ۴۷۹۳ ..... فافرعوا طعامكم - أنس بن مالك .....  
 - فاضطجعت على فراشي وأنا حينئذ أعلم أني  
 ۷۵۴۵ ..... بريئة - عائشة .....  
 - فاطمة بضعة مني - المسور بن مخرمة .....  
 ۳۷۱۴ ..... فأفعل ماذا؟ قلت تنكح قال: أتحنين؟ - أم  
 ۵۱۰۶ ..... حبيبة .....

- عباس ..... ۵۲۷۵ - فرجع النبي ﷺ إلى خديجة فقال: زملموني -
- عائشة ..... ۱۶۹۶ - فقلت فلان بدن النبي ﷺ - عائشة ..... ۱۶۹۶
- عائشة ..... ۱۶۹۹ - فقلت فلان هدي النبي ﷺ - عائشة ..... ۱۶۹۹
- ابن عمر ..... ۱۷۰۵ - فقلت فلانها من عهن - عائشة ..... ۱۷۰۵
- عائشة ..... ۱۷۰۴ - فقلت لهدي النبي ﷺ - عائشة ..... ۱۷۰۴
- عائشة ..... ۱۸۹۵ - فنة الرجل في أهله وماله وجاره - حذيفة بن اليمان ..... ۱۸۹۵
- عائشة ..... ۱۸۹۵ - فنة الرجل في أهله وماله وولده وجاره - حذيفة بن اليمان ..... ۷۰۹۶
- عائشة ..... ۷۰۹۶ - الفنة من هاهنا وأشار إلى المشرق - ابن عمر ..... ۵۲۹۶
- عائشة ..... ۵۲۹۶ - عمر ..... ۵۲۹۶
- عائشة ..... ۷۰۹۲ - الفتنه ها هنا، الفتنه ها هنا من حيث - سالم عن أبيه ..... ۷۰۹۲
- عائشة ..... ۴۵۵۵ - فجعلها لحسان وأبي - أنس بن مالك ..... ۴۵۵۵
- عائشة ..... ۳۶۶۸ - فحمد الله أبو بكر وأثنى عليه - عائشة ..... ۳۶۶۸
- عائشة ..... ۳۴۹۹ - الفخر والخلاء في الفدادين - أبو هريرة ..... ۳۴۹۹
- عائشة ..... ۶۶۷۷ - فدخل الأشعث بن قيس فقال: ما حدثكم - عبد الله بن مسعود ..... ۶۶۷۷
- عائشة ..... ۵۳۳۵ - فدخلت على زينب ابنة جحش - زينب ابنة أبي سلمة ..... ۵۳۳۵
- عائشة ..... ۱۹۲ - فدعا بتور من ماء فتوضأ لهم - عبد الله بن زيد ..... ۱۹۲
- عائشة ..... ۲۶۳۷ - فدعا رسول الله عليًا وأسامة - عائشة ..... ۲۶۳۷
- عائشة ..... ۵۷۹۳ - فدعا النبي ﷺ بردائه - علي بن أبي طالب ..... ۵۷۹۳
- عائشة ..... ۳۳۶۴ - فذلك سعي الناس بينهما - ابن عباس ..... ۳۳۶۴
- عائشة ..... ۳۴۹ - فراجعته فقال: هي خمس وهي خمسون - أنس بن مالك ..... ۳۴۹
- عائشة ..... ۳۲۹۹ - فرآني أبو لياية وزيد بن الخطاب - ابن عمر ..... ۳۲۹۹
- عائشة ..... ۵۷۸۶ - فرأيت بلا لآ جاء بعنزة فوكزها - أبو جحيفة ..... ۵۷۸۶
- عائشة ..... ۱۶۳۶ - فرج سقفي وأنا بمكة - أبو ذر ..... ۱۶۳۶
- عائشة ..... ۳۳۴۲ - فرج عن سقفي بيتي وأنا بمكة - أبو ذر الغفاري ..... ۳۳۴۲
- عائشة ..... ۳۴۹ - فرج عن سقفي بيتي وأنا بمكة فنزل جبريل ففرج صدري - أنس بن مالك ..... ۳۴۹
- عائشة ..... ۴۹۵۷ - عائشة ..... ۴۹۵۷
- عائشة ..... ۱۵۱۲ - فرض رسول الله ﷺ صدقة الفطر صاعًا - ابن عمر ..... ۱۵۱۲
- عائشة ..... ۳۵۰ - فرض الله الصلاة حين فرضها ركعتين ركعتين - عائشة ..... ۳۵۰
- عائشة ..... ۱۵۰۳ - فرض النبي ﷺ زكاة الفطر - ابن عمر ..... ۱۵۰۳
- عائشة ..... ۱۵۱۱ - فرض النبي ﷺ صدقة الفطر - ابن عمر ..... ۱۵۱۱
- عائشة ..... ۳۹۳۵ - فرضت الصلاة ركعتين - عائشة ..... ۳۹۳۵
- عائشة ..... ۲۹۶۹ - فزع الناس فركب رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ..... ۲۹۶۹
- عائشة ..... ۴۷۱۷ - فضل صلاة الجمع على صلاة الواحد خمس وعشرون - أبو هريرة ..... ۴۷۱۷
- عائشة ..... ۳۷۷۰ - فضل عائشة على النساء كفضل الثريد - أنس ابن مالك ..... ۳۷۷۰
- عائشة ..... ۳۴۳۳ - فضل عائشة كفضل الثريد على سائر الطعام - أبو موسى الأشعري ..... ۳۴۳۳
- عائشة ..... ۶۲۹۷ - الفطرة خمس: الختان والاستحداد - أبو هريرة ..... ۶۲۹۷
- عائشة ..... ۵۸۹۱ - الفطرة خمس: الختان والاستحداد وقص - أبو هريرة ..... ۵۸۹۱
- عائشة ..... ۵۸۸۹ - الفطرة خمس: الختان والاستحداد وتنف - أبو هريرة ..... ۵۸۸۹
- عائشة ..... ۳۳۰۵ - فقدت أمة من بني إسرائيل - أبو هريرة ..... ۳۳۰۵
- عائشة ..... ۴۰۴۹ - فقدت آية الأحزاب - زيد بن ثابت ..... ۴۰۴۹
- عائشة ..... ۴۹۸۸ - فقدت آية من الأحزاب حين نسختها المصحف - زيد بن ثابت ..... ۴۹۸۸
- عائشة ..... ۷۶۸ - فقراً «إذا السماء» فسجد - أبو هريرة ..... ۷۶۸
- عائشة ..... ۵۳۳۷ - فقلت لزيب: وما ترمي بالبرعة على رأس الحول؟ - حميد بن نافع ..... ۵۳۳۷
- عائشة ..... ۴۶۹۶ - فقلت: لعلها كذبوا مخففة - عروة بن الزبير ..... ۴۶۹۶
- عائشة ..... ۵۶۷ - فكان يتناوب النبي ﷺ عند صلاة العشاء كل ليلة نفر منهم - أبو موسى ..... ۵۶۷
- عائشة ..... ۳۴۹ - «فكان قاب قوسين أو أدنى» أنه رأى جبريل

- ۷۵۲۴ ..... ابن عباس  
- في قوله تعالى: «ولا تجهر بصلاتك» - ابن عباس  
۷۵۲۵ .....  
۴۵۷۵ ..... في قوله تعالى: «ومن كان غنياً» - عائشة  
۷۷۲ ..... في كل صلاة يقرأ - أبو هريرة  
۵۰۵۳ ..... في كم تقرأ القرآن؟ - عبد الله بن عمر  
- في يوم الجمعة ساعة لا يوافقها مسلم - أبو هريرة  
۶۴۰۰ .....  
- فيما استطعت والنصح لكل مسلم - جرير بن عبد الله  
۷۲۰۴ .....  
۷۲۰۲ ..... فيما استطعتم - ابن عمر  
- فيما سقت السماء والعيون - سالم بن عبد الله  
۱۴۸۳ .....  
- «فيما عرضتم به من خطبة النساء» يقول - ابن عباس  
۵۱۲۴ .....  
- فيما يروي عن ربه عز وجل قال: قال إن الله - ابن عباس  
۶۴۹۱ .....  
- فينا نزلت «إذ همت طائفتان منكم» - جابر ابن عبد الله  
۴۵۵۸ .....  
- فينا نزلت هذه الآية «هذان خصمان» - علي ابن أبي طالب  
۳۹۶۷ .....  
- فيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم - أبو هريرة ... ۹۳۵  
۷۳۱۷ ..... فيه غرة عبد أو أمة - المغيرة بن شعبة  
۷۳۱۸ ..... فيه غرة عبد أو أمة - محمد بن مسلمة  
- فيه الوضوء - علي بن أبي طالب  
۱۷۸ .....  
**ق**  
۲۲۲۳ ..... قاتل الله اليهود - ابن عباس  
- قاتل الله اليهود اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد - أبو هريرة  
۴۳۷ .....  
۲۲۲۴ ..... قاتل الله يهوداً - أبو هريرة  
- قاتل الله اليهود لما حرم الله عليهم شحومها - جابر بن عبد الله  
۴۶۳۳ .....  
- قاتلهم الله - ابن عباس  
۳۳۵۲ .....  
- قاتلهم الله لقد علموا - ابن عباس  
۴۲۸۸ .....  
۴۸۵۶ ..... - عبد الله بن مسعود  
۶۸۱۶ ..... - فكتت فيمن رجمه - جابر بن عبد الله  
- فكوا العاني وأجيبوا الداعي - أبو موسى الأشعري  
۵۱۷۴ .....  
- فكوا العاني وأطعموا الجائع - أبو موسى الأشعري  
۳۰۴۶ .....  
- فكيف بنسي؟ فقال حسان: - عائشة  
۶۱۵۰ .....  
- «فلا تعضلوهم» قال حدثني معقل بن يسار - الحسن  
۵۱۳۰ .....  
- فلان قتلك؟ فرفعت رأسها - أنس بن مالك  
۶۸۷۷ .....  
- فلما مات عمر ذكرت ذلك لعائشة - ابن عباس  
۱۲۸۸ .....  
- فما قلت له؟ قالت - أبو موسى الأشعري ... ۴۲۳۱  
- «فما لكم في المنافقين فتنين» رجع ناس - زيد بن ثابت  
۴۵۸۹ .....  
- فما هو إلا أن رأيت أن الله شرح - عمر بن الخطاب  
۱۴۵۷ .....  
- فمن أعدى الأول؟ - أبو هريرة  
۵۷۷۵ .....  
- فمن يعدل إذا لم يعدل الله ورسوله - عبد الله ابن مسعود  
۳۱۵۰ .....  
- فهلا جلس في بيت أبيه - أو بيت أمه - أبو حميد الساعدي  
۲۵۹۷ .....  
- فهلا جلست في بيت أبيك وأمك - أبو حميد الساعدي  
۶۹۷۹ .....  
- فو الذي نفسي بيده لا يؤمن أحدكم حتى - أبو هريرة  
۱۴ .....  
- في الجمعة ساعة لا يوافقها عبد مسلم - أبو هريرة  
۵۲۹۴ .....  
- في الجنة ثمانية أبواب - سهل بن سعد  
۳۲۵۷ .....  
- في الرفيق الأعلى - عائشة  
۴۴۳۶ .....  
- في الرفيق الأعلى ثلاثاً - عائشة  
۴۴۳۸ .....  
- في غزوة بني المصطلق أنهم أصابوا سبايا - أبو سعيد الخدري  
۷۴۰۹ .....  
- في قوله تعالى: «لا تحرك به لسانك» قال: -

- ٤٦٨٤ ..... هريرة - قال انت من يشهد معك - عمر بن الخطاب . ٦٩٠٦
- قال ابن الزبير لابن جعفر - ابن أبي مليكة ... ٣٠٨٢
- ٧٥٥٩ ..... أبو هريرة - قال أبو بكر: ارقبوا محمداً - ابن عمر ..... ٣٧٥١
- قال الله عز وجل: يؤذيني ابن آدم يسب ..... ٦٩٢٥
- ٤٨٢٦ ..... الدهر - أبو هريرة - قال أبو بكر والله لأقاتلن من فرق - أبو هريرة
- قال أبو بكر والله لو منعوني عناقاً - أنس بن مالك ..... ١٤٥٦
- قال أبو جهل «اللهم إن كان هذا هو الحق» - أنس بن مالك ..... ٤٦٤٨
- ٤٤٨٢ ..... قال الله: كذبني ابن آدم - ابن عباس ..... ٤٩٥٨
- قال الله: كل عمل ابن آدم له - أبو هريرة ..... ١٩٠٤
- قال الله: يسب بنو آدم الدهر - أبو هريرة ..... ٦١٨١
- قال أناس لابن عمر: إنا ندخل على سلطاننا - عروة بن الزبير ..... ٧١٧٨
- ٦٥٧٣ ..... هريرة - قال أناس: يا رسول الله! هل نرى ربنا - أبو هريرة ..... ٣٥٧٨
- قال: انزل فاجدح لنا - عبد الله بن أبي أوفى ..... ٤٩٧٣
- قال البراء بن عازب وكان عندهم ضيف لهم - رسول الله ﷺ ضعيفاً - أنس ابن مالك ..... ٣٥٧٨
- قال أبو لهب: تبا لك ألهذا جمعتنا - ابن عباس ..... ٤٩٧٣
- ٦٦٧٣ ..... الشعبي - قال أبو لهب - عليه لعنة الله - للنبي ﷺ - ابن عباس ..... ١٣٩٤
- قال البراء فدخلت مع أبي بكر على أهله - قال أعرابي للنبي ﷺ: الرجل يقاتل للمغنم ..... ٣١٢٦
- ٣٩١٨ ..... أبو إسحاق - قال الله: إذا أحب عبيد لقائي أحببت لقاءه - أبو موسى الأشعري ..... ٣١٢٦
- قال رجل للنبي ﷺ أجاهد؟ قال لك أبوان؟ - أبو هريرة ..... ٧٥٠٤
- ٥٩٧٢ ..... عبد الله ابن عمرو - قال الله: أعددت لعبادي الصالحين - أبو هريرة ..... ٣٢٤٤
- قال رجل للنبي ﷺ: إني أخدع في البيوع - قال الله: أنا عند ظن عبيدي بي - أبو هريرة .. ٧٥٠٥
- ٢٤٠٧ ..... عبد الله بن عمر - قال الله: أنفق يا ابن آدم أنفق عليك - أبو هريرة ..... ٥٣٥٢
- قال رجل للنبي ﷺ: زرت قبل أن أرمي - قال الله تعالى: أعددت - أبو هريرة . ٤٧٧٩
- ١٧٢٢ ..... ابن عباس - قال رجل للنبي ﷺ: يا رسول الله أي الصدقة أفضل؟ - أبو هريرة ..... ٢٧٤٨
- قال رجل للنبي ﷺ يوم أحد رأيت إن قتلت فأين أنا؟ - جابر بن عبد الله ..... ٤٠٤٦
- قال رجل - لم يعمل خيراً قط - إذا مات - قال الله تعالى: ثلاثة أنا خصمهم - أبو هريرة ..... ٢٢٧٠
- ٢٧٤٨ ..... الصدقة أفضل؟ - أبو هريرة - قال رجل للنبي ﷺ: إني لا أستطيع الصلاة معك - قال الله تعالى: كذبني ابن آدم ولم يكن له ذلك - أبو هريرة ..... ٤٩٧٤
- ٤٠٤٦ ..... فأين أنا؟ - جابر بن عبد الله - قال رجل من الأنصار - وكان ضخماً - للنبي ﷺ: إني لا أستطيع الصلاة معك - أبو هريرة ..... ٧٤٩١
- ٧٥٠٦ ..... أبو هريرة - قال الله تعالى: يشتمني ابن آدم - أبو هريرة . ٣١٩٣
- قال رجل من اليهود لعمر: يا أمير المؤمنين - قال الله: ثلاثة أنا خصمهم - أبو هريرة ..... ٢٢٢٧
- ٧٢٦٨ ..... طارق بن شهاب - قال الله عز وجل: أنفق أنفق عليك - أبو هريرة ..... ٧٢٦٨

- قال عبد الله بن عبد الله بن عمر لأبيه أقم فإني  
لا أمنها - نافع ..... ۱۶۹۳
- قال عبد الله لأفضين فيها بقضاء النبي ﷺ -  
هزيل بن شرحبيل ..... ۶۷۴۲
- قال عروة لعائشة: ألم ترين إلى فلانة - ابن  
القاسم ..... ۵۳۲۳
- قال عمار بهذا - عبد الرحمن بن أبيزى ..... ۳۳۹
- قال عمر أبي أقرؤنا - ابن عباس ..... ۵۰۰۵
- قال عمر اجتمع نساء النبي ﷺ - أنس بن  
مالك ..... ۴۹۱۶
- قال عمر: أقرؤنا أبي - ابن عباس ..... ۴۴۸۱
- قال عمر حملت على فرس - أسلم ..... ۲۹۷۰
- قال عمر لسعد: لقد شكوك في كل شيء  
حتى الصلاة - جابر بن سمرة ..... ۷۷۰
- قال عمر: وافقت ربي في ثلاث - أنس بن  
مالك ..... ۴۰۲
- قال عمر: وافقت الله في ثلاث - أنس بن  
مالك ..... ۴۴۸۳
- قال عمر يوماً لأصحاب النبي ﷺ فيم ترون  
هذه الآية - عبيد بن عمير ..... ۴۵۳۸
- قال عمر: أياكم يحفظ حديث رسول الله ﷺ  
عن الفتنة؟ - حذيفة بن اليمان ..... ۱۴۳۵
- قال: فما قولك في علي وعثمان؟ - نافع ..... ۴۵۱۵
- قال في بني إسرائيل والكهف ومريم إنهن -  
عبد الله بن مسعود ..... ۴۷۰۸
- قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني - أبي  
ابن كعب ..... ۶۶۷۲
- قال لنا رسول الله ﷺ يوم بدر إذا أكتبوكم -  
أبو أسيد ..... ۳۹۸۴
- قال لنا رسول الله ﷺ يوم الحديبية: أنتم خير  
- جابر بن عبد الله ..... ۴۱۵۴
- قال له رجل: يا أبا عمار - البراء بن عازب ..... ۲۸۷۴
- قال لي ابن عباس: ألا أريك امرأة - عطاء  
ابن أبي رباح ..... ۵۶۵۲
- قال رجل: يا رسول الله أنواخذ بما عملنا -  
عبد الله بن مسعود ..... ۶۹۲۱
- قال رجل: يا رسول الله، أي الذنب أكبر -  
عبد الله بن مسعود ..... ۶۸۶۱
- قال رجل: يا رسول الله أيعرف أهل الجنة  
من - عمران بن حصين ..... ۶۵۹۶
- قال رجل: يا رسول الله لا أكاد أدرك الصلاة  
- أبو مسعود ..... ۹۰
- قال رجل: يا نبي الله من أبي؟ قال: - أنس  
بن مالك ..... ۷۲۹۵
- قال رجل لأتصدقن بصدقة - أبو هريرة ..... ۱۴۲۱
- قال رسول الله ﷺ اقرأ علي - عبد الله بن  
مسعود ..... ۵۰۵۵
- قال رسول الله ﷺ كلمة وقلت أخرى - عبد  
الله بن مسعود ..... ۶۶۸۳
- قال رسول الله ﷺ لابن صائد - ابن عباس ..... ۶۱۷۲
- قال رسول الله ﷺ لأبي طلحة: التمس  
غلاماً - أنس بن مالك ..... ۵۴۲۵
- قال رسول الله ﷺ لجبريل: ألا تزورنا - ابن  
عباس ..... ۳۲۱۸
- قال رسول الله ﷺ لجبريل: ما يمنعك - ابن  
عباس ..... ۴۷۳۱
- قال رسول الله ﷺ: هل اتخذتم أنماطاً -  
جابر بن عبد الله ..... ۵۱۶۱
- قال رسول الله ﷺ: يا عبد الله ألم أخبر - عبد  
الله بن عمرو ..... ۵۱۹۹
- قال الزبير لقيت يوم بدر عبيدة - عروة بن  
الزبير ..... ۳۹۹۸
- قال سعد: كنت أصلي بهم صلاة رسول الله  
ﷺ - جابر بن سمرة ..... ۷۵۸
- قال سليمان بن داود عليهما السلام لأطوفنَّ  
الليلة - أبو هريرة ..... ۲۸۱۹
- قال سليمان: لأطوفنَّ الليلة على تسعين -  
أبو هريرة ..... ۶۶۳۹

- ۳۷۸۸ ..... حمزة - قال لي ابن عباس: هل تزوجت؟ قلت -
- سعيد بن جبير ..... ۵۰۶۹
- قال لي أبو قلابة ألا تلقاه - عمرو بن سلمة .. ۴۳۰۲
- قال لي جبريل: من مات - أبو ذر ..... ۳۲۲۲
- قال لي خليلي - الأحنف بن قيس ..... ۱۴۰۸
- قال لي رسول الله ﷺ أحب الصيام - عبد الله -
- ابن عمرو ..... ۳۴۲۰
- قال لي رسول الله ﷺ: إذا أتيت - البراء بن
- عازب ..... ۶۳۱۱
- قال لي رسول الله ﷺ: أرئتك في المنام -
- عائشة ..... ۵۱۲۵
- قال لي رسول الله ﷺ اقرأ القرآن في شهر -
- عبد الله بن عمرو ..... ۵۰۵۴
- قال لي رسول الله ﷺ ألم أنبأ أنك - عبد الله
- ابن عمرو ..... ۳۴۱۹
- قال لي سالم بن عبد الله: ما الإستبرق -
- يحيى بن أبي إسحاق ..... ۶۰۸۱
- قال لي عبد الله بن عمر: هل تدري ما قال
- أبي لأبيك؟ - أبو بردة بن أبي موسى
- الأشعري ..... ۳۹۱۵
- قال لي الوليد بن عبد الملك: أبلغك أن عليًا
- كان فيمن قذف - الزهري ..... ۴۱۴۲
- قال ناس من الأنصار حين أفاء الله - أنس بن
- مالك ..... ۴۳۳۱
- قال: نعم - ابن عباس ..... ۱۸۵۴
- قال: نعم قلت: وهل بعد ذلك الشر من
- خير؟ - حذيفة بن اليمان ..... ۷۰۸۴
- قالت امرأة: يا رسول الله ما أرى صاحبك
- إلا أبطأك - جندب البجلي ..... ۴۹۵۱
- قالت أمي: يا رسول الله ﷺ خادمك [أنس]
- ادع الله له - أنس ابن مالك ..... ۶۳۴۴
- قالت الأنصار: أقسم بيننا وبينهم النخل -
- أبو هريرة ..... ۳۷۸۲
- قالت الأنصار: إن لكل قوم أنبأعًا - أبو
- ۳۷۸۸ ..... حمزة - قالت الأنصار للنبي ﷺ: أقسم بيننا وبين
- إخواننا النخيل - أبو هريرة ..... ۲۷۱۹
- قالت الأنصار يوم فتح مكة - أنس بن مالك . ۳۷۷۸
- قالت عائشة رضي الله عنها: أنا قتلنا فلاند
- عمرة بنت عبد الرحمن ..... ۲۳۱۷
- قالت عائشة: معاذ الله - ابن عباس ..... ۴۵۲۵
- قالت عائشة وأرأساء - القاسم بن محمد .... ۵۶۶۶
- قالت لعبد الله بن الزبير: ادفني مع صواحيبي
- عائشة ..... ۷۳۲۷
- قالت النساء للنبي ﷺ غلبنا عليك الرجال -
- أبو سعيد الخدري ..... ۱۰۱
- قالت هند: يا رسول الله إن أبا سفيان رجل
- شحيح - عائشة ..... ۲۲۱۱
- قالت اليهود لعمر: إنكم تقرؤون آية - طارق
- ابن شهاب ..... ۴۶۰۶
- قالوا يا رسول الله إن هنا أقوامًا حديثًا
- عهدهم بشرك - عائشة ..... ۷۳۹۸
- قالوا: يا رسول الله قد ذهب أهل الدثور -
- أبو هريرة ..... ۶۳۲۹
- قام أعرابي فبال في المسجد - أبو هريرة .... ۲۲۰
- قام رجل إلى النبي ﷺ فسأله عن الصلاة في
- ثوب واحد - أبو هريرة ..... ۳۶۵
- قام رجل فقال: يا رسول الله ما تأمرنا أن
- نلبس إذا أحرمتنا - عبد الله بن مسعود ..... ۵۸۰۵
- قام رسول الله ﷺ حين أنزل الله «وأندر
- عشيرتك» - أبو هريرة ..... ۲۷۵۳
- قام رسول الله ﷺ خطيبًا فذكر فتنة القبر -
- أسماء بنت أبي بكر ..... ۱۳۷۳
- قام رسول الله ﷺ حين سمعته حين تشهد يقول
- أما بعد - المسور بن مخرمة ..... ۹۲۶
- قام رسول الله ﷺ في صلاة وقمنا معه - أبو
- هريرة ..... ۶۰۱۰
- قام عمار على منبر الكوفة فذكر عائشة - أبو



- ۷۱۰۱ ..... وائل
- ۱۳۲۰ ..... قام عمر علی المنبر فقال: أما بعد، نزل
- ۵۵۸۱ ..... تحريم الخمر - ابن عمر
- ۱۶۴۱ ..... قام موسى خطيباً في بني إسرائيل - سعيد بن
- ۴۷۲۷ ..... جبير
- ۱۲۲ ..... قام موسى النبي خطيباً - ابن عباس
- ۹۷۸ ..... قام النبي ﷺ يوم الفطر فصلى فبدأ بالصلاة
- ۴۸۳۶ ..... - جابر بن عبد الله
- ۳۱۰۴ ..... قام النبي ﷺ حتى تورمت قدماه - المغيرة
- ۳۰۷۳ ..... قام النبي ﷺ خطيباً فأشار نحو مسكن عائشة
- ۵۳۸۷ ..... - عبد الله بن مسعود
- ۹۴۴ ..... قام النبي ﷺ فذكر الغلول - أبو هريرة
- ۶۳۰۰ ..... قام النبي ﷺ بيني بصفية - أنس بن مالك
- ۵۹۹۷ ..... قام النبي ﷺ فقام الناس معه - عبد الله بن
- ۴۰۴۵ ..... عباس
- ۶۳ ..... قبض النبي ﷺ وأنا ختین - ابن عباس
- ۱۸۰۹ ..... قبل رسول الله ﷺ الحسن - أبو هريرة
- ۱۴۷ ..... قتل مصعب بن عمير وهو خير مني - عبد
- ۶۲۶۸ ..... الرحمن بن عوف
- ۲۲۹۷ ..... قد أجبك - أنس بن مالك
- ۵۶۳۷ ..... قد أحضر رسول الله ﷺ فحلق - ابن عباس
- ۵۲۵۹ ..... قد أذن أن تخرجن في حاجتكن - عائشة
- ۴۷۴۵ ..... قد أريت الآن - منذ صليت لكم الصلاة -
- ۶۱۰۰ ..... الجنة والنار - أنس بن مالك
- ۴۸۹۱ ..... قد أريت دار هجرتكم - عائشة
- ۴۴۶۸ ..... قد أعدتكم مني - سهل بن سعد
- ۱۶۰۲ ..... قد أنزل الله فيك وفي صاحبك - سهل بن
- ۲۹۳۷ ..... سعد
- ۵۰۷۲ ..... قد أنزل الله القرآن فيك وفي صاحبك -
- ..... سهل بن سعد
- ..... قد أودعي موسى بأكثر من ذلك قصير - عبد
- ..... الله بن مسعود
- ..... قد بايعتك كلاماً - عائشة
- ..... قد بلغني أنكم قلتم في أسامة - سالم عن أبيه
- ..... قد توفي اليوم رجل صالح من الحيش -
- ..... جابر بن عبد الله
- ..... قد حج النبي ﷺ فأخبرتني عائشة - عروة بن
- ..... الزبير
- ..... قد خبات لك خبيثاً فما هو؟ - ابن عباس
- ..... قد دنت مني الجنة - أسماء بنت أبي بكر
- ..... قد رأيت الذي صنعتم ولم يمنعني - عائشة
- ..... قد رأيتني مع النبي ﷺ وقد حضرت - جابر
- ..... ابن عبد الله
- ..... قد رجمتها بسنة رسول الله ﷺ - علي بن أبي
- ..... طالب
- ..... قد زوجناكما بما معك من القرآن - سهل بن
- ..... سعد
- ..... قد قضى؟ قالوا: لا يا رسول الله - ابن عمر
- ..... قد قضى الله فيك وفي امرأتك - سهل بن
- ..... سعد
- ..... قد كان من قبلكم يؤخذ الرجل - خباب بن
- ..... الأرت
- ..... قدم أصحاب عبد الله على أبي الدرداء -
- ..... إبراهيم
- ..... قدم أناس من عكل فاجتوا المدينة - أنس
- ..... ابن مالك
- ..... قدم رسول الله ﷺ المدينة والناس يسلفون
- ..... في الثمر - ابن عباس
- ..... قدم رسول الله ﷺ المدينة ليس له خادم -
- ..... أنس بن مالك
- ..... قدم رسول الله ﷺ من سفر وقد سترت بقرام
- ..... لي - عائشة
- ..... قدم رسول الله ﷺ وأصحابه فقال
- ..... المشركون: إنه يقدم عليكم - ابن عباس
- ..... قدم طفيل بن عمرو الدوسي - أبو هريرة
- ..... قدم عبد الرحمن بن عوف فأخى النبي ﷺ -
- ..... أنس بن مالك
- ..... قدم على النبي ﷺ سبي فإذا امرأة من السبي

۳۷۶۳	..... الأشعري	۵۹۹۹	..... نحلِب - عمر بن الخطاب
۳۲۸۷	..... قدمت الشام - علقمة		..... قدم علي رضي الله عنه على النبي ﷺ من
	..... قدمت على رسول الله ﷺ وهو بالبطحاء -	۱۵۵۸	..... اليمن - أنس بن مالك
۱۷۲۴	..... أبو موسى الأشعري		..... قدم عيينة بن حصن بن حذيفة فنزل على ابن
	..... قدمت على النبي ﷺ بالبطحاء - أبو موسى	۴۶۴۲	..... أخيه الحر - ابن عباس
۱۷۹۵	..... الأشعري		..... قدم مسيلمة الكذاب على عهد الرسول ﷺ -
	..... قدمت على النبي ﷺ فأمره بالحل - أبو	۳۶۲۰	..... ابن عباس
۱۵۶۵	..... موسى الأشعري		..... قدم معاوية المدينة - سعيد بن المسيب
۲۶۵۷	..... قدمت على النبي أقيّة - المسور بن مخزوم ..	۳۴۸۸	..... قدم النبي ﷺ خير - أنس بن مالك
	..... قدمت عليّ أُمي وهي مشرّكة - أسماء بنت	۲۲۳۵	..... قدم النبي ﷺ قطاف بالبيت سبعاً وصلى
۲۶۲۰	..... الصديق		..... خلف المقام - ابن عمر
	..... قدمت المدينة فلقيني عبد الله بن سلام - أبو	۳۹۵	..... قدم النبي ﷺ المدينة فكان أنس أصحابه -
۷۳۴۲	..... بردة	۳۹۲۰	..... أنس بن مالك
	..... قدمت المدينة وقد وقع بها مرض - عمر بن		..... قدم النبي ﷺ المدينة فنزل أعلى المدينة -
۱۳۶۸	..... الخطاب	۴۲۸	..... أنس بن مالك
۱۶۵۰	..... قدمت مكة وأنا حائض - عائشة	۱۶۲۵	..... قدم النبي ﷺ مكة قطاف - ابن عباس
	..... قدمت من أرض الحبشة وأنا جويرية - أم	۱۶۴۷	..... قدم النبي ﷺ مكة قطاف - ابن عمر
۳۸۷۴	..... خالد		..... قدم النبي ﷺ من مكة وأبو بكر معه - البراء
	..... قدمنا خير فلما فتح الله عليه الحصن - أنس	۵۶۰۷	..... ابن عازب
۴۲۱۱	..... ابن مالك		..... قدم النبي ﷺ وأصحابه صبح رابعة من ذي
	..... قدمنا على النبي ونحن شبية - مالك بن	۲۵۰۵	..... الحجّة - جابر بن عبد الله
۶۸۵	..... الحويرث		..... قدم النبي ﷺ وأصحابه صبح رابعة من ذي
	..... قدمنا على النبي ﷺ بعد أن افتتح خير - أبو	۲۵۰۵	..... الحجّة - عبد الله بن عباس
۴۲۳۳	..... موسى الأشعري		..... قدم النبي ﷺ وأصحابه لصبح رابعة - عبد
	..... قدمنا مع رسول الله ﷺ ونحن نقول لييك -	۱۰۸۵	..... الله بن عباس
۱۵۷۰	..... جابر ابن عبد الله		..... قدم النبي ﷺ وليس في أصحابه أشمط غير
	..... قرأ ابن عباس «ألا إنهم يشنون» - عمرو بن	۳۹۱۹	..... أبي بكر - أنس بن مالك
۴۶۸۳	..... دينار		..... قدم وفد عبد القيس على رسول الله ﷺ - ابن
۳۶۱۴	..... قرأ رجل الكهف - البراء بن عازب	۳۵۱۰	..... عباس
۱۹۴۹	..... قرأ «فدية طعام مساكين» - ابن عمر		..... قدم وفد عبد القيس على النبي ﷺ - ابن
۴۸۷۲	..... قرأ «فهل من مُدّكر» - عبد الله بن مسعود	۱۳۹۸	..... عباس
	..... قرأ النبي ﷺ فيما أمر وسكت فيما أمر - عبد	۳۱۸۳	..... قدمت أُمي مشرّكة - أسماء
۷۷۴	..... الله بن عباس	۵۹۷۹	..... قدمت أُمي وهي مشرّكة - أسماء
	..... قرأ النبي ﷺ النجم بمكة فسجد فيها - عبد		..... قدمت أنا وأخي من اليمن - أبو موسى

- ۱۰۶۷ ..... الله بن مسعود
- قرأ النبي ﷺ النجم فسجد - عبد الله بن مسعود ..... ۳۸۵۳
- قرأ النبي ﷺ يوم فتح مكة سورة الفتح - عبد الله بن مغفل ..... ۴۸۳۵
- قرأت على النبي ﷺ «فهل من مُدَّكر» - عبد الله بن مسعود ..... ۴۸۷۴
- قرأت على النبي ﷺ والنجم فلم يسجد - زيد بن ثابت ..... ۱۰۷۳
- قرصت نملة نبياً من الأنبياء - أبو هريرة ..... ۳۰۱۹
- قريش والأنصار وجهينة - أبو هريرة ..... ۳۵۰۴
- قسم رسول الله أفية ولم يعط مخزومة - المسورين مخزومة ..... ۲۵۹۹
- قسم رسول الله ﷺ قسمة فقال رجل من الأنصار - عبد الله بن مسعود ..... ۶۰۵۹
- قسم رسول الله ﷺ يوم خيبر - ابن عمر ..... ۴۲۲۸
- قسم النبي ﷺ بين أصحابه ضحايا فصارت لعقبة جذعة - عقبه بن عامر ..... ۵۵۴۷
- قسم النبي ﷺ بيننا تمرًا - أبو هريرة ..... ۵۴۴۱
- قسم النبي ﷺ يوماً بين أصحابه تمرًا - أبو هريرة ..... ۵۴۱۱
- قصرت عن رسول الله ﷺ بمشقص - معاوية ..... ۱۷۳۰
- قضى رسول الله ﷺ في جثين - أبو هريرة ... ۶۷۴۰
- قضى النبي ﷺ إذا نشأجروا في الطريق - أبو هريرة ..... ۲۴۷۳
- قضى النبي ﷺ بالشفعة - جابر بن عبد الله ... ۲۲۱۴
- قضى النبي بالعمري أنها لمن وهبت له - جابر بن عبد الله ..... ۲۶۲۵
- قطع على أهل المدينة بعث - أبو الأسود ... ۴۵۹۶
- قطع النبي ﷺ في محن ثمنه ثلاثة دراهم - عبد الله بن مسعود ..... ۶۷۹۷
- قطع النبي ﷺ يد سارق في محن - ابن عمر ... ۶۷۹۸
- قعدت إلى كعب بن عجرة في هذا المسجد - عبد الله بن مغفل ..... ۴۵۱۷
- قفلنا مع النبي ﷺ من غزوة فتعجلت - جابر بن عبد الله ..... ۵۰۷۹
- قل لا إله إلا الله كلمة أحاج لك بها - المسيب ..... ۶۶۸۱
- قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلماً - أبو بكر ... ۶۳۲۶
- قلت أبوه الزبير وأمه أسماء - ابن عباس ..... ۴۶۶۴
- قلت بعيدة: عندنا من شعر النبي ﷺ - ابن سيرين ..... ۱۷۰
- قلت لابن أبي أوفى: رأيت إبراهيم - إسماعيل بن خالد ..... ۶۱۹۴
- قلت لابن عباس إن لي جرة تتبد لي - أبو جمره ..... ۴۳۶۸
- قلت لابن عباس إن نوقاً البكالي يزعم - سعيد بن جبیر ..... ۳۴۰۱
- قلت لابن عباس أنسجد في صر؟ - مجاهد ... ۳۴۲۱
- قلت لابن عباس: سورة الأنفال؟ قال - سعيد ابن جبیر ..... ۴۶۴۵
- قلت لابن عباس: سورة التوبة؟ قال - سعيد بن جبیر ..... ۴۸۸۲
- قلت لابن عباس سورة الحشر - سعيد بن جبیر ..... ۴۰۲۹
- قلت لابن عمر رأيت الركعتين قبل صلاة الغداة - أنس بن سيرين ..... ۹۹۵
- قلت لابن عمر إني أريد أن أهاجر - مجاهد ... ۴۳۰۹
- قلت لابن عمر رجل طلق امرأته - يونس بن جبیر ..... ۵۲۵۸
- قلت لابن عمر رجل قذف امرأته - سعيد بن جبیر ..... ۵۳۱۱
- قلت لابن عمر فقال: لا هجرة اليوم - مجاهد ..... ۴۳۱۰
- قلت لأبي: أي الناس خير - ابن الحنفية ... ۳۶۷۱
- قلت لأنس أبلغك أن النبي ﷺ قال: لا حلف في الإسلام؟ - عاصم ..... ۲۲۹۴
- قلت لأنس: أحرم رسول الله ﷺ المدينة؟

- قال: - عاصم الأحول ..... ۷۳۰۶
- قلت لأنس: أرايت اسم الأنصار كنتم  
نسمون به؟ - غيلان بن جرير ..... ۳۷۷۶
- قلت لأنس أكانت المصافحة في أصحاب -  
فتادة ..... ۶۲۶۳
- قلت لأنس بن مالك أكنتم تكرهون السعي -  
عاصم ..... ۱۶۴۸
- قلت لجابر بن زيد يزعمون أن رسول الله ﷺ  
نهى عن حمر - عمرو بن دينار ..... ۵۵۲۹
- قلت لسلمة بن الأكوع: على أي شيء بايعتم  
- يزيد بن أبي عبيد ..... ۴۱۶۹
- قلت لسهل بن حنيف: هل سمعت النبي ﷺ  
يقول في الخوارج - يسير ابن عمرو ..... ۶۹۳۴
- قلت لعائشة أنهى النبي ﷺ أن تؤكل لحوم  
الأضاحي - عابس ..... ۵۴۲۳
- قلت لعائشة: فأين قوله: «ثم دنا  
فتدلى...» - مسروق ..... ۳۲۳۵
- قلت لعائشة وأنا يومئذ حديث السن - عروة  
ابن الزبير ..... ۱۷۹۰
- قلت لعائشة: يا أمناه هل رأى محمد ﷺ  
ربه؟ - مسروق ..... ۴۸۵۵
- قلت لعبد الله بن أبي أوفى بشر النبي ﷺ  
خديجة - إسماعيل ..... ۳۸۱۹
- قلت لعبد الله بن عمرو بن العاص أخيرني  
بأشد ما صنع المشركون - عروة بن الزبير ... ۴۸۱۵
- قلت لعثمان بن عفان «والذين يتوفون» قال  
قد نسختها - عبد الله بن الزبير ..... ۴۵۳۰
- قلت لعلي هل عندكم شيء من الوحي - أبو  
جحيفة ..... ۳۰۴۷
- قلت لعلي هل عندكم كتاب؟ - أبو جحيفة .. ۱۱۱
- قلت للأسود: هل سألت عائشة أم المؤمنين  
عما يكره - إبراهيم النخعي ..... ۵۵۹۵
- قلت للنبي ﷺ إنا نلقى العدو غدًا - رافع بن  
خديج ..... ۵۵۴۳
- قلت للنبي ﷺ وأنا في الغار - أبو بكر  
الصدّيق ..... ۳۶۵۳
- قلت له: أي الثياب كان أحبّ إلى النبي  
ﷺ؟ - أنس بن مالك ..... ۵۸۱۲
- قلت لها: أرايت النبي ﷺ أكان من مضر؟ -  
زينب ابنة أبي سلمة ..... ۳۴۹۱
- قلت يا رسول الله ﷺ ما شأن الناس حلّوا -  
حفصة ..... ۱۶۹۷
- قلت يا رسول الله أرايت أشياء كنت أتحدث  
بها - حكيم بن حزام ..... ۱۴۳۶
- قلت يا رسول الله أرايت لو نزلت واديًا -  
عائشة ..... ۵۰۷۷
- قلت يا رسول الله ألا نغزو - عائشة ..... ۱۸۶۱
- قلت يا رسول الله ألي أجر - أم سلمة ..... ۱۴۶۷
- قلت يا رسول الله إن لي جارين - عائشة ..... ۲۲۵۹
- قلت يا رسول الله إن من توبتي أن أنخلع -  
كعب بن مالك ..... ۲۷۵۷
- قلت يا رسول الله إنا لاقو العدو غدًا - رافع  
ابن خديج ..... ۵۵۰۹
- قلت يا رسول الله إنا نرسل الكلاب - عدي  
ابن حاتم ..... ۵۴۷۷
- قلت يا رسول الله انكح أختي بنت أبي سفيان  
- أم حبيبة ..... ۵۱۰۷
- قلت يا رسول الله إني أرسل كلبتي - عدي بن  
حاتم ..... ۵۴۸۶
- قلت: يا رسول الله إني أسمع منك حديثًا  
كثيرًا أنساه - أبو هريرة ..... ۱۱۹
- قلت يا رسول الله إني رجل شاب - أبو هريرة  
- عبد الله ..... ۵۰۷۶
- ابن مسعود ..... ۶۸۱۱
- قلت يا رسول الله أي مسجد وضع أول؟  
قال: المسجد الحرام - أبو ذر ..... ۳۴۲۵
- قلت يا رسول الله أين تنزل غدًا - أسامة بن  
زيد ..... ۳۰۵۸

- ۴۰۹۴ ..... مالک  
 - قنت النبي ﷺ شهرًا يدعو على - أنس بن  
 ۱۰۰۳ ..... مالک  
 - قولوا اللهم صل على محمد عبدك ورسولك  
 ۴۷۹۸ ..... - أبو سعيد الخدري  
 - قولوا اللهم صل على محمد وأزواجه - أبو  
 ۳۳۶۹ ..... حميد الساعدي  
 - قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد  
 ۳۳۷۰ ..... - عبد الرحمن بن أبي ليلى  
 - قولوا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد  
 ۴۷۹۷ ..... - كعب بن عجرة  
 - قوموا إلى سيدكم - أبو سعيد الخدري ..... ۳۰۴۳  
 - قوموا فتوضؤا - أنس بن مالك ..... ۳۵۷۴  
 - قوموا فلاصل لكم - أنس بن مالك ..... ۳۸۰  
 - ألقوها وما حولها - ابن عباس ..... ۵۵۳۸  
 - ألقوها وما حولها وكلوه - ميمونة ..... ۵۵۴۰  
 - قيل لابن عباس: هل لك في أمير المؤمنين  
 معاوية فإنه ما أوتر - ابن أبي مليكة ..... ۳۷۶۵  
 - قيل لأسامة: ألا تكلم هذا؟ قال: قد كلمته  
 - أبو وائل ..... ۷۰۹۸  
 - قيل لأسامة لو أتيت فلانًا فكلمته - أبو وائل ..... ۳۲۶۷  
 - قيل لبني إسرائيل «وادخلوا الباب سجدة» -  
 أبو هريرة ..... ۳۴۰۳  
 - قيل لعمر ألا تستخلف؟ قال: إن أستخلف -  
 ابن عمر ..... ۷۲۱۸  
 - قيل للنبي ﷺ ألا تزوج ابنة حمزة - ابن  
 عباس ..... ۵۱۰۰  
 - قيل للنبي ﷺ: الرجل يحب القوم - أبو  
 موسى ..... ۶۱۷۰  
 - قيل للنبي ﷺ من أكرم الناس؟ قال: أكرمهم  
 - أبو هريرة ..... ۳۳۷۴  
 - قيل للنبي لو أتيت عبد الله بن أبي - أنس بن  
 مالك ..... ۲۶۹۱  
 - قيل يا رسول الله أخبرني بعمل - أبو أيوب .. ۵۹۸۲  
 - قلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة - جابر بن عبد  
 الله ..... ۳۰۷۰  
 - قلت يا رسول الله فيما يعمل العاملون -  
 عمران بن حصين ..... ۷۵۵۱  
 - قلت يا رسول الله ما الخيط الأبيض من  
 الأسود - عدي بن حاتم ..... ۴۵۱۰  
 - قلت يا رسول الله ما شأن الناس حلوا بعمرة  
 - حفصة ..... ۵۹۱۶  
 - قلت يا رسول الله ما لي مال إلا ما أدخل  
 علي الزبير فأصدق؟ - أسماء ..... ۲۵۹۰  
 - قلت يا رسول الله من أسعد الناس بشفاعتك  
 - أبو هريرة ..... ۶۵۷۰  
 - قلت يا رسول الله هل لك في بنت أبي سفيان  
 - أم حبيبة ..... ۵۱۰۶  
 - قلت يا رسول الله هل لي من أجر في بني أبي  
 سلمة - أم سلمة ..... ۵۳۶۹  
 - قلت يا رسول الله يدخل عليك البر - عمر بن  
 الخطاب ..... ۴۷۹۰  
 - قلت يا رسول الله يستأمر النساء - عائشة ... ۶۹۴۶  
 - قلنا لخباب: أكان رسول الله ﷺ يقرأ في  
 الظهر - أبو معمر ..... ۷۴۶  
 - قلنا يا رسول الله إنك تبعنا - عقبة بن عامر .. ۶۱۳۷  
 - قلنا يا رسول الله هذا التسليم فكيف نصلي  
 عليك؟ - أبو سعيد الخدري ..... ۴۷۹۸  
 - قلنا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيامة -  
 أبو سعيد الخدري ..... ۷۴۳۹  
 - قم فاقضه - كعب بن مالك ..... ۲۷۱۰  
 - قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها -  
 أسامة بن زيد ..... ۵۱۹۶  
 - قمت ليلة أصلي عن يسار النبي ﷺ فأخذ  
 بيدي حتى أقامني عن يمينه - عبد الله بن  
 عباس ..... ۷۲۸  
 - قنت رسول الله ﷺ شهرًا - أنس بن مالك ... ۱۳۰۰  
 - قنت النبي ﷺ بعد الركوع شهرًا - أنس بن

- ۴۵۵۴ ..... أنس بن مالك - قيل يا رسول الله أما السلام عليك فقد -
- ۲۸۲۸ ..... كان أبو طلحة لا يصوم - أنس بن مالك ..... ۴۷۹۷ كعب بن عجرة ..... قيل يا رسول الله أيُّ الناس أفضل - أبو
- ۲۹۰۲ ..... كان أبو طلحة يترس - أنس بن مالك ..... ۲۷۸۶ سعيد الخدري ..... قيل : يا رسول الله من أسعد الناس بشفا عتك -
- ۵۸۱۳ ..... مالك ..... ۹۹ - أبو هريرة ..... قيل يا رسول الله من أكرم الناس؟ قال أتقاهم -
- ۶۴۶۲ ..... كان أحب العمل إلى رسول الله ﷺ - عائشة ..... ۳۳۵۳ - أبو هريرة .....
- ۴۵۶۴ ..... ابن عباس ..... كان إذا أتى رجل النبي ﷺ بصدقة - عبد الله
- ۶۳۵۹ ..... ابن أبي أوفى ..... ۲۳۰۱ كاتبت أمية بن خلف - عبد الرحمن بن عوف
- ۹۴ ..... كان إذا سلم سلم ثلاثاً - أنس بن مالك ..... ۹۴ - كاد الخيران أن يهلكا أبو بكر وعمر - ابن
- ۲۰۷۱ ..... كان أصحاب رسول الله ﷺ عمال - عائشة ..... ۷۳۰۲ أبي مليكة ..... كان ابن عشر سنين مقدم النبي ﷺ المدينة -
- ۴۱۵۵ ..... كان أصحاب الشجرة ألفاً وثلاثمائة - عبد الله بن أبي أوفى ..... ۶۲۳۸ أنس بن مالك ..... كان ابن عمر إذا أراد الخروج - ابن عمر ...
- ۱۹۱۵ ..... صائماً - البراء بن عازب ..... ۴۲۶۴ كان ابن عمر إذا حيا ابن جعفر قال : - عامر
- ۶۳۸۹ ..... مالك ..... كان ابن عمر إذا دخل أدنى الحرم أمسك -
- ۲۵۸۲ ..... كان أنس لا يرد الطيب - ثمامة بن عبد الله ... ۱۵۷۳ نافع ..... كان ابن عمر إذا سئل عنن تطلق ثلاثاً - نافع
- ۵۶۳۱ ..... عبد الله بن مسعود ..... ۵۲۶۴ كان ابن عمر إذا صلى بالعداة بذى الحليفة -
- ۸۰۰ ..... ثابت ..... ۱۵۵۳ نافع ..... كان ابن عمر إذا قرأ القرآن - نافع ..... ۴۵۲۶ كان ابن عمر لا يأكل حتى يُؤتى بمسكين -
- ۳۸۴۳ ..... كان أهل الجاهلية يتبايعون - ابن عمر ..... ۵۳۹۳ نافع ..... كان ابن عمر يدهن بالزيت - سعيد بن جبير .
- ۵۳۸۸ ..... كيسان ..... ۱۵۳۷ كان ابن عمر يعطي زكاة رمضان بمد - نافع .
- ۴۴۸۵ ..... كان أهل الكتاب يقرؤون التوراة - أبو هريرة ..... ۶۷۱۳ كان ابن أبي طلحة يشتكي - أنس بن مالك
- ۱۵۲۳ ..... عباس ..... ۵۴۷۰ كان ابن لبعض بنات النبي ﷺ - أسامة بن
- ۴۹۵۳ ..... كان أول ما بُدئ به رسول الله ﷺ - عائشة ... ۷۴۴۸ زيد ..... كان أبو طلحة أكثر الأنصار بالمدينة مآلاً -
- ۲۸۶۲ ..... كان بالمدينة فزع - أنس بن مالك ..... ۲۷۶۹ أنس بن مالك ..... كان أبو طلحة أكثر أنصاري بالمدينة مآلاً -
- ۵۴۴۳ ..... عبد الله ..... ۲۳۱۸ أنس بن مالك ..... كان أبو طلحة أكثر أنصاري المدينة نخلاً -
- ..... كان برجل جراح فقتل نفسه - جندب بن عبد

- ۱۳۶۴ ..... الله  
 - كان بيت في الجاهلية يقال له ذو الخلصة -
- ۴۳۵۵ ..... جرير  
 - كان بين مصلى رسول الله ﷺ وبين الجدار  
 ممر الشاة - سهل بن سعد ..... ۴۹۶  
 - كان بين هذا الحمي من جرهم وبين  
 الأشعرين - زهدم ..... ۷۵۵۵  
 - كان تاجر يداين الناس - أبو هريرة ..... ۲۰۷۸  
 - كان جدار المسجد عند المنبر - سلمة بن  
 الأكوع ..... ۴۹۷  
 - كان جذع يقوم إليه النبي ﷺ فلما وضع له  
 المنبر - جابر بن عبد الله ..... ۹۱۸  
 - كان الحيش يلعون بحرابهم - عائشة ..... ۵۱۹۰  
 - كان حذيفة بالمداين فاستسقى - ابن أبي  
 ليلي ..... ۵۶۳۲  
 - كان خاتم النبي ﷺ في يده - أنس بن مالك ..... ۵۸۷۹  
 - كان ذو المجاز وعكاظ متجر الناس - ابن  
 عباس ..... ۱۷۷۰  
 - كان ربة من القوم - أنس بن مالك ..... ۳۵۴۷  
 - كان رجال من الأعراب جفأة يأتون - عائشة ..... ۶۵۱۱  
 - كان الرجال والنساء يتوضؤون - عبد الله بن  
 عمر ..... ۱۹۳  
 - كان رجال يصلون مع النبي ﷺ عاقدي  
 أزرهم - سهل بن سعد ..... ۳۶۲  
 - كان رجل في بني إسرائيل يقال له جريج -  
 أبو هريرة ..... ۲۴۸۲  
 - كان الرجل في حياة النبي ﷺ إذا رأى رؤيا  
 قصها - سالم عن أبيه ..... ۱۱۲۱  
 - كان الرجل فيمن قبلكم يحفر له في الأرض  
 - خباب بن الأرت ..... ۳۶۱۲  
 - كان رجل ممن قبلكم يسيء الظن بعمله -  
 حذيفة بن اليمان ..... ۶۴۸۰  
 - كان رجل من الأنصار يكنى أبا شعيب وكان  
 له غلام لحام - أبو مسعود ..... ۵۴۶۱
- ۳۶۱۷ ..... كان رجل نصرانياً فأسلم - أنس بن مالك ...  
 - كان الرجل يجعل للنبي ﷺ النخلات - أنس  
 ابن مالك ..... ۳۱۲۸  
 - كان رجل يُخدع في البيع - عبد الله بن عمر .. ۲۴۱۴  
 - كان الرجل يداين الناس - أبو هريرة ..... ۳۴۸۰  
 - كان رجل يسرف على نفسه - أبو هريرة ..... ۳۴۸۱  
 - كان رجل يقرأ سورة الكهف - البراء بن  
 عازب ..... ۵۰۱۱  
 - كان رسول الله ﷺ أجود الناس - ابن عباس ..... ۶  
 - كان رسول الله ﷺ أحسن الناس - أنس بن  
 مالك ..... ۳۰۴۰  
 - كان رسول الله ﷺ أحسن الناس وجهًا -  
 البراء بن عازب ..... ۳۵۴۹  
 - كان رسول الله ﷺ إذا أتى بطعام - أبو هريرة ..... ۲۵۷۶  
 - كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يباشر امرأة من  
 نسائه - ميمونة ..... ۳۰۳  
 - كان رسول الله ﷺ إذا أراد سفرًا - عائشة ..... ۲۵۹۳  
 - كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة  
 غسل يده - عائشة ..... ۲۶۲  
 - كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة  
 غسل يديه - عائشة ..... ۲۷۲  
 - كان رسول الله ﷺ إذا أمرنا - أبو مسعود ..... ۲۲۷۳  
 - كان رسول الله ﷺ إذا أمرنا بالصدقة - أبو  
 مسعود ..... ۱۴۱۶  
 - كان رسول الله ﷺ إذا أمرهم أمرهم من  
 الأعمال - عائشة ..... ۲۰  
 - كان رسول الله ﷺ إذا انصرف - عائشة ..... ۵۲۱۶  
 - كان رسول الله ﷺ إذا أوى - البراء بن عازب ..... ۶۳۱۵  
 - كان رسول الله ﷺ إذا أوى - عائشة ..... ۵۷۴۸  
 - كان رسول الله ﷺ إذا جاءه السائل - أبو  
 موسى الأشعري ..... ۱۴۳۲  
 - كان رسول الله ﷺ إذا خرج لحاجته - أنس  
 ابن مالك ..... ۱۵۱  
 - كان رسول الله ﷺ إذا ذهب - أنس بن مالك ..... ۶۲۸۲

- ۶۰۰۳ - كان رسول الله ﷺ يأخذني - أسامة بن زيد ..
- ۶۲۶ - كان رسول الله ﷺ إذا سكت المؤذن بالأولى
- من صلاة الفجر قام فرجع - عائشة ..
- ۸۷۰ - كان رسول الله ﷺ إذا سلم - أم سلمة ..
- كان رسول الله ﷺ إذا سلم قام النساء - أم سلمة ..
- ۸۳۷ - كان رسول الله ﷺ إذا طاف - ابن عمر ..
- ۱۶۴۴ - كان رسول الله ﷺ إذا غزا قوماً - أنس بن مالك ..
- ۲۹۴۳ - كان رسول الله ﷺ إذا قال سمع الله لمن حمده - البراء بن عازب ..
- ۶۹۰ - كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل يشوص فاه - حذيفة بن اليمان ..
- ۸۸۹ - كان رسول الله ﷺ إذا قدم - أنس بن مالك ..
- ۱۸۰۲ - كان رسول الله ﷺ أمر - عائشة ..
- ۲۰۰۱ - كان رسول الله ﷺ شجر - عائشة ..
- ۵۷۶۵ - كان رسول الله ﷺ صلى نحو بيت المقدس - البراء بن عازب ..
- ۳۹۹ - كان رسول الله ﷺ في سفر - أنس بن مالك ..
- ۶۱۶۱ - كان رسول الله ﷺ في سفر - جابر بن عبد الله ..
- ۱۹۴۶ - كان رسول الله ﷺ قال لي - جابر بن عبد الله ..
- ۳۱۶۴ - كان رسول الله ﷺ فلما يريد غزوة - كعب بن مالك ..
- ۲۹۴۸ - كان رسول الله ﷺ لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل - أنس بن مالك ..
- ۹۵۳ - كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائن - أنس بن مالك ..
- ۳۵۴۸ - كان رسول الله ﷺ معتكفاً - صفية ..
- ۳۲۸۱ - كان رسول الله ﷺ وأبو بكر - عبد الله بن عمر ..
- ۹۶۳ - كان رسول الله ﷺ وأصحابه أتوا بسوق - سويد بن النعمان ..
- ۴۱۷۵ - كان رسول الله ﷺ وهو صحيح - عائشة ..
- ۴۴۳۷ - كان رسول الله ﷺ يأخذني - أسامة بن زيد ..
- ۶۲۶ - كان رسول الله ﷺ يأمر بالصدقة - أبو مسعود ..
- ۴۶۶۹ - كان رسول الله ﷺ يتعوذ يقول: اللهم اني - أنس بن مالك ..
- ۶۳۷۱ - كان رسول الله ﷺ يؤتي بالتمر - أبو هريرة ..
- ۱۴۸۵ - كان رسول الله ﷺ يجاور في رمضان - أبو سعيد الخدري ..
- ۲۰۱۸ - كان رسول الله ﷺ يجتمع بين صلاة الظهر والعصر - عبدالله بن عباس ..
- ۶۹۷۲ - كان رسول الله ﷺ يحب الحلواء - عائشة ..
- ۵۴۳۱ - كان رسول الله ﷺ يحب الحلوى - عائشة ..
- ۵۲۶۸ - كان رسول الله ﷺ يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى - أبو سعيد الخدري ..
- ۹۵۶ - كان رسول الله ﷺ يدخل على أم حرام بنت ملحان فتنعمه - أنس بن مالك ..
- ۲۷۸۸ - كان رسول الله ﷺ يدخل الخلاء - أنس بن مالك ..
- ۱۵۲ - كان رسول الله ﷺ يدخل من الثنية - ابن عمر ..
- ۱۵۷۵ - كان رسول الله ﷺ يدعو - أبو هريرة ..
- ۱۳۷۷ - كان رسول الله ﷺ يدعو على صفوان - سالم بن عبدالله ..
- ۴۰۷۰ - كان رسول الله ﷺ يذبح - ابن عمر ..
- ۵۵۵۲ - كان رسول الله ﷺ يسكت بين التكبير وبين القراءة - أبو هريرة ..
- ۷۴۴ - كان رسول الله ﷺ يشرب عسلاً - عائشة ..
- ۴۹۱۲ - كان رسول الله ﷺ يصلي على راحلته - جابر بن عبدالله ..
- ۴۰۰ - كان رسول الله ﷺ يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة - عائشة ..
- ۱۱۷۰ - كان رسول الله ﷺ إذا رأى مخيلة - عائشة ..



- کان رسول اللہ ﷺ یصلی العصر والشمس لم تخرج من حجرتها - عائشة ..... ۵۴۴
- کان رسول اللہ ﷺ یصلی العصر والشمس مرتفعة حیا - انس بن مالک ..... ۵۵۰
- کان رسول اللہ ﷺ یصلی من اللیل فی حجرته وجدار الحجرۃ قصیر - عائشة ..... ۷۲۹
- کان رسول اللہ ﷺ یصلی وأنا حذاء وأنا حائض - میمونہ ..... ۳۷۹
- کان رسول اللہ ﷺ یصلی وسط - عائشة ..... ۶۲۷۶
- کان رسول اللہ ﷺ یصوم حتی نقول - عائشة ..... ۱۹۶۹
- کان رسول اللہ ﷺ یعالج من التنزیل شدۃ - ابن عباس ..... ۵
- کان رسول اللہ ﷺ یعتکف - ابن عمر ..... ۲۰۲۵
- کان رسول اللہ ﷺ یعتکف - عائشة ..... ۲۰۴۱
- کان رسول اللہ ﷺ یعلمنا الاستخارۃ - جابر ابن عبد اللہ ..... ۱۱۶۲
- کان رسول اللہ ﷺ یعودنی - سعد بن أبی وقاص ..... ۱۲۹۵
- کان رسول اللہ ﷺ یفطر من الشهر حتی نظنُّ - انس بن مالک ..... ۱۱۴۱
- کان رسول اللہ ﷺ یقبل الهدیۃ ویثیب علیہا - عائشة ..... ۲۵۸۵
- کان رسول اللہ ﷺ یقول لقتلی أحد - جابر ابن عبد اللہ ..... ۱۳۴۸
- کان رسول اللہ ﷺ یقول وهو صحیح - عائشة ..... ۶۵۰۹
- کان رسول اللہ ﷺ یشکر أن یقول - عائشة ..... ۴۹۶۸
- کان رسول اللہ ﷺ یشکر خاتمًا - ابن عمر .. ۵۸۶۷
- کان رسول اللہ ﷺ یشکر من المدینۃ - عائشة ..... ۱۶۹۸
- کان رسول اللہ ﷺ إذا قام إلى الصلاة - أبو هریرۃ ..... ۷۸۹
- کان رکوع النبی ﷺ ومسجوده - البراء بن عازب ..... ۷۹۲
- کان زوج بریرۃ عبدًا أسود - ابن عباس ..... ۵۲۸۲
- کان سالم مولی أبی حذیفۃ یوم المهاجرین - ابن عمر ..... ۷۱۷۵
- کان سعد یأمر بخمس ویذکرهن - مصعب ابن سعد ..... ۶۳۶۵
- کان سعد یعلم بنیه - عمرو بن میمون الأودی ..... ۲۸۲۲
- کان سیف الزبیر مُحلّی بفضۃ - هشام عن أبیه ..... ۳۹۷۴
- کان الصاع علی عهد النبی ﷺ مدًا - السائب بن یزید ..... ۷۳۳۰
- کان عاشوراء یصام قبل رمضان - عائشة .... ۴۵۰۲
- کان عاشوراء یصومه أهل الجاهلیۃ - ابن عمر ..... ۴۵۰۱
- کان عاشوراء یومًا تصومه قریش - عائشة ... ۳۸۳۱
- کان عبد اللہ بن الزبیر أحب البشر إلى عائشة - عروۃ بن الزبیر ..... ۳۵۰۵
- کان عبد اللہ بن عمر یجمع بین المغرب والعشاء - نافع ..... ۱۶۶۸
- کان عبد اللہ یذکر الناس فی کل خمیس - أبو وائل ..... ۷۰
- کان عبد اللہ ینحرف فی المنحرف - نافع ..... ۵۵۵۱
- کان عتبۃ بن أبی وقاص عهد إلى أخیه - عائشة ..... ۴۳۰۳
- کان عتبۃ عهد إلى أخیه سعد - عائشة ..... ۲۵۳۳
- کان عذابًا یرعۃ الله علی من یشاء - عائشة ... ۶۶۱۹
- کان عطاء البدریین خمسۃ آلاف - إسماعیل ابن قیس ..... ۴۰۲۲
- کان علی ثقل النبی ﷺ رجل - عبد اللہ بن عمرو ..... ۳۰۷۴
- کان علی رضی الله عنه تخلف عن النبی ﷺ فی خیبر - سلمۃ بن الأكوع ..... ۲۹۷۵
- کان عمر بن الخطاب یدنی ابن عباس - ابن عباس ..... ۳۶۲۷
- کان عمر بن الخطاب یقول لرسول الله ﷺ

- ۶۲۴۰ ..... احجب نساءك - عائشة  
 ۴۲۹۴ ..... كان عمر يدخلني مع أشياخ بدر - ابن عباس  
 ۳۷۵۴ ..... كان عمر يقول: أبو بكر سيدنا - جابر بن عبدالله  
 ۱۳۵۶ ..... كان غلام يهودي يخدم النبي ﷺ - أنس بن مالك  
 ۶۴۵۶ ..... كان فراش رسول الله ﷺ من آدم - عائشة  
 ۵۱۷ ..... كان فراشي حيال مصلى النبي ﷺ - ميمونة  
 ۳۹۱۲ ..... كان فرض للمهاجرين الأولين أربعة آلاف - عمر بن الخطاب  
 ۲۶۲۷ ..... كان فرج بالمدينة - أنس بن مالك  
 ۱۵۱۳ ..... كان الفضل رديف رسول الله ﷺ - ابن عباس  
 ۱۸۵۵ ..... كان الفضل رديف النبي ﷺ فجاءت - ابن عباس  
 ۵۴۳۰ ..... كان في بريدة ثلاث سنن - القاسم بن محمد  
 ۵۲۷۹ ..... كان في بريدة ثلاث سنن - عائشة  
 ۳۴۷۰ ..... كان في بني إسرائيل رجل قتل تسعة وتسعين إنساناً - أبو سعيد  
 ۴۴۹۸ ..... كان في بني إسرائيل القصاص - ابن عباس  
 ۳۸۲۳ ..... كان في الجاهلية بيت يقال له ذو الخلصة - جرير بن عبدالله  
 ۳۹۷۳ ..... كان في الزبير ثلاث ضربات بالسيف - عروة ابن الزبير  
 ۲۲۲۸ ..... كان في السبي صفيّة فصارت إلى دحية - أنس بن مالك  
 ۳۴۶۳ ..... كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح - جندب ابن عبدالله  
 ۷۱۹۰ ..... كان قتال بين بني عمرو فبلغ ذلك - سهل بن سعد  
 ۳۷۴ ..... كان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها - عائشة  
 ۷۹۸ ..... كان القنوت في المغرب والفجر - أنس بن مالك  
 ۶۲۴۰ ..... كان قوم يسألون رسول الله ﷺ استهزاء - ابن عباس  
 ۴۶۲۲ ..... كان لا يصلي من الضحى إلا في يومين - ابن عمر  
 ۱۱۹۱ ..... كان لأبي بكر غلام يخرج له الخراج - عائشة  
 ۳۸۴۲ ..... كان لرجل على رسول الله دين - أبو هريرة  
 ۲۶۰۶ ..... كان لرجل على النبي ﷺ جمل - أبو هريرة  
 ۲۳۰۵ ..... كان لرجل على النبي ﷺ سنن من الإبل - أبو هريرة  
 ۲۳۹۳ ..... كان للنبي ﷺ حاد يقال له أنجشة - أنس بن مالك  
 ۶۲۱۱ ..... كان للنبي ﷺ في حائطنا فرس - سهل بن سعد  
 ۲۸۵۵ ..... كان للنبي ﷺ ناقة - أنس بن مالك  
 ۲۸۷۲ ..... كان المال للولد وكانت الوصية للوالدين - ابن عباس  
 ۲۷۴۷ ..... كان مالك بن الحويرث يرينا كيف كان صلاة النبي ﷺ - أبو قلابه  
 ۸۰۲ ..... كان المؤذن إذا أذن قام ناس - أنس بن مالك  
 ۶۲۵ ..... كان مروان على الحجاز استعمله معاوية - يوسف بن ماهك  
 ۴۸۲۷ ..... كان المسجد مسقوفاً على جذوع - جابر بن عبدالله  
 ۳۵۸۵ ..... كان المسلمون حين قدموا - عبدالله بن عمر  
 ۶۰۴ ..... كان المشركون على منزلتين من النبي ﷺ - ابن عباس  
 ۵۲۸۶ ..... كان معاذ يصلي مع النبي ﷺ ثم يأتي قومه - جابر بن عبدالله  
 ۷۱۱ ..... كان من الأنصار رجل يقال له أبو شعيب - أبو مسعود  
 ۵۴۳۴ ..... كان الناس في عهد رسول الله ﷺ يتبايعون - زيد بن ثابت  
 ۲۱۹۳ ..... كان ناس من أصحاب النبي ﷺ - ابن عمر  
 ۷۲۶۷ .....

- كان النبي ﷺ إذا اغتسل من الجنابة دعا بشيء - عائشة ..... ۹۰۳
- كان النبي ﷺ إذا أوى إلى فراشه - حذيفة ... ۶۳۱۲
- كان النبي ﷺ إذا تبرز لحاجته أتته بماء - أنس بن مالك ..... ۲۰۷
- كان النبي ﷺ إذا تهجد قال - ابن عباس ..... ۷۴۴۲
- كان النبي ﷺ إذا تهجد من الليل - ابن عباس ..... ۷۴۹۹
- كان النبي ﷺ إذا خرج لحاجته - أنس بن مالك ..... ۱۵۰
- كان النبي ﷺ إذا خرج لحاجته تبعته وأنا غلام - أنس بن مالك ..... ۵۰۰
- كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء - أنس بن مالك ..... ۶۳۲۲
- كان النبي ﷺ إذا دخل العشر - عائشة ..... ۲۰۲۴
- كان النبي ﷺ إذا سجد - مالك ابن بحينة ... ۳۵۶۴
- كان النبي ﷺ إذا صلى أقبل علينا - سمرة بن جندب ..... ۱۳۸۶
- كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر - عائشة ..... ۱۱۶۰
- كان النبي ﷺ إذا صلى صلاة أقبل علينا - سمرة بن جندب ..... ۸۴۵
- كان النبي ﷺ إذا قال سمع الله لمن حمده قال: - أبو هريرة ..... ۷۹۵
- كان النبي ﷺ إذا قام من الليل - ابن عباس .. ۶۳۱۷
- كان النبي ﷺ إذا قام من الليل بشيخ فاه بالسواك - حذيفة ..... ۲۴۵
- كان النبي ﷺ إذا قفل من الحج - ابن عمر ... ۲۹۹۵
- كان النبي ﷺ إذا كان يوم عيد - جابر بن عبد الله ..... ۹۸۶
- كان النبي ﷺ إذا نزل عليه الوحي - ابن عباس ..... ۴۹۲۷
- كان النبي ﷺ أشد حياء - أبو سعيد الخدري ۳۵۶۲
- كان النبي ﷺ بارزاً يوماً - أبو هريرة ..... ۵۰
- كان الناس مهنة أنفسهم وكانوا إذا راحوا إلى الجمعة - عائشة ..... ۹۰۳
- كان الناس يتحرون بهدياتهم - هشام عن أبيه ..... ۳۷۷۵
- كان الناس يسألون رسول الله ﷺ - حذيفة ابن اليمان ..... ۷۰۸۴
- كان الناس يصلون مع النبي ﷺ وهم عاقبوا أزرهم - سهل بن سعد ..... ۸۱۴
- كان الناس يطوفون في الجاهلية عراة - عمرو بن الزبير ..... ۱۶۶۵
- كان الناس يؤمرون أن يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه اليسرى - سهل بن سعد .. ۷۴
- كان الناس يتناوبون يوم الجمعة من منازلهم - عائشة ..... ۹۰۲
- كان النبي ﷺ أجود الناس - ابن عباس ..... ۱۹۰۲
- كان النبي ﷺ أحسن الناس - أنس بن مالك ..... ۲۸۲۰
- كان النبي ﷺ أحسن الناس وأجود - أنس ابن مالك ..... ۶۰۳۳
- كان النبي ﷺ إذا أتاه رجل بصدقة - عبد الله ابن أبي أوفى ..... ۶۳۳۲
- كان النبي ﷺ إذا أتاه المسائل - أبو موسى الأشعري ..... ۷۴۷۶
- كان النبي ﷺ إذا أتاه قوم بصدقة - عبد الله ابن أبي أوفى ..... ۴۱۶۶
- كان النبي ﷺ إذا أخذ مضجعه - حذيفة ..... ۶۳۱۴
- كان النبي ﷺ إذا أخذ مضجعه - أبو ذر ..... ۷۳۹۵
- كان النبي ﷺ إذا أراد أن يخرج - عائشة ... ۲۸۷۹
- كان النبي ﷺ إذا أراد أن يتام - حذيفة ..... ۶۳۲۴
- كان النبي ﷺ إذا أراد أن يتام وهو جنب غسل فرجه - عائشة ..... ۲۸۸
- كان النبي ﷺ إذا ارتحل قبل أن تربع الشمس - أنس بن مالك ..... ۱۱۱۱
- كان النبي ﷺ إذا اشتد البرد بكر بالصلاة - أنس بن مالك ..... ۹۰۶

- ۱۳۴۳ ..... عبدالله  
 - كان النبي ﷺ يجمع بين صلاة المغرب والعشاء - أنس بن مالك ..... ۱۱۰۸  
 - كان النبي ﷺ يجمع بين المغرب والعشاء - سالم عن أبيه ..... ۱۱۰۶  
 - كان النبي ﷺ يحب التيمن - عائشة ..... ۴۲۶  
 - كان النبي ﷺ يحب الحلواء - عائشة ..... ۵۵۹۹  
 - كان النبي ﷺ يحب موافقة - ابن عباس ..... ۵۹۱۷  
 - كان النبي ﷺ يحتجم - أنس بن مالك ..... ۲۲۸۰  
 - كان النبي ﷺ يخطب - أنس بن مالك ..... ۱۰۲۱  
 - كان النبي ﷺ يخطب إلى جذع - ابن عمر ..... ۳۵۸۳  
 - كان النبي ﷺ يخطب خطبتين ثم يقعد - عبد الله بن عمر ..... ۹۲۸  
 - كان النبي ﷺ يخطب قائماً ثم يقعد - عبد الله بن عمر ..... ۹۲۰  
 - كان النبي ﷺ يخفف الركعتين - عائشة ..... ۱۱۷۱  
 - كان النبي ﷺ يدركه الفجر - عائشة ..... ۱۹۳۰  
 - كان النبي ﷺ يدعو - ابن عباس ..... ۶۳۴۵  
 - كان النبي ﷺ يدعو في القنوت اللهم - أبو هريرة ..... ۲۹۳۲  
 - كان النبي ﷺ يدعو من الليل اللهم لك الحمد - ابن عباس ..... ۷۳۸۵  
 - كان النبي ﷺ يدور على نسائه - أنس بن مالك ..... ۲۶۸  
 - كان النبي ﷺ يسأل يوم النحر - ابن عباس ..... ۱۷۳۵  
 - كان النبي ﷺ يصغي إلي رأسه - عائشة ..... ۲۰۲۸  
 - كان النبي ﷺ يصلي الظهر - أبو هريرة ..... ۷۷۱  
 - كان النبي ﷺ يصلي وأنا راكدة - عائشة ..... ۹۹۷  
 - كان النبي ﷺ يصلي من الليل - عبد الله بن عمر ..... ۹۹۵  
 - كان النبي ﷺ يصلي في ظل الكعبة - عبد الله بن مسعود ..... ۲۹۳۴  
 - كان النبي ﷺ يصلي حتى ترم - المغيرة بن  
 ۲۸۸۵ ..... كان النبي ﷺ سهر - عائشة .....  
 ۵۹۱۰ ..... كان النبي ﷺ شش القدمين - أنس بن مالك .....  
 ۵۹۰۸ ..... كان النبي ﷺ ضخم القدمين - أبو هريرة .....  
 - كان النبي ﷺ ضخم الكفين - جابر بن عبد الله ..... ۵۹۱۱  
 - كان النبي ﷺ ضخم اليدين - أنس بن مالك ..... ۵۹۰۶  
 - كان النبي ﷺ عند بعض نساءه - أنس بن مالك ..... ۵۲۲۵  
 - كان النبي ﷺ في جنازة - علي بن أبي طالب ..... ۴۹۴۹  
 - كان النبي ﷺ في سفر فقال أبرد - أبو ذر ..... ۳۲۵۸  
 - كان النبي ﷺ في السوق - أنس بن مالك ..... ۲۱۲۰  
 - كان النبي ﷺ في مسير له - أنس بن مالك ..... ۶۲۰۹  
 - كان النبي ﷺ لا يرفع يديه في شيء من دعائه إلا في الاستسقاء - أنس بن مالك ..... ۱۰۳۱  
 - كان النبي ﷺ لا يطرق أهله - أنس بن مالك ..... ۱۸۰۰  
 - كان النبي ﷺ متوارياً بمكة - ابن عباس ..... ۷۵۴۷  
 - كان النبي ﷺ مربوطاً - البراء بن عازب ..... ۳۵۵۱  
 - كان النبي ﷺ والمرأة من نسائه يغتسلان - أنس بن مالك ..... ۲۶۴  
 - كان النبي ﷺ يأتي قباء راكباً و ماشياً - ابن عمر ..... ۱۱۹۴  
 - كان النبي ﷺ يأتي مسجد قباء كل سبت - ابن عمر ..... ۱۱۹۳  
 - كان النبي ﷺ يأخذ ثلاثة أكف ويفيضاها على رأسه - جابر بن عبد الله ..... ۲۵۶  
 - كان النبي ﷺ يباشرني - عائشة ..... ۲۰۳۰  
 - كان النبي ﷺ يبايع النساء - عائشة ..... ۷۲۱۴  
 - كان النبي ﷺ يتحولنا بالموعظة - ابن مسعود ..... ۶۸  
 - كان النبي ﷺ يتعوذ - أبو هريرة ..... ۶۳۴۷  
 - كان النبي ﷺ يتوضأ عند كل صلاة - أنس بن مالك ..... ۲۰۴  
 - كان النبي ﷺ يؤتى بالصبيان - عائشة ..... ۶۳۵۵  
 - كان النبي ﷺ يجمع بين الرجلين - جابر بن

- عباس ..... ۳۳۷۱
- ۲۰۱ - كان النبي ﷺ يغسل بالصاع - أنس بن مالك
- ۲۵۵ - كان النبي ﷺ يفرغ على رأسه ثلاثاً - جابر بن عبد الله
- ۱۹۲۷ - كان النبي ﷺ يقتل ويياشر - عائشة
- ۱۰۷۵ - كان النبي ﷺ يقرأ علينا السورة - عبد الله بن عمر
- ۴۸۶۹ - كان النبي ﷺ يقرأ «فهل من مُذكر» - عبد الله ابن مسعود
- ۸۹۱ - كان النبي ﷺ يقرأ في الجمعة في صلاة الفجر ألم تنزّل - أبو هريرة
- ۷۵۹ - كان النبي ﷺ يقرأ في الركعتين الأوليين - أبو قتادة
- ۷۵۴۹ - كان النبي ﷺ يقرأ القرآن - عائشة
- ۷۴۲۶ - كان النبي ﷺ يقول عند الكرب - ابن عباس
- ۵۷۴۶ - كان النبي ﷺ يقول في الرقية: بسم الله - عائشة
- ۷۹۴ - كان النبي ﷺ يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم - عائشة
- ۶۸۴۸ - كان النبي ﷺ يقول: لا يجلد فوق - أبو بردة
- ۴۵۲۲ - كان النبي ﷺ يقول: اللهم ربنا آتنا - أنس ابن مالك
- ۵۲۴۳ - كان النبي ﷺ يكره أن يأتي الرجل أهله طروقاً - جابر بن عبد الله
- ۴۱۰۴ - كان النبي ﷺ ينقل التراب - البراء بن عازب
- ۷۰۶ - كان النبي ﷺ يوجز الصلاة - أنس بن مالك
- ۹۱۲ - كان النداء يوم الجمعة أوله إذا جلس الإمام على المنبر - السائب بن يزيد
- ۲۰۹۹ - كان هاهنا رجل اسمه نواس - عمرو
- ۶۴۵۸ - كان يأتي علينا الشهر ما نوقد فيه ناراً - عائشة
- ۶۳۷۰ - كان يأمر بهؤلاء الخمس ويحدثهن - سعد ابن أبي وقاص
- ۴۹۲۸ - كان يحرك شفثيه إذا أنزل عليه - ابن عباس
- شعبة ..... ۶۴۷۱
- ۶۱۹ - كان النبي ﷺ يصلي ركعتين خفيفتين بين النداء - عائشة
- ۵۴۱ - كان النبي ﷺ يصلي الصبح وأحدنا - أبو برزة الأسلمي
- ۵۴۶ - كان النبي ﷺ يصلي صلاة العصر والشمس طالعة في حجرتي - عائشة
- ۵۶۰ - كان النبي ﷺ يصلي الظهر بالهاجرة - جابر ابن عبد الله
- ۳۸۱ - كان النبي ﷺ يصلي على الخمرة - ميمونة
- ۴۲۹ - كان النبي ﷺ يصلي في مراض الغنم - أنس ابن مالك
- ۲۳۴ - كان النبي ﷺ يصلي قبل أن يبني المسجد في مراض الغنم - أنس بن مالك
- ۱۱۴۰ - كان النبي ﷺ يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة - عائشة
- ۵۱۸ - كان النبي ﷺ يصلي وأنا إلى جنبه نائمة - ميمونة
- ۵۱۲ - كان النبي ﷺ يصلي وأنا راقدة معترضة على فراشه - عائشة
- ۵۵۵۳ - كان النبي ﷺ يضحى بكبشين - أنس بن مالك
- ۷۵۲۴ - كان النبي ﷺ يعالج من التنزّل شدة - ابن عباس
- ۲۰۴۴ - كان النبي ﷺ يعتكف - أبو هريرة
- ۲۰۳۳ - كان النبي ﷺ يعتكف في العشر - عائشة
- ۱۶۸ - كان النبي ﷺ يعجبه التيمن - عائشة
- ۵۶۱۴ - كان النبي ﷺ يعجبه الحلواء - عائشة
- ۶۳۹۰ - كان النبي ﷺ يعلمنا - سعد بن أبي وقاص
- ۶۳۸۲ - كان النبي ﷺ يعلمنا الاستخارة - جابر بن عبد الله
- ۵۳۵۴ - كان النبي ﷺ يعوذني - سعد بن أبي وقاص
- ۵۷۵۰ - كان النبي ﷺ يعوذ بعضهم - عائشة
- كان النبي ﷺ يعوذ الحسن والحسين - ابن

- ۸۵۰ - كان يسلم فيصرف النساء - أم سلمة .....
- ۵۶۵ - كان يصلي الظهر بالهاجرة - جابر بن عبد الله .....
- ۵۴۷ - كان يصلي الهجرة - التي تدعوها الأولى - حين تدحض الشمس - أبو برزة الأسلمي ..
- ۵۹۰۴ - كان يضرب شعر رأس النبي ﷺ منكبيه - أنس بن مالك .....
- ۴۹۹۸ - كان يعرض على النبي ﷺ القرآن - أبو هريرة
- ۳۳۸ - كان يكفك هكذا فضرب النبي ﷺ بكفيه الأرض - عمار بن ياسر .....
- ۱۹۵۰ - كان يكون عليّ الصوم من رمضان - عائشة .
- ۶۷۶ - كان يكون في مهنة أهله فإذا حضرت الصلاة - عائشة .....
- ۹۷۰ - كان يلبي الملبى لا ينكر عليه ويكبر المكبر - أنس بن مالك .....
- ۳۳۵۹ - كان يفتح على إبراهيم عليه السلام - أم شريك .....
- ۶۳۹۵ - كان اليهود يسلمون على النبي ﷺ - عائشة .
- ۷۳۳۹ - كان يوضع لي ولرسول الله ﷺ - عائشة .....
- ۳۸۴۶ - كان يوم بعثت يوماً قدمه الله - عائشة .....
- ۲۰۰۲ - كان يوم عاشوراء تصومه قريش - عائشة .....
- ۲۰۰۵ - كان يوم عاشوراء نعهده اليهود عيداً - أبو موسى .....
- ۳۰۲ - كانت إحدانا إذا كانت حائضاً - عائشة .....
- ۳۰۸ - كانت إحدانا تحيض ثم تقررص الدم - عائشة .....
- ۶۲۰۲ - كانت أم سليم في الثقل - أنس بن مالك .....
- ۶۰۷۲ - كانت الأمة من إماء أهل المدينة لتأخذ - أنس بن مالك .....
- ۹۰۰ - كانت امرأة لعمر تشهد صلاة الصبح والعشاء - عبد الله بن عمر .....
- ۳۴۲۷ - كانت امرأتان معهما ابناهما - أبو هريرة ....
- ۲۹۰۴ - كانت أموال بني النضير مما أفاء الله - عمر ابن الخطاب .....
- ۲۹۶۱ - كانت الأنصار يوم الخندق تقول - أنس بن مالك .....
- ۳۴۵۵ - كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء - أبو هريرة .....
- ۲۷۸ - كانت بنو إسرائيل يغتسلون عراة - أبو هريرة
- ۱۱۱۷ - كانت بي بواسير فسألت النبي ﷺ عن الصلاة فقال - عمران بن حصين .....
- ۴۶۴۰ - كانت بين أبي بكر وعمر محاورة - أبو الدرداء .....
- ۲۳۲ - كانت تغسل المني من ثوب النبي ﷺ - عائشة .....
- ۴۱۴۴ - كانت تقرأ إذ تلقونه بألسنتكم وتقول الولق : الكذب - عائشة .....
- ۵۱۱۳ - كانت خولة بنت حكيم من اللاتي وهبن - هشام عن أبيه .....
- ۱۰۳۴ - كانت الريح الشديدة إذا هبت - أنس بن مالك .....
- ۱۱۳۸ - كانت صلاة النبي ﷺ ثلاث عشرة ركعة - ابن عباس .....
- ۱۲۶ - كانت عائشة تسر إليك كثيرًا - عبد الله بن الزبير .....
- ۱۹۹۶ - كانت عائشة تصوم أيام منى - هشام .....
- ۲۰۵۰ - كانت عكاظ ومجنة وذو المجاز أسواقًا - ابن عباس .....
- ۱۱۵۱ - كانت عندي امرأة من بني سعد - عائشة .....
- ۵۰۹۷ - كانت في بريرة ثلاث سنن - عائشة .....
- ۶۸۸۱ - كانت في بني إسرائيل قصاص - ابن عباس .
- ۹۳۸ - كانت فينا امرأة - سهل بن سعد .....
- ۵۲۸۷ - كانت قريبة ابنة أبي أمية عند عمر بن الخطاب - ابن عباس .....
- ۴۵۲۰ - كانت قريش ومن دان دينها يقفون - عائشة ..
- ۱۷۴ - كانت الكلاب تبول وتقبل وتدبر في المسجد - ابن عمر .....
- كانت لرجال فضول أرضين - جابر بن عبد

- ۶۶۷۵ ..... اللہ بن عمرو
- ۶۱۴۲ ..... کبر الکبر - رافع بن خدیج وسهل بن ابي حنمہ
- ۳۱۷۳ ..... کبر کبر - سهل بن ابي حنمہ
- ۶۸۹۸ ..... الکبر الکبر فقال لهم: تأتون بالبينة - سهل ابن ابي حنمہ
- ۷۱۹۲ ..... کبر کبر يريد السن - سهل بن ابي حنمہ
- ۴۴۹۹ ..... کتاب اللہ القصاص - انس بن مالک
- ۷۱۵۸ ..... کتب أبو بكرة إلى ابنه - وكان بسجستان - عبد الرحمن بن ابي بكرة
- ۷۲۳۷ ..... کتب إليه عبد الله بن ابي أوفى فقرأته - سالم أبو النصر
- ۲۹۶۵ ..... کتب إليه عبد الله بن ابي أوفى فقرأته - مولى عمر بن عبید اللہ
- ۳۶۵۸ ..... کتب أهل الكوفة إلى ابن الزبير - عبد الله بن ابي مليكة
- ۱۶۶۰ ..... کتب عبد الملك إلى الحجاج - سالم
- ۱۴۷۷ ..... کتب معاوية إلى المغيرة بن شعبة - كاتب المغيرة
- ۶۳۳۰ ..... کتب المغيرة إلى معاوية بن ابي سفيان - وراذ مولى المغيرة بن شعبة
- ۶۵ ..... کتب النبي ﷺ كتاباً أو أراد - انس بن مالک
- ۲۵۱۴ ..... کتبت إلى ابن عباس فکتب إليّ - ابن ابي مليكة
- ۶۶۱۷ ..... کثیراً ما كان النبي ﷺ يحلف - عبد الله بن مسعود
- ۱۴۹۱ ..... کخ کخ ليطرحها - أبو هريرة
- ۴۹۷۵ ..... کذبي ابن آدم ولم يكن له ذلك - أبو هريرة
- ۳۳۱۲ ..... الکريم ابن الکريم ابن الکريم - ابن عمر
- ۵۸۴۰ ..... کساني النبي ﷺ حلة سبواء - علي بن ابي طالب
- ۴۶۱۱ ..... کسرت الربيع ثنية جارية - انس بن مالک
- ۱۰۵۸ ..... کسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ - عائشة
- ۲۶۳۲ ..... اللہ
- ۴۵۲۹ ..... كانت لي أخت تُخطب إليّ - معقل بن يسار
- ۲۰۸۹ ..... كانت لي شارف من نصيبي - علي بن ابي طالب
- ۵۲۸۸ ..... كانت المؤمنات إذا هاجرن إلى النبي ﷺ - عائشة
- ۶۵۰۱ ..... كانت ناقة لرسول الله ﷺ تسمى - انس بن مالک
- ۲۸۷۱ ..... كانت ناقة النبي ﷺ يقال لها العضباء - انس ابن مالک
- ۶۶۲۸ ..... كانت يمين النبي ﷺ لا ومقلب القلوب - ابن عمر
- ۴۵۲۸ ..... كانت اليهود تقول: إذا جامعها - جابر بن عبد الله
- ۴۲۰۸ ..... كأنهم الساعة يهود خبير - انس بن مالک
- ۴۵۱۲ ..... كانوا إذا أحرموا في الجاهلية أتوا البيت - البراء بن عازب
- ۴۱۵۳ ..... كانوا أربع عشرة مائة - جابر بن عبد الله
- ۲۱۶۷ ..... كانوا يتناعون الطعام في أعلى السوق - عبد الله بن مسعود
- ۲۲۵۶ ..... كانوا يتبايعون الجزور إلى خيل الحبلّة - عبد الله بن مسعود
- ۱۵۶۴ ..... كانوا يرون أن العمرة في أشهر الحج - ابن عباس
- ۲۳۴۰ ..... كانوا يزرعونها بالثلث والربع - جابر بن عبد الله
- ۱۵۹۲ ..... كانوا يصومون عاشوراء - عائشة
- ۳۲۱۴ ..... كأي أنظر إلى غبار ساطع - انس بن مالک
- ۳۴۷۷ ..... كأي أنظر إلى النبي ﷺ يحكي نبياً - عبد الله ابن مسعود
- ۴۱۱۸ ..... كأي أنظر إلى النهار ساطعاً - انس بن مالک
- ۲۷۱ ..... كأي أنظر إلى ويبص الطيب - عائشة
- ۱۵۹۵ ..... كأي به أسود أفحج - ابن عباس
- ..... الكبار الإشراف بالله وعقوق الوالدين - عبد

- ۷۲۶۷ - کلووا أو أطمعوا فإنه حلال - ابن عمر .....
- ۴۳۶۲ - کلووا رزقاً أخرجه الله - جابر بن عبد الله .....
- ۵۵۷۴ - کلووا من الأضاحي ثلاثاً - ابن عمر .....
- ۱۹۱۸ - کلووا واشربوا - عائشة .....
- ۱۸۲۲ - کلووا وهم محرمون - أبو قتادة .....
- ۵۵۰۵ - کلوها - سعد بن معاذ .....
- کم أصدققتها؟ قال وزن نواة من ذهب - أنس
- ۵۱۶۷ - ابن مالک .....
- ۴۲۵۳ - کم اعتمر النبي ﷺ؟ - مجاهد .....
- ۵۱۵۳ - کم سقت إليها قال زنة نواة - أنس بن مالک .
- ۴۷۰۶ - «كما أنزلنا على . . .» قال: آمنوا - ابن عباس
- ۴۶۳۹ - الکماءة من المن - سعيد بن زيد .....
- الکماءة من المن وماؤها شفاء العين - سعيد
- ۴۴۷۸ - ابن زيد .....
- کمل من الرجال كثير ولم یکمل من النساء -
- ۳۴۱۱ - أبو موسى الأشعري .....
- ۶۴۱۶ - کن في الدنيا كأنك غریب أو عابر - ابن عمر
- کن نساء المؤمنات يشهدن مع رسول الله ﷺ
- ۵۷۸ - صلاة - عائشة .....
- كنا إذا أصابت إحدانا جناية أخذت بيديها -
- ۲۷۷ - عائشة .....
- ۷۲۰۲ - كنا إذا بايعنا رسول الله ﷺ - ابن عمر .....
- ۲۹۹۳ - كنا إذا صعدنا کبرنا - جابر بن عبد الله .....
- ۸۳۱ - كنا إذا صلينا خلف - عبد الله بن مسعود .....
- كنا إذا صلينا خلف رسول الله ﷺ بالطهار -
- ۵۴۲ - أنس بن مالک .....
- كنا إذا صلينا مع النبي ﷺ قلنا - عبد الله بن
- ۶۲۳۰ - مسعود .....
- كنا أصحاب محمد ﷺ نتحدث - البراء بن
- ۳۹۵۸ - عازب .....
- كنا أكثر الأنصار حقلاً - رافع بن خديج .....
- ۲۳۳۲ - كنا أكثر أهل المدينة حقلاً - رافع بن خديج .
- كنا أكثر أهل المدينة مزدرعاً - رافع بن
- ۲۳۲۷ - خديج .....
- ۱۰۴۳ - مات إبراهيم - المغيرة بن شعبه .....
- ۱۲۷۱ - کُفِن النبي ﷺ في ثلاثة أثواب - عائشة .....
- ۶۰۶۹ - کل أمتي معافي إلا المجاهرين - أبو هريرة .
- کل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبی - أبو
- ۷۲۸۰ - هريرة .....
- کل بني آدم يطعن الشيطان - أبو هريرة .....
- ۳۲۸۶ - کل بیعین لا بیع بينهما حتی يتزقفا - ابن عمر
- ۲۱۱۳ - کل نمر خیر هكذا؟ - أبو سعید وأبو هريرة .
- ۴۲۴۴ - کل ذلك یأتيني الملك - عائشة .....
- ۳۲۱۵ - کل سلامی علیه صدقة - أبو هريرة .....
- ۲۸۹۱ - کل سلامی من الناس علیه صدقة - أبو هريرة
- ۲۷۰۷ - کل شراب أسکر فهو حرام - عائشة .....
- ۲۴۲ - کل عمل ابن آدم له إلا الصوم - أبو هريرة ...
- کل کلمه یکلمه المسلم في سبیل الله - أبو
- هريرة .....
- ۲۳۷ - کل اللیل أوتر رسول الله ﷺ - عائشة .....
- ۹۹۶ - کل ما أسکن علیک - عدي بن حاتم .....
- ۵۴۷۷ - کل معروف صدقة - جابر بن عبد الله .....
- ۶۰۲۱ - کل مما یلیک - عمر بن أبي سلمة .....
- ۵۳۷۷ - کل مولود یولد علی الفطرة - أبو هريرة .....
- ۱۳۸۵ - کلٌ میسر لما خلق له - عمران بن حصین ...
- ۷۵۵۱ - کل - یعنی ما أنهر الدم - رافع بن خديج ...
- ۵۵۰۶ - کلاکما محسن - عبد الله بن مسعود .....
- ۲۴۱۰ - کلاکما محسن ولا تختلفوا - عبد الله بن
- مسعود .....
- ۳۴۷۶ - کلکم راع - عبد الله بن عمر .....
- ۸۹۳ - کلکم راع وکلکم مسؤول - عبد الله بن عمر .
- ۵۱۸۸ - کلکم راع ومسؤول عن رعیتہ - عبد الله بن
- عمر .....
- ۲۴۰۹ - کلمتان حبیبتان إلى الرحمن خفیفتان علی
- اللسان - أبو هريرة .....
- ۷۵۶۳ - کلمتان خفیفتان علی اللسان - أبو هريرة ...
- ۶۴۰۶ - کلووا - أنس بن مالک .....
- ۲۴۸۱ -



- ابن مالک ..... ۷۲۹۳
- ۱۲۱۱ ..... - كنا عند النبي ﷺ إذ جاءه رسول إحدى بناته
- ۷۳۷۷ ..... - أسامة بن زيد
- ۵۱۳۲ ..... - كنا عند النبي ﷺ جلوساً فجاءته - سهل بن سعد
- ۷۲ ..... - كنا عند النبي ﷺ فأتني بجمّار - عبد الله بن عمر
- ۴۸۹۴ ..... - ابن الصامت
- ۶۸۲۷ ..... - إلا ما - أبو هريرة وزيد بن خالد
- ۵۵۴ ..... - كنا عند النبي ﷺ فنظر إلى القمر - جرير بن عبد الله
- ۶۷۸۴ ..... - كنا عند النبي ﷺ في مجلس فقال: يا يعقوب
- ۱۳۰۹ ..... - عبادة بن الصامت
- ۱۳۶۲ ..... - كنا في جنازة فأخذ أبو هريرة بيد مروان
- ۵۱۱۷ ..... - سعيد المقبري عن أبيه
- ۴۶۰۲ ..... - كنا في جنازة في بقيع الغرقد - علي بن أبي طالب
- ۳۶۹۷ ..... - كنا في جيش فأتانا رسولُ رسولِ الله ﷺ - جابر وسلمة
- ۵۲۹۷ ..... - كنا في حلقة عبد الله فجاء حذيفة - الأسود
- ۳۴۴ ..... - كنا في زمن النبي ﷺ لا نعدل - ابن عمر
- ۴۹۰۵ ..... - كنا في سفر مع رسول الله ﷺ فلما غربت
- ۵۰۰۷ ..... - عبد الله بن أبي أوفى
- ۳۲۶ ..... - كنا في سفر مع النبي ﷺ وأنا أسريتا - عمران
- ۴۲۱۴ ..... - كنا في غزاة فكسع رجل من المهاجرين
- ۳۱۵۳ ..... - رجلاً - جابر بن عبد الله
- ۵۴۵۳ ..... - كنا في مسير لنا ففرغنا - أبو سعيد الخدري
- ۱۲۱۱ ..... - كنا لا نعد الكدرة والصفرة شيئاً - أم عطية
- ۲۴۹۰ ..... - كنا محاصري خيبر - عبد الله بن مغفل
- ۵۰۰۱ ..... - كنا بصفين فقام سهل فقال: - حبيب بن أبي ثابت
- ۳۱۸۲ ..... - كنا جلوساً عند عمر رضي الله عنه فقال أيكم يحفظ - حذيفة
- ۵۲۵ ..... - كنا جلوساً عند النبي ﷺ إذ أتني بجنازة - سلمة بن الأكوع
- ۲۲۸۹ ..... - كنا جلوساً عند النبي ﷺ إذ نظر إلى القمر - جرير بن عبد الله
- ۷۴۳۴ ..... - كنا جلوساً عند النبي ﷺ فأنزلت - أبو هريرة
- ۴۸۹۷ ..... - كنا جلوساً عند النبي ﷺ فقال - ما منكم من أحد - علي بن أبي طالب
- ۴۹۴۷ ..... - كنا جلوساً مع ابن مسعود فجاء خباب - علقمة
- ۴۳۹۱ ..... - كنا جلوساً مع النبي ﷺ ومعه عود ينكت به - علي بن أبي طالب
- ۶۶۰۵ ..... - كنا على شاطئ نهر بالأهواز قد نصب عنه الماء - الأزرق بن قيس
- ۶۱۲۷ ..... - كنا عند ابن عباس فذكروا الدجال - مجاهد
- ۱۵۵۵ ..... - كنا عند أبي موسى الأشعري وكان بيننا وبين - زهدم
- ۵۵۱۸ ..... - كنا عند أبي موسى فأتني ذكر دجاجة - زهدم
- ۳۱۳۳ ..... - كنا عند أبي هريرة وعليه ثوبان ممشقان - محمد بن سيرين
- ۷۳۲۴ ..... - كنا عند حذيفة فقال: ما بقي من أصحاب - زيد بن وهب
- ۴۶۵۸ ..... - كنا عند رسول الله ﷺ فأنكسفت الشمس - أبو بكر
- ۱۰۴۰ ..... - كنا عند رسول الله ﷺ فقال: أخبروني - ابن عمر
- ۴۶۹۸ ..... - كنا عند عمر فقال: نهينا عن التكلف - أنس

- ۱۹۰۵ ..... ابن مسعود .....
- ۲۹۹۲ ..... - کنا مع رسول الله ﷺ فکنا إذا أشرفنا على واد  
- أبو موسى الأشعري .....
- ۴۹۴۵ ..... کنا مع رسول الله ﷺ فلبينا بالحج - جابر بن  
عبدالله ..... ۷۲۳۰
- ۶۲۱۷ ..... کنا مع رسول الله ﷺ في الخندق - سهل بن  
سعد ..... ۴۰۹۸
- ۳۳۴۰ ..... - کنا مع رسول الله ﷺ في غار - عبد الله بن  
مسعود ..... ۳۳۱۷
- ۵۳۹ ..... کنا مع رسول الله ﷺ في غزاة - أبو موسى  
الأشعري ..... ۶۶۱۰
- ۲۱۱۵ ..... کنا مع رسول الله ﷺ نجني الكباث - جابر  
ابن عبدالله ..... ۳۴۰۶
- ۵۵۴۴ ..... کنا مع رسول الله ﷺ وأنزلت عليه  
«والمرسلت» - عبدالله بن مسعود ..... ۴۹۳۰
- ۵۲۴۷ ..... کنا مع النبي ﷺ في سفر فأراد المؤذن - أبو  
ذر ..... ۶۲۹
- ۳۰۸۵ ..... کنا مع النبي ﷺ في الصلاة - عبد الله بن  
مسعود ..... ۸۳۵
- ۲۸۸۲ ..... کنا مع النبي ﷺ أكثرنا ظلا - أنس بن مالك .  
کنا مع النبي ﷺ بالقاحة - أبو قتادة ..... ۱۸۲۳
- ۳۶۹۴ ..... کنا مع النبي ﷺ بذات الرقاع - جابر بن عبد  
الله ..... ۴۱۳۶
- ۶۳۹۶ ..... کنا مع النبي ﷺ في الحليفة فأصاب الناس  
جوع - رافع بن خديج ..... ۲۴۸۸
- ۳۸۴۴ ..... کنا مع النبي ﷺ بنخل فضلى الخوف - جابر  
ابن عبدالله ..... ۴۱۳
- ۵۴۲۱ ..... کنا مع النبي ﷺ ثلاثين ومائة - عبد الرحمن بن  
أبي بكر ..... ۲۶۱۸
- ۱۷۱۹ ..... کنا مع النبي ﷺ ثم جاء رجل - عبد الرحمن  
ابن أبي بكر ..... ۲۲۱۶
- ۹۰۵ ..... کنا مع النبي ﷺ حين اعتمر - عبدالله بن أبي  
أوفى ..... ۴۱۸۸
- ۳۹۵۹ ..... کنا مع النبي ﷺ شباباً - عبدالله بن مسعود ..  
کنا مع النبي ﷺ فقال من استطاع - عبدالله
- ۴۴۰۲ ..... کنا مع النبي ﷺ في بقیع الغرقد - علي بن  
أبي طالب ..... ۶۲۱۷
- ۲۹۸۰ ..... کنا مع النبي ﷺ في جنازة - علي بن أبي  
طالب ..... ۶۲۱۷
- ۵۴۲۴ ..... کنا مع النبي ﷺ في دعوة فرفعت إليه الذراع  
- أبو هريرة ..... ۳۳۴۰
- ۵۱۸۷ ..... کنا مع النبي ﷺ في سفر فأراد المؤذن أن  
يؤذن للظهر - أبو ذر ..... ۵۳۹
- ..... کنا مع النبي ﷺ في سفر فکنت على بكر  
صعب لعمر - ابن عمر ..... ۲۱۱۵
- ..... کنا مع النبي ﷺ في سفر فندب بعير من الإبل -  
رافع بن خديج ..... ۵۵۴۴
- ..... کنا مع النبي ﷺ في غزوة فلما قفلنا - جابر  
بن عبدالله ..... ۵۲۴۷
- ..... کنا مع النبي ﷺ مفغله من عسفان - أنس بن  
مالك ..... ۳۰۸۵
- ..... کنا مع النبي ﷺ نسقي - الربيع بنت معوذ  
کنا مع النبي ﷺ وهو أخذ بيد عمر - عبدالله  
ابن هشام ..... ۳۶۹۴
- ..... کنا مع النبي ﷺ يوم الخندق - علي بن أبي  
طالب ..... ۶۳۹۶
- ..... کنا تأتي أنس بن مالك فيحدثنا - غيلان بن  
جرير ..... ۳۸۴۴
- ..... کنا تأتي أنس بن مالك وخبازه قائم - قتادة ..  
کنا نأكل من لحوم بدننا - جابر بن عبدالله ..  
کنا نبکر بالجمعة - أنس بن مالك ..... ۹۰۵
- ..... کنا نتحدث أن أصحاب بدر ثلاثمائة وبضعة  
عشر - البراء بن عازب ..... ۳۹۵۹
- ..... کنا نتحدث بحجة الوداع - ابن عمر ..... ۴۴۰۲
- ..... کنا ننزود لحوم الأضاحي - جابر بن عبدالله  
کنا ننزود لحوم الهدى - جابر بن عبدالله ..  
کنا نتقي الكلام والانبساط إلى نسائنا - ابن  
عمر ..... ۵۱۸۷

- ۴۵۳۴ - كنا نتكلم عن الصلاة - زيد بن أرقم .....
- ۲۱۶۶ - كنا نلتقى الركبان - عبد الله بن مسعود .....
- ۴۴۷ - كنا نحمل لينة لينة - أبو سعيد .....
- ۱۵۰۶ - كنا نخرج زكاة الفطر صاعًا - أبو سعيد الخدري .....
- ۱۵۱۰ - كنا نخرج في عهد رسول الله ﷺ يوم الفطر - أبو سعيد الخدري .....
- ۳۶۵۵ - كنا نخير بين الناس في زمن النبي ﷺ - ابن عمر .....
- ۲۰۸۰ - كنا نُرزق تمر الجمع - أبو سعيد الخدري ...
- ۴۴۹۶ - كنا نرى أنهما من أمر الجاهلية - أنس بن مالك .....
- ۶۴۴۰ - كنا نرى هذا من القرآن حتى نزلت «الهكم التكاثر» - أبي بن كعب .....
- ۱۹۴۷ - كنا نسافر مع النبي ﷺ فلم يعب الصائم - أنس بن مالك .....
- ۱۱۹۹ - كنا نسلم على النبي ﷺ وهو في الصلاة - عبد الله بن مسعود .....
- ۳۸۷۵ - كنا نسلم على النبي ﷺ وهو يصلي - عبد الله ابن مسعود .....
- ۸۱۱ - كنا نصلي خلف النبي ﷺ - البراء بن عازب .....
- ۷۳۸۱ - كنا نصلي خلف النبي ﷺ فنقول - عبد الله ابن مسعود .....
- ۵۴۸ - كنا نصلي العصر - أنس بن مالك .....
- ۵۵۱ - كنا نصلي العصر ثم يذهب الذاهب إلى قباء - أنس بن مالك .....
- ۳۸۵ - كنا نصلي مع النبي ﷺ فيضع أحدنا طرف الثوب - أنس بن مالك .....
- ۴۱۶۸ - كنا نصلي مع النبي ﷺ الجمعة - سلمة بن الأكوع .....
- ۹۴۱ - كنا نصلي مع النبي ﷺ الجمعة ثم تكون القائلة - سهل بن سعد .....
- ۲۴۸۵ - كنا نصلي مع النبي ﷺ العصر فننحر جزورًا - رافع بن خديج .....
- ۱۲۰۸ - كنا نصلي مع النبي ﷺ في شدة الحر - أنس ابن مالك .....
- ۵۶۰ - كنا نصلي مع النبي ﷺ المغرب إذا توارت - سلمة .....
- ۵۵۹ - كنا نصلي المغرب مع النبي ﷺ فينصرف أحدنا - رافع بن خديج .....
- ۳۱۵۴ - كنا نصيب في مغازينا العسل والعنب - ابن عمر .....
- ۱۵۰۵ - كنا نطعم الصدقة صاعًا من الشعير - أبو سعيد الخدري .....
- ۴۳۷۶ - كنا نعبد الحجر - أبو رجاء العطاردي .....
- ۳۵۷۹ - كنا نعد الآيات بركة - عبد الله بن مسعود ...
- ۵۲۰۷ - كنا نعزل على عهد رسول الله ﷺ - جابر بن عبد الله .....
- ۵۲۰۸ - كنا نعزل القرآن ينزل - جابر بن عبد الله ...
- ۱۵۰۸ - كنا نعطيها في زمان النبي ﷺ صاعًا - أبو سعيد الخدري .....
- ۵۶۷۹ - كنا نغزو مع رسول الله ﷺ - ربيع بنت معوذ .
- ۵۰۷۵ - كنا نغزو مع رسول الله ﷺ وليس لنا شيء - عبد الله بن مسعود .....
- ۲۸۸۳ - كنا نغزو مع النبي ﷺ فنسقي القوم - الربيع بنت معوذ .....
- ۴۶۱۵ - كنا نغزو مع النبي ﷺ وليس معنا - عبد الله ابن مسعود .....
- ۶۲۴۸ - كنا نفرح يوم الجمعة قلت لسهل: ولم؟ - سهل بن سعد .....
- ۱۲۰۲ - كنا نقول التحية في الصلاة - عبد الله بن مسعود .....
- ۶۳۲۸ - كنا نقول في الصلاة: السلام على الله - عبد الله بن مسعود .....
- ۴۷۱۱ - كنا نقول للحمي إذا كثر في الجاهلية - عبد الله بن مسعود .....
- ۶۲۷۹ - كنا نقبل وتتغدى بعد الجمعة - سهل بن سعد .....
- ۲۴۸۵ - كنا نؤمر أن نخرج يوم العيد حتى نخرج

- ۹۷۱ ..... البکر من خدرها - أم عطية  
 - كنا نؤمر عند الخسوف بالعنافة - أسماء بنت  
 ۲۵۲۰ ..... أبي بكر  
 - كنا نمنع عوانقنا أن يخرجن - حفصة ..... ۳۲۴  
 - كنا نتنظر عبد الله إذ جاء يزيد - شقيق ..... ۶۴۱۱  
 - كنا نُنهي أن نحد على ميت فوق ثلاث إلا  
 ۳۱۳ ..... على زوج - أم عطية .....  
 - كنا نؤتى بالشارب على عهد رسول الله ﷺ -  
 ۶۷۷۹ ..... السائب بن يزيد .....  
 - كنا يوم الحديبية أربع عشرة مائة - البراء بن  
 ۳۵۷۷ ..... عازب .....  
 - كنا يوم الحديبية ألفاً وأربعمائة - جابر بن  
 ۴۸۴۰ ..... عبد الله .....  
 - كنا يوماً نصلي وراء النبي ﷺ فلما رفع رأسه  
 ۷۹۹ ..... من الركعة - رفاعة بن رافع .....  
 - كنت أتجر في الصرف - أبو المنهال ..... ۲۰۶۰  
 - كنت أتسحر في أهلي ثم يكون سرعة بي أن  
 ۵۷۷ ..... أدرك صلاة الفجر - سهل بن سعد .....  
 - كنت أجالس ابن عباس بمكة - أبو جمره ... ۳۲۶۱  
 - كنت أجاور هذه العشر - أبو سعيد الخدري ۲۰۱۸  
 - كنت أرجل رأس رسول الله ﷺ وأنا حائض  
 - عائشة ..... ۲۹۵  
 - كنت أسقي أبا طلحة وأبا عبيدة وأبي - أنس  
 ۷۲۵۳ ..... ابن مالك .....  
 - كنت أسقي أبا عبيدة وأبا طلحة - أنس بن  
 ۵۵۸۲ ..... مالك .....  
 - كنت أسلم على النبي ﷺ وهو في الصلاة -  
 ۱۲۱۶ ..... عبد الله بن مسعود .....  
 - كنت أسمع أنه لا يموت نبي حتى يخبر -  
 ۴۴۳۵ ..... عائشة .....  
 - كنت أصلي فدعاني النبي ﷺ - أبو سعيد بن  
 ۵۰۰۶ ..... المعلى .....  
 - كنت أصلي فمر بي رسول الله ﷺ - أبو  
 ۴۶۴۷ ..... سعيد بن المعلى .....
- كنت أصلي في المسجد فدعاني - أبو سعيد  
 ۴۴۷۴ ..... ابن المعلى .....  
 - كنت أصلي لقومي ببني سالم - عتبان بن  
 ۱۱۸۶ ..... مالك الأنصاري .....  
 - كنت أطيب رسول الله ﷺ - عائشة ..... ۱۵۳۹  
 - كنت أطيب النبي ﷺ - عائشة ..... ۵۹۲۳  
 - كنت أطيب النبي ﷺ عند إحرامه - عائشة ... ۵۹۲۸  
 - كنت أعرّف انقضاء صلاة النبي ﷺ بالتكبير  
 - عبد الله بن عباس ..... ۸۴۲  
 - كنت أعلم في عهد رسول الله ﷺ أن الأرض  
 ۲۳۴۵ ..... تكرى - ابن عمر .....  
 - كنت أغار على اللاتي وهبن أنفسهن -  
 ۴۷۸۸ ..... عائشة .....  
 - كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد  
 ۲۷۳ ..... عائشة .....  
 - كنت أغتسل أنا النبي ﷺ من إناء واحد -  
 ۲۵۰ ..... عائشة .....  
 - كنت أغسل الجنابة من ثوب النبي ﷺ -  
 ۲۲۹ ..... عائشة .....  
 - كنت أغسله من ثوب رسول الله ﷺ - عائشة ۲۳۰  
 - كنت أقتل القلائد - عائشة ..... ۱۷۰۲  
 - كنت أقتل قلائد الغنم - عائشة ..... ۱۷۰۳  
 - كنت أقرئ رجالاً من المهاجرين - ابن  
 ۶۸۳۰ ..... عباس .....  
 - كنت أقرئ عبد الرحمن بن عوف فلما - ابن  
 ۷۳۲۳ ..... عباس .....  
 - كنت ألزم النبي ﷺ لشعب بطني - أبو هريرة .. ۵۴۳۲  
 - كنت ألعب بالبنات عند النبي ﷺ - عائشة ... ۶۱۳۰  
 - كنت إلى جنب زيد بن أرقم فقبل له: - أبو  
 ۳۹۴۹ ..... إسحاق .....  
 - كنت أمدرجلي في قبلة النبي ﷺ - عائشة ... ۱۲۰۹  
 - كنت أمشي مع رسول الله ﷺ - أنس بن  
 ۵۸۰۹ ..... مالك .....  
 - كنت أمشي مع رسول الله ﷺ في حرث -

- ۲۲۲۵ ..... أبي الحسن  
- كنت عند ابن عباس وهم يسألونه - النصر بن
- ۵۹۶۳ ..... أنس  
- كنت عند ابن عمر فمروا بفتية - سعيد بن
- ۵۵۱۵ ..... جبير  
- كنت عند رسول الله ﷺ فجاءه رجلان -
- ۱۴۱۳ ..... عدي بن حاتم  
- كنت عند عثمان أتاه رجل - مروان بن
- ۳۷۱۸ ..... الحكم  
- كنت عند النبي ﷺ إذ جاءه رسول إحدى
- ۶۶۰۲ ..... بناته - أسامة بن زيد  
- كنت عند النبي ﷺ فجاءه رجل - أنس بن
- ۶۸۲۳ ..... مالك  
- كنت عند النبي ﷺ فقال لرجل عنده لا أكل -
- ۵۳۹۹ ..... أبو جحيفة  
- كنت عند النبي ﷺ وهو نازل - أبو موسى
- ۴۳۲۸ ..... الأشعري  
- كنت عند النبي ﷺ وهو يأكل جمًا - ابن
- ۲۲۰۹ ..... عمر  
- كنت غلامًا أمشي مع رسول الله ﷺ - أنس
- ۵۴۳۵ ..... ابن مالك  
- كنت غلامًا عزبًا في عهد النبي ﷺ - ابن
- ۷۰۳۰ ..... عمر  
- كنت غلامًا في حجر رسول الله ﷺ - عمر
- ۵۳۷۶ ..... ابن أبي سلمة  
- كنت في حلقة فيها سعد بن مالك وابن عمر
- ۷۰۱۰ ..... قيس بن عباد  
- كنت في حلقة فيها عبد الرحمن بن أبي ليلى
- ۴۹۱۰ ..... وكان - محمد بن سيرين  
- كنت في غزاة فسمعت عبد الله بن أبي - زيد
- ۴۹۰۰ ..... ابن أرقم  
- كنت في مجلس من مجالس الانصار - أبو
- ۶۲۴۵ ..... سعيد الخدري  
- كنت فيمن تغشاه الناس يوم أحد - أبو طلحة
- ۴۰۶۸ ..... عبد الله بن مسعود  
- كنت أمشي مع النبي ﷺ - أبو ذر
- ۶۲۶۸ ..... كنت أمشي مع النبي ﷺ وعليه برد - أنس بن
- ۳۱۴۹ ..... مالك  
- كنت أنا وأبي حتى دخلنا على عائشة - أبو
- ۱۹۲۵ ..... بكر بن عبد الرحمن  
- كنت أنا وأصحابي الذين قدموا معي في
- ۵۶۷ ..... السفينة - أبو موسى  
- كنت أنا وأمي من المستضعفين - ابن عباس
- ۱۳۵۷ ..... كنت أنا م بين يدي رسول الله ﷺ ورجلاي
- ۳۸۲ ..... في قبلته - عائشة  
- كنت أنقل النوى من أرض الزبير - أسماء ...
- ۳۱۵۱ ..... كنت باليمن فلقبت رجلين - جرير بن عبد
- ۴۳۵۹ ..... الله  
- كنت جالسًا عند النبي ﷺ - أبو الدرداء
- ۳۶۶۱ ..... كنت جالسًا في مسجد المدينة - قيس بن
- ۳۸۱۳ ..... عباد  
- كنت جالسًا مع أبي مسعود وأبي موسى
- ۷۱۰۵ ..... وعمار - شقيق بن سلمة  
- كنت جالسًا مع أبي هريرة في مسجد - عمرو
- ۷۰۵۸ ..... بن يحيى  
- كنت جالسًا مع النبي ﷺ ورجلان - سليمان
- ۳۲۸۲ ..... ابن سرد  
- كنت خلقت في البيت تبرًا - عتبة بن
- ۱۴۳۰ ..... الحارث  
- كنت رجلًا قينًا - خباب بن الأرت
- ۲۲۷۵ ..... كنت رجلًا مذاءً - علي بن أبي طالب
- ۱۳۲ ..... كنت ردف النبي ﷺ - معاذ بن جبل
- ۲۸۵۶ ..... كنت رديف أبي طلحة - أنس بن مالك
- ۲۹۸۶ ..... كنت ساقى القوم في منزل أبي طلحة - أنس
- ۲۴۶۴ ..... ابن مالك  
- كنت شاهدًا لابن عمر وسأله رجل - ابن أبي
- ۵۹۹۴ ..... نعم  
- كنت عند ابن عباس إذ أتاه رجل - سعيد بن

- ۱۹۵۸ ..... عبد الله بن أبي أوفى -
- ۳۹۲۲ ..... كنت مع النبي ﷺ في الغار - أبو بكر الصديق
- ۴۸۰۲ ..... كنت مع النبي ﷺ في المسجد - أبو ذر
- ۵۴۹۲ ..... كنت مع النبي ﷺ فيما بين مكة - أبو قتادة ...
- ۳۶۷۷ ..... كنت وأبو بكر وعمر، فعلت وأبو بكر وعمر - ابن عباس
- ۳۷۲۰ ..... كنت يوم الأحزاب جعلت أنا وعمر بن أبي سلمة - عبد الله بن الزبير
- ۴۳۷۷ ..... كنت يوم بعث النبي ﷺ غلاماً - أبو رجاء ...
- ۲۵۷۰ ..... كنت يوماً جالساً مع رجال - أبو قتادة
- ۴۵۵۷ ..... «كنتم خير أمة» قال: خير الناس للناس - أبو هريرة
- ۶۵۷۸ ..... الكوثر الخير الكثير - ابن عباس
- ۳۱۸۰ ..... كيف أنتم إذا لم تجتوبوا ديناراً - أبو هريرة ...
- ۳۴۴۹ ..... كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم - أبو هريرة
- ۲۷۳۰ ..... كيف بك إذا أخرجت من خير - ابن عمر ...
- ۳۵۳۱ ..... كيف بنسبي؟ فقال حسان - عائشة
- ۴۱۴۵ ..... كيف بنسبي؟ قال - هشام عن أبيه
- ..... كيف بها وقد زعمت أنها أرضعتكما - عقبه
- ۵۱۰۴ ..... ابن الحارث
- ..... كيف تسألون أهل الكتاب عن شيء - ابن عباس
- ۷۳۶۳ ..... عباس
- ..... كيف تسألون أهل الكتاب عن كتبهم - ابن عباس
- ۷۵۲۲ ..... عباس
- ..... كيف تصنع في الموقف يوم عرفة - سالم بن عبدالله
- ۱۶۶۲ ..... عبدالله
- ..... كيف تفعلون بمن زنى منكم؟ - ابن عمر
- ۴۵۵۶ ..... كيف تيكم؟ - عائشة
- ۲۶۶۱ ..... كيف ذلك؟ قال: صلوا كما صلينا - أبو هريرة
- ۶۳۲۹ ..... كيف كانت صلاة رسول الله ﷺ - أبو سلمة
- ۳۵۶۹ ..... ابن عبد الرحمن
- ..... كيف كنتم تصنعون في هذا اليوم - محمد بن
- ۵۲۷۲ ..... كنت فيمن رحمه - جابر بن عبدالله
- ..... كنت قائماً على الحي أسقيهم عمومي - أنس بن مالك
- ۵۵۸۳ ..... كنت قائماً في المسجد فحصبني رجل - السائب بن يزيد
- ۴۷۰ ..... كنت قيناً بمكة - خباب بن الأرت
- ۴۷۳۳ ..... كنت قيناً في الجاهلية - خباب بن الأرت ...
- ۲۰۹۱ ..... كنت كاتباً لجزء بن معاوية عم الأحنف - بجالة
- ۳۱۵۶ ..... كنت لك كأبي زرع لأم زرع - عائشة
- ۵۱۸۹ ..... كنت مع ابن عمر - سعيد بن جبير
- ۹۶۶ ..... كنت مع ابن عمر فسأله رجل فقال - زياد بن جبير
- ۶۷۰۶ ..... كنت مع رسول الله ﷺ فأناه رجل - صفوان ابن يعلى عن أبيه
- ۱۸۴۷ ..... كنت مع رسول الله ﷺ في سوق - أبو هريرة
- ۵۸۸۴ ..... كنت مع رسول الله ﷺ في غزوة فلما قفلنا - جابر بن عبدالله
- ۵۲۴۵ ..... كنت مع سلمان بن ربيعة وزيد - سويد بن غفلة
- ۲۴۳۷ ..... كنت مع عبدالله بن عمر بطريق مكة - زيد بن أسلم عن أبيه
- ۱۸۰۵ ..... كنت مع عبدالله فلقبه عثمان بمنى - علقمة ..
- ۵۰۶۵ ..... كنت مع عمي فسمعت عبدالله بن أبي - زيد ابن أرقم
- ۴۹۰۱ ..... كنت مع قيس وسهل فقالا - ابن أبي ليلى ...
- ۱۳۱۳ ..... كنت مع النبي ﷺ ذات ليلة في سفر - المغيرة بن شعبة
- ۵۷۹۹ ..... كنت مع النبي فلما أبصر - أبو ذر الغفاري ..
- ۲۳۸۸ ..... كنت مع النبي ﷺ في حائط - أبو موسى الأشعري
- ۳۶۹۳ ..... كنت مع النبي ﷺ في حرث المدينة - عبد الله بن مسعود
- ۷۲۹۷ ..... كنت مع النبي ﷺ في سفر فصام حتى أمسى

- ۱۶۵۹ ..... أبي بكر الثقفي
- ۸۹ ..... وكنا تتناوب - عمر بن الحارث
- ۱۶۱۸ ..... كيف يمنعون وقد طاف نساء النبي - عطاء
- ۲۱۲۸ ..... كيلوا طعامكم يبارك لكم - المقدام بن معدي كرب
- ۲۷۸۵ ..... لا أجده - أبو هريرة
- ۴۶۳۴ ..... لا أحد أغير من الله - عبد الله بن مسعود
- ۴۲۲۷ ..... لا أدري أنه ي - ابن عباس
- ۴۳۶۶ ..... لا أزال أحب بني تميم - أبو هريرة
- ۵۳۰ ..... لا أعرف شيئاً مما أدركت إلا هذه الصلاة - أنس بن مالك
- ۵۳۵۹ ..... لا إلا بالمعروف - عائشة
- ۵۸۶۷ ..... لا ألبس أبداً فبذ الناس خواتيمهم - ابن عمر
- ۳۰۷۳ ..... لا ألفين أحدكم يوم القيامة على رقبته شاة - أبو هريرة
- ۴۴۴۹ ..... لا إله إلا الله إن للموت سكرات - عائشة
- ۶۳۴۵ ..... لا إله إلا الله العظيم الحليم - ابن عباس
- ۵۸۴۴ ..... لا إله إلا الله ماذا أنزل الليلة - أم سلمة
- ۴۱۱۴ ..... لا إله إلا الله وحده أعز جنده - أبو هريرة
- ۲۹۹۵ ..... لا إله إلا الله وحده لا شريك له - ابن عمر
- ۶۴۷۳ ..... لا إله إلا الله وحده لا شريك له - المغيرة بن شعبة
- ۴۱۱۶ ..... لا إله إلا الله وحده لا شريك له - عبد الله بن مسعود
- ۶۳۳۰ ..... لا إله إلا الله وحده لا شريك له - وراد مولى المغيرة
- ۳۳۴۶ ..... لا إله إلا الله ويل للعرب من شر - زينب بنت جحش
- ۳۲۵ ..... لا إن ذلك عرق - عائشة
- ۲۲۸ ..... لا إنما ذلك عرق وليس بحيض - عائشة
- ۵۲۰۵ ..... لا إنه قد لعن الموصلات - عائشة
- ۵۲۶۷ ..... لا بأس شربت عسلاً عند زينب - عائشة
- ۳۶۱۶ ..... لا بأس طهور إن شاء الله - ابن عباس
- ۷۴۷۰ ..... لا بأس عليك طهور إن شاء الله - ابن عباس
- ۶۶۹۱ ..... لا بل شربت عسلاً عند زينب - عائشة
- ۴۲۲۰ ..... لا تأكلوا من لحوم الحمر شيئا - عبد الله بن أبي أوفى
- ۵۲۴۰ ..... لا تباشر المرأة المرأة ففتنتها لزوجها - عبد الله بن مسعود
- ۶۰۶۵ ..... لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا - أنس
- ۲۷۷۵ ..... لا تبتاعها ولا ترجعن في صدقتك - ابن عمر
- ۲۹۷۱ ..... لا تتبعه ولا تعد - ابن عمر
- ۴۰۴۳ ..... لا تبرحوا إن رأيتمونا - البراء بن عازب
- ۳۰۰۵ ..... لا تبقي في رقبة بعير - أبو بشير الأنصاري
- ۴۰۸۰ ..... لا تبك ما زالت الملائكة تظله - جابر بن عبد الله
- ۲۱۸۳ ..... لا تبيعوا التمر حتى يبدو صلاحه - ابن عمر
- ۲۱۷۵ ..... لا تبيعوا الذهب بالذهب - أبو بكر
- ۲۱۷۷ ..... لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل - أبو سعيد الخدري
- ۲۱۹۹ ..... لا تبيعوا الثمرة حتى يبدو صلاحها - ابن عمر
- ۷۲۳۷ ..... لا تبتاعوا لقاء العدو وسلوا الله العاقبة - سالم أبو النضر
- ۷۲۳۳ ..... لا تبتاعوا الموت - أنس
- ۶۸۵۰ ..... لا تجلدوا فوق عشرة أسواط إلا في حد - أبو بردة
- ۷۲۳۲ ..... لا تحاسدوا في اثنتين - أبو هريرة
- ۴۹۲۹ ..... لا تحرك به لسانك قال: كان - ابن عباس
- ۵۸۲ ..... لا تحروا بصلاتكم طلوع الشمس - عبد الله بن عمر
- ۲۶۴۵ ..... لا تحل لي يحرم من الرضاعة - عبد الله بن عباس
- ۶۶۴۸ ..... لا تحلفوا بأبائكم - ابن عمر

- لا تحلين لزوجك الأول حتى يذوق الآخر - ٥٢٦٥ عائشة .....
- لا تخيروا بين الأنبياء - أبو سعيد الخدري .. ٦٩١٦
- لا تخيروني على موسى - أبو هريرة ..... ٢٤١١
- لا تدخل الملائكة بيتاً فيه صورة - أبو طلحة ..... ٣٢٢٦
- لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب - أبو طلحة ..... ٣٢٢٥
- لا تدخلوا على هؤلاء القوم - ابن عمر ..... ٤٧٠٢
- لا تدخلوا على هؤلاء المعذبين - ابن عمر .. ٤٣٣
- لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا - ابن عمر .. ٣٣٨١
- لا تدعون منه درهماً - أنس بن مالك ..... ٢٥٣٧
- لا تؤذيني في عائشة - عائشة ..... ٢٥٨١
- لا تردوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض - ابن عباس ..... ٧٠٧٩
- لا ترجعوا بعدي كفاراً - جرير ..... ١٢١
- لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم - ابن عمر ..... ٦٨٦٨
- لا ترغبوا عن آبائكم - أبو هريرة ..... ٦٧٦٨
- لا ترفعن رؤوسكن حتى يستوي الرجال جلوساً - سهل بن سعد ..... ٣٦٢
- لا تزال جهنم تقول: هل من مزيد - أنس بن مالك ..... ٦٦٦١
- لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين - المغيرة بن شعبة ..... ٧٣١١
- لا ترموه ثم دعا بدلو من ماء - أنس بن مالك ..... ٦٠٢٥
- لا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم - ابن عباس ..... ١٨٦٢
- لا تسافر المرأة ثلاثة أيام إلا مع - عبد الله بن عمر ..... ١٠٨٦
- لا تسافر المرأة يومين إلا ومعها زوجها - أبو سعيد ..... ١١٩٧
- لا تسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها - عبد الرحمن بن سمرة ..... ٦٧٢٢
- لا تسأل المرأة طلاق أختها - أبو هريرة ..... ٦٦٠١
- لا تسألوني اليوم عن شيء إلا بينته لكم - أنس بن مالك ..... ٢٣٦٢
- لا تسبوا أصحابي - أبو سعيد الخدري ..... ٣٦٧٣
- لا تسبوا الأموات - عائشة ..... ١٣٩٣
- لا تسبوا العنب الكرم - أبو هريرة ..... ٦١٨٢
- لا تشتروا ولا تعدّ - زيد بن أسلم عن أبيه ..... ١٤٩٠
- لا تشتروه وإن أعطاكه بدرهم واحد - عمر بن الخطاب ..... ٢٦٢٣
- لا تشتروه وإن بدرهم - أسلم ..... ٣٠٠٣
- لا تشتروه ولا تعد في صدقتك - عمر بن الخطاب ..... ٢٦٣٦
- لا تُشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد - أبو هريرة ..... ١١٨٩
- لا تشربوا في آنية الذهب والفضة - حذيفة ... ٥٦٣٣
- لا تشمن ولا تستوشمن - أبو هريرة ..... ٥٩٤٦
- لا تشهدني على جور - النعمان بن بشير ..... ٢٦٥٠
- لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم - أبو هريرة ..... ٧٣٦٢
- لا تصروا الإبل والغنم - أبو هريرة ..... ٢١٤٨
- لا تصوم المرأة وبعلمها شاهد - أبو هريرة .... ٥١٩٢
- لا تصوموا حتى تروا الهلال - ابن عمر ..... ١٩٠٦
- لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مريم - عمر بن الخطاب ..... ٣٤٤٥
- لا تطروني كما أطري عيسى بن مريم - ابن عباس ..... ٦٨٣٠
- لا تعجلي حتى أنصرف معك - علي بن الحسين ..... ٢٠٣٨
- لا تعدّ في صدقتك - ابن عمر ..... ١٤٨٩
- لا تعذبوا بعذاب الله - ابن عباس ..... ٣٠١٧
- لا تعذبوا بعذاب الله - عكرمة ..... ٦٩٢٢
- لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم المغرب - عبد الله المزني ..... ٥٦٣
- لا تقبل صلاة من أحدث - أبو هريرة ..... ١٣٥
- لا تقسم ورثتي ديناراً - أبو هريرة ..... ٢٧٧٦



- لا تقتل نفس إلا كان على ابن آدم الأول - ۶۸۶۷  
عبدالله بن مسعود .....
- لا تقتل نفس ظلمًا إلا كان على ابن آدم - ۳۳۳۵  
عبدالله بن مسعود .....
- لا تقتله قال: يا رسول الله فإنه طرح - ۸۸۶۵  
المقداد بن عمرو .....
- لا تقتلوا الجنان - أبو لبابة ..... ۳۳۱۱  
لا تقولوا السلام على الله فإن الله هو السلام
- ولكن قولوا - عبدالله بن مسعود ..... ۸۳۵  
لا تقولي هكذا وقولي ما كنت تقولين -
- الربيع بنت معوذ ..... ۴۰۰۱  
لا تقوم الساعة حتى تأخذ أمتي بأخذ القرون
- قبلها - أبو هريرة ..... ۷۳۱۹  
لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض
- الحجاز - أبو هريرة ..... ۷۱۱۸  
لا تقوم الساعة حتى تضطرب أليات - أبو
- هريرة ..... ۷۱۱۶  
لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها
- أبو هريرة ..... ۴۶۳۵  
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا الترك - أبو
- هريرة ..... ۲۹۲۸  
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزًا - أبو
- هريرة ..... ۳۵۹۰  
لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قومًا - أبو هريرة
- لا تقوم الساعة حتى تقتل فنتان - أبو هريرة ..... ۶۹۳۵  
لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان
- أبو هريرة ..... ۷۱۱۷  
لا تقوم الساعة حتى يقبض العلم وتكثر
- الزلازل - أبو هريرة ..... ۱۰۳۶  
لا تقوم الساعة حتى يقتل فنتان - أبو هريرة ..... ۳۶۰۸  
لا تقوم الساعة حتى يكثر فيكم المال - أبو
- هريرة ..... ۱۴۱۲  
لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل
- أبو هريرة ..... ۷۱۱۵
- لا تقوم الساعة حتى ينزل فيكم ابن مريم - ۲۴۷۶  
أبو هريرة .....
- لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا اليهود - أبو ۲۹۲۶  
هريرة .....
- لا تقوم الساعة وإما قال من أشراط - أنس ۶۸۰۸  
ابن مالك .....
- لا تقوموا حتى تروني - أبو قتادة ..... ۹۰۹  
لا تتحلل - أم سلمة ..... ۵۳۳۸
- لا تكذبوا عليّ - علي بن أبي طالب ..... ۱۰۶  
لا تكونوا عون الشيطان على أخيكم - أبو ۶۷۸۱  
هريرة .....
- لا تلبسوا الحرير ولا الديباج - عبد الرحمن ۵۴۲۶  
ابن أبي لیلی .....
- لا تلبسوا القميص والسراويل والعمائم - ۵۸۰۵  
عبدالله بن مسعود .....
- لا تلبسوا القميص ولا السراويلات - ابن ۱۸۳۸  
عمر .....
- لا تلبسوا القميص ولا العمائم - ابن عمر ... ۵۸۰۳  
لا تلذوني فقلنا: كراهية المرض للدواء -
- عائشة ..... ۶۸۸۶  
لا تلغوه فوالله ما علمت أنه يحب الله - عمر
- ابن الخطاب ..... ۶۷۸۰  
لا تلغوا الركبان - أبو هريرة ..... ۲۱۵۰  
لا تلغوا الركبان - ابن عباس ..... ۲۱۵۸  
لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا به فضل الكلال
- أبو هريرة ..... ۲۳۵۴  
لا تمنوا لقاء العدو - أبو هريرة ..... ۳۰۲۶  
لا تمنوا لقاء العدو - عبدالله بن أبي أوفى ... ۳۰۲۵  
لا تمنوا الموت - أنس بن مالك ..... ۷۲۳۳  
لا تشبذوا في الدباء ولا في المزفت - أنس ۵۵۸۷  
ابن مالك .....
- لا تُنكح الأيم حتى تستأمر - أبو هريرة ..... ۵۱۳۶  
لا تُنكح البكر حتى تستأذن ولا الثيب - أبو ۶۹۶۸  
هريرة .....

- لا عدوی فقام أعرابي فقال: رأيت الإبل - ۱۹۶۳  
 أبو هريرة ..... ۱۹۶۱  
 - لا عدوی ولا صفر ولا هامة - أبو هريرة .... ۷۲۹۹  
 - لا عدوی ولا طيرة - والشؤم في ثلاث - ۵۷۷۴  
 ابن عمر ..... ۱۴۳۴  
 - لا عدوی ولا طيرة ويعجبني الفأل - أنس بن مالك ..... ۱۴۳۳  
 - لا عقوبة فوق عشر ضربات إلا في حد - عبد الرحمن بن جابر ..... ۵۳۱۷  
 ..... ۶۸۴۹  
 - لا عيش إلا عيش الآخرة - أنس بن مالك ... ۵۲۶۱  
 - لا فرع ولا عتيرة - أبو هريرة ..... ۲۰۵۶  
 - لا فقالوا: تكفوننا المشونة - أبو هريرة ..... ۷۱۶۱  
 - لا فما زلت أعرفها في لهوات رسول الله ﷺ  
 - أنس بن مالك ..... ۲۶۱۷  
 - لا: قال فأصدق بشطره؟ قال: الثلث - سعد بن مالك ..... ۲۴۶۰  
 ..... ۳۹۳۶  
 - لا قال: فمن يمنعك مني؟ قال: الله - جابر ابن عبد الله ..... ۶۶۶۶  
 ..... ۵۰۲۵  
 - لا قال قلت فالشطر قال: لا - سعد بن أبي وقاص ..... ۵۰۲۶  
 ..... ۷۵۲۹  
 - لا قالت فما هذه الريح التي أجد منك - عائشة ..... ۷۳  
 ..... ۲۳۷۰  
 - لا قضين بينكما بكتاب الله - أبو هريرة وزيد ابن خالد ..... ۲۱۷۸  
 ..... ۷۱۹۳  
 - لا قلت: أفأصدق بشطره؟ - سعد بن أبي وقاص ..... ۵۷۰۵  
 ..... ۵۲۲۲  
 - لا مرتين أو ثلاثاً إنما هي أربعة أشهر وعشر - أم سلمة ..... ۲۰۸۰  
 ..... ۵۳۳۶  
 - لا نورث ما تركنا صدقة - أبو بكر ..... ۴۰۳۶  
 ..... ۴۰۳۴  
 - لا نورث ما تركنا صدقة - عمر بن الخطاب . ۳۰۹۴  
 - لا نورث ما تركنا صدقة - مالك بن أوس ... ۴۰۳۳  
 ..... ۲۷۸۳  
 - لا هجرة بعد الفتح - ابن عباس ..... ۳۴۴  
 ..... ۳۸۹۹  
 - لا هجرة بعد الفتح - ابن عمر ..... ۵۷۵۴  
 لا تواصلوا فأيكم أراد - أبو سعيد الخدري . ۱۹۶۳  
 لا تواصلوا - أنس بن مالك ..... ۱۹۶۱  
 لا تواصلوا قالوا: إنك تواصل - أبو هريرة . ۷۲۹۹  
 لا توردوا الممرض على المصحح - أبو هريرة ۵۷۷۴  
 لا نوعي فيوعني الله عليك - أسماء بنت أبي بكر ..... ۱۴۳۴  
 لا توكي فيوكي عليك - أسماء بنت أبي بكر ۱۴۳۳  
 لا حتى تدوفي عسيلته - عائشة ..... ۵۳۱۷  
 لا حتى يدوق عسيلتها كما ذاق الأول - عائشة ..... ۵۲۶۱  
 لا حتى يسمع صوتاً - عباد بن تميم عن عمه ۲۰۵۶  
 لا حرج عليك أن تطعمهم من معروف - عائشة ..... ۷۱۶۱  
 لا حرج عليك أن تطعمهم بالمعروف - عائشة ..... ۲۴۶۰  
 لا حرج قال آخر: حلقت قبل أن - ابن عباس ..... ۶۶۶۶  
 لا حسد إلا على اثنتين - ابن عمر ..... ۵۰۲۵  
 لا حسد إلا في اثنتين - أبو هريرة ..... ۵۰۲۶  
 لا حسد إلا في اثنتين - سالم عن أبيه ..... ۷۵۲۹  
 لا حسد إلا في اثنتين - عبد الله بن مسعود ... ۷۳  
 لا حمى إلا لله ولرسوله - الصعب بن جثامة ۲۳۷۰  
 لا رباً إلا في النسبة - أبو سعيد الخدري .... ۲۱۷۸  
 لا رقية إلا من عين أو حمة - عمران بن حصين ..... ۵۷۰۵  
 لا شيء أغير من الله - أسماء ..... ۵۲۲۲  
 لا صاعين بصاع ولا درهمين بدرهم - أبو سعيد الخدري ..... ۲۰۸۰  
 لا صلاة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس - أبو سعيد الخدري ..... ۵۸۶  
 لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب - عبادة ابن الصامت ..... ۷۵۶  
 لا ضمير ارتحلوا - عمران ..... ۳۴۴  
 لا طيرة وخيرها الفأل - أبو هريرة ..... ۵۷۵۴

- ۳۰۷۸ .. لا ہجرت بعد فتح مکہ - مجاشع بن مسعود ..
- ۱۸۳۴ .. لا ہجرت ولكن جہادونية - ابن عباس ..
- ۳۹۰۰ .. لا ہجرت اليوم - عائشة ..
- ۶۰۴۱ .. لا والذي نفسي بيده حتى أكون - عبد الله بن هشام ..
- ۶۶۳۲ .. لا والله ما قال النبي ﷺ لعيسى: أحمر - سالم عن أبيه ..
- ۳۴۴۱ .. لا ولكن أفضل الجهاد حج مرور - عائشة ..
- ۱۵۲۰ .. لا ولكن آليت منهن شهراً - ابن عباس ..
- ۵۲۰۳ .. لا ولكن عليك المرأة - أنس بن مالك ..
- ۳۰۸۶ .. لا ولكن لم يكن بأرض قومي - خالد بن الوليد ..
- ۵۳۹۱ .. لا ولكنه لا يكون بأرض قومي - خالد بن الوليد ..
- ۵۴۰۰ .. لا ولكني آليت منهن شهراً - أنس بن مالك ..
- ۲۴۶۹ .. لا ولكني كنت أشرب سلاً - عائشة ..
- ۴۹۱۲ .. لا ومقلب القلوب - عبد الله بن مسعود ..
- ۶۶۱۷ .. لا يأتي ابن آدم النذر بشيء - أبو هريرة ..
- ۶۶۰۹ .. «لا يؤاخذكم الله باللغو» قال قالت: أنزلت - عائشة ..
- ۶۶۶۳ .. لا يبيع المرء على بيع أخيه - أبو هريرة ..
- ۲۱۶۰ .. لا يبولن أحدكم في الماء الدائم - أبو هريرة ..
- ۲۳۹ .. لا يبيع بعضكم على بيع أخيه - ابن عمر ..
- ۲۱۳۹ .. لا يبيع بعضكم على بيع بعض - ابن عمر ..
- ۲۱۶۵ .. لا يبيع حاضر لباد - أبو هريرة ..
- ۲۷۲۳ .. لا يتحرى أحدكم فيصلي عند طلوع الشمس - عبد الله بن عمر ..
- ۵۸۵ .. لا يتفلن أحدكم بين يديه ولا عن يمينه - أنس بن مالك ..
- ۴۱۲ .. لا يتقدم أحدكم رمضان بصوم - أبو هريرة ..
- ۱۹۱۴ .. لا يتمنى أحدكم الموت - أبو عبيد ..
- ۷۲۳۵ .. لا يتمنين أحدكم الموت - أنس بن مالك ..
- ۶۳۵۱ .. لا يتمنين أحدكم الموت من ضر أصابه - أنس بن مالك ..
- ۵۶۷۱ .. لا يتوضأ رجل يُحسن وضوءه ويصلي - مولى عثمان بن عفان ..
- ۱۶۰ .. لا يجد أحد حلاوة الإيمان حتى يحب - أنس بن مالك ..
- ۶۰۴۱ .. لا يجعل أحدكم للشيطان شيئاً من صلاته - عبد الله بن مسعود ..
- ۸۵۲ .. لا يجلد أحدكم امرأته جلد العبد - عبد الله ابن زمعة ..
- ۵۲۰۴ .. لا يجمع بين المرأة وعمتها - أبو هريرة ..
- ۵۱۰۹ .. لا يحج بعد العام مشرك - أبو هريرة ..
- ۴۳۶۳ .. لا يحل دم امرئ مسلم يشهد - عبد الله بن مسعود ..
- ۶۸۷۸ .. لا يحل لأحد بعد الأجل إلا أن يمك - ابن عمر ..
- ۵۲۹۰ .. لا يحل لامرأة تسأل طلاق أختها - أبو هريرة ..
- ۵۱۵۲ .. لا يحل لامرأة تؤمن بالله - أم حبيبة ..
- ۵۳۴۵ .. لا يحل لامرأة تؤمن بالله - أم عطية ..
- ۵۳۴۲ .. لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر - زينب ابنة أبي سلمة ..
- ۱۲۸۰ .. لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر - أبو هريرة ..
- ۱۰۸۸ .. لا يحل لامرأة مسلمة تؤمن بالله - أم حبيبة ..
- ۵۳۳۹ .. لا يحل لرجل أن يهجر أخاه - أبو أيوب ..
- ۶۰۷۷ .. لا يحل للمرأة أن تصوم وزوجها شاهد - أبو هريرة ..
- ۵۱۹۵ .. لا يحل للمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث - أبو أيوب ..
- ۶۲۳۷ .. لا يحلن أحد ماشية امرئ بغير إذنه - عبد الله بن عمر ..
- ۲۴۳۵ .. لا يحلف على يمين صبر يقتطع بها مالاً - عبد الله بن مسعود ..
- ۷۱۸۳ .. لا يخلون رجل بامرأة - ابن عباس ..
- ۳۰۰۶ .. لا يخلون رجل بامرأة إلا مع ذي محرم - ابن

- عباس ..... ۵۲۳۳
- لا يدخل أحد الجنة إلا أرى مقعده - أبو هريرة ..... ۶۵۶۹
- لا يدخل الجنة قاطع - جبير بن مطعم ..... ۵۹۸۴
- لا يدخل الجنة قتات - حذيفة ..... ۶۰۵۶
- لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال - أبو بكر ..... ۱۸۷۹
- لا يدخل المدينة المسيح ولا الطاعون - أبو هريرة ..... ۵۷۳۱
- لا يدخل هذا بيت قوم - أبو أمامة الباهلي .. ۲۳۲۱
- لا يدخلن هذا عليكم - أم سلمة ..... ۵۲۳۵
- لا يدخلن هؤلاء عليكن - أم سلمة ..... ۵۸۸۷
- لا يرث المسلم الكافر - أسامة بن زيد ..... ۶۷۶۴
- لا يرث المؤمن الكافر - أسامة بن زيد ..... ۴۲۸۳
- لا يرحم الله من لا يرحم الناس - جرير بن عبد الله ..... ۷۳۷۶
- لا يرمي رجل رجلاً بالفسوق - أبو ذر ..... ۶۰۴۵
- لا يزال العبد في صلاة ما كان في المسجد - أبو هريرة ..... ۱۷۶
- لا يزال قلب الكبير شاباً - أبو هريرة ..... ۶۴۲۰
- لا يزال من أمتي أمة قائمة - معاوية بن أبي سفيان ..... ۳۶۴۱
- لا يزال من أمتي قوم ظاهرين على الناس - المغيرة بن شعبة ..... ۷۴۵۹
- لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر - سهل ابن سعد ..... ۱۹۵۷
- لا يزال ناس من أمتي ظاهرين - المغيرة بن شعبة ..... ۳۶۴۰
- لا يزال هذا الأمر في قريش - ابن عمر ..... ۳۵۰۱
- لا يزال يُلقى فيها وتقول: هل من مزيد - أنس بن مالك ..... ۷۳۸۴
- لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن - أبو هريرة ..... ۲۴۷۵
- لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن - ابن عباس ..... ۶۷۸۲
- لا يستوي القاعدون من المؤمنين" عن بدر - ابن عباس ..... ۳۹۵۴
- لا يشير أحدكم على أخيه بالسلاح - أبو هريرة ..... ۷۰۷۲
- لا يصلح أحدكم في الثوب الواحد ليس على عاتقه شيء - أبو هريرة ..... ۳۵۹
- لا يصلين أحد العصر إلا في بني قريظة - عبدالله بن عمر ..... ۹۴۶
- لا يصوم أحدكم يوم الجمعة إلا - أبو هريرة ..... ۱۹۸۵
- لا يعضد عضاها - ولا ينفر صيدها - عبد الله بن عباس ..... ۲۴۳۳
- لا يغتسل رجل يوم الجمعة ويتطهر ما استطاع - سلمان الفارسي ..... ۸۸۳
- لا يقبل الله صلاة أحدكم إذا أحدث - أبو هريرة ..... ۶۹۵۴
- لا يقتسم ورثتي ديناراً - أبو هريرة ..... ۳۰۹۶
- لا يقرب امرأته حتى يطوف - جابر بن عبد الله ..... ۱۶۲۴
- لا يقربنها حتى يطوف - جابر بن عبد الله ..... ۳۹۶
- لا يقربنها حتى يطوف - عمرو بن دينار ..... ۱۶۴۶
- لا يقسم ورثتي ديناراً ما تركت - أبو هريرة .. ۶۷۲۹
- لا يقضين حكم بين اثنين وهو غضبان - أبو بكر ..... ۷۱۵۸
- لا يقطع شجرها من أحدث فيها حدثاً - أنس ابن مالك ..... ۷۳۰۶
- لا يقل أحدكم أطعم ربك - أبو هريرة ..... ۲۵۵۲
- لا يقل أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت - أبو هريرة ..... ۷۴۷۷
- لا يقولن أحدكم إني خير من بونس - عبدالله ابن مسعود ..... ۳۴۱۲
- لا يقولن أحدكم خبثت نفسي - سهل بن سعد ..... ۶۱۸۰
- لا يقولن أحدكم خبثت نفسي - عائشة ..... ۶۱۷۹

- ۳۳۹۵ ..... متى - ابن عباس
- ۳۴۱۶ ..... لا ينبغي لعبد أن يقول: أنا خير - أبو هريرة
- ۷۵۳۹ ..... ابن عباس
- ۳۷۵ ..... لا ينبغي هذا للمتقين - عقبه بن عامر
- ۱۷۷ ..... لا ينصرف حتى يسمع صوتًا أو يجد ريحًا - عبد الله بن زيد
- ۵۷۸۳ ..... لا ينظر الله إلى من جرّ ثوبه خيلاء - ابن عمر
- ۱۳۷ ..... لا يفتل حتى يسمع صوتًا أو يجد ريحًا - عبد الله بن زيد
- ۵۷۷۱ ..... لا يوردن ممرض على مصح - أبو هريرة
- ۴۳۸۱ ..... لأبعثن إليكم رجلاً أمينًا - حذيفة
- ۶۲۹۳ ..... لا تتركوا النار في بيوتكم - سالم عن أبيه
- ۲۹۴۲ ..... لأعطين الراية رجلاً - سهل بن سعد
- ۲۹۷۵ ..... لأعطين الراية غداً - سلمة بن الأكوع
- ۳۰۰۹ ..... لأعطين الراية غداً رجلاً - سهل بن سعد
- ۳۷۰۲ ..... لأعطين الراية غداً رجلاً يفتح الله على يديه - سلمة بن الأكوع
- ۳۷۰۱ ..... سهل بن سعد
- ۵۳۱۴ ..... لا عن النبي ﷺ بين رجل وامرأة - ابن عمر
- ۷۹۷ ..... لأقرين صلاة النبي ﷺ - أبو هريرة
- ..... لأقضي بينكما بكتاب الله - زيد بن خالد
- ۲۶۹۵ ..... وأبو هريرة
- ۱۴۸۰ ..... لأن يأخذ أحدكم حبله ثم يغدو - أبو هريرة
- ..... لأن يأخذ أحدكم حبله فيأتي - الزبير بن العوام
- ۱۴۷۱ ..... العوام
- ۲۰۷۴ ..... لأن يحتطب أحدكم حزمة - أبو هريرة
- ..... لأن يمتلئ جوف أحدكم قبحًا خير له - ابن عمر
- ۶۱۵۴ ..... عمر
- ..... لأن يمتلئ جوف رجل قبحًا حتى يريه - أبو هريرة
- ۶۱۵۵ ..... هريرة
- ..... لبث النبي ﷺ بمكة عشر سنين - عائشة وابن عباس
- ۴۹۷۸ ..... عباس
- ۶۳۳۹ ..... أبو هريرة
- ۶۲۶۹ ..... لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه - ابن عمر
- ۱۸۷۷ ..... لا يكيد أهل المدينة أحدًا - سعد
- ۱۵۴۲ ..... لا يلبس القمص ولا العمائم - ابن عمر
- ..... لا يلبس القميص ولا العمائم - سالم بن عبد الله
- ۱۸۴۲ ..... الله
- ۱۳۴ ..... لا يلبس القميص ولا العمامة - ابن عمر
- ..... لا يلبس القميص ولا السراويل ولا البرنس - ابن عمر
- ۳۶۶ ..... ابن عمر
- ..... لا يلبس المحرم القميص ولا العمامة - سالم عن أبيه
- ۵۸۰۶ ..... لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين - أبو هريرة
- ۶۱۳۳ ..... هريرة
- ۵۸۵۵ ..... لا يمشي أحدكم في نعل واحدة - أبو هريرة
- ..... لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده - أنس بن مالك
- ۱۵ ..... لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه - أنس بن مالك
- ۱۳ ..... مالك
- ۲۴۶۳ ..... لا يمنع جار جاره أن يغرز - أبو هريرة
- ..... لا يمنع فضل الماء ليمنع به فضل الكلال - أبو هريرة
- ۶۹۶۲ ..... هريرة
- ..... لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلال - أبو هريرة
- ۲۳۵۳ ..... هريرة
- ..... لا يمنعك ذلك وإنما الولاء لمن أعتق - عبد الله بن عمر
- ۲۱۶۹ ..... الله بن عمر
- ..... لا يمنع أحدًا منكم نداء بلال - عبد الله بن مسعود
- ۵۲۹۸ ..... مسعود
- ..... لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره - عبد الله بن مسعود
- ۶۲۱ ..... عبد الله بن مسعود
- ..... لا يموت لأحد من المسلمين ثلاثة من الولد - أبو هريرة
- ۶۶۵۶ ..... أبو هريرة
- ۱۲۵۱ ..... لا يموت لمسلم ثلاثة من الولد - أبو هريرة
- ..... لا ينبغي لعبد أن يقول: أنا خير من يونس بن

- ۳۸۸۵ ..... الخدري  
 ۳۲۸ ..... لعلها تحسنا - عائشة  
 ۵۸۸۵ ..... لعن رسول الله ﷺ المشبهين - ابن عباس ..  
 ۴۸۸۷ ..... لعن رسول الله ﷺ الواصلة - عبد الله بن مسعود  
 ۵۹۳۹ ..... لعن عبد الله الواشحات والمتنصات -  
 ۶۷۸۳ ..... لعن عبد الله الواشحات والمستوشحات - عبد الله  
 ۵۹۳۱ ..... لعن مسعود .....  
 ۴۸۸۶ ..... لعن الله الواشحات والموتشحات - عبد الله  
 ۵۹۴۲ ..... لعن مسعود .....  
 ۵۹۳۳ ..... لعن الله الواصلة والمستوصلة - أبو هريرة ...  
 ۵۹۳۷ ..... لعن الله الواصلة والمستوصلة - ابن عمر ...  
 ۵۹۳۴ ..... لعن الله الواصلة والمستوصلة - عائشة .....  
 ۵۹۴۱ ..... لعن الله الواصلة والموصولة - أسماء .....  
 ۳۴۶۰ ..... لعن الله اليهود حُرِّمَتْ عليهم الشحوم - ابن عباس  
 ۱۳۳۰ ..... لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا - عائشة ..  
 ۴۴۴۳ ..... لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا - عائشة  
 ۵۸۸۶ ..... وابن عباس .....  
 ۶۸۳۴ ..... لعن النبي ﷺ المخشئين من الرجال - ابن عباس  
 ۵۳۴۷ ..... لعن النبي ﷺ الواشمة - أبو حنيفة .....  
 ۵۹۳۶ ..... لعن النبي ﷺ الواصلة والمستوصلة - أسماء .....  
 ۵۹۴۰ ..... لعن النبي ﷺ الواصلة والمستوصلة - ابن عمر .....  
 ۵۸۱۵ ..... لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا -  
 ۲۷۹۲ ..... لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا -  
 ۲۷۹۳ ..... لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا -  
 ۵۸۱۵ ..... لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا -  
 ۲۷۹۲ ..... لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا -  
 ۲۷۹۳ ..... لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا -
- لبثت سنة وأنا أريد أن أسأل عمر - ابن عباس .....  
 ۵۸۴۳ ..... لبثت رأسي وقلدت هديي - حفصة .....  
 ۴۳۹۸ ..... لبثت سنة سنن من كان قبلكم شبرًا شبرًا - أبو سعيد الخدري .....  
 ۷۳۲۰ ..... «التركين طبقًا عن طبق» حالًا بعد حال - ابن عباس .....  
 ۴۹۴۰ ..... لتسوّن صفوفكم - النعمان بن بشير .....  
 ۷۱۷ ..... لتلبسها صاحبها من جلبابها - أم عطية .....  
 ۳۵۱ ..... لتلبسها صاحبها من جلبابها ولتشهد الخير - حفصة .....  
 ۳۲۴ ..... لثمثي ولتركب - عقبة بن عامر .....  
 ۱۸۶۶ ..... لددنا رسول الله ﷺ في مرضه - عائشة .....  
 ۶۸۹۷ ..... لددنا النبي ﷺ في مرضه - عائشة .....  
 ۶۸۸۶ ..... لددناه في مرضه فجعل يشير - عائشة .....  
 ۴۴۵۸ ..... «الرادك إلى معاده» قال: إلى مكة - ابن عباس .....  
 ۴۷۷۳ ..... لروحة في سبيل الله أو غدوة خير - أنس بن مالك .....  
 ۲۷۹۶ ..... لست كهيتكم - عبد الله بن مسعود .....  
 ۱۹۲۲ ..... لعل في حديث نحدث - أم رومان .....  
 ۴۶۹۱ ..... لعل الله أن يبارك لكما - أنس بن مالك .....  
 ۱۳۰۱ ..... لعل الله يرفعك وينفع بك ناسًا - سعد بن أبي وقاص .....  
 ۲۷۴۴ ..... لعلك أذاك هوامك - كعب بن عجرة .....  
 ۱۸۱۴ ..... لعلك أردت الحج - عائشة .....  
 ۵۰۸۹ ..... لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا - عائشة .....  
 ۵۲۶۰ ..... لعلك قبلت أو غمزت أو نظرت؟ - ابن عباس .....  
 ۶۸۲۴ ..... لعلك من الذين يصلون على أوراكم - عائشة .....  
 ۱۴۵ ..... لعلنا أعجلناك؟ - أبو سعيد الخدري .....  
 ۱۸۰ ..... لعله تنفعه شفاعتي يوم القيامة - أبو سعيد

- ۳۱۳۸ - لقد شقیت إن لم أعدل - جابر بن عبد الله .....  
 - لقد ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألني - أبو هريرة ..... ۹۹  
 - لقد ظهرت ذات يوم على ظهر بيتنا - عبد الله بن عمر ..... ۱۴۹  
 - لقد عدت بعظيم الحقي بأهلك - عائشة ..... ۵۲۵۴  
 - لقد فتح الفتوح قوم - أبو أمامة ..... ۲۹۰۹  
 - لقد كان رسول الله ﷺ يصلي الفجر - عائشة ۳۷۲  
 - لقد كان رسول الله ﷺ يقوم فيصلني من الليل - عائشة ..... ۵۱۵  
 - لقد كان فيما قبلكم من الأمم ناس - أبو هريرة ..... ۳۶۸۹  
 - لقد كان من قبلكم ليمشط - خباب بن الأرت ..... ۳۸۵۲  
 - لقد كانت إحداكن تمكث في بيتها - أم سلمة ۵۷۰۶  
 - لقد كنت أرى الرؤيا فتمرضني - أبو سلمة .. ۷۰۴۴  
 - لقد لقيت من قومك ما لقيت - عائشة ..... ۳۲۳۱  
 - لقد نفعني الله بكلمة سمعتها - أبو بكره ..... ۴۴۲۵  
 - لقد نهانا رسول الله ﷺ عن أمر - ظهير بن رافع ..... ۲۳۳۹  
 - لقد هممت أن أمر بالصلاة فتقام - أبو هريرة ۲۴۲۰  
 - لقد هممت أن لا أدع فيها صفراء - شيبة بن عثمان ..... ۱۵۹۴  
 - لقل يوم كان يأتي على النبي ﷺ - عائشة .... ۲۱۳۸  
 - لقلما كان رسول الله ﷺ يخرج - كعب بن مالك ..... ۲۹۴۹  
 - لقيت أبان بالريذة - المعروف ..... ۳۰  
 - لقيت البراء بن عازب فقلت طوبى لك - المسيب ..... ۴۱۷۰  
 - لقينا المشركين يومئذ - البراء بن عازب ..... ۴۰۴۳  
 - لقيني رسول الله ﷺ وأنا جنب - أبو هريرة .. ۲۸۵  
 - لقيني كعب بن عجرة فقال: ألا أهدي لك هدية - عبد الرحمن بن أبي ليلى ..... ۳۳۷۰  
 - لك كذا وتقول كلا والله - أنس بن مالك ..... ۴۱۲۰  
 - لقد أتاني اليوم رجل فسألني - عبد الله بن مسعود ..... ۲۹۶۴  
 - لقد أتى النبي ﷺ سباطة قوم فبال قائمًا - حذيفة بن اليمان ..... ۲۴۷۱  
 - لقد أمر النبي ﷺ بالعناقفة في كسوف الشمس - أسماء ..... ۱۰۵۴  
 - لقد أنزلت عليّ الليلة سورة لهي أحب إلي - أسلم ..... ۴۱۷۷  
 - لقد انقطعت في يدي يوم مؤتة - خالد بن الوليد ..... ۴۲۶۵  
 - لقد تعلمت النظائر التي كان النبي ﷺ - عبد الله بن مسعود ..... ۴۹۹۶  
 - لقد توفي النبي ﷺ وما في - عائشة ..... ۶۴۵۱  
 - لقد حجرت واسعًا - أبو هريرة ..... ۶۰۱۰  
 - لقد حرمت الخمر وما بالمدينة منها شيء - ابن عمر ..... ۵۵۷۹  
 - لقد خشيت أن يطول بالناس زمان - عمر بن الخطاب ..... ۶۸۲۹  
 - لقد خطبنا النبي ﷺ خطبة - حذيفة ..... ۶۶۰۴  
 - لقد دُق في يدي يوم مؤتة - خالد بن الوليد .. ۴۲۶۶  
 - لقد راجعت رسول الله ﷺ في ذلك - عائشة ..... ۴۴۴۵  
 - «لقد رأى من آيات» قال رأى رفرقًا - عبد الله ابن مسعود ..... ۴۸۵۸  
 - لقد رأيت الشجرة - المسيب ..... ۴۱۶۲  
 - لقد رأيت كبار أصحاب النبي ﷺ يتندرون السواري - أنس بن مالك ..... ۵۰۳  
 - لقد رأيت الناس في عهد رسول الله ﷺ يتتبعون جزافًا - ابن عمر ..... ۲۱۳۷  
 - لقد رأيتني وإن عمر موثقي على الإسلام - سعيد بن زيد ..... ۶۹۴۲  
 - لقد رأيتني وأنا ثلث الإسلام - سعد بن أبي وقاص ..... ۳۷۲۶  
 - لقد رد ذلك يعني النبي ﷺ على عثمان بن مظعون - سعد بن أبي وقاص ..... ۵۰۷۴

- ۱۴۲۲ ..... لك ما نويت يا يزيد - معن بن يزيد
- ۴۷۶ ..... عائشة ..... لكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة -
- ۴۸۲ ..... لم أنس ولم تقصر - أبو هريرة ..... أنس بن مالك
- ۲۸۱۶ ..... لم تبكي أو لا تبكي - جابر بن عبد الله ..... لكل نبي حوارى وحوارى الزبير - جابر بن
- ۲۹۶۹ ..... لم تراعوا، إنه لبحر - أنس بن مالك ..... عبد الله
- ۲۹۰۸ ..... لم تراعوا لم تراعوا - أنس بن مالك ..... لكل عمل كفارة والصوم لي وأنا أجزى به -
- ۶۷۹۴ ..... عائشة ..... أبو هريرة ..... ۷۵۳۸
- ۶۷۹۳ ..... لم تكن تقطع يد السارق في أدنى من حشفة ..... لكل غادر لواء ينصب - ابن عمر ..... ۳۱۸۸
- ۳۴۱۴ ..... لم لطمت وجهه - أبو هريرة ..... ۳۱۸۶ ..... لكل غادر لواء يوم القيامة - أنس بن مالك ..
- ۵۰۲۳ ..... لم يأذن الله لشيء ما أذن لني - أبو هريرة ..... لكل نبي دعوة فأريد إن شاء الله - أبو هريرة .
- ۶۴۵۰ ..... مالك ..... لم يأكل النبي ﷺ على خوان - أنس بن ..... ۶۳۰۴
- ۳۷۲۲ ..... لم يبق مع النبي ﷺ في بعض - أبو عثمان ... ..... لكل نبي سؤال - أنس بن مالك ..... ۶۳۰۵
- ..... لم يبق ممن صلى القبليتين غيري - أنس بن ..... لكم أنتم يا أهل السفينة هجرتان - أبو موسى
- ..... مالك ..... الأشعري ..... ۳۸۷۶
- ..... لم يبق مع النبي ﷺ في بعض - أبو عثمان ... ..... لكن أحسن الجهاد وأجمله - عائشة ..... ۱۸۶۱
- ..... لم يبق ممن صلى القبليتين غيري - أنس بن ..... لكن أفضل الجهاد حج مرور - عائشة ..... ۲۷۸۴
- ..... مالك ..... لكن رسول الله ﷺ لم يفر - البراء بن عازب .
- ..... لم يبق من النبوة إلا المبشرات - أبو هريرة .. ..... للابنة النصف ولابنة الابن السدس - هزيل .
- ..... لم يبلغوا الحنث - أبو هريرة ..... ۲۵۴۸ ..... للعبد المملوك الصالح أجران - أبو هريرة ..
- ..... لم يتكلم في المهدي إلا ثلاثة - أبو هريرة ..... لله أفرح بتوبة العبد من رجل - عبد الله بن
- ..... لم يخرج النبي ﷺ ثلاثاً فأقيمت الصلاة ..... مسعود ..... ۶۳۰۸
- ..... فذهب أبو بكر يتقدم - أنس بن مالك ..... لله تسعة وتسعون اسمًا - مائة إلا واحدة -
- ..... لم يرخص في أيام التشريق أن يُضمن إلا ..... أبو هريرة ..... ۶۴۱۰
- ..... لمن - عائشة وابن عمر ..... لله تعالى على كل مسلم حق أن يغتسل - أبو
- ..... لم يقبض بني قط حتى يرى - عائشة ..... هريرة ..... ۸۹۸
- ..... لم يكذب إبراهيم إلا ثلاث كذبات - أبو ..... لله ما أخذ ولله ما أعطى - أسامة بن زيد ..... ۶۶۰۲
- ..... هريرة ..... لم أتخلف عن رسول الله ﷺ في غزوة -
- ..... لم يكذب إبراهيم عليه السلام إلا ثلاث - ..... كعب بن مالك ..... ۴۴۱۸
- ..... أبو هريرة ..... لم أر شيئاً أشبه باللحم من قول أبي هريرة -
- ..... لم يكن أحد أشبه بالنبي ﷺ من الحسن - ..... ابن عباس ..... ۶۲۴۳
- ..... أنس بن مالك ..... لم أرى النبي ﷺ يستلم من البيت - سالم
- ..... لم يكن رسول الله ﷺ فاحشًا - أنس بن ..... عن أبيه ..... ۱۶۰۹
- ..... مالك ..... لم أزل حريصًا على أن أسأل عمر - ابن
- ..... لم يكن رسول الله ﷺ فاحشًا - عبد الله بن ..... عباس ..... ۲۴۶۸



- عمرو ..... ۶۰۳۵  
 - لم يكن على عهد النبي ﷺ حول البيت حافظ  
 - عمرو بن دينار ..... ۳۸۳۰  
 - لم يكن فاحشًا ولا مفتحشًا - عبد الله بن عمرو ..... ۶۰۲۹  
 - لم يكن النبي ﷺ سبابًا ولا فحاشًا - أنس بن مالك ..... ۶۰۳۱  
 - لم يكن النبي ﷺ على شيء من النوافل - عائشة ..... ۱۱۶۹  
 - لم يكن النبي ﷺ فاحشًا - عبد الله بن عمرو ..... ۳۵۵۹  
 - لم يكن النبي ﷺ يصوم شهرًا - عائشة ..... ۱۹۷۰  
 - لم يكن يؤذن يوم الفطر - جابر بن عبد الله ... ۹۶۰  
 - لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الأضحى - عبد الله بن عباس ..... ۹۶۰  
 - لم ينزل عليّ فيها شيء إلا هذه الآية - أبو هريرة ..... ۴۹۶۳  
 - لما أتى ماعز بن مالك النبي ﷺ - ابن عباس ..... ۶۸۲۴  
 - لما أراد رسول الله ﷺ أن ينفر - عائشة ..... ۵۳۲۹  
 - لما أراد النبي ﷺ أن يكتب إلى الروم - أنس ابن مالك ..... ۲۹۳۸  
 - لما استخلف أبو بكر قال: لقد علم قومي - عائشة ..... ۲۰۷۰  
 - لما أسلم عمر اجتمع الناس عند داره - ابن عمر ..... ۳۸۶۵  
 - لما اشتد بالنبي ﷺ وجعه - ابن عباس ..... ۱۱۴  
 - لما اشتد برسول الله ﷺ وجعه قيل له في الصلاة فقال - حمزة بن عبد الله ..... ۶۸۲  
 - لما اشتكى النبي ﷺ - عائشة ..... ۱۳۴۱  
 - لما أصيب عمر جعل صهيب يقول - أبو موسى الأشعري ..... ۱۲۹۰  
 - لما اعتمر رسول الله ﷺ سترناه - عبد الله بن أبي أوفى ..... ۴۲۵۵  
 - لما اعتمر النبي ﷺ في ذي القعدة - البراء بن عازب ..... ۴۲۵۱
- لما أفاء الله على رسوله ﷺ يوم حنين - عبد الله بن زيد بن عاصم ..... ۴۳۳۰  
 - لما أقبل أبو هريرة ومعه غلامه - قيس بن أبي حازم ..... ۲۵۳۲  
 - لما أقبل النبي ﷺ إلى المدينة تبعه سراقه - البراء ابن عازب ..... ۳۹۰۸  
 - لما أمرنا بالصدقة كنا نتحامل - أبو مسعود .. ۴۶۶۸  
 - لما أمسوا يوم فتح خيبر أوقدوا النيران - سلمة بن الأكوع ..... ۵۴۹۷  
 - لما أنزلت الآيات في سورة البقرة في الربا خرج النبي ﷺ - عائشة ..... ۴۵۹  
 - لما بايع الناس عبد الملك كتب إليه - عبد الله بن دينار ..... ۷۲۰۵  
 - لما بعث علي عمارًا - أبو وائل ..... ۳۷۷۲  
 - لما بعث النبي ﷺ معاذًا - ابن عباس ..... ۷۳۷۲  
 - لما بلغ أبا ذر مبعث النبي ﷺ - ابن عباس .. ۳۸۶۱  
 - لما بنيت الكعبة ذهب النبي ﷺ - جابر بن عبد الله ..... ۱۵۸۲  
 - لما تخلف عن رسول الله ﷺ في غزوة - كعب بن مالك ..... ۷۲۲۵  
 - لما تزوج رسول الله ﷺ زينب - أنس بن مالك ..... ۴۷۹۱  
 - لما تزوج النبي ﷺ زينب - أنس بن مالك ... ۶۲۳۹  
 - لما توفي إبراهيم عليه السلام قال ﷺ إن له مرضعًا - البراء بن عازب ..... ۱۳۸۲  
 - لما توفي رسول الله ﷺ واستخلف أبو بكر - أبو هريرة ..... ۷۲۸۴  
 - لما توفي عبد الله بن أبي جاء ابنه - ابن عمر ..... ۴۶۷۰  
 - لما توفي النبي ﷺ قلت - عمر بن الخطاب ..... ۴۰۲۱  
 - لما توفي النبي ﷺ واستخلف أبو بكر - أبو هريرة ..... ۶۹۲۴  
 - لما توفي النبي ﷺ وكان أبو بكر - أبو هريرة ..... ۱۳۹۹  
 - لما ثقل رسول الله ﷺ استأذن - عائشة ..... ۳۰۹۹  
 - لما ثقل رسول الله ﷺ واشتد - عائشة ..... ۴۴۴۲

- لما نقل النبي - عائشة ..... ٦٦٥  
 - لما نقل النبي ﷺ جعل يتغشاه - أنس بن مالك ..... ٤٤٦٢  
 - لما نقل النبي ﷺ فاشتد وجعه - عائشة ..... ٢٥٨٨  
 - لما نقل النبي ﷺ واشتد به وجعه - عائشة ... ١٩٨  
 - لما جاء قتل ابن حارثة - عائشة ..... ٤٢٦٣  
 - لما جاء قتل زيد بن حارثة وجعفر - عائشة .. ١٣٠٥  
 - لما جاء النبي ﷺ قتل ابن حارثة - عائشة ... ١٢٩٩  
 - لما جاء نعي أبي سفيان - زينب بنت أبي سلمة ..... ١٢٨٠  
 - لما جاءها نعي أبيها دعت بطيب - أم حبيبة . ٥٣٤٥  
 - لما حاصر رسول الله ﷺ الطائف - ابن عمر ..... ٤٣٢٥  
 - لما حضر أحد دعاني أبي من الليل فقال - جابر بن عبد الله ..... ١٣٥١  
 - لما حضر رسول الله ﷺ وفي البيت رجال - ابن عباس ..... ٤٤٣٢  
 - لما حضر النبي ﷺ قال: هلّم أكتب - ابن عباس ..... ٧٣٦٦  
 - لما حضرت أبا طالب الوفاة جاءه - المسيب ..... ٤٧٧٢  
 - لما حضرت أبا طالب الوفاة دخل عليه - المسيب ..... ٤٦٧٥  
 - لما حفر الخندق رأيت بالنبي ﷺ - جابر بن عبد الله ..... ٤١٠٢  
 - لما خرج النبي ﷺ إلى أحد - زيد بن ثابت .. ١٨٨٤  
 - لما خرج النبي ﷺ إلى غزوة أحد - زيد بن ثابت ..... ٤٠٥٠  
 - لما خلع أهل المدينة يزيد بن معاوية جمع - نافع ..... ٧١١١  
 - لما خلق الله الخلق كتب في كتابه - أبو هريرة ..... ٧٤٠٤  
 - لما دخل النبي ﷺ البيت دعا - ابن عباس ... ٣٩٨  
 - لما ذكر من شأني الذي ذكر - عائشة ..... ٤٧٥٧  
 - لما رجع النبي ﷺ من حجته - ابن عباس ... ١٨٦٣  
 - لما رجع النبي ﷺ من الخندق - عائشة ..... ٤١١٧  
 - لما رفع النبي ﷺ رأسه من الركعة - أبو هريرة ..... ٦٢٠٠  
 - لما رُميت عائشة خرَّت مغشياً عليها - أم رومان ..... ٤٧٥١  
 - لما سار رسول الله ﷺ عام الفتح - هشام عن أبيه ..... ٤٢٨٠  
 - لما سار طلحة والزبير وعائشة إلى البصرة - عبد الله بن زياد ..... ٧١٠٠  
 - لما صالح رسول الله ﷺ أهل الحديبية - البراء بن عازب ..... ٢٦٩٨  
 - لما طعن حرام بن ملحان يوم بئر معونة - أنس بن مالك ..... ٤٠٩٢  
 - لما طعن عمر جعل يأثم - المسور بن مخرمة ..... ٣٦٩٢  
 - لما عرج بالنبي ﷺ قال آتيت على نهر - أنس ابن مالك ..... ٤٩٦٤  
 - لما عرس أبو أسيد الساعدي دعا النبي ﷺ وأصحابه - سهل بن سعد ..... ٥١٨٢  
 - لما غزا رسول الله ﷺ خيبر - أبو موسى الأشعري ..... ٤٢٠٥  
 - لما غسلنا ابنة النبي ﷺ قال لنا: - أم عطية الأنصارية ..... ١٢٥٦  
 - لما فتح الله على رسوله مكة - أبو هريرة ..... ٢٤٣٤  
 - لما فتح هذان المصران أتوا عمر - ابن عمر . ١٥٣١  
 - لما فتحت خيبر أهديت لرسول الله ﷺ - أبو هريرة ..... ٤٢٤٩  
 - لما فتحت خيبر أهديت للنبي ﷺ شاة - أبو هريرة ..... ٣١٦٩  
 - لما فتحت خيبر قلنا - عائشة ..... ٤٢٤٢  
 - لما فدع أهل خيبر عبد الله بن عمر - ابن عمر ٢٧٣٠  
 - لما فرغ النبي ﷺ من حنين - أبو موسى الأشعري ..... ٤٣٢٣  
 - لما قال عبد الله بن أبي: لا تنفقوا - زيد بن أرقم ..... ٤٩٠٢  
 - لما قُتل أبي جعلت أبكي - جابر بن عبد الله . ٤٠٨٠

- ۲۷۱۱ ..... والمسور  
 - لما كان ابن زياد مروان بالشام وثب - أبو  
 ۷۱۱۲ ..... المنهال  
 - لما كان بين إبراهيم وبين أهله ما كان - ابن  
 ۳۳۶۵ ..... عباس  
 - لما كان رسول الله ﷺ بالطائف - عبد الله بن  
 ۶۰۸۶ ..... عمرو  
 - لما كان زمن الحرة أثناء آت - عبد الله بن زيد  
 ۲۹۵۹ .....  
 - لما كان يوم أحد انهزم الناس - أنس بن  
 ۲۸۸۰ ..... مالك  
 - لما كان يوم أحد هزم المشركون - عائشة ...  
 ۳۲۹۰ .....  
 - لما كان يوم الأحزاب قال: - علي بن أبي  
 ۲۹۳۱ ..... طالب  
 - لما كان يوم الأحزاب وخندق - البراء بن  
 ۴۱۰۶ ..... عازب  
 - لما كان يوم بدر أتى بالعباس - جابر بن عبد  
 ۳۰۰۸ ..... الله  
 - لما كان يوم الحرة والناس يبايعون - عباد بن  
 ۴۱۶۷ ..... تميم  
 - لما كان يوم حنين أثر النبي ﷺ - عبد الله بن  
 ۴۳۳۶ ..... مسعود  
 - لما كان يوم حنين أقبلت هوازن - أنس بن  
 ۴۳۳۷ ..... مالك  
 - لما كان يوم حنين التقى هوازن - أنس بن  
 ۴۳۳۳ ..... مالك  
 - لما كان يوم حنين نظرت - أبو قتادة .....  
 ۴۳۲۲ .....  
 - لما كان يوم فتح مكة قسم رسول الله ﷺ -  
 ۴۳۳۲ ..... أنس بن مالك  
 - لما كثر الناس - أنس بن مالك .....  
 ۶۰۶ .....  
 - لما كذبتني قريش فمت في الحجر - جابر بن  
 ۴۷۱۰ ..... عبد الله  
 - لما كذبتني قريش فمت في الحجر - جابر بن  
 ۳۸۸۶ ..... عبد الله  
 - لما كُسرت بيضة النبي ﷺ - سهل بن سعد ..  
 ۲۹۰۳ .....
- لما قتل أبي جعلت أكشف الثوب - جابر بن  
 ۱۲۴۴ ..... عبد الله  
 - لما قدم أبو موسى أكرم هذا الحي - زهدم ..  
 ۴۳۸۵ .....  
 - لما قدم رسول الله ﷺ المدينة - أنس بن  
 ۳۹۳۲ ..... مالك  
 - لما قدم رسول الله ﷺ المدينة - ابن عباس ..  
 ۴۷۳۷ .....  
 - لما قدم رسول الله ﷺ المدينة - البراء بن  
 ۷۲۵۲ ..... عازب  
 - لما قدم رسول الله ﷺ المدينة وعك - عائشة  
 ۱۸۸۹ .....  
 - لما قدم رسول الله ﷺ وعك - عائشة .....  
 ۵۶۷۷ .....  
 - لما قدم رسول الله ﷺ المدينة أمر بالمسجد -  
 ۲۷۷۴ ..... أنس بن مالك  
 - لما قدم سهل بن حنيف من صفين - أبو وائل  
 ۴۱۸۹ .....  
 - لما قدم علينا عبد الرحمن فأخى - أنس بن  
 ۶۰۸۲ ..... مالك  
 - لما قدم المهاجرون - عبد الله بن عمر .....  
 ۶۹۲ .....  
 - لما قدم المهاجرون المدينة من مكة - أنس  
 ۲۶۳۰ ..... ابن مالك  
 - لما قدم النبي ﷺ المدينة وجد - ابن عباس ..  
 ۳۹۴۳ .....  
 - لما قدم النبي ﷺ مكة - ابن عباس .....  
 ۱۷۹۸ .....  
 - لما قدم النبي ﷺ مكة أمر أصحابه - ابن  
 ۱۷۳۱ ..... عباس  
 - لما قدم وفد عبد القيس على النبي ﷺ - ابن  
 ۶۱۷۶ ..... عباس  
 - لما قدمت على النبي ﷺ قلت - أبو هريرة ...  
 ۲۵۳۱ .....  
 - لما قدمنا المدينة أخى رسول الله ﷺ - عبد  
 ۲۰۴۸ ..... الرحمن بن عوف  
 - لما قدموا المدينة أخى الرسول ﷺ - عبد  
 ۳۷۸۰ ..... الرحمن بن عوف  
 - لما قسم النبي ﷺ قسمة حنين - عبد الله بن  
 ۴۳۳۵ ..... مسعود  
 - لما قضى الله الخلق كتب - أبو هريرة .....  
 ۳۱۹۴ .....  
 - لما قفلنا من حنين سأل عمر - ابن عمر .....  
 ۴۳۲۰ .....  
 - لما كاتب سهيل بن عمرو يومئذ - مروان

- ۴۶۲۸ ..... ابن عبد اللہ -
- ۴۷۵۹ ..... لما نزلت هذه الآية «وليضرين» - عائشة ..... ۵۷۲۲
- ۳۵۲۵ ..... عباس ..... ۱۰۴۵
- ۴۵۰۷ ..... الأكوخ ..... ۶۱۹۵
- ۴۶۲۹ ..... الله بن مسعود ..... ۱۳۶۶
- ۴۷۸۴ ..... زيد بن ثابت ..... ۲۶۸۳
- ۵۵۹۳ ..... عمرو ..... ۴۴۱۹
- ۳۱۲۹ ..... ابن الزبير ..... ۴۴۳۶
- ۵۸۲۴ ..... ابن مالك ..... ۴۳۵
- ۴۶۸۷ ..... لمن عمل بها من امتي - عبد الله بن مسعود .. ۳۴۵۲
- ۲۶۳۴ ..... لمن هذه؟ فقالوا: اكرها فلان - ابن عباس ..... ۲۰۸۴
- ۳۲۴۹ ..... البراء بن عازب ..... ۴۶۵۲
- ۲۳۵۰ ..... لن يبسط أحدكم ثوبه - أبو هريرة ..... ۲۲۲۶
- ۲۲۶۱ ..... لن نستعمل على عملنا من أراده - أبو موسى ..... ۴۵۴۰
- ۷۲۹۶ ..... الله خالق - أنس ابن مالك ..... ۱۴۱۵
- ۵۶۷۳ ..... لن يدخل أحدنا عمله الجنة - أبو هريرة ..... ۳۰۴۳
- ۶۸۶۲ ..... لن يزال المؤمن في فسحة من دينه - ابن عمر ..... ۱۹۱۶
- ۴۴۲۵ ..... لن يفلح قوم ولوا أمرهم امرأة - أبو بكره ..... ۲۸۳۱
- ۶۳۴۸ ..... لن يقبض نبي قط حتى يرى مقعده - عائشة .. ۲۷۵۸
- ۶۴۶۳ ..... لن ينجي أحدًا منكم عمله - أبو هريرة ..... ۴۷۷۶
- ۶۴۲۳ ..... مالك ..... ۸۶۹
- ۴۸۹۸ ..... لئانه رجال من هؤلاء - أبو هريرة ..... ۸۶۹
- ۸۶۹ ..... لمنعهن - عائشة ..... ۸۶۹
- لما كسرت على رأس النبي ﷺ البيضة -
- لما كسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
- لما مات إبراهيم قال رسول الله ﷺ إن له
- مرضعًا - البراء بن عازب
- لما مات عبد الله بن أبي ابن سلول - عمر بن الخطاب
- لما مات النبي ﷺ جاء أبو بكر - جابر بن عبد الله
- لما مر النبي ﷺ بالحجر قال لا تدخلوا -
- ابن عمر
- لما مرض النبي ﷺ المرض - عائشة
- لما نزل برسول الله - عائشة وابن عباس
- لما نزل برسول الله ﷺ طفق - عائشة وابن عباس
- لما نزلت آخر البقرة - عائشة
- لما نزلت «الذين آمنوا» - عبد الله بن مسعود
- لما نزلت «إن يكن منكم عشرون صابرون» - ابن عباس
- لما نزلت آيات سورة البقرة - عائشة
- لما نزلت الآيات من آخر سورة البقرة في الربا - عائشة
- لما نزلت آية الصدقة كنا نحامل - أبو مسعود
- لما نزلت بنو قريظة على حكم سعد - أبو سعيد الخدري
- لما نزلت «حتى يتبين لكم» - عدي بن حاتم
- لما نزلت «لا يستوي القاعدون» - البراء بن عازب
- لما نزلت «لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون» - أنس بن مالك
- لما نزلت هذه الآية «الذين آمنوا ولم يلبسوا إيمانهم بظلم» - عبد الله بن مسعود
- لما نزلت هذه الآية «قل هو القادر» - جابر

- لو استقبلت من امری ما استدرت - عائشة . ۷۲۲۹  
 - لو اطلع في بيتك أحد ولم تاذن له - أبو هريرة ..... ۲۵۶۸  
 - لو دعيت إلى كراع لأجبت - أبو هريرة ..... ۵۱۷۸  
 - لو رأيت رجلاً مع امرأتي لضربته - سعد بن عبادة ..... ۶۸۴۶  
 - لو رأيت الظباء بالمدينة - أبو هريرة ..... ۱۸۷۳  
 - لو رجعتم إلى بلادكم - مالك بن الحويرث .. ۶۸۵  
 - لو رجعتم إلى أهليكم صلوا صلاة كذا - أبو قلابة ..... ۸۱۹  
 - لو سألتني هذا القصب ما أعطيتك - عبيد الله بن عبد الله ..... ۴۳۷۸  
 - لو سألتني هذه القطعة ما أعطيتكها - ابن عباس ..... ۳۶۲۰  
 - لو شئت شرطتية لهم - القاسم بن محمد ..... ۵۴۳۰  
 - لو علمت أنك تنظر لطمعت بها - سهل بن سعد ..... ۵۹۲۴  
 - لو غض الناس إلى الربيع - ابن عباس ..... ۲۷۴۳  
 - لو فعله لأخذته الملائكة - ابن عباس ..... ۴۹۵۸  
 - لو قد جاء مال البحرين - جابر بن عبد الله ... ۲۲۹۶  
 - لو كان الإيمان في الثريا لنال رجال - أبو هريرة ..... ۴۸۹۷  
 - لو كان علي رضي الله عنه ذاكرًا عثمان - ابن الحنفية ..... ۳۱۱۱  
 - لو كان عليها دين أكنت قاضيه؟ - ابن عباس ..... ۶۶۹۹  
 - لو كان لابن آدم واديان من مال - ابن عباس . ۶۴۳۶  
 - لو كان لي مثل أحد ذهبًا ما يسرنى - أبو هريرة ..... ۲۳۸۹  
 - لو كان المطعم بن عدي حيًا - جبیر ..... ۳۱۳۹  
 - لو كنت ثم لأريتكم قبره - أبو هريرة ..... ۳۴۰۷  
 - لو كنت راجمًا امرأة من غير - القاسم بن محمد ..... ۷۲۳۸  
 - لو كنت راجمًا امرأة من غير بينة - عبد الله بن شداد ..... ۶۸۵۵  
 - لو كنت متخذًا خليلًا - أيوب ..... ۳۶۵۷  
 - لو استقبلت من امری ما استدرت - عائشة . ۷۲۲۹  
 - لو اطلع في بيتك أحد ولم تاذن له - أبو هريرة ..... ۶۸۸۸  
 - لو أعلم أنك تنظرني لطمعت به - سهل بن سعد ..... ۶۹۰۱  
 - لو أعلم أنك تنظر لطمعت به في عينك - سهل بن سعد ..... ۶۲۴۱  
 - لو آمن بي عشرة من اليهود لآمن - أبو هريرة ..... ۳۹۴۱  
 - لو أن ابن آدم أعطي واديًا ملآن - سهل بن سعد ..... ۶۴۳۸  
 - لو أن أحدكم إذا أتى أهله - ابن عباس ..... ۳۲۸۳  
 - لو أن أحدكم إذا أراد أن يأتي أهله - ابن عباس ..... ۷۳۹۶  
 - لو أن أحدهم إذا أراد أن يأتي أهله - ابن عباس ..... ۶۳۸۸  
 - لو أن امرأ اطلع عليك بغير إذن - أبو هريرة . ۶۹۰۲  
 - لو أن الأنصار سلکوا واديًا - أبو هريرة ..... ۳۷۷۹  
 - لو أن رجلاً أجنب فلم يجد الماء شهراً - أبو موسى ..... ۳۴۷  
 - لو أن لابن آدم ملء وادٍ مالًا لأحب - ابن عباس ..... ۶۴۳۷  
 - لو أن لابن آدم واديًا من ذهب - أنس بن مالك ..... ۶۴۳۹  
 - لو تركته بين - ابن عمر ..... ۲۶۳۸  
 - لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً - أبو هريرة ..... ۶۴۸۵  
 - لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً - أنس بن مالك ..... ۴۶۲۱  
 - لو جاء مال البحرين أعطيتك هكذا - جابر ابن عبد الله ..... ۲۵۹۸  
 - لو دخلوها لم يزالوا فيها إلى يوم القيامة - علي بن أبي طالب ..... ۷۲۵۷  
 - لو دخلوها ما خرجوا منها - علي بن أبي طالب ..... ۴۳۴۰

- ۱۱۰۰ ..... أنس بن مالك - لو كنت متخذًا خليلًا لاتخذت أبا بكر - ابن عباس ..... ۳۶۵۶
- ۳۳۳۰ ..... لولا بنو إسرائيل لم يختر اللحم - أبو هريرة - لو كنت متخذًا من هذه الأمة خليلًا - ابن عباس ..... ۶۷۳۸
- ۷۲۴۴ ..... هريرة - لو كنت متخذًا من هذه الأمة خليلًا - عبد الله ابن أبي مليكة ..... ۳۶۵۸
- ۷۲۴۵ ..... الله بن زيد ..... ۱۵۸۵
- ۳۵۳۲ ..... لي خمسة أسماء - جبير بن مطعم ..... ۱۵۸۵
- ۲۰۸۳ ..... ليأتين على الناس زمان - أبو هريرة - لو لبثت في السجن ما لبث يوسف - أبو هريرة ..... ۶۹۹۲
- ۱۴۱۴ ..... موسى الأشعري ..... ۶۹۹۲
- ..... ليت رجلًا صالحًا من أصحابي يحرسني - لو مدّ بي الشهر لواصلت وصالًا - أنس بن مالك ..... ۷۲۴۱
- ۷۲۳۱ ..... الليلة - عائشة ..... ۷۲۴۱
- ..... ليت رجلًا من أصحابي صالحًا يحرسني - لو يعطى الناس بدعواهم لذهب دماء قوم - ابن عباس ..... ۴۵۵۲
- ۲۸۸۵ ..... عائشة ..... ۴۵۵۲
- ..... ليتني أرى رسول الله ﷺ حين ينزل عليه - لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه - أبو جهيم ..... ۵۱۰
- ۴۳۲۹ ..... يعلى بن أمية ..... ۵۱۰
- ..... ليحجج البيت وليعتمرن بعد خروج - لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول - أبو هريرة ..... ۶۱۵
- ۱۵۹۳ ..... سعيد الخدري ..... ۲۹۹۸
- ..... ليدخلن الجنة من أمتي سبعون - سهل بن الخطاب ..... ۲۳۳۴
- ۶۵۴۳ ..... سعد ..... ۲۳۳۴
- ۳۲۴۷ ..... ليدخلن من أمتي سبعون ألفًا - سهل بن سعد ..... ۲۹۷۲
- ۵۲۵۲ ..... ليراجعها - ابن عمر ..... ۷۲۳۹
- ..... ليراجعها ثم يمسكها حتى تطهر - ابن عمر .. ۷۲۳۹
- ..... ليردن عليّ ناس من أصحابي الحوض - يصلوها هكنا - عبد الله بن عباس ..... ۵۷۱
- ۶۵۸۲ ..... أنس بن مالك ..... ۵۷۱
- ..... ليس أحد أصبر على أذى سمعه من الله - أبو موسى ..... ۸۸۷
- ۶۰۹۹ ..... موسى ..... ۸۸۷
- ..... ليس أحد من أهل الأرض ينتظر الصلاة - لولا أن رسول الله ﷺ نهانا أن ندعو - خباب ابن الأرت ..... ۷۲۳۴
- ..... غيركم - عبد الله بن عمر ..... ۷۲۳۴
- ..... ليس أحد يحاسب إلا هلك - عائشة ..... ۴۲۸۱
- ..... ليس أحد يحاسب يوم القيامة إلا هلك - لولا أنت ما اهدتينا - البراء بن عازب ..... ۲۸۳۶
- ..... عائشة ..... ۲۸۳۶
- ..... ليس بشيء فقالوا: إنهم يحدوثونا - عائشة .. ۲۴۳۱
- ..... ليس بنا ردّ عليك ولكننا حُرّم - الصعب بن
- ..... لولا أني رأيت رسول الله ﷺ فعله لم أفعله -

- جناۃ ..... ۲۵۹۶
- لیس التحصیب بشيء - ابن عباس ..... ۱۷۶۶
- لیس السعی بطن الوادی - ابن عباس ..... ۳۸۴۷
- لیس الشدید بالصرعة إنما الشدید الذي -
- أبو هريرة ..... ۶۱۱۴
- لیس ص من عزائم السجود - ابن عباس ..... ۳۴۲۲
- لیس صلاة أثل على المنافقين من الفجر
- والعشاء - أبو هريرة ..... ۶۵۷
- لیس على أبیک کرب بعد اليوم - أنس بن
- مالك ..... ۴۴۶۲
- لیس على المسلم في فرسه وغلما صدقة -
- أبو هريرة ..... ۱۴۶۳
- لیس على الولي جناح أن يأكل - عمرو ..... ۲۳۱۳
- لیس الغنی عن كثرة العرض - أبو هريرة ..... ۶۴۴۶
- لیس فيما أقل من خمسة أوسق صدقة - أبو
- سعید الخدری ..... ۱۴۸۴
- لیس فيما خمسة أوسق من التمر صدقة - أبو
- سعید الخدری ..... ۱۴۵۹
- لیس فيما دون خمس أواق صدقة - أبو سعید
- الخدری ..... ۱۴۰۵
- لیس فيما دون خمس ذود صدقة من الإبل -
- أبو سعید الخدری ..... ۱۴۴۷
- لیس الکذاب الذي يصلح بین الناس - أم
- کلثوم بنت عقبة ..... ۲۶۹۲
- لیس كما تظنون إنما هو كما قال لقمان -
- عبد الله بن مسعود ..... ۶۹۳۷
- لیس كما تقولون - عبد الله بن مسعود ..... ۳۳۶۰
- لیس لنا مثل السوء - الذي يعود في هبته -
- عبد الله بن عباس ..... ۲۶۲۲
- لیس المسکین الذي ترده الأكلة - أبو هريرة ..... ۱۴۷۶
- لیس المسکین الذي ترده التمرة والتمرتان -
- أبو هريرة ..... ۴۵۳۹
- لیس المسکین الذي يطوف على الناس - أبو
- هريرة ..... ۱۴۷۹
- لیس من بلد إلا سبطوه الدجال - أنس بن
- مالك ..... ۱۸۸۱
- لیس من رجل ادعی لغير أبيه - أبو ذر ..... ۳۵۰۸
- لیس من نفس تقتل ظلماً إلا كان - عبد الله
- ابن مسعود ..... ۷۳۲۱
- لیس منا من ضرب الخدود - عبد الله بن
- مسعود ..... ۱۲۹۷
- لیس منا من لطم الخدود - عبد الله بن
- مسعود ..... ۱۲۹۴
- لیس منا من لم يتغن بالقرآن - أبو هريرة ..... ۷۵۲۷
- لیس منكم من أحد إلا وقد فرغ من مقعده -
- علي بن أبي طالب ..... ۶۲۱۷
- لیس الواصل بالمكافئ - عبد الله بن عمرو .. ۵۹۹۱
- لیسوا بشيء - عائشة ..... ۶۲۱۳
- لیصیبن أقواماً سفع من النار - أنس بن مالك ..... ۷۴۵۰
- لیكونن من أمتي أقوام يستحلون الحر
- والحریر - أبو عامر الأشعري ..... ۵۵۹۰
- الليلة أناني أت - عمر بن الخطاب ..... ۲۳۳۷
- ليلة أسري بي رأيت موسى - أبو هريرة ..... ۳۳۹۴
- ليلة أسري به لقيت موسى - أبو هريرة ..... ۳۴۳۷
- م**
- ما أجد لكم إلا أن تلحقوا بإيل رسول الله ﷺ
- أنس بن مالك ..... ۶۸۰۴
- ما أجد لكم إلا أن تلحقوا بالذود - أنس بن
- مالك ..... ۳۰۱۸
- ما أحب أنه تحوّل لي ذهباً - أبو ذر ..... ۲۳۸۸
- ما أحد أصبر على أذى سمعه من الله - أبو
- موسى الأشعري ..... ۷۳۷۸
- ما أحد يدخل الجنة يحب - أنس بن مالك .. ۲۸۱۷
- ما أخبرنا أحد أنه رأى النبي ﷺ يصلي
- الضحى - ابن أبي ليلى ..... ۴۲۹۲
- ما أذن الله بشيء ما أذن للنبي ﷺ - أبو هريرة ..... ۷۴۸۲
- ما أذن الله لشيء ما أذن لشيء حسن الصوت -
- أبو هريرة ..... ۷۵۴۴

- ۶۸۵۳ ..... ما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه - عائشة .....  
 ۵۶۷۸ ..... ما أنزل الله داء إلا وأنزل له شفاء - أبو هريرة .....  
 ..... ما أنكرت شيئاً إلا أنكم لا تقيمون الصفوف .....  
 ۷۲۴ ..... - أنس بن مالك .....  
 ..... ما أنهر الدم وذكر اسم الله فكل - عباية بن .....  
 ۵۵۰۳ ..... رفاعه عن جده .....  
 ..... ما أنهر الدم وذكر اسم الله فكلوه - رافع بن .....  
 ۵۵۴۳ ..... خديج .....  
 ..... ما أهل رسول الله ﷺ إلا من عند المسجد - .....  
 ۱۵۴۱ ..... سالم عن أبيه .....  
 ۵۱۶۸ ..... ما أولم النبي ﷺ على شيء - أنس بن مالك .....  
 ۶۱۰۱ ..... ما بال أقوام يتزهون عن الشيء - عائشة .....  
 ..... ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء في .....  
 ۷۵۰ ..... صلاتهم - أنس بن مالك .....  
 ..... ما بال دعوى أهل الجاهلية؟ - جابر بن عبد .....  
 ۳۵۱۸ ..... الله .....  
 ۴۹۰۵ ..... ما بال دعوى جاهلية؟ - جابر بن عبد الله .....  
 ..... ما بال العامل نعته فيأتي فيقول هذا لك - .....  
 ۷۱۷۴ ..... أبو حميد الساعدي .....  
 ۳۲۲۴ ..... ما بال هذه؟ قلت وسادة - عائشة .....  
 ۲۱۰۵ ..... ما بال هذه المنرفة؟ - عائشة .....  
 ۴۴۰۲ ..... ما بعث الله من نبي إلا أنذر أمته - ابن عمر ..  
 ..... ما بعث الله من نبي إلا أنذر قومه الأعور - .....  
 ۷۴۰۸ ..... أنس بن مالك .....  
 ..... ما بعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة .....  
 ۷۱۹۸ ..... إلا كانت له - أبو سعيد الخدري .....  
 ۲۲۶۲ ..... ما بعث الله نبياً إلا رعى الغنم - أبو هريرة ...  
 ..... ما بعث نبي إلا أنذر أمته الأعور - أنس بن .....  
 ۷۱۳۱ ..... مالك .....  
 ..... ما بقي أحد أعلم به مني كان علي - سهل بن .....  
 ۲۴۳ ..... سعد الساعدي .....  
 ۱۸۸۸ ..... ما بين بيتي ومنبري روضة - أبو هريرة .....  
 ..... ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة - .....  
 ۱۱۹۵ ..... عبد الله بن زيد المازني .....
- ما استخلف خليفة إلا له بطانتان - أبو سعيد  
 ۶۶۱۱ ..... الخدري .....  
 - ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار -  
 ۵۷۸۷ ..... أبو هريرة .....  
 - ما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت فيه  
 ۳۷۲۷ ..... - سعد بن أبي وقاص .....  
 - ما اسمك؟ قال اسمي حزن - سعيد بن  
 ۶۱۹۳ ..... المسيب .....  
 - ما اسمك؟ قال حزن - المسيب .....  
 ۵۴۷۵ ..... ما أصاب بحدته فكله - عدي بن حاتم .....  
 - ما أصبح لآل محمد ﷺ إلا صاع - أنس بن  
 ۲۵۰۸ ..... مالك .....  
 - ما أظن فلاناً وفلاناً يعرفان - عائشة .....  
 ۶۰۶۷ .....  
 - ما اعتمر رسول الله ﷺ في رجب - عائشة ...  
 ۱۷۷۷ .....  
 - ما اعتمر النبي ﷺ عمرة إلا وهو - عائشة ...  
 ۴۲۵۴ .....  
 - ما أعددت لها؟ - أنس بن مالك .....  
 ۶۱۷۱ .....  
 - ما أعددت لها؟ فكأن الرجل استكان - أنس  
 ۷۱۵۳ .....  
 - ابن مالك .....  
 - ما أعرف شيئاً كان على عهد النبي ﷺ -  
 ۵۲۹ ..... أنس بن مالك .....  
 - ما أعطيتكم ولا أمنعكم - أبو هريرة .....  
 ۳۱۱۷ .....  
 - ما اغبرنا قدما عبد في سبيل الله - عبد  
 ..... الرحمن بن جبر .....  
 ۲۸۱۱ .....  
 - ما أغنيت عن عمك - العباس بن عبد  
 ..... المطلب .....  
 ۳۸۸۳ .....  
 - ما أكل أحد طعاماً قط خيراً - المقدم .....  
 ۲۰۷۲ .....  
 - ما أكل آل محمد ﷺ أكلتين - عائشة .....  
 ۶۴۵۵ .....  
 - ما أكل النبي ﷺ خبزاً مرققاً - أنس بن مالك .....  
 ۵۳۸۵ .....  
 - ما أكل النبي ﷺ على خوان - أنس بن مالك .....  
 ۵۴۱۵ .....  
 - ما ألقاه المسحر عندي إلا نائمًا - عائشة .....  
 ۱۱۳۳ .....  
 - ما أمسى عند آل محمد ﷺ صاع بر - أنس  
 ..... ابن مالك .....  
 ۲۰۶۹ .....  
 - ما أنا بقارئ - عائشة .....  
 ۳ .....  
 - ما أنا بقارئ فأخذني فغطني - عائشة .....  
 ۶۹۸۲ .....



- ۱۸۷۳ ..... ما بین لابنتها حرام - أبو هريرة
- ۶۵۵۱ ..... ما بین منکبی الکافر مسیره ثلاثہ آیام - أبو هريرة
- ۴۹۳۵ ..... ما بین النفقین أربعون - أبو هريرة
- ۳۶۳۵ ..... ما تجدون في التوراة في شأن الرجم؟ - ابن عمر
- ۶۸۱۹ ..... ما تجدون في كتابكم؟ قالوا إن أحبارنا - ابن عمر
- ۴۴۶۱ ..... ما ترك رسول الله ﷺ دينارًا - عمرو بن الحارث
- ۲۷۳۹ ..... ما ترك رسول الله ﷺ عند موته درهمًا - عمرو بن الحارث
- ۲۸۷۳ ..... ما ترك النبي ﷺ إلا بغلته - عمرو بن الحارث
- ۲۹۱۲ ..... ما ترك النبي ﷺ إلا سلاحه - عمرو بن الحارث
- ۱۶۰۶ ..... ما تركت اسلام هذين الركنين - ابن عمر
- ۵۰۹۶ ..... ما تركت بعدي فتنه أضمر على الرجال من النساء - أسامة بن زيد
- ۵۰۸۰ ..... ما تزوجت؟ فقلت تزوجت ثيبًا - جابر بن عبد الله
- ۷۳۷۰ ..... ما تشيرون عليّ في قوم يسبون أهلي - عائشة
- ۲۳۳۹ ..... ما تصنعون بمحاقلكم - ظهير بن رافع
- ۷۵۴۳ ..... ما تصنعون بهما؟ قالوا: نسخم - ابن عمر
- ۴۱۹۳ ..... ما تقولون في هذه القسامه؟ - عمر بن عبد العزيز
- ۳۸۲۲ ..... ما حجني رسول الله ﷺ منذ أسلمت - جرير ابن عبد الله
- ۳۰۳۵ ..... ما حجني النبي ﷺ منذ أسلمت - جرير
- ۴۳۳۱ ..... ما حديث بلغني عنكم؟ - أنس بن مالك
- ۲۷۳۸ ..... ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه - عبد الله بن عمر
- ۳۵۶۰ ..... ما خيّر رسول الله ﷺ بين أمرين - عائشة
- ۶۷۸۶ ..... ما خيّر النبي ﷺ بين أمرين إلا - عائشة
- ۳۷۷۸ ..... ما الذي بلغني عنكم - أنس بن مالك
- ۵۹۰۱ ..... ما رأيت أحدًا أحسن في حلة حمراء - البراء ابن عازب
- ۵۶۴۶ ..... ما رأيت أحدًا أشدّ عليه الوجع - عائشة
- ۱۱۷۷ ..... ما رأيت رسول الله ﷺ سبوح سبيحة الضحى - عائشة
- ۴۸۲۸ ..... ما رأيت رسول الله ﷺ ضاحكًا - عائشة
- ۶۶۱۲ ..... ما رأيت شيئًا أشبه باللحم مما قال - ابن عباس
- ۵۱۷۱ ..... ما رأيت النبي ﷺ أولم - أنس بن مالك
- ۱۶۸۲ ..... ما رأيت النبي ﷺ صلى صلاة - عبد الله بن مسعود
- ۶۰۹۲ ..... ما رأيت النبي ﷺ مستجمعًا - عائشة
- ۲۰۰۶ ..... ما رأيت النبي ﷺ يتحرى صيام - ابن عباس
- ۲۹۰۵ ..... ما رأيت النبي ﷺ يغدي رجلًا - علي بن أبي طالب
- ۱۱۴۸ ..... ما رأيت النبي ﷺ يقرأ في شيء من صلاة الليل - عائشة
- ۶۴۴۷ ..... ما رأيك في هذا؟ فقال - سهل بن سعد
- ۲۶۲۷ ..... ما رأينا من شيء - أنس بن مالك
- ۲۸۵۷ ..... ما رأينا من فزع - أنس بن مالك
- ۲۷۶۷ ..... ما ردا بن عمر على أحد وصيته - نافع
- ۷۲۹۰ ..... ما زال بكم الذي رأيت من صنعكم - زيد بن ثابت
- ۶۱۱۳ ..... ما زال بكم صنعكم حتى ظننت أنه سيكتب عليكم - زيد بن ثابت
- ۶۰۱۵ ..... ما زال جبريل يوصيني بالجار - ابن عمر
- ۶۰۱۴ ..... ما زال جبريل يوصيني بالجار - عائشة
- ۲۵۴۳ ..... ما زلت أحب بني تميم منذ ثلاث - أبو هريرة
- ۳۶۸۴ ..... ما زلنا أعزة منذ أسلم عمر - عبد الله بن مسعود
- ۶۰۳۴ ..... ما سأل أحد النبي ﷺ عن شيء قط - جابر بن عبد الله
- ..... ما سأل أحد النبي ﷺ عن الدجال - المغيرة

- ۷۴۰۹ - ما عليكم ألا تفعلوا - أبو سعيد الخدري .....
- ۴۱۳۸ - ما عليكم أن لا تفعلوا - ابن محيريز .....
- ما عليكم أن لا تفعلوا ما من قسمة كائنة -
- ۲۵۴۲ أبو سعيد الخدري .....
- ما العمل في أيام العشر أفضل من العمل في
- ۹۶۹ هذه - عبد الله بن عباس .....
- ما عندك؟ فقال: ما عندي شيء - سهل بن
- ۵۱۲۱ سعد .....
- ما عندك يا ثمامة - أبو هريرة .....
- ۲۴۴۲ - ما عندنا شيء إلا كتاب الله - علي بن أبي
- طالب .....
- ۱۸۷۰ - ما عندنا كتاب نقرؤه إلا كتاب الله - علي بن
- أبي طالب .....
- ۶۷۵۵ - ما غرت على أحد من نساء النبي ﷺ -
- عائشة .....
- ۳۸۱۸ - ما غرت على امرأة لرسول الله ﷺ - عائشة ..
- ۵۲۲۹ - ما غرت على امرأة للنبي ﷺ - عائشة .....
- ۳۸۱۶ - ما غرت على امرأة ما غرت على خديجة -
- عائشة .....
- ۳۸۱۷ - ما فعل كعب؟ - كعب بن مالك .....
- ۴۴۱۸ - ما فعله إلا في عام جاع الناس - عائشة .....
- ۵۴۳۸ - ما كان حديث بلغني عنكم؟ - أنس بن مالك
- ۳۱۴۷ - ما كان لإحدانا إلا ثوب واحد تحيض فيه -
- عائشة .....
- ۳۱۲ - ما كان لعلي اسم أحب إليه من أبي تراب -
- سهل بن سعد .....
- ۶۲۸۰ - ما كان لنا خمر غير فضيخكم هذا - أنس بن
- مالك .....
- ۴۶۱۷ - ما كان النبي ﷺ يأتيني في يوم بعد العصر إلا
- عائشة .....
- ۵۹۳ - ما كان يبدأ بيد فخذوه - البراء بن عازب .....
- ۲۴۹۷ - ما كان يبدأ بيد فخذوه - زيد بن الأرقم .....
- ۲۴۹۷ - ما كان يبدأ بيد فليس به بأس - عبد الرحمن
- ابن مطعم .....
- ۳۹۳۹
- ۷۱۲۲ ابن شعبة .....
- ۳۶۱ - ما السرى يا جابر - جابر بن عبد الله .....
- ما سمعت رسول الله ﷺ يفدي - علي بن أبي
- طالب .....
- ۶۱۸۴ - ما سمعت عمر لشيء قط يقول - ابن عمر ...
- ۳۸۶۶ - ما سمعت النبي ﷺ جمع أبويه لأحد - علي
- ابن أبي طالب .....
- ۴۰۵۹ - ما سمعت النبي ﷺ يجمع أبويه لأحد - علي
- ابن أبي طالب .....
- ۴۰۵۸ - ما سمعت النبي ﷺ يقول لأحد - سعد بن
- أبي وقاص .....
- ۳۸۱۲ - ما شأن بريرة فقال اشترىها - عائشة .....
- ۲۷۲۶ - ما شأن هذه؟ قالوا - أسماء .....
- ۲۳۶۴ - ما شأن هذه؟ قلت - أم رومان .....
- ۴۱۴۳ - ما شأنك؟ فقال: شر - أنس بن مالك .....
- ۳۶۱۳ - ما شأنك؟ قال: وقعت على امرأتي - أبو
- هريرة .....
- ۶۷۰۹ - ما شأنكم - أبو قتادة .....
- ۶۳۵ - ما شيع آل محمد ﷺ من خبز بر - عائشة .....
- ۶۶۸۷ - ما شيع آل محمد ﷺ من طعام - أبو هريرة ..
- ۵۳۷۴ - ما شيع آل محمد ﷺ منذ قدم المدينة -
- عائشة .....
- ۵۴۱۶ - ما شيعنا حتى فتحنا خيبر - ابن عمر .....
- ۴۲۴۳ - ما صام النبي ﷺ شهراً كاملاً - ابن عباس ..
- ۱۹۷۱ - ما صلى النبي ﷺ صلاة بعد - عائشة .....
- ۴۹۶۷ - ما صليت وراء إمام قط أخف صلاة ولا أتم
- من النبي ﷺ - أنس بن مالك .....
- ۷۰۸ - ما ظنك يا بكتير بالله ثالثهما - أنس بن مالك ...
- ۴۶۶۳ - ما ظنك يا أبا بكر يا بكتير بالله ثالثهما - أبو بكر
- الصدیق .....
- ۳۶۵۳ - ما عاب النبي ﷺ طعاماً قط - أبو هريرة .....
- ۳۵۶۳ - ما عدوا من مبعث النبي ﷺ - سهل بن سعد
- ۳۹۳۴ - ما علمت النبي ﷺ أكل على سكرجة - أنس
- ابن مالك .....
- ۵۳۸۶

- ما من أحد أغیر من الله - عبد الله بن مسعود . ۵۲۲۰  
 - ما من أصحاب النبي ﷺ أحد أكثر حديثًا عن  
 مني - أبو هريرة ..... ۱۱۳  
 - ما من الأنبياء نبي إلا أعطي من الآيات - أبو  
 هريرة ..... ۴۹۸۱  
 - ما من شيء كنت لم أره - أسماء ..... ۱۰۵۳  
 - ما من شيء كنت لم أره إلا قدرأيته - أسماء  
 بنت أبي بكر ..... ۱۸۴  
 - ما من شيء لم أره إلا وقدرأيته - أسماء ..... ۷۲۸۷  
 - ما من شيء لم أكن أريته إلا رأيت في مقامي  
 - أسماء بنت أبي بكر ..... ۸۶  
 - ما من عبد قال لا إله إلا الله ثم مات - أبو ذر  
 - ما من عبد يسترعيه الله رعية فلم يحطها -  
 معقل بن يسار ..... ۷۱۵۰  
 - ما من عبد يموت له عند الله خير - أنس بن  
 مالك ..... ۲۷۹۵  
 - ما من مسلم غرس غرسًا فأكل منه إنسان -  
 أنس بن مالك ..... ۶۰۱۲  
 - ما من مسلم يغرس غرسًا أو يزرع زرعًا -  
 أنس بن مالك ..... ۲۳۲۰  
 - ما من مصيبة تصيب المسلم إلا كفر الله -  
 عائشة ..... ۵۶۴۰  
 - ما من مكلوم يكلم في سبيل الله - أبو هريرة . ۵۵۳۳  
 - ما من مؤمن إلا وأنا أولى به في الدنيا  
 والآخرة - أبو هريرة ..... ۲۳۹۹  
 - ما من مؤمن إلا وأنا أولى الناس به - أبو  
 هريرة ..... ۴۷۸۱  
 - ما من مولود إلا والشيطان يمسه - أبو هريرة ۴۵۴۸  
 - ما من مولود إلا يولد على الفطرة - أبو هريرة ۱۳۵۸  
 - ما من الناس مسلم يموت له ثلاثة - أنس بن  
 مالك ..... ۱۳۸۱  
 - ما من الناس من مسلم يتوفى له ثلاث - أنس  
 ابن مالك ..... ۱۲۴۸  
 - ما من نبي يمرض إلا خيّر بين الدنيا والآخرة  
 - ما كتبنا عن النبي ﷺ إلا القرآن - علي بن  
 أبي طالب ..... ۳۱۷۹  
 - ما كنا نقبل - سهل بن سعد ..... ۹۳۹  
 - ما كنت أحب أن أراه من الشهر صائمًا -  
 أنس بن مالك ..... ۱۹۷۳  
 - ما كنت أرى الجهد قد بلغ بك هذا - عبد الله  
 ابن مغفل ..... ۴۵۱۷  
 - ما كنت أرى الوجد بلغ بك - كعب بن عجرة ۱۸۱۶  
 - ما كنت لأقيم حدًا على أحد يموت - علي  
 ابن أبي طالب ..... ۶۷۷۸  
 - ما لبعيرك؟ قال: قلت أعيا - جابر بن عبد  
 الله ..... ۲۹۶۷  
 - ما لك أنفسب - عائشة ..... ۲۹۴  
 - ما لك أنفسب؟ قالت نعم - عائشة ..... ۵۵۴۸  
 - ما لك؟ أنفسب قلت: نعم - عائشة ..... ۵۵۵۹  
 - مالك تقرأ في المغرب بقصار وقد سمعت  
 النبي ﷺ - زيد بن ثابت ..... ۷۶۴  
 - ما لك؟ فقلت: يا رسول الله - علي بن أبي  
 طالب ..... ۳۰۹۱  
 - ما لك؟ قال: أصبت أهلي في رمضان -  
 عائشة ..... ۱۹۳۵  
 - ما لك؟ قال: وقعت على امرأتي وأنا صائم  
 - أبو هريرة ..... ۱۹۳۶  
 - مالك؟ قلت يا رسول الله ما رأيت - علي بن  
 أبي طالب ..... ۴۰۰۳  
 - ما لكم؟ قالوا: ليس عندنا ماء - جابر بن  
 عبد الله ..... ۳۵۷۶  
 - ما له ترب جبينه - أنس بن مالك ..... ۶۰۳۱  
 - ما لهذه؟ قلت حمى أخذتها - أم رومان ..... ۳۳۸۸  
 - مالي في النساء من حاجة - سهل بن سعد .. ۵۰۲۹  
 - مالي اليوم في النساء من حاجة - سهل بن  
 سعد ..... ۵۱۴۱  
 - ما مسست حريرًا ولا ديباجًا ألين - أنس بن  
 مالك ..... ۳۵۶۱

- ۱۴۷۴ ..... ما يزال الرجل يسأل الناس - ابن عمر ..... ۴۵۸۶ ..... عائشة .....  
 ۳۹۹۳ ..... ما يسرني أني شهدت بدرًا - رافع ..... - ما من والي يلي رعية من المسلمين فيموت -  
 - ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب - أبو معقل بن يسار ..... ۷۱۵۱ .....  
 ۵۶۴۱ ..... سعيد وأبو هريرة ..... - ما من يوم يصبح العباد فيه - أبو هريرة ..... ۱۴۴۲ .....  
 - ما منعك أن تأتي؟ ألم يقل الله - أبو سعيد بن المعلى ..... ۴۶۴۷ .....  
 - ما منعك أن تأتي؟ فقلت - أبو سعيد بن المعلى ..... ۴۷۰۳ .....  
 ۱۴۶۹ ..... سعيد الخدري ..... - ما منعك أن تحجي معنا؟ - ابن عباس ..... ۱۷۸۲ .....  
 - ما يكون عندي من خير فلا أدخره عنكم - أبو سعيد الخدري ..... ۱۸۶۳ .....  
 ۶۴۷۰ ..... سعيد الخدري ..... - ما منعك من الحج؟ - ابن عباس .....  
 - ما ينبغي لأحد أن يقول: أنا خير - عبد الله بن مسعود ..... ۷۴۴۳ .....  
 ۴۶۰۳ ..... ابن مسعود ..... - ما منعك من أحد إلا وسيكلمه الله - عدي بن حاتم .....  
 - ما ينبغي لأحد أن يكون خيرًا من ابن متى - حاتم ..... ۶۵۳۹ .....  
 ۴۸۰۴ ..... عبد الله بن مسعود ..... - ما منعك من أحد إلا وقد كتب مقعده - علي بن أبي طالب ..... ۴۹۴۵ .....  
 ۴۶۳۱ ..... ما ينبغي لعبد أن يقول: أنا خير - أبو هريرة - ما ينبغي لعبد أن يقول: أنا خير من يونس - ما منعك من أحد ما من نفس منقوسة - علي بن أبي طالب ..... ۱۳۶۲ .....  
 ۴۶۳۰ ..... ابن عباس ..... - ما تمنك امرأة تقدم ثلاثة من ولدها - أبو سعيد الخدري ..... ۱۰۱ .....  
 ۳۴۱۳ ..... ما ينبغي لعبد أن يقول إنني خير - ابن عباس ..... - ما نعلم حيًا من أحياء العرب أكثر شهيدًا - قتادة ..... ۴۰۷۸ .....  
 ۵۶۶ ..... ما ينتظرها أحد - عائشة ..... - ما هذا الحبل؟ قالوا: هذا حبل لزينب - أنس بن مالك ..... ۱۱۵۰ .....  
 - ما ينقم ابن جميل إلا أنه كان فقيرًا - أبو هريرة ..... - ما هذا؟ فأخبر - عائشة ..... ۲۰۳۳ .....  
 ۱۴۶۸ ..... هريرة ..... مات أبو زيد ولم يترك عقبًا - أنس بن مالك ..... ۵۱۵۵ .....  
 ۳۹۹۶ ..... مات إنسان كان رسول الله ﷺ يعود - ابن عباس ..... - ما هذا؟ قالوا بناء عائشة - عائشة ..... ۲۰۴۵ .....  
 ۱۲۴۷ ..... عباس ..... - ما هذا؟ قالوا: هذا يوم صالح - ابن عباس ..... ۲۰۰۴ .....  
 - مات رجل فقيل له ما كنت تقول - حذيفة بن اليمان ..... ۵۲۱ .....  
 ۲۳۹۱ ..... اليمان ..... - ما هذه النمرقة؟ قلت لتجلس عليها - عائشة ..... ۵۹۵۷ .....  
 ۴۴۴۶ ..... مات النبي ﷺ وإنه بين حاقستي - عائشة ..... - ما يبكيك؟ - عائشة ..... ۳۰۵ .....  
 - مات النبي ﷺ ولم يجمع القرآن - أنس بن مالك ..... ۵۰۰۴ ..... - ما يبكيك؟ فقلت - ابن عباس ..... ۴۹۱۳ .....  
 ۳۸۷۷ ..... مات اليوم رجل صالح - جابر بن عبد الله ..... - ما يحدثكم عبد الله؟ قالوا له: فقال - الأشعث بن قيس ..... ۶۶۶۰ .....  
 - ماتت لنا شاة فديغنا مسكها - سودة بنت زمعة .....  
 ۶۶۸۶ ..... زمعة .....  
 ۴۳۷۲ ..... ماذا عندك يا ثمامة؟ - أبو هريرة .....  
 - المؤمن الذي يقرأ القرآن ويعمل به - أبو

- ۵۰۵۹ ..... موسیٰ الأشعري  
 - المؤمن للمؤمن كالبنان - أبو موسى ..... ۶۰۲۶  
 - المؤمن يأكل في معي واحد - نافع ..... ۵۳۹۳  
 - مؤمن يجاهد في سبيل الله - أبو سعيد  
 الخدري ..... ۲۷۸۶  
 - المبطلون شهيد والمطعمون شهيد - أبو هريرة ..... ۵۷۳۳  
 - المتبايعان كل واحد منهما بالخيار - ابن  
 عمر ..... ۲۱۱۱  
 - المتشبع بما لم يُعط كلابس ثوبي زور -  
 أسماء ..... ۵۲۱۹  
 - متى دفن هذا؟ قالوا: البارحة - ابن عباس .. ۱۳۲۱  
 - متى هاجرت؟ - الصنابحي ..... ۴۴۷۰  
 - مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين - أبو  
 هريرة ..... ۱۴۴۳  
 - مثل البخيل والمتصدق مثل رجلين - أبو  
 هريرة ..... ۲۹۱۷  
 - مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين - أبو  
 هريرة ..... ۵۲۹۹  
 - مثل المجلس الصالح والجليس السوء - أبو  
 موسى الأشعري ..... ۲۱۰۱  
 - مثل المجلس الصالح والسوء - أبو موسى  
 الأشعري ..... ۵۵۳۴  
 - مثل الذي يذكر ربه والذي لا يذكر - أبو  
 موسى الأشعري ..... ۶۴۰۷  
 - مثل الذي يقرأ القرآن كالأترجة - أبو موسى  
 الأشعري ..... ۵۰۲۰  
 - مثل الذي يقرأ القرآن وهو حافظ له - عائشة ..... ۴۹۳۷  
 - مثل القائم على حدود الله - النعمان بن بشير ..... ۲۴۹۳  
 - مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم - أبو  
 موسى ..... ۷۹  
 - مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كالأترجة - أبو  
 موسى ..... ۷۵۶۰  
 - مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كمثل الأترجة  
 - أبو موسى الأشعري ..... ۵۴۲۷  
 - مثل المؤمن كالخامة من الزرع - كعب بن  
 مالك ..... ۵۶۴۳  
 - مثل المؤمن كمثل خامة الزرع - أبو هريرة ... ۷۴۶۶  
 - مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع - أبو  
 هريرة ..... ۵۶۴۴  
 - مثل المؤمن كمثل شجرة خضراء لا يسقط -  
 ابن عمر ..... ۶۱۲۲  
 - مثل المدمن في حدود الله والواقع فيها -  
 النعمان بن بشير ..... ۲۶۸۶  
 - مثل المسلمين واليهود والنصارى كمثل  
 رجل - أبو موسى ..... ۵۵۸  
 - مثلكم ومثل أهل الكتابين - ابن عمر ..... ۲۲۶۸  
 - مثلي ومثل الأنبياء كرجل بنى داراً - جابر بن  
 عبد الله ..... ۳۵۳۴  
 - مثلي ومثل ما بعثني الله كمثل رجل - أبو  
 موسى ..... ۶۴۸۲  
 - مثلي ومثل الناس كمثل رجل استوقد ناراً -  
 أبو هريرة ..... ۳۴۲۶  
 - مثني مثني - ابن عمر ..... ۴۷۳  
 - المدينة كالكير تفي خبيثها - جابر بن عبد الله ..... ۷۲۰۹  
 - المدينة حرام ما بين عائر إلى كذا - علي بن  
 أبي طالب ..... ۳۱۷۹  
 - المدينة حرم ما بين عائر إلى كذا - علي بن  
 أبي طالب ..... ۱۸۷۰  
 - المدينة حرم من كذا إلى كذا - أنس بن مالك ..... ۱۸۶۷  
 - المدينة كالكير تفي خبيثها - جابر بن عبد الله ..... ۱۸۸۳  
 - المدينة يأتيها الدجال فيجد الملائكة - أنس  
 ابن مالك ..... ۷۱۳۴  
 - مر أبو بكر والعباس بمجلس - أنس بن  
 مالك ..... ۳۷۹۹  
 - مر أصحاب خالد من شاء منهم أن يعقب -  
 البراء بن عازب ..... ۴۳۴۹  
 - مر بنا جنازة فقام لها النبي ﷺ - جابر بن عبد  
 الله ..... ۱۳۱۱

- مر یهودی برسول الله ﷺ فقال: السام عليك - مر بنا في مسجد بني رفاعة فسمعته يقول -
- ٦٩٢٦ ..... أنس بن مالك ..... ٥١٦٣
- ٦١٧٠ ..... المرء مع من أحب - أبو موسى ..... ٣٠١٢
- ٦١٦٨ ..... المرء مع من أحب - عبد الله بن مسعود ..... مر بي النبي ﷺ وأنا أصلي - أبو سعيد بن
- ٥١٨٤ ..... المرأة كالضلع إن أقمته كسرتها - أبو هريرة ..... المعلى ..... ٤٧٠٣
- ٦٢٨٥ ..... مرحبًا بابنتي ثم أجلسها - عائشة ..... ٥٦٦٥
- مرحبًا بالقوم غير خزايا ولا الندامى - أبو ..... مر رجل بسهام في المسجد - جابر بن عبد
- جمرة ..... ٧٠٧٣
- ٦١٧٦ ..... مرحبًا بالوفد الذين جاؤوا - ابن عباس ..... مر رجل على رسول الله ﷺ فقال لرجل عنده
- ٣٦٢٣ ..... مرحبًا بابنتي - عائشة ..... ٦٤٤٧
- مررت بالربذة فإذا أنا بأبي ذر - زيد بن وهب ..... ١٤٠٦
- ٤٦٦٠ ..... مررت على أبي ذر بالربذة - زيد بن وهب ... مر رسول الله ﷺ على قبرين فقال - ابن
- مرض النبي ﷺ فقال: مروا أبا بكر - أبي ..... ١٥٤
- موسى ..... ٣٣٨٥
- مرضت فجاءني رسول الله ﷺ - جابر بن عباس ..... ٦٠٥٢
- عبد الله ..... ٧٣٠٩
- مرضت فعادني رسول الله ﷺ - جابر بن عبد ..... مر على النبي ﷺ بجنزة فأنشوا عليها خيرًا -
- الله ..... ٦٧٢٣
- مرضت فعادني النبي ﷺ - سعد بن أبي ..... أنس بن مالك ..... ٢٦٤٢
- وقاص ..... ٢٧٤٤
- مرضت مرضًا فأتاني النبي ﷺ - جابر بن ..... مر عمر في المسجد وحسان ينشد - سعيد بن
- عبد الله ..... ٥٦٥١
- مرضت مرضًا فأشفيت منه على الموت - ..... المسيب ..... ٣٢١٢
- سعد بن أبي وقاص ..... ٦٧٣٣
- مره أن يراجعها ثم يطلق - ابن عمر ..... ١٢٥٢
- ٥٣٣٣ ..... مره فليتكلم وليستطلِّ وليقعده - ابن عباس ... مر النبي ﷺ بامرأة تبكي عند قبر - أنس بن
- ٦٧٠٤ ..... مره فليراجعها - نافع ..... ١٢٨٣
- ٥٢٥١ ..... مروا أبا بكر فليصل - حمزة بن عبد الله ..... مر النبي ﷺ بتمررة مسقوطة فقال لولا أن
- ٦٨٢ ..... مروا أبا بكر فليصل - عائشة ..... تكون - أنس بن مالك ..... ٢٠٥٥
- ٧١٦ ..... مروا أبا بكر فليصل بالناس - أبو موسى ..... مر النبي ﷺ بحائط من حيطان المدينة - ابن
- ٦٧٨ ..... مروا أبا بكر يُصلي بالناس - عائشة ..... ٢١٦
- ٧٣٠٣ ..... مروا بجنزة فأنشوا عليها خيرًا - أنس بن ..... ٥٥٣٢
- مالك ..... ١٣٦٧
- ٣٣٨٤ ..... مري أبا بكر يصلي بالناس - عائشة ..... مر النبي ﷺ بقبرين فقال إنهما ليعذبان - ابن
- ٢٨٩٩ ..... ٢٤٣١
- مر النبي ﷺ بتمررة في الطريق - أنس بن مالك ...

- ۴۷۷۸ - مفتاح الغیب خمس ثم قرأ - ابن عمر .....  
 ۲۵۶۹ - ابن سعد .....  
 ۱۰۳۹ - مفتاح الغیب خمس لا یعلمها إلا اللہ - عبد اللہ بن عمر .....  
 ۹۱۷ - مرى عبدك فليعمل لنا أعواد المنبر - سهل -  
 ۶۳۱۸ - مكانك فجلس بيننا حتى وجدت برد - علي  
 ۲۷۵ - مستريح ومستراح منه - أبو قتادة .....  
 ۴۸۰۳ - مستقرها تحت العرش - أبو ذر .....  
 ۳۳۶۶ - مكث رسول الله ﷺ بمكة ثلاث عشرة - ابن عباس .....  
 ۲۴۴۲ - مكث النبي ﷺ كذا وكذا يخيل إليه - عائشة .....  
 ۶۰۶۳ - مكثت سنة أريد أن أسأل عمر بن الخطاب -  
 ۴۹۱۳ - ابن عباس .....  
 ۲۹۳۱ - ملا الله بيوتهم - علي بن أبي طالب .....  
 ۴۱۱۱ - ملا الله عليهم بيوتهم وقبورهم ناراً - علي بن أبي طالب .....  
 ۶۳۹۶ - ملا الله قبورهم وبيوتهم ناراً - علي بن أبي طالب .....  
 ۳۲۸۸ - الملائكة تتحدث في العنان - عائشة .....  
 ۴۴۵ - الملائكة تصلي على أحدكم ما دام في مصلاه - أبو هريرة .....  
 ۳۲۲۳ - الملائكة يتعاقبون - أبو هريرة .....  
 ۶۸۲۲ - مم ذلك؟ قال: وقعت بامرأتي - عائشة .....  
 ۲۱۲۶ - من ابتاع طعاماً فلا يبعه - ابن عمر .....  
 ۲۳۷۹ - من ابتاع نخلاً بعد أن تؤبر - سالم عن أبيه ...  
 ۱۴۱۸ - من ابتلي من هذه البنات بشيء - عائشة .....  
 ۱۴۰۳ - من أتاه الله ما لا فلم يؤد زكاته - أبو هريرة ...  
 ۴۷ - من اتبع جنازة مسلم إيماناً واحتساباً - أبو هريرة .....  
 ۵۹۸۶ - من أحب أن يسقط له في رزقه - أنس بن مالك .....  
 ۲۸۶۱ - من أحب أن يتعجل إلى أهله - أبو المتوكل الناجي .....  
 ۵۴۰ - من أحب أن يسأل عن شيء فليسأل عنه - أنس بن مالك .....  
 ۲۶۰۷ - من أحب أن ينظر إلى رجل من أهل النار -  
 ۲۵۶۹ - مرى عبدك فليعمل لنا أعواد المنبر - سهل -  
 ۹۱۷ - مرى غلامك التجار أن يعمل لي أعواداً  
 ۶۵۱۲ - أجلس عليهن إذا - سهل بن سعد .....  
 ۴۸۰۳ - مستريح ومستراح منه - أبو قتادة .....  
 ۳۳۶۶ - مستقرها تحت العرش - أبو ذر .....  
 ۲۴۴۲ - المسجد الحرام - أبو ذر .....  
 ۲۴۴۲ - المسلم أخو المسلم - عبد الله بن عمر .....  
 ۶۹۵۱ - المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه -  
 ۶۹۵۱ - ابن عمر .....  
 ۴۶۹۹ - المسلم إذا سئل في القبر يشهد - البراء بن عازب .....  
 ۱۰ - المسلم من سلم المسلمون - ابن عمر .....  
 ۶۴۸۴ - المسلم من سلم المسلمون من لسانه - عبد الله بن عمرو .....  
 ۳۱۴۰ - مشيت أنا وعثمان إلى رسول الله ﷺ - جبير  
 ۴۲۲۹ - مشيت أنا وعثمان إلى النبي ﷺ - جبير بن مطعم .....  
 ۳۵۰۲ - مشيت أنا وعثمان فقال - جبير بن مطعم ...  
 ۱۸۱ - المصلى أمامك - أسامة بن زيد .....  
 ۲۹۶۲ - مضت الهجرة لأهلها - مجاشع .....  
 ۴۸۲۰ - مضى خمس: الدخان والروم والقمر - عبد الله بن مسعود .....  
 ۷۵۰۳ - مُطر النبي ﷺ فقال: قال الله - زيد بن خالد .....  
 ۲۲۸۷ - مظل الغني ظلم - أبو هريرة .....  
 ۴۴۳۵ - «مع الذين أنعم» فظننت أنه خير - عائشة .....  
 ۵۴۷۱ - مع الغلام عقيقة - سلمان بن عامر .....  
 ۲۳۵۵ - المعدن جبار والبشر جبار - أبو هريرة .....  
 ۲۵۷۰ - معكم منه شيء؟ - أبو قتادة .....  
 ۵۴۰۷ - معكم منه شيء؟ فناولته العصد فأكلها - أبو قتادة .....  
 ۴۳۱۸ - معي من ترون - عروة بن الزبير .....  
 ۲۶۰۷ - معي من ترون - مروان والمصور بن مخزومة .

- ۶۴۹۳ ..... سهل بن سعد  
 - من أحب أن يهلل بعمرة فليهلل - عائشة ..... ۳۱۷  
 - من أحب لقاء الله أحب لقاءه - أبو موسى ..... ۶۵۰۸  
 - من أحب لقاء الله أحب لقاءه - عبادة بن  
 الصامت ..... ۶۵۰۷  
 - من احتبس فرسا في سبيل الله - أبو هريرة ... ۲۸۵۳  
 - من أحدث في أمرنا هذا - عائشة ..... ۲۶۹۷  
 - من أحرم بعمرة - عائشة ..... ۳۱۹  
 - من أحسن في الإسلام لم يؤاخذ - عبد الله  
 ابن مسعود ..... ۶۹۲۱  
 - من أخذ أموال الناس - أبو هريرة ..... ۲۳۷۸  
 - من أخذ شيئا من الأرض ظلما - سعيد بن  
 زيد ..... ۳۱۹۸  
 - من أخذ شيئا من الأرض بغير حقه - سالم  
 عن أبيه ..... ۳۱۹۶  
 - من أخذ من الأرض شيئا بغير حقه - سالم  
 عن أبيه ..... ۲۴۵۴  
 - من أدرك ركعة من الصلاة فقد - أبو هريرة .. ۵۸۰  
 - من أدرك ماله بعينه - أبو هريرة ..... ۲۴۰۲  
 - من أدرك من الصبح ركعة - أبو هريرة ..... ۵۷۹  
 - من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم - أبو عثمان ..... ۴۳۲۶  
 - من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم - سعد بن  
 أبي وقاص ..... ۶۷۶۶  
 - من استلج في أهله بيمين - أبو هريرة ..... ۶۶۲۶  
 - من أسلف في شيء ففي كيل معلوم - ابن  
 عباس ..... ۲۲۴۰  
 - من اشترى شاة محفلة - عبد الله بن مسعود .. ۲۱۴۹  
 - من اشترى غنما مصراة فاحتلها - أبو هريرة ..... ۲۱۵۱  
 - من اشترى محفلة - عبد الله بن مسعود ..... ۲۱۶۴  
 - من أشد الناس عذابا يوم القيامة - عائشة .... ۶۱۰۹  
 - من أشرط الساعة أن يظهر الجهل - أنس بن  
 مالك ..... ۵۵۷۷  
 - من أصبح مفطرا فليتم بقية يومه - الربيع بنت  
 معوذ ..... ۱۹۶۰
- من اصطحب بسبع تمرات عجوة لم يضره -  
 سعد بن أبي وقاص ..... ۵۷۷۹  
 - من اصطحب كل يوم تمرات عجوة لم يضره -  
 سعد بن أبي وقاص ..... ۵۷۶۸  
 - من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني - أبو  
 هريرة ..... ۲۹۵۷  
 - من أعتق رقبة مسلمة أعتق الله بكل - أبو  
 هريرة ..... ۶۷۱۵  
 - من أعتق شركا له في عبد - عبد الله بن عمر .. ۲۵۲۲  
 - من أعتق شركا له في مملوك - عبد الله بن  
 عمر ..... ۲۵۰۳  
 - من أعتق شقصا له في عبد - أبو هريرة ..... ۲۵۰۴  
 - من أعتق شقصا له من عبد - عبد الله بن عمر .. ۲۴۹۱  
 - من أعتق شقيصا من عبد - أبو هريرة ..... ۲۵۲۶  
 - من أعتق شقيصا من مملوكه - أبو هريرة ..... ۲۴۹۲  
 - من أعتق عبدا بين اثنين - سالم عن أبيه ..... ۲۵۲۱  
 - من أعتق نصيبا أو شقيصا في مملوك - أبو  
 هريرة ..... ۲۵۲۷  
 - من أعتق نصيبا له في مملوك أو شركا له في  
 عبد - عبد الله بن عمر ..... ۲۵۲۴  
 - من أعتق نصيبا له من العبد - عبد الله بن عمر ..... ۲۵۵۳  
 - من أعمار أرضا ليست لأحد - عائشة ..... ۲۳۳۵  
 - من اغبرت قدماه في سبيل الله - أبو عبيس .... ۹۰۷  
 - من اغتسل يوم الجمعة - سلمان الفارسي ... ۹۱۰  
 - من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح  
 فكأنما - أبو هريرة ..... ۸۸۱  
 - من أفرى الفري أن يري عينه - ابن عمر ..... ۷۰۴۳  
 - من أقام بينة على قتيل قتله فله سلبه - أبو  
 قتادة ..... ۴۳۲۲  
 - من اقتطع مال امرئ مسلم بيمين كاذبة - عبد  
 الله بن مسعود ..... ۷۴۴۵  
 - من اقتنى كلبا لا يغني عنه زرعا - سفيان بن  
 أبي زهير ..... ۲۳۲۳  
 - من اقتنى كلبا ليس بكلب ماشية - ابن عمر .. ۵۴۸۰



- ۵۸۴۵ بنت خالد .....  
 - من تصبغ سبع تمرات عجوۃ لم یضرہ - سعد  
 ۵۷۶۹ ابن ابي وقاص .....  
 - من تصبغ کل يوم سبع تمرات - عامر بن  
 ۵۴۴۵ سعد عن ابيه .....  
 - من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طيب - أبو  
 ۱۴۱۰ ہریرة .....  
 - من تعار من الليل فقال : - عبادة بن الصامت  
 ۱۱۵۴ - من تعمد علي كذباً فليتبوأ مقعده من النار -  
 ۱۰۸ أنس بن مالك .....  
 - من توضع فليستثر - أبو ہریرة .....  
 ۱۶۱ - من توضع نحو وضوئي هذا ثم صلى - مولى  
 ۱۵۹ عثمان بن عفان .....  
 - من توضع وضوئي هذا ثم يصلي - عثمان بن  
 ۱۹۳۴ عفان .....  
 - من توکل لي ما بين رجله وما بين لحيه -  
 ۶۸۰۷ سهل بن سعد .....  
 - من جاء إلى الجمعة - سالم عن ابيه .....  
 ۹۱۹ - من جاء منكم الجمعة - عبد الله بن عمر .....  
 ۸۹۴ - من جر ثوبه خيلاء - ابن عمر .....  
 ۳۶۶۵ - من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه - سالم بن  
 ۵۷۸۴ عبد الله عن ابيه .....  
 - من جر ثوبه مخيلة لم ينظر الله إليه - ابن عمر  
 ۵۷۹۱ - من جهز غازياً في سبيل الله فقد غزا - زيد بن  
 ۲۸۴۳ خالد .....  
 - من حج لله فلم يرفث - أبو ہریرة .....  
 ۱۵۲۱ - من حج هذا البيت فلم يرفث - أبو ہریرة .....  
 ۱۸۱۹ - من حدثك أن محمداً ﷺ رأى ربه - عائشة ..  
 ۷۳۸۰ - من حدثك أن محمداً ﷺ كتم - عائشة .....  
 ۴۶۱۲ - من حق الإبل أن تحلب على الماء - أبو  
 ۲۳۷۸ ہریرة .....  
 - من حلف بغير ملة الإسلام فهو كما قال -  
 ۶۶۵۲ ثابت بن الضحاک .....  
 - من حلف بملة غير الإسلام كاذباً - ثابت بن
- ۸۵۵ عبد الله .....  
 - من أكل فلا يقربن مسجداً - أنس بن مالك .  
 ۵۴۵۱ - من أكل من هذه الشجرة فلا يغشانا - جابر  
 ۸۵۴ ابن عبد الله .....  
 - من أكل من هذه الشجرة فلا يقربن مسجداً  
 ۸۵۳ - عبد الله بن عمر .....  
 - من أكل من هذه الشجرة فلا يقربنا - أنس بن  
 ۸۵۶ مالك .....  
 - من أكل ناسياً وهو صائم فليتم صومه - أبو  
 ۶۶۶۹ ہریرة .....  
 - من أمسك كلباً فإنه يتقص - أبو ہریرة .....  
 ۲۳۲۲ - من أمسك كلباً يتقص من عمله كل يوم - أبو  
 ۳۳۲۴ ہریرة .....  
 - من آمن بالله وبرسوله وأقام الصلاة - أبو  
 ۲۷۹۰ ہریرة .....  
 - من آمن بالله ورسوله وأقام الصلاة - أبو  
 ۷۴۲۳ ہریرة .....  
 - من أنفق زوجين في سبيل الله - أبو ہریرة ....  
 ۱۸۹۷ - من أنفق زوجين من شيء - أبو ہریرة .....  
 ۳۶۶۶ - من أي شيء المنبر؟ - سهل بن سعد .....  
 ۳۷۷ - من أين هذا؟ - أبو سعيد الخدري .....  
 ۲۳۱۲ - من باع نخلاً قد أبرت - ابن عمر .....  
 ۲۲۰۴ - من بلغت عنده من الإبل صدقة الجذعة -  
 ۱۴۵۳ أنس بن مالك .....  
 - من بنى مسجداً يتبغى به وجه الله - عثمان بن  
 ۴۵۰ عفان .....  
 - من تبع جنازة فله قيراط - أبو ہریرة .....  
 ۱۳۲۳ - من تحلم بحلم لم يره كلف أن يعقد - ابن  
 ۷۰۴۲ عباس .....  
 - من تردى من جبل فقتل نفسه - أبو ہریرة ....  
 ۵۷۷۸ - من ترك صلاة العصر فقد - بريدة .....  
 ۵۵۳ - من ترك ما لا فلورثته - أبو ہریرة .....  
 ۲۳۹۸ - من ترون نكسوها هذه الخميسة؟ - أم خالد

- ٥٥٦٢ ..... سفیان  
- من ذبح قبل الصلاة فإنما ذبح لنفسه - أنس
- ٥٥٤٦ ..... ابن مالك  
- من ذبح قبل الصلاة فليذبح - جندب بن
- ٥٥٠٠ ..... سفیان  
- من ذبح قبل الصلاة فليعد - أنس بن مالك ...
- ٥٥٦١ ..... من ذبح قبل العيد فليعد - أنس بن مالك ..... ٩٥٤
- ٦٩٩٧ ..... من رأني فقد رأى الحق - أبو سعيد الخدري
- ٦٩٩٦ ..... من رأني فقد رأى الحق - أبو قتادة ..... ٦٩٩٦
- ٦٩٩٣ ..... من رأني في المنام فسيراني في البقطة - أبو هريرة ..... ٦٩٩٣
- ٦٩٩٤ ..... من رأني في المنام فقد رأني - أنس بن مالك ..... ٦٩٩٤
- ٧٠٥٤ ..... من رأى من أميره شيئاً يكرهه فليصبر - ابن عباس ..... ٧٠٥٤
- ..... من زعم أن محمداً رأى ربه فقد أعظم - عائشة ..... ٣٢٣٤
- ..... من السائق؟ قالوا: عامر - سلمة بن الأكوع ..... ٦٨٩١
- ..... من سره أن يسطل في رزقه - أبو هريرة ..... ٥٩٨٥
- ..... من سره أن يسطل في رزقه - أنس بن مالك ..... ٢٠٦٧
- ..... من سلف في نمر فليسلف - ابن عباس ..... ٢٢٣٩
- ..... من سلم المسلمون من لسانه ويده - أبو موسى ..... ١١
- ..... من سمع سمع الله به - جندب بن عبد الله ..... ٦٤٩٩
- ..... من سمع سمع الله به يوم القيامة - طريف أبو تيممة ..... ٧١٥٢
- ..... من السنة إذا تزوج الرجل البكر - أنس بن مالك ..... ٥٢١٤
- ..... من شاء صام ومن شاء أفطر - عائشة ..... ٤٥٠٢
- ..... من شاء صامه ومن شاء لم يصمه - ابن عمر ..... ٤٥٠١
- ..... من شاء فليصمه - عائشة ..... ١٨٩٣
- ..... من الشجر شجرة تكون مثل المسلم - ابن عمر ..... ٥٤٤٨
- ..... من شرار الناس من تدرکہم الساعة وهم أحياء - عبد الله بن مسعود ..... ٧٠٦٧
- ٦١٠٥ ..... الضحاک  
- من حلف على ملة غير الإسلام كاذباً - ثابت
- ٦٠٤٧ ..... ابن الضحاک  
- من حلف على يمين صبر ليقطع بها - عبد الله بن مسعود ..... ٤٥٤٩
- ..... من حلف على يمين صبر يقطع بها - عبد الله بن مسعود ..... ٦٦٧٦
- ..... من حلف على يمين كاذباً - عبد الله بن مسعود ..... ٢٦٧٦
- ..... من حلف على يمين كاذبة ليقطع بها - عبد الله بن مسعود ..... ٦٦٥٩
- ..... من حلف على يمين ليقطع بها مألأ - عبد الله بن مسعود ..... ٢٦٧٣
- ..... من حلف على يمين وهو فيها فاجر - عبد الله بن مسعود ..... ٢٤١٦
- ..... من حلف على يمين يستحق بها مألأ - عبد الله بن مسعود ..... ٢٥١٥
- ..... من حلف على يمين يستحق مألأ - عبد الله بن مسعود ..... ٢٦٦٩
- ..... من حلف على يمين يقطع بها - عبد الله بن مسعود ..... ٢٣٥٦
- ..... من حلف فقال في حلفه باللات - أبو هريرة ..... ٦٦٥٠
- ..... من حلف فقال في حلفه واللات - أبو هريرة ..... ٤٨٦٠
- ..... من حلف منكم فقال في حلفه - أبو هريرة ... ٦١٠٧
- ..... من حمل علينا السلاح فليس منا - أبو موسى ..... ٧٠٧١
- ..... من حمل علينا السلاح فليس منا - ابن عمر ..... ٦٨٧٤
- ..... من حُويب عُذب - عائشة ..... ١٠٣
- ..... من ذا؟ قلت أنا - جابر بن عبد الله ..... ٦٢٥٠
- ..... من ذبح فليبدل مكانها - جندب بن عبد الله .. ٦٦٧٤
- ..... من ذبح قبل أن يصلي فليذبح أخرى - جندب بن عبد الله ..... ٩٨٥
- ..... من ذبح قبل أن يصلي فليذبح مكانها أخرى - جندب بن عبد الله ..... ٧٤٠٠
- ..... من ذبح قبل أن يصلي فليعد - جندب بن

- ۴۸۰۵ ..... أبو هريرة  
- من قال أنا خير من يونس بن متى فقد كذب -
- ۴۶۰۴ ..... أبو هريرة  
- من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه  
الدعوة التامة - جابر بن عبد الله ..... ۶۱۴  
- من؟ قال: رجل من الأنصار - أبو سعيد  
الخدري ..... ۲۴۱۲  
- من قال سبحان الله وبحمده في يوم - أبو  
هريرة ..... ۶۴۰۵  
- من قال عشرًا كان كمن أعتق - عمرو بن  
ميمون ..... ۶۴۰۴  
- من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له - أبو  
هريرة ..... ۳۲۹۳  
- من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا - أبو هريرة . ۳۷  
- من قام ليلة القدر إيمانًا واحتسابًا - أبو  
هريرة ..... ۱۹۰۱  
- من قامه إيمانًا واحتسابًا - أبو هريرة ..... ۲۰۰۸  
- من قتل دون ماله فهو شهيد - عبد الله بن  
عمرو ..... ۲۴۸۰  
- من قتل قتيلًا له عليه بيعة فله سلبه - أبو قتادة . ۴۳۲۱  
- من قتل معاهدًا لم يرح رائحة الجنة - عبد الله  
ابن عمرو ..... ۳۱۶۶  
- من قتل نفسًا معاهدًا لم يرح رائحة الجنة -  
عبد الله بن عمر ..... ۶۹۱۴  
- من قتل؟ فلان؟ - أنس بن مالك ..... ۵۲۹۵  
- من قذف مملوكه وهو بريء - أبو هريرة ..... ۶۸۵۸  
- من قرأ بالآيتين - أبو مسعود ..... ۵۰۰۸  
- من القوم؟ - عبد الله بن عباس ..... ۵۳  
- من كان اعتكف فليرجع - أبو سعيد الخدري ..... ۲۰۴۰  
- من كان حالفًا فليحلف بالله أو ليصمت -  
عبد الله بن مسعود ..... ۲۶۷۹  
- من كان ذبح قبل الصلاة فليعد - أنس بن  
مالك ..... ۵۵۴۹  
- من كان عنده طعام اثنین فليذهب بثالث -
- ۵۵۷۵ ..... من شرب الخمر في الدنيا - ابن عمر  
- من شهد أن لا إله إلا الله واستقبل قبلتنا -  
أنس بن مالك ..... ۳۹۳  
- من شهد أن لا إله إلا الله وحده - عبادة ..... ۳۴۳۵  
- من شهد الجنازة حتى يصلى - أبو هريرة .... ۱۳۲۵  
- من صام رمضان إيمانًا واحتسابًا - أبو هريرة ۳۸  
- من صام يومًا في سبيل الله - أبو سعيد  
الخدري ..... ۲۸۴۰  
- من صلى البردين دخل الجنة - أبو موسى ... ۵۷۴  
- من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا - أنس بن  
مالك ..... ۳۹۱  
- من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا - البراء بن  
عازب ..... ۵۵۶۳  
- من صلى في ثوب واحد فليخالف بين طرفيه  
- أبو هريرة ..... ۳۶۰  
- من صلى قائمًا فهو أفضل - عمران بن  
حصين ..... ۱۱۱۶  
- من صور صورة فإن الله معذبه - ابن عباس .. ۲۲۲۵  
- من صور صورة في الدنيا كُتف يوم القيامة -  
النضر بن أنس ..... ۵۹۶۳  
- من ضحى منكم فلا يصبحنَّ بعد ثالثة -  
سلمة بن الأكوع ..... ۵۵۶۹  
- من ضفر فليحلق - عمر بن الخطاب ..... ۵۹۱۴  
- من ظلم قيد شبر طوقه - عائشة ..... ۳۱۹۵  
- من ظلم قيد شبر من الأرض - عائشة ..... ۲۴۵۳  
- من ظلم من الأرض شيئًا - سعيد بن زيد ..... ۲۴۵۲  
- من عنده صرف؟ - مالك بن أوس ..... ۲۱۳۴  
- من غدا إلى المسجد وراح - أبو هريرة ..... ۶۶۲  
- من الفطرة حلق العانة وتقليم الأظفار - ابن  
عمر ..... ۵۸۹۰  
- من الفطرة قص الشارب - ابن عمر ..... ۵۸۸۸  
- من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا - أبو  
موسى الأشعري ..... ۲۸۱۰  
- من قال أنا خير من يونس بن متى فقد كذب -

- من لم يكن معه هدي فليجعلها عمرة - أنس ..... ٣٥٨١  
 ابن مالك ..... ١٥٥٦  
 - من كان معه هدي فليهل - عائشة ..... ١٥٥٦  
 - من كان يؤمن بالله واليوم الآخر - أبو شريح ..... ٦١٣٥  
 - من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ..... ٦٠١٨  
 - أبو هريرة ..... ٦٠١٨  
 - من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ..... ٦٠١٩  
 - أبو شريح ..... ٦٠١٩  
 - من كانت عنده مظلمة لأخيه - أبو هريرة ..... ٦٥٣٤  
 - من كانت له أرض فليزرعها - أبو هريرة ..... ٢٣٤١  
 - من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه ..... ٢٦٣٢  
 - جابر بن عبد الله ..... ٢٦٣٢  
 - من كانت له جارية فعلمها - أبو موسى ..... ٢٥٤٤  
 الأشعري ..... ٢٥٤٤  
 - من كانت له مظلمة لأخيه من عرضه - أبو هريرة ..... ٢٤٤٩  
 - من كذب عليّ فليتوباً مقعده من النار - عبد الله بن الزبير ..... ١٠٧  
 - من كره من أمره شيئاً فليصبر - ابن عباس ..... ٧٠٥٣  
 - من لا يرحم لا يرحم - أبو هريرة ..... ٥٩٩٧  
 - من لا يرحم لا يرحم - جرير بن عبد الله ..... ٦٠١٣  
 - من لبس الحرير في الدنيا فلن يلبسه في الآخرة - أنس بن مالك ..... ٥٨٣٢  
 - من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة ..... ٥٨٣٤  
 - عمر بن الخطاب ..... ٥٨٣٤  
 - من لبس الحرير في الدنيا لن يلبسه - عبد الله ابن الزبير ..... ٥٨٣٣  
 - من لقي الله - أنس بن مالك ..... ١٢٩  
 - من لكعب بن الأشرف؟ - جابر بن عبد الله ..... ٣٠٣١  
 - من لم يجد إزاراً فليلبس سراويل - ابن عباس ..... ٥٨٠٤  
 - من لم يدع قول الزور - أبو هريرة ..... ١٩٠٣  
 - من لم يدع قول الزور والعمل به - أبو هريرة ..... ٦٠٥٧  
 - من لم يكن له إزار فليلبس السراويل - ابن عباس ..... ٥٨٥٣  
 - من يأتي بخبر القوم؟ - جابر بن عبد الله ..... ٢٨٤٦

- ۴۱۱۳ - من یأتینا بخیر القوم؟ - جابر بن عبد الله .....  
 - من یسقط رداءه حتی أقضي مقالتي - أبو  
 ۷۳۵۴ - هريرة .....  
 - من یحفظ حدیثاً عن النبی ﷺ - عمر بن  
 ۱۸۹۵ - الخطاب .....  
 - من یرد الله به خیراً یصب منه - أبو هريرة ..... ۵۶۴۵  
 - من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین - معاوية  
 ابن أبي سفیان ..... ۷۱  
 - من یشتره مني؟ - جابر بن عبد الله ..... ۲۱۴۱  
 - من یشتره مني؟ فاشتره نعيم - جابر بن عبد  
 الله ..... ۶۷۱۶  
 - من یضم هذا؟ - أبو هريرة ..... ۳۷۹۸  
 - من یضمن لي ما بین لحييه وما بین - سهل بن  
 سعد ..... ۶۴۷۴  
 - من یعذرنا فی رجل بلغني أذاه فی أهل بيتي -  
 عائشة ..... ۲۶۳۷  
 - من یقل عليّ ما لم أقل - سلمة بن الأكوع ... ۱۰۹  
 - من یقم لیلۃ القدر - أبو هريرة ..... ۳۵  
 - من یبلي من هذه البنات شیئاً - عائشة ..... ۵۹۹۵  
 - من ینظر ما صنع أبو جهل؟ - أنس بن مالک . ۳۹۶۲  
 - منزلنا إن شاء الله إذا فتح الله الخیف - أبو  
 هريرة ..... ۴۲۸۴  
 - منزلنا غداً إن شاء الله بخیف - أبو هريرة ..... ۴۲۸۵  
 - مه علیکم بما تطیقون - عائشة ..... ۴۳  
 - مهلاً یا عائشة إن الله تعالی یحب - عائشة ... ۶۳۹۵  
 - مهلاً یا عائشة إن الله یحب الرفق - عائشة ... ۶۰۲۴  
 - مهلاً یا عائشة علیک بالرفق - عائشة ..... ۶۰۳۰  
 - مهلاً یا عائشة فإن الله یحب الرفق - عائشة .. ۶۲۵۶  
 - مهیم؟ قال تزوجت - عبد الرحمن بن عوف ۳۷۸۰  
 - مهیم قال تزوجت امرأة - أنس بن مالک ..... ۶۳۸۶  
 - مهیم؟ قال تزوجت امرأة من الأنصار - أنس  
 ابن مالک ..... ۳۷۸۱  
 - مهیم؟ قال یا رسول الله تزوجت - أنس بن  
 مالک ..... ۲۰۴۹

## ن

- ناد فی الناس یأتون بفضل أزوادهم - سلمة  
 ابن الأكوع ..... ۲۴۸۴  
 - نادت امرأة ابنها وهو فی صومعته - أبو  
 هريرة ..... ۱۲۰۶  
 - نارکم جزء من سبعین جزءاً من نار جهنم -  
 أبو هريرة ..... ۳۲۶۵  
 - الناس تبع لقریش فی هذا الشأن - أبو هريرة ۳۴۹۵  
 - ناس من أمتي عرضوا عليّ - أنس بن مالک . ۲۷۸۸  
 - ناس من أمتي یركبون البحر - أنس بن مالک ۲۸۷۷  
 - الناس یصعقون یوم القيامة - أبو سعید  
 الخدري ..... ۳۳۹۸  
 - نام الغلیم - ابن عباس ..... ۱۱۷  
 - نام النبی ﷺ يوماً - أم حرام ..... ۲۷۹۹  
 - نترککم علی ذلك ما شئنا - ابن عمر ..... ۳۱۵۲  
 - نثل لي النبی ﷺ کنايته - سعد بن أبي وقاص ۴۰۵۵  
 - نجر خشبة فجعل المال فی جوفها - أبو  
 هريرة ..... ۶۲۶۱  
 - نحرنا علی عهد النبی ﷺ فرسناً - أسماء ..... ۵۵۱۰  
 - نحرنا فرسناً علی عهد رسول الله ﷺ - أسماء ۵۵۱۹  
 - نحن أحق بالشک من إبراهيم - أبو هريرة .... ۳۳۷۲  
 - نحن أحق بصومه - أبو موسى ..... ۳۹۴۲  
 - نحن الآخرة من السابقون یوم القيامة - أبو

- ۶۴۹۳ ..... سعد  
 ۵۹۷۸ ..... نعم - أسماء  
 ۴۳۹۹ ..... نعم - ابن عباس  
 ۲۸۹ ..... نعم إذا تروأ - عبد الله بن مسعود  
 ..... نعم إذا تروأ أحدكم فليرقد وهو جنب -  
 ۲۸۷ ..... عمر  
 ۲۸۲ ..... نعم إذا رأت الماء - أم سلمة  
 ۲۷۶۰ ..... نعم تصدق عنها - عائشة  
 ۲۸۷۶ ..... نعم الجهاد الحج - عائشة  
 ۱۸۵۲ ..... نعم حجِّي عنها - ابن عباس  
 ..... نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل -  
 ۳۷۳۹ ..... ابن عمر  
 ۵۶۰۸ ..... نعم الصدقة للفقحة الصَّقِيّ منحة - أبو هريرة  
 ۲۶۲۰ ..... نعم صلي أمك - أسماء  
 ۳۱۸۳ ..... نعم صليها - أسماء  
 ..... نعم فجلس ما شاء الله في المجلس - سهل  
 ۵۸۱۰ ..... ابن سعد  
 ۶۰۳۶ ..... نعم فلما قام النبي ﷺ لأمه - سهل بن سعد  
 ۲۷۷۰ ..... نعم قال: فإن لي مخرافاً - ابن عباس  
 ۲۷۵۶ ..... نعم قال: فإني أشهدك - ابن عباس  
 ۲۷۶۲ ..... نعم قال فإني أشهدك أن حائطي - ابن عباس  
 ۶۹۴۶ ..... نعم قلت فإن البكر تستأمر فتستحي - عائشة  
 ..... نعم قلت فما بالهم لم يدخلوه في البيت؟ -  
 ۷۲۴۳ ..... عائشة  
 ..... نعم قلت: وهل بعد هذه الشر من خير -  
 ۳۶۰۶ ..... حذيفة بن اليمان  
 ۵۳۶۹ ..... نعم لك أجر ما أنفقت عليهم - أم سلمة  
 ۲۶۲۹ ..... نعم المنيحة للفقحة الصفي منحة - أبو هريرة  
 ..... نعم هل تضارون في رؤية الشمس - أبو  
 ۴۵۸۱ ..... سعيد الخدري  
 ..... نعم هو في ضحضاح من نار - عباس بن عبد  
 ۶۲۰۸ ..... المطلب  
 ۸۶۳ ..... نعم ولولا مكاني - عبد الله بن عباس  
 ۲۵۴۹ ..... نعمًا لأحدكم يحسن عبادة ربه - أبو هريرة
- ۸۷۶ ..... هريرة  
 ۲۳۸ ..... نحن الآخرون السابقون - أبو هريرة  
 ۳۹۴۳ ..... نحن أولى بموسى منكم - ابن عباس  
 ۱۵۹۰ ..... نحن نازلون غدًا بخيف بني كنانة - أبو هريرة  
 ۲۸۴۷ ..... نذب النبي ﷺ الناس - جابر بن عبد الله  
 ..... نذرت أختي أن تمشي إلى بيت الله - عقبة بن  
 ۱۸۶۶ ..... عامر  
 ..... نرى هذه الآية نزلت في أنس بن النضر -  
 ۴۷۸۳ ..... أنس بن مالك  
 ..... نزل أهل قريظة على حكم سعد بن معاذ - أبو  
 ۴۱۲۱ ..... سعيد الخدري  
 ۱۷۶۸ ..... نزل بها رسول الله ﷺ - نافع  
 ..... نزل تحريم الخمر وإن في المدينة يومئذ  
 ۴۶۱۶ ..... لخمس - ابن عمر  
 ۳۲۲۱ ..... نزل جبريل فأمني فضليت معه - أبو مسعود  
 ۳۳۱۹ ..... نزل نبي من الأنبياء تحت شجرة - أبو هريرة  
 ..... نزلت آية الحجاب في زينب بنت جحش -  
 ۷۴۲۱ ..... أنس بن مالك  
 ..... نزلت آية المتعة في كتاب الله - عمران بن  
 ۴۵۱۸ ..... حصين  
 ..... نزلت «هذان خصمان اختصموا في ربهم»  
 ۳۹۶۶ ..... في سته من قريش - أبو ذر  
 ۱۸۰۳ ..... نزلت هذه الآية فينا - البراء  
 ۴۰۵۱ ..... نزلت هذه الآية فينا - جابر بن عبد الله  
 ..... نزلت هذه الآية «ولا تجهر بصلاتك» -  
 ۷۵۲۶ ..... عائشة  
 ..... نزلنا المزدلفة فاستأذنت النبي ﷺ - عائشة  
 ۳۴۳۴ ..... نساء قريش خير نساء ركين الإبل - أبو هريرة  
 ۲۸۰۷ ..... نسخت الصحف ففقدت آية - زيد بن ثابت  
 ۳۲۰۵ ..... نصرت بالصبا - ابن عباس  
 ۱۰۳۵ ..... نصرت بالصبا - عبد الله بن عباس  
 ..... نظر ابن عمر يومًا إلى رجل - عبد الله بن  
 ۳۷۳۴ ..... دينار  
 ..... نظر النبي ﷺ إلى رجل يقاتل - سهل بن

- نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس - ابن عباس ..... ۶۴۱۲
- نعی لنا رسول اللہ ﷺ النجاشی - أبو ہریرة . ۱۳۲۷
- نعی النبی ﷺ إلى أصحابہ النجاشی - أبو ہریرة ..... ۱۳۱۸
- نغزوہم ولا یغزونا - سلیمان بن صرد ..... ۴۱۰۹
- نفقة الرجل علی اہلہ صدقة - أبو مسعود ... ۴۰۰۶
- نقرکم بہا علی ذلك ما شئنا - ابن عمر ..... ۲۳۳۸
- نمت عند ميمونة - عبد اللہ بن عباس ..... ۶۹۸
- نزل غذا إن شاء اللہ بخيف بني كنانة - أبو ہریرة ..... ۷۴۷۹
- نہانا النبی ﷺ أن نشرب في آنية الذهب والفضة - حذيفة بن اليمان ..... ۵۸۳۷
- نہانا النبی ﷺ عن سبع - البراء بن عازب ... ۵۸۶۳
- نہانا النبی ﷺ عن الميائثر الحمر - البراء بن عازب ..... ۵۸۳۸
- نہی أن یصلي الرجل مختصرًا - أبو ہریرة .. ۱۲۲۰
- نہی رسول اللہ ﷺ أن تُنكح المرأة علی عمدتها - جابر بن عبد اللہ ..... ۵۱۰۸
- نہی رسول اللہ ﷺ أن یبيع حاضر لباد - أبو ہریرة ..... ۲۱۴۰
- نہی رسول اللہ ﷺ أن یبيع حاضر لباد - ابن عمر ..... ۲۱۵۹
- نہی رسول اللہ ﷺ أن یلبس المحرم ثوبًا مصبوغًا - ابن عمر ..... ۵۸۵۲
- نہی رسول اللہ ﷺ عن اختناث الأسقية - أبو سعید الخدری ..... ۵۶۲۵
- نہی رسول اللہ ﷺ عن اشتمال الصماء - أبو سعید ..... ۳۶۷
- نہی رسول اللہ ﷺ عن بیع الذهب بالورق دینًا - البراء ابن عازب ..... ۲۱۸۰
- نہی رسول اللہ ﷺ عن التلقي - أبو ہریرة ... ۲۷۲۷
- نہی رسول اللہ ﷺ عن الدباء - زینب ابنة أبي سلمة ..... ۳۴۹۲
- نہی رسول اللہ ﷺ عن الشرب من فم القرية - أبو ہریرة ..... ۵۶۲۷
- نہی رسول اللہ ﷺ عن صلاتین - أبو ہریرة . ۵۸۸
- نہی رسول اللہ ﷺ عن الطروف - جابر بن عبد اللہ ..... ۵۵۹۲
- نہی رسول اللہ ﷺ عن لبستین - أبو سعید الخدری ..... ۵۸۲۰
- نہی رسول اللہ ﷺ عن لبستین - أبو ہریرة ... ۵۸۲۱
- نہی رسول اللہ ﷺ عن المتعة - علي بن أبي طالب ..... ۵۵۲۳
- نہی رسول اللہ ﷺ عن المحاقلة - أنس بن مالك ..... ۲۲۰۷
- نہی رسول اللہ ﷺ عن المزانية - ابن عمر ... ۲۲۰۵
- نہی رسول اللہ ﷺ عن الموصل - أبو ہریرة . ۱۹۶۵
- نہی رسول اللہ ﷺ عن الموصل - ابن عمر ... ۱۹۶۲
- نہی رسول اللہ ﷺ عن الموصل - عائشة ..... ۱۹۶۴
- نہی عن ثمن الدم و ثمن الکلب - عون بن أبي جحيفة ..... ۲۲۳۸
- نہی عن الخصر في الصلاة - أبو ہریرة ..... ۱۲۱۹
- نہی النبی ﷺ عن یعتین - أبو ہریرة ..... ۳۶۸
- نہی النبی ﷺ أن تباع الثمرة - جابر بن عبد اللہ ..... ۲۱۹۶
- نہی النبی ﷺ أن تنكح المرأة - أبو ہریرة ... ۵۱۱۰
- نہی النبی ﷺ أن یباع الطعام - ابن عمر ..... ۲۱۲۴
- نہی النبی ﷺ أن یبيع بعضکم - ابن عمر ... ۵۱۴۲
- نہی النبی ﷺ أن یتزعفر الرجل - أنس بن مالك ..... ۵۸۴۶
- نہی النبی ﷺ أن یتلقى الרכبان - ابن عباس . ۲۲۷۴
- نہی النبی ﷺ أن یجمع بین التمر والزهو - أبو قتادة ..... ۵۶۰۲
- نہی النبی ﷺ أن یشرب من في السماء - أبو ہریرة ..... ۵۶۲۸
- نہی النبی ﷺ أن یضحک الرجل مما - عبد اللہ بن زمعة ..... ۶۰۴۲

- نهى النبي ﷺ أن يطرق أهله - جابر بن عبد  
 الله ..... ١٨٠١  
 - نهى النبي ﷺ أن يقرن الرجل بين التمرتين -  
 عبد الله بن عمر ..... ٢٤٨٩  
 - نهى النبي ﷺ أن يقيم الرجل أخاه من مقعده  
 - سالم عن أبيه ..... ٩١١  
 - نهى النبي ﷺ أن يلبس المحرم ثوبًا مصوغًا  
 بورس - ابن عمر ..... ٥٨٤٧  
 - نهى النبي ﷺ عن أكل كل ذي ناب - أبو  
 ثعلبة الخشني ..... ٥٧٨٠  
 - نهى النبي ﷺ عن بيع الثمار - جابر بن عبد  
 الله ..... ١٤٨٧  
 - نهى النبي ﷺ عن بيع الثمر - ابن عباس ..... ٢٢٤٩  
 - نهى النبي ﷺ عن بيع الثمر - جابر بن عبد  
 الله ..... ٢١٨٩  
 - نهى النبي ﷺ عن بيع الثمر حتى - ابن عمر .  
 ١٤٨٦  
 - نهى النبي ﷺ عن بيع النخل - ابن عباس ..... ٢٢٤٦  
 - نهى النبي ﷺ عن بيع الولاء - ابن عمر ..... ٦٧٥٦  
 - نهى النبي ﷺ عن التلقي - أبو هريرة ..... ٢١٦٢  
 - نهى النبي ﷺ عن ثمن الكلب - أبو مسعود .  
 ٥٣٤٦  
 - نهى النبي ﷺ عن الجر الأخضر - عبد الله  
 ابن أبي أوفى ..... ٥٥٩٦  
 - نهى النبي ﷺ عن الخذف - عبد الله بن مغفل  
 - نهى النبي ﷺ عن الدباء والمزفت - علي بن  
 أبي طالب ..... ٥٥٩٤  
 - نهى النبي ﷺ عن الزبيب والتمر - جابر بن  
 عبد الله ..... ٥٦٠١  
 - نهى النبي ﷺ عن الشرب من في السقاء -  
 ابن عباس ..... ٥٦٢٩  
 - نهى النبي ﷺ عن صوم يوم الفطر - أبو  
 سعيد الخدري ..... ١٩٩١  
 - نهى النبي ﷺ عن الفضة بالفضة - أبو بكر .  
 ٢١٨٢  
 - نهى النبي ﷺ عن كسب الإماء - أبو هريرة ..  
 ٢٢٨٣  
 - نهى النبي ﷺ عن كسب الفحل - ابن عمر ..  
 ٢٢٨٤
- نهى النبي ﷺ عن لبستين - أبو سعيد  
 الخدري ..... ٢١٤٧  
 - نهى النبي ﷺ عن لحوم الحمر - ابن عمر ...  
 ٥٥٢١  
 - نهى النبي ﷺ عن لحوم الحُمُر - البراء وابن  
 أبي أوفى ..... ٥٥٢٥  
 - نهى النبي ﷺ عن لحوم الحُمُر - عبد الله بن  
 مسعود ..... ٥٥٢٢  
 - نهى النبي ﷺ عن المحاقلة - ابن عباس .....  
 ٢١٨٧  
 - نهى النبي ﷺ عن المخابرة والمحاقلة -  
 جابر بن عبد الله ..... ٢٣٨١  
 - نهى النبي ﷺ عن الملامسة - أبو هريرة .....  
 ٥٨١٩  
 - نهى النبي ﷺ عن النجش - ابن عمر .....  
 ٢١٤٢  
 - نهى النبي ﷺ عن النذر - ابن عمر .....  
 ٦٦٠٨  
 - نهى النبي ﷺ عن النهي - عبد الله بن يزيد  
 الأنصاري ..... ٢٤٧٤  
 - نهى النبي ﷺ ولا تمس طيبًا - أم عطية .....  
 ٥٣٤٣  
 - نهى النبي ﷺ يوم خيبر عن لحوم الحمر  
 ورخص - جابر بن عبد الله ..... ٤٢١٩  
 - نهى عن لبستين - أبو هريرة ..... ٢١٤٥  
 - نهينا أن نحد أكثر من ثلاث - أم عطية .....  
 ٥٣٤٠  
 - نهينا أن نحد أكثر من ثلاثة - أم عطية  
 الأنصارية ..... ١٢٧٩  
 - نهينا أن يبيع حاضر لباد - أنس بن مالك .....  
 ٢١٦١  
 - نهينا عن اتباع الجنائز - أم عطية الأنصارية .  
 ١٢٧٨
- هـ
- ها إن الفتنة ها هنا - ابن عمر .....  
 ٣٢٧٩  
 - هاجر إبراهيم بسارة - أبو هريرة .....  
 ٢٦٣٥  
 - هاجر إلى الحبشة رجل من المسلمين -  
 عائشة ..... ٥٨٠٧  
 - هاجرنا مع رسول الله ﷺ نبتغي وجه الله -  
 خباب بن الأرت ..... ٤٠٤٧  
 - هاجرنا مع النبي ﷺ نريد وجه الله - خباب  
 ابن الأرت ..... ٦٤٤٨  
 - هاجرنا مع النبي ﷺ نلتمس وجه الله -



- ۱۲۷۶ ..... خباب بن الارت  
 - ہاجرنا مع النبی ﷺ ونحن نبتغي وجه الله -  
 ۴۰۸۲ ..... خباب بن الارت  
 - ہا هنا الفتنة ثلاثاً - عبد الله بن مسعود ..... ۳۱۰۴  
 - هبلت أجنة واحدة هي؟ إنها جنان - أنس بن  
 مالك ..... ۶۵۶۷  
 - هذا الأمل وهذا أجله - أنس بن مالك ..... ۶۴۱۸  
 - هذا الإنسان وهذا أجله محيط به - عبد الله  
 ابن مسعود ..... ۶۴۱۷  
 - هذا جبريل أخذ برأس فرسه - ابن عباس .... ۴۰۴۱  
 - هذا جبل يحبنا ونحبه - أنس بن مالك ..... ۲۸۸۹  
 - هذا حمد الله وهذا لم يحمد الله - أنس بن  
 مالك ..... ۶۲۲۱  
 - هذا خير من ملء الأرض مثل هذا - سهل بن  
 سعد ..... ۵۰۹۱  
 - هذا رسول الله ﷺ قد دخل الكعبة - ابن عمر  
 ..... ۱۱۶۷  
 - هذا ركسٌ - ابن مسعود ..... ۱۵۶  
 - هذا عرق - عائشة ..... ۳۲۷  
 - هذا كهذ الشعر - عبد الله بن مسعود ..... ۷۷۵  
 - هذا لك وعشرة أمثاله - أبو سعيد الخدري .. ۶۵۷۴  
 - هذا من أهل النار - أبو هريرة ..... ۳۰۶۲  
 - هذا يوم عاشوراء - معاوية بن أبي سفيان ... ۲۰۰۳  
 - هذه الآيات التي يرسل الله - أبو موسى ..... ۱۰۵۹  
 - هذه البهائم لها أوابد - رافع ..... ۳۰۷۵  
 - هذه خديجة أتتك بإناء فيه طعام - أبو هريرة . ۷۴۹۷  
 - هذه طابة - أبو حميد الساعدي ..... ۱۸۷۲  
 - هذه طابة وهذا أحد - أبو حميد ..... ۴۴۲۲  
 - هذه القبلة - ابن عباس ..... ۳۹۸  
 - هذه مغازي رسول الله ﷺ - ابن شهاب ..... ۴۰۲۶  
 - هذه نعم لنا تخرج لترعى، فأخرجوا فيها -  
 أبو رجاء ..... ۴۶۱۰  
 - هذه وهذه سواء - ابن عباس ..... ۶۸۹۵  
 - هريقوا علي من سبع قِرب - عائشة ..... ۱۹۸  
 - هزم المشركون يوم أحد - عائشة ..... ۶۶۶۸
- هكذا رأيت النبي ﷺ يصلي إذا أعجله السير  
 - عبد الله بن عمر ..... ۱۰۹۲  
 - هل أكل رسول الله ﷺ النقي - أبو حازم ..... ۵۴۱۳  
 - هل أنت إلا أصبع دमित - جندب بن سفيان . ۶۱۴۶  
 - هل أنت مريحي من ذي الخلصة - جرير بن  
 عبد الله ..... ۳۸۲۳  
 - هل بك جنون؟ قال: لا - أبو هريرة ..... ۵۲۷۱  
 - هل بك جنون؟ هل أحصنت؟ قال: نعم -  
 جابر بن عبد الله ..... ۵۲۷۰  
 - هل تجدر قبّة؟ قال: لا - أبو هريرة ..... ۶۸۲۱  
 - هل تدرون ماذا قال ربكم - زيد بن خالد .... ۸۴۶  
 - هل ترك لدينه فضلاً - أبو هريرة ..... ۲۲۹۸  
 - هل ترون قبلي هاهنا؟ - أبو هريرة ..... ۴۱۸  
 - هل ترون ما أرى - أسامة بن زيد ..... ۱۸۷۸  
 - هل تضارون في رؤية الشمس والقمر - أبو  
 سعيد الخدري ..... ۷۴۳۹  
 - هل تضارون في الشمس ليس دونها  
 سحاب؟ - أبو هريرة ..... ۶۵۷۳  
 - هل تضارون في القمر ليلة البدر؟ - أبو  
 هريرة ..... ۷۴۳۷  
 - هل تمارون في القمر ليلة البدر - أبو هريرة .. ۸۰۶  
 - هل تنصرون إلا بضغائنكم - مصعب بن  
 سعد ..... ۲۸۹۶  
 - هل رأى أحد منكم رؤيا؟ - سمرة بن جندب ۷۰۴۷  
 - هل رأيت من شيء يريبك؟ - عائشة ..... ۷۳۶۹  
 - هل عليه دين؟ قالوا لا - سلمة بن الأكوع ... ۲۲۸۹  
 - هل عليه من دين؟ - سلمة بن الأكوع ..... ۲۲۹۵  
 - هل عندك من شيء تصدقها؟ قال ما عندي -  
 سهل بن سعد ..... ۵۱۳۵  
 - هل عندك من شيء؟ فقال لا والله - سهل بن  
 سعد ..... ۵۰۳۰  
 - هل فيكم من أحد لم يقارف الليلة - أنس بن  
 مالك ..... ۱۳۴۲  
 - هل كان رسول الله ﷺ يختص - علقمة ..... ۱۹۸۷

- ۳۲۹۱ - هو اختلاس يختلس الشيطان - عائشة .....  
 ۶۲۰۴ - هو ذا مضطجع في الجدار - سهل بن سعد ..  
 - هو صغير - فمسح رأسه ودعا له - زهرة بن  
 ۷۲۱۰ معبد .....  
 - هو صغير فمسح رأسه ودعا له - زينب بنت  
 ۲۵۰۱ حميد .....  
 ۳۰۷۴ - هو في النار - عبد الله بن عمرو .....  
 - هو لك هو أخوك يا عبد الله بن زمعة - عائشة ۴۳۰۳  
 - هو لك يا عبد - عائشة ..... ۲۲۱۸  
 - هو لك يا عبد بن زمعة - عائشة ..... ۷۱۸۲  
 - هو لك يا عبد بن زمعة الولد للفراش -  
 ۶۷۴۹ عائشة .....  
 - هو لها صدقة ولنا هدية - أنس بن مالك ..... ۲۵۷۷  
 - هي خير منك عرضت - أنس بن مالك ..... ۶۱۲۳  
 - هي في العشر الأواخر - ابن عباس ..... ۲۰۲۲  
 - هي النخلة - ابن عمر ..... ۶۱۴۴  
 و  
 - «وإذا حضر القسمة أولو القربى» - ابن  
 ۴۵۷۶ عباس .....  
 - وإذا الخير ما جاء الله به من الخير بعد - أبو  
 ۳۹۸۷ موسى الأشعري .....  
 - وأرأسه فقال رسول الله ﷺ - عائشة ..... ۷۲۱۷  
 - وأراني الليلة عند الكعبة في المنام - عبد الله  
 ۳۴۴۰ ابن مسعود .....  
 - واستأجر النبي ﷺ وأبو بكر رجلاً - عائشة . ۲۲۶۳  
 - واستوصوا بالنساء خيرًا - أبو هريرة ..... ۵۱۸۶  
 - وأشار النبي ﷺ بيده نحو اليمن - أبو مسعود ۵۳۰۳  
 - واشتكت النار إلى ربها فقالت - أبو هريرة .. ۵۳۷  
 - وأشهد أن محمدًا رسول الله - معاوية ..... ۶۱۲  
 - واصل النبي ﷺ آخر الشهر - أنس بن مالك . ۷۲۴۱  
 - واعلموا أن الحنة تحت ظلال السيوف -  
 ۲۸۱۸ عبد الله بن أبي أوفى .....  
 - واغديا أنيس إلى امرأة هذا - أبو هريرة ..... ۲۳۱۴  
 - واقرؤوا إن شئتم «فهل عسيتم» - معاوية بن  
 ۵۳۰۵ هل لك من إبل قال : نعم - أبو هريرة .....  
 ۳۶۳۱ هل لكم من أنماط؟ - جابر بن عبد الله .....  
 - هل مع أحد منكم طعام؟ - عبد الرحمن بن  
 ۲۶۱۸ أبي بكر .....  
 - هل معكم منه شيء؟ - أبو قتادة ..... ۲۸۵۴  
 - هل منكم رجل لم يقارف الليلة؟ - أنس بن  
 ۱۲۸۵ مالك .....  
 - هل تكحت يا جابر؟ - جابر بن عبد الله ..... ۴۰۵۲  
 - هل وجدتم ما وعد ربكم حقًا - ابن عمر .... ۳۹۸۰  
 - هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقًا - ابن  
 ۴۰۲۶ شهاب .....  
 - هلا استمتعتم بإهائها - ابن عباس ..... ۵۵۳۱  
 - هلا عندك من شيء؟ قال : لا - سهل بن  
 ۵۱۴۹ سعد .....  
 - هلاك أمتي على يدي غلمة من قريش - أبو  
 ۳۶۰۵ هريرة .....  
 - هلك أبي وترك سبع بنات - جابر بن عبد الله ۶۳۸۷  
 - هلك كسرى ثم لا يكون كسرى بعده - أبو  
 ۳۰۲۷ هريرة .....  
 - هلكت أمتي على يدي غلمة من قريش - أبو  
 ۷۰۵۸ هريرة .....  
 - هلكت فلانة لأسماء فبعث - عائشة ..... ۴۵۸۳  
 - هلم أكتب لكم كتابًا لا تضلوا بعده - ابن  
 ۵۶۶۹ عباس .....  
 - هلموا أكتب لكم كتابًا لا تضلوا بعده - ابن  
 ۴۴۳۲ عباس .....  
 - هم الأخسرون ورب الكعبة - أبو ذر ..... ۶۶۳۸  
 - هم أشد أمتي على الدجال - أبو هريرة ..... ۲۵۴۳  
 - هم أهل الكتاب جزءوه أجزاء - ابن عباس . ۳۹۴۵  
 - هم منهم - الصعب بن جثامة ..... ۳۰۱۲  
 - هما ريحانتاي من الدنيا - ابن أبي نعم ..... ۵۹۹۴  
 - هما ريحانتاي من الدنيا - ابن عمر ..... ۳۷۵۳  
 - هن لهم في الدنيا وهن لكم في الآخرة -  
 ۵۶۳۲ حذيفة .....

- ۴۵۳۱ ..... «والذین یتوفون» قال - مجاہد .....  
 - واللہ إن شاء اللہ لا أحلف علی یمین - أبو  
 ۶۶۸۰ ..... موسی الأشعری .....  
 - واللہ إنکم لأحب الناس إلی - أنس بن مالک ..... ۵۲۳۴  
 - واللہ إنی لأعرف مما هو - سهل بن سعد ..... ۹۱۷  
 - واللہ إنی لأستغفر اللہ - أبو ہریرة ..... ۶۳۰۷  
 - واللہ الذی لا إله غیرہ ما أنزلت سورة - عبد  
 اللہ بن مسعود ..... ۵۰۰۲  
 - واللہ لا أحملکم - زہدم ..... ۳۱۳۳  
 - واللہ لا أحملکم علی شیء - أبو موسی ..... ۶۶۷۸  
 - واللہ لا أحملکم ما عندی ما أحملکم - أبو  
 موسی ..... ۶۷۱۸  
 - واللہ لا أحملکم وما عندی - أبو موسی  
 الأشعری ..... ۶۶۲۳  
 - واللہ لا تدرون منه درہمًا - أنس بن مالک ... ۴۰۱۸  
 - واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن - أبو شریح ..... ۶۰۱۶  
 - واللہ لأقاتلن من فرق بین الصلاة والزکاة -  
 أبو ہریرة ..... ۱۴۰۰  
 - واللہ لأن یلج أحدکم یمینہ فی أهلہ - أبو  
 ہریرة ..... ۶۶۲۵  
 - واللہ لقد أخذت من فی رسول اللہ ﷺ - عبد  
 اللہ بن مسعود ..... ۵۰۰۰  
 - واللہ لقد رأیتنی وإن عمر - سعید بن زید بن  
 عمرو ..... ۳۸۶۲  
 - واللہ لولا اللہ ما اہتدینا - البراء بن عازب ... ۴۱۰۴  
 - واللہ ما صلیتہا - جابر بن عبد اللہ ..... ۵۹۶  
 - واللہ ما عندنا من کتاب یقرأ إلا - علی بن  
 أبی طالب ..... ۷۳۰۰  
 - واللہ ما وضعت لبتہ علی لبتہ - ابن عمر ..... ۶۳۰۳  
 - وأیکم مثلی - أبو ہریرة ..... ۱۹۶۵  
 - وجبت ثم مر بأخری - أنس بن مالک ..... ۲۶۴۲  
 - وجد عمر حلة استبرق تباع فی السوق - ابن  
 عمر ..... ۳۰۵۴  
 - وجد النبی ﷺ شاة میتة - ابن عباس ..... ۱۴۹۲

- أبی المزرد ..... ۴۸۳۲  
 - «الذی تولى کبرہ» قالت عبد اللہ ابن سلول  
 - عائشة ..... ۴۷۴۹  
 - والذی ذهب بہ ما ترکہما حتی لقی اللہ -  
 عائشة ..... ۵۹۰  
 - والذی نفس محمد بیده - أنس بن مالک ..... ۳۲۴۸  
 - والذی نفس محمد بیده لمناذیل سعد بن  
 معاذ - أنس بن مالک ..... ۲۶۱۵  
 - والذی نفس محمد بیده لو تعلمون ما أعلم -  
 أبو ہریرة ..... ۶۶۳۷  
 - والذی نفسی بیده - أبو ہریرة ..... ۲۷۹۷  
 - والذی نفسی بیده إن الشملة - أبو ہریرة ..... ۶۷۰۷  
 - والذی نفسی بیده إنکم لأحب الناس إلی -  
 أنس بن مالک ..... ۶۶۴۵  
 - والذی نفسی بیده إنها لتعدل - أبو سعید  
 الخدری ..... ۵۰۱۳  
 - والذی نفسی بیده لا یکلم أحد - أبو ہریرة .. ۲۸۰۳  
 - والذی نفسی بیده لأذودن - أبو ہریرة ..... ۲۳۶۷  
 - والذی نفسی بیده لأقضین بینکما - أبو  
 ہریرة وزید بن خالد ..... ۶۸۳۵  
 - والذی نفسی بیده لأن یأخذ أحدکم حبلہ -  
 أبو ہریرة ..... ۱۴۷۰  
 - والذی نفسی بیده لقد هممت أن أمر بحطب  
 - أبو ہریرة ..... ۶۴۴  
 - والذی نفسی بیده لولا أن رجالاً یکرہون -  
 أبو ہریرة ..... ۷۲۲۶  
 - والذی نفسی بیده لیوشکن أن ینزل - أبو  
 ہریرة ..... ۲۲۲۲  
 - والذی نفسی بیده ما من رجل تكون له إبل -  
 أبو ذر الغفاری ..... ۱۴۶۰  
 - والذی نفسی بیده وددت أني أقاتل - أبو  
 ہریرة ..... ۷۲۲۷  
 - والذی نفسی بیده لیوشکن أن ینزل فیکم -  
 أبو ہریرة ..... ۳۴۴۸

- ۷۳۴۱ ..... أنس ابن مالك  
- وقيت شركم كما وقيتم شرها - عبد الله بن مسعود ..... ۴۹۳۰  
- وكل الله بالرحم ملكًا فيقول: أي رب - أنس ابن مالك ..... ۶۵۹۵  
- وكلني رسول الله ﷺ بحفظ زكاة - أبو هريرة ..... ۲۳۱۱  
- الولاء لمن أعتق - عائشة ..... ۵۰۹۷  
- الولاء لمن أعطى الورق - عائشة ..... ۶۷۶۰  
- ولد لرجل منا غلام فسماه القاسم - جابر بن عبد الله ..... ۳۱۱۵  
- الولد لصاحب الفراش - أبو هريرة ..... ۶۷۵۰  
- الولد للفراش وللعاهر الحجر - أبو هريرة .. ۶۸۱۸  
- ولد لي غلام فأتيت به النبي ﷺ - أبو موسى الأشعري ..... ۵۴۶۷  
- ويح عمار تقتله الفئة الباغية - ابن عباس ... ۲۸۱۲  
- ويحك إن شأن الهجرة شديد - أبو سعيد الخدري ..... ۶۱۶۵  
- ويحك إن شأنها شديد - أبو سعيد الخدري . ۱۴۵۲  
- ويحك إن الهجرة شأنها شديد - أبو سعيد ... ۲۶۳۳  
- ويحك أو جنة واحدة هي؟ - أنس بن مالك . ۳۹۸۲  
- ويحك! قال: وقعت على أهلي في رمضان - أبو هريرة ..... ۶۱۶۴  
- ويحك قطعت عنق صاحبك - أبو بكره ..... ۶۰۶۱  
- ويحك يا أنجشة ويحك - أنس بن مالك .... ۶۱۴۹  
- ويل للأعقاب من النار - أبو هريرة ..... ۱۶۵  
- ويل للأعقاب من النار - عبد الله بن عمرو .. ۶۰  
- ويلك قطعت عنق صاحبك - أبو بكره ..... ۲۶۶۲  
- ويلك من يعدل إذا لم أعدل - أبو سعيد الخدري ..... ۶۱۶۳  
- ويلك وما أعددت لها؟ - أنس بن مالك ..... ۶۱۶۷  
- ويلك ومن يعدل إذا لم أعدل - أبو سعيد الخدري ..... ۳۶۱۰  
- ويلكم لا ترجعوا بعدي كفارًا - ابن عمر ... ۶۱۶۶
- ۳۰۱۵ ..... وجدت امرأة مقتولة - ابن عمر .....  
- وجدت النبي ﷺ في المسجد معه ناس - أنس بن مالك ..... ۴۲۲  
- وجدنا فرسكم هذا بحرًا - أنس بن مالك ... ۲۸۶۷  
- وجع أبو موسى وجعًا فغشي عليه - أبو بردة ..... ۱۲۹۶  
- وضأت النبي ﷺ فمسح على خفيه وصلى - المغيرة بن شعبه ..... ۳۸۸  
- وضع رسول الله ﷺ وضوء الجنابة - ميمونة ..... ۲۷۴  
- وضع عمر على سريره - ابن عباس ..... ۳۶۸۵  
- وضعت لرسول الله ﷺ غسلًا وسترته - ميمونة ..... ۲۶۶  
- وضعت لرسول الله ﷺ ماء يغتسل به - ميمونة ..... ۲۶۵  
- وضعت للنبي ﷺ غسلًا فسترته بثوب - ميمونة ..... ۲۷۶  
- وضعت للنبي ﷺ ماء للغسل - ميمونة ..... ۲۵۷  
- وعد جبريل النبي ﷺ فراث عليه - سالم عن أبيه ..... ۵۹۶۰  
- وعد النبي ﷺ جبريل فقال: إنا - سالم عن أبيه ..... ۳۲۲۷  
- وقت رسول الله ﷺ لأهل المدينة - ابن عباس ..... ۱۵۲۶  
- وقت النبي ﷺ - سالم عن أبيه ..... ۱۵۲۷  
- وقت النبي ﷺ قرآنًا لأهل نجد - ابن عمر ... ۷۳۴۴  
- وقصت برجل محرم ناقته - ابن عباس ..... ۱۸۳۹  
- وقف رسول الله ﷺ على ناقته - عبد الله بن عمرو ..... ۱۷۳۸  
- وقف عليّ رسول الله ﷺ بالحديبية - كعب ابن عجرة ..... ۱۸۱۵  
- وقف النبي ﷺ على قليب بدر - ابن عمر ... ۳۹۸۰  
- وقف النبي ﷺ على مسيلمة - ابن عباس ... ۷۴۶۱  
- وقتت على سعد بن أبي وقاص فجاء المسور - عمرو بن الشريد ..... ۲۲۵۸  
- وقتت شهرًا يدعو على أحياء من بني سليم -

- یوتی بالموت کھیٹہ کبش املح - أبو سعید  
 الخدري ..... ٤٧٣٠  
 - یا ابا بکر إن لكل قوم عیداً - عائشة ..... ٩٥٢  
 - یا ابا بکر ما منعك أن تثبت إذ أمرتک؟ -  
 سهل بن سعد ..... ٦٨٤  
 - یا ابا بکر ما منعك إذ أو مأت إليك - سهل بن  
 سعد ..... ٧١٩٠  
 - یا ابا ذر اندري أين تغرب الشمس؟ - أبو ذر  
 ..... ٤٨٠٢  
 - یا ابا ذر اعبرته بأمه؟ - أبو ذر ..... ٣٠  
 - یا ابا ذر اکتتم هذا الأمر - ابن عباس ..... ٣٥٢٢  
 - یا ابا ذر قلت: لبيک یا رسول الله - أبو ذر ... ٦٤٤٤  
 - یا ابا ذر ما أحب أن أحدًا لي ذهباً - أبو ذر .. ٦٢٦٨  
 - یا ابا ذر هل تدري أين تذهب هذه؟ - أبو ذر ٧٤٢٤  
 - یا ابا سلمة اجتنب الأرض - عائشة ..... ٣١٩٥  
 - یا ابا شعيب إن رجلاً تبعنا - أبو مسعود ..... ٥٤٦١  
 - یا ابا عبد الرحمن رأيتک تصنع أربعاً - ابن  
 جريح ..... ١٦٦  
 - یا ابا عمير ما فعل النغير - أنس بن مالك ... ٦١٢٩  
 - یا ابا المسور خيأت هذا لك - عبد الله بن  
 أبي مليكة ..... ٣١٢٧  
 - یا ابا موسى قال قلت: والذي بعثك - أبو  
 موسى الأشعري ..... ٦٩٢٣  
 - یا ابا هريرة قلت: لبيک رسول الله - أبو هريرة . ٦٤٥٢  
 - یا ابا هريرة جفّ القلم بما أنت لاق - أبو  
 هريرة ..... ٥٠٧٦  
 - یا ابا هريرة فقلت: لبيک - أبو هريرة ..... ٥٣٧٥  
 - یا ابا هريرة ما فعل أسيرک - أبو هريرة ..... ٢٣١١  
 - یا ابا هريرة نشدتک الله هل سمعت - حسان  
 ابن ثابت ..... ٦١٥٢  
 - یا ابا هريرة هذا غلامک - أبو هريرة ..... ٢٥٣٠  
 - یا ابان اجلس - سعيد بن العاص ..... ٤٢٣٨  
 - یا ابن الأکوع ألا تباع؟ - سلمة ..... ٢٩٦٠  
 - یا ابن الأکوع ملکک فأسجح - سلمة ..... ٣٠٤١  
 - یا ابن عوف إنها رحمة - أنس بن مالك ..... ١٣٠٣  
 - یا أسامة أقتلته بعد ما قال - أسامة بن زيد .... ٤٢٦٩  
 - یا أم حارثة إنها جنان - أنس بن مالك ..... ٢٨٠٩  
 - یا أم سلمة تيب علی کعب - عبد الله بن کعب ٤٦٧٧  
 - یا أم سلمة لا تؤذيني في عائشة - هشام عن  
 أبيه ..... ٣٧٧٥  
 - یا أمة محمد ما أحد أغير من الله - عائشة .... ٥٢٢١  
 - یا أمة محمد والله لو تعلمون ما أعلم -  
 عائشة ..... ٦٦٣١  
 - یا أنجش رویدک سوقک بالقوارير - أنس بن  
 مالك ..... ٦٢٠٢  
 - یا أنس کتاب الله القصاص - أنس بن مالك . ٢٧٠٣  
 - یا أهل الخندق إن جابراً صنع - جابر بن عبد  
 الله ..... ٣٠٧٠  
 - یا أهل الخندق إن جابراً قد صنع سوراً -  
 جابر بن عبد الله ..... ٤١٠٢  
 - یا أهل المدينة أين علماؤکم؟ - حميد بن  
 عبد الرحمن ..... ٢٠٠٣  
 - «یا أيها الذين آمنوا لا يحل لکم» قال - ابن  
 عباس ..... ٤٥٧٩  
 - یا أيها الناس اتهموا رأيکم علی دينکم -  
 سهل بن حنيف ..... ٧٣٠٨  
 - یا أيها الناس إذا نابکم شيء - سهل بن سعد ٢٦٩٠  
 - یا أيها الناس اربعوا علی أنفسکم - أبو  
 موسى الأشعري ..... ٢٩٩٢  
 - یا أيها الناس اسمعوا مني - ابن عباس ..... ٣٨٤٨  
 - یا أيها الناس إن منکم منفرین - أبو مسعود .. ٧٠٤  
 - یا أيها الناس إنما الأعمال بالنية - عمر بن  
 الخطاب ..... ٦٩٥٣  
 - یا أيها الناس خذوا من الأعمال ما تطيقون -  
 عائشة ..... ٥٨٦١  
 - یا بريدة أتبغض علیا - أبو بريدة ..... ٤٣٥٠  
 - یا بلال حدثني بأرجی عمل عملته في  
 الإسلام - أبو هريرة ..... ١١٤٩  
 - یا بلال قم فناد بالصلاة - عبد الله بن عمر ... ٦٠٤

- ۵۱۰۱ ..... - أم حبيبة .....  
 - يا رسول الله ﷺ إنه كان عليّ اعتكاف يوم - ۵۸۶۲ .....  
 ۳۱۴۴ ..... عمر بن الخطاب ..... ۳۱۹۰ .....  
 - يا رسول الله ﷺ إنها تكون الظلمة - عتبان بن .....  
 ۶۶۷ ..... مالك ..... ۶۵۵ .....  
 - يا رسول الله ﷺ إني أسرد الصوم - حمزة بن ..... ۳۵۲۷ .....  
 ۱۹۴۲ ..... عمرو الأسلمي ..... ۳۵۲۵ .....  
 - يا رسول الله ﷺ إني امرأة أستحاض فلا .....  
 ۲۲۸ ..... أظهر - فاطمة بنت أبي حبيش ..... ۴۲۸ .....  
 - يا رسول الله ﷺ إني نذرت في الجاهلية - .....  
 ۲۰۴۲ ..... عمر بن الخطاب ..... ۲۷۷۴ .....  
 - يا رسول الله ﷺ أي الإسلام أفضل؟ - أبو .....  
 ۱۱ ..... موسى ..... ۷۴۵۵ .....  
 - يا رسول الله ﷺ أي الذنب أعظم قال: أن .....  
 ۶۰۰۱ ..... تجعل - عبد الله بن مسعود ..... ۶۱۵۲ .....  
 - يا رسول الله ﷺ أين تنزل - أسامة بن زيد ..... ۱۵۸۸ .....  
 - يا رسول الله ﷺ أين تنزل غدًا؟ - أسامة بن ..... ۲۷۵۰ .....  
 ۴۲۸۲ ..... زيد .....  
 - يا رسول الله ﷺ علمني دعاء أدعوه به - أبو ..... ۱۴۷۲ .....  
 ۷۳۸۷ ..... بكر الصديق .....  
 - يا رسول الله ﷺ ليس لنا مدى - عباية بن .....  
 ۵۵۰۳ ..... رفاعة عن جده .....  
 - يا رسول الله ﷺ ما شأن الناس حلّوا - .....  
 ۱۵۶۶ ..... حفصة ..... ۱۵۱۸ .....  
 - يا رسول الله ﷺ نرى الجهاد أفضل العمل - ..... ۵۱۳۷ .....  
 ۱۵۲۰ ..... عائشة .....  
 - يا رسول الله ﷺ نفعت أبا طالب - عباس بن ..... ۳۲۸ .....  
 ۶۲۰۸ ..... عبد المطلب .....  
 - يا رسول الله ﷺ هلكت المواشي وانقطعت ..... ۶۸۶۵ .....  
 ۱۰۱۷ ..... السبل - أنس بن مالك .....  
 - يا رسول الله ﷺ يصدر الناس بنسكين - ..... ۴۶۰۹ .....  
 ۱۷۸۷ ..... عائشة .....  
 - يا سعد ألم تسمع ما قال أبو حباب - أسامة ..... ۶۳۷۸ .....  
 ۴۵۶۶ ..... ابن زيد .....  
 - يا بني إنه بلغني أن النبي ﷺ قدمت عليه أقيبة .....  
 - مخرمة .....  
 - يا بني تميم أبشروا - عمران بن حصين .....  
 - يا بني سلمة ألا تحسبون أناركم - أنس بن .....  
 مالك .....  
 - يا بني عبد مناف اشتروا أنفسكم - أبو هريرة .....  
 - يا بني فهر يا بني عدي - ابن عباس .....  
 - يا بني النجار ثامنوني بحائطكم - أنس بن .....  
 مالك .....  
 - يا بني النجار ثامنوني حائطكم هذا - أنس .....  
 ابن مالك .....  
 - يا جبريل مما يمنعك أن تزورنا أكثر - ابن .....  
 عباس .....  
 - يا حسان أجب عن رسول الله ﷺ - حسان .....  
 ابن ثابت .....  
 - يا حكيم إن هذا المال خضر حلو - حكيم بن .....  
 حزام .....  
 - يا حكيم إن هذا المال خضرة حلوة - حكيم .....  
 ابن حزام .....  
 - يا رسول الله ﷺ إذا جامع الرجل المرأة فلم .....  
 ينزل - أبي بن كعب .....  
 - يا رسول الله ﷺ أرايت أمورًا كنت أتحنث .....  
 بها - حكيم بن حزام .....  
 - يا رسول الله ﷺ اعترمت ولم أعتمر - عائشة .....  
 - يا رسول الله ﷺ إن البكر تستحي - عائشة ...  
 - يا رسول الله ﷺ إن صفية بنت حيي قد .....  
 حاضت - عائشة .....  
 - يا رسول الله ﷺ إن لقيت كافرًا - المقداد بن .....  
 عمرو .....  
 - يا رسول الله ﷺ إنا لا نقول لك كما قالت - .....  
 المقداد .....  
 - يا رسول الله ﷺ أنس خادمك ادع الله له - أم .....  
 سليم .....  
 - يا رسول الله ﷺ أنكح أختي بنت أبي سفيان

- ۱۱۵۲ ..... اللیل - عبد اللہ بن عمرو بن العاص
- ۱۵۱۸ ..... - یا عبد الرحمن اذهب بأختک - عائشہ
- ..... - یا عبد الرحمن بن سمرة لا تسأل الإمارة -
- ۶۶۲۲ ..... عبد الرحمن بن سمرة
- ..... - یا عبد الرحمن لا تسأل الإمارة - عبد
- ۷۱۴۶ ..... الرحمن بن سمرة
- ۳۵۹۵ ..... - یا عدی هل رأیت الحیرة؟ - عدی بن حاتم
- ..... - یا عم قل لا إله إلا الله كلمة أشهد لك بها -
- ۱۳۶۰ ..... المصیب
- ..... - یا غلام أتأذن لي أن أعطي - سهل بن سعد
- ۲۳۶۶ ..... - یا غلام سم الله وكل بيمينك - عمر بن أبي
- ۵۳۷۶ ..... سلمة
- ..... - یا فلان ابن فلان ویا فلان ابن فلان أيسركم
- ۳۹۷۶ ..... - أبو طلحة
- ..... - یا فلان إذا أويت إلى فراشك - البراء بن
- ۷۴۸۸ ..... عازب
- ..... - یا فلان أما صمت سرر هذا الشهر - عمران
- ۱۹۸۳ ..... ابن حصين
- ..... - یا فلان قم فاجدح لنا - عبد الله بن أبي أوفى
- ۱۹۵۵ ..... - یا فلان ما منعك أن تصلي في القوم؟ -
- ۳۴۸ ..... عمران
- ..... - یا فلان ما يمنعك أن تصلي معنا؟ - عمران
- ۳۵۷۱ ..... ابن حصين
- ..... - یا كعب - فأشار بيده كأنه يقول: النصف -
- ۲۷۰۶ ..... - كعب بن مالك
- ..... - یا كعب بن مالك - كعب بن مالك
- ۴۷۱ ..... - یا كعب قال - كعب بن مالك
- ۴۵۷ ..... - یا كعب قال: لبيك يا رسول الله - كعب بن
- ۲۴۱۸ ..... مالك
- ..... - یا كعب وأشار بيده كأنه يقول النصف -
- ۲۴۲۴ ..... كعب بن مالك
- ..... - یا مخرمة هذا خيأته لك - مخرمة
- ۵۸۶۲ ..... - یا معاذ أتدري ما حق الله على العباد - معاذ
- ۷۳۷۳ ..... ابن جبل
- ..... - یا سعد إني لأعطي الرجل وغيره أحب إلي
- ۲۷ ..... منه - سعد بن أبي وقاص
- ..... - یا سلمة ألا تباع؟ قلت: يا رسول الله -
- ۷۲۰۸ ..... سلمة بن الأكوع
- ..... - یا صباحاه فاجتمعت إليه قريش - ابن عباس
- ۴۸۰۱ ..... - یا صباحاه فقالوا من هذا؟ - ابن عباس
- ۴۹۷۱ ..... - یا عائش هذا جبريل يقرئك السلام - عائشہ
- ۳۷۶۸ ..... - یا عائشہ أشعرت أن الله أفتاني - عائشہ
- ۵۷۶۳ ..... - یا عائشہ أعلمت أن الله أفتاني - عائشہ
- ۵۷۶۵ ..... - یا عائشہ ألم تري أن مجزراً المدلجي -
- ۶۷۷۱ ..... عائشہ
- ..... - یا عائشہ إن عيني تنامان ولا ينام قلبي -
- ۱۱۴۷ ..... عائشہ
- ..... - یا عائشہ - إن الله تعالى أفتاني في أمر -
- ۶۰۶۳ ..... عائشہ
- ..... - یا عائشہ إن الله رفيق يحب الرفق - عائشہ
- ۶۹۲۷ ..... - یا عائشہ لولا قومك حديث عهدهم - عبد
- الله بن الزبير
- ۱۲۶ ..... - یا عائشہ ما أزال أجد ألم الطعام - عائشہ
- ۴۴۲۸ ..... - یا عائشہ ما كان معكم لهو - عروة بن الزبير
- ۵۱۶۲ ..... - یا عائشہ ما يؤمني أن يكون فيه عذاب -
- ۴۸۲۹ ..... عائشہ
- ..... - یا عائشہ من هذا؟ - عائشہ
- ۲۶۴۷ ..... - یا عائشہ هذا جبريل يقرأ عليك السلام -
- عائشہ
- ۳۲۱۷ ..... - یا عباس ألا تعجب من حب مغيث بريرة -
- ابن عباس
- ۵۲۸۳ ..... - یا عبد الله أرأيت إن فتح الله عليكم الطائف -
- أم سلمة
- ۴۳۲۴ ..... - یا عبد الله ألم أخبر أنك تصوم - عبد الله بن
- عمرو بن العاص
- ۱۹۷۵ ..... - یا عبد الله بن عمرو كيف بك إذا بقيت في
- حنثالة من الناس - عبد الله بن عمر
- ۴۸۰ ..... - یا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم من

- یا معاذ أفنان أنت - جابر بن عبد الله ..... ۷۰۵
- یا معاذ قلت: لبيك رسول الله وسعديك -
- معاذ بن جبل ..... ۵۹۶۷
- یا معاذ قلت: لبيك يا رسول الله - معاذ بن
- جبل ..... ۶۵۰۰
- یا معاذ هل تدري - معاذ بن جبل ..... ۲۸۵۶
- یا معشر الأنصار - أنس بن مالك ..... ۴۳۳۳
- یا معشر الأنصار ألم أجدكم ضلالاً - عبد
- الله بن زيد ..... ۴۳۳۰
- یا معشر الشباب من استطاع الباءة فليتزوج -
- عبد الله بن مسعود ..... ۵۰۶۶
- یا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة -
- علقمة ..... ۵۰۶۵
- یا معشر القراء استقيموا - حذيفة بن اليمان .
- یا معشر قريش اشتروا أنفسكم - أبو هريرة ..
- یا معشر المسلمين كيف تسألون - ابن عباس
- یا معشر النساء تصدقن فإني رأيتكن أكثر
- أهل النار - أبو سعيد الخدري ..... ۳۰۴
- یا مغيرة خذ الإداوة - المغيرة بن شعبه ..... ۳۶۳
- یا نبي الله إنا بأرض قوم أهل كتاب - أبو
- نعلبة الخثني ..... ۵۴۷۸
- یا نساء المسلمات لا تحقرن جارة - أبو
- هريرة ..... ۲۵۶۶
- یا هشام اقرأها فقرأها - عمر بن الخطاب ...
- یا نبي الدجال وهو محرّم عليه - أبو سعيد
- الخدري ..... ۱۸۸۲
- یا نبي الدجال وهو محرّم عليه أن يدخل - أبو
- سعيد الخدري ..... ۷۱۳۲
- یا نبي زمان يغزو فنام من الناس - أبو سعيد
- الخدري ..... ۲۸۹۷
- یا نبي الشيطان أحدكم فيقول - أبو هريرة ..... ۳۲۷۶
- یا نبي على الناس زمان - أبو سعيد الخدري .
- یا نبي على الناس زمان تكون الغنم - أبو
- سعيد الخدري ..... ۳۶۰۰
- یا نبي على الناس زمان خير مال الرجل - أبو
- سعيد الخدري ..... ۶۴۹۵
- یا نبي على الناس زمان لا يبالي المرء ما أخذ
- أبو هريرة ..... ۲۰۵۹
- یا نبي في آخر الزمان قوم حدثاء الأسنان -
- علي بن أبي طالب ..... ۳۶۱۱
- یا نبي إن شاء - عدي بن حاتم ..... ۵۴۸۵
- یا نبي المسلم في معي واحد - أبو هريرة ..... ۵۳۹۶
- یتبع الميت ثلاثة - أنس بن مالك ..... ۶۵۱۴
- یتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار
- أبو هريرة ..... ۵۵۵
- یتقارب الزمان وينقص العمل ويُلقي الشح -
- أبو هريرة ..... ۷۰۶۱
- یتنزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة - أبو هريرة .
- یجاء بالرجل يوم القيامة فيلقى في النار -
- أسامة بن زيد ..... ۳۲۶۷
- یجاء بالكافر يوم القيامة فيقال له: أرأيت -
- أنس بن مالك ..... ۶۵۳۸
- یجاء برجل فيطرح في النار فيطحن فيها -
- أسامة بن زيد ..... ۷۰۹۸
- یجاء بنوح يوم القيامة فيقال له: - أبو سعيد
- الخدري ..... ۷۳۴۹
- یجتمع المؤمنون يوم القيامة - أنس بن مالك
- ۴۴۷۶
- یجمع الله المؤمنین يوم القيامة - أنس بن
- مالك ..... ۷۴۱۰
- یجمع الله الناس يوم القيامة فيقولون - أنس
- ابن مالك ..... ۶۵۶۵
- یُجمع المؤمنون يوم القيامة فيقولون - أنس
- ابن مالك ..... ۷۵۱۶
- یحیی الدجال حتى ينزل في ناحية المدينة -
- أنس بن مالك ..... ۷۱۲۴
- یحیی نوح وأمه - أبو سعيد الخدري ..... ۳۳۳۹
- یحبس المؤمنون يوم القيامة - أنس بن مالك
- ۷۴۴۰
- یحدث أنه بلغ معاوية - جبير بن مطعم ..... ۳۵۰۰



- ۶۵۴۲ ..... أبو هريرة  
- يدخل الجنة من أمي سبعون ألفاً - ابن عباس  
۶۴۷۲ ..... عباس  
- يُدعى نوح يوم القيامة فيقول - أبو سعيد  
۴۴۸۷ ..... الخدري  
- يدنو أحدكم من ربه حتى يضع كفه عليه - ابن عمر  
۶۰۷۰ .....  
- يُدني المؤمن من ربه - صفوان بن محرز ..... ۴۶۸۵  
- يذهب الصالحون الأول فالأول - مرداس  
۶۴۳۴ ..... الأسملي  
- يؤذيك هوأمك؟ - كعب بن عجرة ..... ۱۸۱۵  
- يرحم الله أبا عبد الرحمن - عائشة ..... ۲۶۷  
- يرحم الله ابن عفراء - سعد بن أبي وقاص ... ۲۷۴۲  
- يرحم الله أم إسماعيل - ابن عباس ..... ۳۳۶۲  
- يرحم الله لوطاً - أبو هريرة ..... ۳۳۸۷  
- يرحم الله موسى - عبد الله بن مسعود ..... ۳۴۰۵  
- يرحم الله موسى لقد أوذى بأكثر - عبد الله بن مسعود ..... ۶۳۳۶  
- يرحم الله نساء المهاجرات الأول - عائشة .. ۴۷۵۸  
- يرحمه الله لقد أذكرني كذا وكذا آية - عائشة . ۵۰۴۲  
- يرد عليّ الحوض رجال من أصحابي - سعيد بن المسيب ..... ۶۵۸۶  
- يرد عليّ يوم القيامة رهط من أصحابي - أبو هريرة ..... ۶۵۸۵  
- يستجاب لأحدكم ما لم يجعل - أبو هريرة .. ۶۳۴۰  
- يسرا ولا تعسرا - أبو بردة عن أبيه ..... ۳۰۳۸  
- يسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا - أبو بردة ... ۴۳۴۱  
- يسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا - أبو موسى الأشعري ..... ۶۱۲۴  
- يسروا ولا تعسروا - أنس بن مالك ..... ۶۹  
- يسلم الراكب على المشاي - أبو هريرة ..... ۶۲۳۲  
- يسلم الصغير على الكبير - أبو هريرة ..... ۶۲۳۱  
- يصعق الناس حين يصعقون - أبو هريرة ..... ۶۵۱۸  
- يصعقون يوم القيامة فإذا أنا بموسى - أبو هريرة ..... ۶۵۲۲  
- يحشر الناس على ثلاث طرائق - أبو هريرة .  
- يحشر الناس يوم القيامة على أرض - سهل ابن سعد ..... ۶۵۲۱  
- يحيى بيم مات؟ قلت: من الطاعون - أنس ابن مالك ..... ۵۷۳۲  
- يخرب الكعبة ذو السويقتين - أبو هريرة ..... ۱۵۹۱  
- يخرج في هذه الأمة قوم تحقرون - أبو سعيد الخدري ..... ۶۹۳۱  
- يخرج فيكم قوم تحقرون صلاتكم مع صلاتهم - أبو سعيد الخدري ..... ۵۰۵۸  
- يخرج قوم من النار بشفاعه محمد ﷺ - عمران بن حصين ..... ۶۵۶۶  
- يخرج قوم من النار بعدما مسهم منها - أنس ابن مالك ..... ۶۵۵۹  
- يخرج من النار بالشفاعة كأنهم الثعالب - جابر بن عبد الله ..... ۶۵۵۸  
- يخرج من النار من قال لا إله إلا الله - أنس ابن مالك ..... ۴۴  
- يخرج منه قوم يقرؤون القرآن لا يجاوز - سهل بن حنيف ..... ۶۹۳۴  
- يخرج ناس من قبل المشرق ويقرؤون - أبو سعيد الخدري ..... ۷۵۶۲  
- يخلص المؤمنون من النار فيحبسون - أبو سعيد الخدري ..... ۶۵۳۵  
- يد الله ملائ لا يغيضها نفقة سخاء الليل - أبو هريرة ..... ۷۴۱۱  
- اليد العليا خير من اليد السفلى - حكيم بن حزام ..... ۱۴۲۷  
- يدخل أهل الجنة الجنة وأهل النار النار - أبو سعيد الخدري ..... ۲۲  
- يدخل أهل الجنة الجنة وأهل النار النار - ابن عمر ..... ۶۵۴۴  
- يدخل الجنة من أمي زمرة - أبو هريرة ..... ۵۸۱۱  
- يدخل الجنة من أمي زمرة هم سبعون ألفاً -

- ۶۴۲۴ ..... أبو هريرة  
 ۳۳۴۸ - يقول الله تعالى: يا آدم - أبو سعيد الخدري .  
 - يقول الله عز وجل: الصوم لي وأنا - أبو هريرة .....  
 ۷۴۹۲ ..... هريرة  
 - يقول الله عز وجل يوم القيامة: يا آدم - أبو سعيد الخدري .....  
 ۴۷۴۱ ..... هريرة  
 - يقول الله يا آدم فيقول لبيك - أبو سعيد الخدري .....  
 ۶۵۳۰ ..... هريرة  
 - يقول الناس: أكثر أبو هريرة - أبو هريرة ....  
 ۱۲۲۳ - يقولون إن أبا هريرة يكثر الحديث - أبو هريرة .....  
 ۲۳۵۰ ..... هريرة  
 - يقوم الإمام مستقبل القبلة - سهل بن أبي حثمة .....  
 ۴۱۳۱ ..... هريرة  
 - يكبر ابن آدم ويكبر معه اثنان - أنس بن مالك .....  
 ۶۴۲۱ ..... هريرة  
 - يكشف ربنا عن ساقه - أبو سعيد الخدري ...  
 ۴۹۱۹ ..... هريرة  
 - يكفك صاع - جابر بن عبد الله .....  
 ۲۵۲ ..... هريرة  
 - يكفك الوجه والكفان - عمار .....  
 ۳۴۱ ..... هريرة  
 - يكون اثنا عشر أميرًا فقال كلمة - جابر بن سمره .....  
 ۷۲۲۲ ..... هريرة  
 - يكون كنز أحدكم يوم القيامة شجاعًا - أبو هريرة .....  
 ۴۶۵۹ ..... هريرة  
 - يلقي إبراهيم أباه آرز يوم القيامة - أبو هريرة .....  
 ۳۳۵۰ ..... هريرة  
 - يلقي إبراهيم أباه فيقول: يا رب - أبو هريرة .....  
 ۴۷۶۹ ..... هريرة  
 - يلقي في النار وتقول هل من مزيد - أنس بن مالك .....  
 ۴۸۴۸ ..... هريرة  
 - يمرقون من الإسلام مروق السهم - ابن عمر .....  
 ۶۹۳۲ ..... هريرة  
 - يموت عبد الله وهو أخذ بالعروة الوثقى - قيس بن عباد .....  
 ۷۰۱۰ ..... هريرة  
 - ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة إلى السماء الدنيا - أبو هريرة .....  
 ۱۱۴۵ ..... هريرة  
 - ينصب لكل غادر لواء يوم القيامة - ابن عمر .....  
 ۷۱۱۱ ..... هريرة  
 - ينهي عن صيامين وبيعيتين - أبو هريرة .....  
 ۱۹۹۳ ..... هريرة  
 - يهل أهل المدينة من ذي الحليفة - ابن عمر .....  
 ۱۳۳ ..... هريرة  
 ۷۴۲۷ ..... هريرة  
 - يصلون لكم فإن أصابوا فلكم - أبو هريرة ...  
 ۶۹۴ ..... هريرة  
 - يضحك الله إلى رجلين - أبو هريرة .....  
 ۲۸۲۶ ..... هريرة  
 - يطوف الرجل بالبيت ما كان حلالًا - ابن عباس .....  
 ۴۵۲۱ ..... هريرة  
 - يعذبان وما يعذبان في كبير - ابن عباس .....  
 ۲۱۶ ..... هريرة  
 - يعذبان وما يعذبان في كبيرة - ابن عباس ...  
 ۶۰۵۵ ..... هريرة  
 - يعرق الناس يوم القيامة - أبو هريرة .....  
 ۶۵۳۲ ..... هريرة  
 - يعرض أحدكم أخاه كما يعرض الفحل - عمران بن حصين .....  
 ۶۸۹۲ ..... هريرة  
 - يعقد الشيطان على قافية رأس أحدكم - أبو هريرة .....  
 ۱۱۴۲ ..... هريرة  
 - يغزو جيش الكعبة - عائشة .....  
 ۲۱۱۸ ..... هريرة  
 - يغسل ما مس المرأة منه ثم يتوضأ ويصلي - أبي بن كعب .....  
 ۲۹۳ ..... هريرة  
 - يغسل المحرم رأسه - ابن عباس .....  
 ۱۸۴۰ ..... هريرة  
 - يغفر الله للوط - أبو هريرة .....  
 ۳۳۷۵ ..... هريرة  
 - يفتح الردم - ردم يأجوج ومأجوج - أبو هريرة .....  
 ۷۱۳۶ ..... هريرة  
 - يقال لأهل الجنة يا أهل الجنة خلود - أبو هريرة .....  
 ۶۵۴۵ ..... هريرة  
 - يقال لجهنم هل امتلأت؟ - أبو هريرة .....  
 ۴۸۴۹ ..... هريرة  
 - يقبض الله الأرض - أبو هريرة .....  
 ۴۸۱۲ ..... هريرة  
 - يقبض الله الأرض ويطوي السماء - أبو هريرة .....  
 ۶۵۱۹ ..... هريرة  
 - يقبض العلم ويظهر الجهل - أبو هريرة .....  
 ۸۵ ..... هريرة  
 - يقول الله: إذا عبدي أن يعمل سيئة - أبو هريرة .....  
 ۷۵۰۱ ..... هريرة  
 - يقول الله تعالى: أعددت لعبادي - أبو هريرة .....  
 ۴۷۸۰ ..... هريرة  
 - يقول الله تعالى: أنا عند ظن عبدي بي - أبو هريرة .....  
 ۷۴۰۵ ..... هريرة  
 - يقول الله تعالى لأهون أهل النار عذابًا - أنس بن مالك .....  
 ۶۵۵۷ ..... هريرة  
 - يقول الله تعالى: ما لعبدي المؤمن عندي -

۷۱۱۹	..... أبو هريرة	- يهلك الناس هذا الحي من فريش - أبو
۳۰۵۳	- يوم الخميس وما يوم الخميس - ابن عباس .	۳۶۰۴ ..... هريرة
۲۰۰۰	- يوم عاشوراء إن شاء الله صام - سالم عن أبيه	- يوشك أن يكون خير مال الرجل - أبو سعيد
	- «يوم يقوم الناس» قال: يقوم أحدهم - ابن	۳۳۰۰ ..... الخدري
۶۵۳۱	..... عمر	- يوشك أن يكون خير مال المسلم غنم - أبو
	- «يوم يقوم الناس لرب العالمين» حتى يغيب	۱۹ ..... سعيد الخدري
۴۹۳۸	..... ابن عمر	- يوشك الفرات أن يحسر عن كنز من ذهب -

